کلام الامام امام الکلام
نوید جاوید
مطبوعہ نصرت المطابع دہلی

فہرست مضامین کتاب نوید جاوید

کلام الامام امام الکلام
الحمد للہ کہ یہ کتاب لاجواب حاوی جملہ ضروریات مناظرہ موسوم
نوید جاوید
از تصنیفات جناب امام فن مناظرہ ابوالکتاب سید صدر الدین محمد [illegible]
در نصرۃ المطابع دہلی باہتمام سید ناصر علی طبع شد

خداوند یہوواہ نے مجھکو علماء کی زبان بخشی تاکہ جانوں کہ وقت پر اوس کو جو
تھکا ماندہ ہے کیا کہنا چاہیے
یسعیاہ ۵۰ باب ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (جزو ۲۶ رکوع ۴)

ہو شمّا الوہیم حیّ احد		الوہیم بی والد و بی ولد
الوہ آفرینندہ روح پاک		رساند باوج فلک جسم خاک
خدائے مصفیٰ خلیل و ذبیح		خدائے کلیم و خدائے مسیح
یہوواہ مستغنی ہست و بود		غنی از نصاریٰ غنی از یہود
خدائیکہ لاثانی ارکان ہست		بتثلیث کی منقسم شان او ہست

ہلیلویاہ علی احسانہ کہ ہنوز آفتاب مشرق سے طلوع کرتا ہے ہند کا ایک باب حسن
الہی نک اوسکے سہرے اس پیچ گفتے پر صبح صادق گواہ ہے وہ اپنے ہند و ہر شتر درجہ باب

زیادہ مہربان ہے اوسنے بنی اسرائیل سے فرمایا اے یعقوب کے گہرانے اور اسرائیل کیخانہ جو باقی ہے جو رحم سے مجہہ پر بار ہوے اور جنہین پیٹ ہی مین گود مین لیا میری سنو بڑہاپے تک بہی مین وہی ہون اور سر سفیدی کے وقت تک گود مین لیئے رہونگا یسعیاہ ۴۶ باب ۳ و ۴

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ — گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست — صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

الہی ہم کس زبان سے تیرا شکر بجا لائین کہ تیری ادنی بخشش کا بہی ہم شکر ادا نہین کر سکتے اگرچہ ہر ہر مو بدن پر زبان ہو اور ہر زبان ہزار داستان ہو

ہر صنعت تو بیرون ز ادراک — اولی ادنی بمرکز خاک
بیحد ہمہ کبریائی تو — اللہ اللہ خدا اے تو

الہی ہماری زبانکو ہمارے بشیر و نذیر خاتم المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی نعت مین گویا رکہہ کہ جو ہماری بخشش اور نجات کے لیئے ہمیشہ فکرمند ہے اگر تیری راہ سے ہمارے پانوںکو لغزش ہو تو اوسکے دلکو گزند ہے

مسیح از مقدم او مژدہ گوے — کلیم از مشعل او شعلہ جوے
قدش را پایۂ گردون خرامی — لبش را مایۂ یحی العظامی

اور خدا کی رحمت ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب آل و صحابہ پر ہو کہ جنہون نے شام اور مصر اور عراق اور فارس وغیرہ تمام ملکونکو نور ایمان سے منور کیا اور جہال زبان درازکو زبان تیغ سے خاموشی سکہلائے رضوان اللہ علیہم اجمعین

اما بعد عبدہ سید محمد ابو المنصور ابن جناب سید حسن علی صاحب مغفور ابن جناب سید فاروق علی صاحب قدس سرہ کیطرف سے صاحبان عقل و

فرہنگ پر واضح ہو (اول قرنتیونکا ۱۰ باب ۱۵) کہ یہہ کتاب جسکا نام **نوید جاوید** ہے آمین دو لوحین ہین اگرچہ علت غائی اسکی تالیف سے صرف اتحاف خدمت ارباب عیسائی ہے لیکن بحکم انکہ اولا خولیس بعدہ ولیس (متی ۷ باب ۵) لوح اوّل مین کہ دو کلیسیا جس سے متعلق ہیں اہالی اسلام کے لیئے کچھہ ہیہ برگ سبز بالخیر ہے اور لوح ثانی مین کہ دنش کلیسیا جس سے متعلق مین اہل کتاب کو ہیہ برگ سبز انکی ہے پس دونون لوحون سے ۲ اکلیسیا کو علاقہ ہے جسطرح

۱	قبائل بنی اسمعیل بارہ ہین — پیدایش ۱۷ باب ۲۰
۲	اسباط بنی اسرائیل بارہ مین — خروج ۲۸ باب ۹ و ۱۰
۳	بروج فلکی کہ جنسے انتظام بارہ مہینون سال کا ہے بارہ ہین
۴	جواہر بیش قیمت بارہ ہیں — مکاشفات ۲۱ باب ۱۹ و ۲۰
۵	ہر دن اور ہر رات کی ساعتین بارہ ہین یوحنا ۱۱ باب ۹
۶	حضرات حواریون بارہ ہین اعمال اول باب ۲۶
۷	ائمہ معصومین بارہ ہیں
۸	السنائی معصومی کے سال بارہ ہین لوقا ۲ باب ۴۲
۹	حروف لا الہ الا اللہ بارہ ہین
۱۰	حروف محمد رسول اللہ بارہ ہین
۱۱	حروف اسمار ان تینون انبیاء بزرگ کے یعنے موسیٰ عیسیٰ محمد بارہ ہین ا
۱۲	حروف غیر مکرر توریت زبور انجیل فرقان بارہ ہین

اس طور سے کہ (ت ور ی) (ز ب) (ان ج ل) (ف ق) اور انکی ترتیب ابجدی یہہ ہے اب ت ج ز ر ف ق ل ن و ی پس ف ق سے جو بشتر

چھہ حروف ہین اور لسنے اشارہ یہہ ہے کہ اون تینون کتابون کے نازل ہو
سے چھہ سو برس بعد فرقان نازل ہوا اور عجیب یہہ ہے کہ ان چھہ حرفون کے عدد
یہی ہین یعنے چھہ سو تیرہ اور پچھلے چار حرفون سے جو ف ا ق کے بعد باقی رہے
مراد ہے کہ چار ہی کتابین الہامی ہین چنانچہ و سے زبور اور ل سے انجیل اور
توریت اور ن سے فرقان خیال کرلینا چاہئے یہہ قاعدہ بہی قدیم ہے دیکہو
مشارق الانوار مین خ سے مراد بخاری اور م سے مسلم اور ق سے متفق علیہ
اب وہ مکرر حروف جو رہگئے تہے یہہ ہین یعنے توریت سے ت اور زبور سے و
اور انجیل سے ی اور فرقان سے ر ان پس ان مین سے بہی بیشتر حروف فرقان سے
یہہ چار حرف ہین یعنے ت و ر ی کہ چار سے مراد چارون الہامی کتابین اور
ان چارون کے عدد بہی وہی ہین یعنے چھہ سو سولہ ۶۱۶

پس اس کتاب کی پہلی لوح سے جو دو کلیسیا اور دوسری لوح سے دس کلیسیا متعلق
کی گئین اسکا سبب یہہ ہے کہ شروع مین تمام یہودی بنی اسرائیل کہلاتے تہے
مگر حضرت سلیمانؑ کے بعد اون مین دو صنف ہوگئے ایک صنف مین دو فرقے تہے
جو یہودی کہلائے اونکا تختگاہ بیت المقدس تہا اور دوسرے صنف مین دس
فرقے تہے جنکا تختگاہ سمرون تہا اور جو بنی اسرائیل کہلائے (۲ تواریخ ۱۱ باب ۱۹)
اور ان مین بہ نسبت یہودیون کے زیادہ بیدینی اور بت پرستی پہیل رہی تہی
اور حضرت موسیٰؑ نے جب بارہ جاسوس ملک کنعان مین بہیجے تو دس اون مین
سے نالایق اور دو لایق مند نکلے تہے گنتی ۱۳ باب
اور حضرت عیسیٰؑ بارہ حوارئیون مین سے دو یعنے یعقوب اور یوحنا کو زیادہ
پیار کرتے تہے پہر یہہ بہی کہ طہارت بقدر نجاست اور عقد بقدر بستہ دستور ہے

لوح اول

کہ جسمین دو کلیسا ہین

کلیسا ۱

غور کرنا چاہئی کہ قران مجید ہدایت یہود و نصارے کے لئے بہی لاجواب ہے ہر مسئلہ
اوسکا تسکین موافق و مخالف کے لئے انتخاب ہے انسانی کوئی تصنیف اگرچہ
کیسی ہی عرق ریزی کے ساتہہ کی جائے کلام اللہ کے ایک نکتہ کو بہی نہین
پہونچتی اور اس مین کچہہ مشقت بہی درکار نہین ہے قران مین علاوہ مطابقت
شرایع وقصص وغیرہ کے ایک سو اکتیس ۱۳۱ جگہہ کتب سماوی سابقہ یعنے توریت
وانجیل کا کہین جدا جدا اور کہین ایک ساتہہ ذکر ہے اور جن مقامون مین صرف
یہود و نصارے یا انبیاء سلف کا بغیر تذکرہ کتب بیان ہے وہ اس شمار کے سوا ہین
جیسے کہ سورہ مائدہ رکوع ۳ مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ
نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ
مِمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ط
یعنے اور کہتے ہین یہود و نصارے ہم بیٹے ہین اللہ کے اور اوسکے پیارے تو کہہ
(اے محمد) پہر کیون عذاب کرتا ہے تمکو تمہارے گناہون پر کوئی نہین تم
ہی ایک انسان ہو اوسکی مخلوقات مین سے بخشی جسکو چاہے اور عذاب کرے
جسکو چاہے انتہے مطلب یہہ کہ اگر تم خدا کے فرزند اور پیارے ہو تو کیون
تمہین سزائے اعمال ملتی ہے دیکہو متی ۱۷ باب ۲۵ و ۲۶ اور ایسی
بیجسی کی حالت مین دینی تکلیفات کیون اپنے اوپر گوارا کرتے ہو اور

لیئے مرنے سے ڈرتے ہو پہر جسطرح خدا کی سب مخلوقات مین بیمار پڑتے اند
کانے لولے لنگڑے ہو جاتے تم بہی ہو جاتے ہو خدا کے فرزندون مین خدا
بندون سے کوئی بات زیادہ ہولی چاہئیے نہ کرا انسان تندرست کے سامنے
خدا کے فرزند کانے یا لنگڑے نظر آئین پہر یہودی لوگ جو بابل کی اسیری او
اوراوس سے قبل اور بعد قومون کے ہات بار بار غلامی مین بہیجے گئے لیکن تعجب
ہے کہ خدا کے فرزند انسانون کے غلام نباے جائین
قرآن مجید کی یہہ آیت اوس مضمون سے خبر دیتی ہے جو توریت مین
(استثنا ۱۴ باب ۱) یہودیونکو خدا کا بیٹا اور انجیل مین (رومیونکا ۸ باب ۱۶
و یوحنا ۱ باب ۱۲ و ۱۳) عیسائیونکو خدا کا بیٹا لکہا ہے
اور جہان فرداً فرداً ذکر ہے اونمین سے ایک یہہ آیت ہے سورہ مائدہ رکوع
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ
الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ
یعنے بیشک کافر ہوے جنہون نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا اور مسیح نے
کہا ہے کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا انتہے
حضرت عیسیٰ کی اس تعلیم کا حال مرقس ۱۲ باب ۲۹ - ۳۱ مین لکہا ہے
جہان آپ نے فرمایا کہ اے اسرائیل سُن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایکہی خداوند
ہے اور ایسا ہے لوقا ۱۰ باب ۲۵ - ۲۸ مین بہی ہے
اور جن مقامون مین صرف انبیاء سلف کا بغیر تذکرہ کتب مذکور ہے اون
مین سے ایک یہہ ہے لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ع یعنے لعنت کیئے گئے
وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل مین سے اوپر زبان داؤد اور عیسیٰ ابن مریم

مریم کے (مائدہ رکوع ۱۰) داؤد فرماتے ہین وے جو میری برائی سے خوش ہین رسوا اور شرمندہ ہووین جو میری دشمنی پر ہوتے ہین رسوائی اور شرمندگی کالباس پہنین (۳۵ زبور ۲۶) پہر یہہ کہ خداوند کا منہہ اونسے برخلاف ہے جو بدکار ہین تاکہ اونکی یادگاری زمین پرسے کاٹ ڈالے (۳۴ زبور ۱۶) اسیطرح ۵ ۳ زبور ۲ و ۱۱ وغیرہ اور حضرت عیسٰے نے فرمایا کہ اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تمپر افسوس – کہ ظاہر مین لوگونکو راستباز دکہائی دیتے پر باطن مین ریاکاری اور شرارت سے بہرے ہو متی ۲۳ باب

اور جہان سب کتابونکا ذکر آیا ہے اونمین سے ایک آیت یہہ ہے سورہ توبہ رکوع ۱۴ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط یعنے تحقیق اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ پر پہر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا اوسکے ذمہ سچا توریت مین اور انجیل مین اور قران مین انتہٰے اس وعدے کے بابت دیکہو توریت مین گنتی ۳۲ باب ۲۰–۲۲ و ۲۹ استثنا ۳ باب ۲۱ و ۲۲ وغیرہ اور انجیل مین متی ۱۰ باب ۳۴ لوقا ۲۲ باب ۳۶ اور اعمال ۷ باب ۱۳ تـ ۳۷ یعنے اللہ رب العالمین حضرت موسٰے کیطرف سے فرعون اور اوسکے لشکر سے لڑا اور اونہین ہلاک کیا اور مصنفین انجیل نے بہی اس فعل کو مستحسن سمجہ کر اپنی کتاب مین نقل کیا

توریت سے مراد اکثر جگہہ مین سب کتب عہد عتیق ہے یعنے انجیل سے پیشتر جتنی کتابین نازل ہوئین اور کسی جگہہ توریت سے مراد صرف حضرت موسی پر جو

کتاب نازل ہوئی چنانچہ سورہ انبیاء رکوع ۷ مین یہہ آیت ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ یعنی بالتحقیق ہمنے ذکر (یعنے توریت) کے بعد زبور مین لکھا ہے کہ میرے بندگان صالح زمین کے وارث ہون گے انتہے ۳۷ زبور ۱۱ و ۲۹ مین اس آیت کا مضمون موجود ہے کہ صادق زمین کے وارث ہون گے انتہے یہہ پیشین گوئی زمین مصر اور شام معہ یروسلم وغیرہ کیونکہ یہی قدیم آبادی جہان اور انبیاء علیہم السلام کا مسکن تہا مسلمانون کے قبضہ مین آنے سے پوری ہوئی

اور جہان ایک ایک کتاب کا ذکر آیا ہے اون آیتون مین سے ایک یہہ ہے سورہ جمعہ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۝ ترجمہ یعنے کہاوت اونکی جنپر لادی توریت پہر نہ اوٹہائی اوہون نے جیسے کہاوت گدہے کی پیٹہہ پر لیلچلتا ہے کتابین انتہے مطلب یہہ کہ گدہے پر اگرچہ بہت عالی مضمون کی کتابین لدی ہون مگر وہ اونکے مطالب سے بالکل بیخبر رہتا ہے اور اون سے کچہہ فائدہ حاصل نہین کرسکتا اسیطرح یہود یون کو اگرچہ بہت فائدہ مند اور عزت والی کتاب ملی مگر اونہون نے کچہہ اوسکی قدر نجانی یسعیاہ اوّل باب ۳ مین یہودیونکو گدہے سے نسبت دی گئی ہے کہ بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدہا اپنے صاحب کے چرنیکو بنی اسرائیل نہین جانتے میرے لوگ کچہہ نہین سوچتے ہین انتہے چونکہ سواے زبور کے اور سب صحف عہد عتیق توریت ہی مین شامل سمجہے جاتے ہین اور قرآن مجید مین توریت کو فرقان بہی لکہا ہے دیکہو سورہ انبیاء رکوع ۴) اور قرآن کو بہی فرقان لکہا ہے پس فرقان سے فرقان تک یعنے ابتدا سے انتہا تک یہودیون پر یہہ مثل گدہا ہونے کے کلام الہی مین موجود ہے

کلیسا ۲

جسمین دو فصلین ہین

فصل اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل
ربنا بالحق ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون (اعراف ع ۵) متی ۲۹ باب ۳۵
قال اللہ تعالی فلذلک فادع واستقم کما امرت (شوری ع ۲ و ۲ طماس ۳ باب ۳) ہر اہل دین پر واجب
ہے کہ غیر دین والون سے بہی بقدر امکان واقفکاری حاصل کرے کیونکہ اگر یہہ ضرور نہوتا
تو خداے عالم الغیب مسلمانون کو یہود و نصاریٰ کے عقاید سے خبر نہ دیتا حالانکہ
بکثرت اسکا قرآن مجید مین ذکر ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم
لا تعلمون جزو ۱۷ ع ۱ اور صحیح بخاری مین بروایت عبد اللہ ابن عمرو لکہا ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا
عن بنی اسرائیل ولا حرج یعنے پہنچاو میریطرف سے اگرچہ ایک آیت ہو
اور بیان کرو بنی اسرائیل کیطرف سے اور کچہہ مضائقہ نہین انتہے فربری
شارح بخاری نے لکہا ہے کہ حدیث قصہ عمر رض کی جسمین ممانعت تہی کہ توریت
نہ پڑہو اس حدیث سے منسوخ ہے اسواسطے کہ وہ ممانعت اوایل اسلام مین تہی
اور ایسا ہی عبد اللہ ابن عمر بیضاوی نے شرح مصابیح مین لکہا ہے اسکے سوا
وہ حدیث ممانعت صرف مشکوۃ مین مرقوم ہے کہ جسمین سب اقسم کی حدیثین
صحیح و غیر صحیح جمع کی گئی ہین اور صحاح ستہ معتبر اوسے مندرج نہین کیا ہے
قال اللہ تعالی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ
وجادلھم بالتی ھی احسن بلا اپنے رب کی راہ پر پکی باتین سمجہا کر اور نصیحت

کر کے بہلی طرح اور الزام دے اونکو جسطرح بہتر ہو (آخر سورہ نحل و آخر جزو ۱۴) بس بعض مسلمان جو توریت و انجیل پڑہنے سے منع کرتے ہین یہہ اون کتابون سے ناواقف ہونیکے سبب ایسا کہتے ہین بَلْ کَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا یَاْتِهِمْ تَاْوِیْلُهٗ یعنے کوئی نہین پر جہٹلانیلگے ہین جسکے سمجہنے پر قابو نہ پایا اور ابہی آئے نہین اسکی حقیقت (سورہ یونس رکوع ۴)

دوسرا سبب یہہ ہے کہ قرآن مجید مین غیر مذہب والون کے ہدایت کے لئے اول تعلیم ہے بعدہ اگر وہ نمانین تو اسکی جوابدہی خدا کے سامنے اونہین کے ذمہ ہے لیکن جب تک تم اونپر یہہ حجت تمام نکرو تب تک اونکی جوابدہی خدا کے سامہنے تمہارے ذمہ ہے کیونکہ یہ کام خدا نے ہمارے ہی محنتو پر منحصر رکہا ہے ابو امامہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن اہل امت سے ایک قوم سور و بندر کیصورت اوٹہیگی اس سبب سے کہ وہ لوگ بدونکے ساتہہ صحبت رکہتے اور اونہین نصیحت نہین کرتے تہے (از تواریخ فخرالدین رازی باب ۱۲) بس غرض یہی ہے کہ جب تک تمہاری دینکی طرف سے اونکے دلون مین شبہے اور شکوک مانع حال باقی رہین تب تک اپنی ساری ہمت سے سچے دینکی حقیقت اور باطل مذہبون کا بطلان اونکے ذہن نشین ہو جانے مین کوشش کرنا چاہیے تو اپنے بہائے کو نصیحت کرتا کر تو اوسکے سبب خطاکار نہ ٹہرے (احبار ۹ اباب ۱۷) اور تاریکی کے لاحاصل کامون مین شریک نہو بلکہ بیشتر اونکو ملامت کرو (افسیونکا ۵ باب ۱۱) اونہین جو گناہ کرتے ہون سب کے سامہنے ملامت کر (اول طمطاوس ۵ باب ۲۰) تو کلام کی منادی کر وقت اور بیوقت اوسی کام مین مشغول رہ کمال برداشت اور تعلیم سے الزام دے اور ملامت اور نصیحت کیا کر کیونکہ ایسا وقت آویگا

جب ان سے صحیح تعلیم کی برداشت نکرینگے بر کان کہجاتے ہوئے اپنی بُری خواہشوں کے موافق اُستاد پر اوستاد بولا دینگے اور کانون کو سچائی کیطرف سے پہیر کر کہانیونپر لگاوینگے سو تو ساری باتون مین بیدار رہ دکہہ اٹہا کلام سُنانیوالیکا کام کر اپنی خدمت کو پورا کر (۲ طمطاوس ۴ باب ۲ تا ۵) تو اونہین سختی سے ملامت کرتا کہ وے ایمان مین صحیح ہون اور یہودیون کی کہانیون اور ایسی آدمیو نکے حکمون پر جو سچائی سے پہر گئے ہین متوجہ نہو (طیطس اول باب ۱۳ و ۱۴) یہہ باتین کہہ اور نصیحت کر اور تمام اختیار سے ملامت کر کوئی تجہے حقیر نجانے (طیطس ۲ باب ۱۵) اون باتونکو دہیان مین رکہہ اون ہی کا ہو رہ تاکہ تیری ترقی سبہونپر ظاہر ہووے اپنی اور اپنی تعلیم کی چوکسی کر اونپر قایم رہ کیونکہ یہہ کرکے تو آپکو اور اونکو جو تیری سنتے ہین بچاویگا (اول طمطاوس ۴ باب ۱۵ و ۱۶)

تیسرا سبب یہہ کہ لوخ ضاکسی عالم کو بسبب عقیدہ کامل کے کسی غیر مذہب والے کے مقابلہ مین چُپ ہوجانے سے نغرش ایمانکا خطرہ نہو لیکن جبکہ وہ عالم بسبب ناواقفی نو ایم مذہب غیر مدعیکو مناظرہ مین جواب معقول نہ دے سکیگا تو اور کم علم مسلمان جو کہ دلیل مدعیکو مسکت لاجواب سمجہینگے اونکے عقیدہ مین فتور آجانا کچہہ تعجب کا مقام نہوگا اور وہ عالم بہی باوجود عقیدہ کامل اور نقص طلاقت کے اوس پتہر کی مانند سمجہا جائیگا کہ جسے ہوا جنبش نہین دے سکتے اور اوس مین سے صدا بہی بلند نہین ہوتی پس اگرچہ بسبب عقیدہ کامل کے وہ بُت پرست تو نہین ہوا مگر آپ ہی بُت بنگیا کہ کسی کے بہکانے سے نہین بہکتا مگر کسی کو جواب بہی نہین دے سکتا اور جبکہ وہ عالم آپ ہی بت بنگیا تو اوسکے معتقدین کہان تک بت پرست نہوجائینگے

چوتھا سبب یہہ کہ قرآن مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ تم ہو بتانے والے لوگونپر اور رسول تمپر بتانے والا (فصح ثانی کے برہ اول مین اسکا مفصل ذکر ہے) مطلب یہہ کہ حضرت رسول مقبول صلعم اور اور پیشوایان دین محمدی صلعم نے ترقی اسلام مین کوشش کرتے ہوے جسطرح تمہین مناسب حال نصیحت کی اسیطرح چاہئی کہ تم بہی ترقی دین کے واسطے ہر ایک کے مناسب وقت نصیحت کرو اور اسے نقل رسول اللہ صلعم اور تابعین اور اور تبع تابعین بلکہ سب کاملین اور صادقین کا سمجہکر اسکی عظمت اور ضرورت کو مقدم جاننا چاہئی جسطرح حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عبد اللہ بن سلام کے جو بڑے عالم اہل یہود مین اور صاحب تفسیر توریت تہے سوالونکا جواب دیا اور عبد اللہ ابن سلام اسلام لائے اور جسطرح حضرت سلیمان علیہ السلام نے سبا کی بیگم یعنے بلقیس کے سوالونکا جواب دیا اول سلاطین ۱۰ باب ۱-۵ لِیَهْلِکَ مَنْ هَلَکَ عَنْ بَیِّنَةٍ وَیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَةٍ ط یعنے تاکہ ہلاک ہو جاے جو کوئی ہلاک ہوا دلیل مین اور زندہ رہے جو کوئی غالب ہوا دلیل مین (سورہ انفال رکوع ۵) قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنے لاؤ اپنی دلیل اگر تم ہو سچے (سورہ بقر رکوع ۱۳)

پانچوان سبب یہہ کہ تم سب کتابون اور سب نبیون پر ایمان رکہتے ہو پس جب سب کتابونپر ایمان رکہتے ہو تو سب کے حال سے بہی واقف ہونا چاہئی تاکہ اونہین کی کتابون سے اونہین جواب دے سکو کیونکہ اگر تم اپنی کتابون سے اونہین سمجہاوگے تو جبتک اونکا عقیدہ تمہارے کتابون پر نہین ہے وہ تمہاری دلیلون کو تسلیم نکرینگے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ط (قیامہ ع ۱) دیکہو کتاب شواہد النبوۃ مولانا جامی قدس سرہ العزیز نے کتنی

میشین گوئیاں توریت وانجیل سے شہادت نبوت پیغمبر خدا صلعم مین انتخاب کر کے لکہی ہین اگر مولانا صاحب کو اس سے آگاہی نہوتی تو کیونکر لکہہ سکتے

چہٹا سبب یہہ کہ سورہ ال عمران رکوع ۹ مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے
كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿﴾ یعنے سب کہانیکی چیزین حلال تہین بنی اسرائیل پر مگر جو اسرائیل نے اپنے نفس پر توریت نازل ہونے سے پہلے حرام کرلے تہے تو (اے محمد) کہہ لاؤ توریت اور پڑہو اگر تم سچے ہو اتہے یہودیان مدینہ سے درباب کہانے اور نکہانے بعض قسم گوشت کے پیغمبر خدا صلعم نے اونہین کی کتاب یعنے توریت پر حوالہ کیا لاؤ توریت اور پڑہو یہہ حجت تمام کرنیکا بہتر دستور ہے اور خدا نے بہی اسکو پسند کیا لیکن اب کوئی مسلمان اگر توریت سے واقف نہو تو اس طرح پر کیونکر حجت تمام کرسکیگا اور اگر غیر مذہب والون کے مسائل سے کچہہ کام نتہا تو حضرت رسول خدا صلعم نے بموجب حکم الہی یہودیونکو اونہین کی کتاب سے قائل کرنا مناسب سمجہا یہہ کوئی غیر ضروری بات نتہی اور نہ صرف اس ایکہی دفعہ بلکہ بار بار پیغمبر خدا صلعم کو ایسا اتفاق ہوا ہے دیکہو سورہ ال عمران رکوع ۳ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ الخ چنانچہ ایک نصرانی عالم کا قول ہے کہ بعضے لوگ کہتے ہین کہ ان کتابون کے پڑہنے سے آدمی کو دین مین شک پڑجاتا ہے اونکو یاد رکہنا چاہے کہ جو مذہب ایسا ہے کہ دوسرے مذہب کے کتاب دیکہنے سے اوس مین شک پڑجاتا ہے تو بیشک وہ جہوٹہا مذہب ہے

مذہب وہی سچا ہے کہ ہر مذہب کی کتاب پڑہ کر اوس مین قایم رہ سکے بلکہ اوسمین ترقی ہو (رسالہ اول حقیقۃ عرفان ماہ جنوری ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۱ و ۱۲)

ساتوان سبب یہہ کہ اگرچہ ہمکو تو مخالفین اسلام کے دلائل کی بے اصلی ثابت ہے لیکن باقی نسلون اور آیندہ پشتون کے لئے بہی جو ہم دنیا مین چہوڑ جاینگے ایسے وقت مین کہ قرب قیامت اور کثرت منکرین حضرت رسالت صلعم ہے ضرور ہمین کچہ حفاظت ایمان کی تدبیر کرنا چاہیے اور اسلئے یہہ کام ہمپر اس زمانہ مین نماز و روزہ سے بہی زیادہ فرض ہے کیونکہ ایمان سب سے مقدم ہے پس ایسی حالین ہمین چپ رہنا نچاہئے

آٹہوان سبب یہہ کہ جو لوگ دنیا مین خدا اور رسول کے نام کی حمایت سے کچہہ غرض نہین رکہتے وہ عاقبت مین خدا کو کیا منہہ دکہاینگے اور رسول اللہ صلعم کی شفاعت انہین کیونکر نصیب ہوگی

نوان سبب یہہ کہ اگر ہم دین اسلام کی حمایت سے ایسے وقت مین پہلو تہی کرین تو وہ لوگ جو انکار عظمت اسلام کا غل مچا رہے ہین ضرور سمجہین گے کہ اہل اسلام مین اب کوئی دین کی حمایت کرنیوالا باقی نہین رہا یا یہہ کہ اسلام کی صداقت کی بابت کوئی دلیل اور دعوی اب باقی نہین ہے فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ (سورہ رعد رکوع ۶ جزو ۱۳)

دسوان سبب یہہ کہ جو لوگ اسلام کی حمایت اور مدد سے غافل ہین اونہین اپنی تنگی اور مصیبت مین دعا مانگتے وقت خدا سے شرم کرنا چاہی یہہ سمجہہ کر کہ ٭ دست تضرع چہ سود بندۂ محتاج را ٭ وقت کرم در بغل وقت دعا بر خدا ٭ ہر خطیب کے منہہ سے سر منبر یہی دعا نکلتی ہے اللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ

قال تعالیٰ جل شانہ یایھا الذین امنوا کونوا انصار اللہ

یعنے اے ایمان والو ہوجاؤ تم مددگار اللہ کے یعنے دین اللہ تعالےٰ کے انتہی

آخر سورۂ صف جزو ۲۸

گیارہوان سبب والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ و والدہ ۵ بخاری

مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تم مین سے کوئی پورا ایماندار نہین ہونے کا جب تک مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ پیارا نہو جاؤن انتہے پس بیٹے کو اگر کوئی بورا کہے اور نالایق بتاوے تو مان باپ کسطرح لڑنے کو تیار ہو جاتے ہین اور ایسی بات کسیطرح سننا نہین چاہتے اور کسیکے باپ کو اگر کوئی بورا کہے تو کسقدر غیرت آتی ہے پس رسول اللہ صلعم کی اہانت سر بازار سنکر کیونکر چپکا رہنا جایز ہے اور اسحالت مین پورا ایمان کہان ثابت ہوا اسلئے ہمکو چاہئے کہ اس کام کو سب سے مقدم سمجھین آپ مخالفین اسلام کو لاجواب کرین اور جو نکر سکین تو اورونکے جو یہہ کام کرتے ہین مددگار ہون ۔ حقتعالےٰ فرماتا ہے الذین اتینھم الکتب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم (بقر ع ۱۷) یعنے وہ لوگ جنہین ہمنے کتاب دی پہچانتے ہین اوسکو جیسے پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو انتہے پس یہود و نصاریٰ سے تو حضرت کو اسطرح پہچانا نہین اور ہم مسلمان ہوکر اپنے بیٹے اور اپنے باپ سے زیادہ پیار نکرین افسوس ۔

بارہوان سبب قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یھودیا او نصرانیا فیقول ھذا فکاکک من النار ۵ م

مسلم مین ابو موسٰے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب قیامت کا دن
ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیگا پہر فرمادیگا کہ یہہ
تیرے دوزخ کی مخلصی کا بدلہ ہے یعنے تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ
مین جائیگا تو چہٹ گیا شارح حدیث کا قول ہے کہ یہہ اون مسلمانون کے
حقمین ہے جو بعد عذاب بہشت مین جاوینگے اسواسطے کہ حضرت صلعم اکثر
مسلمانونکو شفاعت کرکے دوزخسے نکلوا دینگے اگر سب دوزخسے بچتے تو شفاعت
کی پہر کیا حاجت تہی) پس اس فضل کے مستحق وہی لوگ ہین جو یہود و نصاریٰ
کے مقابلہ مین سیکڑون سخت و سست باتین سنتے اور اونکے دعوونکو باطل کرنے
اور اسلام کے فضایل ثابت کرنے مین کوشش کرتے ہین

تیرہوان سبب

یہہ کہ قال رسول اللہ صلعم یجیئ یوم القیمۃ ناس
من المسلمین بذنوب امثال الجبال لیغفرھا اللہ لھم ویضعھا
علی الیھود والنصاریٰ یعنے حضرت صلعم نے فرمایا کہ لاوینگے قیامت
کے دن کچہہ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو
اونسے معاف کردیگا اور اون گناہونکو یہود اور نصاریٰ پر رکہہ دیگا الخ
اس حدیث مین وہ مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاریٰ سے سخت
تکلیفات پہونچے اور اونہون نے صبر کیا (مشارق الانوار)
واضح ہو کہ اسیطرح کا مضمون انبیاء سلف کے صحیفون مین بہی موجود ہے
شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطا کار پرہیزگارون کے عوض فدیہ دیئے
جاینگے (امثال ۲۱ باب ۱۸) پہر یہہ کہ صادق مصیبت سے نجات پاتا ہے اور
اسکے بدلے شریر پکڑا جاتا ہے (امثال ۱۱ باب ۸) اور پہر یہہ کہ مین خداوند
تیرا خدا ہون اسرائیل کا قدوس تیرا بچانے والا مین ہون مین نے تیرے

فدیہ مین مصر کو اور تیرے بدلے کوش اور سبا کو دیا ازبسکہ تو میری نگاہ مین
بیش قیمت ہے تو نے عزت پائی اور مین نے تجہے پیار کیا ہے اسلئے مین تیرے
بدلے لوگ اور تیرے جان کے عیوض مین گروہ دونگا (یسعیاہ ۴۳ باب ۳ و ۴)
بعضے لوگ خیال کرتے ہین کہ بحکم لا تزر وازرۃ وزر اخری (نجم ع ۲) کے کوئی
شخص کسی دوسریکا بوجہہ نہ اوٹہاویگا مگر اسکا مطلب شاید یہہ ہوگا کہ کوئی
شخص دوسریکا بوجہہ ازروے مدد و حمایت و خواہش و اختیار نہ اوٹہائیگا
مراد یہہ نہین ہے کہ نہ اوٹہا سکیگا بلکہ نہ اوٹہائیگا یعنے اپنی خوشی سے نہ اوٹہائیگا
مگر خدا جسپر کوئی دوسرا بوجہہ لادے اوسے وہ کیونکر پہینک سکتا ہے جیسے مظلوم
کا بوجہہ ظالم اپنے سر سے کیونکر اوتار سکتا ہے چنانچہ فرمایا حقتعالے نے ولیحملن
اثقالہم و اثقالا مع اثقالہم یعنے ضرور اوٹہاوینگے اپنے بوجہہ اور اور بوجہہ اپنے بوجہون کے
ساتہہ (عنکبوت) یہہ آیت قران مین صرف یہود و نصاریٰ سے ہی کے حق مین ہے
پہر فرمایا لیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیمۃ و من اوزار الذین یضلونہم بغیر علم
یعنے اوٹہاوین اپنے پورے بوجہہ قیامت کے دن اور اونکے بوجہہ جنہیں بہکاتے تہے
بے تحقیق (سورہ نحل ع ۳) اگر کوئی کہے کہ بت پرست کیون نہ تجویز کئے
گئے کہ مسلمانون کے عیوض دوزخ مین جائین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ہم
نہین جانتے کہ اس مین کیا مصلحت ہے لیکن اتنا کہہ سکتے ہین کہ بت پرستونکا
اسلام سے انکار ازراہ نادانی و جہالت ہے کیونکہ وہ کوئی الہامی کتاب نہین
رکہتے ہین اور اہلکتاب کا حضرت صلعم سے انکار ازراہ تعصب اور نفسانیت
اور جان بوجہہ کر ہے اور دین اسلام کی مخالفت مین جتنے یہہ لوگ کوشش کرتے ہین
دنیا مین کوئی قوم اتنی کوشش نہین کرتے پس یہہ زیادہ تر اسکے سزاوار ہین کہ
عاقبت مین مسلمانونکا فدیہ ہون پہر اگر کوئی کہے کہ یہود و نصاریٰ سے تو لوا، ہہ،

دوزخ مین جائینگے مسلمانونکا فدیہ ہونیکی کیا حاجت ہے تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ یہہ دوزخ مین جانا انکا خصوصیت کے ساتھہ ہوگا جیسے بکرے ہمیشہ روز روز
ذبح ہوتے رہتے ہین مگر قربانی کے برّہ کی کسیقدر خصوصیت ہے کہ وہ مثل اور
روزمرّہ ذبح کیے ہوئے برّونکی نہین سمجہا جاتا ہے کیونکہ دین اسلام کے آغاز
سے پیشتر سب یہود و نصاریٰ اہل جنت تھے اور یہود و نصاریٰ کے نجات سے
محروم ہونیکا سبب صرف دین اسلام سے انکار ہے اس وجہہ سے اونکا دوزخ
مین جانا مسلمانون کے بدلے محال عقل نہین ہے افسوس اون مُردہ دلون
پر جو اس رتبے کے حاصل کرنے سے غافل ہین یا تو یہہ ہے کہ اونکی عقلون
کو کمبختیون اور شیطانی وسوسون نے بگاڑ دیا ہے کہ وہ اپنی بہتری کی تدبیر
پہچان بہی نہین سکتے یا یہہ کہ خدا اور رسول نے اونکے سست ایمانکو قبول اور
پسند نہین کیا ہے تب اونکے ہات سے ایسی خدمتین جو خدا و رسول کے
نام کا جلال ظاہر ہونیکا باعث ہون بن نہین آتے ہین وہ اون قومون
کے مانند ہین جو اونسے پیشتر اپنی بدعقلی اور گہمنڈ کے سبب ہلاک ہو چکے ہین
اور اون قومون کی مانند ہین جو ابتک اپنی بداعمالیون کے سامنے راستبازون
کو بیوقوف جانتے ہین

چودہوان سبب یہہ کہ حقتعالے نے سورہ قصص رکوع ۶ مین فرماتا ہے
اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِہٖ ھُمْ بِہٖ یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
بِہٖٓ اِنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا کُنَّا مِنْ قَبْلِہٖ مُسْلِمِیْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَھُمْ
مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ
یعنے وہ لوگ کہ جنہین ہمنے اونکو کتاب پہلے اوس سے وہ ساتہہ اوسکے ایمان
لاتے ہین اور جب پڑہا جاتا ہے اوپر اونکے قرآن کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتہہ

اسکے تحقیق یہہ سچ ہے رب ہمارے کیطرف سے تحقیق تھے ہم پہلے اس
سے مسلمان یہہ لوگ دئی جاینگے ثواب دوبار بسبب اسکے کہ صبر کیا اور دور
نے اور بدل ڈالتے ہین ساتھ بھلائیکے برائیکو اور اوس چیز سے کہ دیا ہمنے انکو
خرچ کرتے ہین انتہے شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر فتح العزیز مین فرماتے ہین کہ
در حق مومنین اہلکتاب در سورہ قصص ارشاد شدہ کہ اُولٰئِکَ یُؤْتَوْنَ
اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا و در صحیحین بروایت ابو موسے اشعری وارد است کہ ان
حضرت صلعم فرمودہ اند کہ ۳ کس را ثواب دوبار از جناب الہی عطا خواہد شد
اول کسیکہ از اہلکتاب باسلام مشرف شود دوم کسیکہ کنیزک مدخولہ خود را
آزاد کردہ باز در نکاح خود آرد سیوم مملوکیکہ ہم بندگی خدا بجا آرد و ہم در خدمت
خاوند خود قصور نورزد پس فرقہ بنی اسرائیل را در متابعت این پیغمبر صلعم چنانکہ
مشقت بسیار باید کشید ہمچنان توقع ثواب ہم بیشتر باید داشت ع ہم بیشتر
عنایت وہم بیشتر عنا انتہے
چونکہ بت پرستونکو اسلام قبول کرنیکے بعد ایمان تو یہود و نصارے کیطرح سب
نبیون اور سب کتابونپر لانا ضرور ہوگا مگر بسبب نہ واقف ہونے کے توریت
و انجیل سے انہین دونا ثواب موعود نہین ہے اس سے ظاہر ہے کہ توریت
و انجیل سے واقف ہوکر قران سے بہی واقف ہونا انہین دونا ثواب ہے اور
اسیطرح مسلمانونکو بہی جو قران کے سوا توریت و انجیل وغیرہ سے بہی واقفکاری
حاصل کرین دونے ثواب کا متوقع ہونا چاہیے ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا
(مایدہ ع ۱۲) پس اسطرح کا وعظ کرنے والے جو یہود و نصارے کے تعرضکو
دفع کرتے ہین بہ نسبت اور واعظون کے دونے ثواب کے مستحق ہین اور
نہ صرف واعظ بلکہ ایسا وعظ سننے والے بہی دونے ثواب سے محروم نہین،

رہ سکتے کیونکہ جو کچھہ وہ سنتے ہین اوسکا آپ فایدہ اوٹھاتے اور اپنے دوستون کو بھی اوسکا فائدہ پہونچا سکتے اور اونکا ایمان مضبوط کر سکتے ہین وہ اوس مجلس مین شامل ہین جو انصار اللہ یعنے خدا کے مدد کرنے والون یا خدا رسول کے خیر خواہون کے ہے ورنہ صرف یہہ کہ دیندار بلکہ دین کے مددگار بھی ہوتے ہین وہ خدا کے دین کے مددگارونکے جمعیت زیادہ کرنے والے ہین اور اس سبب سے اونکا اجر وثواب بہ نسبت اورون کے دونا ہے مگر افسوس اون بدعقلون پر کہ جو اسطرح کا وعظ سننے مین ایسی بے پروائی کرتے ہین کہ گویا اس سے زیادہ یا اسکے برابر کسی اور نیک کام مین ثواب پا سکتے ہین سبحان اللہ اگر لوگ جانتے کہ اس مجلس مین حاضر ہونے کا کیا اجر و ثواب ہے تو دوپہر پیشتر سے یہان پہونچ جانا اپنے اوپر لازم کر لیتے

چنکہ رہنے کا دوسرا سبب یہہ کہ قال رسول اللہ صلعم الدین النصیحۃ الدین النصیحۃ الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولرسولہ ولکتابہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم مسلم مین تمیم داری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے دین خیر خواہی کا نام ہے دین خیر خواہی کا نام ہے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ کسکی خیر خواہی کا نام دین ہے فرمایا حضرت نے کہ اللہ کی خیر خواہی اور اوسکے رسول کی خیر خواہی اور اوسکے کتاب کی اور مسلمین کے حاکمونکی اور تمام مسلمانونکی انتہے پس خدا اور رسول کی خیر خواہی اسکو کہتے ہین کہ خدا اور رسول کے مخالفون کے دعوونکو رد کرنا تاکہ اور لوگ خدا رسول کی راہ کو چھوڑ دین اور کتاب کی خیر خواہی یہی ہے کہ اوسکے مطالب کو خاص وعام پر صاف صاف ظاہر کرنا اوسکا منجانب اللہ ہونا یہود و نصاریٰ کے روبرو ثابت

کر دینا اور مسلمین کے حاکمون کی خیرخواہی یہہ کہ ایسا کوئی فساد نکرنا جو حکم
مین خلل کا باعث ہو اور عام مسلمانونکی خیرخواہی یہہ کہ جو اس حدیث کے
ترجمہ کرنے والے نے لکہا ہے کہ مقدور بہر مسلمانونکو فایدہ پہونچاوے اونکو شرع کے
نیک کام سکہاوے اور بدکاموںنسے روکے اور اونکے واسطے وہ چاہے جو
اپنے واسطے چاہتا ہے لیتنے یعنے خدا نے جو اوسے دین اور دنیا کی نعمتین
عنایت کین ہین اونہین اور مسلمانون سے دریغ نکرنا اور ہر مسلمان کی دینی
اور دنیاوی حاجت مین مقدور کے موافق مددگار ہونا یہی مسلمانون کے خیرخواہی
ہے تاکہ کوئی مسلمان یہود و نصاریٰ کے اعتراض سنکر اسلام سے برگشتہ
نہو جائے تامقدور آپ کتاب سنانا اور اگر نہو سکے تو اسطرح کے واعظون
کی مدد کرنا چاہیے فرمایا رسول اللہ صلعم نے لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا
خیرلک من ان تکون لک حمر النعم (رواہ بخاری) بخاری مین سہل بن
سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے
سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجہکو سرخ اونٹ ملنے سے عرب کے نزدیک
سرخ اونٹ عمدہ مال ہے یعنے تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان
ہووے تو یہہ دنیا کی عمدہ ترین حاصلات سے بہتر ہے

سولہوان سبب یہہ ہے کہ امام ابونعیم اصفہانی حلیۃ الاولیا
مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ابوبکر نے جو مالک کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے
فرمایا عبداللہ نے جو احمد کے بیٹے ہین جو حنبل کے بیٹے اونہون نے کہا
کہ مجہسے فرمایا میرے باپ نے کہا کہ ہمسے فرمایا قتیبہ نے وہ ابن
لہیعہ سے وہ واہب سے جو عبداللہ کے بیٹے وہ عبداللہ سے جو عمر کے بیٹے انہون
نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکہا گویا میری ایک انگلی مین گہی ہے اور دوسری

مین شہید ہے اور مین اون دونون کو جانتا ہون جب صبح ہوئی مین نے
جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تو دو کتابین
پڑہیگا توریت اور قران پہر حضرت عبد اللہ دونون کو پڑہا کرتے تہے انتہے

ستروان سبب یہہ کہ سورہ مائدہ مین حقتعالے فرماتا ہے
یَاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ
رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ
قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ
اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّكُفْرًا فَلَا تَاْسَ عَلَی
الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ یعنی اے رسول پہونچا جو کچہہ اوتارا گیا ہے تیری طرف پروردگار تیرے سے
اور اگر نکرے تو پس نہ پہونچایا تو نے پیغام اوسکا اور اللہ بچائیگا تجہکو لوگون سے
تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرونکو کہہ اے اہل کتاب نہین تم اوپر
کسی چیز کے یہانتک کہ قایم کرو توریت کو اور انجیل کو اور جو کچہہ اوتارا جاتا ہے
طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے اور البتہ زیادہ کریگا بہتونکو اونمین
سے جو اوتارا گیا ہے طرف رب تیرے سے سرکشی اور کفر پس مت غم
کہا اوپر قوم کافرونکے (مائدہ ع ۱۰) شاہ عبد القادر صاحب اسکے حاشیہ
مین لکھتے ہین کہ اہل کتاب کو صاف گمراہ کہو اگرچہ وہ ناراض ہون تم کچہہ
پروا نہ کرو اور یہہ اوسوقت مین ہے جبکہ اہل کتاب کیطرف سے اسلام پر کوئی
اعتراض نہ کیا گیا ہو اور جبکہ سیکڑون کتابین اہل کتاب کیطرف سے اسلام
بے اصل ثابت کرنے مین مشتہر ہوچکے ہون اور حکومت کے طرف سے
بلی خطرہ جان و آبرو کا نہو باوجود اسکے فقط اپنی چار رکعت نماز پر
اکتفا کرنا صداقت ایمان کے واسطے کیا بکار آمد ہو سکتا ہے اگرچہ اسلام کا

حق تو مسلمانونکے ذمہ یہہ ہے کہ وہ خطرے کے وقت مین بہی اوسکی ترقی
مین کوشش کرین پہر یہہ تو غور کرو کہ قران مین سوا اس ضرورت کے اور
بہی کہین خدا نے فرمایا ہے وَاِن لَّم تَفعَل فَمَا بَلَّغتَ رِسَالَتَہٗ یعنے اگر یہہ نہ کیا تو کچہہ بہی رسالت
کا حق ادا نہ کیا پہر تمہارا فقط نماز و روزہ یا مجلسین اور وظیفہ خوانیان کیا کام
آسکتے ہین اور اسکیلیے کئی باتین لحاظ کرنے کے لایق ہین پہلے یہہ کہ اپنی دنیاوی
غرضون مین ہر انسان یگانہ و بیگانہ کے پاس کسقدر خوشامد اور محنت کرتا ہے پس
دینی غرض کے لیئے جو کہ دراصل خدا کا کام ہے زیادہ تر کوشش کرنا چاہیئے دوسرے
یہہ کہ موافق کو سمجہانے کی بہ نسبت مخالف کو سمجہانا ذرا مشکل ہے لیکن
جو لوگ کہ ادہر متوجہ نہین ہوتے اونکی کم ہمتی ظاہر ہے کہ مشکل کام نہین چاہتے
تیسرے یہہ کہ کسی ایک شخص کو توبہ اور نیکی کی راہ پر لانا ایک مُردہ زندہ کرنے
سے بہتر ہے (یعقوب ۵ باب ۲۰) کیونکہ اسکا نیک راہ پر چلنا اوس مُردہ
سے جو پہر زندہ ہو کر گمراہی مین اپنا وقت بسر کرے بہتر ہوگا پہر یہہ کہ اوس
مُردے کو بہی تو اپنی زندگی کی حالت مین بالتخصیص یہی درکار تہا یعنے
توبہ اور ایمانداری کہ ہر شخص کی زندگی کا حاصل یہی ہے چوتہے یہہ کہ مرد
غیرت مند وہی ہے جو خدا کیواسطے غیرت مند ہو پس چاہیئے کہ جب کسیکو
دیکہے کہ یہہ خدا اور رسول سے بیخبر ہے تو اوسکے خبردار کرنے مین اپنی ساری
ہمت صرف کرنے سے دریغ نہ کرے پانچوین یہہ کہ جو شخص اس کام کو پسند
نہ کرے وہ سخاوت کے درجہ سے آپ کو گرا ہوا سمجہے کیونکہ ایسا شخص نہین
چاہتا کہ خدا کی بے پایان رحمت اورون تک بہی پہونچے چہٹے یہہ کہ کوشش
کرکے زبان سے سمجہانا جہاد کرنے سے بہتر ہے کیونکہ جہاد کے لیئے اسباب اور
آلات کی حاجت ہے اور اسکے لیئے کسی چیز کی حاجت نہین آدمین بہاگنے

والے کے لیے جہنم ہے اور اوسمین اگر مخالف کے کسی سوال کا جواب
وسعت ندے سکو تو ایمان جانے کا خطرہ نہین ہے وہ غیر کے ساتھہ
جہاد ہے اور اس مین جان لڑا کر محنت کرنا اپنے نفس کے ساتھہ جہاد ہے
وہ اعضا و جوارح کی حرکت اور یہہ دل اور جگر کی حرکت ہے اوسمین خلاف
عقل کام کیا جاتا ہے یعنے جہان تلوارین اور گولیان بجلی اور مینہہ کیطرح برستی
ہون وہان جانے کے لیے عقل مصلحت اندیش مقتضی نہین ہوسکتی اور
اسمین سراسر عقل ہی کے مطابق کام کیا جاتا ہے بلکہ جسقدر زیادہ عقل
کی موافقت ہو کام اچھا بنے پہر یہہ کہ خدا نے لوح و قلم بنایا نہ یہہ کہ تیغ و سپر کو بنایا
سب انبیاء علیہم السلام پر کتابین نازل کین اور تلوار کسی پر نازل نہین
کی + سبکو ایمان لانا کتاب پر فرض ہوا نہ یہہ کہ تلوار پر + مردہ زندہ کرنا معجزہ
انبیا ہے اور تلوار سے مار ڈالنا ہر نیک و بد سے ہوسکتا ہے + کتاب سے
نصیحت کرنے مین کوئی شرط مقدم نہین ہے اور تلوار چلانے کے لیے کتنی
شرطین مقدم ہین مثلاً ہدایت اور مباہلہ اور جزیہ وغیرہ + کتاب پیش کرنے
سے پہلے تلوار چلانا ظلم ہے اور تلوار چلانے سے پیشتر کتاب پیش کرنا انصاف
ہے + تلوار کی خواہش مخلوق کو نیست کرنا ہے اور کتاب کی خواہش
اہل علم سے دنیا کا آباد ہونا + تلوار گویا کو خاموش بناتی ہے اور کتاب خاموش
کو گویا بناتی ہے + کتاب سے ساری صنعتین دنیا مین ایجاد ہوئین اور
تلوار سے بڑے بڑے صنعت گر دنیا سے معدوم ہوگئے + کتاب نے بڑے
بڑے ناقصون کو کامل بنایا اور تلوار نے بڑے بڑے کاملونکو ناقص کر دکھایا +
کتاب بدونکو نیک بناتی ہے اور تلوار نیک و بد دونونکا خون بہاتی ہے +
کتاب پکار رہی ہے کہ حق اللہ اور حق العباد کو پہچانو اور تلوار پکار رہی ہے

رحق اللہ اور حق العباد دونون سے آنکھہ بند کرلو کتاب مونس ہر ناتوان ہے تلوار دشمن خانمان ۔ کتاب سے پہلے پہچانا کہ خدا رگ گردن سے نزدیک تر ہے اور تلوار سے پہچانا کہ ملک الموت رگ گردن سے نزدیک تر ہے کتاب مُردونکے نام کو زندہ رکھنے والے ہے اور تلوار زندونکو مردہ بنانے والے کتاب سے خدا کی قدوسی اور رب کی ظاہر ہے تلوار سے مرد کی سفاکی ظاہر کتاب کلام جناب باری ہے تلوار آہنگر کی دستکاری ہے تلوار کتاب کے زیر حکم ہے اور کتاب تلوار کے زیر حکم نہین ہے کتاب سے سامان زندگے ہے اور تلوار سے سامان موت ۔ سارے معاملات دنیا کا انتظام کتاب سے ہے اور سارے معاملات دنیا کا اختتام تلوار سے ہے کتاب النسائون کے دلونکو جلا بخشنے والی ہے تلوار النسائون سے جلا پانے والے کتاب مثل آب حیات ہے تلوار مثل سودہ الماس کتاب ابر رحمت ہے تلوار برق جہانسوز ۴۲ کتاب عالمون کی زینت ہے تلوار جاہلون کی زینت کتاب عقل زیادہ کرنیوالے ہے تلوار جہان اندیشے کتاب دلونکا نور ہے تلوار آنکھونکا ناسور کتاب ایکدوسرے سے محبت کرنا سکہلاتی ہے اور تلوار ایک دوسرے سے لڑنا اور مرنا اوسمین بالکل قطع تعلق ہوجاتا ہے اور اسکی تاثیر قیامت تک باقی رہے گی جب تک ایک سے دوسرے کو فیض پہونچتا جائیگا پھر اس زبان سے سمجہانے اور جہاد کرنے مین ایک اور عجیب تفاوت ہے کہ یہان کتاب ہے اور وہان تلوار یہان علم خرچ کرنے پڑتا ہے اور وہان جہل کام مین لایا جاتا ہے پس کیا عالم اور جاہل مین کچھہ فرق ہی نہین ہے ایک اور بات بہی یاد رکہنا چاہئے کہ مارنے والے سے جلانے والا بہتر ہوتا ہے پس جو لوگ کہ مخالف

کو جب جواب نہین دے سکتے تو اوس سے لڑنے کو تیار ہو جاتے ہین اونکو
انسانیت سے گذرا ہوا سمجھنا بلکہ جانور سے نسبت دینا چاہئیے کیونکہ جب
اوس مین قوت بیانی نہین ہے تو ضرورت اور بیضرورت وہ صرف پہاڑکہانا
یا سینگ مارنا ہی جانتا ہے ورنہ انسان کے نزدیک کونسا کام ایسا ہے جو
زبان سے نہین ادا ہوسکتا بشرطیکہ اوس فن مین کچھہ لیاقت تو حاصل
کی ہو بلکہ جراحت اللسان اشد من السنان ط ہوتا ہے
اگر جہاد کرکے سب کافر و مشرک قتل کروائے جائین تو اسلام کن لوگون مین پہیلے
اور مخالف کو مغلوب کرکے جزیہ پر اکتفا کرنا دلیل اسکی ہے کہ جہاد اسلام شایع
کرنے کے واسطے نہین بلکہ امن قایم کرنے کے واسطے ہے چنانچہ فرمایا حقتعالے
نے وَقَاتِلُوهُم حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰه (بقر ع ۲۴) خاتم المفسرین شاہ عبدالقادر
صاحب اس آیت کے فایدہ مین لکہتے ہین کہ لڑائی کافرون سے اسیواسطے ہے
کہ ظلم موقوف ہو اور دین سے گمراہ نکرسکین اور حکم اللہ کا جاری رہے اگر
تابع ہو کر رہین تو لڑائی کی حاجت نہین اور ایمان تو دلپر موقوف ہے زور
سے مسلمان کرنا کیا حاصل غرض ہم لوگ مساکین اسلام ہین ہمین ایسا طریقہ اختیار
کرنا چاہئیے جس سے اسلام کی صداقت اور راستبازی غیرون پر اپنا اثر
کرے اور دنیا کی شان و شوکت پر عاقبت کی خوبیون کو مقدم سمجہین غرض
یہہ کہ زمانہ حال بلکہ ہر حال مین بہ نسبت اون کتابون کے کہ جو اہل اسلام آپسکی
رد و بدل مین لکہتے ہین ایسی کتابون کی کہ جو غیرون کے فایدہ کے لئے لکہی جاوین
زیادہ ضرورت ہے کیونکہ اون تصنیفون کا نفع یگانون ہی تک منتہی ہو جاتا
اور انکا فایدہ یگانون اور بیگانون تک پہونچتا ہے بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

ان یک گلیم خویش بدر میبرد ز موج ۔ وین جہد میکند کہ بگیرد غریق را

ہندوستان مین آج عیسائی مذہب والونکی طرف سے جو مذہب پہیلانے کے لئے کوشش ہو رہی ہے اوس سے مسلمانونکو واقف ہو جانا چاہیئے کہ اس کام کے واسطے عیسائی ساتہ مشنین قایم ہین اور اون مین پانسو مشنری یعنے ولایتی پادری اور دیسی کتاب سناتے ہین اور اونکی محنتون سے ہندوستان اب تک عیسائی موجود ہین اور انمین سے تین لاکہہ ہندوستانی عیسائی صرف مشنریون کے ساتہہ دین عیسوی کے پہیلانے مین سرگرم ہین بعضے ان مین سے انجیل شہرون اور گانون مین سناتے اور بعضے انجیل پڑہاتے ہین اور سال سال ایک لاکہہ سے زیادہ ہندوستانی لڑکے جواب تک عیسائی نہین ہوئے مشن کے مدرسون مین انجیل پڑہائے جاتے ہین اور دو مجلسین صرف دینی کتابون کے چہپوانے کے بندوبست کیواسطے مقرر ہین ایک بیبل سوسائٹی کہ جس مین صرف توریت و انجیل غیر زبانون مین چہپتی ہے اور دوسرے ٹرکٹ سوسائٹی کہ جس مین وہ رسالے اور کتابین جو اسلام وغیرہ کی تردید مین تصنیف کی جاتی اور انہین رسالون کے چہاپنے کے واسطے جو روپئے کہ چندہ سے جمع ہوتے صرف ایک شہر لندن سے ہر سال ایک کروڑ روپئے سے زیادہ جمع ہوتا ہے اور بیبل سوسائٹی کا خرچ اس سے بہت زیادہ ہے اور پادریون اور مذکورون اور مدرسون کا خرچ اور تنخواہین یہہ سب چندہ سے جاری ہین اسیطرح ہم لوگون کو بہی چاہیئے کہ جسکو خدا نے جسقدر امکان اور مقدور عطا کیا ہے وہ اوسقدر خدا کے کام مین مصروف ہو اور اپنے دنیاوی مصارف کو اسقدر ترقی نہ دے کہ خدا کے اجلال کے واسطے خرچ کرنے مین مجبور رہے کیونکہ حقتعالے نے مسرف کے حق مین فرمایا ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا تحقیق بیجا

خرچ کرنے والے ہین بہائی شیطانون کے اور ہے شیطان واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنے والا انتہے سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر برابر کوہ احد کے زر نیک کام مین صرف کرین تو وہ اسراف نہین ہے اور اگر ایکجو باطل مین صرف کرین اسراف ہوا (از تفسیر حسینی) پہر یہ کہ وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ یعنے اسراف کرنے والے وہی ہین رہنے والے دوزخ کے (سورہ مومن رکوع ۵) پس جن لوگون کو کہ ایسی نہی خرچ سے انکار ہے اونکا خدا کی راہ مین جان دینا ہی ایمان کو ثابت نہین کرتا کیونکہ مرنا قبول کرتے مگر خرچ کرنا نہین قبول کرتے ہین

بدینار ے چو خر در گل بماند ۔۔۔ وگر الحمد گوئی صد بخواند
خداوند خرمن زیان میکند ۔۔۔ کہ با خوشہ چین سرگران میکند
باحسانے آسودہ کردن دلے ۔۔۔ بہ از الف رکعت بہر منزلے
زر و نعمت اکنون بدہ کان تست ۔۔۔ کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۰
رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۰ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۰ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۰ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۰ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۰ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۰ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

فصح ثانی

اسمین دو بیرے ہین

بیرہ اول

خدا تیعالے نے دین اسلام کو کامل کیا ہے چنانچہ فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنے آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام دین اسکے (سورہ مایدہ رکوع ۱) آج اس دین کے سوا اور سب دین ناقص ہین ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم انبیا ہین اور غیر دین والونکے بنی خاتم انبیا نتہے چنانچہ حضرت عیسٰی کے بعد صعود بہی بنوت ختم نہو ئی تہی حضرات حواریون رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اللہ رب العلمین نے سورہ یٰسین رکوع ۲ مین رسالت و پیغمبری کے ساتہہ ذکر فرمایا ہے اور انجیل مین اعمال ۱۱ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۱۳ باب اور ۲ اور ۱۵ باب ۳۲ اور ۲۱ باب ۱۰ اور ۱۱ اول قرنتیون کا ۱۲ باب ۱ اور ۹ باب اور ۲ قرنتیونکا ۱۲ باب ۱۲ گلتیونکا ۲ باب ۸ اول طمطاوس ۲ باب ۷ اور ۲ طمطاوس ۱ باب ۱۱ مین نبیون اور رسولون کا مذکور ہے جو کہ حضرت عیسٰی کے بعد صعود تہے یعنے حواریون اور اونکے سوا بہی یروشلم مین کئی نبی اگبوس وغیرہ اور یہوداہ اور سیلاس کہ وہ بہی نبی تہے

اور یہہ کہ اگلے انبیاء علیہم السلام نے اپنے بعد دوسرے کے آنے کی خبر دی ہے مگر حضرت پیغمبر آخر زمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا نبی بعدی یعنے میرے

بعد کوئی نبی نہین پہر یہہ کہ اہل اسلام سب نبیون کو مانتے ہین کیونکہ دین اسلام
کامل ہے اور غیر دین والے کسی نبی کو مانتے اور کسیکو نہین مانتے ہین جیسے یہودی
حضرت یحییٰ و حضرت عیسیٰ کو اور عیسائی حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کو نہین مانتے
ہین اور ان کے حقمین حقتعالے سورہ نساء رکوع ۲۱ مین فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۝ یعنے بالتحقیق جو لوگ منکر ہین اللہ
اور اوسکے رسولون سے اور چاہتے ہین کہ اللہ اور اوسکے رسولون مین فرق
ڈالین اور کہتے ہین کہ ہم مانتے ہین بعضون کو اور بعضون کو نہین مانتے اور چاہتے
ہین کہ نکالین ایک راہ اوسکے بیچ مین سے یہی لوگ ہین کافر سچ مچ اسلئے پس
چاہیئے کہ مسلمان غیر مذہب والونکو نصیحت کرین کیونکہ وسے کامل دین پر ہین
اور غیر مذہب والے مسلمانون کو نصیحت نہین کر سکتے کیونکہ وسے ناقص ہین
پہر یہہ کہ مسلمانون کو اس سبب سے کہ قرآن مجید کا نزول باعث النسخ ادیان
سابقہ ہوا یہود و نصارا سے بحث و مناظرہ مقتضائے عقیدہ اسلامی ہے لیکن
توریت و انجیل مین بطلان حقیت اسلام کا کہین ذکر نہین مسلمانون سے بحث
او حجت کرنا محض بیجا اور نا روا ہے ہان جبکہ کوئی مسلمان اون سے گفتگو
دینی کرے تو صرف اپنے دینکا ثبوت اور اپنی کتاب الہامی کی صحت بیان
کرنا چاہیئے اور جب ارادہ قبول اسلام کا ہو تو مسلمانون سے ثبوت اسلام کی
دلیلین دریافت کرنا چاہیئے پہر سورۂ ال عمران رکوع ۱۲ مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
یعنے تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئین لوگون مین حکم کرتے ہو پسند بات کا

اور شنع کرنے ہونا پسند ہے اور ایمان لائے ہو اللہ پر اسلئے اب چاہئے کہ پہلے ایسی
بات کرنے کی لیاقت حاصل کرین تاکہ ناپسند باتین نہ بکین ایسا نہو کہ تم دوسرے
مذہب والون کے حق مین بُرا بھلا بکو اور اسکے عوض مین وہ تمہارے خدا
و رسول کو بُرا کہین تو گویا تم آپ اس کفر کا باعث ہوئے اور یہہ ایسے بد
زبانون کے جہنم مین جانے کا سبب ہوگا اَلَآ اِنَّہُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ
وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ یعنے خبردار ہو تحقیق وہ ہین فساد کرنے والے لیکن نہین سمجھتے
(وہ اپکو فسادی) سورہ بقر رکوع ۲ پس ہر کارے وہر مردے کسی انسان کو
ہرگز روا نہین کہ جس کام سے پہلے واقفکاری حاصل نہ کی ہو اوس مین ہات
لگائے کیونکہ ایسے بیوقوفونکو دیکھہ کر مخالفین اسلام سمجھتے ہین کہ اہل اسلام کیا ثقاہت
اسیقدر ہے اسلئے ضرور ہے کہ بپاس حرمت اسلام ایسے لوگ بزرگان
و رئیسان قوم کیطرف سے ایسے ناروا اجرات کرنے سے باز رکہے جائین
تاکہ اون بیوقوفون کے ساتہہ اور لوگ بہی بمخالفت نہی منکر مواخذہ قیامت
مین نہ کھنچے جائین کیونکہ دین اسلام کامل ہے نہ یہہ کہ ہر مسلمان کامل ہے
اور سورہ بقر رکوع ۱۷ مین حقتعالے فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً
وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ
شَهِيْدًا ۝ یعنے اسیطرح کیا ہمنے تمکو اُمت اوسط کہ تم ہو بتلانے والے
لوگونپر اور رسول تمپر بتانے والا انتہے اگرچہ امت اوسط ہونیکے فایدے اور
مصلحتین جو کچھہ ہین اونکا شمار خدا ہی کو خوب معلوم ہے لیکن اتنا تو ظاہر
ہے کہ اوسط درجہ ہر حال مین پسندیدہ ہے کیونکہ مسرف جہنم مین جائینگے اور
بخیل بہی جہنم مین جائینگے مگر وہ لوگ کہ جو نہ بیکار خرچ کرتے اور نہ ضرورت کے
وقت بخیل ہو جاتے وہی اوسط وجے مین ہین یہہ زیادتی ایسی ہے جیسے

عید کے دن روزہ رکہنا اور کمی ایسی ہے جیسے رمضان مین روزہ نرکہنا اور ان دونون باتونکے سوا جو ہے وہ اوسط حالت ہے یعنے جہان تک حکم ہے کرے اور جہان حکم نہین باز رہے کہ پوری فرمانبرداری یہی ہے اور موقع اور بیموقع بکنا اور پوچہنے کے وقت جواب ندینا بہی ایسا ہی ہے بہتر یہہ ہے کہ بیموقع نہ بکے اور موقع پر چُپ بہی نرہے اور یہی اوسط حالت ہے بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

دو چیز تیرہ عقل است دم فروبستن + بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

پہر یہہ کہ سال کا اوسط موسم بہار اور زندگی کا اوسط جوانی اور مزاج کا اوسط اعتدال اور ہر چیز کا اوسط اوسکی ابتدا اور انتہا سے بہتر ہوتا ہے

۱ پہر امت اوسط ہونے کی ایک دلیل یہہ بہی ہے کہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو اونکے رتبے سے زیادہ جانتے ہین یعنے خدا اور یہودی حضرت عیسیٰ کو اون کے مرتبہ سے کم سمجہتے ہین یعنے نبی بہی نہین جانتے اور مسلمان اوسط درجے مین ہین یعنے نہ حضرت عیسیٰ کو اونکے مرتبے سے کم اور نہ زیادہ سمجہتے ہین

۲ دوسری دلیل یہہ ہے کہ تمام دنیا مین صرف تین مذہب خدا پرست ہین یعنے یہودی اور عیسائی اور مسلمان اور یہہ تینون ایکہی خدا کو مانتے ہین جنکی بابت سورۂ عنکبوت رکوع ۵ مین لکہا ہے وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ یعنے ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہے اور ہم اوسکے حکم بردار مین اسلئے پس دنیا مین یہودیون کا شمار مسلمانون سے کم ہے یعنے کل نوّے لاکہہ ہین اور عیسائیون کا شمار مسلمانون سے زیادہ ہے یعنے بائیس کرور اسّی لاکہہ اور مسلمانونکا شمار ان دونون کے درمیان مین ہے یعنے گیارہ کرور (از طریق الحیات فارسی مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ اکبر آباد ۱۸۴۷ء صفحہ ۸۲) پس ہر حال مین خدانے مسلمانونکو ان دونون کی نسبت اوسط درجے مین رکہا ہے

اب اگر کوئی کہے کہ امت اوسط تو عیسائی ہین اسلئے کہ یہود اونسے پیشتر اور مسلمان اونکے بعد ہین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر دین اسلام کا ظہور پیش از مذہب عیسائی ہوتا اور قران مجید مین خدا مسلمانونکو امت اوسط فرماتا تو پیشین گوئی کی کیا فضیلت تہی بلکہ وہ تو صرف تواریخ ہو جاتی مگر کلام الہی کی فضیلت تو انہین پیشگوئیون کی جو بات امکان بشری سے باہر ہے جیسے تعین تعداد اہل مذہب اوسکو امت اوسط یعنے مسلمانونسے کم و زیادہ شمار مین رکہکر پیشین گوئی کو پورا کیا اور یہی بات کلام الہی کی صداقت مین پاک فہم لوگونکے لیے کافی ہے دیکہو حضرت عیسیٰ کا قول اسیطرح پچہلے پہلے ہونگے اور پہلے پچہلے ہونگے کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ تہوڑے ہین (متی ۲۰ باب ۱۶) پس ظاہر ہے کہ پچہلے ہونیکے سبب وہ پہلے ہوئے اگر پچہلے نہوتے تو پہلے کیونکر ہو جاتے پس مسلمان تعین وقت مین پچہلے اور تقرب مراتب مین پہلے اور عقیدہ اور ایمان وغیرہ مین اوسط ہین پہر اگر کوئی کہے کہ شروع مین مسلمان یہودیون سے بہی کم تہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اس سے اور زیادہ اس پیشین گوئی کی فضیلت ظاہر ہوئی کہ جسوقت اہل اسلام نہایت کم تہے خدا نے یہہ کلام فرمایا اور ایک مدت کے بعد اوسے پورا کر دکہایا

تیسری دلیل یہہ ہے کہ مسلمان نہ قادر مطلق خدا کی ذات کا انکار کرتے جیسے کہ دہریئے وغیرہ اور نہ اوسکی وحدانیت مین تثلیث کو شامل کرتے ہین جیسے کہ عیسائی

چوتہی دلیل یہہ کہ ہر ایک نبی الوالعزم جو کسی نبی اولوالعزم کے بعد آتا ہے تو پہلے سے دوسری کی عمر آدہی ہوا کرتی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ کی عمر ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی تہی اور حضرت محمد مصطفی صلعم کی اونکے عمر سے نصف یعنے تریسٹہ برس ۶۳ کی تہی اس تریسٹہ برس مین پہلا اور پچہلا اور سنہ رواں یہہ تین سال کامل

نہین کہلاتے مثلاً پہلا سال شاید آخر ہو اور پہلا شروع ہو اور حضرت عیسیٰ کی عمر حضرت محمد مصطفے صلعم کی عمر سے آدہی تہی یعنے تینتیس ۳۳ برس اور یہان بہی تین سال کا نصف بموجب قاعدہ اول نکال ڈالنا چاہیے پس چونکہ اس شمار مدت عمر مین حضرت عیسیٰ کی عمر نصف کے حساب مین حضرت موسیٰ کی عمر سے تیسری تقسیم مین شمول پاتی ہے یعنے حضرت موسیٰ کی مدت عمر کا جو نصف ہے اوسکا نصف حضرت عیسیٰ کی عمر ہے اور حضرت محمد مصطفے صلعم کی عمر حضرت موسیٰ کی عمر سے دوسرے تقسیم مین آتی ہے پس اس حساب سے بہی اوسط درجہ اسلام کے لئے رہا کہ حضرت رسول خدا صلعم کی عمر حضرت موسیٰ سے کم اور حضرت عیسیٰ سے زیادہ تہی

پانچوین دلیل یہہ کہ حضرت موسیٰ کی جو شریعت تہی اگرچہ وہی شریعت تینون خدا پرست مذہبون کی شریعت ہے لیکن یہودیون کیواسطے اوس مین شدت ہے جیساکہ خروج واستثناء وغیرہ سے ظاہر ہے اور مسلمانون کے واسطے اوس مین تخفیف ہے جیساکہ قران مجید سے ظاہر ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور عیسائیون کے واسطے اوس سے بالکل آزادی ہے جیساکہ انجیل سے ظاہر ہے پرانا حکم اسلئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اوٹہ گیا (عبرانیون کا ۷ باب ۱۸) پس اسلام کے لئے ہر حال مین اوسط ہی درجہ رہا کہ نہ یہودیون کی سی پابندی کہ کسی بیگانہ سے ملنا تک جائز نہین اور نہ عیسائیون کی سی آزادی ہے کہ خاکروب ہو یا چمار کسی سے بہی پرہیز نہین

چہٹے دلیل یہہ کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا فکان للیہود یوم السبت وکان للنصاری یوم الاحد فجاء اللہ بنا فہدانا اللہ لیوم الجمعۃ فجعل الجمعۃ والسبت والاحد وکذالک ہم تبع لنا یوم القیمۃ نحن الاخرون من اہل الدنیا والاولون

یوم القیمۃ المقضے لھم و یری بینھم قبل الخلایق مرفوعا کما مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہمسے پہلے تہے تو یہود کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن ہوا پہر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنے جمعے کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسیطرح وہ لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچہلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہے کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا پس جبکہ مسلمان دنیا مین پچہلے اور قیامت مین پہلے ہین تو امور دینی مین اوسط آپہی ہوئے کیونکہ قیامت مین اول ہونے کا وسیلہ یہی ہے جیسا کہ فرمایا حقتعالے نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ط

پس ہلوگ کو انکو توریت و زبور اور صحایف انبیا علیہم السلام اور انجیل پر ایساہی ایمان لانا چاہئے جیسا کہ قرآن پر چنانچہ سورہ عنکبوت رکوع ۵ مین ہے وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ یعنے اور نہ جہگڑا کرو اہلکتاب کے ساتہہ مگر احسان کیصورت سے بجز اون لوگون کی جنہون نے بدی کی ہے اور کہو کہ ہم اوسپر ایمان رکہتے ہین جو ہمپر نازل ہوئی اور اوس پر جو تمپر نازل ہوئی خدا ہمارا اور تمہارا ایک ہے اور ہم سب اوسی کے ہو رہے ہین انتہے تفسیر حسینی مین اُنْزِلَ کے معنے لکہے ہین وانچہ فرو فرستادہ اند بشما یعنے توریت و انجیل و زبور

اور حاشیہ ترجمہ شاہ عبدالقادر رح مین لکہا ہے کہ مشرکونکا دین جڑ سے غلط ہے اور کتاب والونکا دین اصل مین سچ تہا تو ان سے اونکی طرح نہ جہگڑو کہ جڑ سے اونکی بات کو

نرمی سے بات واجبی سمجہاؤ مگر جو اون مین بے انصافی پر آوے اوسکو سزا دینی
ہے انتہےٰ یہان سے ثابت ہے کہ انبیار علیہم السلام یا توریت وانجیل کو ہرگز
برا کہنا نہ چاہیے مگر جو عیسائی کسی مسلمان کے سامنے اسلام کی ہجو یا مسلمانونکو
سخت سست بکے تو تم بہی اوسے بے صبری کیحالت مین ملامت کرلو اور اگر صبر
ہو سکے تو اتمام حجت کافی ہے انتقام سے صبر بہتر ہے لیکن خدا کی کتابون اور خدا
کے پیغمبرون کی اہانت اسلام وایمان کے خلاف ہے چنانچہ سورہ نسار رکوع ۲۰
مین ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ
الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا یعنے اے ایمان والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اوسنے اوتاری
اپنے رسول پر اور اوس کتاب پر جو اوسنے اوتاری پہلے اور جو کوئی منکر ہو اللہ سے
اور اوسکے فرشتون سے اور اُسکے کتابون سے اور اوسکے رسولون سے اور
آخر روز سے پس بالتحقیق وہ دور کی گمراہی مین پڑا انتہےٰ بیضاوی مین اس آیت
کی تفسیر اسطرح ہے امنوا باللہ ورسلہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل اثبتوا علی
الایمان بذلک ودوموا علیہ وامنوا بہ لقلوبکم کما امنتم بلسانکم او امنوا ایمانا
عاما یعم الکتب والرسل فان الایمان بالبعض کلا ایمان
یعنے ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور اوس کتاب پر جو اوسنے اپنے رسول پر نازل کی اور
اوس کتاب پر جو اوسنے پیشتر نازل کی تہی یعنے اوسپر اپنا ایمان مضبوط رکہو اور ہمیشہ انہیں
پر رہو اور جسطرح اپنی زبانون سے اوسپر جمیع ایمان رکہتے ہو اوسیطرح اپنے دلونسے ایمان رکہو کیونکہ اون میں
سے صرف بعض پر ایمان رکہنا گویا کچہہ ایمان نہ رکہنا ہے انتہےٰ تفسیر حسینی مین والکتاب الذی انزل من قبل
کی تفسیر یون لکہی ہے ایمان آورد ہ اید از روے تصدیق ایمان آورید بطریق
تحقیق انتہےٰ پہر سورہ مومن مین رکوع ۸ مین حقتعالے فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ٥ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ٥ یعنے جنہون نے جہٹلایا اس کواور اوسکو جو بہیجا ہمنے اپنے رسولون کے ساتہہ سو آخر جان لینگے جب طوق ہون گے اونکی گردنون مین اور زنجیرین جس سے کہنچے جاوین گے جہنم مین پہر وہ جلائے جاوینگے آگ مین انتہے یہہ ہیبت ناک سزا کچہہ صرف اونہین لوگون کے واسطے نہین ہے جو قران کا انکار کرین بلکہ اوسکا بہی جو خدا نے بہیجا اپنے پہلے رسولونکے ساتہہ

سورہ انعام رکوع ۱۹ مین ہے ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ٥ یعنے پہر ہمنے موسی کو کتاب دی جو احسن بات پر کامل ہے اور ہر شئے کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت ہے کہ شاید یہہ لوگ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لاوین انتہے تفسیر حسینے مین ہے پس داریم موسی را توریت بجہت تمامے کرامت و نعمت برکسیکہ نیکو قیام نماید باحکام وے و بیان ہر چیز یکہ بکار آید در دین بر سبیل تفصیل و خداوند ہدایت و بخشش شاید کہ بنی اسرائیل بلقاے پروردگار خود یا ملاقات جزاے او ایمان آرند

لیکن اگر کوئی کہے کہ توریت ایسی کامل اور ہدایت اور رحمت ہے تو پہر قران نازل ہونے کی کیا ضرورت تہی اسکا جواب اسی آیت کے بعد دوسری آیت مین موجود ہے وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ٥ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ٥ یعنے اور یہہ کتاب مبارک (یعنے قران) ہمنے نازل کی پس اوسکو مانو اور خدا سے ڈرو شاید کہ تمپر رحم کیا جائے مبادا تم

کہ ہمسے پہلے دو طائفون پر کتاب نازل ہوئی اور ہم اونکے پڑہنے سے نا واقف ہین یا شاید تم یہہ کہتے کہ اگر کتاب ہمپر نازل ہوتی ہم ضرور اونسے بہی زیادہ تر اوسکی ہدایت مانتے پس تمہارے رب نے صاف بیان اور ہدایت اور رحمت تمہارے پاس بہیجی انتہے اور سورہ احقاف رکوع ۲ مین ہے وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً وَهَٰذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ یعنے اس سے پہلے کتاب موسی امام و رحمت ہے اور یہہ کتاب (یعنے قرآن) زبان عربی مین اوسکی تصدیق کرتی ہے تاکہ متنبہ کرے اون لوگونکو کہ ظلم کرتے ہین اور خوش خبری واسطے احسان کرنے والونکے انتہے یہہ آیت بہی آیت گذشتہ کی مانند ہے بخاری عن ابی ہریرۃ قال کان اہل کتاب یقرؤن التوریۃ بالعبرانیۃ ویفسرونہا بالعربیۃ لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلعم لاتصدقوا اہل الکتب ولا تکذبوہم وقولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لانفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ یہودی عبرانی مین توریت پڑہتے تہے اور مسلمانونکے لئے عربی مین اوسکا مطلب سمجہاتے تہے مگر مسلمانونکو معلوم نہا کہ وہ مطلب صحیح ہے یا نہین اسلئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کو سچا بتاؤ نہ جہٹلاؤ اور تم کہو ہمنے یقین کیا اللہ پر اور جو اوترا ہمپر اور جو اوترا انپر اور جو اوترا ابراہیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب اور اونکے اولاد پر اور جو ملا موسی کو اور عیسی کو اور جو ملا سب نبیون کو اپنے پروردگار سے ہم فرق نہین کرتے ایکمین اون سب سے اور ہم اوسکے حکم پر ہین انتہے

اب بعض وہ آیتین جو بالکل ترجمہ آیات توریت و انجیل کا ہے قران سے لکہیجاتی تاکہ مطابقت سب الہامی کتابون کی ثابت ہو لیکن پیشتر معلوم کرنا چاہئے کہ قصص و حکایات مندرجہ قران مجید چنانچہ ہبوط آدم و حوا کا بیان اور چہہ دن مین زمین و آسمان وغیرہ کا پیدا ہونا اور نوح اور طوفان اور ابراہیم اور سارہ اور اسحاق اور لوط

اور صیدا و عموره کی تباہی اور موسیٰ اور یوسف کی تاریخین اور ذکریا اور یحییٰ
اور عیسیٰ مسیح اور اونکے پیش خبری بزبان جبرئیل اور اونکا باکرہ مریم کے حمل مین
آنا اور متولد ہونا ان سب امرون مین بلکہ علاوہ اسکے اکثر مقامات توریت و انجیل
مین لفظاً لفظاً مطابقت ہے اون سب مقامونکو اگر نقل کرون تو کتاب کا بڑا حجم
ہوجائے اسلئے اون سب قصص کو اور سب احکام شرایع کو جو تمام شرایع قدیم
سے بالکل مطابق ہین مثل احکام جنب و حایض و نفسہ و احکام حلال و حرام جانور
وغیرہ سب چھوڑکر صرف چند باتونکو بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھنا کافی ہوگا
۱ سورہ مایدہ رکوع ۶ مین ہے وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ
بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ یعنے اور لکھدیا ہمنے
اونپر اوسمین کہ جی کے بدلے جی اور آنکھہ کے بدلے انکھہ اور ناک کے بدلے ناک اور
کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور مجروحی کے بدلے قصاص
انتہے یہہ مضمون بعینہٖ خروج ۲۱ باب ۲۳ - ۲۵ مین موجود ہے تفسیر حسینی مین کتبنا
علیہم فیہا کی تفسیر یون لکھی ہے و نوشتیم بر بنی اسرائیل در توریت
۲ اور سورہ مایدہ رکوع مین ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ
یعنے حرام کیا گیا اوپر تمہارے مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھہ پکارا جاوے سوا
اللہ کے ساتھہ اوسکے اور گلا گھونٹا اور یہی مضمون سورہ بقر رکوع ۲۱ مین بہی ہے
یہہ مضمون اعمال ۱۵ باب ۲۰ مین ہے صرف گوشت خنزیر کیجگہہ اعمال مین حرامکاری
لکھا ہے اور یہہ صرف عبارت انجیل کی غلطی ظاہر ہے کیونکہ اس مقام پر حلال و
حرام خوراک کا ذکر ہے حرامکاری سے یہان کیا علاقہ چونکہ انجیل مین تین قسم کے کلام
شامل ہین ایک حضرت عیسیٰ کا کلام اور دوسرے حواریون کا کلام اور تیسرے
حواریونکے شاگردون کا کلام پس یہہ آیت حواریونکے شاگردون کی تصنیف ہے یعنے

لوقا کی جو مصنف کتاب اعمال ہے

۳ سورہ فتح رکوع ۴ مین ہے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

یعنے یہہ ہے صفت اون کیچ توریت کے اور صفت اونکی بیچ انجیل کی جیسی کہیتی نکالے شاخ اپنی پس قوی کرے اوسکو پس کہڑے ہوجاوین اوپر جڑ اپنی کے خوش لگتی ہے کہیتی کرنیوالے کو یہہ تمثیل پیدایش ۱۰ ۲ باب ۱۲ اور متی ۱۳ باب ۸ و ۳۱ و ۳۲ مین موجود ہے

۴ اور سورہ صف رکوع ۱ مین ہے وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

کہا عیسیٰ بیٹے مریم نے اے بنی اسرائیل تحقیق مین رسول الله کا ہون طرف تمہارے ماننے والا واسطے اوس چیز کے کہ آگے میرے ہے توریت سے اور خوش خبری دینے والا ساتہہ اوس پیغمبر کے کہ آویگا پیچہے میرے نام اوسکا احمد ہے (تفسیر حسینی مین ہے و ترجمہ کلام عیسے علی نبینا و علیہ السلام برین وجہ است کہ انی ذاهب الی ربی و ربکم والفارقلیطا جاؤ معنی فارقلیطا احمد است) اس آیت کا پہلا حصہ متی ۵ باب ۱۷ و ۱۸ مین اور پچہلا حصہ یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین ہے

۵ سورہ مائدہ رکوع ۶ مین ہے مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ یعنے اون لوگون مین سے کہ کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتہہ منہون اپنے کے اور نہ ایمان لائے دل اونکے یہہ مضمون مرقس ۷ باب ۶ مین ہے

۶ سورہ نساء رکوع ۲۳ مین ہے إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ یعنے سواے اسکے نہین کہ مسیح عیسے بیٹا مریم کا ہے پیغمبر الله کا اور کلمہ ہے اوسکا ڈالدیا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہے اوسکی طرف سے

انتہے یہہ مضمون یوحنا باب ۱۳ اور ۱۴ مین موجود ہے

۷ سورہ بقر رکوع ۱۰ مین ہے وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ یعنے اور دی ہمنے عیسیٰ بیٹے مریم کو معجزے ظاہر اور قوت دی ہمنے اوسکو ساتہہ روح پاک کے انتہے یہہ مضمون لوقا ۲ باب ۳۰ مین ہے اور مسیح کے معجزونکا ذکر انجیل مین اکثر جگہہ ہے

۸ سورہ نسار رکوع ۲۱ مین ہے وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ یعنے اور بسبب لینے اونکے کے سود کو اور تحقیق منع کی گئے اوس سے انتہے تفسیر حسینی مین ہے وحالانکہ نہی کردہ شدہ اند از اخذ ربا در توریت انتہے پس توریت مین یہہ ممانعت احبار ۲۵ باب ۲۷ یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ مین ہے

۹ سورہ احقاف رکوع ۲ مین ہے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ یعنے اور جسدن روبرو لائے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے کہا جاویگا لے گئے تم نیکیاں اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور فایدہ اوٹہا لیا تمنے ساتہہ اوسکے پس آج جزا دیجاؤگی عذاب رسوائی کا بسبب اسکے کہ تہے تم تکبر کرتے بیچ زمین کے ساتہہ ناحق کے اور بسبب اسکے کہ تہے تم فسق کرتے یہہ مضمون لوقا ۱۶ باب ۲۵ مین موجود ہے

۱۰ سورہ اعراف رکوع ۵ مین ہے وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ یعنے اور پکارینگے رہنے والے آگ کے رہنے والے بہشت کو یہہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے انتہے یہہ مضمون لوقا ۱۶ باب ۲۴ مین ہے

۱۱ سورہ رعد رکوع ۱ سورہ ہود رکوع ۱ سورہ اعراف رکوع ۶ مین ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ یعنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ چھہ دن کے دیکھو خروج ۲۰ باب ۱۷

۱۲ سورہ بقر رکوع ۱۴ سورہ ال عمران رکوع ۵ مین ہے کُنْ فَیَکُوْنُ یعنے ہو پس ہو جاتا ہے یہہ ۳۳ زبور ۹ مین ہے

۱۳ سورہ حدید رکوع ۲ مین ہے کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا یعنے مانند مینہہ کے کہ خوش لگتا ہے کہیتی کرنے والونکو اوگنا اوسکا پہر زور پر آتا ہے پہر تو دیکھے زرد ہوگیا پہر ہو جاتا ہے روندن انتہٰے یہہ مضمون ۹۰ زبور ۵ و ۶ مین ہے

۱۴ سورہ رحمان بالکل ۱۳۶ زبور کے طرز کلام کی نقل ہے

۱۵ - یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ (سورہ فتح ع ۲ جزو ۲۶) یہی مضمون مرقس باب ۷ مین ہے اور اسیطرح متی ۱۵ باب ۸ اور یسعیاہ ۲۹ باب ۱۳ اور حزقیل ۳۳ باب ۳۱ مین بہی ہے

۱۶ سورہ اعراف رکوع ۴ مین ہے لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ یعنے نہ داخل ہونگے بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو جاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یہہ مضمون لوقا ۱۸ باب ۲۵ مین ہے

۱۷ سورہ یونس رکوع ۱۰ مین ہے وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنے اور کسی جیکو نہین ملتا کہ ایمان لاوے مگر الله کے حکم سے (یہہ مضمون اول قرنتیونکے ۱۲ باب ۳ متی ۱۶ باب ۱۷ مین ہے

۱۸ سورہ توبہ رکوع ۱۵ مین ہے مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ یعنے نہین پہونچتا نبی کو اور مسلمانونکو کہ بخشش مانگین واسطے مشرکونکے یہہ مضمون اول یوحنا ۵ باب ۱۶ اور متی ۱۲ باب ۳۱ مین ہے

۱۹ سورہ کہف ع ۳ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ورنہ کہو
کسی کام کو کرمین کرونگا کل مگر یہہ کہ اللہ چاہے یہہ مضمون یعقوب ۴ باب ۱۳-۱۵
مین ہے

۲۰ مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ
سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ بقرع ۳۶ دیکھو متی ۱۳ باب ۸

۲۱ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ (سورہ نور ع ۸ جزو ۱۸) دیکھو متی ۱۰ باب ۱۲

۲۲ سورہ مریم ع ۱ جزو ۱۶ مین ہے يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا دیکھو لوقا ۱

۲۳ سورہ انفال رکوع ۵ مین ہے لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ
یہہ مضمون بعینہ متی ۱۲ باب ۳۷ مین ہے

۲۴ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ یعنے تہا عرش اوسکا اوپر پانی کے (سورہ ہود ع ۱)
پیدائش ۱ باب ۲

۲۵ سورہ یسین مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ع ۳ ۱۲ زبور ۳ و ۴

۲۶ سورہ حدید وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ايضا وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
(حدید ع ۱) اول قرنتیونکا ۱۰ باب ۲۶ زمین اور اوسکے معمور ہی خداوند کی

۲۷ سورہ نور رکوع ۵ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا
مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ
مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ
يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ یہہ مضمون کتاب ذکریاہ ۴ باب ۱-۳ مین ہے

اب چند احادیث بہی نمونہ کے طور لکہی جاتی ہین

۱ قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم سید القوم خادمہم (از چہل حدیث مجتمعہ شاہ ولی اللہ صاحب) متی ۲۳ باب ۱۱ میں ہے جو تم میں بڑا ہے تمہارا خادم ہوگا

۲ قال رسول الله صلعم اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ (از وصیت نامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مشمولہ مالابد منہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۱ ہجری صفحہ ۱۱۳) ومشارق الانوار حدیث نمبر ۴۴ ۶ و ۵۴۰ متی ۲۲ باب ۹ ۳ اور ۷ باب ۱۲ احبار ۱۹ باب ۸ امین دیکھو

۳ ایضاً ورجل تصدق بصدقة فلم تعلم شماله ما صنعت یمینه (از صحیحین بروایت ابوہریرہ رض ومنبہات ابن حجر عسقلانی مطبوعہ مطبع مصطفائی پارسیوم ۱۲۸۳ ہجری) دیکھو متی ۶ باب ۳ ومشارق الانوار حدیث ۱۵۲۸

۴ ایضاً عن ابی مسعود الانصاری ان رسول الله نهی عن ثمن الکلب و مهر البغی وحلوان الکاهن (صحیحین چہل حدیث مطبوعہ مطبع ناصری دہلی ۱۲۸۲ صفحہ ۹) دیکھو استثنا ۲۳ باب ۱۸

۵ ایضاً الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالقلب از جامع التفاسیر صفحہ ... دیکھو رومیوں کا ۱۰ باب ۱۰

۶ ایضاً حب الدنیا راس کل خطیئة دیکھو اول طمطاوس ۶ باب ۱۰

۷ ایضاً سبقت رحمتی علی غضبی (کذا فی المشکوٰۃ) دیکھو حدیث قدسی دیکھو خط یعقوب ۲ باب ۱۳

۸ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم فان الله خلق آدم علی صورته متفق علیه مشکوٰۃ کتاب القصاص باب ما لا یضمن من الجنایات آخر فصل اول اسی طرح پیدایش باب ۱ آیت ۲۷

۹ ایضاً من رانی فقد رای الحق دیکھو یوحنا ۱۴ باب ۹

۱۰ ایضاً اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر فاقرؤا

ان سعدۃ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین۔ متفق علیہ یعنے طیار کئیں میں نے اپنے
نیک بندون کے لئے وہ چیزین کہ نہ کسی آنکھہ نے اونکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے
اونکی صفات کو سُنا اور نہ گذری ماہیت اونکی کسی آدمی کے دلپر پس پڑھو اگر چاہو تم
یعنے تحقیق وتصدیق اوسکے مین اس آیت کو پس نہین جانتا کوئی نفس مین چیز کو کہ پوشیدہ
کی گئے اور رکھی گئی ہے واسطے شب بیدار ون اور مال خرچ کرنیوالون کی قسم اوسم
چیز سے کہ سبب خنکی آنکھہ اونکی کی ہے (از جامع التفاسیر مطبوعہ مطبع نظامی
کانپور ۱۲۸۳ ہجری صفحہ ۵۵۷) دیکھو یسعیاہ ۶۴ باب ۴ و اول قرنتیوں ۲ باب ۹

ومشارق الانوار حدیث ۲۱۵۷

ابو ہریرہ ان اللہ کتب علی ابن ادم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ فزنا العین النظر
وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتھی والفرج یصدق ذلک او یکذبہ
(متفق علیہ) بخاری ومسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے
آدمی کے واسطے حرامکاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھہ کی حرامکاری
بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرامکاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی کی
حرامکاری آرزو کرنا اور چاہا کرنا ہے اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہے اگر اوسنے بھی
حرامکاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹھا کرتی ہے جو اوسنے حرامکاری نہ کی (مشارق الانوار

حدیث ۲۷۴) متی ۵ باب ۲۸

انس من اثنیتم علیہ خیرا وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت
لہ النار انتم شھداء اللہ فی الارض انتم شھداء اللہ فی الارض انتم شھداء اللہ فی الارض
از مشارق الانوار حدیث نمبر ۲ صحیح مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئے اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب
ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تین بار اس حدیث کا پہلا حصہ متی ۱۶ باب

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۴۷ نوید جاوید

مسلم ابو ہریرۃ یا ابن ادم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک
وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ
اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن ادم استطعمتک فلم
تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العلمین قال اما علمت
انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ
لوجدت ذلک عندی یا ابن ادم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب
کیف اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی فلان
فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ لوجدت ذلک عندی مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ ای آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا
سو تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب مین کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو
سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے یعنے بیمار ہونا مخلوق کی شان ہے خالق
اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا
سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجھکو معلوم نہین کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اوسکے
پاس پاتا یعنے میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے مینے تجھسے کہانا مانگا تھا
سو تو نے مجھکو نہ کہلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین کیونکر تجھکو کہانا کہلاتا اور تو تو سارے جہان کا
پالنے والا مالک ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ فلانے میرے بندے نے تجھسے کہانا مانگا تہا سو
تو نے اوسکو نہ کہلایا تجھکو معلوم نہتا کہ اگر تو اوسکو کہانا کہلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ای آدم کے
بیٹے تجھسے مینے پانی مانگا تہا سو تو نے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو
ساری جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تہا سو تو نے
نہ پلایا تہا ہان جان رکہہ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا۔ منتخب ۲۹ باب ۱۷ - ۵۴

ابن عمر قال قال علیہ السلام لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ والملک لک لا شریک لک متفق علیہ متی ۶ باب ۱۳ کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیری ہی ہین

ابن مسعود قال قال علیہ السلام فما تعدون الصرعۃ فیکم قلنا الذی لا یصرعہ الرجال قال لیس بذالک ولکنہ الذی یملک نفسہ عند الغضب (رواہ مسلم) امثال سلیمان ۱۶ باب ۳۲ جو غصہ کرنے مین دھیما ہے پہلوان سے بہتر ہے اور وہ جو اپنے روح پر ضابط ہے اوس سے جو شہر لے لیتا ہے

قال اللہ تعالی جلشانہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید (مائدہ ع ۱۶) یوحنا ۱۷ باب ۱۲ و ۱۳ جب تک کہ مین اونکے ساتھ دنیا مین تھا تب تک مینے تیرے نام سے اونکی حفاظت کی جنہین تو نے مجھے دیا ہے مین نے اونکی نگہبانی کی — اور مین تجھ پاس آتا ہون

وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم (سورہ نور ع ۷) لوقا ۱۲ باب اے چھوٹے جھنڈ مت ڈر کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تمہین

اور پچھلا حصہ یوحنا ۱۵ باب ۲۷ مین ہے

۱۲ مسلم ابوھریرۃ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوس کی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ بہشت مین نجاوگے جب تک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہوگے جب تک آپس مین محبت نہ پیدا کروگے (مشارق الانوار حدیث ۱۵۳۸) دیکھو اول قرنتیونکا ۱۳ باب

۱۳ امام اعظم اور امام شافعی رح کے نزدیک اونتالیس کوڑی تک تعزیر مین مارنا درست ہے (از مشارق الانوار مطبوعہ لکھنو ۱۲۵۶ ہجری مطابق ۱۸۴۰ صفحہ ۱۷۰ شرح حدیث نمبر ۱۵۶ ۲ قرنتیونکے ۱۱ باب ۲۴ و استثنا ۲۵ باب ۳ کے بموجب ہے

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر اور مدت تمہاری اے مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلہ مین ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے شام تک (یعنے اگلی امتون کی زندگی زیادہ تہی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک) اور نہین ہے مثل تمہارے اے مسلمانون اور مثل یہود و نصارے کے مگر جیسے مثل اوس مرد کے جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اوسکو ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط تک پہر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصارے نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری لی پہر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملے گی جانو اے مسلمانون سو وے لوگ تم ہو جنہون نے عصر سے

شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکہو کہ تمہاری مزدوری دونی ہے سو غصہ ہونگے
یہود و نصاری قیامت مین پہر کہین گے کہ ہم کام مین توزیادہ ہین اور مزدوری مین
کم (یعنے یہہ عجب کہ کام بہت مزد کم) خدا فرماویگا کیا مین نے تمپر کچہہ ظلم کیا (یعنے
جو مزدوری ٹہر گئی تہی اوس سے کچہہ کم دیا) کہین گے کہ جو ٹہرا تہا اوس سے
کم نہین ملا خدا فرمائیگا سو یہہ تو یعنے دونی مزدوری دینا میرا افضل ہے جسکو چاہون
اوسکو دون انتہےٰ (مشارق الانوار حدیث ۴۹۶) دیکہو متی ۲۰ باب ۱-۱۶
۱۵ خ ابوهريرة وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ
وَوَالِدِهِ صحیح بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے
قابو مین میری جان ہے کہ تم مین سے کوئی پورا ایماندار نہین ہوسکتا جب تک کہ مین
اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن (مشارق
الانوار حدیث ۱۵۳۹) دیکہو متی ۱۰ باب ۳۷
۱۶ خ ابوهريرة لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ
رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی تم مین کہا کرے یعنے غلام سے کہ کہانا کہلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب
کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہیے کہ یون
کہے کہ فلانا میرا سید ہے اور مولے ہے یعنے میرا میان ہے (از مشارق الانوار حدیث
۲۰۰) دیکہو متی ۲۳ باب ۸ و ۹
۱۷ قال رسول الله صلعم خَصْلَتَانِ لَا شَيْءَ أَفْضَلُ مِنْهُمَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالنَّفْعُ
الْمُسْلِمِينَ از منبہات احمد بن حجر عسقلانی مطبوعہ مطبع مصطفائی کانپور
۱۲۸۲ ہجری صفحہ ۴ و ۵ یہہ مضمون مرقس ۱۲ باب ۳۰ و ۳۱ مین ہے
۱۸ من لا يرحم لا يرحم جو انسانون پہ رحم نکرے خدا اوسپر رحم نکریگا یعقوب ۲ باب ۱۳

جسنے رحم نہین کیا اوسکا انصاف بیرحمی سے ہوگا

۹ لَا یَشْکُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ (از جہل حدیث مجتمعہ شاہ ولی اللہ دہلوی رح) یعنے خدا کا حق نمانے گا جسنے انسان کا حق نمانا اول یوحنا ۴ باب ۲۰ مین ہے اگر وہ اپنے بھائی سے جسکو اوسنے دیکھا محبت نہین رکھتا ہے تو خدا سے جسکو اوسنے نہین دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے

۲۰ صحیح مسلم مین اور مشکوۃ شریف جلد ۳ کتاب الحدود فصل اول اور مظاہر حق مطبوعہ ۱۲۶۲ ہجری صفحہ ۲۸۶ مین ایک لمبے حدیث بروایت بُرَیدَہ ایک عورت کے سنگسار ہونے کے بیان مین ہے جسے خالد نے کچھ برا کہا تھا اوس حدیث کا آخر یہہ ہے فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا یَا خَالِدُ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَکْسٍ لَغُفِرَ لَهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا وَدُفِنَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ٥ یعنے فرمایا نبی صلعم باز رہ اے خالد یعنے وہ بخشے گئے برا نہ کہہ اوسکو پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے تحقیق توبہ کی اوس عورت نے ایسی توبہ کہ اگر توبہ کرے اسطرح کی محصول لینے والا تو بخشش کیجاوے اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے انتہے محصول لینے والے سے مراد سخت گنہگار یہہ خاص یہودی محاورہ ہے کیونکہ یہودی لوگ جب رومیون کے ماتحت ہوگئے تو جو یہودی آدمی محصول لینے وغیرہ پر رومیون کا نوکر ہو کر یہودیون سے محصول تحصیل کرتا تھا یہودی اوسے سخت گنہگار جانتے تھے دیکھو متی ۱۸ باب ۱۷ مین حضرت عیسیٰ کا قول کہ اگر وہ اونکی نہ مانے تو کلیسیا سے کہہ اگر وہ کلیسیا کو بھی نہ مانے تو اوسکو غیر قومون کی مانند بے دین اور محصول لینے والے کی برابر جان انتہے اور اسیطرح متی ۹ باب ۱۱ اور ۱۱ باب ۱۹ لوقا ۵ باب ۳۰ مین محصول لینے والون کی مذمت ہے

۲۱ - مَاقَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى ۔ ۳۷ زبور ۱۶ امین ہے تہوڑا سا جو صادق کا ہے بہت سے شریرون کے مال واسباب سے بہتر ہے
اسکے سوا طوفان نوح کے وقت پانیکا تنور سے نکلنا اور قصہ حضرت خضر جسکا ذکر سورہ کہف مین ہے لفظ بلفظ یہودیون کی حدیث سے لیا ہے ۔
چونٹی کی حضرت سلیمان سے گفتگو اور یہہ کہ جنات اونکے اختیار مین تہی سبا کی ملکہ کی بابت بیان ۔ یہہ سلیمان کی ہیکل تیار ہونے سے ایک برس پہلے وفات اور یہہ کہ جنات نے اوس سے فریب کہایا (سورہ سبا آیت ۱۴) یہہ سب باتین یہودیون کے تالمود مین ہین ۔ حضرت مریم کا قصہ اور عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہنڈولے مین بولا مٹی کی چڑیا بنائین اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین ۔ مارا گیا بلکہ دوسرا اوسکے عیوض مصلوب ہوا یہہ باتین ناصریون کے قصے سے نکالین ۔ فرشتون کے پرون کی بابت مُردون کی قبر مین سزا پانے اور قیامت اور پلصراط کی بابت یہہ سب باتین تالمود سے ہین (دیکہو دین حق کی تحقیق مطبوعہ آلہ آباد آرفن پریس ۱۸۶۶ء صفحہ ۸۶ ۔ ۸۹) اور اسیطرح اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۶۰ء حاشیہ صفحہ ۱۸۵ مین ہے کہ ان جعلی کتابون مین انجیل طفولیت مسیح اور انجیل نکودمس اور انجیل یہود اور پطرس کی دعوت اور اعمال پولس اور بتہلکہ مشہور ہین ۔ وہ بالکل بے اصل کہانی قصون سے بہرے ہین مثلاً ہنڈولے مین مسیح کا بات کرنا اور مٹی کی چڑیا بنا کر اوسکا اوڑانا بعض باتین ان مین سے قران مین بہی درج ہو گئی ہین انتہٰے

۱۱ قال رسول اللہ صلعم الزائد فی کتاب اللہ ملعون والناقص منہ ملعون ازرسالہ قرات و رسم الخط قران مطبوعہ ۱۲۶۱ ہجری صفحہ ۶ یہی مضمون مشکوٰۃ شریف ۲۲

۱۱ ۔ ۱۰ ۔ ۱۵

۲۴ مین حضرت کا اخیر قول وقع فیہ امثال ۲۶ باب ۷ و ۲۸ باب ۱۰ واعظ ۱۰ باب ۸ و ۷ زبور ۱۵

۲۵ اَکْثَرُ اَعْمَارِ اُمَّتِیْ بَیْنَ السِّتِّیْنَ وَالسَّبْعِیْنَ یہی مضمون ۹۰ زبور ۱۰ مین ہے

۲۶ متفق علیہ سہل بن سعد اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ بخاری اور مسلم مین سہل ابن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار اعمال کا مگر خاتمہ پر (مشارق الانوار حدیث ۷۹۴) جو آخر تک رہیگا وہی نجات پائیگا (متی ۱۰ باب ۲۲)

اب علماء اسلام نے جو مضامین توریت و انجیل سے انتخاب کرکے اپنی اپنی کتابون مین اور تفسیرون مین نقل کئے ہین اون مین سے بعض یہہ ہین

تفسیر فتح العزیز مطبوعہ ۱۲۶۹ ہجری صفحہ ۸۸ و ۸۹ مین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے آیہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً کی تفسیر مین انجیل کے چند تمثیلات اس ارادہ سے نقل فرمائے ہین تا معلوم ہو کہ کلام الہی کا قدیم محاورہ یون ہی ہے یعنے نہ صرف قران مین بلکہ انجیل مین بھی الہامی کلام کا محاورہ یہی ہے چنانچہ قولہ ما این مطلب را از کتاب ہائیکہ کلام الہی بودنش مسلم الثبوت دیگر اہل ملل ہم ہست ثابت میکنیم مثل انجیل مقدس کہ دران کتاب بزرگ فرمودہ اند تمثیل ملکوت آسمانی مانند کسے است کہ در مزرعہ خود گندم را کاشت وچون بخواب رفت دشمنے آمد و درمیان گندم زوان بسیارے را افشاندہ رفت چون کشت از زمین برآمد غلامان وخادمان آن شخص دیدند کہ زوان بر گندم غالب است عرض کردند یا سید ناشما درین مزرعہ گندم صاف وپاک کشتہ بودید این زوان ازکجا پیدا شد اگر بفرمائید این را ازمیان گندم برکنیم آن شخص فرمود کہ اگر این وقت شما درپے برکندن زوان خواہید افتاد ہمراہ گندم جید نیز بسیار برکندہ خواہد شد بگذارید این ہر دو را تا باہم پرورش یابند

تا وقت درو چون وقت درو رسید دروکنندگان را فرمود که زوانرا از گندم جُدا چینید و آن را دسته دسته بسته بآتش بسوزید و گندم پاک را در خرمن کنید و من تفسیر میکنم برای شما این تمثیل را امر که حطه جید را کاشته بود ابوالبشر است و مزرعه او عالم است و گندم پاک صاف ابنائے ملکوت اند که بطاعت خدا اعمل مینمایند و شخصے که زوانرا درمیان گندم افشاند ابلیس است و زوان گناهان و معاصی اند که ابلیس انرا می کارد و دروکنندگان فرشتگان اند که تا آمدن اجل نیک و بد را یکسان پرورش می نمایند بوقت رسیدن اجل زوانرا از گندم تمیز میدهند بدانرا بسوے آتش دوزخ می برند و نیکانرا در ملکوت الٰہی میسپارند و چون بدانرا در آتش دوزخ می برند در انجا میباشد گریه و زاری و سائیدن دندان و نیکان در راحت می باشند مرکرا گوش شنوا باشد پس باید که بشنود من تمثیلی دیگر براے شما بیان میکنم بسیار رنگا ملکوت آسمانی است مردے دیگر دانه از خردل گرفت که خورد ترین دانه هاست وانرا در مزرعه خود کاشت چون ان دانه روئید درخت کلانی شد تا انکه کلان ترین جمیع بقول گردید و مرغان از آسمان آمدند و در شاخهائے او آشیانه کردند همین است تمثیل هدایت هر که بسوئے هدایت دعوت کند خدا تعالیٰ اجر او را بزرگ سازد و ذکر او را بلند گرداند و هر که بآن هدایت مهتدی شود نجات یابد و نیز در انجیل مقدس فرموده که شما مانند غربال مے باشید که تفتیش از و برمے آید چنان نشود که حکمت ازدل شما بیرون رود و کینه ها در سینه هائے شما باقی ماند و نیز فرموده اند که اے بندگان خدا شما در فکر ذخیره فردا نباشید در حال جانوران نظر کنید که لباس صوف و پشم با نهاده اند و رزق آنها بآنها میرسد و نه انها میریسند و نه زراعت میکنند و بعضے از جانوران در شکم سنگ و در جوف چوب مے باشند کیست که انجا لباس و رزق بآنها برساند مگر خدا تعالیٰ آیا نمے فهمید و نیز فرموده اند زنبوران را بر نخیزانید از جاهائے خود پس خواهند

شمار این جنین با جیوفوفان و بیعقلان مخاطبه نکنید تا دشنام نه نهند انتہے (از تفسیر فتح العزیز مطبوعہ مطبع افضل المطابع ۱۲۷۹ ہجری صفحہ ۸۸ و ۸۹) چونکہ یہہ تفسیر شاہ عبد العزیز صاحب نے مسلمانون کے واسطے لکہی ہے نہ یہہ کہ کسی یہود و نصاری کے واسطے اور اوس مین انجیل کے ورق کے ورق نقل کئی ہین تو جو لوگ کہ یہود و نصاری سے بحث و مناظرہ کا پیشہ اختیار کرین اور خدا و رسول کے واسطے مخالفین اسلام کے سامہنے سینہ سپر ہون اونہین کس قدر زیادہ توریت و انجیل سے واقف ہونا چاہیے اور کون کہہ سکتا ہے کہ زمانہ شاہ عبد العزیز صاحب کی انجیل جو کہ ۱۲۱۹ ہجری مین تہے اور تہی اور اب کی انجیل اور ہے چنانچہ یہہ سب تمثیلات انجیل متی مین موجود ہین جامع التفاسیر مصنفہ مولوی قطب الدین صاحب دہلوی مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۹۳ ہجری صفحہ ۴۳۲ مین لکہا ہے کہ کہا حسن بصری نے کہ تہے ایوب جب پہونچتے اونکو مصیبت کہتے یا اللہ تو نے لے لی نعمت اور تو ہی نے دی تہی جب تک باقی ہے میری جان حمد کرونگا مین اوپر اچہی نعمتون تیری کے انتہے یہی مضمون کتاب ایوب کے اول باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ مین موجود ہے اور کتاب شواہد النبوۃ مطبوعہ عمدۃ المطابع دہلی ۱۲۸۱ ہجری مین مولانا عبد الرحمن جامی نے بہت سی پیشین گوئیان توریت و انجیل سے بحق حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نقل کی ہین (صفحہ ۱۱) از انجملہ آنست کہ در جزو ثانی از سفر خامس توریت سبعین کہ ہفتاد کس ۷۲ از احبار بر صحت ان اتفاق نمودہ اند آیتے ہست کہ ترجمان بعبل بدین عبارت است الی مقیم لہم نبیا من بنی اخوانہم مثلک واجعل قولی فیہ ویقول با مرتہ والرجل الذی لا یقبل قول النبی الذی یتکلم باسمی فانی انتقم منہ خدا تعالے با موسے خطاب میکند کہ ہر آئینہ من بپا کنم یعنے برانگیزانم از برائے بنی اسرائیل پیغمبرے از پسران و برادران ایشان کہ ان پیغمبر مثل

تو باشد ورمان گردانیم قول خود را ورد و بر زبان وے وروے بگوید انچہ ویرا بان فرمایم وہر کہ قبول نکند قول ان پیغمبر را کہ بنام من گو یا باشد ہر آئینہ از وے انتقام کشم انتہے اور شواہد النبوۃ صفحہ ۱۲ مین ہے قولہ در انجیل آمدہ است حکایۃً عن عیسیٰ علیہ السلام انی ماجئت لتبدیل شرع موسیٰ بل لتکمیلہ (دیکہو متی ۵ باب ۱۷) وازانجملہ آنست کہ در جزو آخر کہ توریت بان تمام مے شود آیتیے است کہ ترجمہ ان بعربی این مے شود

جاء اللہ من سیناء واشرق علے ساعیر واستعلن من جبال فاران اور اسیطرح مولانا جامی صاحب نے بہت سی آیتین توریت وانجیل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت پیشین گوئیان نقل کی ہین شواہد النبوۃ صفحہ ۱۱ سے صفحہ ۱۴ تک دیکہنا چاہئے درمختار مطبوعہ ۱۲۸۰ ہجری کے صفحہ ۱۶ مین لکہا ہے کہ مسلمانون کو توریت وانجیل سے نماز پڑہنا درست ہے بشرطیکہ ذکر ہو نہ کہ اخبار انتہے حالانکہ قران مجید مین تمام توریت کا نام ذکر آیا ہے دیکہو سورہ انبیا رکوع ۴ مین یہہ آیت ولقد اتینا موسیٰ وہارون الفرقان وضیاءً وذکرا الخ

اور سورہ نحل رکوع ۶ مین اہل توریت کو اہل الذکر لکہا ہے اور درمختار صفحہ ۱۲ و ۲۲ مین ہے کہ حائض اور جنب توریت کو نہ چہوئے انتہے پس مسلمانونکو توریت کی ایسی عظمت کرنی چاہئے جیسے قران کے کہ لا یمسہ الا المطہرون چنانچہ شام اور مصر کی لڑائیون مین کئی بار کسی لوٹ مین نسخجات کتاب مقدس یعنے توریت وغیرہ کے آئے بعض صحابہ وہان موجود تہے اونہون نے مسلمانونکو اون کتابون کے بیچنے سے منع کیا کہ جسطرح قران کی بیع درست نہین یہہ بہی کلام اللہ ہے اسکا بہی بیچنا ہرگز جائز نہین ہے اسواسطے حکم دیا کہ ان کتابونکو اہل کتاب کو بطور ہدیہ بلا قیمت دیدو چنانچہ دی گئین انتہے

اور تفسیر ابن جریر وابن ابی حاتم وکتب حدیث مثل طبرانی وبیہقی ومسند امام احمد

وعبد بن حُمَیدؔ مین ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطابؓ ایک زمین کیطرف جو کہ
یہودیون کے مدرسہ کے متصل تہی اوسکی خبر گیری اور حال دریافت کرنیکو جایا کرتے
اور اونکا دستور تہا کہ جب اوس راہ سے گذرتے تو یہودیون کے مدرسہ مین داخل
ہوتے اور اونسے بعضی نصیحتین اور حکمتین توریت اور اگلی کتابونکی سنتے اور تعجب
کرتے تہے کہ کتب الٰہیہ آپس مین کسقدر ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہین الخ

سورہ رعد رکوع ۵ مین وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ اور وے جنکو
ہمنے کتاب دی خوش ہوتے ہین اوسکے سبب سے جو تجہپر بہیجی گئے انتہی جلال الدین نے
اوسکی تفسیر مین لکہا ہے يَفْرَحُوْنَ لِمُوَافَقَتِهٖ مَا عِنْدَهُمْ یعنے وہ خوش ہوتے ہین بسبب موافقت
کے اوسکے ساتہہ جو اونکی پاس ہے یعنے اپنی کتابون سے مطابق ہونے کے باعث

رسالہ تمیز الکلام در بیان حلال و حرام مصنفہ مولوی محمد صالح ابو الحسن صاحب
لکہنوی مطبوعہ شعلہ طور کانپور ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۱ مین لکہا ہے قولہ شافعی رح نے
لکہا ہے کہ جس جانور مین یہہ چار شرطین پائی جائین تو اوسکے حکم مین رجوع کیا جائے
طرف شریعت سابقہ کے جو نزدیک ہمارے ہماری شریعت سے جیسے نصارے انتہی

جامع التفاسیر صفحہ ۶۶ سہ مین آیہ وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا
کی تفسیر مین لکہا ہے قولہ اور بعضون نے کہا ہے کہ معنے اسکے یہہ ہین سَلْ اُمَمَ مَنْ
اَرْسَلْنَا یعنے رسولون کی امتون سے کہ وہ یہود و نصارے ہین پوچہو کہ اونسے
پوچہنا گویا انبیا سے پوچہنا ہے کہ رسولون کی کتابون سے خبر دینگے انتہی

اور جامع التفاسیر مین قصہ حضرت الیاسؑ صفحہ ۱۹۰ سے صفحہ ۱۹۵ تک مرقوم ہے جو کہ
توریت کے مجموعہ مین اول سلاطین ۱۷ باب و ۱۸ باب و ۱۹ باب و ۲۱ باب و ۲
سلاطین ۱ باب مین موجود ہے

رسالہ مانعۃ الزنا مصنفہ مولوی قطب الدین خانصاحب مطبوعہ مطبع نظامی ۱۲۷۶ھ

صفحہ ۱۰ مین جو بلعم باعور کا حال لکہا ہے یہی حال گنتی ۲۲ باب و ۲۳ باب مین ہے

اب علماء اسلام کی راے توریت وغیرہ پر

۱ امام محمد اسمعیل بخاری نے تحریف کی تفسیر یون کی ہے کہ تحریف کے معنے ہین بگاڑ دینے کی اور کوئی شخص نہین ہے جو بگاڑے اللہ کی کتابون سے لفظ کسی کتاب کا مگر یہودی اور عیسائی خدا کے کتاب کو اوسکے اصلے اور صحیح معنون سے پہیر کر تحریف کرتے تہے انتہے یہہ قول اعنی صحیح بخاری مین ہے

۲ شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب فوز الکبیر مین لکہتے ہین کہ میرے نزدیک تحقیق یہی ہوا ہے کہ اہلکتاب توریت اور اور کتب مقدسہ کے ترجمہ مین (یعنے تفسیر مین) تحریف کرتے تہے نہ یہہ کہ اصل توریت مین اور یہہ قول ابن عباس کا ہے انتہے

۳ امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر کبیر مین سورہ مائدہ آیت ۱۳ کی تفسیر کرتے ہین تحریف سے یا تو غلط تاویل مراد ہے یا لفظ کا بدلنا مراد ہے اور ہمنے اوپر بیان کیا کہ پہلے مراد بہتر ہے کیونکہ جو کتاب بار بار نقل ہو چکی اوسمین تغیر لفظ کا نہین ہو سکتا انتہے

۴ تفسیر درمنثور مین ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے وہب ابن منبہ سے روایت کی ہے کہ توریت و انجیل جسطرح کہ اون دونونکو اللہ نے اوتارا تہا اسیطرح ہین اون مین کوئی حرف بدلا نہین گیا لیکن یہودی بہکاتے تہے لوگونکو معنونکے بدلنے اور غلط تاویل کرنے سے اور حالانکہ کتابین تہین وہ جنکو اونہون نے اپنے آپ لکہا تہا اور کہتے تہے کہ وہ اللہ کیطرف سے ہین اور وہ اللہ کیطرف سے نہین مگر جو اللہ کیطرف سے کتابین تہین وہ محفوظ تہین اونمین کچہہ بدلنا نہین ہوا تہا انتہے

سورہ بقر رکوع ۹ مین جو یہہ آیت ہے فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْہِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ہٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنے بس واے بر حال اون لوگونکے جو لکہتے ہین کتاب اپنے ہاتہونسے پہر کہتے ہین کہ یہہ اللہ کے پاس سے ہے انتہے بیضاوی

وَلَعَلَّهٗ اَرَادَ بِهٖ مَا كَتَبُوْهُ مِنَ التَّاوِيْلَاتِ الزَّائِغَةِ یعنے اور اس
سے شاید وہ مراد ہے جو تاویلات یعنے تفسیرین اونہون نے (یعنے یہودیون نے)
سزاے زنا کی بابت لکہین اتہے اسکے سوا ایسی کتاب کو محرف نہین کہہ سکتے کیونکہ
وہ تو سرے ہی سے جہوتہی کتاب ہے اوسے تحریف سے کیا علاقہ لیکن مین کہتا
ہون کہ یہہ علماے اسلام کا حسن عقیدت نسبت توریت و انجیل کے ہے ورنہ تحریف
لفظی بلکہ اکثر آیتین کی آیتین ان مقدس کتابون مین ملائی جانا معتبر علماے اہلکتاب
کے اقوال سے بصحت تمام ثابت ہے جیسا کہ تیسرے اور چوتہے کلیسیا مین مرقوم
ہوگا باوجود اسکے مسلمانون کو توریت و انجیل سے واقف ہونا تا کہ اہلکتاب سے مناظرہ
کر سکین اور ان کتابون کی عظمت سمجہنا تا کہ ایمان جاتا نرہے ضرور ہے اور خاصکر اس
واسطے کہ ہمارے پیغمبر صلعم کی پیشتر سے خبر دینے والے خدا پرستون مین یہی کتابین تہین
اسلئے مین نے یہہ سب وجوہ عظمت توریت و انجیل ابتک بیان کردی خدا میری
بہول چوک کو معاف فرمائے اسکے سوا علماے اسلام اگر توریت وغیرہ کو محرف کہین
تو اسکا مضایکہ کب یقین کرین جب تک نصرانی علماے معتبر توریت و انجیل کے تحریف کا
اقرار نہ کرین پس یہی اقرار لوح ثانی مین شروع سے موجود ہے اسجگہہ مین نے یہہ سب قول
مفسرین وغیرہ اون مسلمانون کی ترغیب کے واسطے نقل کئے جو کہتے ہین کہ توریت
و انجیل کو آنکہہ سے بہی نہ دیکہنا چاہیے اگرچہ الف لیلہ وغیرہ پڑہنا جائز ہے لیکن نعوذ باللہ الَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ جو لوگ کہ دی ہمنے
اونکو کتاب پڑہتے ہین اوسکو حق پڑہنے اوسکے کا یہہ لوگ ایمان لاتے ہین ساتہہ
اوسکے اور جو کوئی کفر کرے ساتہہ اوسکے پس یہہ لوگ وہی ہین زیان پانے والے
(سورہ بقر رکوع ۱۴)
اب مثال کے لئے دو ایک مقام اور بیان کرون جس سے معلوم ہوگا کہ اہل اسلام کو یہہ و

ونصارے اور دنیا کی سب قوموں سے بحث ومناظرہ کرنا مقتضائے حمیت اسلام ہے بلکہ خدا ہی نے مسلمانونکو مناظرہ کا طرز تعلیم کیا ہے کہ یہود و نصارے کے عقاید کی تردید اور انکے کتابونکی مضامین سکھلائے چنانچہ قال الله تعالے جلّشانہ ... اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسىٰ ۔ بالتحقیق یہی ہے پہلی کتابون مین کتابون مین ابراہیم اور موسے کے اب اگر کوئی توریت سے ناواقف ہو تو کیسے کہہ سکے کہ صحف ابراہیم و موسے مین یہی تعلیمین نجات اور آخرت وغیرہ کی مرقوم مین جو قران مجید مین ہین (سورہ اعلےٰ) اسلئے اپنے دعویکے اعتبار کی غرض سے مسلمانونکو توریت وانجیل سے واقف ہونا چاہیے وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۔ عَلىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ۔ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۔ أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۔ اور بالتحقیق یہہ اوتارا ہے رب العالمین سے اوتارا روح الامین نے اوسے تیرے دل پر تاکہ تو بھی ایک ڈرانے والا ہو صاف زبان عربی مین اور بالتحقیق یہہ ہے پہلون کے صحیفون مین اور کیا انکے واسطے یہہ نشانی نہین ہوئی کہ بنی اسرائیل کے علما اوسے جانتے ہین (سورہ شعرا) اب اگر پہلون کے صحیفون سے ہم واقف نہون تو کسطرح یہود و نصارے سے کہہ سکین کہ یہہ ہے پہلون کے صحیفون مین اسکی تفسیر مین بیضاوے نے لکہا ہے کہ اوسکا ذکر یا اوسکے معنے کتب متقدمین مین مرقوم ہین اور کتب کو تو سب جانتے ہین کہ توریت و وانجیل ہے چنانچہ کشاف مین صاف لکہا ہے کالتوراة والانجیل إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۔ بالتحقیق جو لوگ چھپاتے ہین اون صاف نشانیون اور ہدایتون کو جو ہمنے نازل کین بعد اسکے کہ ہم کتاب مین ظاہر کرچکے

اون لوگونکے واسطے اونہین لعنت کریگا اللہ اور لعنت کرینگے لعنت کرنے والے (سورہ بقر) اس آیت کا شان نزول ابن اسحاق کی روایت سے سیرت ہشامی مین اسطرح پر ہے کہ معاذ ابن جبل اور سعد ابن معاذ اور خارجہ ابن زید نے بعضے یہودی عالمون سے توریت کے کسی بات کا استفسار کیا لیکن یہود او سکو اون سے چہپا گئے اور بتلانے سے انکار کیا پس اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ جو لوگ چہپاتے ہین الخ اور تفسیر حسینی مین ہے اِنَّ الَّذِیْنَ بدرستی کہ آنان اور علمائے یہود کہ بعد یکتمون می پوشند ما انزلنا آنچہ فرو فرستادیم من البینات از سخنان روشن در توریت والہدیٰ و راہ نمودنی یعنے ہدایت من بعد ما بیناہ از پس آنکہ بیان کردہ ایم ان ہیے للناس برائے بنی اسرائیل فے الکتاب در توریت یعنے ما آشکار اساختیم ایشان مخفی گردانید عذاب دیکہو کہ مسلمانون سے یہودیون نے توریت کو چہپایا تو یہہ بات خدا کو ایسی ناپسند معلوم ہوئی کہ اس شدت کیساتہہ اونپر لعنت کی یہان سے ظاہر ہے کہ خدا کو توریت سے مسلمانونکو واقف کرنا کسقدر منظور تہا کہ اسے چہپانے کے سبب یہودیون پر ایسی سخت لعنت فرمائی اور پہر اسی سورہ مین حقتعالے فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ یہان بہی یہودیون کو یہی الزام دیا گیا ہے کہ اونہون نے غرض دنیاوی کیواسطے اون شہادتون کو جو توریت مین دین اسلام اور حضرت رسول اللہ صلعم کی بابت تہین ظاہر نکیا پس اگر مسلمان توریت کی اون مضمونون سے واقف ہوجاتے تو یہود کے چہپانے سے پہر نقصان کیا تہا مگر چونکہ اوس زمانہ مین توریت عربی زبان مین ترجمہ نہوئی تہی (دیکہو تواریخ ابو الفدا جو ساتوین صدی ہجری مین تہا) اس سبب سے ان باتونکا اعلان صرف یہود ہی پر منحصر تہا اور جبکہ وہ ایسی باتون کو چہپاتے تہے تو اللہ جلشانہ نے اونکی اس حرکت سے سخت ناراض ہوکر فرمایا کہ اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ

اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنے وہ
آگ کہا وینگے اپنے پیٹ مین اور خدا اونسے بات کریگا قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا
اونکو اور انکے واسطے ہوگا سخت عذاب وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ
اور جب خدا نے اقرار لیا اون لوگون سے جنہین کتاب دی گئی تہی کہ اوسکو بیان
کرین بنی آدم سے اور نہ چہپاوین پس اونہون نے پہینک دیا وہ اقرار اپنے پیٹہ کے پیچہے
(آل عمران) یہان بہی وہی الزام ہے جو قران مین بار بار توریت وغیرہ کے مضامین
چہپانے پر یہودیون کو دیا گیا لیکن اگر توریت کے مضامین اوس وقت مین مسلمانون
مین مشتہر ہو گئے ہوتے تو پہر یہودیون کے چہپانے کے شکایت کیا تہا اور اسلام کی
فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور کسی تدبیر کی حاجت کیا ہوئی کیونکہ حضرت موسیٰ نے
توریت مین بنی اسرائیل سے صاف فرما دیا تہا کہ ایک نبی میری مانند ہوگا تم اوسکی سنیو
لیکن اب وہ دن آیا ہے کہ کتابون کی کثرت اور ہر زبان مین توریت ترجمہ ہو جانے
کے سبب اسلام کی فضیلت اور حضرت رسول اللہ صلعم کی خبر توریت و انجیل سے ایسے
واضح اوصاف بیان ہوتی ہے جو اس سے پیشتر کبہی نہو ئی تہی غرض اسیطرح الزام
توریت چہپانے کی بابت یہودیون کو بار بار دیا گیا ہے دیکہو سورہ انعام وغیرہ
وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا یعنے پوچہہ اون رسولون سے
جنہین ہمنے تجہہ سے پہلے بہیجا (زخرف) پوچہہ اون رسولون سے یعنے اونکی امت
سے بیضاوی مین لکہا ہے اونکی امت اور اونکے علماء دین سے اور کشاف مین ہے
یہود و نصاریٰ کی امت سے اب خیال کیجئے کہ اونسے پوچہنا از روئے توریت و انجیل
ہی تہا یا کچہہ اونکی بنائی ہوئی باتون سے غرض تہی فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ
مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَاسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ

مِنْ قَبْلِكَ یعنے پس اگر تو ہے شک مین اوس سے جو اوتارا ہی ہمنے تیرے طرف تو پوچہہ اونسے جو پڑہتے ہین کتاب تجہسے پہلے والے (سورہ یونس) چونکہ رسول الله صلعم اُمّی محض تہے کوئی کتاب نہ پڑہ سکتے تہے اور اگر پڑہ سکتے تو توریت عربی زبان مین نہتی بلکہ عبرانی مین تہی اس سبب سے حکم ہوا کہ پوچہہ اونسے اور جو شخص آپ توریت پڑہ سکتا ہو تو پوچہنے کی بہ نسبت یہہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ آپ توریت مین دیکہہ لے مگر اجب لوگ کہ ان آیتون سے تو انکار نہین کر سکتے مگر توریت کے پڑہنے سے گہبرا گئے ہین اونکی مثال ایسی ہے کہ خط کو تو نہین کہولتے صرف قاصد سے زبانی خبر پوچہتے ہین یعنے بڑی تسلی کو چہوڑ کر ادنے تسلی کیطرف دوڑتے ہین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِىٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الخ یعنے اور بالتحقیق ہمنے موسیٰ کو نو نشانیان صاف دین پس پوچہہ بنی اسرائیل سے (سورہ بنی اسرائیل) اب دیکہیے کہ ان نشانیون کا ذکر توریت مین بہت تفصیل کے ساتہہ ہے اگر کوئی توریت سے خوب واقف نہو تو کیونکر یہہ نو گنوا سکے کیونکہ قران مجید مین اسرائیلی کتابون کا حوالہ دیا گیا ہے پس ضرور ہے کہ اونہین کتابون سے ثابت کیا جائے پوچہہ بنی اسرائیل سے یعنے توریت کے پڑہنے والونسے ورنہ اونکی زبانی باتون کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے دوسرے یہہ کہ حضرت موسیٰ اونہین لوگون کے درمیان تہے پس اونہین کے کتابون سے اسکا ثبوت بہت مختص ہے اور یہان بہی وہی بات ہے کہ پوچہہ اہل کتاب سے اسیطرح سورہ نحل مین ہے فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پس پوچہو اہل ذکر یعنے اہل کتب الہی سے اگر نہین جانتے ہو اور اسیطرح سورہ انبیا رکوع امین بہی ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ یعنے کیا تونے نہین

دیکھیے وہ لوگ جنکو ملا ہے حصہ کتاب مین سے وہ بلائے مین اللہ کی کتاب کیطرف
تاکہ وہ فیصلہ کرے درمیان اونکے پہر اولٹے پہرے ایک فریق ہٹ کر اور وہ منہہ
پہیرنے والے ہین (ال عمران) تفسیر حسینی مین ہے کہ روزے حضرت رسالت
صلعم جمعے از یہود را با سلام دعوت کرد نعمان بن ابی اوفی گفت اے محمد بن باتو
درحضور علماے دین خود مناظرہ میکنیم حضرت فرمود کہ ان صحیفہ را از توریت کہ مشتمل
بر نعت وصفت من است بیارید و در ین محکمہ انرا ضم سازند ایشان ازین فعل ابا
نمودہ آیات توریت را حاضر نکردند حقتعالے فرمودہ کہ ایشانرا بتوریت میخوانید لتحکم
بینکم وبینہم پس روے میگردانند گروہے از ایشان کہ روسا یہود اند و ایشان اعراض
کنندگانند از حق انتہے یہان سے مناظرہ کا قانون صحیح دانشمندونکو معلوم ہو جائیگا
کہ رسول اللہ صلعم نے یہودیون سے مناظرہ کے وقت قران مجید پیش نہین کیا کیونکہ وہ
اوسے نہین مانتے تہے بلکہ اونہین کی کتاب منگوائی اب وہ لوگ جنہین توریت و انجیل
سے واقفکاری نہین ہے کیونکر اپنے کسی دعوے کے ثبوت مین ایسی جرات کر سکتے
ہین اور جو لوگ اس سے بے پروا ہین ثابت ہے کہ اونہین دین اسلام اور خدا اور رسول
کے نام کی حمایت سے بہی کچہہ غرض نہین ہے اور فعل رسول اللہ صلعم کو بہی پسند
نہین کرتے

تبرہ ثانی

بعضے لوگ بے ایمانون کی اقبالمندی دیکہہ کر اپنے دلمین کہتے ہونگے کہ شاید یہہ کچہہ نشان
مقبولیت کا ہے تو اسکے جواب مین خدا کا کلام تسلی بخشتا ہے کہ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا
مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَاَرْسَلْنَا
السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ

قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ یعنے کیا نہ دیکہا اونہون نے کتنے ہلاک کیے ہمنے پہلے اونسے قرنون سے مقدور دیا تہا ہمنے اونکو بیچ زمین کے جو کچہہ کہ مقدور نہ دیا تہا تمکو اور بہیجا تہا آسمان سے اوپر اونکے برسنے والا اور کین ہمنے نہرین چلتی ہین نیچے اونکے سے پس ہلاک کیا ہمنے اونکو ساتہہ گناہون اونکے کے اور پیدا کیا ہمنے پیچہے اونکے قرن اور امتین (سورہ انعام رکوع ۱) اور بنی اسرائیل کے مراتب سے حقتعالے خبر دیتا ہے کہ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ یعنے پس دی ہمنے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت اور اونکو دی ہمنے بڑی سلطنت انتہے (سورہ نساء رکوع ۸) مگر اب اہل یہود کی پست خالی جس حد کو پہونچی ہے وہ آنکہون کے سامنے موجود ہے اور کتاب کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل چہاپہ اوٹن برگ ۱۸۴۶ع مین باب دوم حوادثات یہودیان کو دیکہنا چاہیے پہر تو اونکا دنیا مین حال ہے اور آخرت مین وَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ (سورہ ابراہیم ع ۱) اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ یعنے آیا نہین پہونچی تمکو خبر اونکی جو پہلے تہے قوم نوح اور عاد اور ثمود انتہے (سورہ ابراہیم رکوع ۱) وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا یعنے اور ہمکو کیا ہوا کہ بہروسا نکرین اللہ پر اور وہ سمجہا چکا ہمکو ہمارے راہین اور ہم صبر کرینگے ایذا پر جو تم ہمکو دیتے ہو انتہے (سورہ ابراہیم رکوع ۲) پہہ اقبال اور عزت خدا کی رضامندی کا نشان نہین ہے اور نہ محتاجی خدا کی ناراضی کا نشان ہے بلکہ

چو رخت از مملکت بربست خواہی
گدائی خوشتر است از بادشاہی

خداے قادر جو حلم کا چشمہ ہے اوسنے ایک دن اظہار کہا ہے کہ اوس دن صالح طالح کا انصاف بے روے رعایت کریگا اگرچہ ممکن تہا کہ وہ ابہی ہر بدکار کو سزا

اعمال دیتا لیکن اسلئے تامل ہے تاکہ توبہ کے لیے ہر گنہگار کو ایام حیات تک فرصت باقی رہے دوسرے یہہ کہ عدالت کے دن کا ہر شخص منتظر رہے کیونکہ اگر ابہی ہر ایک کو سزا و جزاے اعمال ملے تو قیامت اور عدالت کا کوئی انتظار کرے سبحان اللہ

زحد بگذشت گو طغیان عدو را ؛ ۔فزون تر زان ہم استغناست او را

وہ اپنے سورج کو بدون اور نیکون پر چمکاتا اور راستون اور ناراستون پر مینہہ برساتا ہے (متی ۵ باب ۴۵) ہر ایک کو اوسکے ایام حیات تک روزی دیتا اور سب کی خبر لیتا ہے جب حضرت یوسفؑ قید خانہ مین تہے اور فرعون تخت سلطنت پر خواب دیکہہ رہا تہا تب خدا حضرت یوسفؑ کے ساتہہ تہا کہ خواب کی تعبیر اونہین نے بتائی تہی (پیدایش ۴۱ باب) اور یہی حال بعینہ حضرت دانیالؑ کا بابل کے بادشاہ کے پاس اسیری مین تہا (دانیال ۲ باب) اور جب بنی اسرائیل سخت مصیبتون مین تہے اور فرعون اونپر ظلم کر رہا تہا اور حضرت موسیٰؑ پانی مین پڑے تہے تب خدا بنی اسرائیل کے ساتہہ تہا اور فرعون نے جو اسرائیلی بچونکو دریا مین ڈبوایا تو خدا نے بہی مصریون کی ساری پہلوٹہون کو ہلاک کیا اور نہ صرف یہی بلکہ مصریونکو بہی بحر قلزم مین ڈبوایا خروج ۲ باب ۳ اور ۱۲ باب ۲۹ اور ۱۴ باب ۲۸ پس یہہ عین انتقام الٰہی ہے کہ جسطرح مصریون نے اسرائیل کے لڑکونکو مارا خدا نے بہی مصریونکے پہلوٹہونکو ہلاک کیا اور جسطرح مصریون نے اسرائیلی بچونکو دریا مین ڈبویا خدا نے بہی مصریونکو دریا مین ڈبویا اور اسرائیلیون کے لئے دریا کو سکہایا

تعالی اللہ زہی قیوم و دانا ۔ توانائی دہ ہر ناتوانا
انیس خلوت شب زندہ داران ۔ رفیق روز و محنت گذاران

قہر کے دن دولت سے کام نہو نکلتا پر صداقت ہے موت سے نجات دیتی ہے (امثال باب

کسی دولتمند کو قیامت کے دن محتاجوں کی طرح حساب دینے سے چارہ نہین
اور کسی دولتمند نے باوجود اپنے حشمت اور اقتدار کے محتاجوں سے بڑھکے
کسیقدر طول حیات نہین حاصل کی ہے ہان کسیکی زندگی اوسکے مال کی زیادتی سے
نہین ہوتا ۱۲ اباب ۱۵-۲۱ اور کوئی دولتمند نہین گذرا ہے کہ جسنے محتاجونکی مانند
صرف ایک کفن لیکر قبر مین نہ گذارہ ہو اگر سلطنتین ہین تو قایم نرہینگی و گر قوتین ہین تو زایل
ہو جائینگی جمال کو پایداری نہین اور کمال سریع الزوال ہے یاران ہمدم جدا ہو جائینگے
اور مال وبال مآل ہے لیکن پانچ باتین جو خدا اور رسول کے اجلال کے واسطے کہی جاتی ہین
اون پانچ ہزار سے بہتر ہین جو اشرفی لفظ لیکر شاہی عدالت مین وکالت کی
فصاحت کو ظاہر کرین تلوارین جگر سے گذر جائینگے اور آفتین سر سے فاقے ایام حیات
کا شمار گنوائینگے اور حوادثات زمانہ پئے درپئے آئینگے لیکن ایدل سنبھل کہ خدا کا نام
ان سب روکنے والی چیزون پر غالب آئیگا قادر مطلق پہلوانون سے کہتا ہے کہ اب
جاو اور وہ ایکقدم نہین ٹھہر سکتے اور بڑے دولتمندونسے فرماتا ہے کہ رخصت ہو اور
وہ ایکدم نہین ٹھہر سکتے اگر انسانکی زندگی خدا کیواسطے ہے تو کون خدا کے کام کی
تحقیر کر سکتا ہے کہ خداوند یون کہتا ہے کہ حکیم اپنی حکمت پر فخر نکرے اور قوت والا
اپنی قوت پر فخر نہ کرے اور مالدار اپنے مال پر فخر نکرے بلکہ جو فخر کیا چاہتا اس پر فخر
کرے کہ مجھے سمجھتا اور جانتا ہے کہ مین خداوند ہون جو رحمت اور انصاف اور صداقت
زمین پر کرتا ہون کہ یہہ مجھے خوش آتا ہے یرمیاہ ۹ باب ۲۳ و ۲۴ کوئی ہم
مین سے اپنے واسطے نہین جیتا اور کوئی اپنے واسطے نہین مرتا ہے اگر جیتے ہین تو
خداوند کے واسطے جیتے ہین اور اگر مرتے ہین تو خداوند کے واسطے مرتے ہین اسلئے ہم
جیتے مرتے خداوند ہی کے ہین رومیونکا ۱۴ باب ۷ و ۸ ہماری محتاجی ہمکو ہماری بیقدری
کی خبر دیتی ہے کہ خداوند جسے پیار کرتا ہے اوسے تنبیہ کرتا ہے اور ہر ایک بیٹے کو

جسے وہ قبول کرتا ہے پیٹتا ہے (عبرانیوںکا ۱۲ باب ۶) سعادتمند وہ انسان جسے تو اے خداوند تادیب کرے (۹۴ زبور ۱۲) یعقوب باب ۱ مکاشفات ۳ باب ۱۹ دینداری توقناعت کے ساتھہ بڑا نفع ہے کیونکہ ہم دنیا مین کچھہ نہ لائے اور ظاہر ہے کہ کچھہ لیجا نہین سکتے پس اگر ہمنے کہانا کپڑا پایا تو ہمارے لیے بس کرے جو دولتمند ہوا چاہتے ہین سو امتحان اور پہندین اور بہت سے بیہودہ اور بُری خواہشون مین پڑتے ہین جو آدمیونکو تباہی اور ہلاکت کے دریا مین ڈوباتی ہین کیونکہ زر کی دوستی ساری بُرائیونکی جڑ ہے جسکے بعضے آرزومند ہوکر ایمان کی راہ سے بہٹک گئے اور آپکو طرح طرحکی غمونسے چھیدا پر تو اے مرد خدا ان چیزون سے بہاگ اور راستبازی دینداری ایمان محبت صبر اور فروتنی کا پیچھا کر ۶ تیمتہ اول طمطاؤس ۶ باب ۶ - ۱۱ کیونکہ اونٹ کا سوئے کے ناکے مین سے گذرجانا اوس سے آسان ہے کہ کوئی دولتمند خدا کی بادشاہت مین داخل ہو (لوقا ۱۸ باب ۲۵) انسان کی زندگی کا حاصل نجات یعنے ہمیشہ کی زندگی ہے اور ہلاکت ابدی یعنے جہنم واصل ہونا اسکے برخلاف پس آدمی کو کیا فایدہ ہے اگر تمام جہانکو حاصل کرے اور اپنی جان کہو دے (متی ۱۶ باب ۲۶) یعنے نجات سے محروم رہے نعوذ باللہ کما قال اللہ تعالے

وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۱ ط یعنے اور جب ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ ہلاک کرین کسی بستی کو بُرہائے (از تفسیر حسینی) یا حکم کرتے ہین تونگر و ساکنوں کو پس نافرمانی کرتے ہین بیچ اوسکے پس ثابت ہوئی اوپر اوسکے بات عذاب کی پس ہلاک کرتے ہین ہم ہلاک کرنا انتہے (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)

پس چاہیے کہ مسلمان اپنے ان مراتب پر نظر کرین اور ان تیرہوی صدی قوموںکے درمیان اپنا چال چلن ایسا سیدہا اور آراستہ رکہین کہ اونکے سبب سے کوئی دین اسلامکی

بدنامی کرنیکا موقع نہ لے۔ تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّہَا المُؤمِنُونَ لَعَلَّکُم تُفلِحُونَ
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِینَ وَیُحِبُّ المُتَطَہِّرِینَ ؕ اس مولف گنہگار کا بھی سب
کے آگے یہہ اقرار ہے اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِن کُلِّ ذَنبٍ وَّاَتُوبُ اِلَیہِ سورہ
فرقان کے آخر مین خدا فرماتا ہے اِلَّا مَن تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صٰلِحًا فَاُولٰٓئِکَ
یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِم حَسَنٰتٍ ؕ

اَللّٰہُمَّ مُنزِلَ الکِتٰبِ وَمُجرِیَ السَّحَابِ وَہَازِمَ الاَحزَابِ عَذِّبِ الکَفَرَۃَ اَہلَ الکِتٰبِ
وَالمُشرِکِینَ الَّذِینَ یَجحَدُونَ اٰیَاتِکَ وَیُکَذِّبُونَ رُسُلَکَ وَیَصُدُّونَ
عَن سَبِیلِکَ وَیَتَعَدَّونَ حُدُودَکَ وَیَدعُونَ مَعَکَ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ
تَبَارَکتَ وَتَعَالَیتَ عَمَّا یَقُولُ الظّٰلِمُونَ عُلُوًّا کَبِیرًا ؕ اَللّٰہُمَّ اغفِر لَنَا وَلِوَالِدَینَا
وَلِلمُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ وَالمُسلِمِینَ وَالمُسلِمَاتِ وَاَعِزَّ الاِسلَامَ وَاَنصَارَہٗ
وَاَذِلَّ الشِّرکَ وَاَشرَارَہٗ رَبَّنَا اغفِر لَنَا ذُنُوبَنَا وَاِسرَافَنَا فِیٓ اَمرِنَا وَثَبِّت اَقدَامَنَا
وَانصُرنَا عَلَی القَومِ الکٰفِرِینَ ؕ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ
اَجمَعِینَ ؕ

الحمد لله المنعم الديان عظيم البرهان منزل التوراة والانجيل
والفرقان والصلوٰة والسلام على ناسخ الاديان سيدنا
[illegible] الذى ارسل حين شاع الكفر فى البلدان فدعا الخلق
الى التوحيد والايمان وابطل الشرك وحبائل الطغيان وعلى
آله واصحابه ما دام لمع القمران ٥

يا اهل الكتب لم تلبسون الحق بالباطل وتكتمون الحق وانتم تعلمون
(سورہ ال عمران جزو ۳ رکوع ۱۵ از ہدایت المسلمین صفحہ ۶۵)

[illegible] توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائین جبکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش
ایام آوین (اعمال ۳ باب ۱۹)

جیسا مین لکھتا ہون ہر شخص ایماندار ایسا ہے اپنے دل مین سمجھتا ہوگا گو کسی مصلحت سے
اسکا اقرار نہ کر سکے کیونکہ مین وہی کہتا ہون جسپر موافق اور مخالف کا دل گواہی دے
طرفداری غور کیا جائے تو یہی خیال کرنا چاہیے کہ مین نے یہہ کتاب الہام سے نہین
اور نہ مین کوئی حکیم اور فیلسوف ہون جو میری عقل اور وہم سے بڑھ کر ہوگا لا اقول لکم عندی
خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک یعنے اور نہین کہتا مین تمسے کہ نزدیک میرے خزانے
اللہ کے ہیں اور نہین جانتا ہون غیب کو اور نہین کہتا مین کہ تحقیق مین فرشتہ ہون (سورہ ہود رکوع ۳) مگر بقدر

البتہ کہہ سکتا ہون کہ تحقیقات مذاہب مختلفہ مین اونہین کے علماء کے ساتھہ میرا
اکثر وقت بسر ہوا (اول قرنتیون کا ۹ باب ۲۰ - ۲۲) علی ہذا القیاس علماء عیسائی
سے بہی جو کچہہ واجبی و درست مجہے تحقیق ہوا مین مناسب سمجہا کہ بپاس خاطر بعض اہل کتاب
بے تاویل بیان کردن خدا میری زبان کو جہوٹہہ سے روکے اور جہان کہین مجہسے خطا
واقع ہوئی ہوا وسے معاف فرمائے اور اس کتاب کے پڑہنے والون سے بہی
مجہے یہی امید ہے

کلیسیا ۳

اسمین چہہ سکرمنٹ مین اور ایک مناوی

باب ۱
سکرمنٹ

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ (سورہ بقر ایت ۷۹) پس واے بر حال اون لوگون کے جو لکہتے
ہین کتاب اپنے ہاتہون سے پہر کہتے ہین کہ یہہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ لیوین اُسکو تہوڑے
مول پر پس واے بر حال اونکے او سکے سبب جو اونکے ہاتہون نے لکہا اور واے
بر حال اونکے او سکے سبب جو اونہون نے کمایا (ازشہادت قرانی فصل ۲ صفحہ ۱۰)
کوئی کتاب از روے قدامت توریت کے برابر نہین ہے تا کہ باعتبار ہم عہدی مورخان
کچہہ بہی توریت کی صحت پر جواب موجود ہے گواہی دی یونانی عالمون مین قدیم
تواریخ ہیرودوٹس کی ہے اور وہ حضرت ملاکی نبی کے زمانہ مین حضرت عیسیٰ سے چار سو
برس پیشتر تہا البتہ ہومیرس اور ہسیئڈ شاعرونکی تصنیفات اوس سے قدیم
ہین مگر ان دونونکا زمانہ کوئی صحت سے ٹہرا نہین سکتا اور وہ جو اونہین سب سے
زیادہ قدامت بخشتے ہین ہومیرس کو حضرت یسعیاہ نبی کا ہم عہد بہ سنہ عیسوی پیہلے

ساڑہی سات سو برس پیشتر ہوئی اور مہیشر کہ الیاس نبی کا ہم عہد کر جو سنہ عیسوی سے نو سو برس پیشتر تہے ٹہراتے ہین لیکن ان دونون شاعرونکی تصنیفات مین کچھہ توریت وغیرہ کا ذکر نہین ہے صرف دیوتاؤنکی قصہ کہانیان مرقوم ہین اور ہندون مین جو چار وید اور دہرم شاستر اور مہابہارت اور رامائین انکی تصنیفات کا بہی زمانہ کہینے نہین ٹہرایا دہرم شاستر مین بیوہ کے ستی ہونیکا کچھہ حکم نہین پایا جاتا مگر اس اصل شاستر کے زمانے کے بعد یہہ دستور جاری ہوا اور سکندر کے زمانہ مین (جو سنہ عیسوی سے تین سو تیئس برس پیشتر تہا از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) ستی ہونیکا دستور جاری تہا اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ وہ شاستر سکندر کے زمانہ سے قدیم نہے یہہ کہ توریت سے اور بالفرض قدیم بہی ہو تو اوسے توریت وغیرہ سے کچھہ علاقہ نہین ہے غرض سب مسیحیونکا اتفاق اس پر ہے کہ توریت سنہ عیسوی سے پندرہ سو برس پیشتر لکہی گئی پیشتر توریت تمام وکمال ایک جلد مین تہی مگر جب سے بہتر عالمون نے بقول علمار عیسائی اوسکا ترجمہ سنہ عیسوی سے ۲۸۴ برس پیشتر یونانی زبان مین کیا تب سے پانچ الگ الگ کتابونمین اوسکی تقسیم ہوئی جنکے (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲) یہہ نام ہین پیدائش خروج احبار گنتی استثنا دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۳ و ۲۳ چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء حسب الحکم لندن ٹرکٹ سوسائٹی باہتمام پادری میتہر صاحب اور طلوع آفتاب صداقت ناربتہ انڈیا سوسائٹی کیطرف سے چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے کہ سنہ عیسوی سے دو سو ستر برس پیشتر یہہ ترجمہ ستر عالمونکے ہات سے ہوا تہا اور اسیطرح صفحہ ۳۰ مین بہی ہے اور اسیطرح رومن تواریخ کلیسیا مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۰ء حصہ اول صفحہ ۲۰ مین بہی ہے اور ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۹۴ سطر ۵ مین ہے کہ عیسی کی پیدائش سے دو سو برس پہلے توریت کا ترجمہ ۷۲ عالمون نے یونانی زبان مین کیا تہا انہون نے اور

اسحاق ناتہن یہودی نے پندرہوین صدی عیسویمین آیتونکا نشان مقرر کیا
جیساکہ ہارنصاحب کی جلد ۲ صفحہ ۱۵۶ مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء مین مرقوم ہے اور
مفتاح الکتاب صفحہ ۱۱۶ مین لکہا ہے کہ پورانے عہدنامے کے کتابونکے باب اور آیتونکے
تفصیل اور نشان کارڈنل ہوگونامی ایک شخص سے مسیح کے جانے کے بارہ سو چالیس ۱۲۴۰
برس بعد ٹہرائے گئے اور اسیطرح انجیل کے بہی باب اور آیتونکی تفصیل اور نشان رابرٹ
اسٹیفنس صاحب سے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چہاپہ خانہ کا مہتمم تہا
مسیح کے آنیکے پندرہ سو سینتالیس ۱۵۴۷ برس بعد ٹہرائے گئے۔ مگر یہہ تدبیر کامل نہین ہے کیونکہ
کہین کہین فصل کی تفصیل کے معنے مین باہم ربط دکہائی نہین دیتا اس سبب سے چاہئے
کہ طالب العلم جب کتابین پڑہے تو اپنے کو آیتونکی قیدمین نہ چہوڑے بلکہ ہر ایک بات
کو اوسکی حقیقی معنی اور ربط کے موافق دریافت کرے انتہے تمت کلامہ یہہ کتاب
در حقیقت تصنیف حضرت موسیٰ کی از روے الہام تہی مگر اوس زمانہ کے بعد توریت
تصنیف حضرت موسیٰ کی نہ رہی بلکہ اوسکی کچہہ اور ہی صورت ہوگئی کیونکہ ان کتابون
مین حضرت موسیٰ کیطرف کوئی متکلم کی ضمیر نہین بلکہ اکثر غائب کی ضمیر ہے چنانچہ خروج
۳ باب او ۳ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ اور ۴ باب او ۴ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۹ وغیرہ سیکڑون مقامونکو
دیکہنا چاہئے دوسرے یہہ کہ بعض ایسے نام اور حالات ان کتابون مین آئے
ہین جو بہت دنون بعد حضرت موسیٰ کے واقع ہوئے چنانچہ

۱ پیدائش ۱۳ باب ۱۸ مین ہے اور ابرام نے اپنا ڈیرہ اوٹہایا اور ممرے کے بلوطون
مین جو حبرون مین ہے جا رہا انتہے اور اسیطرح اسی کتاب کے ۳۵ باب ۲۷ اور
۳۷ باب ۱۴ مین حبرون کا نام ہے اور حبرون ایک گانون تہا بنی اسرائیل نے
جب فلسطین کو فتح کیا تب اوس گانو کا نام حبرون رکہا اگلے زمانہ مین اوسکا نام
قریہ اربع تہا دیکہو کتاب یشوع ۱۴ باب ۱۵ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ کتاب بعد فتح

ہورنے فلسطین کے لکہی گئی ہے جو واقع ہوئی بعد زمانہ حضرت موسیٰ کے

۲ کتاب پیدایش ۳۵ باب ۲۱ مین ہے پہر بنی اسرائیل نے کوچ کیا اور اپنا خیمہ مجدال عدر کے اوس طرف استادہ کیا انتہے عدر اوس منارہ کا نام ہے جو یروسلم کے دروازہ پر تہا (میکاہ ۴ باب ۸ مین گلّے کے برج یعنے عبرانی مجدال عدر) اس سے ظاہر ہے کہ یہہ کتاب بعد تعمیر یروسلم لکہی گئی اور تعمیر یروسلم سیکڑون برس بعد حضرت موسیٰ کے ہوئی ہے

۳ پیدایش ۳۶ باب ۳۱ مین ہے بادشاہ جو ملک ادوم پر مسلط ہوئے پیشتر اس کہ بنی اسرائیل کا کوئی بادشاہ ہو ہی مین انتہے اس سے ثابت ہے کہ یہہ کتاب بنی اسرائیل مین چند بادشاہ ہو چکنے کے بعد لکہی گئی جو حضرت موسیٰ کے زمانیکے بعد ہوئے ہین اول سموئیل ۹ باب وغیرہ

۴ خروج ۱۶ باب ۳۵ و ۳۶ مین ہے اور بنی اسرائیل چالیس برس جب تک کہ وے بستی مین آئے من کہاتے رہے جب تک کہ وہ زمین کنعان کی نواحی مین آئے من کہاتے رہے اور ایک اومر ایفہ کا دسوان حصہ ہے انتہے اس سے ظاہر ہے کہ یہہ کتاب اوسوقت لکہی گئی جب بنی اسرائیل کنعان مین پہونچ چکے تہے اور من کہانا موقوف ہو چکا تہا اور وزن ایفہ کا رایج ہو چکا تہا اور یہہ باتین حضرت موسیٰ کی زندگی مین نہین ہوئین دیکہو کتاب یشوع ۵ باب ۱۱ و ۱۲ مین من اسوقت موقوف ہوا ہے جب بنی اسرائیل نے یریحو کی سرزمین مین پہنچکر وہان کے حاصل سے فطیری روٹیان اور بہنی بالیان کہائی تہین اور رایفہ کا وزن حضرت موسیٰ کے عہد سے پیچہے نکلا

۵ گنتی ۳۲ باب ۴۱ مین ہے اور منسی کا بیٹا یا یر نکلا اور رادسنے اوس نواحی کی بستیونکو لے لیا اور اونکا نام یا یر بستی رکہا انتہے اور استثنا ۳ باب ۱۴ مین ہے منسی کے بیٹے یا یر نے ارجوب کی ساری مملکت جسوریون اور معکاتیون

کی نواحی تک لیلیا اور اوسے اوسکا یعنے بسن کا نام یایر کی بستیان رکہا جو اوسکا نام تہا وہی نام آجتک ہے انتہے ان آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتابین اوس زمانہ کے بعد لکہی گئی ہین کہ جب یایر نے اون ملکونکو لے لیا تہا اور یہہ واقعہ بہت مدت بعد حضرت موسیٰ کے ہوا ہے اور یہہ فقرہ کہ وہی نام اجتک ہے اسپر دلالت کرتا ہے کہ یہہ شخص مصنف توریت یایر کے بعد بہی مدت پیچہے ہوا ہے علاوہ اسکے یہہ بہی صحیح نہیں کہ یایر منسی کا بیٹا ہو کیونکہ یایر بیٹا شجوب کا اور اولاد یہودا مین سے تہا (اول تواریخ ۲ باب ۲۲) اور منسی اولاد یوسف ع مین سے تہا تفسیر ہنری و اسکاٹ مین فوجل استثنا ۳ باب ۱۴ کے یون لکہا ہے کہ جملہ اخیرہ الحاقی ہے کسینے بعد موسیٰ کے بڑہایا ہے اگر اوسکو چہوڑا جائے تو کچہہ مطلب نہین بگڑتا

۶ استثنا ۳۴ باب مین حال وفات حضرت موسےٰ اور ذکر اونکی قبر کا مذکور ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتاب حضرت موسیٰ کی لکہی ہوئی نہین ہے بلکہ کسی اور شخص کی لکہی ہوئی ہے تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ کلام موسیٰ باب گذشتہ پر تمام ہوا اور یہہ باب کسیکا ملایا ہوا ہے وہ شخص یشوع ہو یا سموئیل یا عزرا یا اونکے بعد کوئی پیغمبر ٹہیک دریافت نہین ہوتا شاید پچہلے آیات اس باب کے بعد رہائی بابل کے عہد مین عزرا کے لکہے گئے ہونگے انتہے اور تفسیر جارج ڈوالی اور رچرڈمنٹ مطبوعہ لندن ۱۸۴۸ع مین بہی اسیطرح پر ہے اور کتاب سوال و جواب ترجمہ پادری یونس سنگہہ و پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۱ سوال ۴۷ مین بہی اسکے موافق ہے اور اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۶ مین پادری فانڈر صاحب نے لکہا ہے کہ موسیٰ کی پانچوین کتاب کی آخر فصل جسمین موسیٰ کی وفات کی خبر ہے کسی اور نبی نے اوس کتاب مین الحاق کیا گیا انتہے دیکہو عیسائی عالمونکو کوئی سند نہین ملی کہ باوجود اقرار کرنے الحاق کے کسی الحاق کرنے والے کو معین نہین کر سکتے

بلکہ صرف انکل سے کہتے ہین کہ شاید غالبا فلانے ہو گر یہہ تحکم غضب ہے کہ باوجود اس اٹکل
کے یہی کہتے ہین کہ کوئی پیغمبر ہوگا ہنوز اس باب کے ملانیوالے کا ثبوت نہین مگر
اوسکی پیغمبری کا ثبوت ہوگیا غرض یہہ کہ اس بابکے ملانیوالے کا پتا نہین اور
اس باب کے آخری آیتون کے ملانیوالیکا اور بہی پتا نہین ہے

۷ گنتی ۲۱ باب ۱۴ مین ہے اردو ترجمہ چہاپہ سنہ ۱۸۲۲ع اسلیے یہوواہ کے جنگنامہ
مین لکہا ہے کہ یہہ دریاے قلزم اور وادی ارنون کے پاس ہے انتہٰی اور اردو مین
چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۶ع مین یون ہے اس سبب خداوند کے جنگنامہ مین لکہا ہے
خداوند آندہی مین وہیب پر قابض ہوا اور ارنون کی نہرون پر انتہٰی اول تو ان
دونون ترجمون کے اختلاف پر غور کرنا چاہیے کہ کسقدر تفاوت ہے پہر یہہ کہ مصنف
اس کتاب کا کوئی شخص اور سواے موسیٰ کے ہے کہ اوسنے بعض حالات کو جنگنامہ
خداوند سے نقل کیا ہے طامس اسکاٹ مفسر نے لکہا ہے کہ بعضے خیال کرتے ہین
کہ کسی اسرائیلی یا عموری یا بت پرست نے یہہ کتاب جنگنامہ تصنیف کی نام ہے
یہوواہ کے جس مین کہ درج کین فتحین صحیون کے انتہٰی چونکہ یہہ فتحین بعد وفات حضرت
موسیٰ کے ہوئی تہین جو کہ جنگنامہ خداوند مین درج ہوئین اور جبکہ جنگنامہ سے توریت
مین مضامین نقل ہوئی تو توریت تصنیف حضرت موسیٰ کی نرہی دوسرے یہہ کہ
بت پرست کا کتاب جنگنامہ کو خداوند کے نام سے تصنیف کرنا کمال تعجب ہے

۸ گنتی ۱۲ باب ۳ مین ہے اور موسیٰ سارے لوگونسے جو روی زمین پر تہے زیادہ
بردبار تہا انتہٰی اس فقرے سے معلوم ہوا کہ مولف اس کتاب کا موسیٰ نہین اسلیے
کہ کوئی متکبر بہی ایسے اپنی تعریف بڑہ کر نہین کرتا پس مولف اس کتاب کا کوئی
شخص معتقدون حضرت موسیٰ سے ہے نہ موسیٰ علیہ السلام

۹ استثنا اول باب ا مین ہے یہہ وہ باتین ہین جو موسیٰ نے یردن کے پار بیابان کے

میدان مین سوف کے مقابل فاران اور توفل اور لابن اور حصیرات اور دیزہب کے درمیان بنی اسرائیل کو کہین انتہیٰ پس یہہ لفظ (یردن کے پار) دلالت کرتا ہے کہ لکہنے والا اس کتاب کا یردن کی دوسری طرف تہا اور اسلیئے بعض شخصون نے کہا ہے کہ کتاب استثنا تصنیف موسیٰؑ کی نہین

وہ لفظ جسکا ترجمہ یردن کے پار ہے اوسکا ترجمہ یردن کے اوس پار مترجمون یونانی توریت نے جو بہتر یہودی بڑی بڑی عالم تہے اور مترجم ترجمہ لاطینی نے کہ بہت بڑا معتبر مسیحیون مین ہے اور ڈاکٹر جدڈس نے اپنے ترجمہ مین اور اسیطرح بیشمار مترجمون بلکہ سبٹلکعن فالون نے جو غیر انگلنڈ کے رہنے والے ہین (شاید سوائے مترجم ترجمہ سریانی کے) کیا ہے اور رومن کاتہلک کے ترجمہ انگریزی سے سب انہین کے موافق ہین اور عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس اعتراض کو دفع کرنے کے لئے اون سب ترجمون مذکورۂ بالا کو غلط ٹہراتے ہین مگر جمہور کے سامہنے قول انکا کب معتبر ٹہر سکتا ہے اور جمہور سے لاکہون بلکہ کروڑون قائل عیسائی انکی صحت کے قائل تہے اور اگر اونکے قول کو مان ہی لین تو بہی ہمارا اعتراض اُن سب فرقون پر جو اون ترجمون کی صحت کے قائل ہین بلاشبہہ تمام ہے اور فرقہ پراٹسٹنٹ کے اقرار کے بموجب وہ سب ترجمے خراب اور غلط اور جمہور سلف بڑے محرف یا بی فہم ٹہرتے ہین اسلیئے کہ یا تو اون سبنے قصداً ترجمہ غلط کرکے اوسکو مطلب کلام الہامی کا بتلاکر واجب الاعتقاد کیا ہوگا تو محرف ٹہرے یا اون سب کو کچہہ علم نتہا اور بے علمی سے اوس غلطی مین پڑے تہے

دوسرے یہہ کہ لفظ موسیٰؑ جو اس آیت مین موجود ہے یہہ ضمیر غایب اسکے لئے دلیل ہے کہ یہہ کتاب حضرت موسیٰؑ کی تالیف نہین ہے

• اگنتی ۲۱ باب ۳ مین ہے خداوند نے اسرائیل کی آواز سنی اور کنعانیون کو گرفتار

کر دیا اور اونہون نے اونہین اور اونکی بستیون کو حرم کر دیا اور اونے اوس مقام کا نام حرمہ رکہا اتہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتاب اوسوقت تصنیف ہوئی جب کنعانی قتل ہوچکے تہے اور اون بستیونکا نام حرمہ ہو لیا تہا اور یہہ واقعات حضرت موسیٰ کے بہت پیچھے ہوئے ہین (دیکہو قاضیونکا اول باب ۱۷) اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ اس کتاب کو حضرت موسیٰ نے نہین لکہا بلکہ کسی اور شخص نے اونکے بہت دنون بعد لکہا ہے چنانچہ اسکا صاحب تفسیر انگریزی نے لکہا ہے کہ یشوع نے اون بستیونکو حرم کیا تہا لیکن تعجب کہ کسطرح موسیٰ نے درج کئی کام یشوع کے بعد عرصہ دراز اپنی موت کے اتہے

۱۱ پیدائش ۱۲ باب ۶ مین ہے ترجمہ اردو ۱۸۲۲ء ابراہیم نے اوس سرزمین مین نابلس کے مقام اور مرے کے بلوط تک سیر کی اور اوسوقت کنعانی اوس زمین مین تہے اور ترجمہ اردو مین چہاپہ لندن ۱۸۴۶ء مین ہے ابرام اوس ملک مین سکم کی بستی اور مورہ کے بلوط تک گذرا اوسوقت ملک مین کنعانی تہے اتہے پہلے ان دونون ترجمونکا تفاوت دیکہنا چاہئے

پہر یہہ کہ تفسیر ہنری واسکاٹ مین لکہا ہے کہ یہہ جملہ کہ اوسوقت ملک مین کنعانی تہے اور اسیطرح اور جملے چند جا کتب مقدسہ مین ربط کے لئے عزرا یا کسی اور الہامی شخص نے جس زمانے مین کہ کتابین جمع کی گئین تہین اون کتابونکے زمانۂ تصنیف سے ایک مدت بعد بڑہا دیئے ہین اتہے دیکہو ان مقامون مین یہی مفسر وہی اپنا کچا عذر پیش کرکے اٹکل سے کہتے ہین کہ فلانہ یا فلانہ ہوگا اور تفسیر ہارسلی اسکاٹ مین ہے کہ یہہ فقرہ کسی نے شرح کے طور حاشیہ پر لکہا جسے شاید عزرا نے آیت میں لیا اتہے

۱۲ پیدائش ۱۴ باب ۱۴ مین ہے جب ابرام نے سنا کہ اوسکا بہائی گرفتار ہوا تو اوسنے اپنے سیکہے ہوئے تین سو اٹہارہ خانہ زادونکو لیکر دان تک اونکا تعاقب کیا اتہے

لوح ٢ کلیسیا ٢

دان نام ایک شہر کا ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد زمانہ موسیٰ اور یشوع کے جب شہر لیش
کہہ لیا اور اوسکے لوگونکو قتل کیا اور اوس شہر کو جلا دیا تہا تو یہہ نیا شہر آباد کرکے
اوسکا نام دان رکہا جیسا کہ قاضیونکے ١٨ باب ٢٩ سے بخوبی ثابت ہے پس معلوم
ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی شخص بعد آبادی اس شہر کے ہوا ہے
اور اگر حضرت موسیٰ اسکے مصنف ہوتے تو ضرور دان کی جگہہ لیش لکہتے اور
حالانکہ عبری نسخون مین لفظ دان کا ہے مرقوم ہے طامس اسکا تصاحب بموجب
قول بعض کے لکہتے ہین کہ عزرا نے اوسکا نام دان رکہا تہا انتہی یعنے موسیٰ سے ہزار
برس بعد

علاوہ اسکے لوط بہتیجے ابرام کے تہے جنہین یہان بہائی حضرت ابراہیم کا لکہا ہے
چنانچہ پیدایش ١١ باب ٣١ مین ہے تارح نے اپنے بیٹے ابرام اور اپنے پوتے لوط یعنے
اپنے بیٹے ہاران کے بیٹے کو الخ

زبور اور کتاب نحمیاہ اور یرمیاہ اور حزقیل علیہم السلام سے یہہ ظاہر ہے کہ زمانہ
سلف مین بہی طریقہ تالیف و تصنیف کا ایسا ہی تہا جیسا کہ اب ہے کوئی یہہ نہ سمجہے
کہ اوسوقت کا اور محاورہ تہا اور اب کچہہ اور ہے اگر ایسا ہوتا تو اگلی کتابونکا اس
زمانہ مین سمجہنا نا ممکن تہا چنانچہ واعظ اول باب ١٢ مین ہے مین واعظ یروسلم
مین بنی اسرائیل کا بادشاہ تہا اور ١٦ مین ہے مین نے یہہ بات اپنے دل مین کہی اور
اسیطرح امثال اول باب ١ اور ٢ باب ١ وغیرہ ہزارون مقامونکو دیکہو اور انا جیل
...ن نامہجات وغیرہ اس بات پر گواہ ہین کہ دیکہنے والونکو فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ مصنف
...نا حال بیان کرتا ہے یا کسی غیر کا لیکن توریت سے حضرت موسیٰ کا مصنف ہونا
...ہر جگہہ غائب کے صیغہ سے مذکور ہوا ہرگز ثابت نہین ہے

...ہ جو بعضے اہل کتاب عزرا کے نوین اور دسوین باب اور نحمیاہ کے آٹہوین با

کو اس بات کے لئے دلیل لاتے ہین کہ عزرا نے توریت کو لکہا ہے اونکا صرف گمان ہے کیونکہ اون مین کہین نہین لکہا ہے کہ عزرا نے توریت کو لکہا بلکہ اون بابون سے صرف اسیقدر سمجہا جاتا ہے کہ عزرا نے بنی اسرائیل کی حرکتون پر افسوس کیا اور نحمیاہ کے آٹہوین باب سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ عزرا نے عید وغیرہ کے دستور اور عبادت جو شریعت مین خدا نے حضرت موسیٰ کی معرفت فرمائے تہے یہودی قوم کو سنائے دیکہو نحمیاہ ۸ باب ۱۳ و ۱۴ اچنانچہ عزرا ۷ باب ۶ مین لکہا ہے کہ عزرا موسیٰ کی شریعت مین فقیہ کامل تہا انتہے اس سے ظاہر ہے کہ یروشلم مین آکر ہیکل کی تقدیس اور روزمرہ وہان عبادت اور طہارت وغیرہ کے طور کہ جو یہودی ستر برس بابل مین رہ کر بہول گئے تہے عزرا کو جو کچہہ معلوم تہے بتلادی ہونگی غرض یہہ کسی مقام سے ثابت نہین ہے کہ عزرا نے اس کتاب کو لکہا یا کسی اور نبی نے

پس اس کتاب کے مصنف کا حال ان مختصر بیانون سے کہ مشتے نمونہ از خروارے ہین معلوم ہوا اب کتاب کا حال سُنا چاہیے

سکرمنٹ ۲

ا منتی بادشاہ یہودیہ کے زمانہ مین سنہ عیسوی سے ۶۹۸ برس پیشتر کتاب توریت کہو گئی (مقدس کتاب کا احوال حصہ ا باب ۸ ۲ صفحہ ۱۷ اچہاپہ لندن سنہ ۱۸۴۹ع) اور یوسیاہ بادشاہ کے وقت مین سنہ عیسوی سے ۶۲۲ برس پیشتر خلقیاہ سردار کاہن نے کہا کہ مین نے ہیکل یروشلم مین توریت کی کتاب پائی اور جسوقت بادشاہ نے اوس کتاب کو پڑہوایا تو گہبرا کر اپنے کپڑے پہاڑے ۲ سلاطین ۲۱ و ۲۲ باب اور ۲ تواریخ ۳۴ باب ۱۴ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت بادشاہ اور سب یہودی توریت سے بالکل ناواقف ہوگئے تہے کیونکہ استثنا ۳۱ باب ۲۵ و ۲۶ کے مطابق توریت کی ایک جلد عبادتخانہ مین رکہی تہی اور وہ بہی ۷۴ یا ۷۵ برس بالکل غائب رہی اور

گمان غالب ہے کہ سنہ عیسوی سے ۹۷۱ نوسو اکہتر برس پیشتر رحبعام بادشاہ یہودیہ کے وقت مین جبکہ سیسق بادشاہ مصر نے ہیکل اور بادشاہ کے گہر کو لوٹا او سیوقت سے توریت ضایع ہوئی دیکہو اول سلاطین ۱۴ باب ۲۵ و ۲۶ - اور مقدس کتاب کا احوال فہرست صفحہ ۲۰۵ کیونکہ ببیل سے منسّی کے وقت مین توریت کا کہو جانا ثابت نہین ہے بلکہ اول سلاطین ۸ باب ۹ مین ہے کہ جب حضرت سلیمان نے اوس صندوق کو کہولا اوس کتاب کو اوسمین نپایا سوا دو لوحون کے اوس من اور کچہ نہا اتہے یا یہہ کہ بادشاہ یہوشفات کے بعد جو کہ سنہ ۹۱۴ مسیح سے پیشتر تہا (۲ تواریخ ۱۷ باب ۹) توریت غایب ہوئی کیونکہ اوسکے بعد سے خلقیاہ تک پہر توریت کا کہین ذکر نہین ہے اور ۲ تواریخ ۱۷ باب ۹ سے یہہ ہے ثابت ہے کہ سوا ہیکل کے اور کہین توریت نہی تہی تب تو جو لوگ ملک مین تعلیم دینے گئے توریت اپنے ساتہ لیگئے تہے چونکہ ہر بات کے ثبوت مین شریعت کے مطابق دو یا تین گواہ ہونا شرط ہے استثنا ۱۹ باب ۱۵ - اور ۲ قرنتیون ۱۳ باب عبرانیون ۱۰ باب ۲۸ متی ۱۸ باب ۱۶ خصوصاً اوس حالت مین جبکہ توریت سے قوم کو بالکل ناواقفی ہوگئی تہی اعتبار کے لایق مین تہا کہ دو شخصون نے پائی ہوتی یا دو گواہ ہونکے سامنے کتاب مفقود خلقیاہ نے اوٹہائے ہوتی یہہ ہے کہ چہتر برس یا قریب تین سو برسون تک بے احتیاط پڑے رہنے کے سبب اگر وہ ساری کتاب برباد نہین ہوئی تو بعض اوراق او سکے بوسیدہ اور برباد ہو گئی ہوتے مگر انہیر یہہ ہے کہ اتنی مدت دراز تک اور ایسی بے احتیاط پڑے رہنے پر بہی اوسکی ایک سطر بلکہ ایک لفظ جاتے رہنے کا بہی اہل کتاب اقرار نہین کرتے اس سے ہر دانشمند سمجہیگا کہ یہہ کتاب ہی اور ہے اور وہ توریت اور تہی ہنری وغیرہ مفسرین نے ۲ سلاطین ۲۲ باب ۸ کی تفسیر مین یون لکہا ہے کہ مرمت کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمی سے پائی گئی اور اوسسے بادشاہ

سے کے پاس لائے وہ تہا اصلی نوشتہ پانچ کتابون حضرت موسیٰ کا جو اونکے ہات سے
لکہا گیا اور بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ تہی صحیح اور قدیم نقل اغلب ہے کہ وہ وہ
نوشتہ تہا جو حکم سے حضرت موسیٰ کے رکہا گیا مقام مقدس مین

ایسا سمجہا جاتا ہے کہ وہ تہا کہو یا گیا یا بہولا گیا خواہ بے پروائی سے ڈالدیا گیا
کونہین اون لوگونسے جو جانتے نہ تہے قدر اوسکی یا کہ وہ تہا کینہ سے چہپایا گیا تعجب
بت پرست بادشاہونسے بعوض جلانے اور ضایع کرنے کے اوسے گاڑدیا ہو
امید ہے کہ پہر وہ کبہی ظاہر نہوگا اور اکثرونکا یہی قول ہے —
یا وہ تہی خبرداری سے رکہی گئی اوسکے خیرخواہون سے تا نہ پڑجاوے دشمنوں کے
ہات مین لیکن ہمکو یقین ہے کہ وہی صحیح نقل تہی تمت کلامہ
اس جگہہ مجہے کہنا چاہئے کہ جبکہ اوسکے ملنے کیوقت کوئی اوسکے مضمونسے بہی واقف
نرہا تہا تو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ صحیح نقل تہی اور اگر کسی خیرخواہ نے اوسے رکہا
تہا تو وہ اوسے اپنے گہر مین رکہتا یا پہینک دیتا اور اگر بت پرست بادشاہون نے
کینہ سے اوسکو چہپانا چاہا تو اوسکو جلا دینا اونکے لئے سہل تہا بہ نسبت کہود کر گاڑنے
کے اور اگر کہود کر گاڑ دیا تہا جیسا کہ اکثرونکا یہی قول ہے تو اتنی مدت دراز تک
زمین مین گڑے ہوئی کوئی چیز اور خاصکر کتاب کیونکر خاک نہوگئی ہوگی اور اگر
بے پروائی سے ڈالدیا گیا تو ہیکل مین اوسکے پڑے رہنے کی ایسی کون جگہہ تہی
جو سالہاسال دراز تک ہیکل کے سیکڑون ہزارون خدمتگذارون نے اوسے نہ دیکہا
غرض کہ تفسیر کی عبارت سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ کس بادشاہ کیوقت مین توریت
کہوگئی تہی اور اگر منسی کیوقت مین توریت غایب ہوئی تہی تو جب اوسنے توبہ
کی اور دینداری کی راہ پر چلا تب ضرور توریت ظاہر کیجاتی مگر اوسکے پوتے کیوقت
مین توریت ظاہر ہوئی

پس اس سے ظاہر ہے کہ منسی سے بہت پیشتر توریت ضایع ہو چکی تہی کیونکہ حضرت موسیٰ کے جانشین حضرت یشوع کے بعد اکثر اسرائیلی بادشاہ بت پرست اور اکثر انبیاء جہوٹہے اور کاہن شراب خوار ہوتے تہے اور منسی بادشاہ اور اوسکا بیٹا بہی انہین بت پرستون مین شمار کیا جاتا ہے (۲ سلاطین ۲۱ و ۲۲ باب) اور ۲ تواریخ ۳۳ باب مین منسی کے تائب ہونے اور دیندار ہونیکا بیان ہے یرمیاہ ۲۳ باب ۹۔ ۱۳ اور ۱۴ باب ۱۳ و ۱۵ مین جہوٹہے نبیون اور ۱۳ باب ۱۳ و ۱۴ اور ۸ باب ۲ ۔ ۱۱ مین کاہنون اور نبیون اور بادشاہون اور تمام قوم کی بدکاری مذکور ہے اور ۲ سلاطین اور ۲ تواریخ اور قاضیون کی کتاب مین خصوصاً قاضیونکا ۲ باب ۱۰ ۔ ۱۳ ۔ اور ۳ باب ۷ و ۱۲ اور ۶ باب ۱ وغیرہ مین اکثر قوم اسرائیل کی بت پرستی لکہی ہے یہانتک کہ قاضیون کے ۱۶ باب مین حضرت شمسون کا ایک رنڈی سے آشنائی کرنا اور اول سلاطین ۱۱ باب ۵ ۔ ۸ مین حضرت سلیمان کی بت پرستی مرقوم ہے غرض حضرت شمسون اور حضرت سلیمان کو مستثنے رکہہ کر منسی وغیرہ کی بت پرستی پر جو لحاظ کرین تو اسکا سبب یہی ہے کہ تمام قوم توریت سے ناواقف ہو گئی تہی جبکہ یوسیاہ دیندار بادشاہ کے پاس توریت نہی تو اورونکے پاس کیونکر ہوگی یہہ بربادی مولف کی نظر مین پہلی ہے جو توریت کے لئے واقع ہوئی کیونکہ یوسیاہ بادشاہ کے پاس جب مدت کی کہوئی ہوئی توریت آئی تو بادشاہ اور سب قوم توریت سے اتنے ناواقف تہے کہ اوسکا مضمون سنکر گہبرا گئے باوجودیکہ استثناء ۱۷ باب ۱۸ مین لکہا ہے کہ بنی اسرائیل کا ہر بادشاہ توریت کی ایک نقل اپنے پاس رکہا کرے اس حکم کے بموجب اگر توریت لاویون اور کاہنون کے پاس جو عبادتخانہ کے خدمتگار تہے ہوتی تو ضرور اوسکی ایک نقل اونکے بادشاہ بہی اپنے پاس رکہتے پس ظاہر ہے کہ بت پرستی اور بدکاری کے شوق مین نہ اونہے توریت کی حفاظت

ہوسکے اور نہ اس محکم کی کیونکہ یہہ صرف حکم تہا اور اس سے یہہ ثابت نہین کہ کوئی
بادشاہ بنی اسرائیل اپنے پاس توریت رکہتا ہی ہو لیکن اتنا تو خوب ثابت ہے
کہ صرف ہیکل مین ایکہی جلد توریت کی رہتی تہی اور تمام بنی اسرائیل مزین اگر توریت
سُنتے تہے استثنا ۳۱ باب ۱۰-۱۳ و ۲۶ اور نحمیاہ ۸ باب اور نہ یہہ کہ ہر سال
بلکہ سات برس کے بعد توریت سکو سُنائی جاتی اور سب کے آگے پڑہی جاتی
تہی دیکہو کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والیش
صاحب چہاپہ آبادوشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۱ سوال ۴۵ اس کتاب (یعنے
توریت) کی نسبت موسیٰ نے کیا حکم دیا تہا جواب یہہ کہ ہر ساتوین برس وہ سب
لوگونکے سامہنے پڑہے جاے استثنا ۳۱ باب ۹ - ۱۳ لیکن اس بربادی کے
دلون تک جو کہ از روے ثبوت ۳۴۷ برس رہے نہ کسی بادشاہ کے پاس
توریت تہی اور نہ ہیکل مین کیونکہ اگر ہیکل کے سوا کسی اور کے پاس ہی توریت
رہتی تو خلقیاہ کی توریت پانے پر تعجب کرنیکا کیا مقام تہا اور کیا حاجت تہی جو
خلقیاہ نے اوسے پادشاہ کے پاس بہیجا تعلیم الایمان صفحہ ۱۹ و ۲۰ مین لکہا ہے
کہ منسی اور اموں بت پرست بادشاہون کے عہد مین بائبل کی نقلونکی اسقدر
قلت ہوگئی کہ یوسیاہ بادشاہ نے اپنے سن جلوس کے اٹہارہوین برس تک اوسکی
ایک جلد ہی نہ دیکہی انتہے اب اگر کوئی کہے کہ بائبل مین اوس توریت کے ملنے کا ذکر
ہے اسلئے اوسکی صحت کا ثبوت ہوسکتا ہے تو مین کہتا ہون کہ جن کتابون یعنے
۲ سلاطین اور ۲ تواریخ مین اوس توریت کا ملنا مرقوم ہے اون کتابون کے
مصنفونکا تو ثبوت نہین ہے پہر اونکے بیان کی صداقت کیونکر ہوسکے اور اوسکا
الہامی ہونا تو دوسری بات ہے اور یہی سبب ہے کہ سامری صادوقی
ان کتابونکو معتبر نہین جانتے

اور یہہ جو ۲ تواریخ ۳۴ باب ۲۲ اور ۲ سلاطین ۲۲ باب ۱۴ مین لکہا ہے کہ خلدنبیہ سے اوس توریت کی بابت پوچہا گیا تہا تو اگرچہ خلدہ نے کچہہ توریت کی تصدیق نہین کی صرف اوس عذاب کے وعدہ کا جو یہودی قوم پر نازل ہوا چاہتا تہا بیان کیا ۲ سلاطین ۲۲ باب ۱۶ اس سے کتاب کی صحت کو کچہہ علاقہ نہین ہے اور اگر خلدہ نے توریت کی تصدیق بہی کی ہوتی تو اول اوس نبیہ کا سچا ہونا ثابت کرنا چاہئے جبکہ اکثر نبی جہوٹہے ہوتے تہے مکاشفات ۲ باب ۲۰ یرمیاہ ۶ باب ۱۳ دوسرے حضرت عیسیٰ نے بہی اوس سامری عورت کے جواب مین توریت کی بابت ایسا ہی کہا کہ جس سے نہ توریت کی تصدیق ہوتی ہے نہ تکذیب اگرچہ حضرت عیسیٰ کو توریت کی غلطیان معلوم تہین یوحنا ۴ باب ۲۰ - ۲۲

۴ بابل کی اسیری کے بعد جبکہ سب یہودی بخت نصر بادشاہ کے حکم سے جلاوطن ہوکر ستر برس بابل مین رہے کوئی یہودی ایسا نہ تہا جو اسیری سے بچ رہا ہو یرمیاہ ۴۴ باب ۲ مین لکہا ہے کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے کہ تمنے یہہ ساری بلائین جو مینے یروسلم اور یہوداہ کے سارے شہرون پر نازل کین دیکہین اور دیکہو وے آج کے دن ویران ہین اور اونمین ایک بسنے والا بہی نہین اسیطرح یرمیاہ ۱۳ باب ۱۹ مین بہی ہے یہان تک وہ جلاوطن رہے کہ اونکی بولی بدل گئی اور جب وہ اپنے ملک مین لوٹ آئے تو کلدی زبان کے سوا جو نواحی بابل مین رائج تہی عبرانی اچہی طرح نہ سمجہتے تہے (ازمفتاح الکتاب ردمن صفحہ ۲ دیباچہ مرزاپور ۱۸۵۶ء) ۲ تواریخ ۳۶ باب ۱۷-۲۰ و ۲۱ یہہ اسیری سنہ عیسوی سے چہہ سو برس پیشتر ہوئی اسیری سے پیشتر خلقیاہ کاہن کی پائی ہوئی توریت کی ایکنقل عبادتخانہ مین رکہی رہتی تہی مگر جب بخت نصر بادشاہ نے ہیکل کو ڈہا دیا اور لوٹا اور جلادیا اوسوقت اصل نوشتہ توریت کا بالکل ضایع ہوا چنانچہ یہہ بات

ترتیب جدید اور نئی تالیف کتاب توریت سے جو بابل سے لوٹ آنے کے بعد کی گئی ظاہر ہے

پس بعد مراجعت اہل جلا کے بموجب تسلیم عیسائی علما عزرا کاہن نے سنہ عیسوی سے قریب ساڑھے چار سو برس پیشتر صدر مجلس کے صلاح سے توریت وغیرہ کی نقلون کو شروع بربادی سے ڈیڑھ سو برس بعد اکٹھا کیا دیکھو مفتاح الکتاب رد من چھاپا بیمرا اور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۸۷ عزرا کی کتاب کے احوال مین یہہ فقرہ کہ موسیٰ عزرا نے مسیح سے چار سو چھپن برس پیشتر بنی اسرائل کا دینی بندوبست پھر کیا لیکن بیبل رومن چھاپہ لندن سنہ ۱۸۶۱ء کے سنہ مرقومہ حاشیہ سے ظاہر ہے کہ عزرا نے توریت کے احکام جیسا ذکر نحمیاہ ۸ باب ۱۲ اور ۹ باب ۳ مین ہے قوم کو سنہ عیسوی سے چار سو پینتالیس برس پیشتر سنائے تھے غرض یہہ دوسری بربادی ہے جو ڈیڑھ سو برس توریت کے لاحق رہی اور اوسکے بعد جب پھر اوسے اکٹھا کیا تو اوسے اکٹھا کرنیوالے نے اپنی اور اور لوگون کی زبانی جو کچھہ یاد رہا تھا توریت کو ایک نئے تصنیف کے طور پر لکھا کیونکہ اگر اوسوقت توریت کہین باقی ہوتی تو حضرت عزرا وغیرہ کے ہات سے نقل کیطور پر لکھی جاتی نہ تصنیف کیطور پر اور اسکی بڑی پہچان یہہ ہے کہ قریب سو برس زمانہ اسیری بابل تک یہود کے پاس کوئی نسخہ توریت بابل مین نہ تھا تب عزرا یا کسی دوسرے کو نئی توریت کا نسخہ اسیری سے لوٹکر جمع کرنے پڑا

اوسی زمانہ مین یہودیون مین دو طریق جاری ہوگئے ایک صادقین کہ جنسے سامری اور صادوقی نکلے اور دوسرے خاسدیم انہین سے فریسی اور ستینی نکلے انکے سوا چار اور تھے فقیہ ہیرودی جلوتی لبرتینی صادقین حدیث وغیرہ کا اعتبار نہین کرتے اور سامری اور صادوقی صرف توریت کو جو پانچ کتابون مین

منقسم ہے مانتے اور عہد عتیق کی اور کتابونکو نہین مانتے اور خاص قدیم حدیث کو بہی مانتے تہے فریسی لوگ عالمونکی روایتونکو کلام الہی کے برابر مانتے اور خیال کرتے تہے کہ اگر آدمیون مین سے صرف دو بہشت مین داخل ہون تو ضرور اون مین ایک فریسی ہوگا اور ایسینی لوگ عاقبت کی خوشی کے منتظر تہے مگر جسم کے جی اوٹہنے کی بابت شبہہ رکہتے تہے فقیہ شریعت کی شرح کرنے والے اور معلم تہے ہیرودی ہیرودیس بادشاہ اور اوسکے مربی رومیون کی رضامندی کیواسطے بت پرستی کے کئی رسومات کو مانتے تہے جلوتی یا جلیلی یہودیون مین امور مملکت کی بابت ایک فسادی گروہ تہی لبرتینی (اعمال ۶ باب ۹) یہہ خاص یہودی یا یہودی مرید تہے اور رومی ہونیکا رتبہ پایا یہہ لوگ یروسلم مین اپنا عبادتخانہ جدا رکہتے تہے از مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۶ — ۲۲۸

اسی اسیری کیوقت مین یا اس سے پیشتر عہد نامے کا صندوق کہ جس مین وہ لوحین جو جناب الہی نے حضرت موسیٰؑ کو لکہہ دی تہین اور من کا ایک مرتبان اور حضرت ہارونؑ کا عصا جس مین شاخین پہوٹی تہین (عبرانیونکا ۹ باب ۴ خروج ۲۵ باب ۱۶ و ۲۱ گنتی ۱۷ باب ۱۰) اور جسکی حفاظت تمام بنی اسرائیل اپنی اپنی جان کی طرح کرتے تہے توریت کیطرح گم ہے اور کہین اوسکا پتا نہین لیکن توریت کا گم ہونا صندوق عہد نامہ کے گم ہونے سے بہی پیشتر سے ثابت ہے اول سلاطین ۸ باب ۹ بشپ کولنزو صاحب کہ انگلستان کے فضلا اکابرین سے ہین اونہون نے یہی راے توریت کی نسبت یہہ ظاہر کی کہ یہہ کتاب حضرت موسیٰؑ کی لکہی ہوئے نہین اور الہامی کتاب نہین بلکہ ایک تواریخ معتبر ہے ایسی راے کے لکہنے سے وہ اپنے عہدہ بشپ سے معتطل ہوگئے پرادی کونسل بلکہ معظمہ مین اپیل کیا ہے دیکہئے کیا ہوتا ہے جس شخص نے اس کتاب کو پڑہا ہوگا اوسکو بہت سے شبہات

اس کتاب مین ہونگے کہ حضرت موسیٰ کی ہو الخ

لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۲۳۸ مین ۴۵۲ سنہ چارسو باون لکھہ کر لکھا ہے
کہ مظنون یون ہوا ہے کہ دونون اخبار کی کتابین اس زمانہ مین عزرا نے لکھی ہین
انتہے
اور لطیفہ یہہ کہ اس توریت کو عزرا کی لکھا گئی ہوئی بعض علمار عیسائی سمجھتے
ہین حالانکہ خود عزرا کی کتاب جو بیبل مین شامل ہے عزرا کی لکھی ہوئی نہین ہے
بلکہ پہلی اور دوسری تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور آستر اور ملاکی یہہ چہہ کتابین
قیاساً شمعون صادق سے جو سنہ عیسوی سے دوسو بانوے ۲۹۲ برس پیشتر تہا لکھی
گئین (مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۹ع حسب الحکم لندن ٹرکٹ سوسایٹی
باہتمام پادری مینہر صاحب صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳) یعنے عزرا سے قریب ڈیڑہ سو برس
بعد شمعون نے عزرا کی کتاب کو مندرج کیا دیکھو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲ سطر ۲۲ و
۲۳ مین یہہ فقرہ کہ عزرا ملاکی نحمیاہ کی کتابین شمعون الصادق سے مندرج کی
گئین انتہے اور عزرا کی تصنیف تو ہرگز نہین معلوم ہوتی چنانچہ عزرا ۷ باب اول
وغیرہ اور خصوصاً او سکے ۱۱ آیت سے کہ جسکی بعینہ یہہ نقل ہے (اور اس پروانہ
کی نقل جو ارتخششتا بادشاہ نے عزرا کو جو کاہن اور فقیہ تہا اور خداوند کے حکمون کے
باتون اور اسرائیل پر کے فرضونکو جانتا تہا عنایت کیا) صاف معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ کتاب عزرا کی تصنیف نہین ہے کیونکہ حضرت عزرا اگر اس کتاب کے مصنف ہوتے تو ایسی
تعریف جیسی کہ آیت مین مندرج ہے اپنے مُنہہ سے نکرتے پس عزرا سے قریب ڈیڑہ سو
برس بعد جو یہہ کتاب شمعون نے لکھی معلوم نہین کہ کس کتاب سے عزرا کا یہہ
حال دریافت کرکے لکہا اور اگر کوئی کتاب عزرا کے حال کی تہی تو شمعون کو تصنیف

جدید کی کیا حاجت تہی اس سے ظاہر ہے کہ جسطرح عزرا وغیرہ نے توریت کی
سُنی سنائی باتین قوم کی اصلاح کے لئے جمع کین اسیطرح شمعون نے عزرا کی اور
ایسا ہی حال ملاکی اور نحمیاہ اور آستر کی کتابونکا بہی سمجہنا چاہئیے

۴ انٹیوکس اپی فنس سُریا کے بادشاہ نے سنہ عیسوی سے ایکسو ستر برس پیشتر
یروسلم پر بار بار چڑہائی کی ہیکل کو بیحرمت کیا اور یہودیونکو بُت پرستی کے مذہب
پر چلنے کا حکم دیا اور اسنیوس نامی ایک شخص کو مقرر کیا کہ یہودیونکو بُت پرستی کے
رسومات سکہادے اور جو کوئی انکار کرے اوسے بڑی اذیت سے مار ڈالین
اور جنہون نے بادشاہ کے اس اشتہار کو نمانا اون مین سے جتنے گرفتار ہوے
قتل کئی گئے اور پاک کتابون یعنے توریت اور صحایف انبیا کو تلاش کرکے جسقدر
پایا جلادیا ایکدفعہ مین انٹیوکس نے چالیس ہزار یہودیونکو قتل کیا اور اتنے
ہی یہودی لوگونکو غلامی مین بیچا اور ہیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کروڑ اونسٹہہ
لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ کی مالیت کا لوٹ لیگیا اور اپلونیوس اوسکے سپہ سالار نے
سبت کے دن جبکہ سب لوگ عبادت کے واسطے ہیکل مین جمع تہے قتل عام
کیا یہانتک کہ اون لوگون کے سوا جو پہاڑون پر بہاگ گئے یا غارون مین جا
چہپے تہے کوئی نہ بچا اور سپاہیون نے تمام شہر کا مال لوٹ کر کئی مقامون
مین آگ لگادی اور شہر پناہ کی دیوار اور عالیشان مکانات کو ڈہا کر اونکے
مصالح اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک مضبوط قلعہ بنایا اور سپاہی اسپر مستعد
تہے کہ جو لوگ ہیکل مین عبادت کیواسطے آنے کی جُرات کرین اون کو جان
سے مارین

اسکے بعد بادشاہ نے ہیکل کو جوبیٹر کا مندر کردیا اور اوس دیوتے کی سنگین مورت
کو سوختنی قربانی کے مذبح پر کہڑا کیا از مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۴ع

صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵
باب اول کتاب اول مقابیس میں ہے انٹیوکس نے یروسلم کو فتح کرکے عہد عتیق کے کتابوں کے جتنے نسخے اوسے ملے پہاڑ کر جلا دیئے اور حکم دیا کہ جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلیگی یا وہ شریعت کے رسم بجا لائیگا مار ڈالا جائیگا اور ہر مہینے میں تحقیق اسکی عمل میں آتی تہی اور جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلتی (یعنے زبور یا سبوا یا یرمیاہ وغیرہ) یا ثابت ہوتا کہ وہ رسم شریعت کو بجا لایا ا مار ڈالا جاتا تہا اور کتاب تلف کیجاتی تہی انتہے

تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودیانہ سنہ ۱۸۶۹ع باہتمام پادری رڈولف صاحب میں جسے پہلے ایک بزرگ و عالم ڈاکٹر جان مکڈمل صاحب نے انگریزی زبان میں تصنیف کیا اور سنہ ۱۸۳۸ع میں مطبوع ہوئی تہی صفحہ ۱۹ و ۲۰ میں لکہا ہے قولہ انتی آکس (یعنے انیوکس) ایپی فانس نے اونپر بڑا ظلم کیا اونکی روزمرہ کی قربانیوں کو بند کر دیا ہیکل کی تعمیر کو ساڑہے تین برس تک بند رکہا یہودی دینکی بربادی کی نہایت کوشش کی بائبل کی جلدوں کو تلاش کرکے جلوا دیا اور اوسکے چہپانیوالوں کو قتل کی دہمکی سے دہمکایا انتہے اور اسیطرح لمز کاتہولک کی کتاب مطبوعہ بلدہ ڈبلن سنہ ۱۸۴۲ع صفحہ ۱۵ میں یہی لکہا ہے

پس یہہ تیسری بربادی ہے جو کتب عہد عتیق کی نسبت واقع ہوئی بعد اوسکے جبکہ یہودا و مقابیس نے سنہ عیسوی سے ایکسو پینسٹہ ۱۶۵ برس پیشتر ہیکل کی مرمت کی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵) اوسوقت اوسنے توریت وغیرہ کی ایک نقل عزرا ہی کیطرح اکہٹا کرکے ہیکل میں رکہی اور یہی نقل عیسیٰ مسیح کے زمانہ کے بعد اوسوقت تک کہ شاہ طیطس نے یروسلم کو لے لیا تہا امانت میں رہے مگر پہر شاہ مذکور اوسکو ہیکل سے نکالکر دار السلطنت روم میں لیگیا انتہے از مفتاح الکتاب صفحہ ۲۱

۴۳ طیطس شاہزادہ روم نے سنہ ۷۰ عیسوی مین شہر یروشلم کو غارت کیا اور ہیکل بالکل ڈہا دیا اور گیارہ لاکھ یہودی قتل ہوئے اور ہزارون غلامی مین بیچے گئے اور سب یہودی آدمی جو اس آفت مین مرے اونکا شمار تیرہ[۱۳] لاکھ ستاون ہزار چہ سو ساٹھہ آدمی ٹہرا (الکتاب کے مقامات المعروف رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۰۳) اور توریت ایسی بے نام و نشان ہوگی جسکے لیئے اہل کتاب کو اب تک گمان ہے کہ بادشاہ کتاب کو نکال کر دار سلطنت روم مین لے گیا (مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۲۱) اب میرے اس قول کی کہ صرف ایک جلد توریت کی خاص ہیکل ہی مین رہتی تہی کامل تصدیق ہوگئی اگرچہ مین نے پہلے ثابت کیا کہ حضرت موسٰی کے حکم سے صرف ایک جلد توریت کی ہیکل مین رہتی تہی اور وہین سب یہودی جمع ہوکر توریت آکر سُنتے تہے چنانچہ بابل کی اسیری سے رہا ہونے کے بعد تک بہی اس دستور کا ثبوت توریت ہی سے ملتا ہے (دیکہو استثنا ۳۱ باب ۱۰ — ۱۳ و ۲۶ اور نحمیاہ ۸ باب) اور عیسائیونکے اس گمان سے کہ شاہزادہ طیطس نے جب یروسلم کو غارت کیا تو توریت کو نکال کر دار السلطنت روم مین لے گیا حضرت عیسٰی کے بعد تک بہی اس دستور کا ثبوت کہ صرف ایک جلد توریت کی ہیکل مین رہتی تہی اور اوسکے سوا اور کہین توریت نہ تہی بخوبی ہوگیا کیونکہ اگر ہیکل کے سوا اور کہین بہی توریت ہوتی تو شاہزادہ طیطس جو ہیکل سے توریت کو نکال لے گیا اس سے قوم کو فکر اور غرض کیا تہی مگر مقصود یہی ہے کہ جب تمام قوم مین توریت کا پتا نرہا تب یہہ مشہور کیا کہ شاہزادہ توریت کو روم مین لے گیا (یہان توریت سے مراد صرف حضرت موسٰی کی پانچون کتابین ہین)

لیکن یہہ صرف گمان ہے کہ شاہزادہ طیطس توریت روم مین لے گیا اور اسکا کچہہ بہی ثبوت نہین ہے کیونکہ اوسوقت جبکہ ہیکل کا شعلہ آسمان تک سر اوٹہائے ہوئے

تہا اور لاکہون مقتولون کا خون سفینۂ حواس انسانکو بہائے لئے جاتا تہا ہنگامۂ
حرب وضرب نے شور قیامت برپا کیا تہا اتنی فرصت کسے تہی کہ اُس جلتی ہوئی
آگ سے کتاب کو نکال کر بچا رکہتا فقط کتاب کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل
چہاپہ ایڈن برگ ۱۸۴۶ء صفحہ ۵ مین پادری مریک نے لکہا ہے کہ چہہ ہزار آدمی
ہیکل کی آگ مین مر گئے

پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی رومن تفسیر چہاپہ آلہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۵
مین لکہا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طیطس نے چاہا کہ اوسکو (یعنے شہر کو) اور خاصکر
ہیکل کو بچائے اور اسلیئے اوسنے یوسف مورخ کو کئی بار یہودیون کے پاس بہیجا
کہ اپنی بغاوت کو چہوڑ دو اور شہر میرے قبضے مین کر دو تو مین تمکو معاف کر دونگا اور
تمہارا شہر غارت نہوگا مگر یہودیون نے اس گہمنڈ پر بہروسہ کرکے کہ خدا ہماری
طرف ہے اور ہماری شہر پناہ بہی نہایت مضبوط ہے اوسکی نہ سُنی اور یہان
تک بڑی جانفشانی اور ہمت سے اوسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب شہر اوسکے قبضہ مین
آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہو کر زرک ہیکل اور شہر مین پہیل کر مرد وعورت
سبہونکو مار ڈالا گہرون مین آگ لگا دی پہر یہودی لوگ جو بچا کے لئے ہیکل پر
بہاگ گئے تہے جب اونہون نے دیکہا کہ کچہہ نہ بچیگا تب آپ کئی برآمدون مین آگ
لگا دی اوسوقت رومی فوج حملہ کرکے ہیکل مین گہس پڑے اور ایک سپاہی نے
بغیر حکم کے ایک مشعل جاس ہیکل کے اندر پہینکی تب جلد اوس مین آگ لگ اوٹہی
طیطس نے اوسکے بجہانے کا حکم کیا لیکن اوس زور شور کی ہل چل مین کہان
کسکی سُنتا تہا سپاہیون نے ہیکل پر دہاوا کر دیا اور کسیطرح نہ رک سکتے تہے کا
۵۰ برس بعد اس بربادی کے جبکہ آدرین قیصر نے یہودیونکی بغاوت دیکہی
تو نہایت غصہ ہو کر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروسلم مین آنے نپاوے اور کئی لاکہ

رومیونکو بھی وہان بسایا اور ہیکل یعنے بیت المقدس پر ہل چلوایے اور ایک
مندر جوپٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک بت کو جسکا نام وینس تہا
(یعنے خوبصورتی کی دیوی) نصب کیا بلکہ شہر کے نام کو بدلکر ایک اور نام جو اوسکے
گہرانے کا تہا یعنے ایلیہ رکہا

سنہ چار سو عیسوی کے قریب جبکہ وحشی قومین اوتر کیطرف سے سلطنت
روم پر چڑہ کر قابض ہوئین یہہ قومین بت پرست اور نہایت بیعلم اور وحشی تہین
اور جہان کہین اونکا غلبہ ہوا اونہون نے سارے مدرسون اور کتب خانون
اور علم اور دین کے مکتوبون اور نوشتونکو جلا دیا اس بڑی آفت کے سبب اون
ساری ملکونکے اوپر بیعلمی کی راتون رات کی تاریکی کئی زمانہ تک چہائی رہی
اور مسیحی ایمان کا ایک بڑا ابتدل ہوگیا اسے زمانہ کے بیچ دین محمدی شروع ہوا
از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۲۳۷ چہاپہ مرزا پور سنہ ۱۸۷۱ع

یہودیون نے خود اپنی کتابونکو آپ ہی برباد کیا چنانچہ گریز اسٹم صاحب اپنی ہوملے
یعنے تفسیر مین لکہتے ہین کہ پیغمبرون کی بہت سی کتابین ناپید ہوگئین اسلیے کہ
یہودیون نے غفلت سے بلکہ بے دینی سے بعض کتابونکو کہو دیا اور بعض کو پہاڑ ڈالا
اور بعض کو جلا دیا انتہے اسکا ذکر صاحب تبیین الکلام نے بہی جلد اصفحہ ۵۴
مین کیا ہے ڈاکٹر کنی کاٹ صاحب بیان کرتے ہین کہ عہد عتیق کے عبری تمام
قلمی نسخے جنکا موجود ہونا اب ہمکو معلوم ہے ایکہزار اور ایکہزار چار سو سال بین سنہ کے
درمیان کے لکہے ہوسے ہین اور اس سے وہ یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ تمام قلمی نسخے
جو سات سو یا آٹہہ سو برس پیشتر کے لکہے ہوسے تہے یہودیون کی سنٹ (یعنے مجلس
امرا) کے بعض حکمونکے بموجب معدوم کر دئیے گئے تہے اس سبب سے کہ
اون نسخون مین اون نسخو نسے جو اوسوقت مین خالص گنے جاتے تہے بہت اختلاف

تہا اس بات کو بشپ والٹن صاحب بہی تصدیق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسی
سبب سے ہمارے پاس چہہ سو برس کے نسخے چند ہین اور اسی وجہہ سے سات سو یا آٹہہ
سو برس کے نسخے بہت کمیاب ہین (دیکہو انٹرس کی سائیکلوپیڈیا جلد ۴ بیان

بیبل مین)

سنہ ۶۱۴ عیسوی مین شاہ ایران خسرو نامی نے اوس شہر پر چڑہائی کرکے اوسے لے
لیا اور نوّے ہزار آدمیونکو قتل کیا اور تا مقدور عیسائیونکے سب گرجون اور متبرک مکانون
ڈہا دیا فقط الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۹ و ۲۰
یہہ آٹہوین بربادی ہے اور بعد اوسکے اور قبل بہی یہودی قوم اور عیسائی اون آفتون
مین مبتلا رہے کہ عیاذاً باللہ دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۴ – ۴۲ و ۱۲ ۲
وغیرہ اول قرنتیونکا ۷ باب ۲۶ – ۲۹ چنانچہ ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۷ مین
لکہا ہے کانسٹنٹین کے عہد تک کلیسیا پر دس بڑی آفتین آئین پہلے نیرو شاہنشاہ
کے سبب دوسرے دومشیان تیسرے تراجن اور اوس چوتہے لوکی بیرس پانچوین
سیپٹمی سیویرس چہٹے مکسمیان ساتوین ڈیکی آٹہوین بلوریان نوین اریلیان دسوین
دیوکلیشیان کی دشمنی کے سبب

غرض کہ بابل کی اسیری کے وقت جب توریت ضایع ہوئی تو اسیری سے لوٹ
آنے کے بعد صرف عبادات وغیرہ کے دستور جو لوگون کو کچہہ زبانی یاد تہے لکہہ
رکہتے گئے اور وہ تعلیمات جو آخرت کی بابت توریت مین تہی بالکل نہ جمع کرسکے اسی سبب
سے صادوقی عاقبت کی سب باتون سے منکر ہوئے اور فریسی کچہہ سُنی سُنائی تعلیمات
پر آخرت کا عقیدہ رکہتے رہے اور یہہ توریت کی بربادی کا پورا نشان ہے کیونکہ
ممکن نہ تہا کہ اوسمین آخرت کا ذکر نہوتا تو کیا وہ صرف دنیا ہی کے لئے تہی اس
سے ایسا معلوم ہوا کہ ان سب بربادیون کے بعد جو کچہہ توریت مین سے ہم پہنچ سکا

اور سے کچھ گھٹا بڑھا کر یہہ ترتیب دی جواب موجود ہے
توریت کے اوس مقام مین جہان یردن ندی کے پتہر ونکو نصیب کرنیکا حکم ہے (استثنا ۲۷ باب ۴) یہودی عیبال اور سامری جرزین پڑہتے اور آپس مین ایک دوسرے پر اس لفظ کی تبدیل کرنے کا الزام لگاتے تہے
پادری رنکین صاحب کے رسالہ دافع البہتان درجواب صولۃ الضیغم مین جو امشن الہ آباد کے چہاپہ خانہ مین ۱۸۴۵ء مین چہپا لکہا ہے کہ جب یہودی ہیکل کو تعمیر کرنے لگے اور سامریونکو بسبب اونکی بت پرستی کے شریک ہونے سے مانع ہوے تب سامریون نے حسد سے دوسرے پہاڑ پر ہیکل بنائی اور اپنی کمک کے لئے توریت مین ایک بات بدلی جس سے معلوم ہو کہ یہہ وہی جگہہ ہے جہان خدا نے فرمایا تہا کہ میرے عبادت کرنی چاہئے انتہی لغت کتاب مقدس مطبوعہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۶۵
حضرت عیسیٰ سے جب ایک سامری عورت نے پوچہا کہ ہیکل کا یہی مقام جو سامریون نے بنائی کلام الہی کے بموجب ہے یا یروسلم حضرت عیسیٰ نے دونون مقامونکے بابت کچہہ ذکر نکیا اور نہ دونون مین سے کسی ایک کو جہوٹہا یا سچا بتایا یوحنا ۴ باب ۱۹-۲۵
اس مقام سے اون لوگونکا یہہ دعوی جو توریت کے غیر محرف ہونے پر کرتے ہین کہ حضرت عیسیٰ نے توریت کی تحریف کا ذکر نہین کیا تہا باطل ہوجاتا ہے کیونکہ جسطرح ہیکل کا خاص مقام حضرت عیسیٰ نے اوس سامری عورت کو نہ بتایا اگرچہ خوب جانتے تہے اسیطرح توریت کی تحریف کا بہی اگر ذکر نہین کیا تو کیا عجب ہے اور ممکن ہے کہ ذکر کیا ہو مگر پیچہے سے اور تحریفات کیطرح جنکا خود عیسائی عالمونکو اقرار ہے (دیکہو کلیسیا ہ سکرمنٹ ۴) وہ آیات بہی جنمین توریت کی بربادی مذکور ہو تحریف اور تبدیل کردئے یا نکال ڈالے گئے کیونکہ جب اناجیل اپنی اصلی حالت

پرنہین تو یہہ کیونکر معلوم ہوا کہ توریت کی بربادی
کا ذکر حضرت عیسیٰ نے نہین کیا تہا کیا حضرت عیسیٰ کو اتنا بہی نہین معلوم تہا
کہ حضرت سلیمانؑ کے ایکہزار اور پانچ گیتون مین سے صرف ایکسو سترہ آیتین
رہگئے ہین اور کتاب جنگنامہ موسیٰ اور کتاب الیسیر اور کتاب یاہو غیبا ہین
وغیرہ پندرہ بیس کتابین عہدنامۂ عتیق سے غایب ہین اور کیا حضرت عیسیٰ استثنا کے
آخر باب اور یشوع کے آخر باب کے ملا دینے والے کو بہی نہین پہچانتے تہے کہ
عیسائیونکو اس ناواقفی کے خلجان اور تعلق سے آزاد نکر سکے ہس سکتا ہے
کہ ضرور حضرت عیسیٰ نے اسپر ملامت کیے ہوگی مگر وہ آیتین اب انجیل مین مبدل ہوگئے
ہین اسکے سوا حضرت عیسیٰ نے یہودیونکو عہدنامہ کا صندوق اور من کے
مرتبان اور دونون لوحون کے جنپر شریعت کے احکام خدا کے ہات سے لکہے
تہے اور حضرت ہارون کا عصا جس سے شاخین پہوٹتی تہین (عبرانیونکا ۹
باب ۴) کہو دینے پر جو الزام دیا ہوگا وہ بہی انجیل مین مرقوم نہین ہے اور اس تحریف
کی بابت ملامت کا کچہہ پتا تو ملتا ہی ہے چنانچہ متی ۱۵ باب ۹ مین ہے کہ تعلیم
کرتے مین انسان ہی کے حکم سناتے ہین انتہے اور اسیطرح مرقس ۷ باب ۹
مین بہی ہے
پہر یہہ بہی کہ مسیحؑ کی سب باتین نہین لکہی گئین یوحنا ۲۰ باب ۳۰ اور ۲۱ باب ۲۵
تو ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ نے توریت کی بربادیکا ذکر کیا مگر لکہنے والون نے نہین لکہا
پیدایش ۱۰ باب ۲ سے یونانی ترجمہ مین اتنا زیادہ ہے اسلیئے وہ جو روکے سے
خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے اوسکو اوسکے کہنے سے مارین انتہے ہدایت المسلمین
صفحہ ۱۱ مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء لم مین ہے کہ لفظ اسلیئے آپ ہی دلالت کرتا ہے
کہ مترجم نے اپنی طرف سے توضیح یا فایدہ لکہا ہے انتہے پیدایش ۳۰ باب ۳۶ کے

بعد یہہ عبارت زاید ہے اور خدا کے فرشتے نے یعقوب کو کہا کہ اے یعقوب
وہ بولا مین حاضر ہون تب اوسنے کہا کہ اب اپنی آنکھہ اوٹھا اور دیکھہ کہ سارے
مینڈہے جو بھیڑون پر چڑہے طوقدار اور داغی اور چتکبرے ہین اسلئے کہ جو
کچھہ لابان نے تجھہ سے کیا مین نے دیکھا بیت ایل کا خدا جہان تو نے ستون پر
تیل ملا اور جہان تو نے مجھسے نذر کا عہد کیا مین ہون اب اوٹھہ اس زمین سے
نکل چل اور اپنے کنبے کی زمین پر پھر جا (ہدایت المسلمین صفحہ ایضاً مین ہے)
معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مضمون سامری مین مکرر سہواً لکھا گیا ہوگا انتہے گنتی ۱۰
باب اسکے بعد یہہ عبارت سامری مین زاید ہے اور یہوواہ نے موسیٰ کو خطاب
کرکے فرمایا کہ تم اس پہاڑ پر بہت رہے اب پھرو اور سفر کرو اور اموریون کے
پہاڑ اور انکے سب باشندون مین میدانونمین پہاڑون مین نشیب مین جنوب
کو اور دریا کے کنارے کو کنعانیونکی سرزمین اور لبنان مین بڑی نہر تک جو نہر
فرات ہے جاؤ دیکھو مینے یہہ زمین تمہین عنایت کی داخل ہو اور اوس زمین پر
جسکی بابت یہوواہ نے تمہارے باپ دادون ابراہیم و اسحاق و یعقوب سے
قسم کی کہ تمکو اور تمہارے بعد تمہاری نسل کو دونگا میراث مین لو انتہے یہہ عبارت
عبرانی مین نہین ہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۱۱ مین لکھا ہے کہ حضرت عزرا نے اس
عبارت کو کلام الٰہی نہ پایا اسلئے عبرانی مین داخل نکیا اگرچہ کلام آپکے فقرے
اوس مین کئی ایک مین تو بہی ترکیب اوسکی حدیث وغیرہ سے ہے انتہے اب
اس جگہہ سامری توریت مین ترتیب عزرا کا دعوی کہان گیا جبکہ لکھا ہے یہوواہ
نے موسیٰ کو خطاب کرکے فرمایا الخ کیونکہ ایسے فقرے جنمین موسیٰ کا نام متکلم کے
صیغہ سے نہین ہے یہہ وہی توریت مین عزرا کیطرف سے ملائے ہوئے سمجھے
جاتے ہین اور سامریونکو عزرا کی توریت سے کیا کام تہا اور عزرا کب سامریون کے

توریت کو ترتیب دینے گئے تھے اور اگر عزرا نے بقول مصنف ہدایت المسلمین سامری توریت کو بھی ترتیب دی ہے تو عیبال کیجگہہ جرزین بھی جا کر عزرا ہی نے سامریونکو برگشتہ کیا ہوگا نعوذ باللہ اس مقام پر مصنف ہدایت المسلمین کی ساری قابلیت گم ہوگئی اسی لیاقت پر مسلمین کو ہدایت کرنے چلے تھے او خویشتن گم است کرا رہبری کند

سکرمنٹ ۳

حضرت موسیٰ کی توریت کیطرح باقی اور کتابون مشمولہ توریت کا بھی حال ظاہر ہے چنانچہ معلوم نہین ہوتا کہ حضرت یشوع کی کتاب کسکی تصنیف ہے ڈاکٹر لائٹ فٹ کے نزدیک یشوع کی کتاب بتصنیف فیحاس کی اور کالون کے نزدیک العاذر کی اور بعضی کے نزدیک یرمیاہ کے اور وانٹل کے نزدیک سموئیل کی ہے

اور کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب صفحہ ۱۳ سوال ۷۵ کے جواب مین لکہا ہے گمان ہے کہ پہلی پانچ آیتون کے سوا باقی کل یشوع نے لکہی انتہے لیکن صرف گمان ہے یقین نہین ہے

لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۳۴۲ مین بہی لکہا ہے کہ یشوع کی کتاب جو کہ گمان کی گئی ہے کہ سردار کاہن فیحاس نے لکہی انتہے

مفتاح الکتاب رومن صفحہ ۷۷ مین لکہا ہے کہ اسکا مصنف یشوع تہا مگر کئی ایک باتین جو پچہلے باب مین ہین کسی اور نبی سے لکہی گئین فقط

اس جگہہ بہی وہ اپنے معمولی عقیدے کو کام مین لائے کہ ہنوز اوس پچہلے باب کے لکہنے والا کا ثبوت نہین ہے تو بہی او سکے نبی ہونیکا ثبوت ہوگیا

اسکے سوا وہ ساری کتاب بہی حضرت یشوع کی تصنیف نہین معلوم ہوتی چنانچہ

اس کتاب کے چوبیس باب ہین اور اسکے ۴ باب ۹ مین ہے اور یشوع نے یردن کے بیچ مین
اوس جگہہ پر جہان اون کاہنون کے قدم ثابت ہوے جو عہدنامہ کے صندوق کے حامل
تہے بارہ پتہر نصب کئے چنانچہ وہ آج کے دن تک وہان ہین اور ۵ باب ۹ مین ہے
آج کے دن تک اوس جگہہ کا نام جلجال ہے اور ۷ باب ۲۶ مین ہے پہر اونہون نے
اون پتہرونکا بڑا تودہ کیا جو آج تک ہے تب خداوند نے اپنے قہر کی بہڑک کو اون پر سے
پہیرا اسلئے اوس جگہہ کا نام آجتک وادی اکور ہے اور اسیطرح ۸ باب ۲۸ مین ہے
اور یشوع نے عی کو جلا کے ہمیشہ کے لئے راکہہ کا تودہ کر دیا سو وہ آج کے دن تک ویران ہے
اور اسی باب کے ۲۹ مین ہے اور اوسنے عی کے بادشاہ کو پہانسی دیکے شام تک درخت
پر لٹکا رکہا اور جونہین آفتاب غروب ہوا یشوع نے حکم کیا کہ اوسکی لاش کو درخت سے
اوتارین اور شہر کے دروازے پر پہینک دین اور اوسپر پتہرونکا بڑا تودہ کرین سو وہ آج
کے دن تک ہے اور ۱۰ باب ۱۳ مین ہے تب آفتاب نے درنگ کیا اور ماہتاب کہڑا رہا
یہانتک کہ اون لوگون نے اپنے دشمنون سے انتقام لیا کیا یہہ کتاب الیسیر مین نہین
لکہا ہے اور اسیطرح اسی باب کے ۲۷ آیت اور ۱۳ باب ۱۳ اور ۱۴ باب ۱۴ اور ۱۵
باب ۶۳ اور ۱۶ باب ۱۰ اور ۲۴ باب ۹ ۲ وغیرہ کو دیکہو جنمین آج کے دن تک کے لفظ
پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتاب حضرت یشوع کے زمانے مین نہین لکہی گئی
یشوع ۱۰ باب ۱۳ مین جو کتاب الیسیر کا حوالہ دیا ہے اور اسیطرح ۲ سموئیل اول باب
۱۸ مین ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتاب الیسیر کا ہم عہد یا بعد زمانہ حضرت داؤد
کے ہوا ہے ظاہر ہے کہ کتاب یشوع کا لکہنے والا سیکڑون برس بعد حضرت یشوع کے
ہوگا

یشوع ۱۰ باب ۱۳ کی تفسیر مین ہامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لکہا ہے کہ کتاب الیسیر معلوم ہوتا ہے
کہ ایک مجموعہ تہا تاریخون نظم یا نثر کا بابت بڑے بڑے مقدمون لڑائیون اسرائیل کے الخ

اور یشوع ۱۵ باب ۶۳ جس مین لکہا کہ یبوسی بہی یہوداہ کے ساتہہ آجتک دن تک یروشلم مین بستے مین فقط اس سے ظاہر ہے کہ یشوع کی کتاب حضرت داؤد کے زمانہ مین یا بعد لکہی گئی لیکن مصنف کا بالکل پتا نہین ہے

اسیطرح قاضیون کی کتاب کا مصنف بہی بالکل مفقود ہے بعضے سموئیل کو قاضیون اور روت کی کتاب کا مصنف خیال کرتے ہین (مفتاح الکتاب صفحہ ۸۰) لیکن یہہ تو مشکل ہے اور اسپر کچہہ یقین نہین ہے

اور اسیطرح کتاب ایوب کا حال ہے بعضے الیہو کو اور بعضے موسیٰ کو اور بعضے ایوب کو اسکا مصنف خیال کرتے ہین (مفتاح الکتاب صفحہ ۹۱) مگر ایوب ۳۲ باب ۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ الیہو حضرت ایوب سے تقریر کرنیوالون مین تہا نہ یہہ کہ کتاب کا مصنف اور حضرت موسیٰ سے ایوب کا زمانہ بہت پیشتر تہا چنانچہ اوس مشہور کتاب مین جسکا نام مقدس کتاب کا احوال ہے او سکے صفحہ ۲۳۸ چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۰ع مین حضرت موسیٰ سے ایوب کا آزمایا جانا چہہ سو اٹہتر برس پیشتر اور حضرت ابراہیم سے قریب دو سو برس پیشتر لکہا ہے اور مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۹۱ مین لکہا ہے کہ بہت مفسرون نے ایسا ٹہرایا ہے کہ یہہ (یعنے ایوب) ابراہیم کے وقت سے پیشتر تہا بلکہ اوس زمانہ کا نور تہا جو نوح اور ابراہیم کے وقت کے درمیان گذرا انتہے اور مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ ایوب کی کتاب سنہ عیسوی سے دو ہزار ایکسو اسی یا دو ہزار ایکسو تیس برس پیشتر تصنیف ہوئی

اور حضرت ایوب اس کتاب کے مصنف معلوم نہین ہوتے اس سبب سے کہ اس مین ایوب کا نام ہر جگہہ بصیغہ غائب آیا ہے جیسے کہ توریت مین حضرت موسیٰ کا نام ظاہر اسکاٹ صاحب مفسر انگریزیکا یہہ قول ہے کہ ایوب رہنے والا ارض عوض کا تہا اور زمین عوض معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تہا جانب دکہن اور پورب کنعان کے

بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ (یعنے عُز) ادومیہ مین واقع تہا یہہ بہی خیال کرتے ہین کہ ایوب نسل یساؤ سے تہا اور اور لوگ سمجہتے ہین کہ ابراہیم کی نسل اور قطورہ تیسری بی بی ابراہیم سے تہا اور یہہ بہی کمال اغلب ہے کہ وہ تہا اولاد عُز کی جو کہ بیٹا ناحور کا تہا ابتہے

پیدایش ۲۲ باب ۲۰ و ۲۱ سے ظاہر ہے کہ ناحور حضرت ابراہیم کے بہائی کا نام ہے اور عُز پہلوٹہا ناحور کا تہا اس سب اختلافات سے ثابت ہوا کہ نہ صرف مصنف کتاب ایوبؑ بلکہ حضرت ایوبؑ کا حال بہی اہل کتاب کو تحقیق معلوم نہین ہے
پہر اگر خیال کرین کہ حضرت موسیٰؑ نے کتاب ایوبؑ کو بقول طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی زبان عربی سے عبرانی مین ترجمہ کیا ہے تو اسکا بہی کوئی واجبی ثبوت نہین ہے اور بالفرض اگر ایسا ہو تو یہہ صرف ترجمہ موجود اور وہ اصل کتاب مفقود ہے مصرعہ
نکل ہے سانپ گیا اب لکیر پیٹا کر
بعض علماء اہل کتاب مثل لیکلرک اور میکالس وغیرہ خیال کرتے ہین کہ ایوب کی کتاب کا صرف خیالی مضمون ہے مگر خرقیل نبی کی کتاب کے ۱۴ باب ۱۴ و ۲۰ مین دو جگہہ نوحؑ اور دانیالؑ اور ایوبؑ کے ایک ساتہہ نام لکہے ہین اسطرح پر کہ خدا فرماتا ہے کہ جب مین گنہگار قوم پر اپنا غضب نازل کرون تو ہرچند یہہ تین شخص نوحؑ اور دانیال اور ایوبؑ اوس قوم مین ہون تو بہی وے اپنی صداقت سے صرف اپنی ہی جانونکو بچائینگے مگر میرے غضب سے اوس قوم کو نہین بچا سکتے انتہے اس سے ظاہر ہے کہ اگر نوحؑ اور دنیالؑ نبی تہے تو ایوب بہی نبی تہے
اس سے یہہ بہی ثابت ہوا کہ نبوت خاندان بنی اسرائیل پر منحصر نہین ہے کیونکہ اگر حضرت ایوب کا زمانہ حضرت ابراہیم سے پیشتر تہا یا ایوبؑ نسل یساؤ برادر کلان حضرت یعقوبؑ سے تہے یا حضرت ایوبؑ حضرت ابراہیم کی نسل اور بی بی قطورہ سے تہے یا حضرت ایوبؑ

عزبن ناحوربرادر حضرت ابراہیم کی اولاد سے ہے بہرحال حضرت ایوب خاندان بنی
اسرائیل سے جدا ہے اور اگر حضرت ایوب مورد الہام نہتے تو اونکی کتاب الہامی نوشتون
مین کیون شامل ہوئے جبکہ سب کتاب الہام سے ہے (۲ طمطاؤس ۳ باب ۱۶)
اور دوسری دلیل اسبات کے لئے کہ نبوت خاندان بنی اسرائیل پر منحصر نہیں ہے یہ ہے
کہ روت جو حضرت داؤد کی پردادی اور مندرجہ نسب نامہ حضرت عیسیٰ ہے اور راحاب
فاحشہ (یشوع ۲ باب) غیر یہودی تہین اور یہہ دونون حضرت عیسیٰ کی دادیون
مین گذری ہین کتاب سوال جواب ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش
صاحب مین دلایل قدامت کتاب ایوب کہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ حضرت
موسیٰ کے زمانہ سے نہایت قدیم ہے یہ منسلک ہین (صفحہ ۲۳ سوال ۱۲۸)
۱ ایوب کا مذہب ایسا تہا جیسا کہ ابراہیم کے زمانہ مین مروج تہا ایوب نے قربانی
گذرانی جس سے یہہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اوسکے زمانہ مین کاہن نہ تہے ۲ اس
کتاب مین یہودیونکا اور شریعت موسویکا مطلق ذکر نہین ہے ۳ اس کتاب مین
بنی اسرائیل کے مصر مین مقیم رہنے اور اونکے خروج کرنیکا اشارہ تک نہین ملتا ۴
اس کتاب مین بہت ایسے الفاظ مستعمل ہین جو بہت قدیم تہے اور آخیر زمانہ کی تصنیفون
مین رائج نہین پہر صفحہ ۲۵ سوال ۱۲۹ کے جواب مین لکہا ہے مصنف اپنی دلیلون کے
ثبوت مین پاک کلام کے خاص خاص مقامات کو پیش نہین لاتا اور نہ یہودیون کی سوانح
سے اشارہ کرتا ہے پر عام مذہبی خیالات اور آگاہی کی بنیاد پر اپنی دلیل کو قایم کرتا ہے
اور اسی لحاظ سے جن جن جگہونکا ذکر اس کتاب مین ہوا ہے سو وہ سب زمین کنعان
کی حد سے باہر ہین اور اوسکا زمانہ یہودیون کے نظام پر مقدم ہے چنانچہ خدا کا نام
اس کتاب مین لفظ یہوداہ کے نام سے ملقب نہین ہوا ہے اس کتاب کی عبارت
اس کتاب کے مقصد سے مشابہ کی گئی ہے انتہے

یعقوب کے خط کے ۵ باب ۱۱ مین بہی ایوب کا ذکر ہے گر یہہ کتاب ایوب کے تصنیف یا
اور مصنفونکی جنکے نام علما اہل کتاب نے تجویز کئے کسی عیسائی نوشتہ سے ثابت نہین ہوتی
کتاب طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۹۵ء حصہ ۳ باب ۱ صفحہ ۲۰۸ مین
لکہا ہے کہ ان مین سے موسیٰ نبی پہلا مصنف سمجہا جاتا ہے لیکن بعضے گمان کرتے
ہین کہ کتاب ایوب کا مصنف شاید اس سے بہی قدیم تہا
اور بہت سے زبور ہین کہ جنکے مصنف کا پتا نہین چنانچہ یوسف اوین صاحب پادری نے
جو روم من ہین تفسیر زبورون کی لکہی اپنی تفسیر کے آغاز مین ایک زبور کا مصنف موسیٰ کو
(جو کہ قریب پانسو برس پیشتر حضرت داؤد سے تہے) اور بہتر زبورونکا مصنف داؤد
کو دو زبورونکا سلیمان کو بارہ زبورونکا آصف کو ایک زبور کا ایتان کو گیارہ زبورونکا
بنی قورح کو لکہا ہے اور اکیاون زبورونکا معلوم نہین کہ کون مصنف ہے
اور زبورونکی ترتیب بہی عجب طرح کی ہے چنانچہ اکیاون وغیرہ ہندسہ کے زبور داؤد
کے اور چہیاسٹہہ وغیرہ ہندسہ کے زبور گمنام مصنف کے اور ارسٹہہ وغیرہ ہندسہ
کے زبور پہر داؤد کے اور ایکہتر ہندسہ کا زبور پہر گمنام مصنف کا اور بہتر ہندسہ کا زبور
حضرت سلیمان کا اور تہتر وغیرہ ہندسہ کے زبور آصف کے اور چوراسی وغیرہ ہندسہ کے
زبور بنی قورح کی اور چہیاسی ہندسہ کا زبور پہر داؤد کا اور ستاسی اور اٹہاسی ہندسہ
کے زبور پہر بنی قورح کے اور نواسی ہندسہ کا زبور ایتان اسراخی کا اور نوے ہندسہ
کا زبور موسیٰ کا اور ایک سو ایک وغیرہ ہندسہ کا زبور پہر داؤد کا اور ان دونون کے
بیچ کی زبور گمنام مصنف کے ہین اور ایک سو چار وغیرہ ہندسہ کی زبور پہر گمنام مصنف
کے ہین علیٰ ہذا القیاس اس بے ترتیبی سے ابتری کتاب کی ہر شخص خیال کر سکتا ہے
اسیطرح حضرت سموئیل کی دو کتابون کے مصنف کا پتا معلوم نہین مفتاح الکتاب
صفحہ ۸۰ مین لکہا ہے ان دونون کتابونکا سموئیل نام اسلئے رکہا گیا کہ اُسکے ہور

نبی نے پہلی کتاب کی اکثر باب تصنیف کی چنانچہ یہودیون کی روایت سے معلوم ہوا کہ پہلی کتاب
کے چوبیس باب جنمین سموئیل کی پیدایش اور اعمال اور احوال کا بیان ہے خود اوسی
نبی سے لکہے گئی اور اس کتاب کے باقی باب اور دوسری کتاب بالکل جاد نبی ناتن نبی
سے الخ چنانچہ اول سموئیل ۲۵ باب مین حضرت سموئیل کی وفات کا بیان ہے پس
کون کہہ سکتا ہے کہ پچیسوین باب سے آخر ۳۱ باب تک اول کتاب سموئیل اور تمام
کتاب دوم سموئیل کو حضرت سموئیل نے اپنی وفات کے بعد تصنیف کیا ہے
مگر یہ بہی صرف خیال ہے چنانچہ ان دونون کتابون کے پڑہنے سے صاف ظاہر
ہے کہ حضرت سموئیل اور حضرت جاد اور حضرت ناتن ان مین سے کوئی بہی مصنف
ان کتابون کا نہین ہے چنانچہ اول سموئیل ۱ باب ۲۰ مین لکہا ہے اور ایسا ہوا کہ
پیٹ سے ہوئی (یعنے حضرت سموئیل کی والدہ) اور بیٹا جنی اور اوسکا نام اوس نے
سموئیل رکہا اور ۱۰ باب مین ہے پہر سموئیل نے تیل کی ایک شیشی لی اور اوسکے
سر پر انڈیلی اور ۲ سموئیل ۱۲ باب مین ہے کہ خداوند نے ناتن کو داؤد پاس بہیجا
اور بہت جگہ اور بہت مقام مین کتاب کو دیکہنا چاہئے
دونون کتاب سلاطین کی بابت مفتاح الکتاب صفحہ ۸۳ مین یون لکہا ہے اکثر لوگ
سمجہتے ہین کہ داؤد و سلیمان حزقیاہ بادشاہون نے اپنے اپنے عہد کا بیان کیا ہے پہر
ناتن اور جاد اور یسعیاہ اور عیدو وغیرہ نبیون نے اپنے علحدہ عہدون کا بیان کیا ہے
اور کتاب سوال و جواب ترجمہ یونس سنگہ و پادری رالش صاحب چہاپہ آلہ آباد
مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۲ سوال ۹۱ اور صفحہ ۲۲ سوال ۹۹ کے جوابون مین ان
دونون کتابون کے مصنف کی بابت یون لکہا ہے کہ یا تو عزرا یا یرمیاہ نے لکہا انتہی
پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ کی فہرست مین اول و دوم سلاطین کے مصنف ناتن
جاد اخیاہ عیدو یسعیاہ وغیرہ لکہے ہین

مگر تعجب یہہ ہے کہ تین بادشاہون نے اپنی اپنی تواریخ لکہی اور ایکہی کتاب مین جمع کی اور کیا ان عظیم الشان بادشاہونکے سلطنت مین مورّخ نہ تہے جو انہین آپ اپنی تواریخ لکہنے پڑی اور اسیطرح ان تین چار نبیون نے ایکہی کتاب مین اپنا اپنا حال لکہا اور اسیطرح پر کہ جب عزرا نے انکو ترتیب دی برابر سلسلہ عبارتکا ملگیا یہہ عجیب بات ہے اور یہہ کسیطرح ثابت نہین ہے کہ سلیمان اور حزقیاہ وغیرہ نے اپنا اپنا حال لکہا بلکہ اوس زمانہ سے مدت دراز کے بعد یہہ کتابین لکہی گئین چنانچہ ۲ سلاطین ۲ باب ۲۲ مین الیشع کے ذکر کے بعد دیکہنا چاہیے جہان لکہا ہے کہ آجکے دن تک اور اسیطرح ۱۷ باب ۳۴ و ۴۱ وغیرہ اور ۱۸ باب ۱ و ۲ و ۳ مین حزقیاہ کا نام بصیغہ غایب اور اوسکی تعریف ۳ آیت مین یہہ سب باتین دلیل ہین کہ حزقیاہ اسکا مصنّف نہ تہا اور نہ سلیمان اور نہ داؤد اور نہ کہین بیبل مین یہہ لکہا ہے کہ اسماء مرقومہ بالا سے کوئی مصنّف کتاب سلاطین ہوا

اور نحمیاہ ۱۲ باب ۱-۲۶ دلالت کرتا ہے کہ وہ صحیفہ نحمیاہ کا نہین اور یہان بلا چارہ اونکے مفسّر اقرار الحاق کا کرتے ہین اور الحاق کرنیوالا اونکی نزدیک معیّن نہین ہوسکتا ہارنصاحب جلد چوتہی اپنی تفسیر مین الحاقی ہونے ان آیتونکو ترجیح دیتے ہیں اور کتاب واعظ جو کہ حضرت سلیمانؑ کی تصنیف سمجہی جاتی ہے اوسکو ربّ قمحی کہ یہودیونکا بڑا عالم مشہور ہے تصنیف یسعیاہ اور تالمود کے علماء تصنیف حزقیاہ کے بتلاتے ہین اور گروٹس کہتا ہے کہ بحکم زروبابل کے اوسکے بیٹے ابیہود کی تعلیم کے لئے کسی شخص نے تصنیف کی تہی اور بعضے علماء جرمن کے خیال کرتے ہین کہ بعد قید بابل کے تصنیف ہوئے یعنے حضرت سلیمانؑ سے قریب چار سو برس کے بعد اور تیبل کہتا ہے کہ انٹیوکس اپفنس کے وقت مین لکہی گئے

ور رسالت باب اخیر مثال کے ۲۵ باب سے ۳۱ باب تک تصنیف حضرت سلیمانؑ

سکے نہین ہین بلکہ سیکڑون برس بعد وفات سلیمان کے ملائے گئے ہین چنانچہ امثال
۲۵ باب مین لکھا ہے اور یہہ بہی سلیمان کے امثال ہین جنہین شاہ یہوداہ خزقیاہ کے
رفیقون نے قلم بند کیا ہے یعنے اگرچہ اس آیت مین سلیمان کا نام موجود ہے لیکن حضرت سلیمان
سے تین سو برس بعد خزقیاہ کے رفیقون نے کیونکر انہین قلم بند کیا اور حضرت سلیمان کے
زمانے مین کیون قلم بند نہین ہوے اور امثال ۲۵ باب کی پہلی آیت خزقیاہ کے رفیقون
سے بہی سیکڑون برس بعد کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس مین اونکا نام بصیغہ غایب ہے
اور معلوم نہین کہ کسنے یہہ آیت اپنی طرف سے ملا دی اور گمان غالب ہے کہ اس آیت کو
الحاق کرنیوالا بہی شخص مصنف اون سات بابونکا بہی ہو

اور امثال کے آخر دو باب اجور و لموئیل کی تصنیف ہین معلوم نہین کہ اجور و لموئیل کون اور
کس زمانے مین تہے تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ ہولڈن نے اس خیال کو کہ
لموئیل نام سلیمان کا ہے رد کرکے تحقیق کیا ہے کہ یہہ کوئی اور شخص ہے اور کوئی دلیل کافی
اسبات کی ملی ہوگی کہ کتاب لموئیل اور کتاب اجور الہامی ہین ورنہ کتب قانونی مین داخل
نہوتین

دیکہئے اٹکل سے کہتے ہین کہ ان کتابونکے الہامی ہونیکی قدر مار کو کوئی دلیل کافی ملی ہوگی مگر کچہہ
اسکا ثبوت نہین ہے

چونکہ اجنبی عورتون کے ساتہہ شادی کرنا بنی اسرائیل کو ناجایز تہا استثناء باب ۲۳ و ۳ تو
حضرت سلیمان کی غزل الغزلات کیونکر الہامی ہو سکتی ہین جو فرعون کی بیٹی کے ساتہہ شادی
کرتے وقت کہین تہین کیا خدا نے آپہی اجنبی عورتون کے ساتہہ شادی کرنا بنی اسرائیل کو
منع کیا اور آپہی فرعون کی بیٹی کے ساتہہ شادی کرنے مین حضرت سلیمان کو عاشقانہ
غزلون کا الہام بہیجا اور غزل الغزلات سے زیادہ بموجب عقیدہ اہل کتاب امثال و روعظ
کو سمجہنا چاہئے کیونکہ وہ حضرت سلیمان کے بڑہاپے یعنے اونکی بت پرستی کے دنون مین

(۱ سلاطین ۱۱ باب ۵ سے) تصنیف ہیں کیا کوئی بت پرست بھی الہام یافتہ ہوتا ہے کہاں تک قول درست
رہا کہ ساری کتاب الہام سے ہے ۲ طماوس ۳ باب ۱۶ کیونکہ اس ساری کتاب سے
مراد ہے عہد عتیق کی ساری کتاب دیکہو میزان الحق چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۰ع دوسری چہاپ صفحہ ۶۹
پس اگر یہہ تینوں کتابیں یعنے امثال واعظ غزل الغزلات یا انمین سے ایک بہی غیر الہامی
ٹہرے تو طمطاوس کو دوسرا خط جس مین یہہ آیت ہے کہ ساری کتاب الہام سے ہے
اپنے بیان کی بے اعتباری کے سبب یقینی غیر الہامی ہوگیا کتاب سوال وجواب
ترجمہ پادری یونس سنگہ اور پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع میں
لکہا ہے صفحہ ۴۴ سوال ۴۱۱ کیا جتنی تمثیلیں سلیمان نے کہیں سب اس کتاب میں
درج ہیں (یعنے امثال میں) جواب نہیں اوسنے تین ہزار تمثیلیں اور ایکہزار پانچ
غزلیں کہی تہین دیکہو اول سلاطین ۴ باب ۳۲ انتہے

پس اس سے بخوبی ثابت ہے کہ جسطرح اس کتاب امثال موجودہ مین سات باب پیچہے
سے ملائے گئے اسیطرح اصل کتاب سے بہت کچہہ ضایع بہی ہوچکا ہے یعنے صرف
ایکہی آفت نہیں بلکہ بڑہانے اور گہٹانے دونون طرح کی آفتین اس کتاب کے
لاحق ہوئیں ہین

اور کتاب یسعیاہ کے ۳۶ و ۳۹ باب اور ۲ سلاطین ۲۰ باب کے پڑہنے سے صاف
ظاہر ہے کہ جو ایک کتاب کا محاورہ وہی دوسری کا ہے پس کیونکر ثابت ہوا کہ ایک کا
مصنف اوسکے سوا ہے کیونکہ جسطرح یسعیاہ کا نام بعینہ غایب اور جو بیان لفظ بلفظ
ایک کتاب مین وہی دوسری مین بہی ہے

اور کارکر صاحب کاتلک صفحہ ۱۶۱ اپنے تیسرے رسالہ مباحثہ مین جو ۱۸۵۲ع میں آگرہ مین
چہپا ہے اور وہ مباحثہ پادری وارنصاحب سے ہوا تہا لکہتا ہے کہ مشہور عالمون
جرمنی نے کہا ہے کہ کتاب یسعیاہ مین چالیسوین باب سے چہیاسٹہوین باب تک ممکن

نہین کہ تصنیف یسعیاہ کی ہوا تھے اس سے ثابت ہوا کہ ستائیس باب کتاب
یسعیاہ کے الحاقی ہین اور اس کا کہ صاحب والی مباحثہ کا پادری والد
نے بہی اقرار کیا ہے دیکہو ہدایت المسلمین مطبوعہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۰۰ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۰۶
مین ہے کہ یرمیاہ کا ۵۲ باب عزرا سے لکہا گیا تہا اور اسکاٹ کی تفسیر مین لکہا ہے
کہ اس باب کو عزرا یا کسی اور شخص نے واسطے توضیح پیشین گوئیون یرمیاہ کے جو باب گذشتہ
پر تمام ہوئین اور نوحۂ یرمیاہ کے الحاق کیا ہے اور ہارن صاحب صفحہ ۱۹۵ جلد چوتہی مطبوعہ
لندن ۱۸۲۲ع مین لکہتا ہے کہ یہ کتاب بعد یرمیاہ کے بابل سے یہودیونکی رہائی کے
پیچہے جسکا تہوڑا بیان اوس باب مین پایا جاتا ہے ملایا گیا ہے پس ان عنصرونکی تحریر سے
معلوم ہوا کہ یہ باب قطعاً الحاقی ہے اور الحاق کرنیوالا معین نہین
اور ہارن صاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ اس پیغمبر کے سب ملفوظات عبرانی ہین مگر ۱۰ باب ۱۱
کہ وہ کسدیونکی زبان مین ہے فقط اور ایسا ہی اس رومن بیبل مین جو لندن مین ۱۸۴۱
مین چہپی ۱۱ آیت کے حاشیہ پر لکہا ہے اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لدہیانہ باہتمام
پادری روڈلف صاحب ۱۸۶۹ع جسے پہلے ڈاکٹر جان نیوٹن صاحب نے تصنیف
کیا اور ۱۸۴۳ع مین چہپی تہی اسکے صفحہ ۹ مین لکہا ہے توریت کے سوا پرانے وثیقے کی سب
کتابین ملاکی نبی کیوقت جو مسیح سے چار سو پچیس برس پیشتر تہا عبرانی اور کالدی زبان
مین قلمبند ہوئین انتہی انعت کتاب مقدس مصنفہ مسٹر پادری میتہر صاحب و مرتبہ
پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مشن پریس مرزاپور ۱۸۶۵ع صفحہ ۹۷ کالم ۱ مین ہے کہ
عزرا کی کتاب کچہہ کسدیون کے زبان مین اور کچہہ عبرانی مین لکہی گئی انتہی یرمیاہ ۱۰ باب ۱۱
بہی کسی کسدی زبان والے کی ملائی ہوئی ہے اور فاضل وینما بہی کہتا ہے کہ وہ الحاقی ہے
جیسا اور جا توریت وغیرہ مین ہی مثل اس الحاق کے پایا جاتا ہے
اور یرمیاہ کا نام اس کتاب مین اکثر غائب کے صیغہ سے آیا ہے اس سے ثابت نہین ہوتا

کہ یہہ ساری کتاب یرمیاہ کی تصنیف ہے مثلاً یرمیاہ ۰۸ ۲ باب میں لکھا ہے تب حننیا
نبی نے یرمیاہ نبی کی گردن پر سے جوا اوتارا انتہے اس آیت سے کوئی ثابت نہیں کرسکا
کہ یہہ کتاب حننیاہ نبی کی تصنیف ہے یا یرمیاہ نبی کی اسیطرح کی اس کتاب میں اور مقام
بہی ہیں دیکہو یرمیاہ ۱۱ باب اور ۳ باب اور ۱۸ باب اور ۲۰ باب ۲ و ۳ اور ۲۱
باب ۳ اور ۲۵ باب اور ۲۷ باب اور ۲۸ باب ۵ و ۶ و ۱۲ و ۱۵ وغیرہ

اور کتاب ذکریاہ کا یہہ حال ہے کہ ہارن صاحب جلد ۴ مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء صفحہ ۲۲۳
مین بیان حال کتاب ذکریاہ مین لکہتے ہین کہ اس کتاب کے آخر مین بہ نسبت اول کے بیان
صاف اور مضمون عالی ہے اور اول مین پوشیدہ اور اس فرق کے سبب مسٹر میڈ اور
ڈاکٹر ہمنڈ اور بعض محققین متاخرین نے خیال کیا ہے کہ باب ۹ و ۱۰ و ۱۱ اس کتاب کی
تصنیف ذکریاہ کی نہین انتہے

آستر کی کتاب جو الہامی نوشتون مین شامل ہے عجب طرح کی الہامی تواریخ ہے کہ جس مین
اول سے آخر تک کہین خدا و رسول کا نام نہین ہے صرف اوس بت پرست بادشاہ
فارس کا ذکر تمام و کمال کتاب مین ہے اور اس کتاب کے بہی مصنف کا بالکل پتا نہین
غرض کا بہی اس کتاب مین نہ کسی جگہہ نام ہے اور نہ کچہہ بہی ذکر ہے لیکن اوس بت پرست
بادشاہ کی شراب خواری کی تعریف اور عشق آستر ملکہ مین یہودی قوم کی جان بخشی
مذکور ہے دیکہو آستر اول باب ۷ و ۸ اور ۱۰ - ۱۲ بیحیائی کی بابت اور ۲ باب خصوصاً
اوسکا ۱۲ - ۱۳ حرامکاری کی بابت اور ۵ باب ۶ اور ۷ باب ۲ و ۷ اور بہت قدیم
عیسائیونکو اس کتاب پر شبہہ تہا کاتلک ہیرلڈ کی جلد ۲ صفحہ ۳۴۷ مین لکہا ہے کہ سنٹ
ملیٹو نے کتب واجب التسلیم کی فہرست مین اسکا نام درج نہین کیا چنانچہ یوسی بیس نے
اپنی تاریخ کلیسیا کے باب ۲۶ کتاب چہارم مین لکہا ہے اور سنٹ گریگری نازین زین
نے اپنے شعرون مین صحیح کتابونکے نام ضبط کئے ہین اور نام اس کتاب کا نہین لکہا اور

سنٹ ایم فی لوکیس نے اپنے شعرونمین جو سلیوکس کو لکہے ہے اسپر شبہہ کیا ہے اور سنٹ اتہانی شیس نے نہی ۹ سو جہتی مین اس کتاب کو رد کیا ہے اور اسیطرح مصنف سناپ سس نے بہی

کتاب سوال وجواب پادری یونس سنگہ وپادری والش صاحب چہاپہ آلہ آباد مشن پریس ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۲ سوال ۱۲۸ کے جواب مین لکہا ہے اسکا (یعنے کتاب استر کا) مصنف معلوم نہین پہر اوسی کتاب سوال وجواب کے صفحہ ایضاً سوال ۱۳۰ مین لکہا ہے اس کتاب مین کونسی خصوصیت ہے جواب خدا کا نام اسمین مذکور نہین ہے انتہے

کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ وپادری والش صاحب صفحہ ۱۵ سوال ۹۱ کے جواب مین کتاب روت کی بابت یون لکہا ہے گمان ہے کہ یہہ داؤد کے زمانہ مین رقم ہوئے۔ اسکی پہچلی آیت سے ثابت ہے کہ یہہ کتاب داؤد کے زمانہ سے آگے نہ لکہی گئی ہوگی انتہے

واضح ہو کہ روت حضرت داؤد کی پردادی تہی یعنے روت سے عابد پیدا ہوا اور عابد سے یسی اور یسی سے حضرت داؤد پس چار پشت کے بعد یہہ کتاب حالات روت مین لکہی گئی دیکہو تتی اول باب ۵ پہر کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ اور پادری والش صاحب صفحہ ۹۷ سوال ۲۴۳ کے جواب مین کتاب حبقوق کی بابت لکہا ہے کہ حبقوق نبی کا حال مطلق بہی معلوم نہین انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۹۸ سوال ۲۴۷ کے جواب مین ملاکی نبی کی کتاب کی بابت لکہا ہے کہ اوسکے نام کے سوا اوسکا اور کچہہ حال معلوم نہین ہے اب پادری فانڈر صاحب کا قول کتاب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۴۳ چہاپہ سکندرہ اکبرآباد مطبوعہ ۱۸۵۵ء سے نقل کرتا ہون قولہ توریت کے سب صحیفے (جو انتالیس کتابین ہین) نبیونکے وسیلے سے لکہے گئے حضرت موسیٰ کے ایام سے تخمیناً پندرہ سو برس پیشتر سنہ عیسوی سے حضرت ملاکی نبی تک کہ چارسو برس قبل از سنہ عیسوی تہا مگر بعض صحیفے

کی بابت معلوم نہین کہ کس نبی کے ہاتہ سے لکہے گئے ہین مثلاً ایوب روت سلاطین
وغیرہ کے حقمین یقین سے نہین کہہ سکتے کہ کس نبی نے اونکو لکہا ہے اور بعض کُتب مین اور
نبیونکی بات بہی داخل ہے مثلاً کتاب زبور مین ایسی بہی زبور ہین جو حضرت داود سے نہین
ہین اور ویساہی حضرت موسیٰ کے پانچوین کتاب کا آخر فصل جس مین موسیٰ کی وفات
کی خبر ہے کسی اور نبی سے اوس کتاب مین الحاق کیا گیا فقط تمت کلامہ
پادری فانڈر صاحب نے اس بیان مین سلاطین کے لفظ کے بعد جو وغیرہ کا لفظ لکہا ہے
اس سے ظاہر ہے کہ ایوب روت سلاطین کے سوا اور بہی کتابین ہین کہ جنکے مصنف لامعلوم
ہین اور کتاب اختتام دینی مباحثہ کے مقصد چہارم صفحہ مذکور مین لکہا ہے کہ نبیونکے کتب اور شان
اور نام اور کلام اور اونکا سب لکہا ہوا بہی تورت مین داخل نہین ہوا ہے جانتے اور ایسا ہے
میزان الحق کے صفحہ ۴۵ مین بہی ہے اس سے اور بہت صحیفون کے ضائع ہو جانیکی بہی
گواہی ملتی ہے تو توریت کی برباد ہوکا بہی کیونکر تعجب ہو سکتا ہے اور یہی سبب ہے کہ فوطی فار
مصری کی بی بی کا نام اور حضرت سلیمانؑ کی بی بی یعنی سبا کی بیگم کا نام اور اوس پہل کا نام
جسے کہا کر حضرت آدم بہشت سے نکالے گئے اور شیطان کی برگشتگی اور اوسکے نکالے جانیکا
وقت اور سبب اور روح القدس کا مفصل بیان لکہنے مین اہل کتاب بالکل عاجز و مجبور
ہین یہان تک کہ حضرت عیسیٰ کی طفولیت کا بیان بہی حضرت کی تیس ۳۰ برس کی عمر تک ان
اناجیل مین پایا نہین جاتا اور اسیطرح تثلیث کا بیان کوئی عیسائی نہین کر سکتا
پادری فانڈر صاحب میزان الحق طبع ثانی چہاپا آگرہ سنہ ۱۸۵۰ء باب ۲ فصل ۴ صفحہ ۱۱۴ سطر ۱۶
۱۹ مین لکہتے ہین کہ اوس بندہ کو جو غور و فکر کرکے خدا کی ذات پاک کو دریا مین ڈوب جاے
لازم ہوگا کہ سکوت کا شیوہ اختیار کرے سو ہم بہی سکوت اختیار کرکے اپنے اوس خداوند کی
بندگی کرتے ہین جو تمامی اشیا کو دریافت کرتا اور آپ کسی کی دریافت مین نہین آتا انتہے
میزان الحق کے صفحہ ۱۱۱ مین لکہا ہے کہ انسان کی ناقص عقل و قیاس و گمان کے زور سے ...

کے کم وکیف کو نہین پہونچ سکتی انتہے لیکن تعجب ہے کہ یہہ تثلیث کی تعداد کیسی معلوم ہو گئی

اب کتاب غزل الغزلات کا حال سُنئے طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے اس کتاب کے شروع تفسیر یعنے بیان شان نزول مین لکہا ہے **قوله** تحقیق معلوم ہوا کہ اس کتاب کا مصنف سلیمان ہے جیسے امثال اور واعظ کا اور ہمیشہ سے ایسا سمجہا چاہئیے جیسے پاک کتابین جسطرح اور الہامی کتابونکو پڑہتے ہین اوسیطرح (یعنے عقیدے اور ادب سے) اسکو پڑہنا چاہئیے کیونکہ یہہ کتاب بہی شامل اور کلام الہی کے ہے فقط

اور پہلی آیت کی تفسیر مین اوسی مفسر نے لکہا کہ سلیمان نے بہت سی غزلین کہین اور ان مین بیشک سب بہت دانشمندی کی ہین لیکن صرف یہی مقدس غزلین بچ رہین اور کتب مقدسہ مین شامل کی گئین

مفسرین نے یہہ بہی لکہا ہے کہ حضرت سلیمان نے جبکہ فرعون کی بیٹی سے اونکی شادی تہی یہہ پاک غزلین تصنیف کین انتہے تمت کلامہ اور اسیطرح مفتاح الکتاب چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ سنہ صفحہ ۱۰۰ مین بہی ہے

اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲ مین ہے اور اوسنے (یعنے سلیمان نے) تین ہزار مثالین کہین اور اوسکے گیت ایکہزار اور پانچ تہے انتہے مگر اب اوس ایکہزار اور پانچ مین صرف یہی قصیدہ ہین جو غزل الغزلات مین شامل ہین اس سے بہی کتابونکی بربادی کا حال ظاہر ہے کیونکہ جب یہہ بہی مقدس کتاب ہے اور توریت و زبور وغیرہ مین شامل ہے تو اسکی بربادی اور کتابون کی بربادیکا صاف نمونہ ہے کیونکہ مین نے توریت کی بربادیکا ذکر رحبعام بن سلیمان کیوقت سے شروع کیا ہے اور حضرت سلیمان کے غزل الغزلات علماء اہل کتاب کے عقیدے کے موافق رحبعام کی سلطنت سے بیشتر تہے یعنے تصنیف غزل الغزلات کا زمانہ سنہ عیسوی سے بیشتر ایکہزار چودہ برس اور رحبعام کیوقت مین ہیکل وغیرہ کا لٹنا سنہ

عیسوی سے پیشتر نوسو اکیتھر برس لکھا ہے اور غزل الغزلات کا اصلی شمار بر زیر ہنا علاوہ
کتاب کے قولون سے بالاتفاق ثابت ہے اور اب غزل الغزلات مین صرف یکسو ستره
ایتین مین کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب چہاپہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۴۴ سوال ۱۷ اسکے جواب مین غزل الغزلات کی بابت
لکھا ہے کہ اس مین تمثیل کے طور پر مسیح اور کلیسیا کی باہم محبت کا بیان ہے انکے
مطلب یہہ کہ کلیسیا مسیح کی زوجہ ہے اور وہ اپنی زوجہ سے اختلاط کرتا ہے
اس پاک کتاب کے مقدس ہونیکا عجیب سبب ہے یہہ تمام مقدس المقدسات بیان نغمہ
ونازسے بہری ہے اور خداتعالے کا نام تک کہین اس پاک کتاب مین پایا نہین جاتا یعنے
کہین خدا کا نام اس مقدس المقدسات مین نہین ہے مفتاح الکتاب رومن صفحہ ۱۰۰
مین لکھا ہے جو شعر کی قدردانی کرتے اوہہون نے غزلہائے مذکور کو اول اور عمدہ جانا
خداتعالے کا نام اس کتاب مین کہین نہین ملتا مگر قدیمون کی یہہ سمجہہ ہے کہ اس مین یہوواہ
اور کلیسیا کی آپسکی محبت بیان ہوئی تمت کلامہ مگر یہہ صرف عیسائی اور یہودی عقیدہ کا حسن ہے
ورنہ اوسکے مضمونون سے اوسکا لطف ظاہر ہے میر بن یعقوب جو یہودیونکا قاضی
ہے اوسنے مجہہ سے کہا کہ ایک جگہہ اوس مین خدا کا نام ہے یعنے ۸ باب ۶ مین اور اوسنے
یہہ بہی کہا کہ تمام کتب عہد عتیق مقدس ہین لیکن غزل الغزلات اقدس ترین ہے اور
وہ آیت یہہ ہے خاتم کی مانند مجہے اپنے دلپر لگا رکہہ اپنے بازو کی خاتم کی مانند کیونکہ
عشق موت کی مانند غالب ہے اوسکی غیرت پاتال کی مانند سخت ہے اوسکی سوزشین
آتش کی سوزشین بلکہ لہب الہی ہین غزل الغزلات ۸ باب ۶ لیکن بغور کرنے سے معلوم
ہوگا کہ اسطرح پر خدا کا نام سمجہہ پر ہونا در صل نہونیکے برابر ہے تو بہی سارے
کتاب الہام سے ہے اور تعلیم اور الزام اور سدہارنے کے اور راستبازی مین تربیت
کرنیکے واسطے فایدہ مند ہے تاکہ مرد خدا کامل اور ہر ایک نیک کام مین تیار ہو

سلطان ۳ باب ۱۶ و ۷ اچنانچہ تبرکا تہینکو ایک آئتین اسکی یہی اسقام مین لکہا ہوا
غزل الغزلات اول باب۲ مین ہے وہ اپنے منہہ کے چوموسے مجہے چومے کہ تیرا عشق مے
سے بہتر ہے اوسی باب کے ۹ آیت مین ہے اے میری جانی مین تجہے فرعون کے
رتہہ کے گہوڑیون مین سے ایک سے تشبیہ دیتا ہون اور ۴ باب ۹ مین ہے اے
میری بُوا اور میری زوجہ تونے میرا دل چہین لیا تونے اپنی ایک آنکہہ سے اپنے گلے
کی ایک زنجیر سے میرے دلکو غارت کیا ہے اور ۴ باب ۱۰ مین ہے میری بہن میری
زوجہ تیرا عشق کیا خوب ہے تیری محبت مے سے زیادہ لذیذ ہے الغرض کہ
یہہ تمام مقدس المقدسات کتاب یعنی الہامی مضمونون سے بہری ہے اگر زیادہ
شوق ثواب ہو تو اوس ساری کتاب کی تلاوت کرنا چاہئے

سکرمنٹ ۴

نہ فقط غزل الغزلات بلکہ توریت وغیرہ مین ایسی تعلیمات اکثر پائے جاتے ہین چنانچہ
روت موابی جو حضرت عیسیٰؑ کی دادیون مین تہی (متی ۱ باب ۵) اوسی مواب
کی نسل سے تہی جو حضرت لوط کی بڑی بیٹی نے اپنے باپ سے جنا پیدایش ۱۹
باب ۶ ۳ و ۷ ۳ روت ۱ باب ۴ اور ۴ باب ۱۳ و ۱۷ اگرچہ استثنا ۲۳ باب ۳
مین ہے کہ عمونی اور موابی کبہی خداوند کی جماعت مین داخل نہون انتہےٰ اطاہر
اسکا نقصاحب مفسر انگریزی نے اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے **قولہ** چونکہ روت
موابی کی شادی ہوئی بوعاز سے اور اوس سے داؤد بادشاہ اور اوسکی نسل ظاہر ہوئے
یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ قانون (استثنا ۲۳ باب ۳ کا) صرف مردونکے واسطے
تہا نہ یہہ کہ عورتونکے واسطے بہی انتہے مگر آیت مین تو علی العموم سب مردون اور عورتون
کا ذکر ہے نہ یہہ کہ صرف مرد لیکن جبکہ حضرت داؤد اور بموجب نسب نامہ مندرجہ قصہ
حضرت عیسیٰؑ بہی اوسی نسل سے تہے اسلئے مفسرین عیسائی کو یہہ تاویل ضرور ہوئی

پہر یہہ کہ حضرت داؤد وغیرہ بہی جبکہ روت کی نسل سے ہیتے تو اوسی نسل کے مردوں میں
یہہ بہی شامل ہو سکے ہوسیع نبی کو فاحشہ عورت سے زناکاری کرنیکا خدا کیطرف سے
حکم ہونا ہوسیع ا باب اور ۳ باب ا اور واضح ہو کہ پہلے باب والی عورت سے نکاح
کرنیکا کہین ذکر نہین ہے اور اوس سے اولاد بہی ہوئی اور ۳ باب مین دوسری
عورت کا ذکر ہے جس سے کوئی اولاد نہین ہوئی اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے عیب پوشی
کرکے لکہا ہے کہ یہہ عورت یا وہ ہے جسکا پہلے یعنے ا باب مین ذکر ہوا یا کوئی دوسری
جس سے قایم کی ہو سیع نے اپنی محبت انتہے
یہوداہ کی بہو نے اپنے خسر سے زنا کرایا اور اوسکی نسل سے مسیح کا پیدا ہونا پیدایش
۳۸ باب ۱ متی ا باب ۳ راحاب فاحشہ کا جہوٹہہ بولنے کے سبب نجات پانا اور
مسیح کی دادی بنین ہونا یشوع ۲ باب متی ا باب ۵

اسیطرح روت ۳ باب اور اسیطرح استر ۲ باب
حضرت داؤد کا اوریاہ کی جورو سے زنا کرنا اور اوسکی نسل سے مسیح کا پیدا ہونا ۲ سموئیل
۱۱ باب متی ا باب ۶
حضرت یعقوب کا جہوٹہہ بولکر بڑے بہائی کی برکت آپ لینا پیدایش ۲۷ باب
حضرت بی بی سارہ کا جہوٹہہ بولنا پیدایش ۱۸ باب ۱۵
حضرت ابراہیم کا جہوٹہہ بولنا پیدایش ۲۰ باب ۱۹
حضرت اسحاق کا جہوٹہہ بولنا پیدایش ۲۶ باب ۹
بیت ایل کے ایک نبی کا جہوٹہہ بولنا اوّل سلاطین ۱۳ باب ۱۱ — ۱۸ اسمرون کے
چار سو نبیون کا خدا کی بہیجی ہوئی روح کے ورغلانے سے جہوٹہہ بولنا (۲ تواریخ ۱۸ باب)
اور بعضے عیسائی جو کہتے ہین کہ وہ جہوٹہہ کی نبی تہی تو یہہ غلط ہے کیونکہ روح کی بلوائی ہوئی
وہ بولی تہی (متی ۱۰ باب ۲۰) اور ایک نبی جو سچا نکلا وہ بہی تو اونہین مین کا تہا اور

یہوشفات بادشاہ یروسلم نے اوسہین خداوند کے نبی کہا تہا ۲ تواریخ ۱۸ باب ۲۰ و ۲۱ امثال ۱۶ باب ۴ مین ہے خداوند نے ہر چیز اپنے لیے بنائی ہان شریرون کو بہی اوسنے برے دن کے لیے بنایا اور اسیطرح لیسعیاہ ۳۰ باب ۲۸ اور ۲۹ باب ۱۰ اور ۴۵ باب ۷ مین ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا شرکا ہی بانی ہے اور اسکے مطابق وہیونکے ۱۱ باب ۸ اور ۹ باب ۲۱ مین بہی ہے

حضرت یوسفؑ کا اپنے بہائیون سے جہوٹہہ بولنا پیدائش ۴۲ باب ۱–۱۷

حضرت نحمیاہ کا بت پرست بادشاہ فارس کو شراب پلانے مین نوکری کرنا نحمیاہ ۲ باب ۱ اور ۱ باب ۱۱

حضرت اسحاقؑ کی مینوشی اپنے بیٹے حضرت یعقوبؑ کے ہات سے پہر برکت دینا پیدائش ۲۷ باب ۲۵

حضرت افتاح نے خدا کی نذر مان کر اپنے بیٹی کو قربانی کیا قاضیونکا ۱۱ باب ۳۰–۴۰

واضح ہو کہ اگرچہ ان مروجہ کتب مقدسہ مین یہہ سب باتین لکہی ہین مگر ہم مسلمان ان باتونکو ہرگز سچ نہین جانتے ہین بلکہ ہمارے نزدیک سب انبیاء علیہم السلام پاک اور معصوم ہین اسکے سوا توریت وغیرہ مین مبالغے شاعرانہ بہی بہت ہین کہ جو محاورہ انسانی سے علاقہ رکہتے ہین نہ یہہ کہ کلام ربانی سے چنانچہ استثنا ۱ باب ۲۷ و ۲۸ مین ہے عموریون کے شہر کی دیوارین آسمان تک ہین اور قاضیون کے ۲۰ باب ۴۰ مین ہے کہ شہر سے آسمان تک شعلے اوٹہے اور یشوع ۸ باب ۲۰ مین ہے کہ وہان شہر سے آسمان تک اوٹہہ رہا ہے اور اول سموئیل ۵ باب ۱۲ مین ہے کہ شہر کا نوحہ آسمان تک گیا تہا اسیطرح اور ۲ سلاطین ۹ باب ۸ مین ہے مین اخی اب کا ایک ہی اسرائیل مین باقی نرکہونگا جو اوسکی دیوار پہ موتتے اسیطرح اول سموئیل ۲۵ باب ۲۲ اور اول سلاطین ۱۴ باب ۱۰ اور ۱۶ باب ۱۱ اور ۲۱ باب ۲۱ مین بہی ہے اور حضرت شمسون کی بی بی کو جب قوم نے تنگ کیا تو

حضرت شمسون کا قوم کے لوگون سے خطاب کہ اگر تم میری بچھیا کو ہل تلے نہ جوتتے تو میری پہیلی کبہو نہ بوجہتے (قاضیونکا ۱۴ باب ۱۸) اور خروج ۱۹ باب ۳ و ۴ مین ہے تب موسے خدا پاس چڑہا اور خداوند نے اوسے پہاڑ سے بلایا اور کہا کہ تو یعقوب کے خاندانکو یون کہیو اور بنی اسرائیل سے یون بیان کیجو کہ تمنے دیکہا مین نے مصریون سے کیا کیا اور تمہین عقاب کے پرون پر بیٹہا کر اپنے پاس لے آیا انتہے اور اول سلاطین ۱۸ باب ۲۷ مین ہے الیاس اونپر ہنسا اور بولا چلا کے پکارو کیونکہ وہ تو ایک خدا ہے شاید وہ کسی سے باتین کر رہا ہے یا کسی کام مین مشغول ہے یا کہین سفر مین ہے اور شاید کہ وہ سوتا ہے سو ضرور ہے کہ وہ جگایا جاوے انتہے اور ایوب ۱۲ باب ۲ مین ہے شک نہین ہے کہ تم خاص لوگ ہو اور دانائی تمہارے ساتہہ مر گئی انتہے ان پہلے دونون طرز و نکو ہجو ملیح کہتے ہین از مفتاح الکتاب صفحہ ۲۸۲

یرمیاہ ۳ باب ۱۳ مین قوم اسرائیل سے خدا فرماتا ہے صرف اپنی بدکاری کا اقرار کر اور کہہ کہ مین خداوند اپنے خدا سے پھر گئی ہون اور ہر ایک ہرے درخت کے تلے بیگانونکے ساتھہ اپنی راہ روش کو خراب کر دیا ہے اور اسی باب کے ۲ آیت مین ہے پہاڑونکی طرف اپنی آنکہین اوٹہا اور دیکہہ کونسی جگہہ ہے جہان تو یار کے ساتہہ ہمبستر نہین ہوئی اور اسی باب کے ۲۰ آیت مین ہے جس طرح سے جورو بیوفائی سے اپنے خصم کو چہوڑ دیتی ہے ویسہی طرح تمنے اے اسرائیل کے گہرانے مجہسے بیوفائی کی اور ۸ و ۹ آیت مین ہے اور مین نے دیکہا کہ جب اسی باعث سے کہ اوسنے زناکاری کی تہی مین نے برگشتہ اسرائیل کو نکالا اور اوسے طلاقنامہ لکہہ دیا باوجود اسکے اوسکی بیوفا بہن یہوداہ نہ ڈری بلکہ اوسنے بہی جا کے چہنالا کیا الخ اور اسیطرح حزقیل ۲۳ باب ۴ اور ہوسیع ۲ باب ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۲۰ وغیرہ و یرمیاہ ۲ باب ۲۰ کو دیکہنا چاہئے کہ غزل الغزلات سے بہی بڑہکر ہے از رومن میل چہاپہ شمن سنہ ۱۸۶۰ عیسوی

اب تہوڑا بیان ناسخ و منسوخ کا بہی کرنا چاہیے حضرت یعقوب کی شریعت مین حقیقی بہنون کا ایک ساتہہ نکاح ایک مرد سے جائز تہا پیدایش ۲۹ باب مگر حضرت موسیٰ کی شریعت مین منسوخ ہوا احبار ۱۸ باب ۱۸ پہر یہہ کہ پہلے شریعت مین پہوپہی سے نکاح درست تہا خروج ۶ باب ۲۰ مگر حضرت موسیٰ کی شریعت مین منسوخ ہوا احبار ۱۸ باب ۱۲ اور ۲۰ باب ۱۹ حضرت آدم کی شریعت مین حلال جانور چرند پرند کا خون و چربی بہی حلال تہا پیدایش ۱ باب ۳۰ حضرت نوح کی شریعت مین وہ حکم منسوخ ہوا اور خون جانورونکا حرام ہوا پیدایش ۹ باب ۴ حضرت موسیٰ کی شریعت مین وہ حکم بہی منسوخ ہوا اور خون اور چربی اور سور اور بعض اقسام جانورونکے حرام ہوگئے استثنا ۱۴ باب ۱۷ احبار ۳ باب ۱۷ اور ۱۱ باب ۴ — ۸ حضرت موسیٰ نے اجازت دی کہ بعد نکاح کے اگر کسی سبب سے جورو ناپسند ہو تو اوسے طلاق دے اور طلاقنامہ لکہہ دے استثنا ۲۴ باب ۱ مگر حضرت عیسیٰ نے یہہ منسوخ کیا متی ۵ باب ۳۱ و ۳۲ حضرت ابراہیم کی شریعت مین سوتیلی بہن سے نکاح درست تہا پیدایش ۲۰ باب ۱۲ حضرت موسیٰ کی شریعت مین یہہ حکم منسوخ ہوا احبار ۱۸ باب ۹ اور ۲۰ باب ۱۷ گنتی ۲۲ باب ۲۰ مین خدا نے بلعام پاس آکر اوسے جانے کی اجازت دی مگر جب صبح کو بلعام موابی امیرون کے ساتہہ چلا تب اوس جانے پر خدا ناراض ہوا اگرچہ اپہی اجازت دہی تہی مگر اپنا پہلا حکم منسوخ کیا اور بے سبب غصہ ہوا گنتی ۲۲ باب ۲۳ — ۳۲ ۲ سلاطین ۲۰ باب ۱ — ۵ مین ہے کہ پہلے یسعیاہ کی معرفت حزقیاہ کو مرنے کا حکم کیا اور اپہی یسعیاہ لوٹ کر صحن مکان تک نہ آئے تہے کہ خدا نے اپنا پہلا حکم منسوخ کیا

توریت وغیرہ کے وہ تحریفات جو پایۂ ثبوت کو پہنچ چکے ہین

ایک کتاب موسومہ کیفیت نامہ جسے پہلے پادری شلر صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اوسے پادری اسٹر ا، صاحب نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۴۸ء ہے اوس

سنتالیسویں صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے قول شاہ آسا کی ایام سلطنت کے شمار مین قدرے غلطی معلوم ہوتی ہے چنانچہ لکہا ہے کہ اسرائیل کے بادشاہ بعاشا نے شاہ یہوداہ آسا کی سلطنت کے تیسرے برس جانشین ہو چوبیس ۲۴ برس تک سلطنت کی اور آسا کے اٹھائیسوین برس وفات پائی سو اس حساب سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ بعاشا نے شاہ یہوداہ کی سلطنت کے چھتیسوین ۳۶ سال شہر رامہ کو حصین بنایا ہو لیکن اس مقدمے مین عالمون کی رائے متفق نہین جو اصح ہو کہ کتاب قدیم کی نقل مین عجب نہین کہ غلطی واقع ہوئی ہو اور یقین ہے کہ بعاشا کی وہ کیفیت جو رامہ سے واسطہ رکہتی ہے ایسی ہی ہوا انتہی ملاحظہ ۱۶ باب ۱ اول سلاطین ۱۵ باب ۳۳ کو دیکہنا چاہیے

ایضاً صفحہ ۲۲۵ یاہو کا بیٹا یہواخز شاہ یہوداہ یواس کی سلطنت کے تیئسوین ۲۳ سال بادشاہ ہوا پہر جو یہواخز نے سترہ برس تک سلطنت کی تو فوت ہو کر اسکا جانشین یوآس شاہ یہوداہ یوآس کی سلطنت کے چالیسوین ۴۰ سال بادشاہ بنا ہو پہر دریافت ہو گا کہ یوآس اوس بادشاہ کے سینتیسوین ۳۷ سال بادشاہ ہو چکا تہا اب اس حساب سے یہواخز شاہ یہوداہ یوآس کی سلطنت کے تیئسوین ۲۳ سال نہین بلکہ اسکے اکیسوین ۲۱ سال جانشین ہوا اب اس حساب کے فرق کا یہ جواب ہے کہ نقل مین سہو واقع ہوئی انتہی

ایضاً صفحہ ۲۲۵ اب ایسے ہی یوسیاہ کی سلطنت کے شمار مین بہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ کتاب کے حساب کے بموجب یوسیاہ شاہ اسرائیل یربعام کی سلطنت کے ستائیسوین ۲۷ سال جانشین ہوا پہر جاننا چاہیے کہ یوسیاہ کا باپ امسیاہ شاہ اسرائیل یوآس کی سلطنت کے دوسرے سال جانشین ہوا اور انتیس ۲۹ برس تک سلطنت کرکے یربعام کی پندرہوین ۱۵ سال جان بحق ہوا اب اس حساب سے ناممکن ہے کہ یوسیاہ یربعام کی ستائیسوین ۲۷ برس بادشاہ ہوا ہو بلکہ اوسکی سلطنت کے پندرہوین سال اب اس مختلف بیان کا جواب یہ ہے کہ حساب کے نقل مین بہول ہو گئی ہوا انتہی

۲ سلاطین ۸ باب ۲۶ مین ہے کہ اخذیاہ بائیس ۲۲ برس کا تہا جبکہ بادشاہ ہوا اور ۲ تواریخ ۲۲ باب ۲ مین ہے کہ اخذیاہ بیالیس ۴۲ برس کا تھا جبکہ بادشاہ ہوا پس دونون مقامون مین ۲۰ برس کا تفاوت ہے اور ۲ تواریخ ۲۲ باب ۲ صریح غلط ثابت ہے جبکہ اُسکا باپ یہورام اپنی وفات کے وقت چالیس ۴۰ برس کا تہا اور اخذیاہ اپنے باپ کے مرتے ہی تخت پر بیٹہا اگر اوسکی عمر تخت نشینی کے وقت بیالیس برس کے قرار دین تو بیٹا باپ سے دو برس بڑا ٹہرے

درمیان چہٹی اور دسوین صدی کے یہودیون کے دو مدرسے تہے ایک بابل مین جو مشرق مین ہے دوسرا ٹی بیریس مین جو مغرب مین ہے ان دونون مدرسونمین یہودیون کے علم کا بڑا چرچا تہا اور کُتب مقدسہ بہت کثرت سے نقل کیجاتی تہین اس سبب سے یہودیون مین کُتب مقدسکی دو قسمین پیدا ہوئین جو نسخے پہلے مدرسہ مین مروج تہے وہ اورینٹل ریڈنگ (یعنے مشرقی نسخے) کہلاتے اور جو دوسرے مدرسہ مین تہے وہ آکسی ڈنٹل ریڈنگ (یعنے مغربی نسخے) کہلاتے تہے اٹہوین یا نوین صدی مین ان دونون نسخون کا مقابلہ ہوا اور جہان جہان اختلاف نکلا اوس پر نشان کیا گیا اور وہ اختلافات مختلف طور سے شمار ہوئی اور اونکی تعداد ۲۱۰ و ۱۴ و ۲۰۳ و ۲ تک تہی مشرقی نسخے کے اختلاف ایسٹرن ریڈنگ اور مغربی نسخے کے اختلاف ویسٹرن ریڈنگ کہلاتے ہین

ابتداے گیارہوین صدی مین عرن بن عشر پریسیڈنٹ مدرسہ ٹی بیریس اور یعقوب بن نفتالی پریسیڈنٹ مدرسہ بابل نے مشرقی اور مغربی یہودی قلمی نسخون کا مقابلہ کیا اور جوان نامی یہودی عالمون نے اختلاف پائے وہ ۴۴۶۸ سی زیادہ ہوسکتے مین ایک بات کو چہوڑ کر باقی اعراب سے متعلق ہین اور اس سبب سے چندان لایق لحاظ نہین ہین مغربی نسخی اور عبری عہد عتیق کے چہپے ہوئی نسخے جواب موجود ہین اور ہمارے ملک مین بہی پائیجاتے ہین وہ بہت کر عرن بن عشر کے نسخے کی پیرو ہین

پاک نوشتہ تمام کتب دنیوی سے زیادہ تر برباد ہونے کے خطرہ مین رہا کیونکہ یہودیون پر بڑی مصیبت اور اونکے درمیان بہت سے انقلاب و تشویش ہے اکثر اوقات عنقریب تمام یہود بُت پرستی مین گرفتار ہوئے اور باقی جو خدا پرست تھے نہایت ستائے جاتے تھے سو اغلب ہے کہ ایسے وقتون مین بُت پرست یہودیون نے کلام الٰہی کی جلدونکو برباد کیا ہو کیونکہ منسی اور آموں بُت پرست بادشاہون کے عہد مین بیبل کی نقلون کی اسقدر قلت ہو گئی کہ یوسیاہ بادشاہ نے اپنے سن جلوس کے اٹھارہوین برس تک اوسکی ایک جلد بھی نہ دیکھی۔ پہر کالدیون نے ملک یہوداہ کو ایسا تباہ کیا کہ یروسلم اور ہیکل بالکل برباد کر دیا اور باقی لوگ جو اس آفت سے بچ گئے تھے بابل کی اسیری مین گرفتار رہے بابل کی اسیری سے خلاصی پانے کے بعد یہودیون نے فارسی اور یونانی بادشاہون سے پہر سخت اذیتین اوٹھائین۔ خاصکر کے انٹی آکس اپی فانس نے اُن پر بڑا ظلم کیا اونکے روزمرہ کی قربانیونکو بند کر دیا ہیکل کی تعمیر کو ساڑہے تین برس تک بند رکھا یہودی دین کے برباد کرنے کو نہایت کوشش کی بیبل کے جلدونکو تلاش کر کے جلوا دیا اور اوسکے چھپانیوالونکو قتل کی دہمکی سے دہمکایا۔ پہر سنہ مسیحی کے چوتھی صدی کے شروع مین ڈیوکلیشین رومی شہنشاہ نے بیبل کے برباد کرنیکو بہت سی تدبیرین کین۔ پہر گوتھ اور ونڈال وغیرہ وحشی قومون نے عنقریب تمام جلدین اور مدرسے برباد کر ڈالے اور طرفہ تر ماجرا یہ ہے کہ جسوقت بیبل الیسی گمنامی کے خطرہ مین پڑی اوسوقت کوئی مطبع نہ تہا صرف دستی نقلین ہوتی تہین سو وے بہی بہت کمیاب تہین انتہیٰ از تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لدہیانہ سنہ ١٨٦٩ع باہتمام روڈلف صاحب جسے پہلے ایک بزرگ وعالم ڈاکٹر جان مکڈول صاحب نے انگریزی زبان مین تصنیف کیا اور سنہ ۔۔۔ مین مطبوع ہوئی تہی صفحہ ١٩ و ٢٠ باوجود ان بربادیون اور آفتونکے جو لیجیئے عیسائی علماء کہتے ہین کہ توریت وغیرہ محفوظ اور مصئون اب تک ہے اس زبردستی کا کون انصاف

کرے جیوری بارہ قرنون مین سے تو سارے کے تو قرے مفقود ہوگئے اور توریت کا ایک
حرف ضایع نہین ہوا صندوق عہدنامے جسمین توریت رکہی تہی اسیری بابل کے
وقت سے غائب ہے اور توریت محفوظ ہے خود ہیکل ہی کا جس مین توریت رکہی گئی
تہی پتا نہین ہے اور توریت باقی رہی یہہ عجیب اندہیر ہے ان بعض پیشین گوئیان
جو اونکے ظہور کا انتظار کرتے ہوئے یہودی عالمون نے یاد رکہین تہین اور دستورات
عبادات و اخبار وغیرہ جو سینہ بسینہ سے لکہہ لئے گئے اب بہی توریت سب یہودی عالم سادہ لوحی
سے یقین جانتے تہے کہ عبرانی کتب عہد عتیق مین بالکل غلطی نہین ہے اور قلمی نسخون مین
کوئی ایسا اختلاف نہین نکل سکتا جو امر اہم کی نسبت ہو مگر فادر مارن صاحب نے نہایت
دلیری سے اس بات کو رد کیا اور عبری کے قلمی نسخونکی غلطیان اور اختلافات سے
نکالین جو عبری اور سمیریا کی کتب خمسہ موسئی مین اور عبری اور سپٹوا جنٹ کے کتب
عہد عتیق مین تہین پہر لوئیس کیپل صاحب نے اون کتابونکی بہت سے غلطیان بتائین
اور یہہ بہی بیان کیا کہ کس طرح وہ صحیح ہو سکتی مین پہر بشپ والٹن صاحب نے لوئیس
کیپل صاحب کی تائید کی اور اس بات کا اقرار کیا کہ واسطے صحت عبری عہد عتیق کے
کوئی عمدہ قاعدہ بنانا ضرور ہے پہر ستر ہوین صدی مین عموماً یہہ بات قرار پائی کہ عبری
عہد عتیق کے نسخون کے مقابلہ کرنیکی بہت ضرورت ہے

اگستائین یہودیونکو الزام تبدیلی تاریخون کا نسبت اون اسلاف
کے جو قبل اور بعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسئی تک ہوئی دیتا تہا اور یہہ الزام
کی یہہ کہتا تہا کہ اونہون نے واسطے غیر معتبر کرنے ترجمہ یونانی اور دشمنے دین مسیحی کے یہہ
امر کیا اور یہی رائے قدماء مسیحیون عام تہی اور یہہ کہتے تہے کہ قریب سنہ ایک سو تیس عیسوی
کے یہہ تحریف یہودیونے کی فقط از تفسیر ہنری و اسکاٹ انگریزی جلد اول
ہارن صاحب جلد اول مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۱۴۸ مین توریت کی بابت یون لکہتے

ہین کہ الحاق کے باب مین یہہ قبول کیا جاوے کہ توریت مین ایسے فقرے (یعنے الحاقی) موجود ہین پہر دوسری جلد کے صفحہ ۴۴۵ مین یہہ لکہتے ہین کہ عبرانی متن مین محرّف مقامات تہوڑے ہی ہین یعنے صرف ۹ ہی ہین جنہین ہم پہلے ذکر چکے اتنے اور بشپ ہارسلی نے جابجا عہد عتیق مین تصحیح کی ہے جسکا جی چاہے اوسکی کتاب مین دیکہہ لے اور سنے کتنے مقامات الحاقی قرار دیے ہین اور کتنی جگہہ تحریف کا مقر ہوا ہے مثلاً گنتی ۲۶ باب ۳ و ۴ اور یشوع ۱۳ باب ۷ و ۸ و ۵ ۲ قاضیونکا ۲ باب ۴ اوّل صموئیل ۳۰ باب ۲۰ اور ۲ صموئیل ۴ باب ۶ وغیرہ کو محرف لکہا ہے اور یشوع ۳ باب ۱۲ اور ۱۰ باب ۱۵ اور ۱۳ باب ۳۴ قاضیونکا ۱ باب ۱-۹ الحاقی مانا ہے

پہر ہارسلے صاحب اپنی تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ع کے جلد ۴ صفحہ ۲۹۹ مین فقرات مفصلہ ذیل کی بابت لکہتے ہین کہ انہین معلوم ہوتا ہے کہ عبری خراب کی گئی ہے ملاکی ۳ باب میکاہ ۵ باب ۲ + ۱۶ زبور ۸ — ۱ عاموس ۹ باب ۱۱ و ۱۲ + ۴۰ زبور ۶-۸ و ۱۱ زبور ۴

۲ تواریخ ۱۳ باب ۳ و ۱۷ مین ہے ابیاہ نے چار لاکہہ جنگی مرد لیکر جو چنے ہوئے جوانمرد تہے جنگ کے لیے صف باندہی اور یربعام نے بہی اوسکے مقابلے مین آٹہہ لاکہہ چنے ہوئے بہادر لوگ لیکر جنگ کے لیے صف آرائی کی اور ابیاہ اور اوسکے لوگون نے اونہین قتل کرکے بڑی خونریزی کی سو اسرائیل مین پانچ لاکہہ چنے ہوئے مرد گر گئے

ہارسلے صاحب اپنی تفسیر کی جلد اوّل مین فرماتے ہین کہ بہت نسخون لاطینی پرانے مین بجاے چار لاکہہ کے چالیس ہزار اور بجاے اٹہہ لاکہہ کے اسّی ہزار اور بجاے پانچ لاکہہ کے پچاس ہزار پائے جاتے ہین اور اغلب یہہ ہے کہ انہین نسخون کے لکہے ہوئے عدد سچے ہون انتہی اور ایسے تو سیکڑون ہزارون مقام مین سکتا بیان کہانتک ہوسکے دیکہو اوّل تواریخ ۱۱ باب ۱۲ اور اوسکے ساتہہ ۲ سموئیل ۲۳ باب ۱۸ وعلیٰ ہٰذالقیاس گشتاین ورگرینا ستم اور جسٹن شہید نے جو قدیم مسیحی عالمون مین سے تہے لکہا ہے اور

لڈ نے اِرن اور ڈاکٹر بریٹ اور ہمفرے اور وایٹیکر وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ یہودیون
نے توریت کی بعض آیتونکو تحریف وتبدیل کیا تہا
اسی سبب سے ہارنصاحب لکہتے ہین کہ اب کسی نسخہ قلمی یا چہاپہ مین مصنف کی سب
عبارت نہین بلکہ سب جہان کے نسخون مین پہیل رہی ہے ہارنصاحب کا انٹروڈکشن
جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ء یوسی بیوس مورخ نے کتاب چہارم تاریخ
کے ۱۸ باب مین لکہا ہے کہ جسٹن شہید نے بمقابلہ طرفون یہودی کے چند پیشین گوئیون
کا ذکر کر کے کہا کہ یہودیون نے انہین کتب مقدسہ سے نکالڈالا ہے اردو تواریخ کلیسیا
مطبوعہ ۱۸۴۷ء صفحہ ۱۴۸ مین ہے کہ طیفو نام ایک یہودی کے ساتھ سوال وجواب
اکا رسالہ بہی اوسکی (یعنے جسٹن کی) تصنیف سے ہے اور واٹسن نے اپنی کتاب کے
جلد سیوم صفحہ ۳۲ اور ڈاکٹر بریٹ نے اپنی کتاب مین لکہا ہے کہ مجہے شک نہین کہ جسٹن نے
وقت مباحثہ طرفون یہودی کے الزام اخراج عبارت کا یہودیونکو دیا اگرچہ بالفعل
وہ عبارتین نسخہ عبری اور سپٹواجنٹ مین موجود نہین ہین مگر جسٹن کے عہد مین اور ارنیوس
کے زمانہ مین دونو نسخون مین موجود تہین خاصکر وہ عبارت جو کتاب یرمیاہ مین تہی
اور گریبٹ حاشیہ کتاب ارنیوس مین اور سلبرجیس حاشیہ کتاب جسٹن مین یہہ لکہتے ہین
کہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کو وقت تحریر نامہ اول ۳ باب ۱۹ کے اس پیشین گوئی کیطرف
خیال تہا اور ہارنصاحب نے اپنی تفسیر مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء کی جلد ۴ صفحہ ۲۶ مین
لکہا ہے کہ جسٹن بمقابلہ طرفون یہودی کے دعوی کرتا تہا کہ عزرا نے لوگون سے کہا تہا
کہ طعام عید فسح ہمارے خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے پس سمجہو کہ اگر تم خداوند
کو اس نشان سے (یعنے کہانے سے) اچہا سمجہو گے اور اوسپر ایمان لاؤگے تو یہہ
زمین کبہی ویران نہوگی اور جو اوسپر ایمان نہ لاؤگے اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم
غیر قومون میں استہزا کرینگے اور وائی ٹیکر نے لکہا ہے کہ یہہ فقرہ غالباً باب ششم عزرا

مین ورمیان آیت ۲۰ و ۲۱ کے ہوگا اور ڈاکٹر اے کلارک صاحب نے جسنکے قول کی تصدیق کی ہے

پیدایش ۴ باب ۸ مین ہے اور قاین اپنے بہائی ہابیل سے بولا اور جب وے دونون کہیت مین ہتے الخ ہارن صاحب انٹروڈکشن مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ء جلد ۲ صفحہ ۱۹ مین لکہتے ہین کہ قاین نے کہا اپنے بہائی ہابیل سے آوچلین میدان مین اور جب وے دونون کہیت مین تہے الخ اسکے بعد وہ لکہتے ہین کہ یہ بات جاننی پڑہنے والیکو اچہی ہوگی کہ یہہ خلاف عبارت اون سامری اور یونانی اور سریا اور سپٹواجنٹ اور ولگیٹ ترجمون مین پایا جاتا ہے جو بشپ والٹن صاحب کے پالی گلاٹ مین چہپا ہین ڈاکٹر کنکن صاحب کہتے ہین کہ ڈاکٹر کنی کاٹ صاحب نے تجویز کی کہ عبری متن کی اصلاح کیجاوے کیونکہ بلاشبہہ یہہ صحیح عبارت ہے انتہے مطلب یہہ کہ اس آیت مین اتنا فقرہ آوچلین میدان مین اگر داخل کرین تو یہی صحیح عبارت ہے اور بغیر اسکے اصل عبری کی غلطی ظاہر ہے دوسرے یہہ کہ بموجب تجویز کنی کاٹ صاحب کے عبری متن کی اصلاح ضرور ہے یعنے مثل اس فقرہ کے اور بہت جا اصل کتاب عبری مین غلطیان موجود ہین اسلئے عبری متن کے اصلاح کیجاوے

اور سامریون کی توریت مین جو لفظ جرزین کا لفظ عیبال کی جگہہ مرقوم ہے یہہ مخالفت پیشتر بیان ہوچکی ہے اور اسیطرح وہ قول گریفیسٹم صاحب کا بہی کہ یہودیون نے بعض کتابونکو کہودیا اور بعض کو پہاڑ ڈالا اور بعض کو جلادیا اور اسیطرح بیسیون کتابین جو عہد عتیق مین سے یہودیون نے غایب کردین اونکا بیان آگے آتا ہے اور اسیطرح توریت کی بربادی جو بارہا یروسلم کی غارت کے سبب ہوئے اوسکا بیان ہوچکا ہے وغیرہ

خدایا جب توریت کی اصلیت اور اوسکے مصنفونکا یہہ حال ہے تو توریت کے

ترجمون اور اوسکے مترجمونکا کیسا حال ہوگا

سکرمنٹ ۵

مفتاح الکتاب صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے کہ مصر کے بادشاہ بطلیمی فلادلفس ثانی نے ایک
بڑا کتب خانہ شہر اسکندریہ مین بنایا تہا کہتے ہین کہ اوسکے لئے پرانے عہدنامہ کا یونانی
ترجمہ کیا چاہتا تہا اس لحاظ پر محافظ کتب کی صلاح سے اپنے دو عالیقدر مصاحبونکو
یروسلم مین سردار کاہن کے پاس بہیجا کہ پاک کتاب کی نقل اور بہتّر عالم جو عبرانی یونانی
دونون جانتے ہون ترجمہ کرنے کے لئے اوس سے مانگین چنانچہ موافق درخواست
کے سردار کاہن نے پاک کتاب کی نقل اور بہتّر مترجم بہیجے کہتے ہین کہ عالمونکا جلسہ
فاروس ٹاپو پر ایک مشہور عمارت مین ہوا جہان اونہون نے تمام پرانے عہدنامیکو
آپس مین بانٹا اور بہتّر دن مین بالکل تیار کر دیا لیکن اس کیفیت کی صحت کی بابت
سب کے سب متفق الرای نہین ہین بعضے عالمون نے اوسکو بے اعتبار ٹہرایا اور
بعضون نے اسکی معتبری ثابت کرنے مین بڑی سرگرمی دکہائی ہمت کلارمہ
ہالصاحب نے اپنی تفسیر مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ع کی دوسری جلد مین جو اسکی بابت
لکہا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے بہت سی بے تحقیق باتین بابت تاریخ اس ترجمہ یعنی سپٹواجنٹ
کے مشہور ہین بعضے کہتے ہین کہ اسکو مختلف آدمیون نے مختلف زمانون مین کیا ہے اور
بعضے اوسکو بمنزلہ ایک معجزہ کے جانتے ہین اور انمین کئی روایتین ہین اوّل یہہ کہ بادشاہ
مصر بطلیموس ثانی نے بہتّر عالمونکو یروسلم سے بلوا کر جزیرہ فاروس مین یہہ ترجمہ کروایا کہ
جنہون نے بہتّر دن مین سارے ترجمے سے فراغت پائی اور یہہ روایت موافق بیان
ارسٹیس کے ہے مگر اس نامہ کے سچائی پر بڑی گفتگو ہے لیکن در صورت جعلی ہونے
کے بہی بہت پرانا جعلی ہے کیونکہ یوسیفس مورخ نے بہی اپنی تاریخ مین اسکا ذکر کیا
ہے اور قبل سترہوین اٹہارہوین صدیکے اوس نامہ کی سچائی پر گفتگو نہ تہی مگر سترہوین

اٹھارھوین صدی مین اوسکی سچائی پر بڑی گفتگو ہوئی اور ہمارے جمہور علمار کا اتفاق اوسکے جعلی ہونی پر ہے

دوسری روایت عجیب وہ ہے جو فیلو یہودی نے کی ہے کہ یہہ عالم جزیرہ فاروس مین گئے ہر ایک نے اول جدا جدا پورا سب کتابونکا ترجمہ کیا اور تمام ہونے کے بعد سب نے اپنے ترجمونکو ملایا تو سب کے ترجمے لفظاً اور معنی موافق نکلے اور فرق ایک لفظ اور ایک حرف کا بہی نہ نکلا پس ان سب نے روح القدس کی تائید سے موافق الہام کے لکھا تہا اور لکہتا ہے کہ اوس عہد سے میرے عہد تک اسکندریہ کے یہودیون مین بطور شکرانہ اس ترجمے کے ایکدن مقرر ہے کہ اوس مین ہر سال جزیرہ فاروس مین جمع ہو کر عید کرتے ہین

تیسری روایت جسٹن شہید کی موافق فیلو کے ہے مگر اوس مین یون ہے کہ یہود کے ستر عالمونکو ستر مکانون مین علحدہ علحدہ بند کیا تہا اور اونہون نے علحدہ علحدہ ترجمہ کیا اور اوسکے بعد جب سب نے ترجمونکو ملایا تو سب لفظاً لفظاً حرفاً حرفاً موافق نکلے اور کہتا ہے کہ اون ستر مکانونکے نشان میرے عہد تک موجود ہین

اور یہہ جسٹن کا بیان بڑی مخالفت ارس تیس کے بیان سے رکہتا ہے کیونکہ اوسکے موافق ہر ایک نے سارا سارا ترجمہ اولاً علحدہ علحدہ کیا پہر مقابلہ کرنیکے بعد سب ترجمونکو موافق پایا اور ارس تیس کے بیان کے بموجب ہر روز سب اول ترجمہ جدا جدا کرکے پہر مقابلہ کرتے تہے اور بحث کرکے ایک بات صحیح ٹہرا کے ڈمی ٹریوس کو لکہوا دیتے تہے اور اپی فانیس نے تطبیق کے لئے ایک بات نکالی کہ بہتر عالمونسے دو دو کو چہتیس ۳۶ مکانونمین بند کیا تہا اور ایک نقل نویس ہر مکانمین اونکے لئے متعین تہا پس ہر مکان مین دو دو اول علحدہ علحدہ ترجمہ کرتے تہے پہر آپس مین مقابلہ اور بحث کرکے اوس نقل نویس کو لکہوا دیتے تہے اسطرح چہتیس ترجمے علحدہ علحدہ تیار ہوئے اور بعد تیار

ہونگے جب اون بہتّرس کو مقابلہ کیا تو لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً سب کے سب موافق
نکلے لہذا اونکے بموجب جہتّرلیس ترجمے الہامی نکلے

پہر ہارنصاحب اپنی طرف سے فرماتے ہین کہ اس ہنا کذب مین ایک سچ دبا ہوا ہے
جو ابسانی تحقیق نہین ہوسکتا پس ہمکو جائز ہے کہ ان روایتون سے ایک طرف ہی التفات
کرین اور ہمارے نزدیک حق اس ترجمہ مشہور مین یہہ بات ہے کہ دو سو چیاسی یا دو سو
چہیاسی برس قبل ولادت مسیح کے یہہ ترجمہ ہوا ہے اور یہودیون نے بدون حکم کسی شخص کے
اس ترجمے کو کیا ہے الخ

دو سو چیاسی یا دو سو چہیاسی برس قبل ولادت مسیح کے جو اس ترجمہ کا ہونا ہارنصاحب
لکہتے ہین یہہ صرف ہارنصاحب کی تجویز ہے اور واقعی جسطرح اون روایتونکا اعتبار نہین
اس ٹہرائی ہوئی تمت کا بہی کچہہ ثبوت نہین ہے

طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۲۳۲ مین ہے کہ دو سو ستر ۲۷۰ برس پیشتر سنہ عیسوی سے یہہ
ترجمہ ہوا تہا اور رسالہ تواریخ کلیسا چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۵۴ مین لکہا ہے
سپٹواجنٹ ایک یونانی ترجمہ پورانے وثیقہ توریت و زبور و نبیونکا ہے جو دو سو برس
مسیح کے آنیکے آگے یونانی زبان مین ترجمہ کیا گیا اور چونکہ مشہور ہے کہ یہودیون کے
بہتّر احبار یا حکیمون کے اہتمام مین لکہا گیا اسواسطے اوسکا نام سپٹواجنٹ یعنے
بہتّر رکہا گیا انتہے اور رسالہ تواریخ کلیسا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۹۸ کے حاشیہ مین
بہی دو سو ۲۰۰ برس پیشتر مسیح سے یہہ ترجمہ ہونا لکہا ہے

اب غور کرنا چاہیے کہ پہلی روایت کے بموجب بہتّر عالمون نے بہتّر ہی دنمین اتنی
بڑی کتاب کے ترجمے سے فراغت پائی اس مین دو باتین مشکل ہین ایک یہہ کہ اتنا جلد
ترجمہ کرنا اور اگر ایک دو نے اپنے کام مین جلدی کی تو بہتّر و نکا اس جلدی مین برابر
رہنا اور کسیکا اپنے ساتہیونسے ایک ذرا بہی نہ گہٹنا اور نہ بڑہنا بلکہ بہتّر دن تک سب کا

آپس مین پورا ہی پورا ہنا اور دوسری جتنے مترجم شمار مین ہے اوتنے ہی دنون
مین اوس سے فراغت پا جانا یہ صرف روح القدس کی تائید ہے یا ان جہوٹہہ بولنے
والونکو یہہ نیا الہام ہوا ہے دوسری فلو والی روایت اس سے بہی زیادہ تعجب کی
ہے کہ جسکے بیان کی کچہہ حاجت نہین اور تیسری روایت اوس سے بہی بڑہکر ہے
ترجمہ سپٹواجنٹ مین علاوہ اون تبدیلیون کے جو یہودیون نے ارادتاً کین بہت سی
غلطیان اور بہی زمانہ دراز کے گذرنے سے بسبب غفلت اور بے احتیاطی نقلون کے
اور حاشیہ پر کی شرح نکو متن مین داخل کردینے سے جو واسطے سہولیت الفاظ مشکل کے
لکہی گئین تہین پیدا ہوگئین اس بڑہنے والی برائی کو رفع کرنیکے واسطے اوریجن صاحب نے
تیسری صدی کے شروع مین اوسوقت کی یونانی متن مستعملہ کو اصلی عبری متن اور
اور ترجمونسے جو اوسوقت مین موجود تہے مقابلہ کرنیکے مشکل کام کو اختیار کرکے
اون سب سے ایک نیا نسخہ حاصل کرنا چاہا انتہے

کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۸ع جو نارتہہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی
کیطرف سے چہاپی گئی اوسکے صفحہ ۱۹۰ مین لکہا ہے کہ قدیم ترجمہ یونانی جسکو سپٹواجنٹ
کہتے ہین بعض جگہہ سے غلط ہے انتہے

ایک اور ترجمہ سریانی زبان مین پشکٹو یعنے لفظی ترجمہ بہت پرانا سمجہا جاتا ہے بعضے لوگ
اسکو زمانہ حضرت سلیمانؑ اور جروم صاحب کا بتاتے ہین اور بعض شخص زمانہ آسا سے
جو سامریونکا پریسٹ تہا منسوب کرتے ہین اور بعض تہدیس ۵۷ حواری کے وقت کا اوسکو
بیان کرتے ہین سریا کے گرجون مین اس آخر روایت پر یقین کیا گیا ہے مگر زمانہ حال
کے نکتہ چین اسکو زیادہ زمانہ حال کا قرار دیتے ہین بشپ والٹن صاحب اور کارپ زور
صاحب اور سیوسٹن صاحب اور بشپ لوتہہ صاحب اور ڈاکٹر کنی کٹ صاحب
اس ترجمے کو اوّل صدی عیسوی کا قرار دیتے ہین اور بابر صاحب اور چند دیگر جنہنے

صاحبان دوسری یا تیسری صدیکا اور وڈراسی صاحب بہت قدیم کہتے ہین مگر کوئی تاریخ نہین مقرر کرتے

زبور کے اوّل مین اس ترجمے مین جو وجہات سنج ہین اونکو علانیہ ایک عیسائی نے لکہا ہوگا ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ترجمہ اصلی عبری سے ہوا جس سے وہ بجز چند مقاموں کے جو ترجمۂ سپٹواجنٹ سے زیادہ مناسبت رکہتے ہین نہایت مطابق اور بعینہ ہم جین صاحب یہہ کہتے ہین کہ توریت کے ترجمہ کرنیکا طریقہ کتاب تاریخ کے ترجمہ کرنے مین استعمال نہین کیا گیا اور یہہ بہی کہ کتاب پیدایش کے اوّل باب مین اور کتاب وعظ اور کتاب راگ مین چند کالدی زبان کے لفظ پائی جاتے ہین جس سے جین صاحب یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ یہہ ترجمہ ایک شخص کا کیا ہوا نہین بلکہ کئی شخصونکا ہے ۔

اور اور ترجمے سُریا زبان کے سپٹواجنٹ سے ہوئے ہین جنمین سے ادیجن صاحب (مینکا رجن) کے ہک سیلر نسخہ کا جو سُریا زبان مین نہایت پسندیدہ اور مشہور ترجمہ ہے مختصر بیان کرنا کافی ہوگا یہہ ترجمہ ساتوین صدی کے شروع مین ہوا ہے اور مترجم اسکا نامعلوم ہے پر قریب ماسی صاحب جنہون نے اوّل ہی اس نسخہ کا نمونہ چہاپا اسبات کا تعین نہین کرتے ہین کہ آیا اس ترجمے کو مار آیا صاحب یا جمس صاحب ساکن اوڈیسی یا پال بشپ تمام ٹیلا یا طامس صاحب ساکن ہرکلیا سے منسوب کیا جائے اسے سی مینی صاحب اسکو طامس صاحب سے منسوب کرتے ہین اگرچہ اور علما یہہ کہتے ہین کہ اُس شخص نے کتاب ہائے اقدس کے مقابلہ کرنیکے سوا اس نسخہ مین اور کچہہ نہین کیا

یہہ ترجمہ سپٹواجنٹ کے متن سے خاصکر اون مقامونمین بعینہ مطابقت رکہتا ہے کہ جن مقامونمین سپٹواجنٹ عبری متن سے اختلاف رکہتا ہے ہارنصاحب کا انٹرو ڈکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ء

اس سب بیان کے پڑہنے مین ذرا غور کیا جاے تو معلوم ہوگا کہ وہ ترجمے جو کہ قدیم بلکہ

نہایت قدیم سمجھے جاتے ہین اونکے زمانہ تصنیف اور ثبوت حال مصنف سے کسقدر
ناواقفی ظاہر ہے کہ سوا اٹکل کے اور کچھہ نہین سکتے اور یہہ اٹکل ضعف ثبوت ماہیت
اور عجز دریافت حقیقت حال پر دلیل کامل ہے پس کوئی زمانہ انکی تصنیف کا اور
کوئی مصنف از روے صحت و اعتبار ثابت نہین ہے یہانتک کہ نہ صرف دس بیس
برس کا اونکے زمانہ تصنیف مین دہوکا ہوا بلکہ سیکڑون برسونکا تفاوت اون کے
تعین زمانہ تصنیف مین مغالطہ دے رہا ہے چنانچہ عبرانی پیکٹو ترجمہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کیوقت سے دوسری اور تیسری صدی عیسویکا تفاوت ظاہر کر رہا ہے اور اوس
مین زبوروں کے اول مین جو وجوہات لکہے ہین اونکو علما نے کسی عیسائی کیطرف سے لکہا جانا
نہ صرف دو چار سو برس بلکہ بارہ سو تیرہ سو برسونکا تفاوت تعین زمانہ تصنیف
مین مبتلا رہا ہے اور اسکے قریب قریب حال سپٹواجنٹ کا ہی سمجہنا چاہئے باوجود
اسکے وہ کتابین خود تبدیلیون کے سبب جو یہودیون نے ارادتاً کین اور اور
بہت سی غلطیون کے سبب اپنی بے اعتباری پر گواہ ہین خاصکر اس وجہہ سے
کہ ڈاکٹر کنی کاٹ اور بشپ والٹن پرانے نسخون کے نہ ملنے کا سبب یون بیان کرتے
ہین کہ یہودیون کی کونسل نے ساتوین آٹہوین صدی کے قبل کے لکہے ہوئے نسخونکو
غلطی کا الزام لگا کر جلوا دیا تہا اس حال مین یہودیون کی تحریف کا گمان قوی ہوتا ہے
اس دوسری سریانی ترجمہ کے بیان مین جو اورین صاحب کے ہاں سپلر کتاب کا ہوا لکہا ہے
کہ یہہ ترجمہ سپٹواجنٹ کے اون مقامون سے مطابقت رکہتا ہے جن مقامون مین
سپٹواجنٹ عبری متن سے اختلاف رکہتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ جسطرح سپٹواجنٹ
ترجمہ اصل زبان یعنے عبری سے اختلاف رکہتا ہے اسیطرح یہہ بہی اختلاف رکہتا ہے اور
تو بہی اسے نہایت پسندیدہ اور مشہور ترجمہ لکہا ہے پس نہایت پسندیدہ ترجمونکا
جو مشہور رہنے کثرت سے لوگونمین مستعمل تہے یہہ حال ہے پہر اون استعمال کرنیوالونکا

کہان تہکانہ رہا اور اوس ترجمہ کرنیوالیکا تو کیا حساب ہے
مصنف کتاب مفتاح الکتاب نے باب ترجمات صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ بہتر عالمون نے
عیسوی سے پیشتر قریب تین سو برس توریت کا ترجمہ یونانی زبان مین کیا تو متقدمین
کے نزدیک اس ترجمے کی ایسی قدر ہوئی کہ سُریانی کو چہوڑ سب قدیم ترجمے مثلاً عربی
گرجی ارمنی حبشی یاجوجی اور قدیم لاطینی سب اسکے مطابق ہوئی اور جب حضرت
عیسیٰ کے زمانیکے بعد عیسائی لوگ اس ترجمے سے پیشین گوئیان نکالکر یہودیون پر
مسیح کی رسالت ثابت کرنے لگے تو وہ قوم بہت دق ہوئی اور کہنے لگی کہ یہہ ترجمہ معتبر
نہین ہے چنانچہ اسی خیال سے چند یہودیون نے نیا ترجمہ کرنے پر کمر باندہی اونمین سے
پہلا ایک آدمی اقویلہ نامی تہا جو پیدایش سے یہودی تہا مگر اوسنے عیسائیت کو اختیار
کیا اور بعد اوسکے اوس سے انکار کیا اوسنے ان بہتر عالمونکے ترجمے پر یہہ اعتراض
کیا کہ وہ لفظی ترجمہ نہین بلکہ تقریری ہے پہر ایک دوسرے شخص تہیودوشن نے اقویلہ کے
ترجمے کو اس لحاظ سے کہ وہ فقط لفظی ہے نہ محاورہ کے مطابق نا منظور کرکے آپ
اوسکا ترجمہ کیا اور دانیال نبی کی کتاب کا جو ترجمہ اوس دوسرے شخص سے ہوا
اوس زمانہ کے عیسائیونکو ایسا معقول نظر آیا کہ اونہون نے اون بہتر عالمونکے
ترجمے کے عیوض مین اسکو پسند کیا تیسرے سمکوس نامی نے پورانے عہدنامیکا ترجمہ کیا
اور وہ تہیودوشن کے ترجمہ کے مقابل مین زیادہ تقریری ہے ان تینون مین سے ایک
ایک کا کچہہ کچہہ آج تک موجود ہے ہارن صاحب کے بیان جلد ۲ مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ع
اور ایک تاریخ انگریزی مطبوعہ ۱۸۵۰ع جو کہ شہر لندن مطبع چارلس نائلین مین چہپی اوسکا
خلاصہ اسمقام پر یہہ ہے کہ ترجمہ یونانی یعنے سپٹواجنٹ یہود کے ہر ایک عبادتخانے
سے نکالا گیا تہا تو اوسکے عیوض مین اور تین ترجمے شروع ہوئے اول ترجمہ اقویلہ جو ۱۲۹ع
مین ہوا اور یہ شخص عیسائی ہوکر پہر یہودی ہوگیا تہا اور از راہ حقارت کے اپنا ترجمہ

عیسائیونکو دے دیا تہا دوسرا ترجمہ تہیودوشن کا جو سنہ ۱۷۵ء مین ہوا اور یہہ شخص
اوّل تو مریقیؔ شن ملحد کا اور پہر پارسین ملحد کا تہا اور آخر مین یہودی بن گیا تہا
تیسرا ترجمہ سمکوس کا جو سنہ ۲۰۰ء مین ہوا اور یہہ شخص پہلے سامری تہا پہر یہودی ہوا
اور اپنے ترجمہ مین یہودیون اور عیسائیون دونونکی در پردہ اہانت کرتا ہے ان تیجون
مین سے بہت جا عبارتین ترجمہ سپٹواجنٹ مین داخل ہوگئی تہین اور نقلین بہی
آپسمین اسقدر مختلف تہین کہ ایک دوسرے سے نہین ملتی تہین اوسوقت ارجن نے
کتاب ہکسپلا سنہ ۲۳۱ء مین تیار کی کہ جسمین چہہ خانے رکہے تہے پہلے خانہ مین عبری کو عبری
حرفونمین دوسرے خانہ مین عبری کو یونانی حرفونمین اور تیسرے خانہ مین ترجمہ
اقویلہ اور چوتہی مین ترجمہ سمکوس اور پانچوین مین ترجمہ سپٹواجنٹ اور چہٹے مین ترجمہ
تہیودوشن کو لکہا اور جہان سپٹواجنٹ مین توضیح کے لئے کوئی لفظ او ترجمونسے بڑہایا
گیا وہان ایسا * نشان کیا او جو لفظ اصل عبری مین نہین تہا اوسپر یہہ ✝ نشان کیا اور یہہ
دو نشان ‡ ✝ بہی اوسنے اپنی کتاب مین بعض بعض جا کئی تہے مگر معلوم نہین ہوا کہ اونسے
کیا غرض تہی انتہے اور اسیطرح رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۲۳ مین ہے
اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۶۵ مین لکہا ہے کہ اوس کتاب کے مرتب کرنے
مین اوسنے اٹہائیس ۲۸ برس صرف کئی تہے ـــــ اسسے دو ترجمے یونانی زبان مین اور
دستیاب ہوئے چنانچہ اونکو بہی شامل کرکے اوسکا نام اکٹپلا یعنے ہشت مدہ رکہدیا اسی
سببون سے سب ترجمے یونانی کو مضمون کلام الہی سمجہنا محض خطا ہے کیونکہ اوس
مین کثرت سے زیادتیان ارجن کی ایسے مخلوط ہین کہ بقول ہارن صاحب کے اب امید
پہچان لینے کی بالکل نہین ہے اور ارجن نہ صاحب الہام نہ نبی تہا نہ حواری اور اوسپر
واہمہ ایسا غالب تہا کہ اوسکے سبب سے اکثر غلطی کرتا تہا چنانچہ اوسنے توریت کی اکثر
باتین ایسی ہی بیان کی ہین اور غلطی جہان کہاتا تہا ایسی کہاتا تہا کہ کبہی سینی نہین

کہانی اور عبری زبان مین وقوف کامل ہی نرکہتا تہا پس اوسکی زیادتیان اکثر غلطیان فاحش ہوگئین رومن تاریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۶ مین لول تین کام ارجن کے یعنے مقابلہ کتب مقدسہ کا اور ترجمہ کرنا اونکا اور تفسیر کرنی اونکی الفاظکی بیان کرکے لکہا ہے کہ تیسرے امر مین کچہہ غلطیان کین کیونکہ اوسنے توریت کی اکثر باتین خیالی طرح سے بطور تمثیل بیان کین سو ایسا دستور محل شک ہے استثنےٰ پہر اوسی رومن تواریخ کے صفحہ ۱۲ مین لکہا ہے کہ ڈمی ٹریوس اسقوف نے اوسپر (یعنے ارجن پر) حسد کرکے یا اوسکی تعلیم کو خلاف حق سمجہکر اوسکو موقوف اور اسکندریہ سے خارج کیا استثنےٰ یہہ وہی ارجن ہین جنکی رای کے موجب عیسائیون مین بحث کے درمیان جہوٹہی دلیلین رائج ہوئین اور اسی سبب سے وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کثرت سے لکہی گئین دیکہو رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۰ اور یہہ وہی ارجن ہین جنکے نام پر بہت سے ہی اپنی تصنیف گرادتے یعنے ارجن کے نام سے مشہور کرتے تہے (دیکہو طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۴ع صفحہ ۲۲۳ باہتمام پادری شیرنگ صاحب نارتہہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے) یہہ ارجن کتاب مقدس کے لفظی معنی برکار بندہوکر دینکے لئے خوجہ بنگیا تہا یہہ یوسیبوس کے لکہے موجب اور یہی اوسکی دشمنی کا باعث ہوا (از اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۴۸ع حاشیہ صفحہ ۱۶۳) اس سے ظاہر ہے کہ ارجن کو کتاب مقدس کا مطلب سمجہنے مین اتنا تو تمیز ہی نہتہا کہ اوسکی تعلیم کی خاص غرض کیا ہے اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۴۷ع صفحہ ۱۶۷ مین ہے کہ ارجن کے باب مین اختلاف رای ہے ایک فریق تو اوسی علم دین مین بڑا عالم تصور کرتا ہے اور دوسرا فریق اوسے ارگیل اور اور تمام بڑے بڑے ملحد اور بدعت والونکی اصل ٹہرا کر لعنت دیتا ہے سو بہت باتونمین وہ پرخطا عالم اور خطرناک ہادی ثابت ہوا استثنےٰ پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۸۶ مین ہے کہ ارجن نے کم نصیبی سے مصالحہ کے طور پر

اپنے دینکی اصلی حقیقت چہوڑکر عقیدہ تثلیث اور کلیسا کی اصل حسب عقاید افلاطون
مان لی تہی اس سے اوسکے حریف کو اسبات کے کہنے کا بہانہ ملا کہ دین عیسوی صرف
عقاید افلاطون کی خرابی سے آنکلے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۴۰
مین تعریف ارجن مین قول جروم کا نقل کرکے پہر قول جروم کا یون نقل کرتا ہے کہ ارجن کے
علم کا لحاظ کرکے تصنیف اوسکی اسطرح پڑہی جاوے جسطرح تصنیف ترتلین اور نویشس
اور اریونیس اور امی پولی ٹیرلیس اور اور یونانی اور لاطینی مورخون کلیسیا کی اور اچہا
لیا جاوے اور برا چہوڑا جاوے اور سلپیس سویرس کہتا ہے مین تعجب کرتا ہون
ارجن سے کہ کسطرح وہ اپنا ہی مخالف ہے کہ جہان صواب کو پہونچتا ہے تو اوسکا
نظر اپنے بعد جواریونکی نہین رکہتا اور جہان غلطی کہاتا ہے تو ایسی کہاتا ہے کہ کسی نے
کبہی غلطی فاحش مثل اوسکے نہین کہائی اور صفحہ ۲۴۷ مین اوسی جلد کے لکہتا ہے
کہ ارجن نے خلاف رسم زمانہ اور ملک کے واسطے سمجہنے اور پہیلانے علم کتب مقدسہ کے
زبان عبری کو سیکہا اور اسکے سبب یونان مین وہ تعریف کیا جاتا تہا لیکن علماء زمانہ حال نے
دریافت کیا ہے کہ ارجن کو وقوف عبری مین کامل نہ تہا
باوجود اسکے بقول ہارن صاحب کے کتاب ارجن کے بار بار نقلو نسے دو چار ہی برس
مین وہ علامتین ارجن کی ایسی پلٹ گئین کہ فایدہ کی نرہین اور آخرکو چہوڑ دی گئین
اور اس چہوڑدینے سے بڑی قباحت بڑہ گئی اور جروم کیوقت مین بہی یہبات کہ
کسقدر اس مین اصل ترجمہ اور کسقدر زیادتی عبارت ارجن کی ہے معلوم ہونا مشکل
تہا اور اب تو اوسکے معلوم ہونے سے بالکل ناامیدی ہے پس جو تہی دوسری مین جبکہ
پاپ ڈوماسس نے جروم کو کتاب کی صحت کیلئے مقرر کیا تہا تو جروم سے ہی جبکہ اصل
اور الحاق کے پہچاننے کا کتاب مین امتیاز دشوار تہا ایسی حالت مین سوا اپنی تجویز
اور کیا ہوسکتا ہوگا کیونکہ جروم کو الہام نہین ہوتا تہا پہر اوسکی صحیح کیا ہوا کیا تسلی کا سبب

ہو سکتا ہے اور پوری تسلی تو ہمارے صاحب کے اس قول سے ہو سکتی ہے کہ جو صاحب
بیوقت مین کتاب کے اصل وغلط کا پہچاننا مشکل ہتا اور اب تو بالکل اوس سے نا امید ہے
اب اسطرح کے تبدیلات اور الحاقات کی دو تین مثالین بطور مشتے نمونہ از خروارے
لکھی جاتی ہیں نہین پر اور بہی قیاس کر لینا چاہئے کیونکہ اگر سب لکھی جائیں تو ایک
کتاب مختصر صرف اسی بیان کے لئے چاہئے

ملاکی ۳ باب ا عبری مین یون ہے دیکھو مین اپنے رسول کو بہیجونگا اور وہ میرے آگے
میری راہ کو درست کریگا انتہے دیکھو رومن بیبل چھاپہ لندن ۱۸۶۲ء اور متی مقدس
اس مضمونکو یون بدلتے ہین کہ دیکھو مین اپنا رسول تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیرے آگے تیری
راہ درست کریگا انتہے متی ۱۱ باب ۱۰ یعنے میری کیجگہ تیرے کا لفظ بدلتے اونہین خوف خدا نہ آیا
یہہ اسلئے کہ حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی کتاب ملاکی سے ثابت کرین اور اسیطرح
مرقس ا باب ۲ اور لوقا ۷ باب ۲۷ مین بہی ہے پادری عماد الدین ہدایت المسلمین صفحہ
۵۷ مین لکھتے ہین کہ تیرے سے بہی مراد خدا ہے اور میرے سے بہی الخ مگر واہ صاحب
آجتک وہ اپنی پرائی کو بہی نہین پہچانتے اگر تیرے اور میرے مین کچھ فرق ہی نہین تہا
تو میرے کے لفظ سے پیشین گوئی مسیح کے حق مین کیون نہ متی نے ثابت کرلی اس
ایک لفظ مین تو زمین و آسمان کا تفاوت ہو گیا جو لوگ ایسی بڑی بات کو کچھ نہین سمجھتے
اونہین انجیل مین ہر جگہہ گہٹانے اور بڑہانے مین کب خدا کا خوف آسے اب ثابت
ہوا کہ انجیل کی ایسی ہی حفاظت کی گئی ہے جسکا عیسائیونکو بڑا دعوے ہے
گنتی ۲۴ باب ۷ عبری مین یون ہے اور وہ اپنے منہہ سے پانی بہاویگا اور اوسکا تخم
بہت سے پانیون مین ہوگا اوسکا بادشاہ اگاگ سے فایق ہوگا اور اوسکی بادشاہی
بلند ہو گی انتہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور اوسکے درمیان ایک آدمی پیدا
ہوگا اور وہ حکم کریگا بہت قومونپر اور ایک سلطنت بہت بڑی سلطنت اگاگ سے

قایم ہوگی اور اوسکی سلطنت تبریگی انتہے اس جگہہ یا مترجم سے حضرت عیسیٰ پر جا نیکے لئے یا یہود اور سامریون سے عیسائی مذہب کی دشمنی کے سبب تحریف واقع ہوئی ہے

۲۱ زبور ۱۷ جسے اب اردو مین ۲۲ زبور ۱۶ کرکے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے کیونکہ کتّے مجھے گہیرتے ہین شریرون کی گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے ہات اور میرے پاؤن چہیدتے انتہے اور عبرانی مین جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون ہات میرے مانند شیر کے ہین انتہے اور بحمد اللہ کہ اسکا سب پروٹسٹنٹ بہی لاچار ہوکر عبارت عبری کے خراب ہونیکا اقرار کرتے ہین اور اپنے اپنے ترجمے لاطینی کے موافق کرتے ہین اسمین یہہ مصلحت ہے کہ اسکے موافق انکے زعم مین مسیح پر یہہ خبر صادق جمتی ہے ۔ ۴۰ زبور ۶ تو بیجا اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو نے میرے کان کہولے چڑہاوے اور خطیت کا تو طالب نہین اور یونانی مین اس جملہ کی جگہہ تو نے میرے کان کہولے یون لکہا ہے تو نے میرے لئے ایک بدن طیار کیا اور اسکے موافق عبری ترجمہ مین بہی ہے مگر اوس مین ۳۹ زبور ۶-۸ کرکے لکہا ہے اور اسکے رفرنس مین عبرانیونکا ۱۰ باب ۵ لکہا ہے جہان پلوس رسول ۴۰ زبور ۶ کو یون تبدیل فرماتے ہین اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوے کہتا ہے کہ قربانی اور نذر کو تو نے نہ چاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا

اب اسکو دیکہتے ہی ہر شخص فوراً سمجہ جائیگا کہ لوگون نے یہہ بات مسیح کی مجسم ہوکر دنیا مین آنا ثابت کرنیکے لئے یونانی مین بدلی اور عبرانیونکے خط مین داخل کی ہے تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ چہاپہ لندن ۱۸۴۸ع مین لکہا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ یونانی مین اور عبرانیونکے ۱۰ باب ۵ مین یہہ فقرہ یون واقع ہوا کہ تو نے میرے لئے ایک بدن تیار کیا سامری توریت مین دس حکمون کے سوا جو حضرت موسیٰ کو دو چون پر

لکھے ہوئے تھے گیا ہوا ن حکم اور زیادہ لکھا ہے جو کہ عبرانی مین نہین ہے اسلئے سوا ترجمہ پر
اعتماد کرنا ہی کمال ضعف عقیدت ہے کیونکہ ہر لفظ کے ہر زبان مین متعدد معنے ہوا کرتے
ہین اور مترجم اپنے عقیدہ کے موافق اوسکے کسی ایک معنے کو اختیار کر لیتا ہے گو وہ
اصل مقصود مصنف کا ہو یا نہو اور جب اوس ترجمے کا دوسری زبان مین ترجمہ ہوا
تو یہی آفت اوسکے پیچھے بہی لگی چنانچہ ان تینون ترجمہ والون یعنے اقویلہ تہیودوشن سمکوز
نے یسعیاہ ۷ باب ۱۴ مین کنواری کے ساتھہ ترجمہ نہین کیا بلکہ جوان عورت ترجمہ کیا
اول سموئیل ۱۴ باب ۱۸ مین ہے اوسوقت سموئیل نے اخیاہ کو کہا خدا کا صندوق
یہان لا کیونکہ خدا کا صندوق اوس روز بنی اسرائیل کے درمیان تہا انتہے اور یونانی
ترجمہ مین اسطرح ہے اوسوقت ساول نے اخیاہ کو کہا کہ افود کو لا کیونکہ اوسوقت
افود کو بنی اسرائیل کے آگے پہنے ہوئے تہا انتہے ہدایت المسلمین چہاپہ لاہور ۱۸۶۸ء
صفحہ ۱۲۴ مین لکہا ہے تمام مفسر جو کلام الہی کے سمجھنے والے اور یونانی عبرانی کے
جاننے والے ہین یون کہتے ہین کہ ہمقلم پر ترجمہ یونانی مین غلطی ہوئی ہے انتہے
قاضیون کے اول باب ۱۸ مین ہے یہوداہ نے غزہ اور اوسکی نواحی کو لیلیا انتہے اور
یونانی مین ہے کہ نہ لیا انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۲۳ مین ہے کہ یونانی ترجمہ مین غلطی ہے
اور عبرانی صحیح ہے کیونکہ عبرانی کے الفاظ و حروف اور آیات وغیرہ سب یہودیون نے
بڑی حفاظت سے شمار کرکے یاد کئے اور لکھہ رکھتے ہین پر ترجمہ یونانی اسطرح
حفاظت نہین کیا گیا عام ترجمون کی مانند رہا جس مین امکان خطا اور غلطی کا
ہمیشہ رہتا ہے انتہے واضح ہو کہ یہہ اوسی ترجمہ سپٹواجنٹ کی خرابی ہے جسکی قدامت
پر عیسائیونکو بڑا فخر ہے اور عبرانی سے تو گیارہ سو برس تک عیسائیونکو واقفی ہی
دیکھو تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ء سطر ۲
وغیرہ

۱۰۵ از زبور ۸ ۲ مین ہے اونہون نے اوسکے سخن سے سرکشی نہ کی انتہےٰ یونانی ترجمہ مین ہے سرکشی کی انتہےٰ ہدایت المسلمین صفحہ ۱۰۸ مین ہے یونانی مین مترجم نے غلطی کہائی کیونکہ وہ استفہام انکاری سمجہا حالانکہ وہ خبر تہی انتہےٰ

یرمیاہ ۴۶ باب ۱۵ مین ہے کیا سبب ہے کہ تیرے بہادر گر لئے گئے وے کہڑے نرہے کیونکہ خداوند نے اونکو اوندہا کیا انتہےٰ یونانی مین ہے کیون ایپس تیرا لیندیدہ سانڈہ تجہہ سے بہاگا کیون وہ کہڑا نہین رہا اسلیئے کہ خداوند نے اوسے کمزور کیا اور تیرا گروہ تہا کمزورا اور ہیروت ہدایت المسلین صفحہ ۱۲۰ مین ہے کہ یہہ ترجمہ یونانی والے نے کسی ضعیف حدیث کی پابندی کی رعایت سے اور دلالت التزامی کے سبب بعض مرادات پیدا کرکے کیا ہے مگر تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ یونانی ترجمہ اس آیت کا غلط اور نادرست ہے انتہےٰ

۷ ۵ زبور ۷ مین ہے سارے معبودو تم اوسے سجدہ کرو انتہےٰ یونانی مین ہے سارے فرشتے اوسکی عبادت کرین انتہےٰ ہدایت المسلمین صفحہ ۱۲۱ مین ہے جس لفظ کا ترجمہ ہم نے بلفظ معبودو کیا ہے یونانی والے کی رائے مین اوسکا ترجمہ فرشتو آیا ہے انتہےٰ

ہنری و اسکاٹ کی تفسیر مین ہے کہ ۲۲ زبور ۱۶ کے بعد عبرانی مین یہہ عبارت زاید ہے جو یونانی مین نہین ہے اونہون نے مجہکو جو پیارا ہون مکروہ لاش کرکے خارج کردیا اور اونہون نے میرے ہاتہ پانوکو میخون سے چہیدا انتہےٰ یہہ عبارت عیسائیون نے زاید کی ہوگی جیسے اول یوحنا ۵ باب ۷ مین تثلیث کا مضمون ملایا ہوا ہے اور سب علماء عیسائی کو اس الحاق کا اقرار ہے دیکہو اختتام دینی مباحثہ مصنفہ پادری فانڈر صاحب چہاپہ آگرہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۵۵ — ۵۸ اور تحقیق الایمان پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۴ — ۱۶ اور ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۰۱ — ۱۰۳ اور بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ء مین یہہ ۲۲ زبور کی ۱۶ آیت

ترجمہ لاطینی کے موافق اس طرح پر ہے کتّے مجھکو گھیرتے ہین شریرونکی گروہ میرا احاطہ
کرتی ہے وے میرے ہات اور میرے پانوچھیدتے انتہے ہدایت المسلین صفحہ ۱۲۱ مین ہے
تفسیرون مین دیکھنے سے دریافت ہوا کہ یونانی مین اس مقام پر غلطی ہے اور سہو
واقع ہوا ہے یا مترجم نے ترجمہ کیوقت سہو کیا یا ترجمہ کے بعد کاتبونکی غلطی سے اس آیت
کا ترجمہ رہ گیا انتہے تعجب کہ ترجمہ کرنیوالونکو جو کہ شہر عالم تھے یا کاتبون کو جو تمام ملکون
مین سیکڑون ہزارون ہونگے یہہ فقرہ عبرانیین نسو جہہ پڑا اور ان عیسائیون نے
دیکھہ لیا استثنا ۳۲ باب ۵ مین ہے اونہون نے آپکو خراب کیا اور اونکا داغ وہ
داغ نہین ہے جو اوسکے لڑکونکا ہوتا ہے وہ کجرو اور ٹیڑھی قرن ہین انتہے ترجمہ سلمر
اور یونانی اور آرامی مین یون ہے وہ خراب کئی گئے ہین وے اوسکے نہین ہین وے
بیٹے غلطی یا داغ کے ہین انتہے ہدایت المسلین صفحہ ۱۱۲ مین ہے ان تینون کتابون مین
اچہا ترجمہ نہین ہوا انتہے خروج ۲ باب ۲۲ کے بعد عبرانی کی نسبت یونانی اور لاطینی
مین یہہ عبارت زاید ہے اور اوسنے ایک دوسرا جنا جسکا نام الیعاذر رکہا کیونکہ یہہ
کہا میرے باپ کا خدا مددگار ہے اور اوسنے مجہے فرعون کی تلوار سے بچایا ہے انتہے
ہدایت المسلین صفحہ ۱۱۳ مین ہے یونانی مترجم نے یہہ بیان حدیث وغیرہ سے
قصہ کے تتمہ کیطور پر خود لکہہ دیا ہے کیونکہ جو عبارت ترجمہ مین اصل سے زاید ہے وہ مترجم
کی ہے انتہے گنتی ۱۰ باب ۱۰ مین بہ نسبت عبرانی کے ترجمہ یونانی مین اسقدر زاید ہے
اور جب تم تیسری آواز پہونکو تو مغربی خیمونکا کوچ ہووے اور جب تم چوتھی آواز
پہونکو تو خیمون شمالی کا کوچ ہووے انتہے ہدایت المسلین صفحہ ۱۱۳ مین لکہا ہے
توریت عبرانی مین عزرا نے اسعبارت کو داخل نہین کیا اسلیئے ہم نہین کہہ سکتے کہ
یہہ کلام اللہ ہے شاید حدیث وغیرہ سے اوس کتاب مین لکہے گئے ہونگے انتہے
یسیاہ ۹ باب ۶ مین کوئی صیغہ معروف ہے اور لاطینی مین مجہول اور یرمیاہ ۲۲

باب مین کئی جگہہ عبرانیین صیغہ مفرد ہے اور لاطینی مین جمع ہے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۳ مین ہے کہ لاطینی آسمان سے نازل نہین ہوئی اور کسی رسول نے نہین لکھی اس عبرانیکا ترجمہ آدمیون نے کیا ہے پس اوس مین اون مقامون مین بجای مفرد کا ترجمہ جمع اور معروف کا مجہول ہوا ہے مترجمون نے غلطی کہائی ہے انتھے مگر ۲۲ زبور ۱۶ مین لاطینی عبری سے زیادہ معتبر سمجھی گئی اس سبب سے کہ اُس مین مسیح کی مصلوبی کا کچھہ مضمون پیدا ہوتا ہے

۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۶ مین یونانی ترجمہ مین اتنی عبارت زاید ہے جب یوربعام مذبح کے سامنے کہڑا تہا اور اوسنے نظر پہیری اور مرد خدا کی جسنے یہہ الفاظ ارشاد کئے تہے قبر کو دیکہا انتھے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۱۵ مین ہے کہ بطور قصّہ مخذوفہ کے اور بطور فائدہ اس ترجمہ مین یہہ لکہا گیا انتھے واضح ہو کہ یہہ اتنی غلطیان ترجمہ یونانی مین مصنف ہدایت المسلمین کی اقراری ہین

بابو گوپی ناتہہ بنگالی پادری فتحپور نے چاہا کہ انگریزی انجیل کا ترجمہ زبان اُردو مین کرے تو فادر انلاکے لفظ کا ترجمہ کہ جسکے لفظی معنے شرعی باپ ہین اوسنے سُسر کے لفظ سے کیا یعنے یہہ کہ یوسف مسیح کا نعوذ باللہ سُسر تہا مگر اوسنے اوس کتاب کو تمام نہ کر پایا تہا کہ مر گیا

اسیطرح اوّل سلاطین ۱۷ باب ۴ مین جو کوّون کو حضرت الیاس کی پرورش کرنیوالے لکھا ہے یہہ لفظ دراصل اوریم اور اوسکا ترجمہ عرب لوگ جروم نے کیا اور ۲ تواریخ ۲۱ باب ۱۶ اور نحمیاہ ۴ باب ۷ مین بہی یون ہی ہے اور ترجمہ عربی سے معلوم ہوتا ہے کہ اوریم کے لفظ سے مراد آدمی ہین نہ یہہ کہ جانور اور جارجی مفسر مشہور یہودی نے بہی یون ہی ترجمہ کیا ہے مگر لاطینی مطبوعہ ترجمو نمین کوّے کا لفظ لکہا ہے اور پادری صاحب بہی کہتے ہین کہ اوریم کا ترجمہ عرب لوگ کرنا چاہئے نہ یہہ کہ کوّے

کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری پولس سنگہ وپادری والش صاحب چہاپا الہ آباد مشن پریس
سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۵۴ سوال ۸ کے جواب مین درباب ترجمہ لاطینی یعنے ولگٹ کے جو ابتک تمام
رومن کاتہلک عیسائیون مین صرف یہہ ہی ترجمہ رایج اور مستعمل ہے لکہا ہے کہ ایک بزرگ
قسیس جروم نامی نے سنہ عیسوی چارسو کے قریب قریب یہہ ترجمہ کیا یہہ ترجمہ
بہت جلدی مین کیا گیا اور بہت سی تبدیلیونکے باعث سے بگڑ گیا انتہے اور بہی تواریخ
کلیسیا چہاپہ پراٹسٹنٹ مشن کلکتہ سنہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۱۱۴ سطر ۳ مین لکہا ہے جروم کا سب سے بڑا
کام یہہ تہا کہ اوسنے کتاب مقدس کا لاطینی زبان مین ترجمہ کیا سنہ ۴۰۰ سے سنہ ۱۵۰۰ تک
مغربی کلیسیاؤنمین کرسٹیان خاصکر اسی ترجمہ سے کتاب مقدس کا مطلب سمجہتے تہے
کیونکہ اون ملکونمین لوگ یونانی اور عبری نہین جانتے تہے انتہے پس عماد الدین وغیرہ
کم علم عیسائی جو کہتے ہین (تحقیق الایمان صفحہ ۶ سطر ۸) کہ اختلاف ترجمونکا موجب تحریف
اصل کتاب نہین ہوسکتا انتہے تو ولگٹ ترجمہ جو پراٹسٹنٹ عیسائی غلط بتاتے ہین اور رومی
کلیسیا کے لاکہون عیسائیونکا ابتک اوس پر عمل ہے تو کیا وہ اصل کتاب کو نہین دیکہ
سکتے ہین یا صرف پراٹسٹنٹ کے پاس وہ اصل کتاب ہے اور کسی دوسرے فرقہ
عیسائی کے پاس نہین ہے اور بقول مصنف تواریخ کلیسیا کے جو سنہ ۴۰۰ سے سنہ ۱۵۰۰
تک تمام مغربی کلیسیاؤنمین سوا اس ترجمہ کے کوئی اصل زبان ان کتابونکے نہ سمجہہ
سکتا تہا تو وہ سب عیسائی ایماندار مرے ہونگے یا بے ایمان اس سے ظاہر ہے کہ
انہین غلط یا صحیح ترجمونپر عیسائی جماعتونکے ایمان کا مدار ہے کیونکہ انجیل پہلی اور دوسرے
اور نامہ عبرانیان کے جو یونانی اب اصل زبان سمجہی جاتی ہے یہہ سب ہی ترجمہ ہے
اور اصل زبان مین تو ان کتابونکا پتا ہی نہین ہے
یہودی جرمنی زبان مین ایک ترجمہ عہد عتیق کا جسکو یہودی عالم جی کتہل ابن اسحاق
بلٹر اسنے کیا ہے مقام ایمسٹرڈیم مین سنہ ۱۶۷۹ع مین چہاپا کار تہولٹ صاحب کے ترجمہ کو

خدا کا بڑا کہنے والا فریبی بتاتے ہین اور یہہ الزام دیتے ہین کہ اوسنے اپنے مذہب کے
پیچ سے چند پیشین گوئیون متعلقہ مسیح کو چھپا دیا ہے
اخیر انگریزی ترجمہ جواب مروج ہے اوسکو بادشاہ جمس کی بیبل کہتے ہین یہہ بادشاہ سنہ ۱۶۰۳ع
مین انگلستان کا تخت نشین ہوا اور اوسکے اگلے سال مین دربار ہمپٹن مین جو مجلس
جمع ہوئی تہی وہان بشپ کی بیبل پر بہت سے اعتراض پیش کئے گئے تہے پس بادشاہ
نے حکم دیا کہ ایک نیا ترجمہ کیا جائے دو صدیون سے زیادہ گذرے ہین کہ یہہ نیا ترجمہ
جواب استعمال مین ہے انگریزون کی قوم کو حاصل ہوا مگر چند سال سے اس مشہور
ترجمے پر عجیب تیزی سے حملہ ہوا ہے اور اوسپر یہہ الزام لگایا گیا کہ وہ اصل سے مطابق
ہونے اور خوبی اور عمدگی عبارت مین ناقص اور مشکوک اور غلط یہان تک ہے کہ بعض
بڑے امر اہم کے امور مین بہی صحیح نہین اس ترجمہ کے مقدم دشمن اس زمانہ مین
(علاوہ ڈاکٹر گڈس صاحب اور اور ونکے جنکی گستاخ اور بیہودہ تقریر ونکو ہم ذکر نہین
کرتے ہین) جان بیلنی صاحب ہین جنہون نے اپنی بیبل کے نئے ترجمہ کی تجویز اور
دیباچہ اور شرحون مین اس ترجمہ پر اعتراض کئے ہین اور دوسرے سر جیمس بلینڈ
پرجس صاحب ہین جنہون نے اپنے دلایل متعلقہ ضرورت نئے ترجمے کت بمقدمہ
مین اس ترجمے مین عیب نکالے ہین ان مورخون مین سے پہلے نے اپنی تجویز
مین جسکو اونہون نے سنہ ۱۸۱۶ع مین مشتہر کیا یہہ اقرار دیا کہ سنہ ۲۸۱۶ع سے اصل عبرانی
متن سے کوئی ترجمہ نہین ہوا ہے اور یہہ کہ چوتہی صدی مین جروم صاحب نے اپنا
رومی ترجمہ یونانی ترجمہ سے کیا تہا اور اونکے ترجمے سے رومی ولگٹ ترجمہ ہوا اور
رومی ولگٹ سے تمام یورپ کے ترجمے ہوئے اور اس تقریر سے اول ترجمون
کی تمام غلطیونکے ہمیشگی ثابت کرتے ہین فقط

سکرمنٹ ۶

یہہ کتابین عہد عتیق کی جو اب بیبل مین شامل ہین سب ہین ہین اسواسطے ان کتابونکو
تین قسم مین تقسیم کرنا ضرور ہوا

پہلی قسم کی وہ کتابین ہین جو کتاب پیدائش سے لیکر کتاب ملاکی تک ۳۹ کتابین بیبل مین
شامل ہین اور وہ یہہ ہین

پیدائش	خروج	احبار	گنتی	استثنا	یشوع
قاضیون	روت	اول صموئیل	دویم صموئیل	اول سلاطین	دویم سلاطین
اول تواریخ	دویم تواریخ	عزرا	نحمیاہ	آستر	ایوب
زبور	امثال	واعظ	غزل الغزلات	یسعیاہ	یرمیاہ
نوحہ یرمیاہ	حزقیئل	دانیئل	ہوسیع	یوئیل	عموس

عبدیاہ یوناہ میکاہ ناحوم حبقوق صفنیاہ حجی زکریاہ ملاکی

دوسری قسم کی وہ کتابین ہین جو ایک زمانہ مین موجود تہین اور اب ناپید ہین مگر
اونکا ذکر ان کتب عہد عتیق مین جو بیبل مین داخل ہین موجود ہے اور کوئی شخص
اونکی صحیح اور معتبر ہونے سے اور اسبات سے کہ وہ ایک زمانہ مین موجود تہین انکار نہین
کرسکتا چنانچہ اون کتابونکا نام معہ نشان اون آیتونکے جن مین انکا ذکر ہم اس مقام
پر لکہتے ہین

۱	کتاب عہد نامہ موسیٰ	خروج ۲۴ باب ۷
۲	کتاب جنگ نامہ موسیٰ	گنتی ۲۱ باب ۱۴
۳	کتاب الیسیر	۲ صموئیل ۱ باب ۱۸ یشوع ۱۰ باب ۱۳
۴	کتاب یاہو پیغمبر بن حنانی	۲ تواریخ ۲۰ باب ۳۴
۵	کتاب شمعیاہ نبی	۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۵
۶	کتاب اخیاہ نبی	۲ تواریخ ۹ باب ۲۹

نمبر	کتاب	حوالہ
۷	کتاب ناتھن نبی	۲ تواریخ ۹ باب ۲۹
۸	کتاب مشاہدات عیدو غیب بین	۲ تواریخ ۹ باب ۲۹
۹	کتاب اعمال سلیمانؑ	اوّل سلاطین ۱۱ باب ۴۱
۱۰	کتاب شعیاہ بن عاموص جسمین حال بادشاہ عوزیاہ کا اول سے آخر تک تہا	۲ تواریخ ۲۶ باب ۲۲
۱۱	کتاب مشاہدات یسعیاہ جسمین حزقیاہ بادشاہ کا حال تہا	۲ تواریخ ۳۲ باب ۳۲
۱۲	صموئیل نبی کی تاریخ	اوّل تواریخ ۲۹ باب ۲۹ و ۳۰
۱۳	ایکہزار اور پانچ زبور سلیمان کے	اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲ و ۳۳
۱۴	کتاب خواص نباتات وحیوانات سلیمان کے	اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲ و ۳۳
۱۵	کتاب امثال سلیمانؑ	اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲
۱۶	جاد غیب بین کی تواریخ	اوّل تواریخ ۲۹ باب ۲۹
۱۷	مرثیہ یرمیاہؑ	۲ تواریخ ۳۵ باب ۲۵

یہہ مرثیہ علاوہ نوحہ یرمیاہ کے ہے جو بیبل مین داخل ہے بشپ پیٹرک صاحب کا قول ہے کہ یہہ مرثیہ جو کہا گیا بعد وفات یوسیاہ کے اب گم ہے اور یقیناً وہ نہین ہو سکتا جو نوحہ یرمیاہ مشہور ہے اسلیئے کہ یہہ نوحہ غارت ہونے یروسلم اور ہلاک ہونے صدقیاہ پر ہے اور وہ مرثیہ موت یوسیاہ پر (از تفسیر ڈوائیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ء جلد ۱ صفحہ ۹۳۶)

اور کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شیر صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اوسی پادری اسٹرن صاحب نے ترجمہ کیا اور بمقام الہ آباد نارتہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کے لیئے مشن پریس مین مطبوع ہوا ۱۸۷۷ء مین اوسکے فصل ۲ باب ۱۶ صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے کہ اسور کی طاقت مثل نینوہ کے زائل ہو گئی تہی اور اوسکا حال ایسا بدل گیا تہا کہ جو چاہے قبضہ کر لیوے چنانچہ مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے چاہا کہ اوسے اپنے قبضہ مین لاوے اسلیئے کشتی پر سوار ہوا اپنا لشکر ہمراہ لیکے کنعان

ملک کی سرحد مجدو نامی پر خیمہ زن ہوا تاکہ وہان سے اسور کیطرف راہی ہو یہ یوسیاہ نے اوسے روکا اور اپنے ملک کے درمیان سے جلنے دیا کیونکہ اوسنے یہہ سمجہا کہ اگر فرعون اسور کو قبضہ مین کریگا تو ضرور ہے کہ یہود کی آزادی بہی جاتی رہیگی اسلئے یوسیاہ کو واجب ہوا کہ دو صورت کرے خواہ شاہ مصر کا تابعدار بنے یا اوس سے مزاحم ہو آخرش یوسیاہ کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بن پڑا اور مجدو کے میدانمین دونون ایک دوسرے کے مقابل ہوئے سو یوسیاہ نے شکست کہائی اور زخمی ہوکر تہوڑے سے عرصہ مین مرگیا اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور یروشلم مین بڑا واویلا پڑا اور یرمیاہ نبی نے اس نیک بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ اب تک موجود ہے انتہے یہودی قوم کے پی درپی مصیبتونکے سبب ایسی عزیز تحریر و نکا جاتا رہنا خلاف قیاس نہین ہے علی الخصوص ایسی حالت مین کہ وہ ایک جگہہ جمع نہین بلکہ متفرق تہی لوگونکے پاس تہے ان کتابونکے الہامی ہونے پر کوئی دلیل نہین ہے خصوصاً جبکہ خود الہامی لکہنے والونے اونسے استخراج کیا یا اونکی طرف اشارہ کیا ہو فرض کیا جائے کہ اونکی تمام مطالب کتب مقدسہ مین ہون اور کتب مقدسہ کو اونکی حاجت نہی ہو (لیکن یہہ ممکن نہین بلکہ کتب مقدسہ مین اونکا ذکر اسلئے آیا کہ اونکی حاجت ہے) مگر یہان صرف اتنا کلام ہے کہ اور بہی معتمد اور صحیح کتابین تہین جو اب معدوم ہین اور یہہ بات ایسی طرح ثابت ہے کہ اوس سے بڑے بڑے علما مسیحی نے بہی اقرار کیا ہے مفرو صاحب اپنی کتاب سوالات السوال ہین جو ۱۸۴۳ء مین لنڈن مین چہپی ہے ذیل سوال دوم کے لکہتے ہین کہ یہہ کتابین جنمین حضرت مسیح علیہ السلام کو ناصری کہا گیا تہا (اور جسکا ذکر مقدس متی نے ۲ باب ۲۳ مین لکہا ہے) نیست و نابود ہوگئی ہین اسلئے کہ جو کتابین نبیونکی اب موجود ہین کسی مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناصری نہین لکہا ہے اور آدم صاحب اپنی ہدلی یعنے تفسیر مین لکہتے ہین کہ پیغمبرونکی بہت سی کتابین ناپید ہوگئین

اسلئے کہ یہودیون نے غفلت سے بلکہ بے دینی سے بعض کتابونکو کہودیا اور بعض کو پہاڑ ڈالا
اور بعض کو جلادیا انتہے

یہوداہ کے خط کے ۹ آیت مین جو لکہا ہے کہ جب میکائیل نے شیطان سے تکرار کر کے موسیٰ
کی لاش کی بابت بحث کی انتہے یہوداہ نے یہہ بات توریت سے لکہی ہوگی مگر اب توریت
مین کہین یہہ مندرج نہین ہے اور اسیطرح ۲ طیمطاوس ۳ باب ۸ مین لکہا ہے کہ یانس
اور یمبراس نے موسیٰ کا سامہنا کیا انتہے یہہ دونون نام بہی عہد عتیق کی کسی کتاب مین
نہین پائے جاتے معلوم نہین کہ پلوس نے عہد عتیق کی کس کتاب سے یہہ ذکر لکہا اور
وہ کتاب اب مجموعہ عہد عتیق مین موجود نہین ہے اور اسیطرح حنوک کے پیشین گوئی جو
یہوداہ ۱۴ و ۱۵ مین ہے توریت مین اب پائی نہین جاتی اسیطرح ۱۰۵ ازبور ۱۸ مین جو
حضرت یوسف کے بیکڑیون اور بیڑیون کا ذکر ہے یہہ بہی توریت مین مرقوم نہین ہے
تفسیر وائیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ء جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ مین ہے کہ اس بادشاہ روشن ضمیر یعنے سلیمان نے
اوس دانائی کو جو اوسنے پائی انسانونکے فایدہ کے لئے استعمال مین لانا چاہا اور
بہت سی کتابین لوگونکی تعلیم کے لئے لکہین مگر حضرت عزرا نے اونمین سے صرف تین
کو مقدس کتابونمین داخل کیا اور باقی (یعنے جنکو مقدس کتابون مین داخل نہین کیا)
یا تو وہ مذہبی تربیت کے لئے نہین لکہی گئی تہین یا ایک زمانہ کے گذر جانے کے سبب
خراب اور ناقص ہوگئین تہین تفسیر وائیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ء جلد پہلی صفحہ ۸۰۶ مین ذیل
شرح آیت ۲۵ باب ۱۴ کتاب دوم سلاطین کی لکہا ہے کہ یونس پیغمبر کا حال اس مقام
پر ہے اور اوس مشہور پیغام مین جو نینوی کو لیگئی تہی ہے اور وہ اون پیشین گوئیون کو جنسے
اوسنے بادشاہ یربعام کو شرمیا کے بادشاہ سے لڑنے پر دلیری دی کسی جگہہ لکہا
ہوا نہین پاتے ـــ غرضکہ ہر طرح یہہ بات ثابت ہے کہ اون مقدس کتابون کے
سوا اور بہی مقدس کتابین تہین جو مدت سے ناپید ہوگئی ہین انتہے

بیان تیسری قسم کی کتابونکا

یہہ وہ کتابین ہین جو مروجہ بیبل مین داخل نہین ہین گمان مین سے بعضے ایسی ہین جنکو اب تک بعض فرقہ عیسائیونکے مانتے ہین اور بعض ایسی ہین جنکو ایک زمانہ مین صحیح ٹہرا کر بیبل مین داخل کیا تہا اور پہر نامعتبر ٹہرا کر خارج کر دیا اور بعض ایسی ہین کہ اونکو جمہور عیسائی جہوٹی اور جعلی کہتے ہین انتہے

اتا ۷ کتب سیدنا شیث

۸ کتاب حنوک جسے ادریس بار الصاحب کا انشوڈکشن اور علوم بیبل کہ مطبوعہ ۱۸۲۵ع لندن جلد ۱ صفحہ ۳۰۷ یہہ کتاب حنوک کے کتاب کہلائی جاتی اور اوس میں پیشگوئی موجود ہے جسکا بیان یہودا نے کیا جسٹن ارنیوس وغیرہ اسکا ذکر کرتے پر بہت دن تک وہ گویا گم ہی جب تک کہ ۱۷۷۳ع مین اوس شہور مسافر بروک صاحب نے ابیسینیا مین اوسے پایا اور یوروپ کے عالمون کے لئے وہان سے نقل لایا معلوم ہوتا ہے کہ ابیسینیا کے عیسائی سمجہتے کہ وہ الہام سے دیگئی اسلئے وہ اوسے پاک کتاب مین ایوب کی کتاب کے پیشتر داخل کرتے ہین انتہے (مفتاح کتاب مقدس مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۵ع صفحہ ۱۸۳)

۹ کتاب مشاہدات ابراہیم

۱۰ کتاب مشاہدات موسیٰ

۱۱ کتاب پیدایش صغیر کونسل ٹرنٹ نے (جو ۱۵۶۳ع مین ہوئی تہی) اس کتاب کو نامعتبر ٹہرایا اصل اوسکی عبریین چوتہی صدی تک پائی جاتی تہی اور جروم اپنی کتاب مین اسکا حوالہ بہی دیتا ہے اور سیڈرنیس اپنی تواریخ مین اکثر جا اوس سے نقل لاتا ہے اور ارجن کہتا ہے کہ گلیشیونکا ۵ باب ۶ اور ۶ باب ۵ اکو پلوس نے اسی کتاب سے نقل کیا ہے دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ ۷۵ وغیرہ اور ترجمہ اوسکا سولہوین صدی تک موجود تہا

گمراوس صدیمین کونسل ٹرنٹ نے اوسے جہوٹا ٹہرایا ہارنصاحب کا انٹرودکشن مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۵ء جلد ۴ صفحہ ۲

۱۲ کتاب قیاس موسئی ہارنصاحب کا انٹرودکشن علم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۴ صفحہ ۲

۱۳ کتاب الوصیت موسئی ہارنصاحب کا انٹرودکشن مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۵ء جلد ۴ صفحہ ۲

۱۴ کتاب اسرار موسئی ایضاً

۱۵ کتاب معراج موسئی لارڈنر کے ورکس مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ء جلد ۲ صفحہ ۵۱۲ ارجن کہتا ہے کہ نامئہ یہوداہ کی ۹ آیت اسی کتاب سے نقل ہوئی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد ۲ صفحہ ۵۱۲ مین اس قول ارجن کو نقل کرتا ہے (ہدایت المسلمین چہاپہ لاہور سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۷۵)

۱۶ کتاب عزرا نمبر ۳ یہہ کتاب سپٹواجنٹ کے بعض نسخون مین شامل تہی اور یونانی گرجے مین عموماً پڑہی جاتی تہی تفسیر ڈائیلی مطبوعہ سنہ ۱۸۵۶ء جلد ۲ صفحہ ۷۵۶

۱۷ کتاب عزرا نمبر ۴ یہہ کتاب چند رومی ترجمون مین اور ایک عربی ترجمہ مین موجود ہے ایضاً صفحہ ۷۷۶

۱۸ کتاب توبیٹ ایضاً صفحہ ۸۰۹

۱۹ کتاب جودتہہ ایضاً صفحہ ۸۲۶

۲۰ باقی حصہ بابون کتاب استہر کا یہہ کتاب یونانی اور رومی نسخون مین موجود ہے تفسیر ڈائیلی مطبوعہ سنہ ۱۸۵۷ء جلد ۱ صفحہ ۸۴۹

۲۱ دزڈم سلیمان یعنے کتاب دانائی سلیمان یونانی زبان مین یہہ کتاب موجود ہے ایضاً صفحہ ۸۵۵

۲۲ ایکلزیاسٹکس یعنے کتاب الوعظ ایضاً صفحہ ۸۷۹

۲۳ کتاب باروق قدیم مصنفون نے اس کتاب سے سندلی ہے اور کونسل ٹرنٹ نے اسکو رد نہین کیا کیونکہ اسکے حصے گرجا مین پڑہی جاتی ہے ایضاً صفحہ ۹۴۲

۲۴ کتاب راگ تین پاک بچونکی بعض یونانی ترجمے تہوودرشا مین اور اسکو تاریخ بیل مین یہہ کتاب بشمول کتاب دانیال موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۵۵

۲۵ کتاب تاریخ سسنیا انہین ترجمون مین یہہ کتاب بہی کتاب دانیال کے شروع مین موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۵۹

۲۶ بل اور ڈریگن کی بربادی کی تاریخ یہہ کتاب بہی انہین ترجمون مین کتاب دانیال کے آخر مین موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۶۳

۲۷ دعا منسیس بادشاہ یہودیہ ایضاً صفحہ ۹۶۶

۲۸ اول کتاب مقابیس یہہ کتاب اور نیز دوسری آگے آنیوالی کتابیں مین بہی تہی اور یونانی اور سریانی زبانین اب بہی موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۶۷

۲۹ دویم کتاب مقابیس ایضاً صفحہ ۱۰۱۷

۳۰ کتاب معراج اشعیا یعنے یسعیاہ ہارنصاحب کا انٹروڈکشن اور علوم بیبل کے مطبع ۱۸۲۵ء لندن جلد ا صفحہ ۶۳۸

۳۱ ملفوظات حیقوق

انکے سوا دو کتابین اور ہین یعنے کتاب لموئیل اور کتاب اجور جنکا ایک ایک باب صرف باقی ہے جو کہ کتاب امثال کے آخر مین شامل کر دیا گیا

اب یہہ قسم دویم کی سترہ کتابین جنکا ذکر بیبل مروجہ حال مین موجود ہے اور قسم سیوم کی اکتیس ۳۱ کتابین جنکا ذکر ہارنصاحب وغیرہ نے کیا اور اسکے سوا دو اور یعنی لموئیل اور اجور کی کتابین کہ یہہ سب پچاس کتابین ہوئیں جن بیبل مین شامل نہین ہین پس آیتون کی تحریف کا کیا شکوہ ہو جبکہ کتابین کی کتابین غایب ہو گئی ہین اور یہہ پہلی قسم کی

کتابین جو اب باقی اور بیبل مین شامل ہین انکا اور انکے مصنفونکا کچھ ثبوت نہین ہے اور
ظاہر ہے کہ جب بیسیون کتابین غائب کردین تو جو باقی رہا ہے اوسے کب اصلی حالت
پر رکہا ہوگا

یوسیفس جو بڑا مورخ مشہور ہے حضرت حزقیئل کیطرف اور دو کتابین منسوب کرتا اور
کہتا ہے کہ حزقیئل نے یروسلم کے غارت ہونے اور صدقیاہ کے بابل کو نہ دیکھنے کی بابت
پیشین گوئی کرکے اوس ملفوظ کو یروسلم مین بہیجا انتہے پس جبکہ ان دو لون کتابونکو
بہی قسم دویم اور سیوم کی کتابونمین شامل کرین تو اسطرح کی سب کتابین ۲۱ ہوئین
ہارنصاحب کی جلد اول شرح انجیل کے صفحہ ۱۳۱ مین لکہا ہے کہ اگر ہم تسلیم کرین کہ بعض
کتابین پیغمبرون کی جاتی رہی ہین تو کہتے ہین کہ سب کتابین الہام سے نہین لکہی گئی ہین
نہین انتہے لیکن اگر غور کرین تو ان کتابونمین جو موجود ہین اوسنے کیا زیادہ الہامی
بیان ہے یعنے اگر وہ الہامی نہ تہین جو گم ہوگئین تو یہہ بہی جو موجود ہین بدرجہ اولی
الہامی نہین ہین خاصکر آستر اور غزل الغزلات وغیرہ اور جب یہہ الہامی سمجہی جاتی ہین
ہین تو اونکے الہامی ہونیکا کیا سبب ہے پہر یہہ کہ اگر وہ الہامی تہین تو ان کتابون
مین اونہین کے منتخبات کیون موجود ہین کیا کوئی الہامی کتاب جہوٹہی کتابون کے بہی
عبارتون کو سند مین لاسکتی ہی جیسے یہوداہ کی ۹ آیت اور متی ۲ باب ۲۳ اس سے
تو ثابت ہوتا ہے کہ نامہ یہوداہ اور انجیل متی وغیرہ بہی الہامی نہین ہین اسکے سوا توریت
وانجیل مین کہان لکہا ہے کہ وہ اکیاون کتابین الہامی تہین

مرات الصادق مولفہ پادری بیلی صاحب اور ترجمہ طامس انگلس صاحب حسب الارشاد
پادری مریا انجلو صاحب کاتہولک مشنری مطبوعہ گوالیار ۱۸۵۱ء صفحہ ۱۶۹ —
۱۸۲ مین کتب عہد عتیق و جدید دونونکی نسبت لکہا ہے قولہ کاتولیک ظاہر کرتے ہین
کہ کتاب مقدس جیسا کہ ہر ایک شخص اپنی فہمید سے سمجہتا ہے ایمانکا کافی قاعدہ نہین

اور اسلیئے انسانونکو خدا کی بادشاہت مین پہونچا نہین سکتی اور یہہ کہ کتاب مقدس
کافی تامہ نہین ہے عقل سلیم بآسانی دیکہلا دیگی کیونکہ اگر انسان اپنا ایمان اپنی سمجہہ کے
مطابق کتاب مقدس پر منحصر رکہتے تو ضرور ہے کہ وہ پانچ چیزون مین کلیہ تحقیق اور
دریافت حاصل کرے اول یہہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ اپنے ہاتہین
رکہتا ہے در اصل کتاب مقدس صحیح ہے یا نہین دوسری یہہ کہ اوسکے پاس
سالم کتاب ہے کہ نہین تیسرے یہہ کہ کتاب مقدس الہامی اور خدا کے ارشاد سے
ہے چوتہے یہہ کہ کیسے کتاب مقدس مین غلطیان درج نہ کی ہون پانچوین یہہ کہ وہ
اوسے سمجہہ سکتا ہو حیثیت یہہ کہ سب چیزین جو نجات کیواسطے ضرور ہین اوس مین ہون پہلے
یہہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ در اصل کتاب مقدس صحیح ہے اچہا کوئی پراٹسٹنٹ
اپنی خاص تمیز سے یہہ نہین پہچان سکتا کیونکہ کتاب مقدس فقط ایک کتاب ہے جو دو حرفون
سے بہری ہوئی اور اپنے حق مین گواہی نہین دے سکتے (بلاکلیس پولٹ ۱۳ ص)
سوا اسکے عالم مؤرخ کل اس بات پر سب متفق ہین کہ یروسلم کی ہیکل اور شہر کے ساتہہ
وہ کتاب مقدس جو موسیٰ اور قدیم پیغمبرون کے ہات کی لکہی ہوئی تہی بنوکدنضر کے عہد
مین اسیرین کی چڑہائی مین تاخت و تاراج ہو گئی (ہیبس ٹریزنب ان سب پ
والشس کالیکشن جلد ۱۳ صفحہ ۵) اور اگرچہ کتاب مقدس موصوف کو اوسکی نقل مطابق
اصل کے عزرا نبی نے پہر موجود کیا تہا مگر یہہ نقل بہی انٹاکیس کے آئندہ ظلمون کے
وقت نسٹ گئے (ایضاً) پس ایک شخص اپنی خاص راے اور تمیز کی تقویت پر کہہ
نہین سکتا کہ کتاب مقدس جو اوسکے پاس ہے سچی اور اصلی ہے یا نہین دوسری
یہہ کہ جسوقت کسی پراٹسٹنٹ کے پاس کتاب مقدس ہوتی ہے وہ خواہمخواہ
یقین کرتا ہے کہ اوسکے پاس کتاب ممدوح پوری ہے لیکن جو کوئی حقنداہ کا ہے
تو بیشک اوسکے پاس ایک جزو ہے اور کلام آلہی کا کل نہین اب مین پراٹسٹنٹون کو

دیکھا سکتا ہون کہ کتاب مقدس مین بہت حصے کہو(ئے) گئے ہین کیونکہ ایک عالم ثابت کرتا ہے کہ کم سے کم بیس۲۰ کتابین جلد مقدس کی بالکل کہوئی گئی ہین (کاتھرن کا دیباجہ چارون انجیل کے باب مین) اگر تمہین میری بات مین شک ہو تو اپنی کتاب مقدس مین مفصلۂ ذیل کے صحیفون اور متنون کو دیکہو اور ڈہونڈہو گنتی کی کتاب ۲۱ باب ۱۴ آیت یعنے یہہ خداوند کے جنگ کی کتاب مین لکہا ہے یہہ کتاب کہان ہے جوشوا (یعنے یشوع) کا ۱۰ باب ۱۳ آیت یعنے کیا یہہ جاشار (یعنے کتاب الیشیر) کی کتاب مین نہین لکہا ہے مین پراٹسٹنٹون سے پوچہتا ہون کہ جاشار کی کتاب کہان ہے اول سموئیل کا ۱۰ باب ۲۵ آیت یعنے سموئیل نے بادشاہت کا طور و قاعدہ قوم سے کہا اور ایک کتاب مین لکہکر اوسے خداوند کے آگے رکہا یہہ کتاب بہی کہوئی گئی پہر پہلے سلاطین ۴ باب ۳۲ آیت یعنے سلیمان نے تین ہزار تمثیلین بنائین اور اوسکے مزامیر ایکہزار تہے پس یہہ مزامیر کدہر گئے اور پہر اکرانیکل یعنی وقایع (یا اول تواریخ) ۲۹ باب ۲۹ آیت یعنے داؤد کے اعمال پہلے سے پچہلے تک سموئیل سیر کی کتاب اور ناتہن پیغمبر کی کتاب اور گید (یعنے جاد) سیر کی کتاب مین لکہے ہین ان دونون نبیونکی کتابین کہان ہین اور پہر دوسرا کرانیکل ۹ باب ۲۹ آیت یعنی کیا یہہ ناتہن پیغمبر کی کتاب اور شلونیٹ اخیا کی پیشین گوئی اور ایدو سیر کی بشارتون کی خوابون مین نہین لکہا ہے یہہ کتابین بہی گم ہوگئین ایضاً ۲ ۱۲ باب ۱۵ آیت یعنے کیا یہہ شمعیہ (یعنے سمعیاہ) پیغمبر کی کتاب اور ایدو سیر کی کتاب مین متضمن مشاہدون کے مندرج نہین ہے یہہ بہی مفقود ہین ۱۳ باب ۲۲ آیت یعنی اوسکی راہین اور اوسکے کلام عیدو کی تواریخ مین لکہے گئے تہے یہہ بہی ناپید ۲۰ باب ۳۴ آیت یعنے وے جنہونکی کتاب مین لکہے گئے تہے اور ۳۳ باب ۱۹ آیت یعنے وے سیر کے کلامون کے درمیان لکہے ہین الحاصل ولی پاولس (یعنے پلوس) نے قرنتیونکو تین۳ مکتوب لکہے اونمین سے پہلا کہویا گیا کیونکہ اوسمین جسے ہم پہلا کہتے ہین ولی پاولس

لکہتا ہے کہ مین نے تمہین ایک مکتوب مین لکہا ہے (اول قرنتیونکا ۵ باب ۹) پس وہ
مکتوب جو اوسنے انہین لکہا کہان ہے اور پہر ولی پاولس لادوقیہ والے مکتوب کو گرجا مین
پڑہنیکا حکم دیتا ہے قلسیون کا ۴ باب ۱۶ آیت یعنے لادوقیہ کی کتاب کو تم بہی اکلیسیا مین
پڑہیو یہہ کتاب بہی کہوئی گئی اور بہی بہت سے کام مین جو عیسی مسیح نے کئی کہ اگر وے
جُدا جُدا قلم بند ہوتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتیین دنیا مین سمانہ
سکتین یوحنا کا ۲۱ باب ۲۵ آیت ولی گشتن (یعنے جسٹن شہید) ٹرافن (یعنے طرافون)
کی بابت اپنی تحریر مین کہتا ہے کہ یہودیون نے توریت مین سے بہت سے غایب
کردین تاکہ انجیل مقدس مطابق اونکے معلوم نہو تو پس پروٹسٹنٹون کے پاس
کتاب مقدس پوری نہین ہے بلکہ کلام ربانی کا ایک چوتہا حصہ اونکے قبضے مین ہے
تیسرے یہہ کہ اوسے بخوبی معلوم ہو کہ کتاب مقدس الہام ربانی ہے یہہ بات کوئی
پروٹسٹنٹ خاص اپنی دانش سے جان نہین سکتا کیونکہ کتاب مقدس کونسی جگہہ
خبر دیتی ہے کہ موسی نے الہام مین آکے توریت لکہی یا کہ آپوسٹلون نے از روی الہام
انجیل مقدس کو تحریر کیا وے طبیعت سے انسان تہے سہو و خطا سے مجبور اور کسطرح
کوئی پروٹسٹنٹ جان سکتا ہے کہ وے ناخطا لکہنے والے تہے جو تہے ایک پروٹسٹنٹ
کلیہ صداقت ہو نہین سکتا کہ کتاب مقدس مین کسیطرح کی غلطی یا اختلاف نہین ہوا
اور کہ وہ لفظ بلفظ وہی کتاب ہے جو مولفون نے قلم بند کی تہی یہہ بہی وہ اپنی خاص
فہم کی رسائی سے تحقیق دریافت نہین کر سکتا کیونکہ کتاب مقدس عبرانی یونانی لاطینی
زبان مین لکہی گئی تہی اور اسلئے خاص اوس زبان مین نہین ہے جسمین کہ اولاً تحریر ہوئے
چنانچہ کتاب مقدس جسکا تنڈیل کوورڈیل اور ملکہ الزبتہہ کے عصر کے بشپون نے انگریزی
زبان مین ترجمہ کیا تہا ایسی حد سے زیادہ ناقص اور پر غلط کی گئی تہی کہ اکثر عام پروٹسٹنٹون
نے معہ بادشاہ جیمس اول کے اوسکی بابت ایک عام فریاد و فغان برپا کیا (فہرست

یعنے مقامات رہیم کی انجیل) جیسا کہ لکہا ہے یعنے تنڈیل کے ترجمہ انجیل مقدس مین
تنسٹیل بشپ نے دو ہزار نقص و اختلاف ظاہر کئے (بشپ والٹن کا کالیکٹ جلد ۱ صفحہ
۹۸) اور مسٹر بروٹن ایک پروتسطنٹ فاضل نے کونسل کی لارڈ لوگون کو لکہا اور نئے ترجمہ
کی درخواست کی چنانچہ وہ کہتا ہے کہ انجیل مقدس کا ترجمہ جو کہ اب انگلنڈ مین ہے غلطیون
سے بہرا ہے اور بشپون سے بہی بروٹن مذکور کہتا ہے کہ اون کا ترجمہ انجیل جو زبان
انگریزی مین ہے اٹھہ سو اڑتالیس جگہہ مین توریت کے متن و مضمون سے برعکس ہے
اور بہتون کے لئے انجیل مقدس کے رد کرنے اور دائمی شعلہ مین گرنے کا سبب ہوتا ہے
(تیپل گارڈ صفحہ ۱۴۴) اسٹافیلس نے مارٹن لوتہر کی نئی انجیل مین قریب ایکہزار
کے اختلاف پائی اور بادشاہ جیمس اول کے حضور ایک عرضی جو اس مقدمہ مین
گذری اوس مین درج تہا کہ ترجمہ زبور جو عام نماز کی کتاب مین مندرج ہے میزان و نہائی
و تغیر مین عبرانی زبان کے راستی سے کم سے کم دو سو مقامون مین مختلف ہے (بیٹ
صفحہ ۷۵ — ۷۶) فقط چودہوین مزمور کو جو کتاب عام نماز مین موجود ہے اور
جس پر پروتسطنٹ پادری بحلف اپنی پذیرائی و رضامندی اقرار کرتے ہین دیکہو اور پہر
اسی چودہوین مزمور کو پروتسٹنٹون کی کتاب مقدس مین مطالعہ کرو تو دیکہو گے کہ چار
آیتین نماز کی کتاب مین بہ نسبت کتاب مقدس کے کم ہین مگر جو یہہ چار ون آیتین کلام
الہی سے ہین تو کتاب مقدس سے کیون چہوڑ دین ہین اور جو کلام الہی سے نہین ہین تو
پروتسطنٹ عام نماز کی کتاب مین اون آیتون کی عدم صداقت کیون نہین ظاہر کرتے
حقیقت صریح یہہ ہے کہ پروتسطنٹون نے یا کچہہ بڑہانے سے یا گہٹانے سے اسپین گوئی
کی لفظون اور خدا کے کلام کو بگاڑا ہے پانچوین یہہ کہ اوسے اپنی خاص دانش سے
سمجہہ سکتا ہو مگر یہہ امر کسی پراٹسطنٹ کیواسطے ممکن نہین چہٹے یہہ کہ پراٹسطنت جانتا
ہو کہ کتاب مقدس مین سب چیزین جو نجات کیواسطے ضرور ہین موجود ہین یہہ بہی

کوئی انسان اپنی فہم بالذات سے جان نہین سکتا۔ ایک پراٹسٹنٹ بشپ پالیک نامی شہادت کرتاہے کہ دین کے باب مین چند ستوام ہین جنہین خدانے مقرر کیا اور جو اکلیسیا سے فرمائے جاتے ہین اور جنکی بابت ہم قبول کرتے ہین کہ کتاب مقدس اون امرونکو نہ کسی جگہہ مین بیان کرتی نہ سکہلاتی ہے۔ اب مین کبھی پراٹسٹنٹ سے پوچھتا ہون کہ بہلا کیا وہ اپنی نجات کی دلجمعی صرف ایک ایسی کتاب کے بہروسہ پر رکہہ سکتا ہے جسے وہ کلام الہی ثابت نہین کرسکتا ایک کتاب جسے وہ سمجہہ نہین سکتا ایک کتاب جسے جہلا وضعفا اپنی ہلاکت کے لئے پڑہتے ہین ایک کتاب جسکے حصے اکثر کہوئے گئے ہین ایک کتاب جو ازبس غلطیون سے بہری گئی اور ناقص کی گئی ہے اور جسمین نجات پانیکی سب چیزین ضروری نہین ہین ایسی کتاب کیا ایمان کا قاعدہ کل متکفل نجات ہوسکتی ہے نہین خدا قادر مطلق کا ہرگز یہ ارادہ نہین ہوا کہ ہر ایک انسان اپنا اپنا ایمان بطور خود کتاب مقدس سے بناوے تمت کلامہ پس توریت وانجیل کی تحریف تو توریت وانجیل سے ہی ثابت ہے اب جو عماد الدین وغیرہ قران مجید کی نسبت تحریف نگار ہے ہین چاہئی کہ وہ بہی اسیطرح قران مجید سے ثابت کرین   اب کتاب صموئیل جسکا اول صموئیل ۱۰ باب ۲۵ مین ذکر ہے اور کتاب ہوسیاہ جسکا ۲ تواریخ ۳۳ باب ۱۹ مین ذکر ہے اور وہ کتاب جسکا ۲ تواریخ ۱۳ باب ۲۲ مین ذکر ہے یہہ تینون کتابین اون باقون کتابون پر زیادہ کرین جو تحقیق کتابین ہوئین کہ جو توریت مین سے غائب ہین

منادی

اختلافات عہد عتیق کی پہلی قسم کی کتابون مین سے بعضے مقامات

پیدائش ۶ باب ۶ مین ہے کہ خدا انسان کو پیدا کرکے پچتایا اور ۱ صموئیل ۱۵ باب ۱۱ مین ہے خدا بدی کرنے سے پچتایا مگر گنتی ۲۳ باب ۱۹ مین ہے کہ خدا آدم زاد نہین جو پچتاوے اور اول صموئیل ۱۵ باب ۲۹ مین ہے کیونکہ وہ انسان نہین ہے کہ پچتاوے

استثناہ باب ۵ مین ہے کہ باپ دادونکی بدکاری کا بدلا اونکی اولاد سے تیسری اور چوتھی پشت تک لیتا ہون انتہے

مگر استثناہ ۲۴ باب ۱۶ مین ہے کہ اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نجائیں نہ باپ دادون کے بدلے اولاد قتل کیجاوے

ہے
استثنا ۲۱ باب ۱۶ مین ہے تو محبوبہ کی بیٹے کو مبغوضہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پہلوٹا ہے فوقیت نہ دی

مگر پیدائش ۲۵ باب ۲۳ مین ہے کہ بڑا چہوٹے کی خدمت کریگا

ہے
ہوسیع ۱۴ باب ۹ مین ہے خداوند کی راہین سیدہی ہین اور نیک لوگ اونمین چلینگے مگر حزقیل ۲۰ باب ۲۵ مین ہے اور مین نے اوتہین وہ سنتین دین جو بہلی نہ تہین اور وہ قانون جنسے وہ جیتے نرہین

۵
۲ تواریخ ۱۶ باب ۹ مین ہے خداوند کی آنکہین ساری زمین پر دوڑتی ہین مگر پیدائش ۱۸ باب ۲۱ مین ہے مین اوتر کے دیکہونگا کہ اونہون نے اوس شور کے مطابق جو مجہہ تک پہونچا بالکل کیا ہے یا نہین مین دریافت کرونگا انتہے یہان خدا کا عالم الغیب ہونا بالکل جاتا رہا

ہے
خروج ۲۰ باب ۲۶ مین ہے تو میری قربانگاہ پر سیڑہی سے ہرگز مت چڑہیو تاکہ تیری برہنگی اوسپر ظاہر نہو

مگر یسعیاہ ۳ باب ۱۷ مین ہے خداوند صیحون کی بیٹیون کی چاندیون کو گنجی کر ڈالیگا اور خداوند اونکے اندام نہانی کو اوگہاریگا انتہے وہان مرد کا ننگا ہونا گناہ تہا اور یہان عورتون کے برہنگی جائز ہوی اور اسیطرح اگر سب اختلافات لکہی جائین تو ایک کتاب اسی بیان مین ہو فقط

کلیسیا ۴

جسمین ۱۰ اسکرمنٹ ہین اور ایک مناوی

سکرمنٹ ۱

قال اللہ تعالے جلشانہ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ (سورہ مایدہ آیت ۱۵) اور وہ جو کہتے ہین کہ ہم نصارے ہین اونسے ہمنے عہد لیا پہر بہول گئے ایکحصہ اوس نصیحت کا جو اونکو کی تہی (از شہادت قرانی فصل ۲ ۲۱۲ صفحہ ۱)

کتب عہد جدید یعنے اناجیل وغیرہ کا حال لکہنے سے پیشتر ان دو چار بیانون پر غور کر لینا چاہئے لوقا ۱ باب ۱ مین ہے بہتون نے کمر باندہی کہ اون کامون کا جو فی الواقع ہمارے درمیان انجام ہوئے بیان کرین انتہے اس سے ظاہر ہے کہ اوسیوقت مین لوقا کیطرح اور بہی بہتون نے انجیلین لکہی تہین مگر وہ جہوٹی یا سچی کچہہ معلوم نہوئین

گلتیونکا ۱ باب ۶ پہر کسے دوسری انجیل کیطرف مائل ہوئے انتہے یہہ دوسری انجیل جو کہ ان چار انجیلونکے سواہے پلوس کے وقت مین مشہور ہوچکی تہی

۲ تسلنیقیونکو ۲ باب ۲ مین ہے نہ گہبراو نہ کسی روح نہ کسی کلام نہ کسی خط سے یہہ سوچکر کہ وہ ہماری طرف سے ہے انتہے یعنے پلوس کے وقت ہی مین جعلی خط لکہے جاتے تہے

۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳ اسے بہی ظاہر ہے کہ پلوس کے وقت مین جہوٹے رسول و رحفا پیدا ہوگئے تہے بلکہ خود پلوس ہی نے دین کے واسطے جہوٹ بولنا پسند کیا تہا رومیونکا ۳ باب ۷ موشیم صاحب اپنی تاریخ مطبوعہ ۱۸۵۶ء حصہ ۲ باب ۲ صفحہ ۲۰ مین اول صدی عیسوی کا یون بیان فرماتے ہین کہ بہت سے ایسے باعث تہے جنکے سبب ابتدا زمانہ مین انجیلونکے ایک نسخہ مین جمع کرنیکی ضرورت ہوئی خصوصا اس باعث سے کہ بعد جانے حضرت عیسی کے آسمان پر اونکی زندگی اور تعلیمات کی تواریخ پر فریب اور کہانی آمیز لیے

لوگونسے جنکے ارادے پرنیک تہے مگر جہوٹہے مذہب والے اور سادہ لوح اور خداپرست
تر یہودیونسے رغبت رکہتے تہے تصنیف ہوئی تہین اور اوسکے بعد بہت سے جہوٹی بنیادکی تحریرین
جنپر پاک پیغمبرون کے نام بطور مصنفونکے درج کیئے گئے تہے دنیا پر فریب سے رکہی گئین تہین
اور پہر موشیم صاحب اپنی تواریخ باب ۳ صفحہ ۷۰ مطبوعہ سنہ ۱۸۴۵ع مین دوسری صدی
عیسوی کا بیان یون فرماتے ہین کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیرون نے اسبانکو
صرف جایز ہی خیال نہین کیا بلکہ قابل تحسین وآفرین کے سمجہتے تہے کہ راستی اور خداپرستی
کی ترقی کے لئے فریب دین اور جہوٹہہ بولین اس راے کو اون یہودیون نے جو مصر مین
رہتے تہے سنہ مسیحی سے پیشتر جیسا کہ بہت دلیلون سے معلوم ہوتا ہے اونسے سیکہا تہا اور
اُن دونون سے عیسائیون مین یہہ برائی ابتدا سے پہیلی تہی اس بات مین کوئی شخص شک
نہین کریگا جب اون کتابونکو جو بہت سے جہوٹہہ سے بہری ہین اور مشہور آدمیونکے نام سے بنائی
گئین ہین بغور دیکہیگا اور سبل لین کے اشعار اور اسیطرح کی بیقدر کتابونپر توجہہ کریگا جو
بہت سی دوسری صدی اور اوسکی اگلی صدیونمین نکلی ہین مین یہہ نہین کہتا کہ جو عیسائی
اپنی مذہب پر پکے تہے اونہون نے اس قسم کی جہوٹی کتابین بنائی تہین بلکہ غالب مادہ
کتابین بہت سی گنا شک کے فرقہ سے نکلین تہین تاہم اسبات سے انکار نہین کیا جاسکتا
کہ جو عیسائی اپنے مذہب کے پابند تہے وہ اس خطا سے بالکل آزاد نہ تہے انتہے

طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۷۴ع کے حصہ تین صفحہ ۲۲۳ مین اور مطبوعہ لندن
سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۴۰ مین لکہا ہے کہ سنہ ۲۳۰ع مین ایک شخص ارجن نامی مدرسہ سکندریہ کا مدرس
تہا اور تیز عقلی اور علم اور خوش اخلاقی اور دانشمندی کے سبب اوس کی
ایسی شہرت ہوئی کہ مخالف اور بت پرست مصنف بہی اوس کی تعریف کرتے اور اوس
کے نام پر اپنی تصنیف گرواتے تہے انتہے اور نہ صرف جعلی مصنف بلکہ مسیح ہونیکا بہتون
نے دعوے کیا تہا چنانچہ یوسف مورخ کتنونکا ذکر کرتا ہے وہ یون لکہتا ہے کہ ملک جادوگرون

اور دغاباز دونے بہر گیا تہا جنہون نے بہتونکو دغا تا اور بیابان مین لیے گئے تاکہ اپنی ماثیر دکہائین انمین سے دوسیتہیوس سامریکا ذکر ہے جسنے آپکو مسیح کہا اور شمعون مجوسی جو آپکو خدا کا بیٹا کہتا تہا اور تہودس جسنے بہت لوگونکو دہوکا دیکر کہا کہ مین یرون نہیگو دو حصہ کرکے بیچ مین رستہ بنا ونگا القصہ چوبیس شخصونکا ذکر ہے جنہون نے اورین قیصر کے وقت سے لیکر سنہ ایکہزار چہہ سو چیاسی عیسوی تک مسیح ہونیکا دعوی کیا از رومن تفسیر مسکاٹ صاحب چہاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۶

اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۸۴ و ۱۸۵ مین لکہا ہے کہ دوسری صدی مین اثبات پر عیسائیونکے درمیان اختلاف تہا کہ بت پرستون سے بحث کے درمیان فلسفی کا طریقہ کام مین لانا درست ہے یا نہین اور یہہ اختلاف آخر الامر کلیمنس اور اُرجن کی لیاقت کے باعث اور فلسفی کے جانب دارونکی غالب زیادہ گوئی کے سبب اسکی رییہ مین رفع ہوگیا اسکے تسلیم کرنیسے دین کے جانب دارونکو دلیلون کے لانےمین تحقیقات کی ہوشیاری مین عقل کا استعمال یا سچ پوچہو تو تصرف بیجا کرنیمین بڑا فایدہ حاصل ہوا لیکن بحث مین انکی وہ مردانہ اور سادی راست بازی جو گو کبہی کبہی بہونڈی اور ناتراشیدہ بہی ہوتی تہی اور اون حامیان حقکو زیبا تہی اونکے ہات سے جاتی رہی اون دینی دغا اور فریب کے اصل جو اوسکے بعد تواریخ کلیسیا کے صفحونکو داغ لگاتے ہین بعض آدمی اسی فلسفی کا تعلق تصور کرتے ہین — قدیم فیلسوفونکے درمیان یہہ رسم ایک عرصے سے جاری تہی کہ اپنی تصنیف کسی دوسرے ایسے شخص کے نام سے مشہور کردین جسکو سب مانتے ہون تاکہ لوگ اونکے مضامین کو دل دیکر پڑہین — لیکن جب اوسنے دین عیسوی مین راہ پائی بجز اسکے اور کیا نتیجہ نکل سکتا تہا کہ عموماً بدگمانی اور تکرار پیدا ہوا اوسکی اوسوقت کی صفائی مین داغ لگے اور آیندہ کے لیے بڑی بڑی خرابیونکا سامان پیدا ہو نہی اون جعلی انجیلون کی لعد اعمالونکی اور مکاشفاتونکی جڑ ہوئی جو لوگون نے کسی نہ کسی حواری کے نام سے مشہور کردی

ہین جو کتابین کہ بہت دن بعد لکہی گئین لوگون نے حوارئین کے تابعین کی تصنیف
بتلادین اسطرح کی دغا اور فریب اکثر کسی نئے مسئلے کو قدیم ثابت کرنے کے لئے خواہ تادیب
مین کوئی تازہ بات ایجاد کرنیکے لئے خواہ کسی دست اندازی کا اختیار حاصل کرنیکے لئے کام
مین آتے تہے اور اس گروہ مگر عام ہی شاعدہ کو کہ سچ کی تائید جہوٹ سے جائز ہو سکتی ہے لوگ
واجب ٹہراتے تہے یہہ سو برس سے زیادہ یہہ موجب رسوائی کلیسا ہے روم مین بنا رہا
انتہے روم مین تواریخ کلیسا ۲ باب کے دوسرے حصے کے ۱۳ شمار مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۷ع
صفحہ ۹۰ مین لکہتے ہین کہ دوسری صدی مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بُت پرست فیلسوف
اور حکیمون کے ساتہہ دین کا مباحثہ کیا جاوے تو اونہین کے بحث کا طور اور طریقہ
اختیار کرنا جائز ہے یا نہین اور آخر کار اُرجن وغیرہ کی رائے کے بموجب طریقہ مذکور تسلیم
ہوا اس سے البتہ مسیحی بحاثون کی تیز عقلی اور نکتہ سنجی نے بحث مین زیادہ رونق پائی لیکن
راستی اور صفائی مین کچہہ خلل پڑا پہر اسی سبب سے بعضے لوگ یہہ بہی جانتے ہین کہ وہ
جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کہ اس زمانیکے بعد کثرت سے لکہی گئین اسطرح سے کہ جب فیلسوف
لوگ کسی طریقہ کی پیروی کرتے تہے تو کبہی کبہی اوسکے حق مین کتاب لکہہ کر کسی معروف حکیم کے
نام سے اجرا کرتے تہے کہ اس حیلے سے لوگ اوسپر متوجہ ہو کر اوسکی باتین زیادہ مانینگے اگرچہ
اوسکی باتین بر خلاف مصنف کی ہوتین سو اسیطرح مسیحی جو فیلسوفون کیطرح بحث کرتے تہے
کتاب لکہہ کر کسی حواری یا خادم حواری یا معروف اسقف کے نام سے رواج دیتے تہے
الیا دستور تیسری صدی مین شروع ہوا اور کئی سو برس تک رومی کلیسا مین جاری
رہا یہہ بات بہت ہی خلاف حق اور قابل الزام شدید تہی انتہے
اوڈن صاحب اقرار کرتے ہین کہ دسوین صدی مین جو دریا جعل اور جہوٹ کا مسیحیون مین موج
زن تہا نامہ اتہاناسیس کا جعل سے بنایا گیا انتہے
ہارن صاحب اپنی تفسیر کی دوسری جلد مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ع صفحہ ۳۴۱ مین لکہتے ہین

کہ بلاشبہہ بعضی خرابیاں (یعنے تحریفین) جان بوجہہ کر ادن لوگون نے کی ہین جو کہ دیندار مشہور تہے اور اوسکے بعد اونہین خرابیونکو ترجیح دیجاتی تہی تاکہ اپنے مطلب کو قوت دین یا اعتراض اوٹہا دین اسنے لب التواریخ جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۹ء صفحہ ۳۹ باب ۹ فصل ۱ سطر ۲۰ مین مرقوم ہے کہ ایسوڈورس کے کتوب کا جعل سولہوین قرن تک مکمل آشکار نہوا تہا اسکے

ایسے ہی لوگون کے حقمین قران مجیدکی یہہ آیت ہے سورہ بقر آیت ۷۹

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ

از شہادت قرانی فصل ۲ ۷ صفحہ ۰۰ ا مصنفہ ولیم میور صاحب چہاپہ الٰہ آباد ۱۸۶۱ء یعنے خرابی ہے اونکو جو لکہتے ہین کتاب اپنے ہات سے پہر کہتے ہین یہہ اللہ کے پاس سے ہے کہ لیوین اوسپر مول تہوڑا سو خرابی ہے اونکو اپنے ہات کے لکہے ہوئے سے اور خرابی ہے اونکو اپنے کمائی سے

بیان کتابون عہد جدید کا

یہہ کتابین دو قسم کی ہین پہلی قسم وہ جو مجموعہ مروجہ حال مین شامل ہین یہہ کل ۲۷ کتابین ہین

انجیل متی — انجیل مرقس — انجیل لوقا — انجیل یوحنا — اعمال — رومیونکو خط — پہلا قرنتیونکو خط — دوسرا قرنتیونکو خط — گلتیونکو خط — افسیونکو خط — فلپیونکو خط — کلسیونکو خط — پہلا تسلنیقیونکو خط — دوسرا تسلنیقیونکو خط — پہلا طمطاوس کو خط — دوسرا طمطاوس کو خط — طیطس کو خط — فلیمونکو خط — عبرانیونکو خط — یعقوب کا خط — پطرس کا پہلا خط — پطرس کا دوسرا خط — یوحنا کا پہلا خط — یوحنا کا دوسرا خط — یوحنا کا تیسرا خط — یہوداہ کا خط — مشاہدات یوحنا

قسم دوم کی کتابین جو مجموعہ مروجہ حال مین شامل نہین ہین

(ماننے ۱۴۴ کتاب)

از انتو دکشن ہار نصاحب اجیر — [۱] انجیل طفولیت جو متی نے لکھی

علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء — [۲] انجیل ولادت مریم

لندن جلد ا صفحہ ۲۴۲ — [۳] انجیل یعقوب

[۴] انجیل نیقودیما [۵] انجیل پیٹر [۶] انجیل دوئم یوحنا [۷] انجیل اندریاہ حواری [۸] انجیل فلپ

[۹] انجیل بارتھالومی [۱۰] انجیل توما حواری [۱۱] انجیل اول طفولیت عیسیٰ توما کی لکھی [۱۲] انجیل دوم طفولیت توما کی لکھی

[۱۳] انجیل تھی آز [۱۴] انجیل مرقس جو مصریوں کی کہلاتی ہے

(از ترجمہ انگریزی سیل صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۹۴) [۱۵] انجیل برنباس

[۱۶] انجیل تھی ڈیس [۱۷] انجیل پال [۱۸] انجیل پلس [۱۹] انجیل بی سیلی ڈس [۲۰] انجیل تھرس

[۲۱] انجیل ابی اونیٹز [۲۲] انجیل انکار نٹیس [۲۳] انجیل حوا [۲۴] انجیل یہودیا [۲۵] انجیل جوڈ

[۲۶] انجیل جوڈس اسکریوط [۲۷] انجیل مارشین [۲۸] انجیل امرن تھس [۲۹] انجیل ناصریان

[۳۰] انجیل کاملیت [۳۱] انجیل سی تھینس [۳۲] انجیل تھی مرتن [۳۳] انجیل حقیقت جو دلین [۳۴] انجیل ٹی ٹین پاس تھی

[۳۴] انجیل ورینٹینس [۳۵] نامہ مریم بنام اگناشش [۳۶] نامہ مریم بنام سسلیان [۳۷] کتاب پیدائش مریم

[۳۸] کتاب مریم [۳۹] تاریخ اور حدیث مریم [۴۰] کتاب مریم کی معجزات مسیح [۴۱] بڑی کتاب سوالات صغیر و کبیر مریم

[۴۲] کتاب نسل مریم [۴۳] کتاب مریم انگشتری سلیمانی کتاب عقاید حواریان از انتو دکشن ہار نصاحب

اور علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ا صفحہ ۲۴۲ [۴۵] کتاب تعلیم حواریان ازورکس

لارڈنر صاحب مطبوعہ ۱۸۲۹ء لندن جلد ۴ صفحہ ۱۰۶ [۴۶] کتاب اعمال پطرس [۴۷] کتاب

اول مشاہدات پطرس [۴۸] کتاب دوئم مشاہدات پطرس [۴۹] نامہ پطرس بنام کلیمنس

[۵۰] کتاب مباحثہ پطرس [۵۱] کتاب تعلیم پطرس [۵۲] کتاب وعظ پطرس [۵۳] کتاب آداب نماز پطرس

[۵۴] کتاب خانہ بدوشی پطرس [۵۵] کتاب قیاس پطرس [۵۶] کتاب اعمال یوحنا [۵۷] کتاب خانہ بدوشی یوحنا

۵۸ کتاب حدیث یوحنا ۵۹ نامہ یوحنا بنام ہید روپک ۶۰ مریم کا وفات نامہ جو یوحنا نے لکھا

۶۱ تذکرہ مسیح اور انکے نزول کا صلیب سے جو یوحنا نے لکھا تھا ۶۲ کتاب مشاہدات دویم یوحنا

۶۳ کتاب آداب نماز یوحنا ۶۴ کتاب اعمال اندریاہ ۶۵ کتاب آداب نماز متی ۶۶ کتاب انجیل فلپس

۶۷ کتاب اعمال توما از انٹرودکشن ہارنصاحب اور برعلوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء جلد ۱ صفحہ ۲۴۲

۶۸ کتاب مشاہدات توما ۶۹ کتاب خانہ بدوشی توما ۷۰ کتاب آداب نماز یعقوب

۷۱ وفات نامہ مریم جو یعقوب نے لکھا ۷۲ کتاب حدیث متھی آز ۷۳ کتاب اعمال متھی آز

۷۴ کتاب آداب نماز مرقس ۷۵ مرقس کی کتاب پی شین ۷۶ نامہ بارناباس بلارونز صاحب کے

ورکس مطبوعہ ۱۸۲۹ء لندن جلد ۴ صفحہ ۱۰۶ ۷۷ کتاب اعمال پال یا شہادت تہکلا

اوّل ہارنصاحب کا انٹرودکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ء جلد ۱ صفحہ ۲۴۴ و ۷۸ کتاب اعمال پال

یا شہادت تہکلا دویم ۷۹ کتاب اعمال پال ۸۰ نامہ پال بنام لاودکیان کہ مندرجہ کلیسیان ہے باب ۱۹

۸۱–۸۳ تین نامے پال کے بنام تہسلیکونیاں ۸۴ نامہ پال بنام عبریان یہ خط سریانی زبان کے ترجمہ

پیسکیتو میں شامل ہے ۸۵–۸۷ تین نامے پال کے بنام کرنتھیان اوّل کا تتمہ ہے باب ۹

دویم ایضاً ۱۰ باب ۹ ۸۸ نامہ پال در جواب نامہ کرنتھیان ۸۹–۹۴ چہ نامے پال کے بنام سنیکا

ہارنصاحب کا انٹرودکشن اور برعلوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۱ صفحہ ۲۴۴

۹۵ کتاب مشاہدات اوّل پال ۹۶ کتاب مشاہدات دویم پال ۹۷ کتاب ورثن پال ۹۸ کتاب خطبات پال

۹۹ پال کی کتاب متر سانپ ۱۰۰ کتاب پری سینٹ پال ۱۰۱ مکاشفات سرنتہیس

۱۰۲ اعمال حواریان جو ابی اونیٹز کے پاس تھے ۱۰۳ کتاب اپلس کی ہیٹس ۱۰۴ کتاب جیمس

۱۰۵ کتاب اعمال حوارین لیوشیس کے ۱۰۶ اعمال حواریان بن تی شیس ۱۰۷ اعمال حواریان لیانشیس

۱۰۸ اعمال حواریان بیوتہان ۱۰۹ اعمال حواریان جو منی چینز پاس تھے ۱۱۰ اعمال حواریان سلیوکس

۱۱۱ مکاشفہ سٹیفن ۱۱۲ نامہ تہمی سن ماتی لنست ۱۱۳ نامہ اوّل کلیمنٹ بنام کارنتہیز

۱۱۴ نامہ دویم کلیمنٹ بنام کارنتہیز ۱۱۵ نامہ اگنی شیس بنام اتی سینتر ۱۱۶ نامہ اگنی شیس بنام میگنی شینس

۱۱۸ نامہ اگنی شیس بنام ٹرلینیز ۱۱۹ نامہ اگنی شیس بنام رومیان ۱۲۰ نامہ اگنی شیس بنام فلی دل فینس ۱۲۱ نامہ اگنی شیس بنام سمرنینیز ۱۲۲ نامہ اگنی شیس بنام پولی کارپ ۱۲۳ نامہ پولی کارپ بنام فلی بینیز ۱۲۴ گذریہ ہرمس کا ۱۲۵ احکام ہرمس تماثیل ہرمس

ان کتابونکے سوا چند کتابین ایسی تہین جنکو کہتے تہے کہ خود حضرت مسیح علیہ السلام نے لکہی ہین اونکی تفصیل یہہ ہے از انٹروڈکشن ہارنصاحب مشتملبر علوم بیبل مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۱ صفحہ ۶۴۲

۱۲۶ نامہ بنام آبیگارس ۱۲۷ نامہ بنام پیٹر وپال ۱۲۸ کتاب تمثیلون اور وعظکی ۱۲۹ کتاب مناجات مسیح کی ۱۳۰ کتاب سحرکی ۱۳۱ کتاب پیدایش مسیح اور مریم ۱۳۲ نامہ جو آسمان پرسے گرے ایضاً ہارنصاحب صفحہ ۶۴۲ ۱۳۳ نامہ حضرت مسیح جو منی کیس نے پیدا کیا

جن کتابون پر کسی کتاب کا حوالہ نہین ہے اونکا نشان ملیگا اکسہو مو اور اپوکریفل نیو ٹسٹمنٹ مین جو ۱۸۲۰ء لندن مین چہپی ہے

یہہ تفصیل کتابونکی جو لکہی گی وہ ہے جو ہمنے اگلی کتابونمین پائی ہے اور کچہہ تعجب نہین کہ اونکے سوا اور بہی کچہہ تحریرین معتبر یا نامعتبر ہون جنکے اطلاع ہم تک نہ پہنچی ہو پادری ویری صاحب فرماتے ہین کہ جعلی انجیلون کے موجود ہونیسے ہم ناواقف نہین ہین بلکہ جن جعلی انجیلون کا ہارنصاحب نے اپنی تصنیف مین حوالہ دیا ہے وہ ہمارے پاس بہی موجود ہین انکو بعض بدعتیون نے مروج کرنا چاہا تہا مگر وے اپنے فاسد ارادہ مین کامیاب نہو سکے انتہے از اخبار نور افشان مطبوعہ مطبع امریکن مشن لدیانہ ۹ جولائی ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۲۳ کالم ۳ نمبر ۲۸ جلد ۲

سکرمنٹ ۲

قسم اوّل کی کتابونمین سے منجملہ کل ۲۷ کتابکے رومن مفتاح الکتاب صفحہ ۲۱ و ۲۲ مین جو اس ملک کے سب عیسائیون کی تعلیم کی بنیاد ہے اسطرح تقسیم لکہی ہے کہ صاحب تواریخ یوسی بیوس تین طرحکی کتابونکا ذکر کرتا ہے پہلے وہ جنکے اصل و معتبر ہونے پر سب کے سب متفق الرّاے

ہین دوسری وہ جنکی نسبت بعضونکو شک تہا تیسری وہ جنکی نامعتبری پر سب ایکہی طرحکا
منشار اور یقین رکہتے تہے پہلے مین چار انجیل رسولون کے اعمال مقدس پلوس کے چودہ خط
مقدس پطرس کا پہلا خط مقدس یوحنا کا پہلا خط مندرج کرتا اور اسکے ساتہہ یہہ کہتا کہ شاید
موقع ہے کہ مکاشفات کی کتاب اسمین شامل کیجاے دوسرے مین یعقوب کا خط یہوداہ کا خط
مقدس پطرس کا دوسرا اور تیسرا خط شامل کرتا اور تیسرے مین کوئی کتاب جو انجیل مین شامل ہے
مندرج نہین کرتا لیکن اونکا ایسا ذکر ہے کہ بعضون نے اوس خط کی جو عبرانیونکے نام ہے
اور مکاشفات کی کتاب کی بابت شک کیا تہا کہ آیا قانون مجموعہ مین شامل کرنا بجا ہے یا نہین فقط
تمت کلامہ اور طلوع آفتاب صداقت نارتہہ انڈیا ترکیٹ سوسائٹی کیطرف سے چہاپہ مرزاپور
سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۱۸ مین ان ساتون کتب مشکوکہ کی بابت یوسیبیوس کا یہہ قول
منقول ہے کہ چاہے وے سچ مچ اس رسول کے ہون چاہئے وے اوسی نام کے دوسرے
شخص کے لکہے ہوئے ہو وین اتنے اور سُریانی ترجمہ مین ہی جو بزعم عیسائیان ایک سو پچاسے
ایک سو ستر کے درمیان مین لکہا گیا وہ خطوط جنکو یوسی بیوس نے مشکوک تہا یا نہین ہین اور یہہ
راے عیسائیونمین عام ہے اسلئے اسکی بابت بہت سی سندین لانا ضرور نہین ہے چنانچہ
پادری فانڈر صاحب نے بہی اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۳۰۸ مین یہی لکہا ہے
پس انمین جو مشکوک ہین اونکی فہرست یہہ ہے ثمنہ کتاب

یعقوب کا خط	یہوداہ کا خط	پطرس کا دوسرا خط	یوحنا کا دوسرا خط	یوحنا کا تیسرا خط
عبرانیونکو خط	مکاشفات یوحنا			

اب انمین جو معتبر سمجہی جاتی ہین اونکا حال سُنئے تب ان نامعتبر کتابون پر بہی قیاس کر لینا چاہئے
پہلے ہین مقدم چار انجیلین ہین دو انجیلین متی اور یوحنا کے نام سے جو حضرت عیسٰی کے شاگرد تہے
کہلاتی ہین اور دو انجیلون کے مصنف مرقس اور لوقا جو حضرت عیسٰی کے شاگرد نہین مگر
صرف حواریون کیطرف سے انجیل سُنانے والے تہے مشہور ہین

انجیل متی

اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۳۷ اور مفتاح الکتاب صفحہ ۱۴۹ مین لکہا ہے کہ متی حواریکی انجیل قدیم ہے اگرچہ یقین سے نہین کہہ سکتے کہ انا جیل اور نامجات جو اوسمین مشتمل ہین کس تاریخ اور سال مین لکہے گئے اکثرون نے ایسا ٹہرایا ہے کہ متی حواریکی عبرانی انجیل ۳۷ عیسوی مین لکہی گئی اور یونانی انجیل سنہ ۶۱ عیسوی مین انتہے پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۰ مین لکہا ہے بعضے گمان کرتے کہ متی کی انجیل عبرانی مین بہی ہوئی اور اوس عبرانی انجیل کی تصنیف کے سنہ ۳۸ عیسوی لکہے ہین اور مقام تصنیف یہودیہ اور سبب تصنیف یہہ کہ عبرانی عیسائیون کیواسطے لکہی گئی لارڈنر نے اپنے کتاب مطبوعہ سنہ ۱۸۲۷ع مقام لندن کے صفحہ ۴۷ ۵ جلد ۲ مین تین قول ایرنن کے لکہے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ متی کی انجیل عبرانی مین تہی اور صفحہ ۹۵ جلد ۴ مین یوسیبی یس کا قول لکہا ہے کہ انجیل متی عبرانی مین تہی اور پہر صفحہ ۱۶۵ مین اتہنا سیس کا اور صفحہ ۱۷۴ مین سرل کا قول لکہتا ہے کہ متی کی انجیل عبرانی مین تہی اور صفحہ ۹ ۴۳ مین جروم کا اور صفحہ ۵۰۱ مین اگسٹائن کا قول لکہتا ہے کہ متی کی انجیل عبرانی مین تہی الی فینیس کہتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکہا تہا نہ یونانی مین جیسے کہ بعضے قائل ہین کہ متی نے دونون زبانین انجیل کو لکہا ہے اور ریو صاحب اپنی تاریخ انجیل مین لکہتے ہین کہ یہہ بات غلط ہے جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے انجیل یونانی مین لکہی تہی اسلیئے یوسی بیس اپنی تاریخ مین اور اسیطرح بہت مرشدون عیسائی نے لکہا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکہی ہے نہ یونانی مین تمت کلام ریو صاحب

ہارن صاحب نے جلد ۴ اپنی تفسیر مین اون علماء کے نام جو انجیل متی کو عبرانی مین جانتے ہیہ لکہے ہین

بلرمن کروٹیس کسابن بشپ الٹن بشپ ٹاملائن ڈاکٹر کیو

ہہنڈ ل ہارووڈ اودن کین ہل اے کلارک سائمن ٹی ہنٹ

پہی ٹیس ڈوپن کامسٹ میکالیس ارمی نیس ارٹین سمرل

ایپی فانیس گریزاستم جیروم
اسکاٹ صاحب مفسر رومن نے اس انجیل کی بابت یون لکہا ہے قولہ متقدمین کی گواہی سے
معلوم ہوتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل سب سے پیشتر قریب ۶۳ء مین خاصکر یہودیون کیواسطے
لکہی بعضے قدیم مصنف کہتے ہین کہ اوسنے پہلے عبرانی زبان مین لکہی کہ وہ اوس ملک کا محاورہ
تہا اور آخر کو یا تو اوسنے آپ یا کسی ہم عہد نے اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا چنانچہ پاپیس
جو پالی کارپ کا رفیق تہا اور جسنے خود یوحنا کو دیکہا کہتا ہے کہ متی نے عبرانی زبان مین لکہا
اور ہر ایک اپنے مقدور کے موافق اوسکا ترجمہ کرتا تہا اور اتہناسئیس لکہتا ہے کہ یعقوب نے
جو خداوند کا بہائی تہا اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا فقط از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب
چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۷ و ۱۸ اور پادری فانڈر صاحب نے اختتام دینی مباحثہ صفحہ
۷۳ چہاپہ سکندرہ اکبرآباد ۱۸۵۵ء مین لکہا ہے کہ یا حواریون کی کسی مرید نے اوسکا ترجمہ
یونانی مین کیا ہے انتہے لیکن اس سے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ یہہ یونانی ترجمہ صحیح اوسی عبرانی انجیل کا
ہے یہہ گمان تبہی درست ہوتا کہ جب وہ عبرانی انجیل بہی کہین دنیا مین باقی ہوتی
جسطرح اب بیسیون ترجمے اس یونانی انجیل کے ہوتے ہین مگر اصل یونانی بہی موجود ہے
ضایع نہین کی گئی اب اگر کوئی کہے کہ وہ قران بہی سب جلائے گئے جو اس قران مروج سے
پیشتر تہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ قران غیر مرتب اور ناتمام ہونیکے سبب جلائے گئے
اور انجیل عبرانی صحت کیحالت مین گم کی گئی یہہ قران مروج اوسی زبان عربی مین موجود ہے
اور انجیل عبرانی کا صرف یونانی ترجمہ ہے وہ معتبر صحابہ کے ہات سے مرتب ہوا اور یہہ
حواریون کے کسی لامعلوم الاسم شاگرد کے ہات سے ترجمہ ہوئی پہر یہہ کہ مرتب ہونے اور
ترجمہ ہونے مین بہی بڑا تفاوت ہے یعنے قران صرف مرتب ہوا اور انجیل تو ترجمہ کی گئی اب
خدا جانے کہ کیسا ترجمہ ہوا اور بڑا مطلب اس بیان سے یہہ ہے کہ ثابت نہین ہوتا
کہ یہہ ترجمہ اوسی عبرانی انجیل کا ہے نہ انجیل کی عبارت سے اور نہ عیسائی علما کے قول سے

کیونکہ جب ترجمہ کرنیوالے ہی کا تحقیق حال معلوم نہین تو ترجمہ کی صحت اور سند آغاز اوسکے
کون بتلا سکتا ہے بلکہ یہہ بہی کون کہہ سکتا ہے کہ یہہ انجیل یونانی ترجمہ اوسی عبرانی انجیل کا ہے
یا کوئی دوسری تصنیف کی گئی ہے اور اسکا ثبوت کیا ہے

سائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے جلد ۱۹ مین لکہا ہے کہ عہد جدید کی سب کتابین یونانی مین لکہی گئین
الا انجیل متی اور نامہ عبرانیان کہ جنکا عبرانی زبان مین لکہا جانا یدلایل متیقن ہے انتہے
پانتینس حکیم جو قریب سنہ ۱۸۰ء کے بت پرستی کا اسطوئیقی مذہب چہوڑ کر عیسائی ہو گیا تہا
کئی سال تک مدرسہ سکندریہ کا مدرس رہا یہانتک کہ کچہہ لوگ ہند سے وہان سکندریہ مین
اوسکے پاس آئے اور عرض کی کہ مذہب مسیحی کے معلم وہان روانہ فرمائی — جروم لکہتا ہے
کہ جب پانتینس اون ملکون مین پہونچا اوسنے دیکہا کہ وہان بارتہولما حواری نے پیشتر ہی سے
عیسی مسیح کی آمد کا مژدہ متی کی انجیل مقدس کے موجب پہونچا رکہا ہے اور اوس انجیل کو
جو عبرانی مین لکہی تہی اسکندریہ مین واپس لایا انتہے از اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ء
صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲ طامس اسکاٹ مفسر انگریزی کا یہہ قول ہے کم معلوم ہے بابت لکہنے والے
اس انجیل (یعنے انجیل متی) کے سوا اسکے جتنا کہ اوسنے آپ لکہا ہے (یعنے وہی انجیل
مین) اپنی بابت (یعنے اپنے شاگرد ہونیکی بابت اور وہ بہی بصیغہ غایب گویا کوئی دوسرا
بیان کرتا ہے متی کا حال اور نہ یہہ کہ اوسمین کچہہ تصنیف انجیل کا ذکر ہو) یہہ اکثر خیال کیا جاتا
ہے کہ وہ لکہی گئی قریب آٹہہ برس بعد صعود مسیح کے فقط تمت کلامہ یعنے عبرانی انجیل
قریب اٹہہ برس بعد صعود حضرت عیسی کے لکہی گئے
ہارن صاحب کی کتاب کی چوتہی جلد مین لکہا ہے کہ بعضے قدیم علمار کا قول ہے کہ متی اور
مرقس اور لوقا کے پاس عبرانی مین ایک ایسا صحیفہ تہا جسمین حضرت عیسی کے گذارشات
لکہے تہے اور اونہون نے اوس سے نقل کیا متی نے بہت اور لوقا اور مرقس نے تہوڑا
انتہے اگرچہ پادری فانڈر صاحب نے ختام دینی مباحثہ چہاپہ سکندرہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۳۶ او

۱۲ مین لکھا ہے کہ ہار نصاحب یہہ بات تسلیم نہین کرتا تہے فاضل نورٹن صاحب نے اپنی
کتاب علم اسناد مطبوعہ شہر بوسٹن ۱۸۳۷ء دیباچہ جلد اوّل مین اکہارن کے قول سے لکہا ہے
کہ ابتدا ے ملت مسیحی مین دربیان احوال مسیح ایک مختصر سا رسالہ تہا جائز ہے کہ کہا جاوے کہ وہی
اصلی انجیل تہی اور غالب یہہ ہے کہ یہہ انجیل اون مریدونکے واسطے بنائی گئی تہی جنہون نے اقوال
مسیح اپنے کان سے نہ سُنے تہے اور نہ اونکے حالات اپنی آنکہون سے دیکہے تہے چنانچہ یہہ
انجیل بمنزلہ قالب کے تہی اور اوسمین حالات مسیح ترتیب سے نہ لکہے تہے اور یہہ انجیل جمیع
اناجیل مروجہ صدی اوّل و دوم و نیز انجیل متی لوقا و مرقس کا ماخذ تہی پہر یہہ تینون انجیلین
یعنی متی لوقا و مرقس دوسری اور انجیلون پر فوقیت لے گئین اسواسطے کہ ان تینون مین
اگرچہ کچہہ اصل سے کمی ہوئی تہی لیکن اون لوگون کے ہات پڑین جنہون نے اوسکا نقصان
پورا کر دیا اور دوسرے اور انجیلون سے جو حالات مسیح موقوعہ بعد نبوت پر مشتمل تہین جیسے انجیل
فرقہ ملسیون یا انجیل ٹی ٹیشن (ای ٹنس) وغیرہ سے بیزار ہو گئے تہے پس دوسرے اور
حالات بہی جیسے کہ نسبت نامہ مسیح اور حال ولادت و بلوغ وغیرہ اوسکے ساتہہ شامل کر دی
چنانچہ یہہ حال اوس انجیل سے جو تذکرہ کرکے مشہور ہے اور جس سے جسٹن نے نقل کیا
تہا اور انجیل سرن تہس سے بخوبی ظاہر ہے اور اگر ہم اون انجیلون کے باقی ماندہ اجزا سے
مقابلہ کرین تو معلوم ہو جاتا ہے کہ زیادتی اصل انجیل مین بتدریج واقع ہوئی ہے پہر لکہتا ہے
کہ یہہ کمی زیادتی اگر انجیل مین نہ واقع ہوئی ہوتی تو سلوس مورخ معتبر و مشہور کیون یہہ اعتراض
کرتا کہ عیسائیون نے اپنی انجیلین تین بار یا چار بار بلکہ اس سے زیادہ بدلی ہین پہر فاضل نورٹن
لکہتا ہے کہ کوئی یہہ خیال نکرے کہ یہہ صرف اکہارن کے راے ہے اسواسطے کہ اکہارن
کی کتاب سے بڑہ کر کوئی کتاب ملک جرمن مین ابتک مقبول نہین ٹہری ہے بلکہ بہت علما
متاخرین جرمن نے درباب اناجیل کے و نیز ان امور کے بارہ مین جس سے انجیل کی صحت
پر الزام آتا ہے اکہارن کے ساتہہ اتفاق راے کیا ہے انتہے موشیم صاحب نے اپنی تاریخ

کے جلد اول مین جو ۱۸۳۲ء مین چھپی ذیل بیان فرقہ ناصریان اور فرقہ ابیونی کے لکھا ہے کہ دونون کے پاس ایک انجیل تہی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے اور اوس انجیل کی بابت ہمارے علما مین اختلاف ہے اور میکلین نے اسکا بطور حاشیہ کے لکھا ہے کہ انجیل ناصریون والی یا عبرانی یقیناً وہی ہے جو فرقہ ابیونی کے پاس تہی اور انجیل بارہ حواریون کی کرکے مشہور ہے انتہے روس تواریخ کلیسیا حصہ دوسرا ۱۳ باب شمار ۴۰۳ صفحہ ۷۹ چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۲ء مین لکہا ہے کہ ابیونی فرقہ کے لوگ جانتے تہے کہ مسیح محض آدمی ہے اور وہ صرف متی کی انجیل کو قبول کرتے تہے اور اوسیکو مانتے فقط یعنے متی کے عبرانی انجیل کو اور نسب نامہ اوس انجیل مین نہ تہا مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۹ سے ظاہر ہے کہ ابیونی فرقہ پہلی صدی مین اور یوحنا حواری کے زمانہ مین موجود تہا انتہے

انجیل متی کے عبرانی زبان مین ہونے کی ایک دلیل یہہ بہی ہے کہ حضرت عیسیٰ کی زبان عبرانی تہی چنانچہ متی ۲۷ باب ۴۶ آ مین ایلی ایلی لما سبقتانی اور مرقس ۵ باب ۴۱ مین تالیتا قومی اور ۷ باب ۳۴ مین افتا اور متی ۲۸ باب ۹ اور لوقا ۲۴ باب ۳۶ اور یوحنا ۲۰ باب ۱۹ و ۲۱ و ۲۶ مین سلام بطرز اسلام یہہ سب حضرت عیسیٰ کا قول لکہا ہے اور اعمال ۲۶ باب ۱۴ مین مسیح کے عروج سے کئی تیس برس بعد کا واقعہ لکہا ہے کہ پلوس نے اگرپا بادشاہ سے کہا مین نے ایک آواز (یعنے مسیح کی) سنی کہ عبرانی زبان مین کہتے تہے انتہے

یہہ بات نہایت بعید از قیاس ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کوئی کتاب اپنے شاگردون کو نہ دی ہو اور اگر مسیح نے شاگردونکی ہدایت کے لئے کوئی کتاب دینے کی ضرورت نہین سمجہی تو بعد اوسکے کیا ضرورت تہی جو بغیر حکم مسیح کی نہ صرف ایک بلکہ چار انجیلین لکہی لیکن بگر اس بات کا کہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین کوئی انجیل موجود تہی مرقس ۱ باب ۱۵ سے پتہ ملتا ہے یعنے مسیح نے فرمایا کہ توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ انتہے اور اسیطرح مرقس

۱۰ باب ۲۹ مین ہے اور اسیطرح متی ۲۶ باب ۱۳ مین بہی ہے غرض انجیل متی عبرانی مین تہی وہ اب صفحہ جہان سے گم ہے اور یہہ یونانی انجیل کہ جسکا مصنف بقول جروم نامعلوم موجود ہے اور ڈاکٹر ولیمس اور چھاپنے والے انجیل فرقہ یونی ٹیرین کے باب اول اور دوم اس انجیل کو الحاقی بتلاتے ہین اور بعض نسخون ترجمہ لاطینی مین نسب نامہ اس انجیل سے الگ کر دیا ہے

اعتراضات نسب نامہ مندرجہ اول باب متی پر

اول یہہ کہ متی ۱ باب ۱۷ مین ہے کہ سب پشتین ابراہام سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے اوسوقت تک کہ بابل کو اوٹھ کر چلے گئے چودہ پشتین ہین اور بابل کو اوٹھ جانے سے مسیح تک چودہ پشتین ہین انتہے حال آنکہ یہہ تین قسمین چودہ چودہ پشتون کی سراسر غلط ہین کیونکہ اگر حضرت ابراہام اور حضرت داؤد کو بہی شامل کرلین تب پہلی قسمت مین چودہ ہوتے ہین اور دوسری قسمت مین یہکنیا کو شامل کرلین تب چودہ پورے ہوتے ہین لیکن تیسری قسمت مین سب نام حضرت عیسیٰ ملاکر صرف تیرہ ہین پس متی نے سہو سے یہہ غلطی کی اور کاتب کے سہو کا گمان مطلق غلط ہے کیونکہ پورفری نے جو تیسری صدی مین تہا یہہ اعتراض کیا تہا

دوسرا یہہ کہ قسمت دویم مین جو حضرت سلیمان سے شروع اور یہکنیا پر ختم ہوتی ہے متی چودہ پشتین بتلاتا ہے حال آنکہ اول تواریخ ۳ باب سے ظاہر ہے کہ حضرت سلیمان سے یہکنیا تک اٹھارہ پشتین ہوتی ہین اور اسی باب مین نیومن صاحب تاسف کی راہ سے کہتا ہے کہ دین عیسوی مین ایک اور تین کو ملانا پڑا تہا اب اٹھارہ اور چودہ کو بہی ایک ہی کہنا پڑا کیونکہ کتب مقدسہ مین تو غلطی کا احتمال ہو ہی نہین سکتا انتہے

تیسرا یہہ کہ متی ۱ باب ۸ مین عوزیا کو یورام کا بیٹا لکھتا ہے حال آنکہ وہ اوسکے پرپوتے کا بیٹا ہے اور متی نے غلطی سے تین بادشاہون کے نام یہان چہوڑ دیے ہین دیکہو اول

تواریخ ۳ باب ۱۱ و ۱۲ چوتھے یہہ کہ متی ۱ باب ۱۱ مین یہکنیا کو یوسیاہ کا بیٹا لکھا ہے حالانکہ وہ اوسکا پوتا تہا اور یہان بہی متی سے ایک نام چہوٹ گیا **پانچوین** متی نے یہکنیا کے بہائی لکہے ہین حالانکہ عہد عتیق کی کتابون سے اوسکا کوئی بہائی ثابت نہین ہوتا وہ اپنے باپ کا صرف ایکلوتا بیٹا تہا اول تواریخ ۳ باب ۱۵ و ۱۶ چہٹے متی نے زروبابل کو شلتائیل کا بیٹا لکہا ہے حالانکہ وہ اوسکا بہتیجا اور فدایا کا بیٹا ہے **ساتوین** متی نے ابیوہ کو زروبابل کا بیٹا لکہا ہے حالانکہ اوسکے بیٹون مین یہہ کسیکا بہی نام نہ تہا سوا اسکے نسب نامہ پر اور بہی اعتراض ہین کہ طول ہو جانیکے ڈر سے مین نے نہین لکہے پس جب ایک نسب نامہ مین متی نے اتنی غلطیان کی ہون تو اونکے سب کتاب مین خدا جانے کتنی غلطیان ہونگین اسواسطے کہہ سکتے ہین کہ جب یہہ ثابت ہوا کہ مورخ کی تحقیق مین فتور ہے تو اوسکا کلام قابل اعتبار نہین ہے پہر یہہ کہ متی مین (۱ باب ۱) مسیحؑ کو داودؑ کی نسل سے لکہا ہے لیکن لوقا ۱ باب ۳۶ مین مریم کو الیسبات کے رشتہ دار لکہا ہے جو کہ ذکریا کاہن کی بی بی اور ہارون کی بیٹیون مین تہی (لوقا ۱ باب ۵) جس سے ظاہر ہے کہ مریم اور یوسف لیوے کے فرقہ سے تہے جو کہ کہانت کے لئے مخصوص تہا گنتی ۱۸ باب ۲۰ — ۲۳ یشوع ۱۳ باب ۱۴ اور ۳۳ ۱ باب ۲۳ و ۳۴ اور داودؑ یہوداہ کے فرقے سے تہے نہ یہہ کہ لیوی کے فرقہ سے اور ہر فرقہ کی لڑکی اپنی ہی باپ کی فرقہ مین بیاہی جاتی تہی گنتی ۳۶ باب ۸ و ۹ پس مسیحؑ یا داودؑ کی نسل سے نہ تہے تو متی نے غلط لکہا یا الیسبات مریم کی رشتہ دار نہ تہی تو لوقا نے غلط لکہا ایک اور بات صریح مغالطہ کی یہہ ہے کہ متی اور لوقا نے جو مسیح کو یوسف کا بیٹا لکہہ کر داودؑ کے خاندان مین شامل کیا اور بار بار مسیح کو ابن داودؑ لکہا ہے اور بڑی دلیری سے خدا کے وعدہ کا ذکر کیا کہ مسیحؑ داودؑ کی نسل سے ہوگا اعمال ۲ باب ۳۰ لیکن جبکہ مسیحؑ کی پیدائش کنواری مریم سے صرف روح القدس کے وسیلے سے ہوئے تو یوسف سے مسیحؑ کو پیدائش کے باب مین علاقہ کیا تہا پس یہہ نئی زبردستی ہے کہ خواہی نخواہی یوسف کا

صرف زبانی بیٹا بنا کر داود کی نسل مین داخل کیا اگر حضرت عیسیٰ یوسف نجار سے پیدا
ہوئے ہوتی تو روح القدس سے پیدا ہونیکی فضیلت کیا تھے (متی ۱ باب ۱۸) اور بڑا
تعجب یہہ ہے کہ علما ر عیسائی روح القدس کی پیدایش باپ اور بیٹے یعنے مسیح سے
سمجھتے ہین دیکھو اعتقاد نامہ کلیسیا وغیرہ اور اس جگہہ بیٹا روح القدس سے پیدا ہوا یعنے
کبھی روح القدس بیٹے سے اور کبھی بیٹا روح القدس سے پیدا ہوتا ہے الغرض خدا کا وہ
وعدہ تو (اعمال ۲ باب ۳۰) تب پورا ہوتا کہ جب حضرت مریم حضرت داودؑ کی نسل ہر
ہوتین اور یوسف کے حضرت داود کی نسل مین ہونے سے خدا کا وہ وعدہ کہان پورا ہوا
کیونکہ وعدہ تو یہی تہا کہ داود کی نسل سے مسیح کو پیدا کرونگا اور اگر زبانی بیٹا کہنے سے حضرت
عیسیٰ یوسف کے وسیلے حضرت داود کی نسل مین ہوگئے تو وہ لوگ جو حضرت داود کی نسل
مین حقیقتاً پیدا ہو کر اسرائیلی بادشاہت یا نبوت کے لئے مسیح کئے گئی اونکا مسیح سے
کہین زیادہ رتبہ ہوگا اور وہ خدا کا وعدہ خاص کر اونہین کے لئے سمجہا جاتا ہوگا
اسکا تقاضا حب ردمن مفسر نے متی ۱ باب کی تفسیر مین یون لکہا ہے کہ یہہ نسب نامہ پہلی
آیت سے سولہوین آیت تک مندرج ہے اور اوس سے یہہ ثابت ہے کہ یسوع مسیح
نبیون کی پیشین گوئی کے بموجب ابراہام اور داود کا بیٹا یعنے اونکی اولاد مین تہا اور اسکا
ثبوت یہودیونکے واسطے بہت ضرور تہا اتنے لیکن جب مسیح کو یوسف سے کچہہ بھی علاقہ
تہا تو یہہ ثبوت عجیب زبردستی کا تہا کیونکہ مریم تو یوسف کی بیوہ بہی نتہی جو یوسف کے نام
اولاد جاری کرتی اور اولاد تو اوس شوہر کے نام سے جاری ہوتی تہی جو بے اولاد مرے
(استثنا ۲۵ باب ۵ و ۶) اگرچہ یہوداہ کی اولاد اوسکے بیٹون کے نام سے ہی نہ کہلائی
(پیدایش ۳۸ باب ۱-۲۶) اور اسکے سوا یہہ ثابت نہین کہ مسیح کے اور بہائی یوسف سے
نہ پیدا ہوئے ہون اس حالت مین یوسف کا بے اولاد ہونا ہی ثابت نہین ہے
ردمن تفسیر متی ۱ باب ۲۵ کی تفسیر مین لکہا ہے صفحہ ۲۵ اغلب یہہ ہے کہ اوسکے [illegible]

حضرت مریم کے) اور یہی لڑکے یوسف اوسکی شوہر سے پیدا ہوئے ہون کہ جسکی کچہہ خبر تحقیق
ہمکو نہین ہے پہر کیا ضرور تہا جو مسیح کو یوسف کا بیٹا اور داؤد کی نسل کہا دیکہو رومن تفسیر سکاٹ
صاحب متی ۱۲ باب ۴۶ پر صفحہ ۲۰۰ چہاپہ الہ آباد ۱۸۴۴ء جلد اوّل حضرت عیسیٰ نے تو آپ
ہی نسل داؤد مین ہونے سے انکار کیا ہے دیکہو متی ۲۲ باب ۴۵ پس جب داؤد اوسکو خدا
کہتا ہے تو وہ اوسکا بیٹا کیونکر ٹہرا فقط اور کبہی حضرت عیسیٰ نے ایکدفعہ بہی اپنا کو ابن یوسف
نہین کہا پہر اور کون حضرت عیسیٰ کو یوسف کا بیٹا بنا سکتا ہے

پادری فانڈر صاحب نے اختتام دینی مباحثہ کے آخر کتاب یعنی صفحہ ۴۸ و ۴۹ چہاپہ سکندر
اکبر آباد ۱۸۵۵ء مین لکہا ہے سلمون کے بعد کتنے نام اوس نسب نامہ مین چہوڑ دئے گئے
ہین اور تواریخ کی کتابون مین بہی وہی نام چہوڑ دئے گئے ہین انتہے اسکا نقص صاحب مفسر
رومن نے اپنی تفسیر مین یون لکہا ہے **قولہ** اور بعضے مفسرون نے اسطرح بیان کیا ہے
کہ متی نے یوسف کے خاندان کا نسب نامہ لکہا اور لوقا نے مریم کے خاندان کا اسلئے کہ
مریم ہیلی کی بیٹی تہی اور چونکہ عورتونکا نام لکہا جانا دستور سے باہر تہا اسواسطے اوسکے شوہر
یعنے یوسف کا نام لکہا گیا ہے ان باتونکا ثبوت اب نہین ہو سکتا کیونکہ جو کتابین نسب نامونکی
یہودیون کے پاس موجود تہین وہ سب پراگندہ اور ضائع ہو گئی ہین انتہے (از رومن
تفسیر سکاٹ صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۴۴ء صفحہ ۲۲) اس تفسیر سے بہی جو بیان ہوئی
یہودی کتابونکا ضائع ہو جانا ثابت ہے لیکن یہہ جو تفسیر مین لکہا ہے کہ مریم ہیلی کی بیٹی تہی
الخ یہہ سب بناوٹ ہے اور ہر ایک عیسائی جو ذرا بہی خدا سے ڈرتا ہو کبہی نکہیگا کہ یہہ
سچ ہے اور انجیل سے کہین ان بناوٹونکا ثبوت نہین ہے چنانچہ متی ۱۵ باب ۳۹
مین ایک گانو کا نام مگدلا لکہا ہے کہ مسیح وہان گئے اور مرقس ۸ باب ۱۰ مین لکہا ہے
کہ دلمنوتا مین مسیح گئے اور اسی رومن تفسیر صفحہ ۱۲۲ مین لکہا ہے کہ دونو گانونکی سرحد
ملی ہوئی تہی اسلئے جب ایک گانو مین گئے تو دوسرے مین بہی جانا ثابت ہو گیا یہ بناوٹ

وہ آپ ہی جانتے ہیں کہ بیوقوفونکو سمجہانیکے لئے ہے کیونکہ راہ چلنے والا جریب ڈالکر ناپتا ہوا نہیں چلتا ہے تاکہ دونو گانوںکی حد پہچانکر اونپر چلے اور جبکہ ایسے مشہور مقاموںکا نام جیسے وہ پہار جسپر مسیح نے وعظ کیا تہا اور وہ پہار جسپر مسیح کا چہرہ بدل گیا تہا (الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ ۲۴) معلوم نہیں تو ان چہوٹے گانوںکا حال کیونکر معلوم ہوا اسیطرح انجیل میں مریم کو کہیں ہیلی کی بیٹی نہیں لکہا ہے اور یہودیوں کے پاس والی نسبنامونکی کتابیں بقول اسکاٹ صاحب مفسر رومیوں کے ضایع ہوگئی ہیں پہر کیونکر اس بناوٹ کا اعتبار ہو سکے پہر یہہ کہ متی کا اور سب حال جو کچہہ اوسنے اپنی زندگی میں کیا کسیکو بہی معلوم نہیں تو یہہ فقط ایسی بات ہے جسکا کچہہ ثبوت موجود نہیں ہے کیونکر معلوم ہوئی کہ متی اس انجیل کا مصنف ہے کیونکہ انجیل میں کہیں نہیں لکہا ہے دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۱۵

میری دانست میں متی اور لوقا کو یہہ نسب نامہ لکہنا ہی بیضرورت تہا کیونکہ نسب نامہ تو صرف یوسف نجار تک منتہی ہوتے ہیں اور حضرت عیسیٰ کو کہ جنکی پیدایش روح القدس کی تائید سے ہوئی ان نسب ناموں سے کچہہ علاقہ نہیں ہے بلکہ انسے حضرت عیسیٰ کی الوہیت کا عقیدہ جو عیسائی رکہتے ہیں باطل ٹہرتا ہے کیونکہ الوہیت کے لئے نسب نامہ کمال تعجب کی بات ہے جونکہ حضرت عیسیٰ کو عبرانیوں کے خط میں (۵ و ۷ باب) ملک صدق سے مشابہت دی گئی ہے تو ملک صدق کا (پیدایش ۱۴ باب ۱۸ و ۱۹ و ۲۰) باوجود انسانیت محض کوئی نسب نامہ نہیں ہے پس باوجود کامل الوہیت کے حضرت عیسیٰ کا نسب نامہ کیونکر جایز ہوا متی ۳ باب ۱۳ – ۱۶ میں لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو حضرت یحیی نے خوب پہچانکر اور باتیں کر کے بپتسما دیا تہا اور یوحنا ۱ باب ۲۹ – ۳۵ میں معہ پہچاننے کا ذکر ہے اور بعد اوسکے جب حضرت یحیی کو ہیرودیس بادشاہ نے قید کیا تب متی ۱۱ باب ۲ و ۳ میں لکہا ہے کہ یحیی نے قیدخانہ سے اپنے شاگردوں میں سے دو کو

مسیح کے پاس بھیجا تاکہ پوچھین کہ جو آنیوالا تہا تو ہی ہے یا ہم دوسریکی راہ دیکھین فقط یعنے جبکہ حضرت یحییٰ نے حضرت عیسیٰ کو بپتما دیتے وقت خوب پہچان لیا تہا اور انجیل یوحنا کے موجب خدا نے آپ جتوا دیا تہا اور دوبار بلکہ تین بار پہچانا تہا یعنے ایکبار اپنی ماکے پیٹ مین پہچانا تہا لوقا ا باب ۴۰ — ۴۴ اور دوبارہ کہ جسکا ذکر یوحنا ا باب ۹ ۲۔۳۵ سے پس اسقدر پہچانکر پہر دریافت کرنیکے لئے شاگردونکو بہیجنا کیا ضرور تہا بعضے عیسائی اسکا جواب دیتے ہین کہ اور وں پر حضرت عیسیٰ کا حال ظاہر ہوجانیکے لئے اسطرح پوچھوایا تہا اگر متی ا ا باب ۲ مین صاف لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی خبر سنکر حضرت یحییٰ نے اپنے شاگردونکو بہیجا تہا اگر پیشتر سے جانتے تہے تو پہہ کیون لکہا کہ خبر سنکر الخ اور لوقا ۷ باب ۱۸ مین ہے کہ حضرت یحییٰ کے شاگردون نے حضرت یحییٰ کو خبر دی تہی

پہر پہہ کہ متی ۲۷ باب ۹ مین ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تہا پورا ہوا انتہے اسکا ذکر کہین یرمیاہ مین نہین ہے بلکہ ذکریاہ مین (ا ا باب ۱۲ و ۱۳) کچہہ ایسا ہی ذکر ہے اور کمال تعجب پہہ ہے کہ تمام علماء عیسائی اس غلطی کے قایل ہین تو بہی سیکڑون برسون سے اس غلطی ہی کی پیروی کرتے چلے آئے اور اسکے صحیح کرنے سے دست کش رہے اور متی ۲۳ باب ۳۵ مین جو ذکریاہ بن بار اخیاہ لکہا ہے پہہ بہی غلط ہے ذکریاہ بن یہویدہ چاہئے تہا دیکہو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ اور اسکا مفصل بیان کتاب دولت فاروقی کے محراب اول رکن چہارم مین مشرح ہے اور متی ۲ باب ۲۳ مین ہے کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائیگا انتہے پہہ بات ہی کسی نبی کی کتاب مین موجود نہین ہے اور اسکے دو ہی سبب ہین یا نبیونکی کتابین دنیا سے گم ہین یا متی نے باوجود الہام اور تائید روح القدس کے غلط لکہا

وارڈ صاحب کی کتاب غلاطنامہ کے صفحہ ۳۷ مین لکہا ہے کہ جان کالون عقیدہ حواریون مین شک رکہتا تہا کہ پہہ عقیدہ یعنے اعتقاد نامہ حواریون کا بنایا ہے یا نہین اور اس جملہ کو

کیونکہ بہت سے بائے گئے ہیر چہنے ہوئے تہوڑے سے ہین متی ۲۰ باب ۱۶ اسے رد کرکے
خارج کرتا تہا اور ہدایت المسلین صفحہ ۲۴۴ مین بہی اسکا اقرار ثابت ہے کلی بہی شس
کہتا ہے کہ متی اور مرقس آلس بہن تحریر حالات مین مخالف کرتے ہین اور جب تو
دونون متفق ہوجائین تو اونکے قول کو لوقا کے قول پر ترجیح دیجاویگی فقط اس سے
ظاہر ہے کہ یہہ انجیلین الہامی نہین ہین ورنہ ترجیح دینا کیا معنے اور یہہ کہ الہامی کتاب
مین انسان کا اتنا اختیار کہ اوسکی مختلف باتونکو سیکڑون برسون بعد متفق کرنا اور تب انہین
عزت دینا یعنے لوقا کے قول پر ترجیح بخشنا یہہ مرتبہ صرف خدا کے فرزندون ہی کو ہے کوئی بندہ
خدا یہہ جرات نہین کرسکتا اور متی ۶ باب ۹ وغیرہ مین جو دعا مرقوم ہے اوسکا اخیر جملہ لوقا
۱۱ باب ۲ وغیرہ مین کہ وہان بہی دعا مرقوم ہے نہین ہے پس متی مین یہہ جملہ زیادہ کیا گیا یا لوقا
مین سہوا گیا اور ناچیز رہگیا ان دونون کتابون مین سے ایک کی غلطی کے اقرار سے کسی طرح سے
کو چارہ نہین ہے اور وہ جملہ یہہ ہے کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی
ہین آمین پس یہہ وہ باتین ہین جنکو سب عیسائی غلط جانتے ہین اب اتنی باتین ہین
ہمارے بیان سے غور کرکے دیکہنا چاہئی

اول یہہ کہ متی کی انجیل عبرانی جو مقدم ہے ضایع ہوئے دوسرے یہہ کہ اس انجیل یونانی کا
مصنف لامعلوم ہے تیسرے یہہ کہ اوسکی تصنیف کی تاریخ اور سال لامعلوم چوتھے یہہ کہ انجیل
عبرانی جو بارہ حواریون کی کہلاتی ابیونی فرقہ کے پاس تہے اوس فرقہ کا عقیدہ یہہ تہا کہ
مسیح کو صرف انسان جانتے تہے پانچوین اس انجیل یونانی کے نسب نامہ کو سب غلط جانتے
ہین چنانچہ وہ آنکہونکے سامنے موجود ہے چہٹے اس انجیل یونانی مین بہی غلطیان موجود ہین
ساتوین متی اسکا مصنف نہین کہ متی کا نام اس انجیل مین اسطرح پر ہے گویا دوسرا شخص
متی کا ذکر کرتا ہے چنانچہ متی ۹ باب ۹ مین ہے پہر جب یسوع وہان سے آگے بڑہا تو متی نامے ایک
شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹہے دیکہا الخ اور اسیطرح متی ۱۰ باب ۳ کو دیکہو

خدا یا جب معتبر کتابونکا یہہ حال ہے تو نامعتبر اور مشکوک کتابون کی اہل کتاب کے نزدیک کیا پہچان ہے اور مین نے مختصر کرنے کے سبب تہوڑی باتین یہان لکہی ہین اگر زیادہ لکہتا تو بہت طول ہو جاتا

حال کے علمار عیسائی بار بار یہہ دعوی کرتے ہین کہ انجیل جو زمانہ حضرت نبی آخر الزمان صلعم مین رائج تہی اور جسکا ذکر قرآن مجید مین ہے وہ یہی ہے جو اس زمانہ مین عیسائیون کے پاس موجود ہے دیکہو شہادت قرآنی بر کتب ربانی تصنیف ولیم میور صاحب مطبوعہ لکہنو مطبع نول کشور سنہ ۱۸۶۱ع

لیکن ولیم میور صاحب کی اس کتاب سے صرف قرآن مجید کی صداقت ثابت ہوتی ہے نہ یہہ کہ توریت و انجیل کی جبکو ولیم میور صاحب نے اوسکا نام شہادت قرآنی رکہا ہے کیونکہ زمانہ کے دستور کے موافق کوئی اپنے گواہ کو جہوٹا نہین سمجہتا اور اگر گواہ جہوٹا ہو تو وہ دعوی جسکی بابت اوسنے گواہی دی آپ ہی جہوٹا ہو جائیگا پس گواہ تو فی الحقیقت سچا ہے مگر تاریخ کی کتابون سے ثابت ہے کہ حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے زمانہ مین فرقہ مانیکیز اور فرقہ ابیونیہ اور کولیریڈین وغیرہ فرقے تہے نہ فرقہ پراٹسٹنٹ کہ جسکی ترقی سولہوین صدی مین ہوئی اور ابیونیون کے پاس صرف عبرانی انجیل تہی اور اوسمین نسب نامہ تک نہتا فانڈر صاحب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۳۴۳ مین لکہتے ہین کہ نہ صرف مانیکیون اور ابیونیون کی انجیل کہ بدعتی تہے بلکہ سُریانی اور مصری اور ارمنی عیسائیونکی انجیل شام و عربستان وغیرہ مین مستعمل تہی انتہے اس سے ہر ذی فہم دریافت کر سکتا ہے کہ ابیونیون وغیرہ کی انجیل یہی تہی جو پراٹسٹنٹ کے پاس ہے پس فانڈر صاحب کے قول سے مانیکیون وغیرہ کی انجیل کا عرب مین شایع ہونا یقینی اور مصریون وغیرہ کی انجیل کا قیاسی ہے اور یہہ مانیکی وہ فرقہ ہے کہ بشپ مانی بانی اوس فرقہ کا کہتا تہا کہ قول مسیح کا یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے یعنے یہہ کہ جو مجہہ سے آگے آئے چور و بٹمار تہے خصوصاً حضرت موسیٰ کے حق مین ہے انتہے (از تفسیر لارڈنر جلد ۳ صفحہ ۶)

اور شاید انجیل برنباس کا قران مجید مین وہ ذکر ہے جسے عیسائی علمار انجیل مرقس ولوقا وغیرہ کی طرف اشارہ سمجتے مین کیونکہ قران مین صرف لفظ انجیل مرقوم ہے نہ یہہ کہ متی یا مرقس یا لوقا وغیرہ

انجیل مرقس

اسکاٹ صاحب نے رومن تفسیر مین دیباچہ انجیل مرقس مین لکھا ہے قولہ مرقس کا حال جسنے یہہ کتاب لکھی بہت معلوم نہین ہے اکثر سمجتے ہین کہ وہ مسیح کے ستر شاگردونمین سے تہا لیکن اسمین ایک شبہہ یہہ ہے کہ پطرس اسے اپنا بیٹا کہتا ہے اول پطرس ۵ باب ۱۳ جس سے گمان پیدا ہوتا ہے کہ وہ پطرس کے وسیلے سے ایماندار ہوا (یعنے عیسائی) اور یہ بہی ٹہیک معلوم نہین کہ کسوقت یہہ صحیفہ لکہا گیا مگر گمان غالب ہے کہ اوسکی تصنیف سنہ ۵۶ و ۶۳ کے درمیان مین ہوئی سب متفق کہتے ہین کہ روم شہر مین اوسکی تصنیف ہوئی یا جو مبین تفسیر مرقس صفحہ ۹ ۳ ۲ و ۰ ۴ ۲ پر اوسی صفحہ مین لکہا ہے کہ مرقس بہت دنون تک پطرس کا ہم سفر رہا اور اگرچہ مسیح کے منہہ سے اوسنے کلام نہ سنا ہو مگر پطرس کی صحبت مین اچہی طرح خداوند کے سب حالات سے واقف ہوگیا انتہے

کتاب طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۵۹ جو باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب چہپی لکہا ہے مرقس اور لوقا نے خود دیکہنے والون سے سب احوال شروع سے آخر تک دریافت کرکے اور رسولونکی نظر سے گذرا انکر بیان کیا ہے انتہے میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۴۵ مین پادری فانڈر نے لکہا ہے مرقس و لوقا اور اعمال کی کتاب جو مرقس و لوقا حواریون کے شاگردونکی معرفت بموجب حکم و املاد پطرس و پولس حواریونکے مرقوم ہوئے ہین انتہے اور اسیطرح میزان الحق چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۶۲ مین بہی ہے

رومن مفتاح الکتاب چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۲ع صفحہ ۱۴۱ مین لکہا ہے ایسا گمان کیاجاتا

ہی کہ مرقس پطرس کی مناسبی مرید ہوا چنانچہ پطرس نے اُسے بیٹے کا خطاب دیا (اول پطرس ۵ باب ۱۳) اور پہر مفتاح الکتاب کے صفحہ ۴۸ مین لکہا ہے کہ مرقس نے تخمیناً ۶۱ کو اپنی انجیل یونانی زبان مین لکہی فقط

انجیل مرقس موافق قول کاسمنلس بروتیس طرہلا مین کے گم ہے اور فقط اوسکا ترجمہ یونانی موجود کیونکہ انجیل مرقس دراصل رومی یعنے لاٹین زبان مین تہی اور کچہہ تہوڑسی سے اُس اصل سے شہر دنیس کے کتب خانہ مین موجود ہے اور وہانکے لوگ اوسے اصل بتاتے ہین اور جیروم نے اپنے نامی مین لکہا ہے کہ بعض علما متقدمین کو اس انجیل کے آخر باب مین شبہہ تہا انتہےٰ از کتاب اعلاطنامہ وارڈ صاحب ہندی تواریخ کلیسا صفحہ ۱۵ مین لکہا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل رومی کرشٹیانون کے واسطے اور لوقا نے خاصکر تہیوفلس نامے کسی عزت دار شخص کے واسطے لکہی انتہےٰ چونکہ مرقس نے روم مین اپنی انجیل کو تصنیف کیا تہا جیسا کہ مفتاح الکتاب صفحہ ۴۱ مین لکہا ہے تو ضرور ہے کہ وہ کتاب رومی زبان مین لکہی گئی اور اسمین کسطرح کے شک کو دخل کیا ہے کیونکہ اوسی زبان مین کتاب لکہی گئی ہوگی جو روم مین رایج تہی اور روم مین پہلی دفعہ مرقس کا جانا کلسیون کے ۴ باب اور دوسری دفعہ جانا ۲ پطرس ۴ باب ۱۱ سے ظاہر اور اوسکے سوا مرقس کا نام بہی لاطینی ہے مفتاح الکتاب صفحہ ۴۱ سطر ۱۲ اور سریانی نسخہ کے حاشیہ مین لکہا تہا کہ مرقس نے لاٹین یعنے لاطینے مین اپنی انجیل لکہی تہی انتہےٰ اور پادری عماد الدین نے بہی اسے غلط نہین بتلایا دیکہو ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۴۵ اور یہہ بہی ثابت نہین کہ پطرس نے اس انجیل کو کبہی دیکہا ہو کیونکہ سنٹ ارنیوس ۱۷۸ء مین یون لکہتا ہے کہ پطرس کے مرید اور مترجم مرقس نے بعد موت پطرس اور پلوس کے وہ چیزین جو پطرس نے وعظ کی تہین لکہہ کر دین انتہے اور ارنیوس کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل بعد موت پطرس اور پلوس کے لکہی ہے اور بانیج ارنیوس کی موافقت کرکے کہتا ہے

کہ مرقس کی انجیل سنہ ۶۶ء مین بعد موت پطرس اور پولوس کے لکہی گئی ہارنصاحب اپنی
تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ء کی چوتہی جلد کے دوم حصہ کے دوم باب مین لکہتے ہین کہ احوال
جو ہمکو قدما مورخون کلیسا سے درباب وقتون تالیف انجیلون کے ملے ہین ایسے غیر معتبر
اور ابتر ہین کہ کسی ایک امر معین کیطرف نہین پہونچاتے اور پرانے سے پرانے قدمانے اپنے
وقت کی گپون کو صحیح سمجہکر لکہہ دیا اور اون لوگون نے جو بعد اونکے ہوئے ادب کر کے اونکے لکہے
ہوئے کو قبول کر لیا اور یہہ روایتین جہوٹی سچی ایک لکہنے والے سے دوسرے لکہنے والے
تک پہنچین اور بعد گذرنے مدت دراز کے تنقید اونکی متعذر ہوئی
پہر اوسی جلد مین ہارنصاحب لکہتے ہین پہلی انجیل سنہ ۳۷ء یا سنہ ۳۸ء یا سنہ ۴۱ء یا سنہ ۴۳ء یا
سنہ ۴۸ء یا سنہ ۶۱ء یا سنہ ۶۲ء یا سنہ ۶۳ء یا سنہ ۶۴ء عیسوی مین اور دوسری انجیل سنہ ۵۶ء سے
سنہ ۶۵ء تک اغلب سنہ ۶۰ء یا سنہ ۶۳ء مین اور تیسری انجیل سنہ ۵۳ء یا سنہ ۶۳ء یا سنہ ۶۴ء
مین اور چوتہی انجیل سنہ ۶۸ء یا سنہ ۶۹ء یا سنہ ۷۰ء یا سنہ ۹۷ء یا سنہ ۹۸ء عیسوی مین تالیف ہوئے
مرقس ۲ باب ۲۶ مین جو ابیاتہر کا نام لکہا ہے وارڈ صاحب نے اپنی کتاب اغلاط نامہ
مطبوعہ سنہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ مستر جویل اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ مرقس نے
غلطی سے اخیملک کی جگہہ ابیاتہر لکہا ہے اور متی نے غلطی سے ذکریا کی جگہہ یرمیاہ لکہا ہے انتہی

انجیل لوقا

مفتاح الکتاب چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۴۱ اور ۱۴۲ مین لکہا ہے کہ لوقا کا وطن انطاکیہ
تہا اور وہ پیشہ طبابت کا کام کرتا تہا بعضون نے ایسا گمان کیا ہے کہ وہ عیسیٰ مسیح کے ستر شاگردون
مین سے تہا لیکن اوسکی انجیل کے دیباچہ سے اوسکا یہہ گمان نادرست معلوم ہوتا ہے
اوسنے اپنی انجیل سنہ ۶۳ء کے قریب ملک اخایہ مین لکہی اور سنہ ۶۴ء کے قریب اعمال کی
کتاب انتہی اور پہر مفتاح الکتاب کے صفحہ ۱۵۰ مین لکہا ہے کہ قدیم روایتون سے ثابت ہوتا ہے
کہ لوقا غیر قومون مین سے تہا اسلئے اور یہی قول سب عیسائیونکا تہا اور ہے اسلئے اب زیادہ ہے کہ

ثبوت کی حاجت نہین ہے
اسکاٹ صاحب مفسر رومن نے مرقس کو مسیح کے ستر شاگردونمین ہونا بعضون کیطرح گمان کیاتہا اور مصنف مفتاح الکتاب . . . . . . نے لوقا کو
گویا جسکا کہین پتا اور ٹہکانا نہین اوسکی ان ستر شاگردونمین گنجایش ہے لیکن اسکاٹ صاحب اور مصنف مفتاح الکتاب ان دونونکو آپ ہی اپنے اس عقیدے سے انکار کرنے پڑا مقصود بعضونکا یہی رہا کہ مرقس اور لوقا کو جنہون نے کبہی مسیح کو نہین دیکہا تہا مسیح کے دیکہنے والون یا شاگردونمین شامل کرین تاکہ ان دونون کی انجیلونکا اعتبار ہو لیکن نہو سکا کیونکہ انجیل سے ان دونونکا مسیح کو نہ دیکہنا ثابت ہے اول پطرس ۵ باب ۱۳ جس سے ظاہر ہے کہ مرقس مسیح کے وقت مین عیسائی ہی نہوا تہا اور لوقا اول باب ۳ جس سے ثابت ہے کہ لوقا نے اورون سے دریافت کر کے کسی مصری شخص تہیوفلس کو لکہا اور خوبی یہہ کہ اون ستر شاگردونکا ذکر سواے انجیل لوقا کے (۱۰ باب ۱) اور کسی انجیل مین نہین ہے اگر یہہ بات سچ ہوتی تو اتنی بڑی روایت اور انجیلون مین بہی ضرور لکہی جاتی جبکہ بارہ شاگردون کے منادی کرنیکو بہیجنے اور اور بیانون سے سب انجیلین بہری ہین اور نہ کسی عیسائی کو معلوم ہے کہ کون ستر شاگردونمین سے کسی ایک کا بہی نام کیا ہے اور شاید ایسے ہی سببون سے مارٹین لوتہر پیشواے فرقہ پراٹسٹنٹ کو ان تینون انجیلون پر شبہہ تہا اور اونکے نزدیک صرف انجیل یوحنا صحیح تہی اور بس وہ لکہتے ہین کہ یہہ جہوٹی راے واجب الرد ہے کہ انجیلین چار ہین اسلئے انجیل یوحنا کی درست ہے پہر لکہتے ہین کہ پلوس اور پطرس کے نامے ان تینون انجیلون سے بہت اچہے ہین پہر لکہتے ہین کہ اونکے کلام مین کوئی چیز ایسی نہین جو دمدن نے نہین لکہی اور جن لوگون نے اس مسئلہ کو (یعنے صرف ایمان الوہیت مسیح پر نجات کا سبب ہے) خوب بیان کیا ہے وہی اچہی انجیل نویس ہین اسلئے ہم درستی سے کہتے ہین کہ نامے پلوس کے انجیل مین نسبت اون چیز و نکے کہ مرقس اور متی اور لوقا نے لکہا ہے

پہر لکہتے ہین کہ پطرس کا خط سب سے بہتر اور عمدہ رسائل عہد جدید کا ہے اوسی بہی تہی
اور پاک انجیل ہے فقط یہہ سب اقوال لوشہر کی کتاب والنگہام موسومہ بہ تذکرۃ الدین
مین منقول ہین اور بعض متقدمین کو بعض بعض جا باب بائیسوین اس انجیل پر شبہہ تہا
اور بعض کو دو باب اوّل مین شبہہ تہا اور فرقہ مارسیونی کے نسخہ مین بہی یہہ دونون باب نہ تہے
لوقا ۳ باب مین جو نسب نامہ لکہا ہے اوسکے ۳۶ آیت مین لکہا ہے کہ صلح قینان
کا قینان ارفخشد کا ارفخشد سام کا الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صلح ارفخشد کا پوتا تہا
حالانکہ وہ بیٹا ہے دیکہو پیدایش ۱۱ باب ۱۲ اور یہہ کہ حضرت داود سے مسیح تک متی کے
بموجب ۲۶ پشتین اور لوقا کے بموجب ۴۱ پشتین ہوتی ہین اسکے سوا اور بہی کئی
غلطیان ہین سب کا بیان طول ہوگا
جان کالون صاحب اپنی تفسیر مین مریم علیہا السلام کو اولاد ناتان سے نہین مانتا تہا اور
اون نباد لوگونکو جو بعضے علماء عیسائی متی اور لوقا کے مندرجہ نسب ناموں کو اتفاق دینے مین
بیان کرتے ہین رد کرتا ہے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۰ مین کالون کا یہہ قول تسلیم کرکے
لکہا ہے کہ اوسکی بہی راے ہوئی ہم اوسکی رای کو جو برخلاف قیاس کے ہے نہین مان
سکتے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۰ سطر ۳ و ۴
تعجب یہہ ہے کہ مرقس اور لوقا نے تو مسیح کی صورت بہی نہ دیکہی تہی چنانچہ مرقس کو پطرس نے
عیسائی کیا اور لوقا نے پولوس سے سنکر مسیح کا حال تہیوفلس کو لکہا اگرچہ پولوس خود مسیح
کے شاگردونمین نہین ہے اور تو بہی لوقا نے اپنی انجیل کے شروع مین لکہا کہ جنہون نے
مسیح کو دیکہا تہا اور خدمت کی تہی اونسے پوچہکر مین لکہتا ہون پس یقین نہین کہ پولوس نے
مسیح کو دیکہا بہی ہو اور خدمت کرنا اور شاگرد ہونا تو دوسری بات ہے پس مشکل ہے کہ
اندہا اندہے کو راہ بتاوے (اعمال ۹ باب) (متی ۱۵ باب ۱۴) چنانچہ اردو تواریخ
کلیسا مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۴۴ مین ہے کہ جب پولوس شہر ترواس مین گیا جو بحر روم کے

ساحل پر واقع ہے یہاں اوس سے لوقا سے ملاقات ہوئی - اور اوس وقت سے برابر
پلوس کے ساتھ رہا انتہے اور اوسی صفحہ کے حاشیہ مین لکہا ہے کہ یہ اوسکی عبارت سے
ظاہر ہے کیونکہ وہ اوسکے بعد اعمال الرسل کے آخر تک بجز ۱۷ اور ۲۰ باب کے صیغہ جمع متکلم
مین لاتا ہے لوقا کی انجیل اور اعمال الرسل دونون اسکی تصنیف سے انتہے اور عجب یہ ہے کہ
پلوس کی کوئی انجیل اس مجموعہ مین شامل نہین ہے اور نہ پطرس کی کوئی انجیل موجود ہے
غرض کہ مرقس اور لوقا کی تصنیف کیونکر الہامی ہو سکتی ہے کیونکہ وہ حواریون مین نہ تہے
اور اگر حواریون کے شاگردونکو بہی الہام ہوتا تہا تو اب کیون نہین ہوتا اور یہہ کیسا الہام ہے
کہ وہ صرف ایک شخص تہیوفلس کیواسطے کہ جو غیر قوم تہا آیا اور شروع سے کوئی کتاب
الہامی ایسی نہین ہے جو صرف ایکہی شخص کے نام پر ہو اور اگر ایسا ہو تو اور رون پر حجت
الہی کیونکر تمام ہوسکتی ہے کیونکہ الہام ہمیشہ تمام قومونکی تعلیم کے لئے عام خطاب اور حکم کے
طور پر ہوتا ہے اور تکلف یہہ ہے کہ جسطرح تہیوفلس غیر قوم اوسیطرح لوقا بہی غیر قوم تہا یعنے
کاتب اور مکتوب الیہ دونون غیر قوم اسیطرح اعمال کے کتابکا جو کہ تہیوفلس کے نام پر ہے اور
پلوس کے خطوط اہل رومیہ رومیون وغیرہ کا حال سمجہنا چاہیے کہ یہ سب تعلیمی تحریرین
ہین مگر الہامی نہین ہو سکتین مثلاً گلتیونکے ۳ باب مین ہے اے نادان گلتیو کسکی
جادو بہری آنکہون نے تمہین مارا الخ یہہ الہام نہین صرف شاعرانہ کلام ہے اور اسیطرح
یوحنا کے تینون خطوط خاص مکتوب الیہم کے نام مین اور اگر لوقا کو الہام ہوا تہا تو نے
یہہ کیون کہا کہ جن لوگون نے سچ کو دیکہا تہا اونسے دریافت کرکے مین نے لکہا ہے
کیونکہ الہام کے بعد لوگونسے پوچہنے کی کیا حاجت تہی
واٹسن کی چوتہی جلد رسالہ الہام مین جو ڈاکٹر نبن کے پارفریعنے تفسیر سے لیا گیا یون لکہا
ہے کہ لوقا کا الہام سے نہ لکہنا اوس سے جو وہ خود دیباچہ مین لکہتا ہے ظاہر ہے انتہے
ریس کی سائیکلوپیڈیا کی ۱۹ جلد مین لکہا ہے کہ لوگون نے کتب مقدسہ کے تمامہا

الہامی ہونیکی نسبت گفتگو کی ہے اور وے کہتے ہین کہ اون لوگون یعنے موَلفین کے
افعال اور ملفوظات مین غلطیان اور اختلاف ہین متی کے ۱۰ باب ۱۹ و ۲۰ اور مرقس
۱۳ باب ۱۱ اور اعمال ۲۲ باب ۱-۹ کو باہم مقابلہ کر کے دیکھو اور یہہ بہی کہا گیا ہے
کہ حواری لوگ ایک دوسرے کو صاحب وحی نہین سمجھتے تہے جیسا کہ یروشلم کی کونسل کی آپس
کی بحث اور پولس کے پطرس کو الزام دینے سے ظاہر ہے اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ قدیم
عیسائی لوگ اون لوگونکو خطا سے خالی نہین سمجھتے تہے کیونکہ بعض اوقات اونکے افعال
پر روک ٹوک کی گئی ہے (اعمال ۱۱ باب ۲ و ۳ اور ۲۱ باب ۲۰ - ۲۴) اور یہہ بہی
کہا گیا ہے کہ پولس مقدس جو اور حواریونسے اپنے تئین کمتر نہین سمجہتا (۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۵
۱۲ باب ۱۱) خود اپنے حال مین ایسا بیان کرتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنے
تئین ہمیشہ اور ہر وقت الہامی نہین سمجہتا تہا (اول قرنتیونکا ۷ باب ۱۰ و ۱۲ و ۲۵ و ۴۰ اور
۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۱۷) اور ہم نہین پاتے ہین کہ حواری لوگ ایسے طور پر گفتگو شروع کرتے
ہین جیسے پیغمبر لوگ شروع کرتے تہے گویا وہ خدا کیطرف سے بولتے ہین پہر لکہا ہے کہ میکالسٹر
اوس ہوشیاری اور خیال سے جو ایسے بڑے مطلب کیواسطے ضرور تہا طرفین کی دلیل
کو تولکر اس اعتراض کا یون فیصلہ کرنا مناسب جانا کہ ناموس کے لئے تو الہام البتہ مفید ہے
لیکن تاریخی کتابون کے واسطے مثلاً انجیلین اور اعمال اگر الہام سے بالکل قطع نظر کیجاوے
تو کچہہ نقصان نہین بلکہ کچہہ فایدہ ہی ہوگا اگر تاریخی معاملونمین حواریونکی گواہی صرف اور
انسانونکی سی گواہی مانی جاوے جیسا کہ مسیح نے یوحنا ۱۵ باب ۲۷ مین کہا ہے الخ
اب دیکہئے کہ اس کتاب یعنے رئیس کی سائکلوپیڈیا کے موجب چارون انجیلون کا
الہامی ہونا ثابت ہے اور ان چارون انجیلونمین جبکہ متی اور یوحنا کی انجیلین جو کہ حواری
تہے غیر الہامی سمجہی گئین تو مرقس اور لوقا کی انجیلین جو کہ حواری بہی نہتے زیادہ تر غیر الہامی
سمجہنا چاہئے لیکن نہ یہہ کہ اون چارون انجیلونمین کوئی بات بہی الہامی نہین ہے ایسا

ہرگز نہیں اونمین حضرت عیسیٰ کی تعلیمات اور پیشین گوئیان وغیرہ جو واضح مسیح نے فرمائین انمین اکثر الہامی ہین بس مسیح پر الہام اور وحی کا نزول کمال صحت کے ساتھ ثابت ہے مگر مصنفین اناجیل وغیرہ نے جو مورخانہ لکھا یہ سب اپنا دیکہا ہوا لکھا ہے اوسمین الہام کو کیا دخل ہے اور جو باتین کہ اناجیل مین اونکے مصنفین کی بہی نہین ہین بلکہ صریح الحاقی سمجہی جاتی ہین چنانچہ اس کتاب مین اونکا بیان فانڈر صاحب کے قول سے موجود ہے اون سب باتونکو بہی الہامی سمجہنا اور اناجیل مین شامل رکہنا کمال عقیدت ہے پادری والش صاحب فرماتے ہین قولہ جبکہ ہم اوسوقت پر لحاظ کرتے ہین جبکہ اسقوف بٹلر صاحب نے کہا کہ انگلستان مین ایک بہی فاضل ایسا نہین ہے جو پاک نوشتون کے الہام کا قایل ہو (یعنے جو واقعی مین فاضل ہین وہ ان کتابونکو الہامی نہین جانتے اور جو انہین الہامی جانتے وہ دراصل فاضل نہین ہین بلکہ صرف تہوڑا سا پڑہکر برائے نام فاضل کہلاتے ہین بایہہ کہ کامل اور ناقص دونون طرحکے فاضل توریت و انجیل کو الہامی جانتے ہین) یا اوسوقت پر کہ جب خود ایک خادم دین نے بت پرست قومون کے درمیان مامورین کے بہیجنے کی تحقیر کی اور اون لوگون کو جو ابتدا مین نجات کی خوشخبری لیکر ملک ہندوستان مین آئے مخصوص کفش و دوز یعنے چمار کا خطاب دیا انتہے از قربت الہی یا تقدیس مومنین مہام پادری والش صاحب صفحہ ۵۹ ۱۸۶۹ء رومن چہاپہ الہ آباد مشن پریس مشمولہ مخزن مسیحی ماہ نومبر ۱۸۶۹ء رومن مطبوعہ الہ آباد مشن پریس جو حسب ہدایت مشن فتحگدہ کے بیرونون یعنے قربت الہی اور مخزن مسیحی چہاپے گئے اور کتاب قسطا کا مصنف بہی جو کہ احکام آتش پرستی مین ہے لوقا نام حکیم اور غیر قوم تہا یعنے کہ نہ یہہ مسیح کا شاگرد تہا اور نہ وہ اسکا بہی نام لوقا ہے اور اوسکا بہی نام لوقا ہے وہ بہی طبیب تہا اور یہہ بہی طبیب وہ بہی صاحب تصنیف تہا اور یہہ بہی اوسنے بہی صرف دینی تصنیفات مین حوصلہ ہوا اور اسنے بہی وہ بہی غیر یہودی تہا اور یہہ بہی وہ بہی شہرہ آفاق ہوا اور یہہ بہی اور بعد عروج مسیح کے جو عیسائی لوگ

کسی معروف حکیم کے نام سے کتاب لکھکر مشہور کرتے تھے اوسکا بیان اسی کلیسا کے شروع مین ہو چکا ہے

واضح ہو کہ لوقا کے طبیب اور غیر قوم یعنے غیر یہودی ہونیکا سب عیسائی عالمون نے اقرار کیا ہے دیکھو تفاسیر ہنری و اسکاٹ وغیرہ اور مفتاح الکتاب اور ردمن تفسیر کا صاحب مین دیباچہ تفسیر انجیل لوقا کو اور کلسیو یکے ۴ باب ۱۰ و ۱۱ مین مختونکا سلام لکھا ہے اور ۱۲ و ۱۴ مین نامختونونکا کہ جو غیر قوم تھے سلام ہے اور لوقا انہین مین ہے اور لوقا کی طبابت کے ثبوت مین دیکھو کلسیونکا ۴ باب ۱۴ یہہ ہے کہ الہام یافتہ شخص کی لوگو نکے نزدیک یہی پہچان ہے کہ پیشین گوئی سچی اوس سے ظہور مین آئین اور معجزہ دیکھلائے دیکھو میزان الحق اور مفتاح الکتاب وغیرہ پس مرقس اور لوقا ان دونون صفتون سے خالی تھے اونکا کلام الہامی کیونکر ہو سکتا ہے پادری ٹیوڈ صاحب نے الہ آباد مین مباحثہ کے وقت سر عام یہہ جہہ سے اقرار کیا کہ ہان یہہ انجیلین الہامی نہین مگر انکے مصنف متقی تھے لیکن باگروہ سچے تھے تو پلوس نے جو اول قرنتیو نکے ۷ باب ۲ مین فرمایا کہ خدا و نتھیں مین کہتا ہون اسیطرح پلوس رسول سچے تھے تو وہ آپ اقرار کرتے ہین اپنے غیر الہامی کلام کا اسیطرح اول قرنتیو نکے ۷ باب ۲۵ اور ۲ قرنتیون کے ۱۱ باب ۷ مین یہی ہے

انجیل یوحنا

یوحنا کی انجیل اور انجیلون سے بقول صاحب مفتاح الکتاب (صفحہ ۳۴ و ۱۵۲) وغیرہ زیادہ معتبر ہے اگرچہ یہہ انجیل چارون انجیلو نمین بتعین زمانہ تصنیف اور قید ترتیب پچھلی انجیل ہے یعنے قریب سنہ ۹۰ء کے کہ بعد عروج حضرت عیسیٰ کے قریب ساٹھ برس تصنیف ہوئی اور سب اناجیل کے پیچھے کتاب مین شامل ہے اور مکاشفات تصنیف یوحنا سنہ ۹۵ء کے بعد انجیل یوحنا سے پیشتر تصنیف ہوئی اور طلوع آفتاب صداقت چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ء نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے باہتمام پادری ایم لے شرنگ

صاحب صفحہ ۲۱۲ مین لکہا ہے کہ یہہ کتاب مکاشفات ۹۶ سنہ ع مین تصنیف ہوئی در
مفتاح الکتاب صفحہ ۲۳۱ مین لکہا ہے کہ انجیل یوحنا ۹۸ سنہ ع مین تصنیف ہوئی اور مکاشفات
کی کتاب ۹۷ سنہ ع مین راوسکے طرز بیان سے ثابت نہین ہوتا کہ مکاشفات اور اس انجیل کا
مصنف ایکہی ہو چنانچہ مکاشفات مین بار بار یوحنا نے اپنا نام بیان کیا ہے جیسا کہ مکاشفات
کے ۱ باب ۲ مین لکہا ہے اور مجہہ یوحنا نے الخ اور ۲۲ باب ۸ اور ایا ۹ وغیرہ مین
بہی اسیطرح لکہا ہے اور بیسیون جگہہ اسطرح پر کہ مین نے الخ چنانچہ مکاشفات کے صرف
انیسوین ۱۹ باب مین ۱ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۷ و ۱۹ آیتون مین یہہ لفظ لکہا ہے لیکن یوحنا
کی انجیل مین اسطرح لکہا ہے کہ گویا یہہ کتاب یوحنا کی تصنیف ہرگز نہین ہے چنانچہ یوحنا ۱۹
باب ۲۶ مین لکہا ہے کہ عیسٰی نے اپنی ماکو اور اوس شاگرد کو جسے وہ پیار کرتا تہا (یعنے یوحنا کو
اور اوسی طرح یوحنا ۲۰ باب ۲ مین لکہا ہے تب وہ شمعون پطرس اور اوس دوسرے
شاگرد (یعنے یوحنا) کے پاس اور اسی باب کے ۳ آیت مین ہے پہر پطرس اور وہ دوسرا
شاگرد (یعنے یوحنا) اور اوسی انجیل کے ۲۱ باب ۲۰ و ۲۳ آیت مین لکہا ہے کہ وہ شاگرد
(یعنے یوحنا) لیکن ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ وہ شاگرد اور دوسرا شاگرد یوحنا ہو اور اگر ثابت بہی
ہوتا تو بہی مصنف کا نام بصیغہ غایب پایا جاتا حالانکہ ہنوز صیغہ غایب کے ساتہہ بہی کتاب
مین مصنف کا پتا نہین ہے اور یوحنا ۱۹ باب ۳۵ مین لکہا ہے اور جسنے یہہ دیکہا گواہی دی
اور اوسکی گواہی سچی ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچ کہتا ہے تاکہ تم ایمان لاؤ فقط اب ان سب
لفظون پر غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف ہے یا کسی دوسرے کی
اور یوحنا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے یہہ وہ شاگرد ہے جسنے ان کامونکی گواہی دی اور ان باتونکو
لکہا اور ہمکو یقین ہے کہ اوسکی گواہی سچ ہے انتہے ہمکو یقین ہے کہ اوسکی گواہی سچ ہے یہہ بات
کوئی مصنف اپنے حق مین کیونکر کہیگا اور پہر یہہ کہ جسنے ان باتونکو لکہا اور ہمکو یقین ہے کہ اوسکی
گواہی الخ اس سے بہی ظاہر ہے کہ کتاب لکہنے والا اور شخص اور یقین کرنیوالا اور شخص ہے

یعنے یہہ کہ کاتب بصیغہ غایب اور وہ بہی آیت سے ثابت نہین کہ یوحنا ہی کو اور کاتب کو
اور یقین کرنیوالا بصیغہ حاضر مگر وہ بہی لا معلوم غرض یہہ کہ نہ کاتب کا پتا اور نہ یقین کرنیوالے
کا پتا ہے صرف انجیل جیسی کچہہ ہے موجود ہے

اب سنئے کہ وہ شاگرد اور دوسرے شاگرد سے یوحنا مراد نہین ہے اسی انجیل یوحنا ۱۸ باب
مین ہے تب وہ دوسرا شاگرد جو سردار کاہن سے کچہہ جان پہچان رکہتا تہا باہر نکلا اور دربان
سے کہکر پطرس کو اندر لے آیا انتہے

آپکو غور کرنا چاہئے کہ یوحنا کو اسقدر دنیاوی رتبہ کہان تہا جو سردار کاہنون سے اوسکی
موافقت بلکہ روشناسی بہی ہوتی اور خاصکر اوسوقت کہ مسیح کو گرفتار کرلے گئے تہے اور
سب شاگرد بہاگ گئے اور پطرس نے ڈر کر تین بار دین مسیح سے انکار کیا تو یوحنا کو
اتنی جرأت کیونکر ہوئی کہ صرف آپ سردار کاہن کے محل مین گیا بلکہ پطرس کو بہی اندر
لیگیا اور جب سردار کاہن کی لونڈی نے پطرس کو پہچانا تو یوحنا سے کیون اوس نے
چشم پوشی کی اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس دوسرے شاگرد سے مراد یوحنا نہین ہے
اسکاٹ صاحب مفسر بہین نے متی ۲۶ باب ۵۸ کی تفسیر صفحہ ۲۱۲ مین یون لکہا ہے
قوله یوحنا لکہتا ہے کہ پطرس اور ایک دوسرا شاگرد قیافا کے گہر گئے اوسکے بیان سے
معلوم ہوتا ہے کہ سردار کاہن اس دوسرے شاگرد کو پہچانتا تہا اور اس سبب سے وہ
گہر کے اندر جانے پایا اور پہر باہر جاکر پطرس کو بہی اندر لایا صاف معلوم نہین ہوتا کہ یہہ
شخص کون تہا بہتیرے گمان کرتے ہین کہ یوحنا اس محاورہ مین اپنی طرف اشارہ
کرتا ہے کہ وہ دوسرا شاگرد مین ہی تہا مگر اسکے برخلاف گمان ہوتا ہے کہ یوحنا ہی گلیلی
اور عام لوگون مین تہا اور یقین نہین کہ سردار کاہن آپکو پہچانتا ہو اور اگر پہچانتا بہی تو اتنا نہ کہ
اندر جانے پاتا اور ایک یہہ بہی قوی دلیل ہے کہ کسینے اوس سے کچہہ نہین کہا اور نہ اوسکو
کچہہ خطرہ ہوا تہا باوجود اسکے جاننے کے یہہ تعجب کا مقام ہے اس سے بہتر یہہ گمان پہلے گذرا

کہ یہہ کوئی عزت دار شخص یروشلم کا رہنیوالا ہوگا کہ جسے سردار کاہن پہچانتا تہا مگر نہین جانتا کہ یہہ مسیح کا شاگرد ہے اس سبب سے کسینے اوس سے کچہہ نہین کہا صرف پطرس سے کہا جو کچہہ کہ کہا اور اگر اوسے نہیک پہچانتے تو بیشک اپنے خداوند کے ساتہہ وہ مجرم ٹہرایا جاتا تمت کلامہ اور یہہ ہی قول طامس اسکاٹ مفسر انگریزی کا ہی ہے

چونکہ انجیل یوحنا مین مصنف کا نام نہین ہے اور جہان وہ شاگرد یا دوسرا شاگرد لکہا ہے اسکو اکثر علماء عیسائی یوحنا سے مراد سمجہتے ہین اوسکا حال یہہ ہے کہ جو بیان ہوا یعنے یہہ لفظین یوحنا سے کچہہ علاقہ نہین رکہتین اور نہین معلوم کہ یہہ دوسرا شاگرد کون ہے اور اگر یہہ دوسرا شاگرد یوحنا ہی ہوتا تو بہی یہہ کسیطرح ثابت نہین ہے کہ یہہ دوسرا شاگرد ہی مصنف انجیل یوحنا ہو دیکہو یوحنا ۲۱ باب ۲۴ اور دوسری پہچان جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف نہین ہے کہ یہودی مصنف کی یہہ کتاب نہین کیونکہ اس مین عبرانی لفظونکا ترجمہ اور یہودی رسمونکا بیان ہے اور یوحنا یہودی تہا اوسے کیا حاجت تہی جو عبرانی لفظ کا ترجمہ اور یہودی رسم کا بیان کرے چنانچہ کسی انگریزی تواریخ مین جیہہ لکہا نہین دیکہا کہ جب بادشاہ رچرڈ یا الفرڈ یا کسی اور یورپ کے بادشاہ کا نام لکہا ہو تو اوسکے ساتہہ نام کے معنی بہی لکہہ دئی ہون مگر انجیل یوحنا مین دیکہئے ا باب ۳۸ مین ہے انہے ربّی جسکا ترجمہ یہہ ہے اے اوستاد الخ اور اسی باب کے ۴۱ مین ہے ہمنے مسیح کو جسکا ترجمہ کرسٹس ہے پایا اور ۴ باب ۹ مین ہے کیونکہ یہودی سامریون سے صحبت نہین رکہتے تہے انتہٰے اگر کوئی یہودی اس کتاب کا مصنف ہوتا تو ان باتونکا بیان وہ بیکار جانتا اور ۵ باب ا مین ہے بعد اوسکے یہودیون کی ایک عید تہی الخ ایک عید تہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ ایک عید کا لفظ بہی یہودی محاورہ نہین ہو سکتا اگر کوئی یہودی ہوتا تو یون لکہتا کہ عید فصح تہی یا عید خیمہ وغیرہ یعنے عید کا نام لکہہ دیتا اور ایک کا لفظ نہ لکہتا اور پہر یہہ کہ یہودیونکی ایک عید تہی جس سے ظاہر ہے کہ اس کتاب کے

مصنف کی عید تہی اگر یوحنا کی یہہ تصنیف ہوتی تو یون لکہتا کہ ہماری ایک عید تہی یا یہہ
کہ ہم یہودیون کی عید تہی اور اسی باب کے ۲ آیت مین ہے اور یروسلم مین بہیڑ دروازے
کی پاس ایک حوض ہے جو عبرانی مین بیت حسدا کہلاتا ہے الخ اس حوض کے لئے
یروسلم کا پتا اور یہہ یہہ کہ عبرانی مین بیت حسدا کہلاتا ہے یہودی کے سامنے یہہ بات
کیا تعجب کی تہی جو عبرانی کا لفظ بہی حوض کے نام کے ساتہہ لگا دیا اور اسیطرح یوحنا
۲۰ باب ۳۰ مین ہے قولہ اور بہت سے اور معجزے جو اس کتاب مین لکہے نہین گئے
یسوع نے اپنے شاگردونکے سامنے دکہائے انتہے چونکہ یوحنا مسیح کا شاگرد تہا اگر یہہ
انجیل یوحنا کی تصنیف ہوتی تو اپنے شاگردون کی جگہہ ہم شاگردونکا لفظ لکہا ہوتا جیسے کہ اعمال
باب ۱۰ مین ہے ساری قوم پر نہین بلکہ اون گواہون پر کہ آگے سے خدا کے چنے ہوئے
تہے یعنے ہم پر الخ اور اعمال ۲ باب ۱۵ مین لکہا ہے کہ ہم اوسکے گواہ مین انتہے اور اسیطرح
۷ باب ۲ اور ۱۱ باب ۱۸ مین ہے وغیرہ اور اسیطرح ۹ باب ۷ مین سلوم کا حوض جسکا
ترجمہ بہیجا ہوا لکہا ہے برشنیڈر کہ جسکو عیسائی بڑا عالم محقق گنتے ہین وہ کہتا ہے کہ یہہ انجیل
اور نامے یوحنا کی تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ کسی عیسائی نے شروع دوسری صدی مین اوسکے
نام سے لکہدی ہین اور یہی قول فرقہ الوجین کا تہا اور استادلن اپنی کتاب مین لکہتا ہے
کہ بلاشک کسی طالب العلم مدرسہ اسکندریہ نے اس انجیل کو تصنیف کیا ہے جیسا کہ کاتلک ہرلڈ
جلد ۷ منطبعہ ۱۸۴۴ء صفحہ ۲۰۵ مین مصرح ہے اور جب دوسری صدی مین لوگون نے
اس انجیل سے انکار کیا تہا تو اونکے جواب مین کہین ارنیوس نے یہہ نہین کہا کہ پولیکارپ سے
مجہے یہہ خبر پہنچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ ارنیوس پولیکارپ کا شاگرد
ہے اور پولیکارپ یوحنا حواری کا مرید پس اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولیکارپ کو ضرور
معلوم ہوتا اور وہ ارنیوس کو بتلا دیتا کیونکہ مقام تعجب ہے کہ ارنیوس ذرہ ذرہ سی بات
پولیکارپ سے بار بار سنی اور اس امر مین ایکدفعہ بہی مذکور نہ آوے پس ظاہر و آشکارا ہے

امریکن مشن کے پرٹسٹنٹ پادریصاحبون کا توریت و انجیل کے الہام کی بابت جو عقیدہ ہی
اور جسی اونہون نے چہواکر تمام ہندوستان مین مشتہر کیا بعینہ درج ذیل ہے وہو ہذا ۔
مشہور مقولہ یہہ ہے کہ بائبل مین خدا کا کلام ہے لیکن بائبل ساری خدا کا کلام نہین جو
لوگ اس خیال کو قبول کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ پاک نوشتون مین الٰہی الہام کا بیان
ہے اور اونکے مصنف روح القدس سے ملہم ہوئے لیکن اونکا الہام صرف تعلیم تہذیب خصوصًا
ایمان کی باتون کے درج کرنے مین تہا وہ ضرور نہین سمجہتے کہ بائبل کا ہر ایک بیان ہر ایک عبارت اور
الفاظ کو الہامی سمجہا جاوی وہ یقین نہین کرتے کہ ہمپر فرض ہے کہ ہم بائبل کے ہر ایک
علمی بیان کو سچا اور صحیح تصور کرین اونکے خیال کے مطابق یہہ ہوسکتا ہی کہ موسیٰ نے علم
ہیئت کے بیان مین غلطی کی ہی استیفان شہید نے اپنی یادداشت کی کمزوری ظاہر کی
یا پولس رسول نے علمی غلطی پر اپنی تمثیل کے بنا ڈالی ۔ یہہ خیال الہام کا عیسائی دین کی
بڑے اور مشہور معلمون کے درمیان مروّج رہا اور روز بروز کلیسا مین زیادہ ترقی کر رہا ہی
مثلاً ای راس مس ۔ آرسائمیس ۔ گروشس ۔ لیکلرک اور لفالیف صاحب اسکو
منظور کرتے تہے رومی کلیسا کے مشہور معلّمون نے بہی اسکو پسند کیا مثلاً پرون اور ڈاکٹر
صاحب ڈانگ جرمنی کے عالم فاضل معلّمون نے اسیکو اختیار کیا اور انگلستان کے
مشہور دینی معلّمون نے جیسا کہ بشپ لوتہہ ۔ بشپ واربرٹن ۔ آرچڈیکن ۔ پیلی ۔ کلارک
ڈاڈرج ۔ بیکسٹر ۔ آرچ بشپ سمنر ۔ اور طامس اسکاٹ صاحبان وغیرہم (از نور افشان
لدہیانہ مطبوعہ ۲۵ جولائی ۱۸۸۳ء امریکن مشن پریس باہتمام پادری کیلسو صاحب نمبر ۳۰
جلد ۹ صفحہ ۲۳۰) ہمیں غرض نہین معلوم دیتا کہ ہم پاک نوشتون کے ہر ایک علیحدہ بیان کو
ہر ایک کتاب کو آیت اور لفظ کو الٰہی تاثیر سے لکہا ہوا سمجہین بڑے نامور فاضل لوتہر صاحب
پیدائش کی کتاب کے تفسیر مین یون فرماتے ہین کہ الفاظ (خدا نے کہا) سے یہہ ضرور کے
نہ سمجہنا چاہیئے کہ خدا کیطرف سے کوئی بیان معجزہ کے طور پر آیا یا آسمان سے کوئی

آواز سنائی دی بائبل مین بیان ہوا دود او اور شمسون کی نسبت کہ خدا کی روح اونپر اوتری اور وقت بوقت اونکو دہیان دینے لگی اول صموئیل کے ۱۰ باب کے ۱۳ قاضیون کی کتاب کے ۱۳ باب کی ۲۵ لیکن اس بیان سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ یہہ تاثیر روح القدس کی اونکی کلام اور فعل تک پہونچی تہی یا اونکو بڑے بڑے اور خوفناک گناہون سے بچاتی تہی خداوند یسوع مسیح کے رسول پنتی کوست کے دن مین جُدی جُدی آگ کیسی زبانون سے ممتاز ہوئے اور روح القدس سے بہر گئے لیکن اس سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ غلطی سے بالکل پاک ہوگئے بلکہ ہم صاف جانتے ہین کہ وہ کبہی کبہی بے راہ ہوسکتے تہے اور کبہی کبہی ہوبہی گئے اور وہ بے راہی ایسی معاملون مین تہی جو کہ روزمرہ کے فرائض کے ساتہہ تعلق رکہتے ہین ۔ وے آخر تک ہماری مانند انسان رہے حواس کے بس مین اور رای اور عمل مین خطا کرنے مین دیکہو اعمال کے ۱۴ باب کی ۱۵ پہر اعمال کے ۱۵ باب کی ۳۹ سے ۴۰ تک گلاتیون کے خط کے دوسرے باب کی ۱۱ ۔ جبکہ اونہون نے اپنی زندگی مین غلطی کی تب ناممکن نہین ہے کہ اپنی تصنیف مین بہی غلطی کرتے روح القدس کی تاثیر نے اونکو زندگی کے خیال و کار مین غلطی سے مستثنا نہین کیا تب ہم کیون سمجہین کہ اوس تاثیر نے اونکو پاک نوشتون کے لکہنے مین بالکل غلطی سے مستثنا کیا بائبل مین ایسی کوئی آیت نہین ہے جس سے بلاتاویل یہہ سمجہہ سکین کہ ہم اونکی ساری تصنیف کو ادنیٰ ادنیٰ امر کی نسبت بہی بالکل الٰہی اور غلطی سے پاک خیال کرین بائبل کے مصنفون نے بیشک الہام کا دعوے کیا لیکن اگر ہم اونکے دعوے پر غور کرین اور زبان کے عام قاعدے اور علم معانی اور نکتہ گیری اور نکتہ سنجی کے قاعدے سے اونکو دیکہین ہمکو بخوبی ثابت ہوگا کہ اونکا دعوے اس قسم کا نہین ہوا کہ وہ اپنے آپکو انسانی کمزوری سے بالکل خالی جانتے تہے انتہی تمت کلامہ (از نورافشان لدہیانہ مطبوعہ امریکن مشن پریس یکم اگست ۱۸۸۳ع نمبر ۳۱ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۴ باہتمام پادری کیلسو صاحب)

نصرانی علما کلیمنس و اگناتیوس و یوسطینوس یعنی جسٹن شہید وغیرہ کے تصنیفات کو یہہ
سمجھکر کہ اونمین انجیلی آیتین منقول ہین بدعوے صحت اناجیل پیش کرتے ہین لیکن اس سے
پیشتر اونہین یہہ ثابت کرنا چاہئیے کہ انجیلون کیطرح اون تصنیفات کلیمنس وغیرہ مین
تحریف نہین ہوئی ہے حالانکہ محققین علماء نصاریٰ نے اقرار کیا ہی کہ متقدمین کی تصنیفات
مین بہت سے فقرے الحاق کیئے گئے ہین (چیمبرس کی انسائکلوپیڈیا جلد ۵) اور اگناتیوس
کے خطوط کا جعلی اور محرف ہونا معتبر علماء نصاریٰ کے اقرار سے ثابت ہے (دیکھو تفسیر
لارڈنر جلد ۲ و ڈاکٹر بیلی کی کتاب اسناد مطبوعہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۱۱۵ معہ حاشیہ فاضل کس
واڑ و تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ ۱۸۴۸ع صفحہ ۱۴۴) اور جسٹن شہید
جو دوسری صدی کے وسط مین تہا چنانچہ نور افشان مطبوعہ ۲۲ اگست ۱۸۷۳ع صفحہ ۲۷۰
مین باہتمام پادری کیلسو صاحب لکہا ہی کہ جسٹن یونانی نسل سے ہی۔ سال اوسکی تولد کا پہلی
صدی کا اواخر ہے الخ اسکی تصنیفات مین بعض قول حضرت عیسیٰ کے ایسے بہی منقول ہین جو
اناجیل مروجہ مین نہین پائے جاتے چنانچہ اون مین سے ایک قول یہہ ہے کہ ہمارے خداوند
عیسیٰ مسیح نے فرمایا ہے کہ مین تمکو جس باب مین پاؤنگا اوسی مین تمہارا انصاف کرونگا
انتہیٰ اور دوسرا فقرہ یہہ ہے کہ جب مسیح بپتسمہ پانے کے واسطے یردن مین آیا تو ایک آگ
روشن ہوگئی انتہیٰ یہہ باتین کہین ان چارون انجیلون مین نہین ہین پس اسیطرح اوسکی
تصنیفات کے اور فقرے بہی جو انجیلی آیتین سمجھی جاتے ہین یہہ ضرور نہین ہے کہ انہین
انجیلون سے لکہی گئی ہون اور بشپ مارش نے بہت صراحت سے لکہدیا ہے کہ جسٹن نے
ان انجیلون سے نقل نہین کیا ہے اور کلیمنس سکندریہ اور ترطولیانوس تو تیسری صدی
مین ہوئے ہین (نور افشان مطبوعہ ۲۲ اگست ۱۸۷۳ع صفحہ ۲۷۰) ان سے پیشتر ایرینوس
نے جو باقرار پادری فانڈر دوسری صدی مین تہا (میزان الحق مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۶۹ع
صفحہ ۲۴۴) برنباس کی انجیل کا ذکر لکہا ہی اور مصریون کی انجیل کا ذکر کلیمنس نے

اور سے وہی الہام بہیجنے پر الیکن اگر یہی دستور ہے تو توریت جو پہلی کتاب ہے اوسکی صحت
کے لئے زیادہ تو تین بہیجنے کی حاجت تہی اور زبور، در امثال وغیرہ بہی چار چار ہونا چاہیے
تہے یہہ کہ شریعت مین دو تین گواہ کافی ہین اور یہان تین تک بہی الہام بہیجنے والے نزدیک عقدا
مین کافی نہوئی تب چار یا نہون تک نوبت پہنچی اور یہہ تو جاری ہین چلر سو نبیون سے
جس بات پر گواہی دی وہی جہوٹہہ تہا ۲ تواریخ ۱۸ باب ۵ — ۱۱ اور ایک پچہلے نبی نے
جو گواہی دی وہی سچ تہا ۲ تواریخ ۱۶ باب ۲۴ سچ کے لئے صرف ایک ہی کافی ہے اور
جہوٹہہ کے لئے چار سو ہون تو وہی بیکار ہین ہر یوحنا ۲۱ باب ۲۵ مین لکہا ہے کہ کتابین
جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین انتہے پس یہہ پہلے درجے کا مبالغہ ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ تو
باوجود بار بار سفر کرنیکے ملک یہودیہ سے باہر نہین ہوئے اور اونکے حالات کی کتابین دنیا
مین نہ سماتین پس جبکہ انا جیل کا یہہ حال ہے تو اور نامجات کو کوئی کہان تک بیان کرے لیکن
سمجہہ لینا چاہئے کہ اعمال کی کتاب بہی مجموعہ مروجہ حال تصنیف لوقا سمجہی جاتی ہے جسکی
انجیل بہی اس مجموعہ عہد جدید مین شامل ہے اور اوسکا حال لکہہ چکا ہون کہ جب اوسکی
انجیل کا یہہ حال ہے تو اوسکے اعمال مین کیا کچہہ زیادتی نہوگی اور وہ تو صرف پاوس اور پطرس کے
حال کی تواریخ ہے اوسے الہام سے کیا علاقہ اور فرقہ والن تی نسٹس اور مارسیونی اور سویریس
اور بعضے اور فرقہ مسیحی نے اوس کتاب کا انکار کیا ہے یعنے معتبر نہین جانا اور بعد اوسکے
پلوس کے خطوط مین سے ایک خط یعنے عبرانیونکا مشکوک ٹہرایا گیا ہے کتاب سوال و
جواب ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع
صفحہ ۳۵ سوال ۲۵۱ کے جواب مین عبرانیونکے خط کی بابت یون لکہا ہے اسکی نسبت
لوگون مین بڑا اختلاف ہے بہتیرے اوسے پلوس سے نسبت دیتے ہین اور بہت سے
عالی سند نکتہ دان اسبات کو اعتماد کے ساتہ رد کرتے ہین پر اوسکے راقم کا تصفیہ نہین کر سکتے
پہر صفحہ ۵۴ سوال ۲۵۵ اسی کتاب سوال و جواب مین لکہا ہے وہ یہہ کہتے ہین کہ

اسکا طرز پلوس کے طرز کی مانند نہیں ہے پر اکثر مقامات مین اوسکے طرز سے اختلاف پڑتا ہے جو لوگ کہ یونانی کا بخوبی علم رکھتے ہین وے کہتے ہین کہ اس خط کی یونانی پلوس کی یونانی سے مشابہ نہیں ہے اتنے واضح ہو کہ عبرانیونکے خط مین راقم کا نام کہین نہین ہے اور تاریخ یوسی بیوس کے چھٹی کتاب کے باب ۲۵ مین اُرجن کا قول یون نقل کیا ہے کہ جو احوال قبل ہمارے زبان زد رہا ہے وہ یہہ ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ کلیمنٹ نے جو بشپ روم کا تہا نامہ عبرانیونکو تصنیف کیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ لوقا کا ترجمہ کیا ہوا ہے اسکے ایرینیس بشپ لینس نے جو تخمیناً سنہ ۱۸۰ء مین تہا اور ہپولیٹس نے جو سنہ ۲۲۰ء مین تہا اور نویشین یا نوی شین پرسبٹر روم نے جو تخمیناً سنہ ۲۵۱ء مین تہا بالکل اس نامہ سے انکار کیا ہے اور ترٹیلین پرسبٹر کارتہج جو تخمیناً سنہ ۲۰۰ء مین تہا عبرانیونکے نامہ کو نامہ برناباہ بتلاتا تہا اور کیس نے جو پرسبٹر کلیسیای روم کا تہا اور تخمیناً سنہ ۲۱۲ء مین تہا نامے پلوس کے تیرہ گنے ہین اور اس نامے کو نہین گنا اور سائپرن بشپ کارتہج جو تخمیناً سنہ ۲۴۸ء مین تہا اس نامہ کا حوالہ نہین دیتا

اور رومن بیبل معہ رفرنس مطبوعہ سنہ ۱۸۵۹ء جسے پادری اولمن صاحب لندن سے طبع کروا کر ہندوستان مین لائے اور جسکے جلدین ہندوستان کے قریب کل گرجا گہرونمین پادریوں سے لیکر عیسائیون تک کے ہات مین عبادت کے وقت نظر آتی ہین اوسمین برخلاف اور سب خطون اور کتابون مشمولہ انجیل کے عبرانیونکے نام کے خط کے شروع مین کسی مصنف کا نام نہین لکہا ہے اگرچہ اور سب خطون وغیرہ کے شروع مین مصنف کا نام موجود ہے اور نہ صرف یہی بلکہ اوس بیبل کے شروع مین جو فہرست کتابون کی ہے اوس مین بہی خلاف اور سب خطون وغیرہ کے عبرانیونکے نام کا خط بغیر مصنف کے نام کے لکہا ہے اور یہی حال اوس بیبل کا ہے جو اردو زبان اور فارسی حرفونمین رفرنس کیساتہہ سنہ ۱۸۶۹ء کو مرزاپور مین مشہور پادری ڈاکٹر مسٹر صاحب کے اہتمام سے چہاپی گئے اور جسکی ایک ایک

بات پر سب پادریون نے پیشتر آپسمین مدت تک خوب مباحثہ کرکے فیصلہ کرلیا تہا اور جو ترجمہ
ہندوستان مین رائج اور مشہور جاری ہے اوس مین بہی برخلاف اور سب خطون وغیرہ
عبرانیونکے نام کے خط کے شروع مین مصنف کا نام لکہنا مناسب نجانا اور نہ اوسکے فہرست
کتب مین بہی عبرانیونکے خط کے نام کیساتہہ مصنف کا نام لکہا گیا اگرچہ اور سب خطوط
وغیرہ کیے شروعمین اور فہرست کتب مین بہی ہر تصنیف کیساتہہ مصنف کا نام موجود ہے
اور اسیطرح عربی ترجمہ انجیل برٹش بیبل سوسائٹی کیطرف سے مطبوعہ بیروت ١٨٦٦ع مین
ہر نامہ کے شروع مین لکہا ہے کہ رسالہ بولس الرسول الی اہل افسس یا یہہ کہ رسالہ
الرسول الی اہل غلاطیہ مگر نامہ عبرانیان کے شروعمین کسی مصنف کا نام نہین
لکہا صرف یہی لکہا ہے کہ الرسالۃ الی العبرانیین اور اسیطرح بعینہ عربی ترجمہ انجیل
مطبوعہ لندن ١٨٦٣ع مطبع ولیم واٹس مین ہی ہے اگرچہ وہ ترجمہ اور ہے اور یہہ دونون
ترجمے آپس مین مطابق نہین ہین اور یوسی بیوس اپنی تاریخ کی چہٹی کتاب کے پچیسوین ٢٥ باب
مین نقل کرتا ہے کہ اریجن نے پانچوین جلد شرح انجیل یوحنا مین لکہا ہے کہ پولوس نے تمام گرجہ
کو کچہہ لکہکر نہین بہیجا مگر بعض کو جو لکہا تو بہی دو چار سطر عبارت فقط اس سے معلوم ہوا کہ
مثل نامہ عبرانیونکے پولوس کے اور نامے بہی بے سند ہین اور کسی اور کے لکہے ہین
بعد اسکے پطرس وغیرہ کے خطوط اور انکا بہی بیان اناجیل کے ساتہہ کرنا صرف کتاب کا
طول دینا ہے کیونکہ انمین سے بعضے خطوط ایسے ہین جنکے مکتوب الیہ کا پتا نہین اور نہ
کاتب کا چنانچہ یوحنا کے پہلے خط کی بابت مفتاح الکتاب صفحہ ٢٠٠ مین یون لکہا ہے
اگرچہ اس خط کے شروع یا آخر مین یوحنا کا نام نہین ہے مگر ہر زمانہ کے لوگ اوسی رسول کو اس
خط کا راقم کہتے آئے ہین بلکہ اسکے خاص عبارت اور مضمون کے انداز سے بہی گمان غالب
ہوتا ہے کہ وہ یوحنا موصوف کی تصنیف ہے اور یوحنا کے دوسرے خط کی بابت مفتاح الکتاب
مین یون لکہا ہے جس برگزیدہ بی بی کو یہہ لکہا گیا وہ ظاہرا ایک عزت دار عیسائی بیوہ

تہی جو کلیسیو مین مشہور لیکن اوسکی تحقیق خبر نہین کہ وہ کہان کے رہنیوالی تہی شاید اوسکا
ٹہکانا شہر افسس کے قرب وجوار مین تہا اگرچہ اس خط مین راقم کا نام نہین پایا جاتا توبہی
صریح ہے کہ یوحنا ہی نے بہہ سنہ ۹۰ء کے قریب لکہا تہے اب دیکہی کہ خط مین تو راقم تک
کا نام نہین ہے مگر اوسکے تصنیف کے سنہ کیونکر معلوم ہو گئی پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۲۰۴
مین لکہا ہے ہر چند کہ ہم بی بی معظمہ کے مسکن اور احوال سے واقف نہین تو بہی خوش
ہین کہ اوسکے فرزند صاحب صداقت الخ کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ پادری
والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۶۳ سوال ۲۹۱ کے جواب مین
یوحنا کے دوسرے خط کی بابت یون لکہا ہے بعضے گمان کرتے ہین کہ بہہ برگزیدہ بی بی جو
کی کلیسیا کا لقب تہا پر لوگ بالاتفاق اسبات پر قوی نہین ہین پر اسکی نسبت عام خیال ہے
کہ وہ ایک عورت تہی جو اپنی دینداری کے باعث سے مشہور تہی فقط

اور نامہ فلیمون کو بعض عالم عیسائی زمانہ جیروم مین کہتے تہے کہ بہہ تو ایک خانگی چٹہی ہے
جلد بیسے نکالڈالنے کے قابل ہے اور اونہون سنے ارادہ نکالڈالنے کا بہی کیا تہا اور
صفحہ ۲۰۶ کا ننگ ہر الڈیل بے مین لکہا ہے کہ مروز صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴ مین
لکہتا ہے کہ اول نامہ طیطاوس پر تین سیکڑی میں نے اور دونون ناموں طیطاوس اور نامہ طیطیس
پر لکہارن نے حملہ کیا ہے (یعنی برا کہا اور واجب التسلیم نہین مانا) اور اسیطرح پطرس
وغیرہ کے خطوط کا حال ہے کہ بعضے زمانہ مین وہ معتبر ٹہرائے گئے اور بعضے زمانہ مین نامعتبر
اور بعضی کتابین کہ اس مجموعہ عہد جدید مین جنکا ذکر ہے اب گم ہین مثلا لاودقیونکو خط جسکا
ذکر کلسیونکے ۴ باب ۱۶ آیت مین ہے اب موجود نہین ہے یعنے عیسائی اوسے گم کر بیٹہے اور
اول قرنتیونکے ۵ باب ۹ و ۱۰ آیت مین ہے کہ مین نے خط مین تمکو بہہ لکہا کہ تم حرامکارون مین
مت ملے رہو پر مین سنے اب تمہین بہہ لکہا ہے کہ اگر کوئی بہائی کہلا کر حرامکار یا لالچی
یا بت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اوس سے صحبت نرکہنا بلکہ ایسے کے

ساتھہ کہاتاتک نہ کہانقط پس وہ خط جسکا حوالہ آیت لوزین مین ہے اب وہ گم ہے
اور بتون کے چڑہاوون اور لہو اور گلا گہونٹے وغیرہ سے اجتناب کی بابت جو خط انطاکیہ
وغیرہ کے عیسائیونکو لکہا گیا تہا (اعمال ۱۵باب ۲۳ و ۲۴ و ۲۹) اور جسکا ذکر اعمال ۱۵باب
۱۹ — ۲۹ اور جسکی ایک خاص تعلیم کے سبب سے نہایت ضرورت ہے مگر وہ بہی
عیسائی جماعت مین غائب اور اس مجموعۂ اناجیل مین موجود نہین ہے
پلوس کا تمام حال کتاب اعمال مین ہے مگر پلوس کے خطوط بہیجنے کا کہین ذکر منبع نہین ہے
چنانچہ تفسیر اعمال مصنفہ پادری فکس صاحب مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۸ع مقدمہ کتاب صفحہ ۹ مین لکہا ہے
کہ اعمال ۱۳ باب سے ۲۸ تک پلوس رسول کے سب احوال و اعمال کی خبر ہے لیکن بعض بہی
کا وہ سب حال جو پلوس کے خطوط مین مندرج ہے (بلکہ اون خطون کے لکہنے ہی کا ذکر تک
معلوم ہو کہ وہ سب خطوط پلوس ہی کے لکہے ہین) کتاب اعمال سے ثابت نہین ہے
مثلاً انطاکیہ مین اوسکا پطرس سے مباحثہ اوسکی سنادی الرقوم مین اور اوسکا اندیشہ اور
فکر قرنت کی کلیسیا کی پہوٹ کی نسبت اور نامناسبت اور گلیتون کی برگشتگی کے لئے اور
اوسکی جانفشانی جہوٹہی تعلیم دینے والون کے رفع کرنے مین انتہی پس تعجب کہ پلوس کے
جو خطوط انجیل مین شامل ہین اونکا تو کچہہ ثبوت نہین ہے اور جنکا ثبوت انجیل مین موجود ہے
اون خطونکا پتہ نہین ہے اور افسیونکے نام پہلا خط جسکا ذکر افسیونکے ۳ باب ۳ و
۴ مین ہے اس مجموعہ مین شامل نہین ہے

سکرمنٹ ۴
تحریف کے بیان مین

یوسی بیوس نے جو لکہا ہے کہ یوحنا حواری نے لو ہنین یعنے اناجیل ثلاثہ کو دیکہا اور پسند کیا اور
اپنی گواہی سے اونکے تصدیق کی ظاہر ہے کہ یوسی بیوس چوتہی صدی عیسوی مین تہا اور
اوسنے اس روایت کی کوئی سند نہین لکہی اسلئے یہہ صرف یوسی بیوس کا گمان ہے کیونکہ

اوسنے نامہ اب گرس کو بہی سچا سمجہا تہا حالانکہ وہ کافہ علما خواہ رومن کاتلک خواہ پروٹسٹنٹ سب کے نزدیک جہوٹا اور جعلی ہے اور یوسی بیوس کو اکثر لوگ بدعتی سمجہتے اور کہتے ہین کہ یہہ شخص ایرس کے معتقدونمین تہا اور حضرت عیسیٰ کو صرف بشر جانتا تہا اور کدنل نائیس ہین فقط بادشاہ کے ڈر سے الوہیت مسیح پر دستخط کیئے تہے اور جیروم نے اسیکے لکہے کو دیکہہ کر نقل کیا ہوگا کیونکہ یہہ اسکے ہی مہوا ہے اسکے سوا یوحنا کی تصنیف سے کہین اسکا ثبوت نہین ہے کہ یوحنا نے اناجیل ثلاثہ کو دیکہا ہی ہو چہ جائے آنکہ پسند کیا ایک اور دلیل اسکے لیے یہہ ہے کہ اگر یوحنا نے اناجیل ثلاثہ کو دیکہا ہوتا تو پہر آپ کوئی انجیل تصنیف کرنیکی کیا حاجت تہی فیلڈ صاحب نے سنہ ۱۶۵۳ع مین ایک بیبل چہاپی جسکا اوسنے نام موتی بیبل رکہا جو کہ ابتک برٹش موزیم مین رکہی ہے اوسمین سے بعض مقام یہہ ہین رومیو نخے ۶ باب ۱۳ مین ناراستی کی جگہہ راستی لکہہ گیا ہے اور اقرنتیو نخے ۶ باب ۹ مین اس کی جگہہ کہ وارث نہو نگے اوسنے لکہا کہ وارث ہونگے اور ان غلطیون سے بڑی خطرناک تعلیم پڑگئی اور لوگ اس سے دلیلین لانے لگے کہتے ہین کہ اس فیلڈ صاحب نے پانچہزار پونڈ (یعنے پچاس ہزار روپیہ از سکول ڈکشنری مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۶۷ع) انڈیپنڈنس فرقہ سے اس کام کے لئے پائے کہ اعمال ۶ باب ۳ کا یہہ مضمون بدل دے تاکہ اس بات کی سند پیدا ہو کہ اپنے ہی بین پادری مقرر کرنیکا لوگونکو اختیار ہو جائے اور یہہ مضمون بدلنا سب سے آسان اور ممکن بات تہی یعنے ہم کیعوض ین تم بنا دینا

اور ایک اور صاحب ہل نامے کی بیبل ہے اوسمین اس کثرت سے غلطیاں ہین کہ بعضے جگہہ بالکل مطلب خبط ہوگیا اور بعضے جگہہ کفر پایا جاتا ہے یہان تک کہ اون دونون مصنفون کی بیبل مین سے ایک بیبل مین چہہ ہزار نقص پائے گئے اور ایک جگہہ یعنی جی کرادس کا خط امیر استرف فرد جلد ا صفحہ ۲۰۸ سے معلوم ہوا کہ اسٹرن صاحب ایک بڑے عالم نے سب سے پہلے اون بیبلون مین جو لندن مین چہپین تین ہزار چہہ سو نقص نکالے پس

جس کتاب مین قریب چار ہزار نقص نکلین تو تہوڑی محنت سے چہ ہزار غلطیان نکل سکتی ہین
اور شاید ایسی غلطیان کسی تواریخ مین نہین نکل سکتی ہین اور یہہ دونو بیبلین فیلڈ اور بل صاحب کی
ایسی ہین کہ جنکے آگے ولگیٹ والی بیبل جو پوپ سکٹس پنجم نے لکہی جو کہ غلطیون مین یادگار زمانہ
ہی کچہہ نسبت نہین رکہتی اور ہویٹ لاک صاحب لکہتے ہین کہ جبکہ سیلڈن صاحب پادریونسے
مباحثہ کرتے اور وہ انجیل مین سے کوئی آیت ثبوت مطلب کے لئے پڑہتے تو سیلڈن صاحب
یہہ جواب دیتے کہ شاید تمہاری جیب کی چہوٹی سنہرے ورقون کی بیبل مین یون ترجمہ ہو
لیکن یونانی یا عبرانی کا تو یہی مطلب ہے (جو مین کہتا ہون) اور یہہ حال سنہ ۱۶۱۱ع تک
رہا اور جبس رسٹ کی انجیل (جو اندنون رائج ہے) اون کتابون کے ساہنے کوئی
نہین پوچہتا تہا تمت کلامہ از کیوریا سٹیز آف لٹریچر اسحاق ڈزریلی چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۹ع
جلد ۳ صفحہ ۲۳۳ – ۲۳۲
اب غور کرنا چاہئے کہ جب تمام و کمال کتابون کی اصلیت اور صحت کا کچہہ پتا نہین ہے
تو آیتون اور لفظون کی غلطی کا ساری کتاب مین کیونکر شمار ہو سکتا ہے چنانچہ ڈاکٹر مل نے
جو عہد جدید کے نسخے ملائے تو تیس ہزار اختلاف عبارت کے نشان دئی اور ڈاکٹر گریباخ
نے جو اوس سے زیادہ نسخون عہد جدید یعنے تین سو پچپن ۳۵۵ کا مقابلہ کیا تو ڈیرہ لاکہہ
ویسیہی اختلاف عبارت بتلا دئی فقط (از کتاب اغلاط نامہ وارڈ صاحب) اس
خیال کرنا چاہئے کہ اگر جہان کے سب نسخے ملائے جائین تو خدا جانے کتنے اختلاف نکلین
اور یہہ اختلافات وہ نہین ہین کہ ہر جلد مین سے تہوڑے تہوڑے ملا کر اسقدر ہوئی بلکہ
لکہی مجموعہ عہد جدید مین یہہ ڈیرہ لاکہہ غلطیان پائی گئین بیش ازین نیست کہ ہر جلد مین
اسقدر غلطیان نکلین گر وہ سب غلطیان لکہی مجموعہ اناجیل کی تہین مثلاً ایک جلد مین ایک
لفظ یا فقرہ یا جملہ الحاقی پایا گیا اور دوسری جلد مین وہی لفظ یا فقرہ وغیرہ برخلاف پہلی جلد کے
نکلا اور تیسری جلد مین ہی فقرہ یا لفظ بخلاف ان دونو کی پایا گیا اور اسیطرح چوتہی اور پانچوین

جلد وغیرہ مین ایک دوسرے سے مخالف الفاظ اور فقرات نکلتے گئے یہانتک کہ ڈیرہ لاکھہ کی نوبت پہونچی یعنی اختلاف در اختلاف اور غلطی کے درمیان غلطی اب یہہ سارے اختلافات دراصل کچہ جلد مین سمجہا چاہیے اسلیئے فاذر صاحب اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبر آباد ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۳۱ مین لکہتے ہین کہ یہہ بات سچ ہے کہ ویریوس ریڈنگ بہت ہین اور کہ ہر حال مین تمام یقین سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے انتہے بعینہ قول فاذر صاحب اور لطف یہہ کہ تین سو برس پہلے نسخون مین بہی عہد جدید کے پورے نسخے نہ تہے بلکہ کسی مین تو چند آیت اور کسی مین چند جزو اور کسی مین ایک انجیل اور کسی مین صرف چارون انجیلین اور کسی مین صرف پلوس کے نامے تہے چنانچہ فاذر صاحب ہی اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۱۴۲ اور ۱۴۳ مین لکہتے ہین کہ اون نسخون مین بعض اوراق کہو گئے اور بعض بوسیدہ ہین اور کہ کاتبون کی غلطی بہی ان نسخون مین پائے گئے اور کہ کوڈکس الکسندرینوس کی جلد مین اور کتاب ہی اوسکے ساتھ مجلد مین یہہ سب ہارنصاحب کے دوسری جلد مین تفصیلاً بیان ہوا ہے اور مجہے بہی آگے سے معلوم تہا انتہے

اب نمونہ کیطور چند اون نسخون کا حال یہان لکہا جاتا ہے

۱ کوڈکس کاٹونی انیس اسمین چار جزو مین اول جزو مین انجیل متی ۲۷ باب ۲۶ – ۳۴ یعنے کُل نو آیت دوسرے جزو مین انجیل متی ۲۶ باب ۵۷ – ۱۵ یعنے نو آیت تیسرے جزو مین انجیل یوحنا ۴ باب ۳ – ۱۰ یعنے نو آیت چوتہے جزو مین انجیل یوحنا ۱۵ باب ۱۵ – ۲۳ یعنے ۸ آیت یہ سب آیتین ملاکر جو اس پورانے نسخے مین موجود ہین ۳۴ ہوئے حالانکہ کُل آیتین عہد جدید مین سات ہزار نوسو اونسٹہہ ہین اب خیال کیا چاہیے کہ ۳۴ آیتون کو ایک کتاب مشہور کیا ہے

۲ کوڈکس ہنری اس مین چار انجیلین اور اعمال کی کتاب ہے اس مین چہیاسٹہہ ورق بہت پہٹے اور خراب کئی ہوئے ہین جنمین سے دس ورق کسی نے پیچہے سے لکہہ کر ملادی ہین اور متی کے پہلے باب کے ۲۰ آیتین غائب ہین

۳ کوڈکس سی ساریس جو ریہ پہلے حرفون سے ارغوانی چمڑے پر لکہا ہوا ہے اس مین صرف چہبیس ۲۶ ورق ہین جنمین سے اول کے چوبیس ۲۴ ورق کتاب پیدایش کا ایک ٹکڑا ہے اور باقی دو ورق لوقا کی انجیل کا ایک ٹکڑا ہے جس مین لوقا ۱۴ باب ۲۱ — ۴۹ ہے یعنے صرف ۲۹ آیتونکو کتاب قرار دیا ہے

۴ کوڈکس ریسکرپٹس اس نسخے مین عہد جدید کی کتابونمین سے صرف متی کی انجیل ہے اور اسمین صرف چونسٹہہ ورق پورانے لکہے ہوئے ہین

۵ کوڈکس افن بجیا اس نامہ عبرانیونکا ایک ٹکڑا ہے اور صرف دو ورق ہین ۱ عبرانیون ۲ باب کی پہلی آیت اس قدیم کتاب مین نہین ہے

۶ کوڈکس ادی اینس اعمال حواریونکا یہہ نسخہ ہے مگر ۲۶ باب ۲۹ سے ۲۸ باب ۲۶ تک نہین ہے

اب اس کتاب مین زیادہ نسخونکا حال لکہنے کی گنجایش نہین ہے اگر حاجت ہو تو گریسباخ اور میکاس کی کتابونمین دیکہنا چاہئے اور جاننا چاہئے کہ یہہ غلطیان وہ نہین ہین جیسے اس زمانے کے مطبوعہ نسخونمین اختلاف ترجمات و محاورات وغیرہ سے واقع ہین بلکہ یہہ غلطیان اون قدیم معتبر نسخونمین ہین کہ جنپر اناجیل کی صحت کا مدار ہے اور جو خاص اسباب اور وسیلے انجیلونکو صحیح کرنیکے ٹہرائے گئے ہین پس جب اونکا یہہ خراب حال ہے کہ تیس ہزار اور ڈیڑہ لاکہہ بلکہ دس لاکہہ سے زیادہ (انسائی کلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۱۹ بیان اسکرپچر) اختلاف عبارت پائے گئے تو وائے بر حال ان انجیلونکے کہ جو اون نسخون کے وسیلے سے صحیح کی گئی ہین ہارن صاحب جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۲ء صفحہ ۴۵۹ مین لکہتے ہین کہ عہد جدید کے کل نسخے جو کلاً یا بعضاً یقیناً مقابلہ کئی گئے ابہی تعداد چار سو سے متجاوز نہین ہے اور پہر حاشیہ مین لکہتے ہین کہ پروفیسر بیک نے مقابلہ کئی ہوئے نسخون کی تعداد جو اپنی کتاب کے حصہ اول کے صفحہ ۲۲۲ — ۱۰۰ اتک لکہی ۲۹۴ ہے اور جن نسخونکا مقابلہ گریسباخ نے اپنی انجیل کی طبع

کیونکہ اسنے لیا اونکی تعداد اوسنے ۳۵۵ لکہی ہے بشپ مارش نے جو اپنے اور میکائیلس کے نسخونکو ملاکر شمار کیا ہے اونکی تعداد ۴۶۹ ہے پہر مارش صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۴۵ مین لکہتے ہین کہ عہد جدید کے کل نسخونکی تعداد جو ہم تک پہونچی ہے خواہ کامل ہون خواہ ناقص اور جنکا مقابلہ خواہ کلاً خواہ بعضاً ہوا ہے قریب پانچ سو کے ہوتے ہین اور پادری فانڈر صاحب نے بہی اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۵۲ سطر ۱۲ مین اسیطرح لکہا ہے پادری جے مرے سیجل ایل ایل ڈی اپنے خطوط مطبوعہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۸۳ مین فرماتے ہین یورپ کے عالمون نے ہہ سے زیادہ انجیل کے قلمی نسخونکو ملاحظہ کیا ہے جو یونانی بانمین ہین ان مین سے بعضے بہت قدیم ہین انتہے مگر یہہ تعداد اون نسخونکی تعداد کی ایک جزو قلیل ہے جو کتبخانونمین (غیر مقابلہ کئے ہوئے) موجود ہین منشی صاحب نے یون کہا ہے کہ چونکہ مصنفون کے اصلی نوشتے ابتک موجود نہین ہین اسلئے انکے تمام الفاظ اصلی کسی ایک نقل مین شاید نہین ملتی لیکن سب نقلونکے مقابلہ سے دریافت ہوتے ہین انتہے از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۲۴۵ اب دیکہیے کہ سب نقلونمین اگر وہ اصلی الفاظ ہوتے ہی تو بغیر کسی اصلی صحیح نقل کے یا بغیر الہام یا دانا شخص کے اونہین پہچان کون سکتا ہے مگر صرف اٹکل سے جہانتک صحیح کیا اونہین اصلی الفاظ سمجہ لیا دوسرے یہہ کہ سب نقلونمین سے شاید ہزارون ابہی باقی ہین کہ جنمین وہ اصلی الفاظ پہلے ہوئے ہین اور اون نقلون کا مقابلہ ابتک نہین ہوا ہے پہر کہان ثابت ہوا کہ سب اصلی الفاظ دریافت ہو گئے اور جب حال یہہ ہے تو اصلی مطلب اور مضمون دریافت کر لینے کا کون دعوے کر سکتا ہے

پہر مارش صاحب جلد اوّل کے صفحہ ۲۶۱ مین اور دوسری جلد کے صفحہ ۳۵۵ مین لکہتے ہین کہ گریسباخ نے ڈیڑہ لاکہہ اختلاف عبارت نکالے ہین جیساکہ پادری فانڈر صاحب نے بہی اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۵ء صفحہ ۵۳ و ۵۴ مین لکہا ہے اور اسبات کو بہی یاد رکہنا چاہیے کہ ویٹسٹین نے اپنے اختلافات عبارت دس لاکہہ سے زیادہ جمع

آئی ہین جیسا کہ انسائی کلوپیڈیا برٹینکا کے جلد ۱۹ مین اسکرپچر کے بیان مین مرقوم ہے
پادری فانڈر نے کتاب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۵ چھاپہ اکبرآباد سکندرہ ۱۸۵۶ع مین کہا ہے
قولہ اگرچہ ہم لوگ قایل ہین کہ بعض حروف و الفاظ مین تحریف وقوع مین آئی اور بعض آیات
کی بابت مقدم و متوخر اور الحاق کا شبہہ ہے تو بھی انجیل کو بے تحریف اور بے تبدیل کہتے
ہین اس لحاظ سے کہ اوسکا مضمون اور مطلب نہین بدل گیا میکیلس صاحب ڈاکٹر
منٹلی صاحب کا قول اپنے عہد جدید کے دیباچہ جلد اول صفحہ ۳۶۲ مین نقل کرتے ہین
کہ جن لوگون کے پاس صرف ایک قلمی نسخہ بچا ہوا تہا جیسے رومی اور یونانی اونمین یہودی عالمون
ایسے قصور پائے گئے ہین اور اونکی اصلاح مین ایسے عیب ملے ہین کہ باوجود وے پوری صدیون
نہایت عالم اور تیز فہم نکتہ چینون کے محنتون کے وہ کتابین ابتک غلطیونکا نزار (؟) اور اسیطرح رہین گی برخلاف اسکے جہان کہین کسی مصنف کے بہت نسخے ہوتے ہین اگرچہ بموجب
مقدار نسخون کے اختلاف عبارت ہمیشہ بڑہتے جاتے ہین مگر وہ اصلی نسخہ جسکا مقابلہ ہنرمند
اور عقیل لوگون کے ہاتون سے ہوا ہمیشہ بہت صحیح ہوتا ہے اور مصنف کے اصلی الفاظون کے
قریب تر پہنچتا ہے انتہےٰ پہر فانڈر صاحب اوسی کتاب کے صفحہ ۱۵ اور کتاب دینی مباحثہ
چھاپہ سکندرہ ۱۸۵۴ع کے صفحہ ۳۲ مین لکہتے ہین قولہ جاننا چاہیے کہ اون سب عالمون
پر جو مصححین اور نسخہ شناسی مین ماہر ہین خوب واضح و روشن ہے کہ نقل نویس لکہتے وقت ہمیشہ کچہہ
کچہہ سہو کرتے ہین اور کوئی بڑی کتاب نہین شاید ایک بہی نہین جو دست و قلم سے لکہی
ہے جس مین کچہہ بہی غلطی نپائی جاوے مثلاً اگر گلستان یا دیوان حافظ وغیرہ کتاب کی
سو پچاس نقلین دقت سے مقابلہ کیجائین تو شک نہین کہ اون سب نقلون مین کچہ غلطیان
پائی جاینگین ایسے سہو و غلطیان اکثر اوقات نقل نویسونکی غفلت یا کم علمی سے ہوتی ہین اور
اور اس سبب سے اعراب اور حروف اور املاء وغیرہ مین غلطی کرتے یا لفظ چہوڑ دیتے ہین
اور بعض اوقات مالک کتاب یا نقل نویس نے تفسیر کی راہ سے کوئی بات حاشیہ مین لکہی اور

کاتب دیکہتے اوسکو یاد سہوا آیا قصداً متن مین داخل کیا ہے یہہ لکہتے وقت کوئی لفظ رکہیا یا
مقدم موخر ہوا اور دوسرے نقل نویس نے تصحیح کرنیکا قصد کیا مگر کم علمی یا کم سمجہی کے سبب
خلاف واقع تصحیح کیا ہے اب درحالیکہ اصل نسخہ موجود نہا اور قدیم کتابونکا شاید ایک بہی اصل
نسخہ اب تک باقی نرہا ہو پس ان غلطیونکے تصحیح کرنیکی کوئی اور راہ اور تدبیر نہین ہے مگر یہہ
کہ اوسکی سب نقل نزدیک و دور سے جمع کرین اور عالم اور فاضل زبان دان اون سبہا
کو مقابلہ کرکے اس راہ سے تصحیح کرین اور جتنے نسخے زیادہ ہون تصحیح بہی اوتنا ہی آسان تر ہے
انتہے لیکن کاتبون کی غلطی یعنے ویریوس ریڈنگ کو تحریف کی جگہہ سمجہنا یہہ محض تحریف
کو چہپانا اور اوسکا عیب مٹانا ہے کیونکہ اناجیل کے ان سارے الحاقون اور تحریفون کے
مقابل مین ویریوس ریڈنگ نہایت چہوٹی بات ہے اور کاتبون کے سہو سے کوئی کتاب
محرف نہین کہلاتی ہے دیکہو قرآن مجید بہی ہمیشہ ہات سے لکہا جاتا ہے اور ابتک روم وایران
وغیرہ مین اوسکا چہاپنا ممنوع ہے اور یہہ بہی ممکن نہین کہ کاتبونکا سہو اوسمین نہوتا ہو جو کہ پیچہے
صحیح کرلیا جاتا ہے تو بہی کوئی اوس مین تحریف کا نام تک نہین لے سکتا لیکن اناجیل
مین جو تحریف ہوئی جیسا کہ پادری فانڈر صاحب وغیرہ کے قولون سے ثابت ہے یہہ
جان بوجہہ کر عیسائیون نے آپ گہٹایا اور بڑہایا ہے سہو کاتبان اسکو نہین کہتے ہین ہارن صاحب
لکہتے ہین کہ اکثر اصلی یا خالص عبارتکو دروغ آمیز عبارت سے تمیز کرنا مشکل ہوتا ہے بہر
حال مختلف الفاظ یا عبارت مین سے جب ایک کا غلط ہونا علانیہ اور یقینی معلوم ہو جائے
تو اوسکا نام غلط لفظ یا غلط عبارت ہے جسکو انگریزی مین اررٹا کہتے ہین اور جب اون مختلف
لفظون یا مختلف عبارتون مین سے کسی پر غلط ہونیکا یقین نہو بلکہ شبہہ ہے کہ کون اونمین سے
صحیح ہے اور کون غلط تو اسکو اختلاف عبارت کہتے ہین جسکا نام انگریزی مین ویریس ریڈنگ
ہے ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ٢ مطبوعہ لندن ١٨٢٥ء صفحہ ٣٢١ پس ان ڈیڑہ لاکہہ
اور دس لاکہہ غلطیونکو صرف ویریس ریڈنگ سمجہنا چاہیے اور جب اون غلطیون کا

پہچاننا مشکل ہے تو دیر یوس ریڈنگ کو بہی ازراہ خیال کرنا چاہیے پہر پادری فانڈر صاحب
کی کتاب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۵۵ — ۵۸ تک چہاپہ سکندرہ اکبرآباد ۱۸۵۳ع
مین تہوڑا سا یون لکہا ہے **قولہ** ڈاکٹر گوشن کی کتاب کی چوتہی باب کی تیسری فصل مین
لکہا ہے کہ گریسباخ اور شولز نے اپنی سب محنت اور وقت سے انجیل مین صرف تہوڑی
ایسی غلطیان پائین کہ آیت کے مضمون سے علاقہ رکہتین ارادے کچہہ ادر کردیتی ہین
اور وے یہہ ہین پہلے اعمال کے ۲۰ باب ۲۸ آیتہ کہ خدا کی مجلس کو جسے اوسنے اپنی ہی لہو
مول لیا چراؤ گریسباخ کہتا ہے کہ لفظ خدا غلط ہے اوسکی جگہہ لفظ خداوند کہنا چاہیے
مگر شولز نے لفظ خدا صحیح ٹہرایا ہے دوسرا پہلا طمطاوس ۳ باب ۱۶ آیتہ مین لکہا ہے
کہ بالاتفاق دینداریکا بڑا بہید ہے خدا جسم مین ظاہر ہوا روح سے راست ٹہرا گریسباخ
کہتا ہے کہ صحیح یون ہے کہ بالاتفاق دینداریکا بڑا بہید ہے وہ کہ جسم مین ظاہر ہوا الخ یعنے
لفظ خدا کی جگہہ لفظ وہ رکہتا ہے مگر شولز لفظ خدا صحیح جانتا ہے تیسرا یہودا کا پہلا باب ۴
آیتہ کہ واحد خدا کا جو اکیلا مالک ہے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا انکار کرتے ہین گریسباخ
اور شولز دونون کہتے ہین کہ صحیح یون ہے کہ وے ہمارے اکیلا مالک اور خداوند الخ چوتہی
پہلے یوحنا کا ۵ باب ۷ و ۸ آیتہ یعنی (جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور
روح القدس اور یہہ تینون ایک ہین اور تین ہین) جو زمین پر گواہی دیتے ہین الخ گریسباخ
اور شولز اون باتونکو جو حلقہ مین ہین الحاقی جانتے ہین پانچوین مکاشفات ۸ باب ۱۳
ایک فرشتے کو آسمان کے بیچون بیچ اوڑتے سنا الخ گریسباخ اور شولز دونو کہتے کہ فرشتے کی جگہہ لفظ
عقاب چاہیے چہٹوین یعقوب کے دوسرے باب مین ۱۸ آیتہ تو اپنا ایمان بے عمل کے مجہہ پر
ظاہر کر گریسباخ اور شولز اسکو صحیح جانتے ہین مگر بہت نسخون مین ہے کہ تو اپنا ایمان عمل کے ساتہہ
مجہہ پر ظاہر کر ساتوین اعمال کا ۱۶ باب ۷ آیتہ روح نے اونہین جانے نہ دیا گریسباخ اور
شولز کہتے ہین کہ صحیح یون ہے پر روح عیسیٰ نے اونہین جانے نہ دیا اٹہوین افسیون کا ۵

باب ۲۱ آیتہ خدا کے خوف سے ایک دوسرے کی فرمان برداری کرو گریساخ اور شولز کہتے ہین کہ
خدا کی جگہہ لفظ مسیح چاہئے نوین مکاشفات کا پہلا باب ۱۱ آیتہ مین الفا اور اومیگا اول و آخر
ہون گریساخ اور شولز الفاظ اول و آخر الحاق بتاتے ہین دسوین متی ۱۹ باب ۱۷ اوسنے
اوسے کہا تو کیون مجھے اچھا کہتا ہے اچھا تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا گریساخ کہتا ہے
کہ یون چاہئے تو کیون مجھہ سے نیکی کی بابت پوچھتا ہے الخ مگر شولز الفاظ اول صحیح جانتا ہے
گیارہوین فلپیون کا ۴ باب ۱۳ آیتہ مسیح سے جو مجھے طاقت بخشتا ہے مین سب کچھ کر سکتا
ہون گریساخ اور شولز کہتے ہین کہ لفظ مسیح الحاق کیا گیا ہے بارہوین اعمال کا ۸ باب
۳۷ آیتہ (فلپ نے کہا اگر تو اپنے تمام دل سے ایمان لاتا ہے تو روا ہے اوسنے جواب
مین کہا مین ایمان لاتا ہون کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے) پہر ۹ باب ۵ و ۶ آیتہ اوسنے پوچھا
کہ اے خداوند تو کون ہے خداوند نے کہا مین یسوع ہون جسے تو ستاتا ہے (پینے کی کیل پر لات
مارنا تیرے لئے برا ہے اوسنے کانپ کر اور حیران ہو کر کہا اے خداوند تو کیا چاہتا ہے
کہ مین کرون) خداوند نے اوسے کہا الخ اور ۱۰ باب ۶ آیتہ مین لکھا ہے کہ وہ ایک شمعون
دباغ کے یہان جسکا گہر سمندر کے کنارے ہے مہمان ہے (جو کچھہ تجھے کرنا چاہئے وہ تجھکو بتاوے گا)
اب یہ الفاظ جو آیات کے بیچ حلقہ مین ہین گریساخ اور شولز کے قول کے مطابق الحاق ہین
انتہا قول گوشن صاحب

پہر فانڈر صاحب فرماتے ہین کہ ان الفاظ اور آیات مذکورہ کے سوا بعض اور آیات اور
جملے ہین جو بعض محققین کے قول کے مطابق الحاق ہین مثلاً یوحنا کا ۸ باب ۱ سے ۱۱ تک پہر
یوحنا کا ۵ باب ۴ آیتہ پہر متی کا ۶ باب ۱۳ آیتہ کے ان الفاظ پر کہ بادشاہت اور قدرت اور
جلال تیرا ہمیشہ ہے الحاق کا گمان ہے پہر متی کے ۲۷ باب ۳۵ آیتہ مین یہہ الفاظ کہ نبی
کی معرفت جو کہا گیا پورا ہووے الی آخرہ پہر یوحنا کے ۱ باب ۲۴ آیتہ سے متی مین داخل ہوئے
ہین اور بعض آیات اور الفاظ مقدم و موخر بہی ہوئے ہین مثلاً رومیون کے ۸ باب پہلی آیتہ کے

یہہ الفاظ کہ جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے اسی باب کے چوتھی آیت سے مقدم ہو گئے ہین اور یہہ پہلے قرنتیونکا ۱۰ باب ۲۸ آیتہ مین یہہ جملہ کہ زمین اور اوسکی معموری خداوندکی ہے اسی باب کی ۲۶ آیت سے متاخر اور مکرر ہوا ہے اور رومیونکے ۱۶ باب کی ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ آیتو نکے حقین گریسباخ کہتا ہے کہ پندرہ باب کے شروع مین تہین اور متاخر ہو کر سولہوین باب مین داخل ہوئین مگر شولز کہتا ہے کہ اونکا اصل موقع وہی ۱۶ باب کے آخر مین ہے اسکے سوا اور بہی الفاظ اور جملے مین جنپر تبدیل یا الحاق کا شبہہ آتا ہے تت کلامہ ان سب باتونکو مین نے کتاب اختتام دینی مباحثہ مصنفہ پادری فانڈر صاحب چہاپہ سکندرہ اکبر آباد ۱۸۶۲ء سے نقل کیا ہے اور ان دونون ایک اور کتاب مین بہی یہہ بیان دیکہا یعنے پادری عمادالدین عیسائی مذہب نے بہی ان سب آیات محرفہ مرقومہ بالا کو کتاب اختتام دینی مباحثہ مصنفہ پادری فانڈر صاحب سے نقل کر کے اپنی کتاب تحقیق الایمان چہاپہ مطبع آفتاب پنجاب لاہور ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۴۴ و ۱۴۶ مین لکہا ہے مگر بہت عیب پوشی کے ساتہہ چنانچہ اول یوحنا ۵ باب ۷ و ۸ کو سب کے نیچے لکہا ہے تاکہ کچہہ چہپا رہے اور اسیطرح ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عمادالدین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۰۱ — ۱۰۳ مین بہی یہہ سب آیات محرفہ مرقوم ہین یہہ فانڈر صاحب اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۱۲۰ مین فرماتے ہین کہ یہہ بات سچ ہے کہ ویریوس ریڈنگس (یعنے غلطی کاتبان) بہت ہین اور کہ ہر حال مین تمام یقین سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے انتہے پہر صفحہ ۱۳۱ مین فانڈر صاحب فرماتے ہین کہ پہلے یوحنا کے ۵ باب کی ۷ و ۸ آیتین اور یوحنا کے ۸ باب کی پہلی سے ۱۱ آیت تک اکثر مصححین مشتبہ جانتے ہین — انکے سوا صرف دو آیات اور ہین جنکی صحت پر شبہہ ہے یعنے یوحنا کے ۵ باب کی ۴ آیت اور اعمال کے ۸ باب کی ۳۷ آیت اور یہہ دو مقام ہین جنکی بابت نہ صحت کا بلکہ صرف مقدم و موخر کا شبہہ ہے یعنے رومیون کے ۸ باب کی پہلی آیت اور ۱۶ باب کی ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ آیتین مگر یاد رکہنا چاہئے کہ اون چار آیتونکا غیر صحیح ہونا یقین نہین صرف شبہہ ہے اسلئے کہ وے آیات سب قدیم نسخون مین

نہین پائی گئی ہین اور فرض کرین کہ فی الحقیقت غیر صحیح ہون تو اونکے مضمون سے ظاہر ہے کہ اونکے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ انجیل کی کوئی تعلیم نہ کوئی حکم اور نہ کوئی گذارش بدل گئی ہے انتہے از اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ اور انکے سوا یوحنا ۷ باب ۵۳ سے ۸ باب ۱۱ آیت تک الحاقی ہین اور ارزمس اور کالون اور بیقا اور گروٹس اور لیکلرک اور ویٹسٹین اور سملر اور شولز اور موریس اور ہینلین اور پالس اور رشیمڈ اور اور علما جنکا ذکر لفی نس اور کوجلانی کیا ہے سچائی ان آیتونکی نہین مانتے تھے اور بہت پرانے ترجمون مین جو مختلف زبانونکے ہین یہہ آیت نہین پائی جاتی اور کریزاسٹم اور تہیوفلکٹ اور نونس نے جو تفسیرین انجیل یوحنا پر لکہی ہین اونمین ان آیتونکے شرح نہین کی اور نہ اونکا حوالہ ان آیتونکا لیا ہے اور ٹرٹلین اور سائی پرن نے جو رسالے زنا اور عفت کے باب مین لکہے ہین ان آیتون سے تمسک کہین نہین پکڑا اور یہہ آیت اگر اونکے نسخون مین ہوتے تو یقیناً انکو سند مین ذکر کرتے

یوحنا ۵ باب ۱ سے ۹ اور ۸ باب ۲ سے ۱۲ الحاقی ہین اسکا ذکر اور انجیل نویسون نے نہین کیا اور نہ اوس مشہور ترجمے مین جو قدیم سریانی کا ہے پسکیٹو یعنے صحیح اور معینہ کہلاتا ہے یہہ دونون مقام انجیل یوحنا مین ہین فقط اور یوسیبیس اور اور قدیم علما کلیسائی اسمقام مین اور ایسے ہی بعضے مقامات کی صحت مین شک ظاہر کرتے ہین ‌ از تفسیر انگریزی جامس اسکاٹ اب دیکہی کہ الحاق آیہ نامہ اول یوحنا باب پنجم سے مسئلہ تثلیث مشکوک ہوگیا یہہ سمجہکر کہ اور مقامات جہان جہان تثلیث کا ذکر ہے اگر صحیح ہوتے تو اونہین کو کافی سمجہکر اس جعلی بناوٹ کی ضرورت نہوتی اور لادوقیونکے خط مین جو کچہہ تعلیمات لکہے تہے وہ سب باقی نرہے کیونکہ اگر وہی تعلیمات پلوس کے اور خطونمین بہی مرقوم ہوتے تو کلیسونکو (۴ باب ۱۶) تاکید نہوتی کہ لادوقیونکے نامہ والا خط بہی تم پڑہو اور اسیطرح اون تعلیمون کے ضایع ہونیکا حال بہی سمجہنا چاہئے جو قرنتیونکے نام تہا اور اب موجود نہین ہے دیکہو اول قرنتیونکا ۵ باب ۹ اور یوحنا ۸ باب ۱ سے ۱۱ الحاقی ہونے سے

ایک مسئلہ باطل ہوگیا اور یوحنا ۵ باب ۴ سے ایک خبر غلط ہوگئی اور اعمال ۸ باب ۳۷ سے ایک آیت
اور اول طمطاؤس ۳ باب ۱۶ سے الوہیت مشکوک ہوگئی اور علے ہذالقیاس ہر غلطی کے موجب
کسیقدر تبدیل ضرور ہے پھر فانڈر صاحب کے اس قول سے کہ ویریوس ریڈنگ بہت ہیں اور
بہر حال تمام یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے انتہے (اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۰)
خدا جانے کسقدر تعلیمات انجیل سے ضایع ہوئی اور جو مرقوم ہین انمین کسقدر غلط ہین یہہ
کہ کتنے تعلیمات انجیل ہین موجود نہیں ہین مثلاً اصطباغ قایم مقام ختنہ اور عشا ربانی قایم مقام
عید فصح اور اتوار قایم مقام ہفتہ وغیرہ اگر یہہ تعلیمات صحیح ہین تو الہامی ہونگے مگر اناجیل مین نہین
لکھے ہین اب اگر ہم اناجیل کو کافی سمجھین تو یہہ سب تعلیمات باطل ہو جاینگے اور اگر انہین
صحیح جانین تو اناجیل ناتمام رہجاینگے لیکے سوا بر اشتلنٹ بشپ مائنک صاحب جو
فرماتے ہین کہ دین کے معاملے مین چہہ سوامر ہین جنہین خدا نے مقرر کیا اور کتاب مقدس مین انکا
کہین ذکر نہین ہے انتہے (مرآت الصدق صفحہ ۸۱) اپس کہہ سکتے ہین کہ یہی مطالب کتاب کے
بدل گئے جبکہ انجیل مین یا یہ وہ لکھے نہیں ہین اور نہ صرف ایکیا دو بلکہ چہہ سو اور اسیطرح
پلوس کے وہ سب تعلیمات ضایع ہوئے جو قرنتیوں کو پہلے خط مین لکھے تھے جسکا ذکر اول قرنتیوں
کے ۵ باب ۹ مین ہے زونگلس اور اوریشا نلفت کہتے ہین کہ ناموں پلوس مین سب
کلام پاک نہین اور چند چیزوں مین اوسنے غلطی کی ہے انتہے
لارڈنر اپنی تفسیر مطبوعہ ۱۸۲۷ء کی چھٹی جلد کے صفحہ ۳۸۳ مین قول اریجن کا یون نقل
کرتا ہے کہ فرقہ ابیونی کے دونون گروہون نے پلوس کے نامجات کو رد کیا تہا اور پلوس
کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تہے اور پہر اوسی صفحہ مین قول یوسیبیوس کا نقل کرتا ہے
کہ یہہ فرقہ پلوس کے نامجات کو رد کرتا اور اوس کو توریت سے پہرا ہوا کہتا تہا اور جلد ۲
صفحہ ۱۰۷ مین لکہتا ہے کہ تھیوڈریٹ نے ہمکو اطلاع دی ہے کہ یہہ فرقہ پلوس اور نامجات پلوس
کو رد کرتا تہا اور موشیم صاحب کی تاریخ جلد ۱ صفحہ ۲۰ سے معلوم ہوا کہ فرقہ ابیونی انجیل متی

عیسوی مین تہا

چونکہ اس آخر انیسوین صدی عیسوی مین کتب الہامی سابقہ کی انگلستان مین نظرثانی
ہورہی ہے اسکی کیفیت انڈین آمنی لیس مطبوعہ ماہ جون ۲۶ ۱۸۸۱ء نمبر ۱۴ مین جو عبارت
ذیل مرقوم ہے کہ اندنون جو علمار نصاری عہد جدید کے ترمیم کر رہے ہین انہون نے آخر
سات آیتین مرقس کے آخیر باب کے جعلی سمجھکر نکال ڈالے ہین یہہ وہ آیتین ہین جن پر خاص
لوگ اپنی مذہب کے بنیاد سمجھتے تہی - انہین عُلمانے خطوط مین سے وہ آیت الحاقی نکالی ہے جو
جو کیتہی کرزم مین تثلیث کے ثبوت مین درج ہے انتہے

مستر فلک پطرس پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا تہا برنش کہ جسکو جویل صاحب نے
فاضل اور رشد نجیبہ کہا ہے کہتا ہے کہ پطرس سردار حواریون اور برنباہ نے بہی بعد نزول
روح القدس کے معہ کلیسیاے یروسلم کے غلطی کہائی جان کالون کہتا ہے کہ پطرس نے
کلیسیا مین بدعت بڑہائی اور آزادگی عیسویکو خوف مین ڈالا اور توفیق عیسویکو دور پہینکا
اور پطرس اور برنباہ اور اودونکو ملامت کرتا ہے میگدٹبی برجنس حواریون خصوصاً پولوس پر
الزام غلطی کا لگاتے ہین واپی ٹبیکہ بڑا عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح
کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے سب کلیسیا نے غلطی کی ہے نہ صرف عوام بلکہ خواص
نے بہی بلکہ حواریون نے بہی جو غیر اسرائیلیون کی دعوت طرف ملت مسیحی کے کی اور پطرس نے
اور بہی غلطی رسوم مین کی اور یہہ بڑی غلطیان حواریون سے بعد نزول روح القدس کے
ہوئی ہین انتہے اور گلتیونکے ۲ باب ۱۱ - ۱۴ مین پولوس رسول فرماتے ہین جب پطرس
انطاکیہ مین آیا تو مین نے روبرو اوس سے مقابلہ کیا اسلئے کہ وہ ملامت کے لایق تہا کیونکہ
وہ پیشتر اوس سے کہ کئی شخص یعقوب کیطرف سے اسکے غیر قوم والونکے ساتہہ کہایا کرتا تہا
پر جب وے آئے تو مختونونسے ڈرکر پیچہے ہٹا اور الگ ہوگیا اور باقی یہودیون نے بہی
اوسکی طرح دورنگی کی یہانتک کہ برنباس بہی دبکر اونکی ریا مین شریک ہوا انتہے اب دیکہی

کہ پطرس اور کلیسا کے لوگون اور برنباس تک کی ریاکاری کی پولوس آپ گواہی دیتے ہین تو بہی پطرس کے دو خط الہامی نوشتون مین شامل ہین

سکرمنٹ ۵

دیندار عیسائیونکا بہی عہد نامہ جدید یعنے اناجیل اور نامجات مین تحریف کرنا ثابت ہے

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ۔ یعنے پس کیا طمع رکہتے ہو تم کہ ایمان لاوین واسطے تمہارے اور تحقیق تہا ایک فرقہ اونمین سے سنتا کلام اللہ کا پہر اوسکو بدل ڈالتے ہین بوجہہ کہ اور اونکو معلوم ہے سورہ بقر رکوع ۹ تفسیر جلالین مین ہے ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ یُغَیِّرُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ فَهِمُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اِنَّهُمْ مُفْتَرُوْنَ یعنے اونکو معلوم تہا کہ ہم یہہ جہوٹہی عبارت ملاتے ہین از ہدایت المسلمین صفحہ ۸۳ اختلاف عبارتون کے سبو مین سے بموجب قول گریلس صاحب کے بہت بڑا سبب جس سے عہد جدید مین مرج نہیر مقامات نہایت کثرت سے پیدا ہوئے ہین یہہ ہے کہ یکسان مقامات کو اسطرح تبدیل کیا گیا ہے جس سے اونمین ایک دوسرے سے زیادہ کامل مطابقت کیجاوے اور خاصکر انجیلون کو اس طریقے سے نقصان پہونچا اور سینٹ پال یعنے پولس کے نامونکو اکثر مقامات مین سے اسلئے اولٹ پلٹ کیا گیا ہے کہ اوسکے عہد جدید کے حوالونکو اون مقامات مین جہان وہ سیپٹواجنٹ ترجمہ کے بعینہ الفاظ سے تفاوت رکہتے ہین سیپٹواجنٹ ترجمہ سے مطابق کرین بعض کتہ چینیون نے عہد جدید کے نسخون مین اسطرح اختلاف عبارت ڈالدئی کہ اونکو ترجمہ ولگیٹ کے مطابق تبدیل کردیا بعض نکتہ چین ناقلون نے نادرست کلامونکو صرف صحیح ہی نہین کیا بلکہ عمدہ طرز کلام کو بجائے غیر عمدہ طرز کلامونکے بدلدیا اور اسیطرح اونہون نے اون الفاظ کو جو اونکو فضول معلوم ہوئے یا جنکے فرق کو وہ نہ سمجہے لکہنے سے چہوڑدیا خصوصا عبری نسخون مین اختلاف عبارت

کا بڑا سبب یہہ ہے کہ سطرونکا اندازہ برابر رکہنے کے لئے سطرونکے اخیر مین زیادہ لفظ بڑہائے جاتے تہے پہر ایک سبب اختلاف عبارت کا ایسی خرابیان یا تبدیلیان ہین جو کسی فریق کے مطلب برآری کے لیئے دانستہ کی گئی خواہ وہ فریق درست مذہب رکہتا ہو یا بدعتی ہو پہر بات تحقیق ہے کہ ان لوگون نے جو دیندار کہلاتے ہین قصداً بعض خرابیان کین جو خرابیان یا تبدیلیان اس دور اندیشی سے کی گئی تہین کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے اوسکو تقویت ہو یا جو اعتراض اُس مسئلہ پر ہوتا ہو وہ نہ ہو سکے انتہے بعینہ نقل قول ہارن صاحب جلد دوم صفحہ ۱۳۳ وغیرہ مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء اور جلد ۲ صفحہ ۳۱ مطبوعہ ۱۸۲۵ء پہر ہارن صاحب اوسی صفحہ مین عہد جدید کے الحاقات کا بیان کرنیکے بعد یہہ لکہتے ہین کہ لسیبی ہے کے الحاق حواریون کے اعمال مین ہوئی جو صحیح کرنیکے خیال سے وقوع مین آئی انتہے۔

ہارن صاحب کے انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے مرقس ۱۳ باب ۳۲ مین سے بعض لفاظ نکالڈالے ہین کیونکہ وہ اریین کے مذہب کی تائید کرتے تہے لوقا ۱ باب ۳۵ مین کچہہ لفظ بڑہائے گئے ہین واسطے رد کرنے مذہب یوتی شنیز کے لوقا ۲۲ باب ۴۳ بعض نسخون مین سے نکالڈالا ہے تا کہ مسیح کی الوہیت مین شبہہ نرہے متی ۱ باب ۱۸ مین سے لفظ ہم بستر ہون اور ۲۵ مین سے اوسکا پہلوٹہا نکالڈالا ہے تا کہ حضرت مریم کے کنوارے رہنے پہ شبہہ نرہے

گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۹۴ مین فرماتے ہین کہ اول یوحنا ۵ باب مین رومی گرجے والون کے پادریون نے غالباً یہہ دغا کستاخانہ کی تہی لوتہر نے اپنی شرح کی ہوئی انجیل مین اسکو چہوڑ دیا اور کہتے ہین کہ بوقت نزع اوسنے اپنے پیرو ونسے نہایت التجا درخواست کی کہ میرے نام سے اسکو مندرج نکرین مگر اسپر التفات نکیا گیا۔ یہہ منجملہ تیس ہزار اختلاف قرات کے صرف ایک ہے جسکو پادری تسلیم کرتے ہین کہ صحیفون اور انجیلون مین موجود ہین کتاب کوڈکس مانٹ فورٹی انیس مین جو اب ڈبلن کے عام کتب خانہ مین موجود ہے

عمداً متن کتاب کی تائید کے لیے جعل کیا گیا تہا (مارش کا رسالہ دیکہو) حاشیہ الاسلاح صفحہ ۹۸ دفعہ ۱۹ مطبوعہ بیلی ۱۸۲۳ء ترجمہ ابالوجی مصنفہ گاڈفری ہگینس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۳۶ء
ہارنصاحب کی چوتہی جلد مطبوعہ ۱۸۲۲ء صفحہ ۲۷۸ مین لکہا ہے ایک پوراجملہ ابین انجیل لوقا ۲۲ باب ۴۳ و ۴۴ آیت مین گرگیا ہے اوسکو متی ۲۶ باب ۲۷ یا مرقس ۱۴ باب ۴۲ آیت سے بڑہانا چاہیے تاکہ لوقا اور انجیل نویسون کے موافق ہوجاوے پہر حاشیہ مین لکہا ہے کہ اس بڑے نقصان مین لوقا سے تمام محققون اور مفسرون نے چشم پوشی کی تہی یہانتک کہ ڈاکٹر ہیلز نے اوسپر توجہہ کی انتہے

گریسباخ نے متی ۲۷ باب ۳۵ مین سے اس عبارت کو تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہووے کہ اونہون نے میرے کپڑے آپس مین بانٹے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا الحاقی مانا ہے ارنقا دوسری جلد مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ مین لکہتے ہین کہ یہہ عبارت ۱۶ یونانی نسخون مین اور ترجمہ سریانی اور کاپٹک اور سہی ڈک اور اتہوپک اور روسی کے تمام خطی نسخون مین نہین پائی جاتی اور بعض نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ عربیہ کے سب نسخون خطی اور اوس نسخہ مطبوعہ مین جو بشپ والٹن کی پالی گلاٹ مین چہپا ہے اور ترجمہ فارسی پالی گلاٹ مین متروک ہے اور گریزاسٹم اور ہیتوس بسترا اور تہیمس اور تہیوفلکٹ اور اوریجن اور اریوس کے پرانے مترجم اور آگستائن اور جون کوس کے حوالون مین بہی یہہ عبارت نہین ہے گریسباخ نے جو اوسکو بلا شبہہ ساختہ (یعنے جہوٹہا) سمجہہ کر چہوڑا خوب کیا اور اول ترنیتو نکے ۱۰ باب ۲۸ مین یہہ عبارت کہ زمین اور جو کچہہ اوسمین ہے خداوند کی ہے الحاقی قرار دیکر خارج سمجہی ہے چنانچہ ان دونون الحاقونکا حال ہارنصاحب نے اپنی دوسری جلد کی صفحہ ۳۲۷ اور صفحہ ۳۳۱ مین لکہا ہے
لوقا کا ۳۳ باب ۷ اکوڈکس اسکندریانوس اور کریوس اور سٹیفنس اور ترجمہ کاپٹک اور سہی ڈک اور پرانے اٹبالک کے نسخہ اور سلینیس مین نہین ہے اور مرقس ۹ باب ۲۶ کا کوڈکس ویٹیکانو نمبر ۱۲۰۹ اور کوڈکس ستیفنی اور ود انیکانوس نمبر ۲۵۴ مین اور سات اور نسخون مین اور ترجمہ کاپٹک

اور ایک نسخہ ایشیا الکسی مین نہین ہے اور اوسے تہیو فلکٹ نے چہوڑ دیا ہے اور متی ۵ باب ۴۴ کو ڈکس بیزیر مین نہین ہے اور بعض نسخون مین اور کلیمنس اسکندریانوس اور اوریجن اور یوسی بیس کے حوالون مین متی ۶ باب ۳۳ کے بعد یہہ عبارت زاید ہے بڑی چیزین ڈہونڈہو اور چہوٹی چیزین بہی تمہین دیجائینگی آسمانی چیزین ڈہونڈہو اور زمینی چیزین بہی تمکو عطا ہونگی چنانچہ ہارن صاحب نے اپنی دوسری جلد مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۳۲۷ اور ۳۲۸ اور ۳۳۲ مین اس کا ذکر کیا ہے

یوحنا ۸ باب ۵۹ مین یہہ عبارت کہ اونکے بیچ ہو کر اور یون چلا گیا الحاقی مانی گئی ہے (اغلاط نامہ دار و صاحب صفحہ ۱۸) اور بیضا نے لکہا ہے کہ یہہ لفظ بہت پرانے نسخون مین پائے جاتے ہین مگر مین موافق رائے اراز مس کے جانتا ہون کہ یہہ الفاظ اونکے بیچمین ہو کے لوقا ۴ باب ۳۰ سے لئے گئے ہین اور کاتب نے حاشیہ پر لکہے ہونگے پہر کاتبونکی غلطی سے متن مین داخل کر دیا ہے اور یہہ الفاظ اور یون چلا گیا کہنے واسطے ربط دینے اس باب کے باب دوسرے سے ملا دئے ہین اور مین اس خیال مین فقط اس جہت سے نہین پڑا کہ گریزاشم اور اگستائین نے اس جملہ کا ذکر نہین کیا بلکہ اسواسطے بہی کہ وہ غالباً بے ربط ہے کیونکہ جب وہ پوشیدہ ہو گیا تہا تو پہر اونکے بیچمین سے ہو کے کیسا نکل گیا اسطرح بیضا جگہ کرتا ہے اور اوسکے معتقدین نے جو سنہ ۱۵۶۱ اور ۱۵۶۲ اور ۱۵۷۷ اور ۱۵۷۹ مین ترجمہ انگریزی چہاپا موافق اوسکے قول کے ان لفظونکو گرا دیا تہا مگر بعد اوسکے سنہ ۱۵۸۰ اور ۱۵۸۳ مین پہر ان لفظونکو داخل کر دیا تہے

غرضکہ الہامی کتابون مین انسانونکی طرف سے جان بوجہہ کر ایسا گہٹانا بڑہانا شاید تعجب کا مقام ہوگا چنانچہ اول طمطاوس ۵ باب ۲۳ مین ہے اور اب سے تو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنے معدے اور کمزوری کے سبب تہوڑی شراب پی اسمین یہہ عجیب الہام ہے کہ شراب پینے کی اجازت دیتا ہے اگر معدے کی کمزوری کے سبب شراب پینا ضرور ہوا تو کیا دمڑی کا چونا

یا شہر کا پانی بازار سے نہین لے سکتے تہے اور ۲ تمطاوس ۴ باب ۳ ایمن ہے وہ لنباوہ جسے مین نے تراس مین ترواس مین قرپوس کے یہان چہوڑا اور کتابین خاصکر چمڑے کے ورق لیتے آئیو الخ اور ۲ تمطاوس ۴ باب ۲۰ مین ہے ارسطس قرنتس مین رہا ترفمس کو مین نے ملیتس مین بیمار چہوڑا الخ اور ۲ قرنتیونکا ۸ باب ۸ مین ہے مین کچہہ حکم کے طور نہین بلکہ اورونکی سرگرمی کے سبب اور تمہاری محبت کی حقیقت آزمانیکے لئے یہہ کہتا ہون الخ

اس سے ثابت ہے کہ یہہ شاید الہام نہین امتحان ہے کیونکہ الہام مین اسکی گنجایش کہان کہ حکم کیطور پر نہین الخ اور اول قرنتیونکا ۷ باب ۱۲ مین ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون الخ یہہ بہی صرف پلوس کیطرف سے ہے اگر الہام ہوتا تو خداوند کیطرف سے ہوتا فقط اور مثل اسکے اول قرنتیونکے ۷ باب ۲۵ مین بہی ہے وغیرہ

یعقوب ۵ باب ۱۴ مین ہے اگر کوئی تم مین بیمار ہو سے تو کلیسیا کے قسیسونکو بولائے اور وے اوسپر خداوند کے نام سے تیل ملکر اوسکے لئے دعا مانگین الخ اس حکم کے حقمین جان باڈنین لوتہر اپنی کتاب کی جلد دوم مین لکہتے ہین کہ گو یہہ نامہ یعقوب کا ہو مگر مین جواب دیتا ہون کہ حواریکو نہین پہونچتا کہ اپنی طرف سے سکرمنٹ (یعنے حکم شرعی) بنا دے یہہ منصب صرف حضرت عیسیٰ کا تہا فقط دیکہو اگر یعقوب حواریکا کلام موافق الہام اور وحی کے ہوتا تو ہرگز پیشواے فرقہ پراٹسٹنٹ یعنے مارٹین لوتہر صاحب اوس سے ایسا انکار نکرتے اور جبکہ یعقوب کا یہہ حال ہے تو ولسے بر حال مرقس ولوقا کے جو کہ حواری بہی نتہے اور یہی حال الیعزر مقدس کا بہی ہے کہ جنہین نہین یعقوب نے خادم دین بنایا تہا کیونکہ شاگردونے اوسے برا نہین نوکر اپنے خاوند سے متی ۱۰ باب ۲۴ (اول قرنتیونکا ۵ ا باب ۹ اول تمطاوس ا باب ۱۳) پہر یہہ بہی غور کرنا چاہیے کہ پلوس اون بارہ تخت نشینون مین بہی نہین ہین جنکے لئے مسیح نے متی ۱۹ باب ۲۸ مین وعدہ کیا تہا بلکہ یہوداہ اسکریوطی اون بارہ مومنین شامل تہا جنکی طرف مسیح نے مخاطب ہوکر کہا کہ تم بہی بارہ تختون پر بیٹہو گے الخ

جناب مارٹین لوتھر پیشوا سے فرقہ پراٹسٹنٹ کے نامہ یعقوب کو کہتے تھے کہ یہہ لتہ گہاس پھوس ہے (یعنے بہت ہی ہلکے اعتبار اور بیقدر) اور سلف سے بہت عالم عیسائی نامہ یہوداہ کے منکر تھے اور تاریخ بیبل مطبوعہ ۱۸۵۰ع مین ہے کہ گروٹیس کہتے ہین کہ یہہ نامہ اوس یہوداہ کا ہے جو پندرہوان اسقف یروسلم کا سلطنت آدرین مین تہا اور رضا اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۴۴ مین لکھتا ہے کہ پومرن شاگرد رشید لوتھر کا اور علماء کبار فرقہ پراٹسٹنٹ سے ہے لکھتا ہے کہ یعقوب اپنے نامہ کو واہیات مین تمام کرتا ہے اور حوالہ کتابونکا ایسا مختلف دیتا ہے کہ جسمین روح القدس نہین رہ سکتا اسلیئے وہ نامہ الہامی کتابونمین نہ گنا جائے اور وہی تس تہیوڈورس پراٹسٹنٹ ولبغط نرم برگ کا لکھتا ہے کہ مشاہدات یوحنا اور نامہ یعقوب کو ہمنے قصداً چھوڑ دیا ہے اور نامہ یعقوب فقط بعض ہی جا مین جہان اوسنے کامونکو ایمان پر بڑہایا ہے قابل ملامت کے نہین بلکہ وہمین مسئلے اور مطالب ایک دوسرے کے ضد پائی جاتی ہین تیسرے یا چوتہی صدی مین کونسل لوڈیسیا نے جو ۳۶۴ع مین ہی تہی کتاب مشاہدات کو معتبر نہین مانا اور یوسی بیس لو سرل اور تمام کلیسیا یروسلم کی سرل کیوقت مین اور اونکے سوا اوروں نے اس کتاب کو رد کیا اور جروم کے عہد مین بہی بعضے کلیساؤن نے مطلق نہین مانا اور اسیطرح دیونیشس کہتا ہے کہ بعض نے ہم سے پہلے تمام کتاب مشاہدات کو علیحدہ کر دیا اور اوسکے ستھین کی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ یہہ سب بیمعنے اور بڑا بہاری حجاب جہالت کا ہے اور نسبت اوسکی طرف یوحنا حواری کے جہوٹہہ ہے اور مصنف اوسکا نہ کوئی حواری نہ کوئی پاک آدمی نہ کوئی شخص مسیحی بلکہ سرنتہس ملحد نے نام یوحنا کا لگا دیا ہے (تاریخ یوسی بیس کتاب باب ۲۵) لارڈ نر اپنی کتاب کے جلد ۴ صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ لندن ۱۸۲۷ع مین لکھتا ہے کہ مشاہدات یوحنا پرانے سریانی ترجمہ مین نہین ہے اور نہ بابہی بر بلوس اور یعقوب نے ویسی شرح لکھی ہے اور ایسے بد جسو نے بہی اپنی فہرست مین نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم و سوم

یوحنا اور نامہ یہوداہ اور مکاشفات یوحنا کو چھوڑ دیا ہے اور یہی رائے اور سریانیون کی ہے اور ڈاکٹر بنسن کہتا ہے کہ سُریا کی کلیسا نامہ دویم پطرس اور نامہ دویم و سیوم یوحنا اور نامہ یہوداہ اور مکاشفات یوحنا کو تسلیم نہین کرتے تہے اور عرب کی کلیسا ؤنکا بہی یہی حال تہا اور پروفیسر ابوالڈ نے بڑی تحقیق سے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ ہرگز تصنیف یوحنا حواری کی نہین لیکن ۳۹۷ء مین کونسل کارتیج نے اسے اور کتاب وزڈم اور کتاب تُوبیاس اور کتاب بارُوق اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابون مقابیس کو واجب التسلیم مان لیا تہا حالانکہ فرقہ پروٹسٹنٹ سواے مکاشفات کے ان سب کو نہین مانتے اور لارڈنر جلد ۴ صفحہ ۴۲۵ مین لکہتا ہے کہ نامہ فلیمان کو بعض اشخاص واجب التسلیم نجانتے تہے اور عجیب یہہ ہے کہ یہہ کتابین عہد جدید کے عہد تصنیف سے ایک زمانہ دراز تک مجلد اور مجتمع نہین ہوئین اور بعد گذرنے اسقدر مدت دراز یعنے صد سال کے جو کہ زیادہ تر نامعتبری کتاب مشکوکہ کا سبب ہوتا ہے کونسا ثبوت کامل صحت کتب کا ہات آیا جبکہ مجلد اور مجتمع کرلے گئین کیونکہ جو زمانہ اونکے ثبوت اعتبار کا تہا تب تک نامعتبر رہین اور جب اونکی تحقیقات صحت کا وقت گذر گیا تب معتبر ٹہرائی گئین انہی صاحبون کے اخبار نور افشان لدیانہ مطبوعہ ۲ مارچ ۱۸۷۶ء مطبع امریکن مشن صفحہ ۷۶ کالم ۲ مین پادری ویری صاحب لکہتے مین کہ فرض کرو کہ اگر کوئی شخص ثابت کرے کہ انجیل بالکل بدل گئی یا وہ کتاب الہام سے نہین لکہی گئی اور بالکل ماننے کے لایق نہین ہے تو بہی عیسائی مذہب قایم رہیگا اس بات سے تعجب نکرو کیونکہ عیسائی دین کا قیام صرف انجیل پر موقوف نہین ہے جب ایک چیز ایک چیز سے پیشتر ہے تو پہلی چیز پچہلی چیز کی محتاج نہین اسیطرح عیسائی دین انجیل سے پیشتر ہے وہ بہی اوسکا محتاج نہین - دین عیسوی انجیل کے لکہے جانیکے پیشتر تہا اور اوسپر موقوف نہین اور اگر ہمارے پاس یہہ کتاب بہی نہو تو بہی ہمارا دین سچا ہے اچہے (نقل بعینہ قول پادری ویری صاحب)

چونکہ پیشتر اس کتاب مین ایک فہرست ۱۳۲ کتب جعلی عہد جدید درج ہو چکی ہے (دیکھو کلیسیا ۲ سکرمنٹ ۱) علاوہ اوسکے مشنری اخبار نور افشان لدیانہ مطبوعہ ۲۷ جولائی ۱۸۷۶ء صفحہ ۲۳۶ مین پادری ویری صاحب نے لکہا ہے کہ جعلی تصانیف مذکورہ کے سوا واضح ہو کہ تیسری اور چوتھی اور پانچوین وغیرہ صدیون مین چند اور ایسے قسم کی کتابین بہی تہین پر چونکہ وہ سب پیچھے انجیل مروجہ کے شایع ہوئین انکا بیان اس مقدمہ مین کرنا فضول ہے چنانچہ یہان صرف چند نام قلمبند کیے جاتے ہین

(۱) تواریخ یوسف نجار (۲) خطبا نطوس پلاطس (۳) گرفتگی پلاطس (۴) وفات پلاطس (۵) قصہ یوسف (۶) انتقام نجات دہندہ (۷) اعمال برنباس (۸) اعمال فلب یونانی مین (۹) اعمال اندریاس و متی (۱۰) اعمال متی (۱۱) انجام تہوما (۱۲) اعمال تہدی (۱۳) مکاشفات موسی (۱۴) مکاشفات اسدارس (۱۵) مکاشفات برطلمی (۱۶) مکاشفات مریم (۱۷) مکاشفات دانیل (۱۸) گریٹیم رکم (۱۹) انجیل پاسلد (۲۰) انجیل لوکیاس (۲۱) انجیل یہ یسیخوس (۲۲) قرعہ رسولان (۲۳) قانون رسولان + چند ایک ان مین سے جاری ہین اور بعضے گم ہوئی اور جسکو شوق دیکہنے کا ہو پادری صاحبان لاہور سے درخواست کرے اور وے البتہ خوشی سے دکہلاوینگے اتنہے اسکے سوا ہارن صاحب نامہ دویم و سیوم برنباس کا ذکر کرکے لکہتے ہین کہ یہہ نامے بہی ابتک موجود ہین پس ۱۳۲ مین یہہ ۲۳ کتابین اور دو نامہ برنباس بہی شامل کرین تو سب جعلی کتابین عہد جدید کی ۱۵۷ ہوئتین

سکرمنٹ ۶

اختلاف آیات اناجیل

۱

متی ۴ باب ۱۸ و ۱۹ مین ہے کہ مسیح نے دریا پر سے جال ڈالتے ہوئے پطرس اور اندریاس کو دیکہہ کر بلایا اور یوحنا ۱ باب ۳۵ ۔ ۴۲ مین ہے کہ اندریاس تو یوحنا بپتسما دینے والیکا

شاگرد تہا اور وہی اپنے بہائی پطرس کو مسیح کے پاس لایا متی ۸ باب ۵ مین ہے ایک
صوبہ دار اپنی چہوکرہ کو چنگا ہونیکے لئے بذات خود مسیح کے پاس کہنے آیا اور لوقا ۷ باب ۱-
۱۰ مین ہے کہ صوبہ دار نے پیشتر چند یہودیون اور بعد اوسکے اپنے دوستون کو مسیح کے
پاس بہیجا اور خود نہین آیا متی ۱۱ باب ۱۴ مین ہے کہ حضرت یحیی نے کہا کہ مین ایلیاس
نہین ہون اور یوحنا ۱ باب ۲۱ مین ہے کہ ایلیاس جو آنیوالا تہا یہی ہے یعنے حضرت یحیی
اور تعجب یہہ ہے کہ اگر حضرت یحیی ایلیاس تہے تو پہاڑ پر جو ایلیاس اور موسیٰ حضرت عیسی
کو نظر آئے یہہ دوسرے ایلیاس کون تہے مرقس ۹ باب ۴ لوقا ۹ باب ۳۰ متی ۱۷ باب
۱۶ مین ہے کہ بچے اور شیر خوارون کے منہہ سے تو نے تعریف کروائی اور لوقا ۱۹ باب ۴۰
مین ہے کہ پتہر چلائینگے یعنے شیر خوار بچے کے بدلے مین پتہر لکہا ہے متی ۲۶ باب ۴۴ مین ہے
کہ دونون چور جو مصلوب ہوئے مسیح کو برا کہتے تہے اور مرقس ۱۵ باب ۳۲ مین بہی ہے
مگر لوقا ۲۳ باب ۳۹-۴۳ مین ہے کہ ایک چور نے برا کہا اور دوسرے نے اچہا
تب مسیح نے اوس سے کہا کہ آج تو میرے ساتہہ بہشت مین ہوگا انتہے اور اسمین بہی
اختلاف ہے کیونکہ یوحنا ۲۰ باب ۱۷ مین ہے کہ مصلوب ہو کر تین دن قبر مین رہکر
جب مسیح پہر جی اوٹہے تو مریم سے کہا کہ مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا ہون
انتہے پس کہان سچ ہوا کہ مین تجہہ سے سچ کہتا ہون آج تو میرے ساتہہ بہشت مین
ہوگا لوقا ۲۳ باب ۴۳ جبکہ مسیح مصلوب ہونیکے بعد تین دن زمین کے نیچے رہے
اول پطرس ۳ باب ۱۹ و ۲۰ اور ۴ باب ۶ فلپیونکا ۲ باب ۱۰ پس وہ چور اسفل السافلین
مین گیا تہا یا بہشت مین کیونکہ مسیح مصلوبی کے بعد ۴۰ دن تک بہشت مین نہین گئے
تہے اور بہشت کا اوپر یعنے آسمان پر ہونیکی ۲ قرنتیونکا ۱۲ باب ۲-۴ دلیل ہے اور
منکرین قصہ معراج رسول اللہ صلعم کے لئے بہی آیت جواب ہے رومیونکے ۱۴
باب ۵ و ۶ مین پولس رسول نے دونونکا ماننا جائز فرمایا اور گلتیونکے ۴ باب ۱۰ مین

دونون کے ملنے کو منع کیا یہہ کیسا الہام ہے کہ کبھی یون اور کبھی وُون خدا تو انسان
نہین ہے جو جھوٹہہ بولے گنتی ۲۳ باب ۱۹ کبھی تو پلوس فرماتے ہین کہ مین اپنے تئین
سب سے بڑے رسولون سے کچھہ کم نہین سمجھتا ہون انتہے ۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۵
اور کبھی فرماتے ہین کہ مین رسولون مین سب سے چھوٹا ہون اور اس لائق نہین
کہ رسول کہلاؤن اوّل قرنتیونکا ۱۵ باب ۹ پلوس مقدس نے آپ ہی فرمایا کہ تاک کو
مست چھوڑ ۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۱۷ اور پھر آپ ہی فرماتے ہین کہ پاک آدمی کے لیے سب کچھہ
پاک ہے الخ طیطس ۱ باب ۱۵ اسیطرح ۲ قرنتیونکے ۱۰ باب ۵ کو گلتیونکے ۴ باب ۱۹ سے
اور گلتیونکے ۳ باب ۱۰ کو اعمال ۱۲ باب ۲۶ سے اور گلتیونکے ۵ باب ۲ کو اعمال ۱۶ باب
۱ سے ۳ اور لوقا ۱ باب ۴ کو لوقا ۲۲ باب ۳۵ - ۳۸ سے اور یوحنا ۵ باب ۳۱ کو یوحنا
۸ باب ۱۴ سے ملانا چاہیے اور یوحنا ۷ باب ۳۴ مین مسیح نے فرمایا کہ تم مجھے ڈھونڈوگے
اور نہ پاؤگے اور جہان مین ہون تم نہ آسکوگے انتہے اور مکاشفات ۳ باب ۲۰ مین ہے
دیکھہ مین دروازہ پر کھڑا کھٹکھٹاتا ہون اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے مین اوس
پاس اندر آونگا اور اوسکے ساتھہ کھاونگا اور وہ میرے ساتھہ کھائیگا انتہے اب دونو
آیتونکو متی ۲۸ باب ۲۰ اور متی ۲۶ باب ۲۹ مین مقابلہ کرنا چاہیے اور گلتیونکے ۳ باب
۱۳ مین ہے کہ مسیح ہمارے بدلے مین لعنت ہوا انتہے اور یہی پلوس مقدس اوّل قرنتیونکے
۱۲ باب ۳ مین فرماتے ہین کہ کوئی نہین جو خدا کے روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا
ہو انتہے اس سے ثابت ہے کہ نامہ موسومہ گلیتان پلوس نے روح القدس کی
ہدایت سے نہین لکھا ہے اور یوحنا ۴ باب ۲۴ مین ہے کہ خدا روح ہے اور لوقا ۲۴
باب ۳۹ مین حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ روح کو جسم اور ہڈی نہین جیسا کہ مجھہ مین دیکھتے
ہو انتہے یہان سے حضرت عیسیٰ کے خدائی ثابت نہین ہوتے اور مرقس ۱۳ باب ۳۲
مین جو حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اوس دن اور اوس گھڑی کے بابت سوا باپ کے نہ فرشتے

جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا ہے انتہی چونکہ علم صفت روح کے ہے نہ جسم کے
پس باعتبار روح کے بہی اس لاعلمی کے اقرار سے خدائی کا دعوی غلط ہوتا ہے اور
اسی طرح متی ۲۶ باب ۷ – ۱۳ مین شمعون کوڑہی کے گہر مین مسیح کے پاس ایک عورت
سنگ مرمر کے عطردان مین عطر لائی اور لوقا ۷ باب ۳۶ و ۳۷ مین ہے کہ فریسی کے
گہر مین لائے تہی مرقس ۴ باب ۱۱ و ۱۲ مین ہے اونسے (یعنے مسیح نے) اونہین (یعنے
حواریونکو) کہا کہ خدا کی بادشاہت کے بہید کو جاننا تمہین دیا گیا ہے پر اونکے لئے جو
باہر مین سب باتین تمثیلون ہوتی ہین تاکہ وے دیکہنے مین دیکہین پر بوجہین نہین اور
کان سے سنین پر سمجہین نہین نہووے کہ وے کبہی پہرین اور اونکے گناہ بخشے جائین اور
متی ۱۸ باب ۱۱ مین لکہا ہے کہ ابن آدم (یعنے مسیح) آیا ہے کہ کہوئے ہوئے کو ڈہونڈہ کے
بچاوے اور اسیطرح لوقا ۹ باب ۵۶ مین بہی ہے متی ۱۰ باب ۵ و ۶ مین ہے کہ مسیح نے
جب شاگردون یعنے حواریون کو منادی کرنیکے لئے بہیجا تو اونسے فرمایا کہ سامریون کے
کسی شہر مین داخل نہونا انتہی اور یوحنا ۴ باب ۳ – ۴۲ مین ہے کہ مسیح آپ ہی سامریون کے
شہر مین گئے اور دو روز وہان رہے متی ۹ باب ۱۸ مین لکہا ہے ایک حاکم نے مسیح سے
آکر کہا کہ میری بیٹی ابہی مر گئی تو آکر اپنا ہات اوس پر رکہہ کہ وہ جی اوٹہیگی انتہی اور مرقس
۵ باب ۲۲ – ۲۴ اور لوقا ۸ باب ۴۱ – ۵۱ مین لکہا ہے کہ مری نہین بلکہ مرنے پر تہی
اور مرقس ۵ باب مین صاف لکہا ہے کہ اوسکے باپ نے مسیح سے یہی کہا کہ میری بیٹی مرنے
پر ہے اور لوقا ۸ باب ۴۹ مین ہے کہ جب مسیح اوسکے ساتہ ہولی راہ مین کسینے خبر دی
کہ تیری بیٹی مر گئی اوستاد کو تکلیف نہدے انتہی اور متاخرین محققین نے اختلاف کو ان تحریرون
کے مان لیا ہے پہر بعضے اونمین تحریر مرقس کو اور بعضے تحریر متی کو ترجیح دیتے ہین اور بعضے
اس تحریر سے دلیل پکڑتے ہین کہ پہلی انجیل کا لکہنے والا متی حواری نہین ورنہ ایسا مجمل نہ
لکہتا اور پالس اور شلی میر اور اولشاسن کہتے ہین کہ وہ لڑکی مری نہین تہی بلکہ اوسکو نیند

کیسی غشی تہی اور دلیل اوسکی مسیح کا یہہ قول ہے کہ وہ مر نہین گئی بلکہ سوتی ہے (مرقس
۵ باب ۳۹) پس ان شخصون کے قول کے بموجب یہان مسیح نے مردہ نہین جلایا
اور نیند سے اوس لڑکی کی موت کا یقیناً اعتقاد نہین رکہتا بلکہ گمان غالب اوسکا یہہ ہے
کہ صرف دیکہنے مین وہ مردہ تہی اور اسیطرح متی ۱۱ باب ۹ و ۱۰ کے ساتہہ لوقا ۲۲ باب ۲۵
و ۲۶ کو اور متی ۱۱ باب ۱۱ کے ساتہہ لوقا ۱۸ باب ۸ کو دیکہنا چاہیے وغیرہ اب اسکے ساتہہ
شتمہ بے ترتیبی کتاب کا حال بہی بطور مشتے نمونہ از خروارے معلوم کرنا چاہیے لوقا ۶ باب
مین مسیح کا پہاڑی وعظ لکہا ہے اوسمین کی یہہ پینتالیسوین آیت کہ اچہا آدمی اپنے دل کے
اچہے خزانے سے الخ متی ۵ و ۶ و ۷ باب مین جو پہاڑی وعظ لکہا اوسمین نہین ہے بلکہ
متی ۱۲ باب ۳۵ مین ہے اور اسیطرح لوقا ۶ باب ۲۴ - ۲۶ بہی متی کے پہاڑی
وعظ مین نہین ہے او متی ۵ باب سے لیکر ۷ باب تک بیسیون آیتین لوقا ۶ باب کے پہاڑی
وعظ مین نہین مین ہو جاتے دیکہہ لے پس ایکہی بات کا دو کو الہام ہوا مگر ایک کو کچہہ
اور دوسرے کو کچہہ اور

سکرمنٹ ۷

انجیلی تعلیمات کے بیان مین

لوتہر کہتا ہے یہہ ایک بڑے تعجب کی اور پر زبون بات ہے کہ وقت تشریح پاک تعلیم سے
دنیا روز بروز بدتر ہوتی جاتی ہے (لوتہران سرن کان) کالون کہتا ہے اتنے ہزارون
مین سے جو انجیل سے بغلگیری کرنیکو مشتاق نظر آئے ہین کتنے تہوڑے ہین جنہون نے اپنی
زندگی کو ترمیم دی ہو نہین بلکہ اور کس چیز کا دعوی کرتے ہین سوا اسکے کہ وہم کا جوا ہنک
کر زیادہ بیخوف و خطر ہر ایک قسم کی شرارت اور خیانت مین گرے ایراسمس (یعنے ارازمس)
کہتا ہے ان انجیلی آدمیون پر غور کرو اور اونمین سے ایک تو مجہے دکہاؤ جو بدکار سے نیک کردار
بنا ہے یا میخوار سے صوفی ہوا ہے مین تو تمہین برخلاف اسکے بیشمار ونکو دکہا سکتا ہون

جو اس انقلاب سے بدتر ہوگئے ہین از مرات الصدق مولفہ پادری بیدیلی صاحب
و ترجمہ طامس انگلس حسب الارشاد پادری میر باآنجلو صاحب مطبوعہ آگرہ اییار ۱۸۵۱ع صفحہ
۷۷ اب انجیلی تعلیمات کا حال بہی سب سے زیادہ معتبر انجیل یوحنا مین سب سے پہلا
معجزہ مسیح کا جو لکہا ہے وہ یہی ہے کہ شراب ہو گئی مجلس مین جا کر طہارت کے مٹکون مین پانی جو
بہرا تہا اوسے شراب کر دیا یعنے طہارت مین نجاست کر دے (یوحنا ۲ باب ۱-۱۱) یہہ پہلا
معجزہ یسوع نے کانا جلیل مین دکہایا اور اپنا جلال ظاہر کیا اور اوسکے شاگرد اوسپر ایمان لائے
استہے غور کرو بہی کہ حضرت عیسی کے جلال ظاہر ہونیکا پہلا سبب جو نصاری سمجہتے مین وہ یہی کہ
پانی کو معجزہ سے شراب بنایا اور اسی سبب سے عیسائی دین کی ابتدا اور انتہا شراب کے
ساتہہ قایم ہوئی چنانچہ پلوس نے طمطاوس کو صاف حکم کیا کہ شراب پیا کر (اول طمطاوس
۵ باب ۲۳) اور مرتے وقت عیسائی لوگ سکرمنٹ مین نان پاؤ اور شراب کہایا کرتے
ہین کہ یہی مسیح کی آخری وصیت اور انکی یادگاری کا نشان ہے اور اسے عشاء ربانی کہتے
ہین پس بموجب اقوال اناجیل حضرت عیسے نے پہلا معجزہ شراب بنا کر دکہایا اور بعد اسکے
تمثیلاً اپنا ذکر کیا کہ سچی انگور کا درخت مین ہون (یوحنا ۱۵ باب ۵) اور تعلیم مین نئی شراب
مشک مین رکہنے سے منع کیا (مرقس ۲ باب ۲۲) اور اپنے کو کہاؤ اور شرابی بتایا (متی
۱۱ باب ۱۹) اور پہلے وقت جب آسمان پر جانیکو تہے تو نئی اور شراب عیسائیون کے لئے
دستور العمل مقرر کیا متی ۲۶ باب ۲۶ و ۲۷ مین ہے پہر پیالہ لیکر شکر کیا اور انہین دیکر
کہا تم سب اسمین سے پیو اور بہشت مین بہی بعلاوہ انگور کے شیرہ کا فرمایا (متی
۲۶ باب ۲۹) شعر یک میکدہ مین عمر دو روزہ تمام ہے جنکی آغاز گریہ ہے تو انجام جام ہے
اگر کوئی سمجہے کہ اوس شراب مین نشہ نہ تہا تو یوحنا ۲ باب ۱۰ کو دیکہنا چاہیے جہان لکہا ہے
کہ جب بکثرت چہک گئے اصل زبان یعنے یونانی مین یہہ لفظ میتہوس تہوشی اور اسکے خاص
معنے متوالا ہو جانا ہے مگر عیسائیون نے پلوس کی طرف سے سب چیز پاک ہونیکا اشارہ

پاکر ان شراب کی رعایت کے لئے سور کا گوشت اپنی طرف سے زیادہ کیا تب شراب و کباب
کا مضمون ٹھیک ہوگیا اگرچہ متی ۲۴ باب ۴۹ و ۵۰ سے ثابت ہے کہ متوالون کے ساتھ
کہانا مسیح کی نظر مین گناہ تہا اور کاہن نشہ پیکر ہیکل مین جا نہین سکتا تہا (احبار ۱۰ باب
۹) اور بار حضرت سموئیل کو علی سردار کاہن نے ہیکل مین دعا مانگتے وقت الزام دیا کہ کب تک
تو متوالی رہیگی (اول سموئیل ۱ باب ۱۴) یہان سے ظاہر ہے کہ کاہن کیسوا اورونکو بہی نشہ
پیکر ہیکل مین جانا روا نہ تہا مصر کے قدیم لوگ خمر کو بہت بری چیز اور نہایت مکروہ شئے جانتے
تہے اور یہہ کہتے تہے کہ وہ مصر کے دشمنونکا خون ہے مصر سے کہ ولایت علوم اور
حکمت اور دین کی تہی اور ملکونمین بہی اس اعتقاد نے شیوع پایا قوم مسیحی ایمان کی خمر
کو شیاطین کا خون اور زہر جانتے تہے۔ اور جو اونمین سے عیسائی ہوگئے اب تک اوس سے
احتراز کرتے ہین۔ تواریخ سابقہ عربستان سے دریافت ہوتا ہے کہ پہلے وہان شراب پینا
منع تہا۔ اور یرمیاہ (یعنے یرمیاہ) جو بارہ سو برس سے پہلی محمد سے تہا کہتا ہے کہ ایک
گروہ رکیبون عرب کے ہمراہ قوم یہود کے عربستان سے آئے اور آٹھ سو برس پلستائن
مین سکونت پذیر تہے طریق اور رسومات اپنے بزرگون کے نچہوڑے یعنے تعمیر کرنے مکان
سے اور بونے زمین کے سے اور پیدا کرنے انگور اور پینے شراب کے سے باز رہے انتہے
از سیر الاسلام مطبوعہ دہلی اردو اخبار ۱۸۴۵ء باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تہمر کا صفحہ ۲۱۵
طیطس ۱ باب ۱۵ مین ہے کہ پاک آدمیکے لئے سب کچہہ پاک ہے اور ناپاکون اور بے
ایمانونکے لئے کچہہ بہی پاک نہین بلکہ اونکا دل اور انکی عقل ناپاک ہے انتہے یہ عجیب الہام
ملامت کے ساتہ ہے اگرچہ پہلی شریعت جو حضرت آدم کو ملی یہی تہی کہ منع کئے ہوئے درخت سے
پہل نکہانا پیدایش ۲ باب ۱۶ و ۱۷ اور حضرت آدم کو اگرچہ پہلا گناہ تہا دوہری سزا ملی یعنے
جلاوطن ہونا اور موت اور متی ۱۵ باب ۱۱ مین جو لکہا ہے کہ جو چیز منہہ مین جاتے آدمیکو
ناپاک نہین کرتی انتہے اس سے مراد کوئی حرام چیز ہرگز نہین بلکہ صرف بے دہوئے ہات کہانا

کہانیکا الزام جو یہودیوں نے شاگردوں کو دیا تہا (متی ۱۵ باب اور ۲) وہی رفع کیا گیا ہے کہ جو
متی ۱۵ باب ۲۰ کہ بن دہوئے ہات کہانا کہانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا ہے اور خدا نے حضرت
نوح کو جب کشتی میں جانیکا حکم کیا تو فرمایا کہ پاک جانوروں میں سے سات سات اور ناپاک جانور
میں دو دو جوڑے ساتھہ رکھہ لئے جائیں پیدائش ۷ باب ۲ و ۸ اور حزقیل ۴۴ باب ۲۳
احبار ۱۱ باب ۷ استثنا ۱۴ باب ۸ یسعیاہ ۶۶ باب ۷ ان سب تماموں کو دیکہنا چاہئے
مرد اپنے ماں باپ کو چہوڑیگا مگر اپنی جورو سے ملا رہیگا متی ۱۹ باب ۵ مرقس ۱۰ باب ۷ افسیوں
۵ باب ۳۱ اگرچہ طالمود میں لکہا ہے کہ عورتسے بہت باتیں نکرنا چاہئے اتنے اور یہہ بہی
کہ کسی عورت بلکہ اپنی ہی جورو سے بہی کوئی راہ میں باتیں نکرے اور توریت میں لکہا ہے کہ ماں
باپ کی عزت کر خروج ۲۰ باب ۱۲ احبار ۱۹ باب ۳ مگر مسیح نے اپنی ماں سے قانا کے گلیل میں
فرمایا اے عورت مجہے تجہسے کیا کام لیتے یوحنا ۲ باب ۴

اول طمطاؤس ۴ باب ۴ میں ہے کہ خدا کی پیدا کی ہوئی ہر چیز اچہی ہے اور انکار کے لایق
نہیں اگر شکر کرکے کہاویں اتنے ایک ذرا سی شکر گذاری کر نہیں کوئی چیز بری اور انکار کے
لایق نہیں رہتی خواہ وہ حرام ہو یا ناپاک

رومیونکے خط کے ۳ و ۴ و ۵ باب وغیرہ اور گلتیونکے خط وغیرہ اور خاصکر اونکے ۲
باب ۲ و ۳ میں لکہا ہے کہ صرف مسیح پر ایمان لانا نجات کے لئے کافی ہے اور اعمال نیک
پر بہروسہ محض بیوقوفی ہے یعنے نیک اعمال کرنا بیوقوفی ہے کیونکہ جس پر بہروسہ کرنا چاہئے
وہ کام ہی کرنا کب روا ہو سکتا ہے اسلئے نامہ یعقوب کہا سیہوس گنا گیا کہ اوسمین
اعمال کی تاکید ہے

متی ۴ باب ۱ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ چالیس دن شیطان سے آزمائے گئے فقط اب
اس تعلیم کے بعد اوس دعا کو جو مسیح نے شاگردوں کو خدا سے عرض کرنیکے لئے فرمایا کہ
ہمیں آزمایش میں نہ ڈال (متی ۶ باب ۱۳) کون یاد رکہیگا یہہ سمجہہ کر کہ مسیح نے انسانو کو

آزمایش سے بچنے کے لیے دعا مانگنے سکہائی تو آپ خدا ہو کر کیونکر آزمایش مین پڑا اور جبکہ
خدا آپ ازمایش مین پڑا تو اوروں کو آزمایش مین پڑنے سے کون بچا سکتا ہے پہر یہہ کہ اوروں
کو خدا کی آزمایش سے بچنے کے لیے دعا مانگنا سکہایا اور آپ خدا ہو کر شیطان کی آزمایش
مین پڑے یہہ نہایت تعجب کی بات ہے کیونکہ خدا بدیون سے نہ آپ آزمایا جاتا اور نہ کسیکو
آزماتا ہے یعقوب ۱ باب ۱۳

یوحنا ۷ باب ۱۳ مین حضرت عیسیٰ کا عید خیمہ مین جانیکی بابت اپنے بہائیون سے انکار یوحنا
۷ باب ۲-۱۰ اور پہر چہپ کے جانا یوحنا ۷ باب ۱۰

پطرس سردار حواریون کا جہوٹہ متی ۲۶ باب ۶۹-۷۴

حضرت عیسیٰ کی نسبت الفاظ سخت گلتیونکا ۳ باب ۱۳ مرقس ۵ اباب ۲۸ لوقا ۲۲ باب
۷ ۳ پلوس کا دہوکا کہانا اعمال ۲۳ باب ۳و۵ پلوس کی چالاکی اعمال ۲۳ باب ۶ و ۷ مین
اپنے کو فریسی بتانا اور اعمال ۲۲ باب ۲۵-۲۸ مین اپنے کو رومی بتانا

متی ۲ باب ۱۹-۲۲ مین ہے کہ ہیرودیس کے مرنیکے بعد فرشتے نے یوسف کو یہودیہ
مین جانیکے لیے کہا مگر جب یوسف نے سنا کہ اوسکا بیٹا قایم مقام باپ کا ہوا ہے تب
فرشتے نے جلیل کیطرف جانیکا حکم سنایا ایسی غلطی فرشتے کی شاید صحیح نہو

متی ۱۱ باب ۱۴ اور ۱۷ باب ۱۲ مین ہے الیاس جو آنیوالا تہا یہی ہے (یعنے یوحنا بپتسما
دینے والا) ہندو لوگ انجیل سے دو باتین اپنے دینکے مطابق سمجہ کر سند لاتے ہین ایک
حضرت عیسیٰ کا خدا ہو کر حضرت مریم علیہا کے پیٹ مین اوتار لینا کہ یہہ بت پرستون کے نو
دس اوتارون کے حال سے مطابق ہے اور دوسرے حضرت الیاس علیہ السلام کی روح کا حضرت
یحییٰ علیہ السلام مین ہونا کہ یہہ بت پرستون کے اواگون سے مطابق ہے چنانچہ ایک بہت خوبی کرانت
عیسائی فخگلدہ کی کلیسیا کا اسی عقیدہ کے بموجب عیسائی دین سے برگشتہ ہو گیا تہا جسکا ذکر سید
صاحب نے بہی اپنی رومن تفسیر مین کیا ہے دیکہو رومن تفسیر متی ۱۷ باب ۱۲ صفحہ ۱۳۴

لیکن یہہ عقیدہ صرف بت پرستونکا ہے ورنہ مفسرین انجیل اور سب علماء ملکتا سپنے
تناسخ سے انکار کیا اور اس تناسخ کے عقیدہ رکہنے والونکا رد کیا ہے دیکہو ہی مقام خمس
متی ۷ ا باب ۱۲ اور ہندو باتین عیسائیون کے حال سے بت پرست مطابق سمجہتے ہین ایک
ختنہ کرنا دوسرے نکاح بے مہر اور دو باتون مین ہندو لوگ اپنے کو عیسائیون سے بہتر
جانتے ہین ایک اونکی کتب خمسہ ہین باوجود مہابہتون وغیرہ کے مصنفونکا نام بلا اختلاف
موجود ہے اور دوسرے اگرچہ وہ آپ بگڑے ہین مگر کسی دوسرے کو بگڑنیکے لئے اپنے مین شامل
نہین کرتے اور عیسائی اسکے برعکس ہین

چونکہ انکا اور ہندونکا ایک جدی ہونا انکے قول سے ثابت ہے چنانچہ ولسن صاحب نے
جو زبانونکا محاورہ پہچاننے مین کمال رکہتے ہین اور اور صاحبون نے بہی دریافت کرکے ثابت
کیا کہ انگریز اور ہندو ایک باپ کی اولاد ہین یعنے دو ہزار برس سے زیادہ گذرے کہ آریہ
جب نکلے تو ایک غول یورپ کو گیا جو کہ انگریز ہین اور دوسرا غول ہندوستان مین آیا کہ یہہ
سب ہندو ہین فقط تاریخ سلطنت انگلشیہ مؤلفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری
سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۴ مین ہے کہ اب سلٹ اور گویہہ دو قوم کے آدمی برٹانیہ یعنے گریٹ برٹین
مین آباد ہین اور وہ اور ہندو ایک ہی نسل سے ہین انتہے اور پادری وشر صاحب دریاب
علم زبان لکہتے ہین کہ ایک مدت سے انگریزون کے اور ہندونکے باپ دادا ایک جگہ ہین
رہتے تہے اور اب پچہلے زمانہ مین پروردگار کے انتظام رحمت سے یون ہوا کہ اونکی اولاد یہہ
اسی ملک ہندوستان مین (پہر) ملتی ہے بہائی بہر بہائی کو دیکہتا ہے اور بات ٹوٹا ایک
بہی بہائی شاید ایک خاندان کے ٹکڑے ہوتے ہین اور یقین ہے کہ اللہ تعالے کے انتظام
مین یہہ مقرر ہوا تہا تاکہ ایک دوسرے کو فائدہ بخشے (رسالہ دہلی سوسائٹی مطبوعہ ۲ فروری نمبر
ششم سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۴۲) پہر اوسی رسالہ کے صفحہ ۱۴۱ مین پادری وشر صاحب زبان ہند
یعنے سنسکرت کا اور انگریزی کا اتفاق یون بیان فرماتے ہین کہ

سنسکرت	انگریزی	سنسکرت	انگریزی
پتا یعنے باپ	فادر	ماتا	مادر
بھراتا	برادر	دھوِتر یعنے لڑکی	ڈاٹر
گو	کوُ	اسپ یعنے گھوڑا	ہارس
دومرامی یعنے دنیا	دومنیشن	تشتہتامی یعنے کھڑا ہونا	سٹنڈ

پیرادسی سنسار کے صفحہ میں لکھاہے کہ پادری صاحب کا یہہ مضمون سنکر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے فرمایا کہ درحقیقت بعضے الفاظ ہندوستانی اور انگریزی اسقدر ملتے ہین کہ اس سے یہہ ضرور ثابت ہوتاہے کہ ہندون اور انگریزونکی زبان کی ایک اصل ہے چنانچہ ہندی مین موسا چوہی کو کہتے ہین اور انگریزی مین ماؤس کہتے ہین انتہے

اور بعض ہندون کے قول سے یون معلوم ہوتاہے کہ لنکا مین جب راچھس مارے گئے تب اونکی رانڈون نے سیتاجی سے کہا کہ اب ہم بے شوہر ہوکر کہان جائیین تب سیتانے بردان دیا کہ تم رام چندر کی قوم والونکے پاس رہو اور تمہاری نسل ہماری راج دہام یعنے اجودہیا مین راج کریگی چنانچہ یہہ انگریز وہی ہین

ہندو لوگ تینتیس ۳۳ کوٹ دیوتاؤن کے معتقد ہین (دیکھو ذخیرہ بالگوبند مطبوعہ ماہ مئی ۱۸۷۹ء نمبر ۵ جلد ۴ صفحہ ۶ کالم اوّل اور صفحہ ۱۳۱ کالم ۲) پس انہون نے اونسے الگ ہوکر تینتیس ۳۳ کروڑمین اختصار کیا تو تینتیس ۳۳ مین سے کم سے کم کوئی عدد تین کے سوا انکے ہات نہ آیا کیونکہ تینتیس ۳۳ کا سب سے زیادہ ادنی عدد تین ۳ ہے اور دو اور ایک عدد کی اوسمین شکل موجود نہین ہے پس تینتیس ۳۳ مین سے حد کے درجہ تک اختصار کرکے انہون نے تین پر قناعت کی اور بموجب عقیدہ اونہین ہنود کے کہ برہما اور وشنو اور مہیش ان تینون دیوتاؤن کو ذات واحد حقیقی کا ظہور جانتے ہین انہون نے عقیدۂ تثلیث کو قایم کیا اور باپ بیٹے روح القدس کے معتقد ہوئے پس یہہ لوگ بت پرست رہے نہ خدا پرست ہوئے شعر

شر خدا اسکے ہوئے نہ جسم کے ہوئے نہ تولہر کے ہوئے نہ سفر کے ہوئے ۲ کوئی اسنے
جو ایسے کدہر کے ہوئے نہ ادہر کے ہوئے نہ لوہر کے ہوئے ۲ اور اس مولف نے جو
غور کیا تو انبی باتون مین اون اور ہندوؤن مین مشابہت پائی ہنگم بے ختنہ یا تین طرز سے
کہنا روز نہانا ہیا نکا طرز سلانا تجلیہ آگ برنا چنانچہ ہندی گیان معنی دانش اور گیان معنی دانا
اسیطرح انگریزی مین سینٹل اور انیشل معنی ملکوتیہ پہر ہندی مین جس لفظ کے شروع مین یا کا حرف
ہوا وسے جا پڑہتے ہین چنانچہ یودہا کو جودہا اور سیمین بگت کو سن جگت (ہندی تواریخ کلیسا
صفحہ ۲ سطر ۵ و ۱۰) اور یدب کو جادب (ایضا صفحہ ۹ ب سطر ۶) اور اسیطرح انگریزی مین
یعقوب کو جیکب اور یوسف کو جوزف اور یونس کو جونس اور یروسلم کو جروسلم کہتے ہین وغیرہ اور
علی ہذا القیاس انکی جسے یہہ واسکٹ کہتے ہین ہندون کے عقیدہ کے موجب خدا کی ذات
کا ظہور برہما وشنو مہیش مین یعنی تردیو یا تثلیث [8] اوتار جیسے اب تک نو ہو چکے یعنے خدا کا کسی خاکی
جسم مین پیدا ہونا جیسے راما اوتار یا کرشنا اوتار وغیرہ یا یہہ کہ دسوان اوتار جو سنبھل مراد آباد
مین ایک برہمن کے کنواری کنیا یعنے لڑکی سے ہوگا کہ وہ ایک بیٹا جنیگی اور وہ نسکلنکی کہلائیگا (تاریخ
نادر العصر مولفہ منشی نولکشور مطبوعہ ۱۸۶۳ء آخر صفحہ ۵) اسیطرح کنواری حضرت مریم سے
خدا نے اوتار لیا اول طمطاوس ۳ باب ۱۶ [9] ڈاڑہی منڈانا [10] سور کہانا رسالہ بیت پرکاش
سبہا الدیانہ باہتمام منشی کنہیا لال نمبر ۸ مطبوعہ ۲ فروری ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۲۶ مین لکہا ہے
کہ سور کا گوشت ہنود کے مذہب سے کہانا نادرست نہین ہے اور نہ شراب پینا [11] منع ہے
شراب پینا ننگے سر کہانا [12] اور عبادت کرنا [13] اتوار کو ماننا کہ ہنود مین یہہ دن مقدس ہے
[14] گائے بجائے کر عبادت کرنا [15] دستور قرابت و ترویج غیر پراور مین [16] سود کہانا [17] استنجا نکرنا
[18] مردہ بے کفن جلانے [19] جہیز اگرچہ توریت مین کئی جگہہ جہیز کا ذکر ہے ترویج ۲۲ باب ۱۶ پیدایش ۳۴
باب ۱۲ استثنا ۲۲ باب ۲۹ اول سموئیل ۱۸ باب ۲۵ اور یہودی لوگ اس دستور کے
ہمیشہ پابند ہین لڑکی جسے پسند کرے اوسے بیاہ لے جیسا کہ سیتا نے اپنے بیاہ مین کیا تہا و

لوگ اس رسم کو سوپیر کہتے ہیں سب ایپرٹیو گی بے لب بی ہوتین ہو جہین ذبح بے نام خدا قوم وچ جو کہ بیرہا کے لڑکے کا نام تہا قوم سکسلے کہ کا تیہو مین یہہ فرقہ ہے تلفظ مثل ہندی بے حروف حلقی اور مطبقہ یعنے بغیر ع ص ق وغیرہ کے ترسول کا نشان یعنے صلیب گرجا کہر مندر کے صورت موئے بغل اور زیر ناف وغیرہ رکہنا کہ ہندو مین یہہ بات گناہ نہین ہے بارہمن سنسلے رانا بے او دیپور کو عیسائی عورت کی نسل سے لکہا ہے ہفتہ کے دنون کے نام موافق عقیدہ ہنود چنانچہ سن ڈے یعنے اتوار سورج کا دن من ڈے یعنے پیر چندرما کا دن ٹیوزڈے یعنے منگل ٹو اسکو دیوتا کا دن ویڈنزڈے یعنے بدہ ووڈن دیوتا کا دن تہرس ڈے یعنے جمعرات تہار دیوتا بادل گرجانیوالا جیسے اندر یہہ سب دیوتاؤن سے بڑا ہے فرائی ڈے یعنے جمعہ فریا دیبی کا دن سٹرڈے یعنے سنیچر یا زحل سٹرن یونانیون اور رومیون مین سب دیوتاؤن کا باپ جیسے برہما گرسیکسن وہ بے بہی اوسکی پرستش کرتے تہے (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۴۴) اور انتخاب تاریخ کلیسیا مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۳ صفحہ ۹۲ مین بہی یہہ وجہہ تسمیہ یام لکہی ہے عبادت کیوقت گہنٹا بجانا اقانیم ثلاثہ یعنے وجود وحیات و علم اور بموجب عقیدہ ہنود خدا ئے واحد جب نرگن سے سرگن ہوا تو تین باتون سے پہچانا گیا یعنے ست رج تم یعنے صداقت و غضب و تاریکی دین پہیلانیکے لیے لڑنا ناجائز مگر ملک کے لیے لڑنا جائز اسیطرح ہندو لوگ کسیکو اپنے دین مین نہین ملاتے مگر ملک کے لیے لڑتے ہین سور کی تعظیم کہ سب سے زیادہ تکلف سور کے گوشت مین کرتے اور اوسکی ہڈی کے برش دانتون کے لیے اور اوسکے بالون کے برس کپڑے بانات وغیرہ صاف کرنیکو بناتے اوسکی کہال کے زین اور اوسکے خونکی پلاک پوتین بناتے اور اوسکے دو دانتو نکو نیم حلقہ کیطرح چاندی مین جوڑکر عورتونکے جوڑے وغیرہ پر سر مین لگاتے اور اوسکی چربی گہی کیجگہہ اور اپنے نام بیکن صاحب رکہتے اور ہندو مین جو چار اوتار خدا کے خاص کہلاتے یعنے مچھ کچھ باراہ نرسنگ اون مین سے ایک اوتار سور کا ہوا تہا یعنے باراہ بس نصرانیونمین اوسکی تعظیم کا سبب یہی ہے جنازہ بے نماز و دعا مردہ ہو لوں

اور بتون سے آراستہ کرنا یہہ سب رگویون وغیرہ مین دستور ہے عبادت سب بے تحویل قبلہ ایک
جو سطی زندگی تک دوسری شادی کرنا منشی نولکشور تاریخ نادر العصر چہاپہ لکہنو سنہ ۱۸۷۳ع ہنوز
صفحہ ۵ مین بیان رسم مذہب ہنود مین جو لکہنو کے کمشنر الیس اسی ایسٹ صاحب کرنیل کے
واسطے تصنیف ہوئے یون ہی لکہا ہے مگر اس دستور مین انگریزونکو اہل ہند کے اونچے درجہ
کے قومونسے مشابہت ہے نہیں کیا اونکے اعلے درجہ کے قوم یعنے برہمنون سے کیونکہ پارسی
استہ صاحب کے قول اور منو کے شاستر کے بموجب برہمن چاہے تو چار جورو آن کرے
(دیکہو دین حق کے تحقیق مطبوعہ لدیانہ سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۲۵۳) اسلئے برہمن تہورا سا کہانا کر
جیسے ہنود پہلا سا پہرا کہتے ہین زنار یعنے جنیو گلے مین ڈالنا کہ جس سے ازار بند کا کام لیجے
ہین کیونکہ تمام ملکون مین کوئی ازار بند گلے مین نہین باندہتا پس اس ازار بند کی بنیاد یہی جنیو
اور دوسری طرف اوسکی رعایت یا ضرورت کے سبب زیادہ کیا گیا اور انگلستان مین
ایک شہر کا نام بہی جنیوا ہے جہان کی گہڑی مشہور ہے آٹہوین ہنری کی ملکہ کا نام کہتراین اور
اور مارتین لوتہر کی جورو کا نام کہتراین اور انگلستان مین اکثر یہہ نام عورتون کے ہوتے ہین
اور ہندون مین کہترے کی عورت کو کہتراین کہتے ہین انگلستان مین قوم کو بکر کر سلام کرتے تہے
ٹوپی نہین اوتارتے جیسے ہندوستان مین قوم سادہ راونا کی مورت بنانا کتاب گلدستہ
طفلان تصنیف میم صاحبہ پادری والش صاحب صفحہ ۱۰ چہاپہ آگرہ بادشن پریس سنہ ۱۸۶۱ع
مین لکہا ہے انگلستان کی یہہ حالت (جیسے اب ہے) ہمیشہ سے نہتی کسی زمانہ مین وہان کے
لوگ بت پرستی کرتے تہے جب اونکو یہہ خیال گذرتا تہا کہ ہمارے معبود ہمسے ناراض
مین تو وہ اونکا غصہ ونکے لیے تیلیونکی ایک بڑی سی مورت بناکر آدمیونکو اوسمین بہر
کر جلا دیتے تہے انتہا اصطلاح ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ
سنہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۸۰ مین فرانس کے گال لوگونکا حال لکہا ہے قول بہت سے مقامونمین
وہ لکڑیان یا پوال سے بڑی بڑی مورتونکو بناتے اور زندہ آدمیونکو بہر کر جلا دیتے تہے

عشاء ربانی مین شراب اور روٹی کو مسیح کے خون وجسم کا نشان سمجھکر کہانا یہہ صریح بت پرستی
کا طور ہے جیسے ہندو بہی پتہرون پر دیوتاؤنکا تصور کرکے انکی پرستش کرتے ہین جس جگہہ
مسیح نے بپتسما پایا تہا وہان ہزارون مسیحی سال بسال حج کرنے کو جاتے اور دریا مین غسل
کرتے اور وہانکا پانی اپنے ظروفون مین بطور تبرک کے لاتے ہین از جغرافیہ پاک کتاب موءلفہ
پادری جوزف جیکب صاحب چہاپہ آگرہ ۱۸۴۷ء صفحہ ۲۳۲ جسطرح ہندو لوگ گنگا مین
اشنان کرتے اور شیشیون مین گنگا جل لیجاتے ہین ہندوؤن مین شہر سے باہر جاکر جمع ہوتے
اسی گوٹ کہتے ہین اور وہان گیہون کے آٹے مین بہت سا گہی ملاکر گلگلے کی صورت کہ جسے
باٹی کہتے ہین پکاکر کہاتے جسطرح انگریزون مین جنگلی کہانیکا دستور ہے جسے انگریزی مین پکنک کہتے
ہین ۲ قرنتیونکے ۳ باب ۱۳ اور ۱۴ ایت مین پلوس رسول فرماتے ہین او ہم موسیٰ کیطرح نہین جسنے
اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا الخ پلوس مقدس کمال کے درجہ مین حضرت موسیٰ سے زیادہ تہے دیکہو
توریت تو ایسی ٹہری کہ اوس سے حق کا معلوم ہونا مشکل تہا اور پلوس مقدس نے سب کچہہ
پاک بتاکر بالکل حق کو ظاہر کردیا پہر عبرانیونکے ۷ باب ۱۸ ایت مین ہے پس اگلا حکم اسلیئے کمزور
اور بیفایدہ تہا اوٹہہ گیا انتہے دیکہو یہان صاف توریت کو کمزور اور بیفایدہ بتلاتے ہین کیا
اللہ تعالے نے صدہا سال تک سب بنی اسرائیل کو کمزور اور بیفایدہ حکم دئے تہے اور صدہا
نبی اونہین پوچ حکمونکے برتنے کے لئے مامور تہے اور عبرانیونکے ۸ باب ۷ مین ہے اگر وہ
پہلا عہد بے عیب ہوتا الخ یہان صاف توریت کو عیب دار بتلاتے ہین اور اسیطرح
عبرانیونکے ۱۱ باب ۷ مین ہے جسکے ان لفظون پر غور کرنا چاہیئے یعنے (نوح نے) خوف سے
کشتی اپنے گہرانیکے بچاؤ کے لئے بنائی جس سے اوسنے دنیا کو گنہگار ٹہرایا انتہے یعنے حضرت
نوح نے کشتی بناکر اپنے گہرانیکو تو بچایا مگر دنیا کو گنہگار ٹہرایا اور اس سے پیشتر حضرت آدم نے
نافرمانی کرکے سب بنی آدم کو گنہگار ٹہرایا ہی تہا (رومیونکے ۵ باب ۱۲ و ۱۴) اور حضرت نوح
کے بعد حضرت موسیٰ نے شریعت لاکر اور بہی زیادہ دنیا کو گنہگار ٹہرایا (رومیونکے ۵ باب ۱۳ و ۲۰)

اور ہر انسان بذاتہ تو گناہ کیطرف مائل رہتا ہی ہے رومیونکا ۵ باب پس کسی انسان کا بہار
شبہ گناہ تہا کہ ایک تو اپنا ذاتی گناہ دوسرے حضرت آدم کا گناہ تیسرے حضرت لوامع کی گشتہ
اپنا نیکے سبب کا گناہ چوتہے حضرت موسیٰ کے شریعت دلنے سے اور بہی زیادہ دنیا گنہ گار
ہونا غرض یہہ کہ بموجب عقیدہ عیسائی یہہ سب انبیاء جو حضرت عیسیٰ سے پیشتر گذرے دنیا
کو صرف گناہ بڑہاتے ہوئے آئے کوئی نجات کی تدبیر کیلئے نہین بتائی پہر گلتیونکے ۵ باب ۴
مین پلوس رسول یہہ کہتے ہین قولہ تم جو شریعت کی رو سے راستباز بنا چاہتے ہو تو مسیح
جدا ہوئے تم فضل کی نظر سے گر رہے ہیں یہہ بڑا سخت حکم ہے یعنے جو شریعت پر عمل کرے
وہ عیسائی ہی نہین ہے اور خدا کی رحمت سے ناامید ہے پہر رومیونکے ۴ باب ۱۵ مین ہے
کہ شریعت قہر کا سبب ہے پہر دس حکموں کو عیسائی دینکا مخالف ہونا اور اس سبب سے ان
حکمونکا نیست و نابود ہونا بلکہ سراپا کرنیست ہونا اور ان حکمونکے سکہانیوالے یعنے فقیہ
اور فریسی لوگونکا برملا رسوا اور ذلیل ہونا اور انکی رسوائی پر عیسائیونکا شادیانے بجانا پلوس رسول
قلسیونکے ۲ باب ۱۴ اور ۱۵ مین یون ارشاد فرماتے ہین قولہ اور حکمونکا دستخط جو ہمارا مخالف تہا
(یعنے دستخط سے مراد یہہ ہے کہ دس حکم خدا نے اپنے خاص دستخط سے لکہہ دئیے تہے (خروج ۲۴
باب ۱) وہ پلوس رسول کے مخالف سمجہے گئے) ہماری بابت مٹا ڈالا (یعنے کالعدم کردیا)
اور اسکو بیچ مین سے اوٹہا کے صلیب پر کیلین جڑین (یعنے نہ صرف اونہین نیست کیا بلکہ سخت
سزا دیکر نیست کیا مطلب یہہ کہ ان دس حکمونکا عیسائیونکے سامہنے نام لینے والا بہی سخت سزا
کے قابل ہے) اور سرداریون اور اختیار والون کا اقتدار چہین لیا اور اونہین برملا رسوا کرکے
اونپر شادیانے بجاتے تہے یعنے شریعت سکہانیوالون پر جو کہ فقیہ اور فریسی تہے ان
دس حکمونکے سکہانیکے سبب بیفائدہ رسوا کرکے شادیانے بجاتے غرض یہہ کہ ان دس
حکموں سے زیادہ عیسائیونکے نزدیک اور کوئی ہنسی بات نہین ہے اور ان حواری صاحب نے
تو کچھ اسیقدر لکہا ہے مگر پیرو انکے زیادہ اس سے کلمات تعظیم کے نسبت توریت اور

موسیٰ کے کہتے ہین وارڈ صاحب اپنی کتاب اعلاطنامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۸۰ مین
قول جناب مارٹین لوتھر مصلح دین عیسوی اور پیشواے فرقہ پراٹسٹنٹ کا اون کی کتابون سے
یون نقل کرتے ہین کہ جناب ممدوح اپنی ایک کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ ۴۰ و ۴۱ مین
لکھتے ہین ہم نہ سنینگے اور نہ دیکھینگے موسیٰ کو اسلئے کہ وہ صرف یہودیون کے لئے تہا اور اوسکو
ہمسے کسی چیز مین علاقہ نہین اور ایک دوسرے اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ ہم نہ قبول کرینگے
موسیٰ کو اور نہ اوسکی توریت کو اسلئے کہ وہ تو دشمن عیسیٰ ہے پہر لکھتے ہین کہ موسیٰ تو جلادونکا
اوستاد ہے پہر لکھتے ہین کہ دس حکمونکو علیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین پہر لکھتے ہین کہ ان دس
حکمونکو خارج کرنا چاہئے کہ تمام بدعت ابہی موقوف ہوجائے گی کیونکہ یہہ احکام چشمہ سب
بدعتون کے ہین انتہٰے سبحان اللہ مصلح دین مسیحی کسقدر حد سے بڑہا کہ موسیٰ کو دشمن عیسیٰ اور
اوستاد جلادونکا بتلاتا ہے اور اس تعلیم سے لوگ کیا سمجہینگے کہ جب دس حکمونکو عیسائیون
سے کچہہ علاقہ نہین اور وہ چشمہ سب بدعتون کے اور واجب الاخراج ٹہرے تو اونکے نزدیک
مذہب عیسوی مین اون سرچشمے بدعتون کے مخالف اعتقاد و عمل چاہئے اور اس صورت مین
شرک اور بت پرستی اور ماباپ کی تعظیم نکرنا اور ہمسایہ کو ستانا اور خون کرنا اور زنا کرنا اور
جہوٹہی گواہی دینا رکن ملت مسیحی کے بنتے ہین اسلئے کہ اس قسم کی بدعتون مین تاکید سے حکم توحید
اور تعظیم ابوین و تعظیم یوم السبت اور امتناع مت پرستی و قتل و زنا اور چوری اور آزار ہمسایگاہ ہے
دیکہو خروج ۲۰ باب ۳ – ۱۵ اور عیاذاً باللہ اگر یہی دین عیسوی ہے جیسا کہ ارشاد مارٹین
لوتہر صاحب سے واضح ہوتا ہے تو اوس دینکے ہیلانیوالونکو ہم دور سے بصد ہزاران ادب
اولٹے ہات سے سلام اور بعد تسلیم و کورنش کے التماس کرتے ہین کہ جناب عالی اس سے
تو ہیدینی بہت افضل ہے

ایک عیسائی کہتا تہا کہ ہمارے مذہب کے موافق موسیٰ تو ایک چور اور ڈکیت تہا جب اوس سے
دلیل پوچہی تو یوحنا ۱۰ باب ۸ کو اپنی دلیل لایا شاید جناب لوتہر نے بہی اوس سے دلیل پکڑ کر

ایسکات

گستاخی کے شان موسیٰ مین کہے ہونگے اور یوحنا ۱۰ باب ۸ کا مضمون یہہ ہے (رومن جہاپہ
لندن سنہ ۱۸۶۰ع) سب جتنے مجہہ سے آگے آئے چور اور بٹمار ہین پر بہیڑون نے اونکی
نہ سنی انتہے طامس اسکاٹ صاحب مفسر نے اسی آیت کی تفسیر مین لکہا ہے قولہ جو مجہسے
پہلے آئے ہین دیکھو خادم ارادی اور نبی نہین سمجہنا چاہیے کیونکہ اونہون نے اوسکے تحت
حکومت کام کیا اور اوسکے پیشرو تہے انتہے دیکھو تفسیر انگریزی اسکاٹ مطبوعہ نیویارک
سنہ ۱۸۱۲ع اور لارڈنر اپنی تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۷ع کے جلد ۳ چہٹے حصہ مین عقیدہ فرقہ
میکینز کے بیان مین لکہتا ہے کہ جیروم ہمکو اطلاع دیتا ہے کہ بشپ مانی بانی اوس فرقہ کا
کہتا تہا کہ قول جناب مسیح جو یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے خصوصاً موسیٰ کے حق مین ہے اور
فاستس کہتا ہے کہ ہمارے خدا نے اس قول سے اشارہ طرف موسیٰ کے کیا ہے
انتہے شاید جناب مارٹین لوتہر نے انہین دونکی پیروی کی ہوگی اور ریوسی بیوس شاگرد رشید
جناب مارٹین لوتہر کے پوری پیروی اپنے استاد کی کرکے یون کہتے تہے جیسا اوسکی
کتاب اغلاطنا مین منقول ہے یہہ دس حکم کلیسا مین نہ سکہائے جائین اور اسی
شخص سے فرقہ انتی نومنس کا نکلا ہے اور انکا یہہ عقیدہ تہا کہ توریت اس قابل نہین
کہ اوسکو کلام خدا سمجہا جائے اور قول اونکا یہہ تہا کہ گنہگار زانی ہو یا حرام کار یا اور کسیطرح کا گنہگار
تو یقیناً رستہ نجات مین ہے اور اگر گناہ مین ڈوبا ہے بلکہ اوسکے قعر مین پہنسا ہوا اور یقین کرتا
تو خوشی مین ہے اور جو اپنے تئین دس احکام مین مصروف رکہتے ہین وے علاقہ شیطان
سے رکہتے ہین وے سولی پر موسیٰ کے ساتہہ انتہے سبحان اللہ دس حکم ایسے ہونگے کہ جو اونسے
علاقہ رکہے وہ شیطان سے علاقہ رکہتا ہے اور اوسکے حق مین کیا ہے اچہی دعا معدومی
ہوگی اور معتقد اس فرقے کے فقط ایک اعتقاد جناب مسیح کا رکہہ کر چین سے زنا اور چوری
اور قتل اور بت پرستی اور جہان کی برائیان سب کرتے ہین کہ ہر صورت مین رستہ نجات

خوشی ہین ہین فقط گلیتو نکا ۲ باب ۱۵ اور ۱۶ اور ۲۱ مرات الصدق جسے پادری بیڈیلی صاحب نے انگریزی مین تالیف کیا اور طامس انگلس صاحب نے حسب ارشاد پادری مریا انجلو صاحب کے ترجمہ کیا مطبوعہ گوالیار ۱۸۵۱ء صفحہ ۳۳ مین لکہا ہے کہ پراٹسٹنٹ کے پہلے نصیحت کرانیوالون نے وے بد اور مکروہ باتین سکہلائین یعنے خدا گناہ کا موجد ہے (انسٹ ایل ۳ باب ۲) اور کہ انسان گناہ سے بچنے پر مختار نہین ہے (کتاب عام نماز ۱۱) اور کہ دس حکمونپر عمل کرنا غیر ممکن ہے (لوتہر پاپسم) کہ بڑے سے بڑے قصور خدا کی نظر مین انسا نکو نقصان نہین پہونچاتے (کالون تعلیم ۱۲) کہ ایمان فقط انسان کو بچا دیگا کہ ہم فقط ایمان سے انصاف کئے گئے ہین یہہ بہت مفید اور تسلی کی بہری ہوئی تعلیم ہے (انسٹ ایل ۲ ۱۱) اور اصلاح دینکا باپ یعنے لوتہر کہتا ہے کہ فقط ایمان رکہو اور بغیر روزہ کے سخت کشی اور پرہیز کے بار کی بغیر اعتراف کی تکلیف اور نیک کامونکی سختی کے یقین ہی جانو تم بچائے جاوگے تمہارے واسطے نجات ایسی تحقیق اور بیشک ہے جیسے مسیح کیواسطے ہان گناہ کرو اور خوب دلیری سے گناہ کرو فقط ایمان رکہو اور اگرچہ تم ایکدن مین ہزار دفعہ حرامکاری یا خون کرو صرف ایمان رکہو اور مین کہتا ہون کہ تمہارا ایمان تمکو بچاویگا (دی لیبرالی) مفتاح الکتاب کے صفحہ ۱۶۹ مین پلوس کے دوسرے خط کے بیان مین جو قرنتیونکو لکہا گیا یہہ بیان ہے انجیل کی یہہ صفت یعنے کہ وہ روح اور راستی حاصل ہونیکا وسیلہ ٹہرتی اور برعکس اسکے شریعت (یعنے توریت) الزام دہندہ اور موت تک پہونچانیوالی ہے قرنتیونکا ۳ باب اور اوسی کتاب کے صفحہ ۱۷۱ مین پلوس کے اوس خط کی بابت جو گلتیونکو لکہا گیا یہہ بیان ہے دین عیسوی کے اصلی عقیدے پر یعنے کہ گنہگار صرف عیسیٰ مسیح کے صداقت اور کفارہ پر ایمان لانے سے خدا کے نزدیک مفت مین صادق گنے جاتے ہین انتہے یعنے یہہ کہ انجیل کا اصلی عقیدہ یہی ہے کہ گنہگار صرف مسیح پر ایمان لانے سے مفت مین نجات پا جاینگے اب کسطرح کی نجاست اور

برائی سے کیا خطرہ ہے اور عبادت اور ریاضت کی کیا حاجت بلکہ شریعت تو جہنم
مین لیجانیوالی ہے اور جناب پلوس رسول نے تو نہ صرف حضرت موسیٰ کے حق مین یہہ سب
کچھہ کہا بلکہ حضرت عیسیٰ سے بھی اپنے کو بڑا اور کامل ٹھہرایا ہے چنانچہ کلسیونکا ۱ باب ۲۴ مین
پلوس رسول فرماتے ہین قولہ مین اپنی ان مصیبتون سے جو تمہارے واسطے کھینچتا
ہون اب خوش ہون اور مسیح کی مصیبتون کی کمتیان اوسکے بدن کے لیئے کلیسیا کے لئے
اپنے جسم سے بھرے دیتا ہون انتہے اس جگہہ پلوس مقدس حضرت عیسیٰ کی مصیبتون
کو ناقص اور اپنی مصیبتونکو کامل بتاتے ہین اور مخزن مسیحی صفحہ ۴۲ نمبر ۳ جلد ۳ مطبوعہ
مارچ ۱۸۷۱ء مین پادری دلہش صاحب برہمن اور شید کو چمارون اور خاکروبون کے
ساتھہ باوجود شغل چرم دوزی اور پاخانہ صاف کرنیکے تو ویلیون سے کہانا کہانیکی تاکید
اور ضرورت بیان اور ثابت کرکے فرماتے ہین کہ خداوندکا ایک حکم ہم سبھون کے نام پر
یہہ بھی ہے کہ جب دعوت کرین تو اندہون اور لنگڑون اور لولون اور مفلسون کو بولا کے انکی
دعوت کرین بلکہ اونسے آپ ہی میلے میلے مچہونکی بالون دہوسے اور بقالون اور بیبیون
کے ساتھہ کہایا باوصف اسکے کہ اکثر آدمی اوسکے یون کرنیسے اوسکی پیروی سے الگ ہوجاتے
تھے سبحان اللہ یہہ میلے میلے مچہونکا خطاب پادری صاحب نے حضرات حواریین کی نسبت
فرمایا اس سے عیسائیونکا ادب اور عقیدہ دونون ظاہر ہین اور جبکہ حضرات حواریون کا
مرتبہ عیسائی لوگ انبیاء سلف سے زیادہ جانتے ہین تو اور انبیا علیہم السلام کا ادب اسی پر
قیاس کرلینا چاہیئے پہر ۲ قرنتیونکے ۱۱ باب ۵ مین پلوس مقدس فرماتے ہین مین اپنے تئین سب
بڑے رسولون سے کچھہ کم نہین سمجھتا ہون انتہے پہر ۲ قرنتیونکے ۱۱ باب ۲ مین پلوس
رسول آپ کو خدا سے بھی کچھہ نسبت دیتے ہین چنانچہ قولہ مجھے تمہاری بابت خدا کیسی غیرت
آتی ہے انتہے بعض جگہہ پلوس مقدس نے اندھیر بھی ایسا کیا ہے کہ دن کو رات کردیا
چنانچہ گلتیونکے ۳ باب ۱۶ مین کہتے ہین کہ ابراہام اور اوسکی نسل سے وعدے کئی گئے

سو وہ اوسے نہین کہتا کہ تیری نسلون کو جیسا بہتون کے واسطے بلکہ جیسا ایک کے واسطے
کہتا ہے کہ تیری نسل کو سو وہ مسیح ہے انتہے تعجب یہہ ہے کہ خدا نے ہمیشہ اپنی ذات واحد
صاف صاف جتا دی وہان تو یہہ لوگ تثلیث کو قایم کرتے ہین اور یہان ساری نسل کو
جسنے تمام عالم جانتا ہے کہ بیٹا اور بیٹے اور پوتے پڑپوتے ہزارون لاکھون انسان مراد ہین
بلکہ سارا جہان نسل آدم کہلاتا ہے اسے صرف ایک آدمی یعنے حضرت عیسیٰ بتاتے ہین
چنانچہ پلوس اپنی رومیونکے ۴ باب ۱۶ مین فرماتے ہین نہ صرف اوس نسل کے لیے جو شریعت
والی ہے بلکہ اوسکے لیے بہی جو ابراہام کا سا ایمان رکہتے وہ ہم سبہونکا باپ ہے انتہے اور
عجب یہہ کہ قوم یہود اوہی وعدہ کے مطابق ملک کنعان کی وارث ہوئی تہے اور اب
نسل اسمعیل اوسی ملک کی وارث ہے یہان حضرت عیسیٰ کو اوس وعدہ سے کیا علاقہ ہے یہہ
نئی زبردستی ہے تو بہی خدا کے مقدس لوگ روح القدس کے بلوائے بولتے تہے ۲ پطرس
۱ باب ۲۱ پہر پلوس نے فرمایا کہ پہر اگر میرے جہوٹہہ کے سبب خدا کی سچائی اسکے جلال کے
لئے زیادہ ظاہر ہوئی تو مجہپہ کیون گنہگار کیطرح حکم ہوتا ہے (رومیونکا ۳ باب ۷) یہہ ایک مقام
ہے جہان پلوس نے جہوٹہہ جایز رکہا اور دوسرا مقام وہ ہے جہان پلوس رسول نے
فرمایا کہ مین شریعت والون مین شریعت والا اور بے شریعت والون مین بے شریعت والا
رہا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰-۲۲) اور تیسرا جہوٹہہ پلوس رسول نے یہہ جایز رکہا کہ
کبہی فرمایا مین یہودی نبی یا مین کے فرقہ کا ہون (اعمال ۲۱ باب ۳۹ رومیونکا ۱۱
باب اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۲۵) اور کبہی فرمایا کہ مین رومی ہی پیدا ہوا
ہون اعمال ۲۲ باب ۲۵-۲۸ اردو تواریخ ایضاً صفحہ ۵۵ مین نے الہ آباد مین
پادری واش صاحب کو اتوار کے دن گرجے مین یہہ وعظ کرتے دیکہا کہ یسعیاہ کا اگرچہ
دلچسپ بیان ہے لیکن جو کچہہ ہم جانتے ہین یسعیاہ کو بہی اتنا معلوم تہا اور داؤد کا
اگرچہ خوب کلام ہے لیکن جتنا ہم جانتے ہین داؤد بہی اتنا نجانتا تہا اور اوسکے ثبوت مین

نوید جاوید

متی ۱۱ باب ۱۱ کو دلیل بنایا جہان لکہا ہے کہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ ان مین سے جو عورتون سے پیدا ہوئے یوحنا بپتسما دینے والے سے کوئی بڑا ظاہر نہین ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہت (یعنے عیسوی دین) مین چہوٹا ہے اوس سے بڑا ہے اتنے ہی سبب ہے کہ قحط سالیو نمین جو چند کوئی چارون کے بچے پالکر پادری صاحبون نے ہندوستان مین کلیسیا مین جمع کرلین اور ہندی اردو وغیرہ پڑہا کر انہین انجیل پکڑادی کہ بازارون مین جاکر منادی کرو اب وہ اپنے سامہنے نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے کسی عالم کا سوا پادری صاحبون کے کچہہ رتبہ ہی نہین سمجہتے کیونکہ وہ نہین تقین ہے کہ اب ہم یوحنا بپتسما دینے والے سے جو تمام مخلوقات سے بڑا تہا بزرگ تر ہین اگرچہ سابق مین چمار تہے یا خاکروب وغیرہ پس جبکہ جو آسمان کی بادشاہت مین چہوٹا ہے وہ یوحنا بپتسما دینے والے سے جو تمام مخلوقات سے بڑا تہا بزرگ ہے پہر جو آسمان کی بادشاہت مین بڑا ہے اوسے کہہ سکتے ہین کہ وہ خدا سے بہی بڑا ہے نعوذ باللہ لیکن ہم پادری والش صاحب کو حضرت داؤد سے بڑہ کر کیونکر سمجہیں کیونکہ داؤد کو الہام ہوتا تہا اور پادری والش صاحب کو تو ہدی کی عبارت سمجہنا تک مشکل ہے داؤد یہودی دستور کے بموجب پاک وظاہر ہوتے تہے اور پادری والش صاحب بہشت تک نہین لیتے ہیں داؤد کا زبور کتب مقدسہ یہود و نصاری مین شامل ہے اور پادری والش صاحب کا طبعزاد کوئی رسالہ کے موافق ہی نہین سمجہتا اگر مین جہوٹ کہتا ہون تو تب جانین کہ پادری والش صاحب زبور کو صرف اپنی بیبل سے نکلوا لین اور گلدستہ طفلان وغیرہ کو اوس مین شامل کرین ہان ان باتون مین البتہ پادری والش صاحب حضرت داؤد سے بڑہکر ہین کہ حضرت داؤد خدا کو ایک ہی جانتے تہے اور یہ اوسمین تین تک کا شمار پڑہاتے ہین حضرت داؤد نے فرمایا کہ میرے دلسے شریر دور ہی جاتی رہیگی مین شریر سے آشنائی نکرونگا وہ جو چہپکے اپنے ہمسایہ کی غیبت کرتا ہے مین اوسے جان سے مارونگا جو بلند نگاہ اور خود بین ہے مین اوسکی برداشت نکرونگا انتہے ۱۰۱ زبور ۴ و ۵ اور یہ حضرت داؤد فرماتے ہین کہ خداوند — وہ

زبان جس سے بڑا بول نکلتا ہے کاٹ ڈالیگا (۱۲ زبور ۳) اور پادری والش صاحب فرماتے ہین کہ داؤد جی اتنا نہ تہا جتنا ہم جانتے ہین دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۲۰۰ مین پادری اکسنس براڈ ہیڈ صاحب جو پادری والش سکے آلہ اباد مین قایم مقام ہوئے تہے فرماتے ہین کہ داؤد ہماری مانند خطا کار اور گنہگار تہا اور وہ جو ہوا سو خدا کے فضل سے ہوا اور اوسکے احوال سے ہم یہہ سیکہین کہ جیسا اوسنے رحمت پائی ویسا ہی ہم بہی رحم کو حاصل کرسکتے ہین انتہےٰ حالانکہ یہی پادری صاحب دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۱۶۴ مین فرماتے ہین کہ داؤد کو نبوت سکے روح بخشے گئی انتہے اس سے ظاہر ہے کہ چند روز مین عیسائی علما حضرت داؤد کے مانند نبوت کا دعوے کرینگے مصلح دین عیسوی یعنے جناب مارٹین لوتہر نے اپنی کتاب مسمی بہ ڈیسا پہ ٹو تیا مین یون بیان کیا ہے کہ یکایک آدہی رات کو مین جاگ اوٹہا تب شیطان نے مجہسے یہہ گفتگو شروع کی کہ سن اسے فاضل شخص تونے پندرہ برس جو خلوت مین ماس کو ادا کیا ہے شاید یہہ بت پرستی ہو اور مسیح کا خون اور بدن اسمین نہو اور صرف روٹی اور شراب ہی کی عبادت خود تونے کی ہو اور اوروں سے کروائی ہو اسپر مین نے جواب دیا کہ مین کہیا مسیح کا پادری ہون اور مجہکو بشپ نے مقرر کیا ہے اور مین جو کچہہ کرتا ہون اپنے بزرگونکی اطاعت اور حکم سے کرتا ہون شیطان نے جواب دیا سچ ہے مگر ترک اور غیر قوم بہی جو کچہہ کرتے ہین اپنے بزرگون کی اطاعت سے کیا کرتے ہین اور اسقدر یوربعام کے کاہن بہی گرم جوشی سے اپنے کام کیا کرتے تہے کیا اگر تیری تقرری ایسی جہوٹہی ہو جیسے ترک اور سامریون کے کاہن اور انکی عبادت جہوٹہی ہے لوتہر کہتا ہے کہ یہہ باتین سنکر مجہکو پسینا آگیا اور دل کانپنے لگا اور شیطان میری رد مین بہت معقول دلیلین اپنے موقع سے لاتا تہا الحق اس مباحثہ مین اوسنے مجہکو مغلوب کیا سو مین چپکا کہڑا ہو کر اوسکی اون دلیلون کو جو اوسنے میری تقرر اور پادری گری کے بطلان مین پیش کین سنا کیا چنانچہ اوسنے پانچ دلیلین بیان کین بعد اوسکے لوتہر کہتا ہے کہ اس ضرورت اور تنگی مین مین شیطان کو اوسی پرانی ڈہال لیکر ہٹا دیتا تہا کہ ایمان اور ارادہ

کلیسا کا نبی ہوے لیکن شیطان نے کہا کہ بتلاؤ تو سہی کہ یہہ کہان لکہا ہے کہ بے ایمان اور
شریر آدمی دوسرے شخص کو مسیح کرسکتا ہے لوتہر کہتا ہے کہ شیطان کی دلیلوں اور لغو خوف
کا مین کچہہ جواب نہ دیسکا اور سکرمنٹ مین مسیح کی حضوری کا قایل رہا دیکہنے مرات الصدق صفحہ
۹۱ — ۹۸ مین لکہا ہے فاکس کہتا ہے کہ مارٹن لوتہر الیاس ہے اور قطب اور منزل رسان
اسرائیل اور اسی نظر سے بعد مسیح اور ولی پلوس کے اسکی تعظیم کرنا واجب ہے — لیکن
لوتہر کا تو حال یہہ ہے دیکہو مرات الصدق صفحہ ۹۴ وغیرہ جسنے ایک متروکہ سوا ئین کترائن
نا کے ساتہہ تمام عمر حرامکاری اور زنا مین بسر کی اور فلپ نامے ایک رئیس کو دو جوروان
رکہنے کی اجازت دی اور بعضے جگہہ مین وہ کہتا ہے کہ انسان دس یا زیادہ جوروان ایک
ساتہہ رکہہ سکتا ہے (سرمن دی میتا) دوسری جلد مین اپنی تصنیفات کے وہ خدا
کے نسبت ایک کفر بیحد بکتا ہے ایسا کفر کہ جسکے پڑہنے سے ہر ایک عیسائی کے خون مین جلن ہو
لکین پہر توریت و انجیل کو جو خدا کا پاک کلام ہے تمام تر بے شرمی اور بیحیائی سے بگاڑتا ہے
اور تین پہلے صحیفون یعنے ولی متی ولی مرقس اور ولی لوقا کی انجیلونکو کہتا ہے کہ جہوٹہی ہین
اور ولی یعقوب کے مکتوبونکو کہتا ہے کہ گہاس کے پولہ سے بہتر نہین اسکے ترجمہ و تجدید
مین جو اوسنے ورچ زبان مین کیا ہے اشٹافیلس نامے نے زیادہ ایکہزار چار سو سے اختلافات
عمد (یعنے دیدہ دانستہ) پائے ہین پرلیڈوپ صفحہ ۸۴ علاوہ اس ترویہ کے وہ ایک ٹہابے
ٹہکانہ شرابی تہا یہانتک کہ اسکی بکثرت شراب خواری پر الیمان کے ملک مین دایم الخمر وغیرہ
مین ایکمثل بنی تہی جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنے آؤ ہم لوتہر کی مانند پیوین — لوتہر اپنے خط مین سکنی
شہزادہ کے نام لکہتا ہے کہ شیطان میرے سر مین اکثر اوقات ایسا ناچتا گاتا پہرتا ہے کہ
مین نہ لکہہ سکتا ہون نہ پڑہ سکتا ہون (ایسل ورلکی سیکس وغیرہ صفحہ ۴۸۵) پہر لوتہر کہتا ہے
اکثر میرے خوابگاہ کے کمرے مین شیطان میرے ساتہہ آتا ہے اور بارہا مین اور وہ باہم کہانا
کہاتے ہین کہ ایسے اتفاق مین مین ایک پیمانہ سے زیادہ نمک کہا گیا ہون (کان عذیم بم

صفحہ ۱۹) لوتھر کہتا ہے کہ ان شیطانون مین سے بعضے بداندیش و شریر تھے۔ اور جبکہ مین بیٹھ غافل سوتا ہوتا تھا میرے اخروٹ وغیرہ توڑ توڑ کہا کرتے تھے اور خالی ٹنگ کو ٹہی بر سے نیچے ڈہلکاتے تھے اور بعض اچھی طبیعت کی اور خوشمزاج شیطان تھے جو دنہین میرے ساتھہ چلتے پہرتے تھے اور ان کو ساتھہ سو رہتے تھے مگر دو شیطان ایسے تھے جنہین لوتہر اونکی قابلیت اور حکمت کے سبب زیادہ پسند کرتا تھا۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ مین ایک جوڑی ایسی عجیب شیطانوں کی اپنے پاس رکھتا ہون گویا وہ انتخاب ہین روے زمین کے علمار ربانیونکے اور یہہ دونون ہر دم میرے پاس رہتے ہین (کال نیس ہرم صفحہ ۲۹۴) اور اکثر میری کتیر ان سے زیادہ مجھہ سے لپٹ کر سوتے ہین (ایضاً ۲۷۰) علاوہ اسکے لوتہر کہتا ہے کہ آدہی رات کیوقت شیطان نے مجھے جگایا اور حسب معمول ایسی عمیق اور زبردست آواز سے میرے ساتھہ مباحثہ کیا کہ میرے ہر ایک مسام سے ٹھنڈا عرق جو (یعنی ٹپک) نکلا اور میرا دل دھڑکنے لگا اور بعد ختم کلام کے وہ یعنی شیطان مجھپر غالب آیا (دی مشا پروتیا ایدوتن تام ۷ صفحہ ۲۲۸) شیطان اُسپر متقاضی ہوا کہ مین یعنے نماز کو موقوف کرے وغیرہ اور اُسکی دلیلین ایسی مضبوط تہین کہ لوتہر کہتا ہے مجھپر طاعت کرنا لازم آیا اس طرح لوتہر نے شیطان کو اپنا رہنما اور ہادی بنا کر فوراً تعمیل حکم پر کمر باندہی اور کاتہولک دین کو مسمار کرنا اور پروٹسٹنٹ مذہب تعمیر کرنا شروع کیا اور اس مہم کو انجام تک پہنچانے کے قصد سے انہی دلیلین اور حجتین جو شیطان نے اوسکے مغز مین بہری تہین پیش کین - پہر مرات الصدق صفحہ ۹۱ مین لکھا ہے کہ ایسا شخص مست شہوت پرست زنا کار جسنے اور نکو زنا مین پہنسوایا جسنے نہایت ہولناک کفر لکہے اور توریت وانجیل کو بگاڑا عالم نشر الی شیطان کا یار صحبتی ابلیس سے متکبر و مغرور تر مفسد اور مفاتون کی تلقین و منادی کر نیوالا کیونکر حضرت عیسی مسیح اور روحی یا دلس سے تشبیہ دیا جاوے معاذ اللہ معاذ اللہ اگر ایسا شخص پروٹسٹنٹون کا ولی اور سنت ہو تو بہلا اولیا کہین کیسے

لنہکارکیسی ہونیکے تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۴۶۰ مین لکہا ہے کہ اوس زمانہ کے لوگون
کی طبیعتون مین جادو اور نجوم اور اکسیر کے توہمات باطل بہت ہی سما رہی تہے ـ جاہلونکا
یہہ عقیدہ تہا کہ علوم و فنون مین جو باتین نئی نکلتی ہین اوس مین شیطان کی مکر و تزویر داخل ہے
ـ افسونگری کے تہمت غریب بڑہیون پر اکثر دہرے جاتے تہے اور جسقدر کوئی عورت
زیادہ بڈہی اور ضعیف اور مرجہائی ہوئی ہوتی تہی اوسیقدر اوسپر افسونگری کا شک زیادہ ہوتا
تہا چنانچہ سیکڑون بڑہیان اسی علت مین ہلاک کی گئین انتہے
ہیرمرات الصدق صفحہ ۳۹ ـ ۴۱ مین ہے بادشاہ ہنری آٹہوین نے جو انگلستان کے
پراٹسٹنٹون کا مربی تہا اپنی نکاحی بی بی شہزادی کترائین کی ساتہہ اُنیس برس رہنے کے
بعد کہ اسی عرصہ مین وہ اور عورتین ایزبتہہ ٹیلابیس نامے سرگلبرٹ ٹیلابیس کے بیوہ اور
مریا بولین انابولین کے بہن بہی رکہتا تہا (دیکہو لنگارڈ کی تواریخ انگلنڈ جلد ۴) چاہا کہ اپنی
منکوحہ ملکہ کو نکالدے اور سبب اسکے کہ پوپ نے یہہ بات قبول نکی اوسنے شرم وحیا کو اوٹہا
کے آنابولین کی ساتہہ شادی کرلی جو بموجب بعضے لکہنیوالون کے اظہار کی اوسکی حرام
کی بیٹی تہی (ساندرس کی کتاب دینی انگریزی فرقہ برداری کے صفحہ ۱۵) با وجودیکہ پہلی
شرعی ملکہ کیترائین زندہ تہی اور بادشاہ نے نہ پوپ سے نہ پارلیمنٹ سے طلاق کی اجازت
پائی تہی ـ چند روز بعد اس شادی کے اس بادشاہ نے ایک اور عورت جلین سیمور نامے سے
رغبت کی اور قضیہ فساد کرکے ۱۹ مئی ۱۵۳۶ع کو انابولین کا سر کاٹ ڈالا اور دوسرے دن
جلین سیمور سے شادی کی وہ بہی جیتی نہ بچی اور بعضے روایت کرتے ہین کہ دائیون نے درد زہ
کیوقت بادشاہ کے حکم کے بموجب چہریون سے جیتی کا پیٹ چاک ڈالا (اسپلین وہی نان تیبرا
کلیسیا صفحہ ۴۴) اسکے بعد کلیوس کے آنا اسکی جورو ہوئی جسکے ساتہہ اسنے پوپ کے
جلانیکو شادی کی مگر اول روز نکاح سے اس سے یہی تلخ نفرت کی گہر سے نکال دیا اور
لیڈی کترائین ہاورڈ کے ساتہہ فوراً نکاح کیا یہہ اوسکی پانچوین جورو تہی لیکن چند روز

نہ گذرے تھے کہ ۱۲ فروری ۱۵۴۲ع کو تاوہل پر اسکا بہی سر کٹوا ڈالا اور بس جلد کتر نیا پانچوی
شادی کی یہ اوسکی پانچہی اور پچہلی جورو تہی اگرچہ اسکی بہی قتل کا فرمان تیار ہوہی گیا تہا مگر بچگئی
ان سب خونون اور مکروہ زنا کاریون مین آرچ بشپ کریمر نامے نے جو پروٹسٹنٹ مذہب
کی بنیاد ڈالنے والو نمین تہا بادشاہ کے مدد اور دلاوری کے اتہے اور ایسا ہی تاریخ سلطنت
انگلیشیہ ترجمہ سرشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۶۵ع صفحہ ۳۶۶ - ۸۱ - ۳
مفصل مرقوم ہے اور انگریزی تواریخ گولڈ اسمتھ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۹۱ - ۱۰۴
تک بہی ایسا ہی لکہا ہے پہر مرات الصدق صفحہ ۴۱ - ۴۵ مین لکہا ہے کہ پروٹسٹنٹ
کی ابتدا مین چہ سو پینتالیس خانقاہین نوتے مدرسے دو ہزار تین سو چہہتر معبادتخانہ اور مرفوع القلم
گریز اور ایکسو دس شفاخانہ مالکان جایداد (رومن کاتہلک) سے چہین لیے گئے اور
یا تو کم قیمت سے فروخت کر دیئے گئے اور یا مصاحبون نے آپس مین تقسیم کر لیئے اور
ہزارون غریب کمبخت خانمان سے محروم ہوکے ننگی برہنہ دروازون کے باہر نکال دیئے
گئے علاوہ اسکے اونکا دست طمع یہانتک دراز ہوا کہ اونہون نے مُردون کو بہی باقی نچہوڑا
اونکی لاشون کو خواب عدم مین ستایا اور کفن تک اوتار لیئے صندوقون کی پوشش پہاڑ لین
اور ایک اتفاق مین بادشاہ نے اس بے امتیاز بوٹ سے اتنا کچہہ رکہا کیا کہ جو صندوق
جوہر سے تہے سولہ آدمی اوٹہا سکے پہر تاریخ سلطنت انگلیشیہ صفحہ ۳۸۹ اور مرات الصدق
صفحہ ۴۶ - ۴۹ مین ہے کہ سمرسٹ کے ڈیوک نے جو ایکعرصہ پر اُس سلطنت مذہب کا سرگروہ
تہا سنٹ میری کا گرجا اسٹرینڈ شہر مین اور تین بشپون کے مکان مسمار کرڈالے تاکہ اونکے
سامان سے اپنے لیئے ایک کوٹہی بنا دے (گولڈ اسمتھ تواریخ انگلینڈ صفحہ ۱۴۴)
مگر معمارون سے دریافت کرکے کہ لوازمہ اور درکار ہوگا اور سامان چاہا ڈیوک یعنے
نواب مذکور نے حکم دیا کہ سنٹ مرریت کا گرجا ویسٹ منسٹر مین گرادو لیکن جبکہ مزدورون نے
سیڑہیان لگائیں محلہ والون نے مسلح ہوکر ہیلدار و نکو روک دیا اس نواب نے پہر ایک

ایک بہت عمدہ خانقاہ پر جو توبہ کا گریز کہلاتا تہا اور متعلق اوسکے ایک قطعہ زمین کا جسکی
وسط مین ایک گریز بنا ہوا تہا اور ایک عبادتخانہ بہت خوبصورت اسی احاطہ مین تہا
وسوین اپریل کو معمارونکو واسطے مسمار کرنے عمارات مذکورہ بالا کے تعین کیا اور سامان
ان مکانونکا قسم پتہر اور شہتیر اور لوہا وغیرہ سے اپنی کوٹہی کے تعمیر مین لگایا اور ہڈیان مردون
کی جو ان مکانون مین سے نکلی تہین ایک ناتیار کہیت مین جو فقیری کا کہیت کہلاتا تہا
دفن کرادین مگر یہہ سب سامان بہی جبکہ ڈیوک مذکور کی کوٹہی کے لئے کافی نہوا تو اوسنے
مسنیار اور اکثر حصے ولی جان اور شلیمی کے گریز کے باروسے اور ڈرادمی اور لوازمہ اس
گریز کا بہی اپنی کوٹہی کی تعمیر مین صرف کیا علاوہ اسکے بارکنگ کا گریز اور ولی یورس کا
گریز علے ہذا القیاس ولی نکولاس کا گریز مسمار کیا گیا اور ڈیوک مذکور کے نئے کوٹہی مین جو
سمرسٹہہ کا گہر کہلاتے مصالحہ ان سب گریزونکا خرچ مین آیا اسی عرصہ مین پرتشطنون
نے ولی مارٹین کے مدرسہ کا گریز گرادیا اور اوسکے گہنٹے شیشہ پتہر لکڑی آینہ اور لوہا بیچ ڈالا
اور مشرق ہو یہ ایک مکان شراب خانہ بنوایا (ڈاکٹر ہیلین کی تواریخ ریغادم) واہ کیا
اچہا بدلا ہے کہ گریز مسمار کراکے شرابخانہ بنوایا جائے — بادشاہ ہنری ہشتم نے مائلس
پارٹرج نامے کے ساتہہ قماربازی مین عیسی مسیح کے گریز کے گہنٹون کی شرط بدی چنانچہ مس
مذکور نے وہ گہنٹے بازی مین جیت لئے اور اونکی دہات کو گلاکر مفید مطلب نے فروخت
کرڈالا — اور اہل پراشٹنٹون نے گریزون کی معاشون پر چڑہائیان کین اور محاصل
ان گریزونکا فضولیون مین خرچ کیا اور اپنے نوکرونکو واسطے پرورش شکاری کتون اور بازون
شکروں کہوڑون اور باغون کی تعمیرون کے لئے دیا — ان سب غارتون اور لوٹون
کے درمیان مین وے سب کتب خانے جنکا ذکر جبی بیل رودوکر ان لفظون سے کرتے ہیں
یعنے اونہون کے کتابین قرق کین اور اونکے ورق کتاب کے سیخون کے صرف مین لائے
اور انشاء نے شمعدان اور جوتے صاف کئے اور بعضی کتابین پنسارین اور صابون بیچنے والون

کے ہات بیچین اور صدہا کتاب سمندر پار جلد سازون کے ہات فروخت کین کچہہ سو پچاس
نہین بلکہ جہاز بہرے ہوئے مذہب کی کتابونکو اسطرح برباد کیا جنہین دیکہہ کر غیر قومون کو
تعجب آیا اور کہتا ہے کہ ایک سوداگر نے جس سے مین واقف تہا دو کتبخانہ فی کتبخانہ بیس روپیہ
کو خرید کیے اسیطے پہر مرات الصدق صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۹ مین لکہا ہے ۱۵۴۳ء مین لوتہر نے وِیسٹ
منسٹر مین میسنا کی ایک لڑکی پر سے شیطان اوتارنا چاہا لیکن جیسا یہودی شیطان
اوتارنیوالون پر ماجرا گذرا جنکا اعمال ۹ او باب ۱۶ مین ذکر ہے شیطان نے کودکر لوتہر پر حملہ
کیا اور اوسے معہ اوسکے ہمراہیونکے زخمی کیا استافیلس نامے ایک شخص نے جو دیکہا کہ شیطان
نے اوسکے اوستاد لوتہر کی گردن پکڑ رکہی ہے اور گلا گہونٹے ڈالتا ہے مکان سے کافور ہو جانے
کا ارادہ کیا مگر بے حواسی سے قفل در کہول نسکا آخر ایک کلاڑہی جو خادم نے کہڑکی سے
اندر پہینک دی تہی اوٹہالی اور دروازہ کو توڑ کر چنپت ہوگیا (استافیلس کی معذرت
تام صفحہ ۴۲ و ۴۳) دوسری جگہہ بلیک نامے مولف کالون کی زندگی کے بیان مین کہتا ہے کالون
بہی لوتہر کی مانند پراٹسٹنٹ مذہب کا مخترع اور پیشوا تہا علے ہذالقیاس ایل سورس
نامے مورخ ذکر کرتا ہے کہ کالون نے ایک شخص کو جسکا نام برومیس تہا رشوت دیکر اسبات
پر راضی کیا کہ تو دم سادہ کے لیٹ جانا اور مردہ کے مانند بے حس و حرکت پڑا رہنا
اور جسوقت مین تجہے پکارون کہ اسے برومیس مردہ جی اوٹہہ تو بس وہین حرکت کرکے اوٹہہ
بیٹہنا گویا مر کر جی اوٹہا اور اوسکے جورو سے بہی یہہ بات ٹہرائی کہ جسوقت تیرا خاوند جعلی مردہ
بنے تو گریہ و زاری کرنا جبکہ بطمع زر یہہ سب کچہہ ہو لیا تب کالون آموجود ہوا اور باواز
بلند پکارا کہ رو ٔ مت مین اس مردہ کو جلاونگا اور کچہہ دعائین پڑہنے کے بعد کالون
نے اوسکا ہات پکڑکے پکارا اور خداوند کے نام سے حکم کیا کہ اوٹہہ مگر برومیس کی حقیقت
مین جان نکل گئی تہی اسکی جورو زار زار نوحہ جانگداز کرنے لگے اور چلائی کہ جسوقت قرارداد
ہوا میرا خاوند جیتا تہا اور اب لتے کے مانند مردہ اور تہر سا سرد ہے پہر مرات الصادق

صفحہ ۷۰ مین ہے شاہزادی مریم کی جبین سلطنت آرائی پر اتسطنٹون سے مشہور کیا کہ اڈرمعروف ایک درونزے کی پرانی سنگین دیوار مین ایک سیح ہوتے ہیئے ہیبت عجائبات ظاہر کرتی ہے اور یہہ سیح مجید گی سے فرماتے ہے کہ آسمان سے پراسٹنٹون کو پوپ کی معتقد شاہزادی مریم کے ٹکڑے کرنے اور کاتہوڑنکو بے نام ونشان کرنیکو اوتری ہون اس بات پر چند روز لوگون نے یقین کیا مگر آخرکار دیوار مذکور کو جو گرایا تو اسکے اندر سے ایک البتہ گرفتس پراسٹنٹ ٹہگنے نکلے جسے عوام کے بہکلنے اور اندہا بنانے کے قصد سے جوف دیوار مین بیٹہا دیا تہا ہنوز یہہ عیاری ہو بہی چکی تہی کہ پراسٹنٹون نے ایک جوان ہم عمر اور ہم شکل بادشاہ اور درد ہہتے کا ڈہونڈہ نکالا اور ظاہر کیا کہ بادشاہ موت سے جی اوٹہا ہے اور اب مریم کو تخت وتاج سے محروم کرکے بادشاہ کو اورنگ نشین کیا چاہئے یہہ بادشاہ مصنوعی اکجوان فیندرسٹن نامے تہا (مارڈس انگل ریفا صفحہ ۱۰۷ و ۱۰۸) بیکر کا وقایع ڈاکٹر ہیلین کی تواریخ ترمیم دین اور اور پراٹسٹنٹ مورخونکے تالیفات کے پڑہنے سے ہم ایک توار عجائبات کا پاتے ہین جو کہ روز ترمیم دین سے واقع ہوئے اور جسے علانیہ آشکار ہے کہ خداے قادر مطلق پراٹسٹنٹ مذہب سے بیزار و ناراض ہوا منت کلامہ پیر مرات الصدق صفحہ ۷۹ مین لکہا ہے کہ حرامکاریان زناکاریان اور فحش کی ترقی (اشراست کی کتاب) اور یہہ مکروہ عیب فی زمانہ ایسے پہیلے ہین کہ فقط لندن مین کم سے کم پچاس ہزار کسبی ہے اور اسی شمار سے بیز دیجات مین (العلکہ ان کا میوشی) مخلوق روز بروز بدتر ہوتی جاتی ہے اسلئے یوحنا ۶ باب ۷۰ مین مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کو شیطان فرمایا اور متی ۱۶ باب ۲۳ مین پطرس کو شیطان کہا اور حضرت مسیح کی عیسوی یعنے مارٹین لوتہر کا صلاحکار بہی شیطان ہوا پس عیسائیون کے گناہونکے کفارہ یعنے مسیح کی مصلوبی کا باعث شیطان اور عیسائی دینکے رواج کا باعث شیطان اور عیسائی دین کے اصلاح کا باعث شیطان ہے اور حضرت عیسیٰ کا آزمانیوالا شیطان ہے متی ۴ باب اور حضرت عیسیٰ کی اسباب ہلاکت

بہشتین کو تباہ ہوئی اوسکا باعث شیطان ہے پیدایش ۳ باب ۱۵ یہانتک کہ پولس رسول کے بدنین کانٹا بہی شیطان تہا (۲ قرنتیونکا ۱۲ باب ۷) پس ایک شیطان حضرت آدم کے بہشت سے نکالے جانیکا باعث ہوا۔ اور دوسرا شیطان مصلوبی مسیح کے وسیلہ اولاد آدم کے بہشت مین جانیکا باعث ہوا لیکن خزینۃ المال لقمہ مساکین نہ طعمہ اخوان الشیاطین۔

اب فاکس کا حال سُنیے جس نے حضرت لوتہر کو الیاس او قطب وغیرہ ٹہرایا کہ فاکس کی کتاب شہیدون اور شہیدون کی سراسر دروغ ہے اور اُس بڑی جلد مین ایک روایت بہی ایسی نہین جو مکذوب مختلف ہو (ریل آف ٹرائل وغیرہ صفحہ ۹۹) جیسا کہ لکہا ہے کہ فاکس کی کتاب کے دو صفحہ پر ایکسو بیس ۱۲۰ جہوٹ پائے گئے اور الیف پارسنس جنے بغور فاکس کی کتاب کا امتحان کیا ہی کہتا ہے کہ اگر سچ پوچہو تو اُسمین کم سے کم دس ہزار جہوٹ ہیں (انگلاس کا ان فیلیکس کمپنی ۱۱۰) اتو لی وڈ ایک پروٹسٹنٹ لکہنے والا لکہتا ہے کہ فاکس نے اکثر ایسی غلطیان کی ہین کہ زندونکو شہید قرار دیا ہے۔ ازمرات الصدق صفحہ ۸۵ - پہر رسکا کو نفیسر (جسکا ذکر فاکس صفحہ ۵۱۱ وغیرہ مین ہے) یہہ شخص ایک مشہور بے شرع باغی اور خونی بوہیمیا مین تہا اور اپنے تئین قائل ورویشان خطاب دیا تہا بعد بیشمار قزاقیون اور خونون کے وبا مین مرگیا اور مرتے وقت وصیت کی کہ میری کہال کا ایک طنبور بنا ئیو کہ تمہارے دشمن اوسکی آواز سے ڈرتے ہین اور مرات الصدق صفحہ ۸۹ - کتاب مقدس کا ترجمہ جو مارٹین لوتہر نے جرمن زبان مین کیا تہا اوسکے بابت زونگلس بڑے عالم فرقہ پراٹسٹنٹ نے مارٹین لوتہر کو یون لکہا تہا اے لوتہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو تو صریح بڑا بگاڑنیوالا اور پلٹ دینے والا پاک کتابونکا ہے تجہسے ہمین کتنی شرم آتی ہے کہ ہم ابتک تیری بیحد قدر کرتے تہے اور اب ایسا ثابت کرین کہ تو ایسا ہے لتہے اور اوسکے عوض مین مارٹین لوتہر نے ترجمہ زونگلس کو خارج کیا تہا اور دین کے مقدمہ مین زونگلس کو احمق اور گدہا اور دجال اور فریبی کہتے تہے اور رگرمن صاحب اس ترجمہ کے حق مین لکہتا ہے کہ یہ ترجمہ عہد عتیق کی کتابونکا خصوصاً

کتاب ایوب اور اور پیغمبرونکی کتابونکا داغی (یعنے عیب دار) ہے اور کچھ تھوڑا انہین امور
ترجمہ عہد جدید کا بھی داغی ہے اور کچھ تھوڑا انہین اور نبسر اور اوسیا ندرین جناب مارٹن لوتہرکو
کہتے تہے کہ تونی ترجمہ غلط کیا ہے اور شافیلس اور امیرس نے اس ترجمے سے ترجمہ عہد
جدید مین چودہ سو خرابیان نکالی ہین کہ وے بدعتی ہین اور عمداً کی گئین (از مرات الصدق
صفحہ ۹۴) بیزا کا ترجمہ جسکے اہل انگلستان پیرو ہین اوسکا یہ حال ہے کہ ایکو لیپدیس
اور علمار نیرل کے کہتے ہین کہ یہ ترجمہ بہت جگہہ مین بد ہے اور بالکل روح القدس کے مخالف
اور فاضل مولی نس کہتا ہے کہ بیزا حقیقت مین عبارت متن انجیل کی تبدیل کرتا ہے اور
کاستیلیو کہ کالونی مذہب کا ایک فاضل ہے اور بقول اوسیا ندرس کے واقف اور زبان دان ہے
اپنی کتاب مین جو درباب اثبات خرابیون ترجمہ بیزا کے لکھی ہے ملامت کر کے کہتا ہے
کہ اوسکی مین سب غلطیان نہ لکھونگا اسلئے کہ اوسکے واسطے ایک بڑی کتاب چاہئے مولی نس
کہتا ہے کہ کالون نے اپنی کتاب ہارمنی مین انجیل کی عبارتونکو تہ و بالا کر دیا اور انجیل کی لفظوں کو
اندہیر کیا اور متن مین عبارت بڑہادی اور مسٹر کارلایل کہتے ہین کہ انگریزی مترجمون نے مطلب
کو فاسد کیا سچ کو چھپایا اور جاہلونکو فریب دیا اور انجیل کے سیدہے مطلب کو ٹیڑہا کیا اور
ان لوگونکو نور سے ظلمت اور سچ سے جہوٹہ زیادہ پسند ہی اتہے اور اسکے بابت اگر کچھ اور بہی
تحقیقات منظور ہو تو اس کتاب کے کلیسیا ۳ سکرمنٹ ۵ کے آخر مین دیکھنا چاہئے نقطہ
اسکے سوا انجیل مین بہی شاعرانہ مبالغے ہین کہ جو الہامی طرز کلام کے خلاف معلوم ہوتے
ہین چنانچہ یوحنا ۲۱ باب ۲۵ مین ہے پر اور بہی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کئی اور اگر
وے جدا جدا لکہے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سماتین
انتہے اور متی ۸ باب ۲۰ مین ہے ابن آدم کے لئے جگہہ نہین جہان اپنا سر دہرے انتہے
اور لوقا ۱۹ باب ۴۰ مین ہے کہ اگر یہہ (لوگ) چپ رہین تو پتہر چلّانیگے انتہے بہلا کہین آجتک
پتہر بہی آدمی کیطرح چلائے ہین اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلعم کے ہات مین سنگریزون نے

کیسی گواہی دی تھی تو مین کہتا ہون کہ پہلے وہ اون سنگریزون کی گواہی کا اقرار کرے تب پتھر چلانیکا الزام جاتا رہیگا پہر لوقا ۱۳ باب ۳۲ مین ہے کہ مسیح نے ہیرودیس بادشاہ کی نسبت کہا جاکے اوس لومڑی سے کہو الخ اگر کوئی کہے کہ قران مجید مین یہودیون کو گدہے سے نسبت دی گئی ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہان ایک مثل بیان ہوئی اور یہان اوسکو لومڑی کہا ہے پس کیا وہ انسان لومڑی تہا اور یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے سب جو مجہہ سے آگے آئے چور اور بٹ مار ہین الخ پس اسے کون الہامی کہہ سکتا ہے الہامی کلام یہہ ہے
قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى کہہ (اے محمد) ہم ایمان لائے اللہ پر اور اوس پر جو اوترا ہمپر اور جو اوترا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب اور اونکے اولاد پر الخ اور جو آگے آئے وہ تو سب حضرت عیسیٰ کے بزرگ اور اجداد تھے اونہین کو چور اور بٹ مار فرمایا اسلیے یہہ قول حضرت عیسیٰ کا ہرگز نہین ہے کیونکہ پانچوان حکم توریت ہی ہے کہ تو اپنے ماباپ کے عزت کر استثنا ۵ باب ۱۶

سکرمنٹ ۸

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ج اور چہوڑ دے اون لوگونکو کہ پکڑتے ہین دین اپنے کو کہیل تماشا اور فریب دیا ہے اونکو زندگانی دنیا نے (انعام ع۹) ازروے ترجمہ قران مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۴۴ء جو بعض علماء عیسائی نے اپنے طور کا الزام حاشیہ لکہا ہے

اب اگر کوئی کہے کہ کیا سب عیسائی باوجود علم ولیاقت کے ایسے نادان ہوگئے کہ کوئی بہی اون مین ایسا انصاف دل نہین رکہتا کہ اپنے دین کے نقصون اور اپنی کتاب کی غلطیون اور کسی سچے دین کی باتونکو دریافت کرے تو اوسکے جواب مین ہر شخص یہہ کہہ سکتا ہے کہ یونانی فیلسوفون اور اس زمانہ کے بہی بت پرست علماء کے حال پر نظر کرنا چاہیے جو دنیا مین زیادہ عالم مین زیادہ بت پرست ہین اور اسیطرح یہودیونکا حضرت عیسیٰ کی کتاب کا انکار کرنا

اور علیسائیون نے جب صلیب کا ایک لال نشان اپنے اپنے ساتھہ لیکر سنا اگیا سیو یکے قریب یروسلم چڑہائی کی تاکہ مسلمانونکے قبضے سے اوسے نکالین اوسوقت پاپات روم کے حکم سے جوکہ آپکو دنیا مین قایم مقام حضرت عیسیٰ کا کہتا ہے (ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۴۴ سطر ۳ - ۹) اس عظیم تر لڑائی مین ہر ایک علیسائی نے اپنے گناہونکی معافیکا مژدہ سنکر تمام عالم کے علیسائی کیا امیر اور کیا غریب دیس کے دیس بیت المقدس پر چڑہ گئے ہندی تواریخ کلیسیا جسکو ٹلسب بارتھہ صاحب نے المانی زبان مین لکہا اور پہر انگریزی اور اوسکے بعد ناگری مین ترجمہ ہوئی اور ۱۸۴۹ء مین کلکتہ کے بپٹسٹ مشن پریس مین چہپی اوسکے تیسرے حصہ کے ۲ و ۳ باب صفحہ ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ مین لکہا ہے کہ اوسوقت اون لاکہون سپاہ ز رونمین یقیناً کئی ہی دیندار لوگ بہی ہونگے کہ اوس لڑائی کو جائز سمجہکر اومین شریک ہوئے ہونگے لیکن سبہونکو اونہین کے موافق ٹہرانا لازم نہین آخر کو ایسی لڑائی ہوئی کہ اون لاکہون مین صرف ساٹہہ ہزار جیتے بچے اور یروسلم مین اپنا دخل کر لیا مگر مسلمانون سے لڑائی موقوف نہوئی اور تمام علیسائیونمین اس لڑائی پر جانیکا حوصلہ پیدا ہوا ایکدفعہ ایک لاکہہ لڑکون کی فوج بیت المقدس کو چل نکلی مگر ہنوز ایمان کی حد سے باہر نہ گئے تہے کہ کیسے حقنمین فوجکے غارت ہوگئے بعد اوسکے کئے بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین لیکر یروسلم پر چڑہائی کی یہانتک کہ بادشاہ رچرڈ اول نے جسکے لقب کا ترجمہ شیر دل ہے اپنے ملک سکاٹلنڈ کو بیچکر اور فلپ بادشاہ فرانس نے متفق ہوکر یروسلم پر چڑہائی کی مگر ۱۱۸۷ء مین یروسلم پہر مسلمانونکے قبضے مین آگیا اوسکے بعد انگلستان اور یورپ کے بڑے بڑے زبردست بادشاہون نے دو سو برس تک اپنی تمام طاقت سے یروسلم پر لڑائی کی اور ساٹہہ لاکہہ علیسائی ان لڑائیونمین قتل ہوئے مگر بیت المقدس پر قابض نہو سکے اونکے اوراونکی بابت جیسا قرآن مجید مین خدا نے فرمایا تہا پورا ہوا کہ انکو نہین پہنچتا کہ داخل ہون

وہان مگر ڈرتے ہوئے اونکو دنیا مین ذلت ہے اور اونکو آخرت مین بڑی مار ہے (سورہ بقر رکوع ۱۴) پس جو لوگ کہ اس لڑائی سے لوٹ کر آئے انہون نے اپنے ملک مین آکر کہا کہ ہم بہت سے تبرکات خوب جانچ کر بیت المقدس سے لائے ہین یعنے مسیح کی صلیب کے ٹکڑے اور مسیح کا خاص لباس اور وہ ہتیار جنسے مسیح کو دکہہ دیا تہا (یوحنا ۱۹ باب ۳۴) اوس ستارہ کی کرن جو پورب کے مجوسیون نے حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونیکے وقت دیکہا تہا (متی ۲ باب ۱ ــ ۱۲) یروسلم کے گہنٹونکی کچہہ آواز اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے جو آسمانی سیڑہی خواب مین دیکہی تہی (پیدایش ۲۸ باب ۱۰ ــ ۱۲) اوسکی ایک کڑہی وہی کانٹا جو پلوس رسول کو دکہہ دینے کے لئے رکہا گیا تہا (۲ قرنتیونکا ۱۲ باب ۷) اور اوسوقت کے اکثر آدمی ایسی باتونکا یقین کرکے جن مکانونمین بیہودہ خیالی اور بے اصل تبرکات رکہے تہے انکی زیارت کرنیکو جاتے تہے انتہے پس جو لوگ کہ اس ناجائز لڑائی پر گئے تہے اونکی وہ بیوقوفی مورخ کلیسیا کے بیان سے ظاہر ہے اور جو لوٹ آئے اونکی اور بہی عجیب عقل کا بیان ہے اور جو رہ گئے تہے اونکی یہہ عقل کا حال تہا غرض یہہ کہ این خانہ تمام آفتابست پہر وہی مورخ کلیسا صفحہ ۱۶۰ مین کہتا ہے کہ یہہ سنکر تعجب سے تم ضرور کہوگے کہ کیا یہہ ہوسکتا ہے کہ لوگ ایسے بیوقوف ہوجائین مگر یقیناً ایسا ہی ہے کہ اوسوقت ایسی تاریکی چہا گئی تہی کیونکہ سب لوگ خدا کے کلام کی سمجہہ اور سب طرحکا فہم کہو بیٹہے تہے تمت کلامہ تاریخ سلطنت انگلشیہ سررشتہ تعلیم پنجاب کیواسطے مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۲۵۸ مین لکہا ہے کہ انگلستان کے کل باشندے بادشاہ سے فقیر تک بڑے دن کو عجیب عجیب لباس پہنکر اور چہرے لگاکر پہرا کرتے اور ناچتے گاتے تہے اور جن لوگون کو چہرے میسر نہوتے وہ اپنا منہہ ہی کالا کر لیتے تہے اور گلی کوچون مین غل مچاتے اور ڈہول بجاتے پہرتے تہے اور بعض اوقات اسی ہیئت سے گرجا مین نماز کیوقت چلے جاتے تہے یہہ لوگ بیشتر بکرون اور ہرنون اور سانڈون کے چہرے پہنتے اور اکثر بدن پر کہالین بہی پہن لیتے تہے تاکہ پورے حیوان نظر آئین ۔ انتہے

اور پادری گرجے مین سوانگ بہرتے (یعنے بہروپی بنتے) تہے اور اسے فرینکل یعنے
اعجازی کرتب یا مسٹری یعنے اسرار کہتے تہے اگرچہ اس مذہب سے جہال کو توریت و انجیل
سے واقف کرنا تہا مگر اس مین بیہودگی بہی بہت ہوتی تہی دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۱۸
عیسائی دینمین جو کوئی ایکبار اصطباغ لیکر پہر دوسری بار بہی اصطباغ لے تو اوسنے گویا دوبارہ
مسیح کو صلیب پر کہینچا اور اسے سخت بیدینی جانتے ہین سند مین تواریخ کلیسیا کی جلد ثانی صفحہ
۱۷۴ مین لکہا ہے کہ جب والی ڈین مارک ہیرولڈ نے ۸۲۶ء مین انگلہائم شہر مین
جہان لوئیس قیصر مقیم تہا بپتسما پایا اوسوقت قیصر نے بادشاہ اور اوسکے رفیقونکو بہت سے
خلعت عطا کئے تب سے دستور ہوگیا کہ ملک ڈین مارک کے باشندے خلعت کے لالچ سے
ہر سال قیصر کے محل مین حاضر ہوا کرتے اور بپتسما لیتے تہے چنانچہ ایکسال اوس ملک کے
لوگ اسقدر اکٹہے آئے کہ سفید جامے جو بپتسما کے امیدوارونکو ملتے تہے بقدر کافی
تیار نہوئے قیصر نے حکم دیا کہ پادری لوگونکے گرجے والی پوشاک لیکر اوس سے بنا دین ایک
اہل ڈین مارک نے جو عالی خاندان تہا وہ پیراہن پاکر پہنا لیا اور پانیسے نکلکر بہت خشم مین
کہا کہ اب تک مین نے بیس بار اس جگہہ مین بپتسما لیا ہے اور ہر وقت اچہا جامہ پایا ہے مگر اب کی
دفعہ مجہے ایسا چیتہڑا ملا جو ہرگز سپاہی کے لایق نہین بلکہ سور کے پالنے والے کے لایق ہے
اتنے بس عالی خاندان لوگون مین اس زمانہ کے اسقدر جہالت اور بیوقوفی تہی تو کمینون
مین کسقدر زیادہ سمجہنا چاہئے اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ سور پالنے والے فرنگستان مین بہی
قدیم زمانہ مین کمینے گنے جاتے تہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸ سطر ۶ و ۷ و ۸ مین لکہا ہے کہ کرسٹیانون
کی عقل ایسی بگڑ گئی اور بہت بگڑتی جاتی تہی کہ اونکو کرستیان نام کے بت پرست کہنا
چاہئے اور صفحہ ۱۲۳ سطر ۵ و ۶ مین لکہا ہے کلیسیا جیسے روز بروز بڑہتی گئی ویسیہی نئی نئی
باتونکو جو حواریون کے وقت مین نہین تہین جاری کرنیکا موقع ملا پہر صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے
حواریونکے زمانہ کے بعد جیسے کلیسیا کی اقبالمندی بڑہتی گئی ویسیہی ظاہر ہے کہ پاکیزگی اور

روحانی طاقت اوسکی بہت گہٹتی گئی انتہے گاڈفرے ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۳۳ مین لکہتے ہین کہ پادری اور اعلے پادری مسیح کے نتہنون تلے کی بدبو ہوگئے تہے اب محمدؐ نے اونکے دور کرنے سے اپنے آپکو ایسا عمدہ انجیل کا معتقد عیسائی بنایا کہ ہمنے اوسوقت سے آجتک کوئی نہین دیکہا (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۷ دفعہ ۱۳۳ مطبوعہ ۱۸۵۲ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۳۹ مین ہے کہ نوین صدی عیسوی مین از راہ معیت کے ایک عورت پوپ ہوئی — اور بڑے ہی حسن تدبیر سے تین ۳ برس تک کلیسیا کا انتظام کرتے رہے یعنے اوسوقت تک جبکہ اوسکی عورت ہونیکا حال لڑکے کے جننے سے کہلگیا تہ کے نظم و نسق تک اس حادثہ کو کاتہولک غیر قابل الاعتماد جانتے تہے اور نہ یہہ کہ اس بات سے کلیسیا کی کچہہ اہانت تہی انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۴۴ مین لکہا ہے کہ علمائے دین کے ان حسدون اور جہگڑون کے سبب جوکہ اقتدار کے لئے اونمین برپا تہے دین مسیحی کو اوسکے معلمون کے اعمال و تعلیم سے بہت ہی ضرر پہونچا دنیوی ہوا و ہوس اور بے قید استیعاب لذات اور از بس جہالت علمائے دینکے گویا کہ شعار رہتے اور دینی عہدونکا علانیہ بکنا اسکا سبب پڑا کہ وے عہدے نالایقون اور لچون کے ہات لگین انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۲۰ مین ہے کہ چوتہی صدی عیسوی مین پہلے پہل ملک مصر مین عیسائیون مین رہبانیت شروع ہوئی اور وہان سے سارے مشرق اور افریقہ کے اکثر ملکون مین اور روم مین پہیل گئی انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے کہ پانچوین صدی مین ایک دیوانہ فرقہ اسٹائیلٹس یعنے اسطوانہ نشاد نکلا اور اوسکا یہہ رویہ تہا کہ مختلف ارتفاع کے اساطین پر ساری عمر کاٹین اور سریا والے سیمیون نے ساٹہہ ہات کے ہیل پر پینتیس ۳۵ برس کاٹے اور اوسی پر مر گیا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۶۸ مین لکہا ہے کہ ولایت اوس مین آٹہوین صدی مین (۲۰۰) مسیحا مرد و جمع ہوا

سیحی ہونے کے بعد ہالی سویڈن نے نویں صدی عیسوی میں پہر بت پرستی اختیار
کی اسیتے روہن تواریخ کلیسیا کے جلد ثانی صفحہ ۲۰۵ امین لکہا ہے کہ انگلستان کے
پادریون مین ایسے جہالت پہیل گئی تہی کہ اوس بڑی مجلس مین جو ۱۱۴۴ء کو شہر ورسس مین
جمع ہوئی ایک اسقوف اور ایک بزرگ اپنا اپنا نام تک نہ لکہہ سکے اشتے یعنے بالکل لکہنا
پڑہنا نجانتے تہے کیونکہ تواریخ کلیسیا کے اسی مقام سے معلوم ہوتا ہے کہ دولتمند ہونا ہمارے
عہدہ ملنے کا عین وسیلہ ٹہرا تہا یعنے دولتمند ہونیسے پادریکا عہدہ ملتا تہا نہ یہ کہ عالم ہونیسے
اور گرجون مین مردہ ہو کی بتیان جلاتے تہے (روہن تواریخ کلیسیا جلد ثانی صفحہ ۱۵۴)
اور مردے کی نجات کے لئے معفو نامے اس مضمون کے کہ ہمنے اسکے گناہ بخشے اور اب
بہشت میں اسکو جگہہ دی جائے کلیسیا سے لکہے جانیکا دستور سیکڑون برس تک جاری رہا
پہر اوسی تواریخ کلیسیا کے جلد ثانی صفحہ ۱۴۰ امین لکہا ہے کہ دینداری گہٹنے کے جو احوال
اوپر مرقوم ہوئے کم تعجب کا باعث ہونگے جسوقت خیال کرین کہ اون ممالک کے باشندے
پہلے بت پرست تہے پر بڑا تعجب ہوتا ہے جسوقت قدیم کلیسیا پر نگاہ کرین اور اوسکے
درمیان دینداریکا وہی زوال پاوین جو اون نومریدون مین ہوا اونکے درمیان بیدینی مثل دریا
بہہ گئی تہی اور جہانتک صدی بہ صدی گہٹتی رہی اوسکی تہاہ اور بہی گہری ہوئی پہر صفحہ ۱۷۰
مین لکہا ہے روم کی کلیسیا کی (جو تمام کلیسیا ونکی مالکہ ملکہ ہے) کیسی خوفناک صورت
ہوئی جب دار السلطنت کی مالک فاحشہ عورتین تہین اور اسقوفونکا درجہ اونہین کی مرضی کے
مطابق اونکے عاشقونکو ملا بلکہ پاپا صاحب خود اونہین کے کہنے سے مقرر کیا گیا پہر اوسی
تواریخ کلیسیا کی جلد ثانی صفحہ ۲۶۷ امین لکہا ہے قولہ ایک لاطینی مثل ہے جسکے یہہ معنے
بادشاہ ویسی رعیت جس حال کہ کلیسیا کے منتظمونکے درمیان اسطرح بے انتظامی
بیدینی موجود رہتی تو کیونکر چہوٹے عہدونکے پادریونکے بہتر حالکی اُمید رکہین بارہا ایسا
اتفاق ہوا کہ اسقوفون وغیرہ کلیسیا کے درجے وارونکے عہدے آشکارا فروخت ہوے

تھے اور لوگ فقط اس لحاظ سے مول لیتے تھے کہ اونکے وسیلے سے اپنی دولت بڑھاوین چھوٹے درجے کے پادری اکثر ایسے بیعلم تھے کہ کتابونکو مشکل سے پڑھ سکتے بلکہ عبادت کے وقت نماز یاد سے پڑتے اور بعضے تھے جنسے اتنا کام بھی مشکل سے ہوا اسقفو نمین سے بعضے تھے جو ہتھیار باندھ کر سپاہگری کرتے انتھے فورموسس کی وفات کے بعد اوسکے مدعی پوپ استیفان ہفتم نے اوسکی لاش کو قبر سے کھدوا منگوایا اور اوسے اُسقف کی پوشاک پہنا اوسکے جرایم کی تجویز کر اور مجرم ٹھہرا اوسکا سر کاٹ کر دریا سے تبر مین لاش کو پھینک دیا فورموسس کے دوستون نے اوسکی لاش کو جال سے اوٹھایا۔ ایک دوسرے پوپ جسے سرجیس ثالث نے اوس کمبخت کی لاش کو پھر اوکھڑوا منگوایا اور دوسری بار اوسے دریا مین پھینک دیا دو بدذات عورتین ماروزیا اور تھیوڈورا کئی سال تک دربار پوپ کا کاروبار کرتے رہین اور مقدس پطرس کے تخت پر اپنے دو آشناؤن (یا اونکی اولاد السفاح) کو مقرر کیا انتھے (از لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴۷) اون ایام مین کہ جب علماء دین ایسے فاسق تھے کہ اوس زمانہ کی تاریخ بغیر ہیبت و کراہیت کے نہین پڑھی جاسکتی ہے پوپ کا عہدہ اکثر نیلام پر چڑہایا جاتا تھا بینیڈکٹ ہشتم اور یوحنا نوزدہم دو لڑن بھائیون نے ایک کے بعد ایک نے مقدس پطرس کے تخت کو نیلام مین مول لیا اور تا کہ تخت مقدس اونہین کے خاندان مین رہے اونکے دوستون نے بینیڈکٹ نہم کے لئے خریدا کہ جسکی عمر اون دنون بارہ برس کی تھی (ایضاً صفحہ ۴۹) جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب جسکا ترجمہ موید الاسلام ہے مطبوعہ ۱۸۷۳ع صفحہ ۱۲۱ و ۱۲۲ مین لکھا ہے کہ ۱۶۰۳ع مین بادشاہ انگلنڈ جیمس اوّل نے اپنی کتاب جنّی کو تیسری دفعہ چھپوایا اس کتاب مین بادشاہ نے جنون کے رسمون اور چڑیلون وغیرہ کے سازشون اور پہچان کی ترکیب لکھی ہے اور پھر یہی لکھا ہے کہ اونہین سزا دینا ضرور ہے۔ پارلیمنٹ نے اوس زمانہ مین ایک قانون جاری کیا جسمین جادوگرون کیواسطے وہی سزائین لکھی تھین جو بادشاہ نے

اپنی کتاب جنتی مین جو بنگی ہین اور اس قانون کی تعمیل بڑی سرگرمی سے کیجاتی تہی سیعرا
اس بادشاہ کے تخت نشینی کے زمانہ سے سترہوین صدی کے آخر تک تین ہزار ایک سو
آدمی گریٹ برٹین مین جادوگری کے الزام کے سبب قتل ہوئے اگرچہ اس تعداد کا کسیکو
یقین نہ آئے مگر یہہ بالکل سچ ہے ان لوگون مین جو اسطرح مارے گئے وہ دو عورتین
بہی شامل تہین جنہین ہیل صاحب جج کلان نے اونکی دشمنونکی اس بیان پر پہانسی دلوادی
کہ اونہون نے تین بچہ پر جادو کیا ہے اور وہ بچے ایسے بیمار ہین کہ وہ کچہری مین نہین حاضر
کئے جاسکتے مگر جب تک وہ دو عورتین پہانسی پاچکین اوسکی دوسرے دن تینون بچے
جج صاحب کے سامنے صحیح و تندرست حاضر ہوئے اور الزام لگانیوالون نے بیان کیا کہ
جنہین اون دونون عورتون کو پہانسی ملی اوسی دم یہہ بچے اچہے ہوگئے ۱۶۲۵ء مین
جیمس اول نے انسٹہ ۲۹ برس کی عمر مین انتقال کیا — اور تاہم اس نحوسی بادشاہ کو جسے
مورخون نے عیسائی ملکون کا نہایت عقلمند الو لکہا ہے اور جسے مکولیصاحب کے قول کے
موافق خداتعالے نے تخت پر اسواسطے بٹہایا تہا کہ دنیا کو یہہ معلوم ہوجائے کہ الٰہی آدمی
کو بادشاہ نکرنا چاہئے اسوقت کے کین بری شہر کی آرچ بشپ نے یہہ کہا کہ بے شبہہ جو کچہہ
حضور اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہین روح اللہ کی خاص مدد بغیر نکلنا ناممکن ہے —
موئف میکش صاحب کی تاریخ ترقی علم جلد دوم صفحہ ۱۳۱ — اس مصنف کا قول ہے کہ
اس زمانہ مین بڑے جادو کے الزام لگانیوالے اشخاص مندرجہ ذیل تہے اسکاٹ لنڈ
کا جیمس و پوپ انوسنٹ و متہم ناسپر تکر بورڈی لس و ہوس فیس اسی زمانہ مین ۱۶۱۰ء
پرتگال کے محکمہ تحقیقات مذہب نے ایک انگریز کے گہوڑے کو پہر اکر اس الزام پر جلوا
دیا کہ یہہ جو اوچہلتا اور کودتا ہے یہہ بغیر شیطان کی مدد کے نہین ہے پادری اسکا لقماب
مفسر سومن تفسیر انجیل نے مجہسے بیان کیا کہ امریکہ کے ایک شہر مین کسی عیسائی دیندار صاحب نے
مشہور کیا کہ چند روز کے بعد مسیح کا آسمان سے نزول ہوگا اور اوسکے لئے دن اور تاریخ

مقرر کر کے بتلا دیا لوگونکو اسکا اسقدر یقین ہوا کہ اپنے مال و اسباب سے دل برداشتہ ہو گئے خوب خرچ کرنا اور خیرات دینا شروع کر دیا یہہ سمجہہ کر کہ اب دنیا مین رہنے سے کیا کام ہے بہشت مین چلکر رہینگے اور ایک صاحب نے اپنا سارا گہر لٹا دیا اور آسمان پر پہنکر جانیکے جامے بیچنے کی دوکانین بازار مین قایم ہو گئین کثرت سے وہ جامے بکنے لگے جامونکے خرید و فروخت کا خوب بازار گرم رہا اور اوسدن کہ جسمین مسیح کا آنا ٹہر گیا تہا سب نے آسمانپر جانیکے لئے ہر طرح سے آپ آپکو طیار کیا اور شام سے اپنے اپنے مکانونکی چہتونپر وہ جامے پہنکر جا بیٹہے کہ یہین سے آسمانکو روانہ ہونگے اتفاقاً اوس رات کچہہ ابر آگیا اور بادل گرجا (اول تسلونیقیونکا ۴ باب ۱۶ و ۱۷) اور بہی زیادہ سبکو یقین ہوا کہ خداوند کا پیش خیمہ آیا اور خدا کا نرسنگا ہونکا گیا اب مسیح کا آنا جلد ہوا چاہتا ہے سب نے پکارنا شروع کیا کہ اے خداوند جلد آ اے خداوند جلد آ (مکاشفات ۲۲ باب ۲۰) غرضکہ اسی طرح اوس ابر کیطرف پکارتے پکارتے خلق سوکہہ گیا اور صبح ہو گئی تب تو چہرے فق ہو گئے اور آنکہون مین اندہیرا چہا گیا اور آسمان بہی صاف ہو گیا تہا تب کہل گیا کہ سراسر بیوقوفی کے دریا مین ڈوبے تہے گہر بار لٹا دینے کی شرم سے پانی پانی ہونے لگے آسمانپر جانیکے جامے زمین مین سما جانیکے لئے کفن ہو گئے مسیح کا انتظار اشد من الموت ہو گیا اونہون نے تو دنیا مین مردے زندہ کئے تہے اور یہہ جیتے جی مر گئے ٥ وہ رات صبح ہوئی تا لہہ آزار کسکا تہا ٭ قیامت آگئی عیسی کے انتظار کیساتہہ ٭ مرات الصدق مولفہ پادری بیڈیلی صاحب اور ترجمہ طامس انگلس صاحب حسب ارشاد پادری مریا انجلو صاحب چہاپہ گوالیار ۱۸۵۱ع صفحہ ۲۵-۲۹ مین لکہا ہے کہ شروع سلطنت بادشاہ ہنری ہشتم مین انگلنڈ کے باشندے کل کاتہولک تہے مگر جبکہ پوپ نے اسی شہزادی کے طلاق دینے اور دوسرے سے جیسا کہ بعضے روایت کرتے ہین یعنی اوسکی بیٹی سے شادی کرنے کی اجازت نہ دی بعد اسکے یہہ بادشاہ دین و سلطنت کا

بنانے والا ٹہرا اور نیا ایمان بنانا شروع کرکے عبادت کی نئی طرز ڈالی اوسنے طرز عبادت
کو اتنے متفاوت نقشون مین بدلا اور ایسا متواتر اور جلد جلد بدلا کہ مخلوق اوسکی پیروی
مین قاصر رہے اور ان کمی بیشیون سے جو ہنری نے خاص اپنی ذات سے قوم کے طرز
ایمان مین کہین ہتوڑے تہے یہ جانتے تہے کہ کیا خیال کرین اور کس چیز کا اقرار کرین
یہہ لوگ اگرچہ اوسکی تعلیمونکی پیروی کرنیکو تیار رہتے ہے گو وہ تعلیمین کیسی ہی ذلیل اور باہم مختلف
تہین مگر بسبب اسکے کہ وہ ہمیشہ اونہین بدلتا تہا وے بمشکل اوسکا تعاقب کرسکتے تہے
ایسا جلد کہ جیسا وہ اونکے آگے بڑہا جاتا تہا (ڈاکٹر گولڈ اسمتہہ کی تاریخ انگلستان صفحہ
۱۶۔۱۳) اسکے مرنیسے پیشتر اوسنے اور اوسکے نئی پروٹسٹنٹون نے ایمان اور عبادت
کا نقشہ بنایا اور جو کوئی اوس نقشہ پر عمل نکرے تو اوسکے لئے زندہ جلایا جانا سزا تہی۔
(ریوس کی تاریخ گزیر جلد ۳ صفحہ ۲۔۱۳) یہہ نقشہ عبادت کا پارلیمنٹ کے حکام سے
سنہ ۱۵۴۷ع مین بدلا گیا سال آیندہ سنہ ۱۵۴۸ع مین اڈورڈ ششم نے بارہ بشپ اور
بارہ پادریون کی کمیٹی کو حکم دیا کہ عبادت کا دوسرا نقشہ بناوین اور سنہ ۱۵۵۲ع مین اونہون نے
اپنی عبادت کا طور بدلا اس اتفاق مین اکثرون نے خیال کیا کہ یہہ پہلی ترمیم نے عبادت
کے طرز کو کامل کیا ہوگا مگر افسوس کہ سنہ ۱۵۵۹ع مین ملکہ الزبتہہ عبادت کے طریق
بنانے مین دست انداز ہوئے اور اوسنے ایک عجیب کمی بیشی کی ۔ بادشاہ جیمس اول
نے سنہ ۱۶۰۳ع مین پہر نماز کا دستور بدل ڈالا اور بعد اوسکے سنہ ۱۶۶۲ع مین بادشاہ
چارلس دویم نے پہر اوسے تبدیل کیا اور آخرکار سنہ ۱۶۸۹ع مین پراٹسٹنٹون نے پہر
اپنی عبادت کی راہ و رسم کو بدلنے کا ارادہ کیا مگر پیشتر اوس سے کہ کام انجام کو پہونچے
تہک گئے اور عاری آگئے (دیکہو ڈوڈ کی تواریخ گزیر جلد ۱ صفحہ ۳۵۵ و تاریخ
انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتہہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۱۰۰) جبیر ڈاکٹر ہیویلیٹن نے کہا
کہ یہہ اصلاح اور لوٹ پلٹ مانند ایک لنگور کے تہی جو نہین جانتا کہ اپنی دم کو کسطرف

پہیرسے اپنے تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۸۰ مین ہے کہ اس بادشاہ ہنری ہشتم کے تلون نے جو رنگ نکاحون کے معاملہ مین دیکہا یا وہی گل امور مذہب مین کہلا تہے اب اگر کوئی عیسائی کہے کہ مسلمانون مین بہی شیعہ اور حنفی اور شافعی وغیرہ کچہہ کچہہ بظاہر عبادت کے طریق مین اختلاف رکہتے ہین اگرچہ یہہ اختلاف وہ نہین ہے جیساکہ پروٹسٹنٹون مین ہے لیکن اوس اختلاف کو بہی ثابت کرنا چاہئے کہ کسی بادشاہ اسلام نے مسلمانون کے دستور عبادات مین تبدل کیا تہا جیساکہ عیسائیون مین کیا گیا

فلپ ملانکتہن نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہا ہے کہ ٹرگین مین مینے سنا واعظ لوگ انجیل کو چہوڑ ارسطو کی دانائیونکا وعظ کرتے تہے اور مین نے استطگارڈ شہر کے ایک عبادتخانہ مین ایک واعظ (یعنے پادری) سے یہہ بہی سنا کہ اگر انجیل کہی کہو جاسے تو ارسطو کی دانائیونکو یاد رکہنے سے کلیسیا کو وہی فایدہ ہوگا جو انجیل سنے ہوتا از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۶۱ پہر اوسی تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۲۶۵ مین لکہا ہے کہ پاپا صاحب نے آپ ہی عفونامہ کا مطلق اختیار اپنے ہات مین لیا اور وہ ایسے عفونامونکو روپے لیکر یا کسی قیمت پہ بیچا کرتا تہا ۔

روم کے حاکمون نے جو عفونامے اسطرح بیچنے کا دستور جاری کیا اوسکا ایک پہل یہہ تہا کہ محتاج لوگ جنہین مول لینے کا مقدور نہتا اونہین کچہہ تسلی نہین ہوتی تہی یہہ دہوکہا وہ ہی یہان تک بڑہ گئی کہ لوگ جانتے تہے کہ جو لوگ راہبونکا لباس پہنتے سو اونکا سا ثواب بہی پاتے ہین اسلئے اکثر بادشاہ اپنے مرنے کے وقت وصیت کرتے کہ ہمکو راہبونکا لباس پہنا کر دفن کیجیو انتہے انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۳۱ شمولہ مخزن مسیحی نمبرہ جلد ۲ مطبوعہ سنہ ۱۸۷۱ع مشن پریس الہ اباد مرتبہ پادری جے والش صاحب مین لکہا ہے کہ لوگ معہ خادم دینون اور درویشون کے محض نادان اور باطل پسند ہوگئے تہے اونہون نے مورتون اور تصویرون اور تبرکات کی چیزونکا پوجنا شروع کردیا ۔ اسکے سوا اسوقت

کے خادم دینون کا بہی یہہ مقولہ تہا کہ اگر لوگ ہمین زر نقد دین تو اس سے بہی اونکے
گناہ معاف ہو سکتے ہین ایسی ایسی وجہون سے لوگ یہہ باطل خیال کرنے لگے کہ ہم
کیسے ہی گناہ کبیرہ کیون نکرین اگر ہم خادم دینونکو زر کافی دے دین تو خدا ہمین اوسکی
سزا نہ دیگا کہتے ہین کہ اوس زمانہ مین ایک دولتمند تہا جسنے اپنے گناہونکی معافی کے
لئے کثرت سے روپیہ دیا تہا یہانتک کہ وہ ایکدن یہہ کہنے لگا کہ اگر مین تین سو برس تک
جیتا رہون (اور گناہ کئے جاؤن) تو بہی وہ روپیہ جو مین نے دیا ہے میرے گناہون
کی معافی کے لئے کفایت کریگا انتہے

پہر انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۰۱ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۳ جلد ۴ مطبوعہ مارچ سنہ ۱۸۷۱ء مین
لکہا ہے کہ اونکے پیشواے دین اور درویش — لوگونکو اور بہی بڑا بہکانے مین اونکی
مدد اور تائید کرتے تہے وہ خود تصویرون کے آگے جہکتے اور مقدسون اور
فرشتون سے دعا مانگتے تہے علاوہ اسکے اونہون نے مقدسون کی ہڈیان جمع کرکے
اونکا نام تبرک رکہا اور اونکو لیکر عبادتگاہونکے اندر سونے اور چاندی سے منڈہے
ہوے صندوقونمین ایک بڑے تکلف کے ساتہہ بند کیا اور ریاآمیز دعوے کرکے اس
بات کو مشہور کیا کہ ان ہڈیون مین اب بہی معجزہ دیکہلانیکی قدرت ہے انتہے پہر انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۹ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۷ جلد ۴ مطبوعہ جولائی سنہ ۱۸۷۱ء مین ہے کہ
شلاق باز یعنی اپنے اوپر کوڑے مارنے والے لوگ پہلے سنہ ۱۲۶۰ء مین ملک اطالیہ
مین نمود ہوئے اور چند عرصہ کے اندر یورپ کے قریب تمام ملکون مین پہیل گئے ان
لوگونکا یہہ قاعدہ تہا کہ زن و مرد امیر و فقیر سب کے سب ایک ساتہہ ملکر اور ایک بڑا
غول ہوکر سڑکون اور میدانون مین عنقریب برہنہ اپنے کو چابک سے پیٹتے اور چیخ مارتے
ہوے دوڑتے چلے جاتے تہے لیکن شاید تم پوچہو کہ کیا وہ سب کے سب پاگل تہے
نہین بلکہ اس بات کے کہ ہمین اونکا یہہ مقولہ تہا کہ ایسا کرنے اور اپنے اوپر سختی اوٹہانے

سے ہم خدا کے منظور نظر ہونگے اور ہمارے سب گناہ معاف ہوجائینگے انتہٰے

پہر انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۴۴۳ مشمولہ مخزن مسیحی نمبرہ ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۷۱ء مین ہے کہ ۱۸۷۰ء مین ہلدبرانڈ نے جو گرگوری ہفتم بہی کہلاتا تہا تمام خادم دینونکو مجرد رہنے کا حکم دیا تہا اور اونکو جو عیالدار تہے اپنی جورونکو چہوڑ دینے اور اونسے کچہہ سروکار نرکہنے کا حکم ناطق دیا انتہٰے حال مین ایک ٹکٹ اون ٹکٹون مین سے بڑی قیمت پر بکتی آیا جسے بیان کرتے ہین کہ پوس نے قرنتیون کے نام والے خطوطون لگایا تہا (انڈین آمنی بس مطبوعہ ماہ جون ۱۸۷۶ء نمبر ۱۴)

پاینر مطبوعہ ۲ نومبر ۱۸۷۶ء مین لکہا ہے کہ مسٹر برلیس صاحب جو ایک بیرسٹر انگلستان کے تہے وہ کوہ ارارات پر گئے تہے یہہ وہ پہاڑ ہے جہان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جاکر ٹہری تہی یہہ کشتی اب بہی وہان موجود ہے اور اوسمین سے ایک پرزہ اپنے ہمراہ لائے تہے اب ایک کمپنی انگلستان مین قایم ہوئی ہے کہ اوس کشتی کو جسطرح ہوسکے وہانسے لاوے (اوودہ اخبار نول کشور مقام لکہنؤ مطبوعہ ہشتم نومبر ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۹۸۴ کالم ۳ نمبر ۱۳۵ جلد ۱۸ مطابق بستم شوال ۱۲۹۳ ہجری) (پاینر کے اڈیٹر پادری صاحب ہین جو لارڈ بشپ ہوگئے ہین)

اندلجنس گناہون کی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تہی جسکا یہہ مضمون تہا اسے فلانے ہمارا خداوند یسوع مسیح تجہپر رحم کرے مین حواریونکی نہایت مقدس اقتدار سے جو مجہکو سپرد ہوا تجہکو کلیسیا کی اوس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے جنکا تو مستوجب ہوا ہے بری کرتا ہون علاوہ اسکے اون تمام زیادتیون اور تقصیرون اور گناہونسے جو تجہ سے سرزد ہوئے ہین کیسی ہی کیون نہ بڑے ہون اور کسی سبب سے وقوع مین آئے ہون اگر وہ ساری خطائین پوپ ہمارے مرشد کی معافی کے لئے رکہے گئے ہون مین ساری نالیاقتی کے نشان اور بدنامی کے داغ جو جو تجہپر اسوقت تک ہوئے ہون مٹاتا ہون اور

اور تکلیفات کو جو تو اعراف میں پاوے میں دور کرتا ہون کلیسیا کے تمام سکرمنٹ
میں تیرا حصہ نیا قایم کرتا ہون اور پاؤن کی گرہ میں تجہکو شامل کرتا ہون اور اوس پاکی
اور نیکنامی میں جو اصطباغ پانے کے وقت تجہکو حاصل تہی پہر داخل کرتا ہون پس مرنیکے
وقت سب دروازے جس سے گنہ گار رنج و سزا میں داخل ہون تیرے لئے بند ہو جاوینگے
اور اوسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کو جاتا ہے تیرے واسطے کہولا جاے
اور اگر تو بہت برسون کے بعد مرے تو یہہ معافی تیری زندگی کے آخر ساعت تک
قایم رہیگی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے آمین دستخط فرایر جان ٹیزل کمشنر
اور شہر ناصرہ میں اوس خانقاہ کے گرجے کے اندر جو حضرت مریم کا مکان مشہور ہے پادری
لوگ ایک سوراخ دیکہلاتے اور کہتے ہیں کہ عیسی لڑکپن میں اپنے دشمنون سے بہاگ کر
اسی میں چہپا تہا جو حاجی کہ اس گرجے کی زیارت کرتے وہان سے کچہہ ریزی تور کر لاتے
ہیں اس دستور سے وہ مقام کچہہ بڑہ گیا ہے۔ اور ایک بڑا پتہر ہے جسے وہ کہتے ہین
کہ اسپر عیسی اور بارہ حواریون نے کہانا کہایا تہا اوس پتہر کے ارد گرد ہی ایک گرجا لوگون
نے تعمیر کیا ہے اور اوس گرجے کی دیوار پر پاپا صاحب کا ایک سارٹیفکٹ ہے جسکا
مضمون یہہ ہے کہ یہہ دوامی روایت ہے جو سب پوربی اطراف میں جاری چلے آئے
یہہ وہی میز ہے جسپر خداوند مسیح اور اوسکے شاگرد کہانا کہاتے تہے اور پاک روم والی
کلیسیا اون لوگون کو جو اسکی زیارت کرین سات برس تک گناہون کی معافی دیتی ہے
بشرطیکہ وہان جاکر خداوند کی دعا پڑہے اور کہے کہ اے مریم پسندیدہ سلام تجہپر اوسکے
ساتہہ یہہ شرط ہے کہ وہ شخص دیندار ہو انتہی از الکتاب کے مقامات المعروف
چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع ترجمہ پادری شیرنگ صاحب صفحہ ۱۴۱ و ۲۴۲ یہہ عجیب بات ہے
کہ ہنوز اوسکی صحت کامل طور پر ثابت نہین اور صرف پوربی روایت پر سات برس
کے گناہونکی معافی دے دی اس مقام پر حضرت عیسی کا وہ قول جو لوقا ۱۸ باب ۸

مین لکھا ہے کیا ہی صادق آتا ہے کہ کیا ابن آدم زمین پر آکر ایمان پاویگا انتہٰی
اور کتاب کے قلّت کا یہ حال تہا کہ جسوقت زمین کاغذ وچہاپہ نکے ایجاد ہونیکے سبب کتاب لکڑی کی
تختیون پر یا میشی یعنے چمڑے پر ہاتہ سے لکہتے تہے (یسعیاہ ۳۰ باب ۸) اور نہ
صرف توریت بلکہ انجیل کا بہی یہی حال تہا ہندی تواریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ جب عیسائی
سفر کرتے اور کتابیں کو لیجاتے تو اون سب تختیونکو جنپر کتاب لکہی ہوتی بوجہہ باندہکر پیٹہہ پر
لاد لیتے تہے اور جب کاغذ ایجاد ہوچکا تہا بعد اوسکی بہی ۱۲۷۴ء عیسوی مین کاغذ پر ہاتہ
سے لکہی صرف انجیل کے ایک کتاب یعنے متی یا مرقس یا لوقا وغیرہ کے تین سو تیس روپیہ
قیمت پر فروخت ہوتی تہی ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۶۱ اور کل مجموعہ عہد جدید یعنے
انجیل کے پوری ایک جلد پانسو روپے کو رہن ہوتی تہی انتہٰی تاریخ سلطنت انگلشیہ
صفحہ ۳۷۵ کے آخر مین ہے کہ چونکہ اُسوقت بہی (یعنے چہاپہ جاری ہونیکے بعد سولہوین
صدی مین) ان کتابون کی قیمت گران ہی تہی اسواسطے کئی گہرون کے آدمی ملکر ایک
نسخہ خرید لیتے تہے انتہٰی مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ ممبئی ۱۸۶۸ء صفحہ ۷۴ مین پادری
والش صاحب فرماتے ہین کہ چودہوین صدی سے پیشتر ہزار ہزار روپیہ بیبل کی قیمت
تہی انتہٰی ایک تاریخ مین جو ۱۸۵۰ء مین بلدہ لندن مین مطبع چارلس ڈالین صاحب مین
چہپی مذکور ہے کہ اگلی زمانہ مین لوہی یا پیتل یا ہڈی کے سلائی سے سیسی یا لکڑی یا موم
وغیرہ کے تختیون پر لفظونکے نقش کہودا کرتے تہے اور پہر سب سے پہلے مصر والی
درخت پیپرس کے پتی ان تختیونکے بدلے کام مین لائے پہر شہر پرگمس مین خس کے
وصلی ایجاد ہوئی اور آٹہوین صدی مین روئی اور ریشم سے کاغذ ایجاد ہوا اور تیرہوین
صدی مین کپڑے سے بنایا گیا اور قلم کا ایجاد ساتوین صدی مین معلوم ہوتا ہے اور اگلی زمانہ مین
کتاب ایک ہی طرف لکہی جاتی تہی اور لپیٹ کر رکہتے تہے اور کہولنے کے وقت بڑی جگہہ
درکار ہوتی تہی بعد اوسکی مربع ورقون پر دو طرفہ لکہنا شروع ہوا پس اس بات سے واضح

کہ نسبت اس زمانہ کے اگلے زمانہ مین لکھنا اور ترجمہ کرنا اور پڑھنا اور کتاب کو حفاظت سے
رکھنا بہت ہی مشکل تھا اور جعل اور تحریف کا ہو سکنا خواہ ارادہ بد سے ہو یا اور سبب سے
اوس وقت کی کتابون مین بہت ہی آسان تہا اور خرابیون مذکور کے سبب سے سب سے
زیادہ توریت اور انجیل مین اوسکی قابلیت بلحاظ ملحدونکے تھے اسلئے پس دیکھو کہ بلحاظ
خرابیون مذکورہ کے خود یہہ مورخ عیسائی اقرار کرتا ہے کہ ملحدونکو بڑی گنجایش تحریف
اور جعل کے توریت اور انجیل مین تھی اور کچھہ اس مورخ پر موقوف نہین رسمون مذکورہ
کا اور مورخ لنگر بھی بھی اقرار کرتے ہین اور جو پانچون کتابین موسیٰ علیہ السلام کی چودہ سو
برس پہلے ولادت مسیح علیہ السلام سے لکھی گئین تھین اور ساتوین صدی تک کاغذ
ایجاد نہوا تہا پس زاید دو ہزار برس سے نسخے توریت کے اور اسیطرح مدتون دراز
تک نسخے اور کتب عہد عتیق کے اور قریب سات سو برس تک نسخے انجیل کے کس قلت
سے پائی جاتی ہونگے اور کسقدر راہین ملحدونکو گنجایش جعل اور تحریف کے ہو گئے
سیر الاسلام کے صفحہ ۷ مین لکھا ہے کہ وہ ملک جو علم اور عقل سے بہرہ رکھتے تھے کاغذ
روی کا جب تک عرب والون نے سمرقند کے لوگون سے یہہ فن سیکھا تہا نہین جانتے
تھے اسلئے اس سے ظاہر ہے کہ اور ملکون والون نے اہل عرب سے بھی مدت کے بعد
کاغذ کا بنانا سیکھا
اسکی سوا پاپا صاحب کے حکم سے ہر شخص انجیل اپنے پاس رکھہ نہین سکتا تہا صرف
بعض پادریونکے سوا ہندی تواریخ کلیسا صفحہ ۶۲ مین لکھا ہے لوگونکو دینی کتاب کا
ہم پہونچانا نہایت مشکل تہا تو بھی دینی کتاب کا پڑھنا جو کتنی ہی بار منع ہوا تہا اس سبب سے
اور بھی مشکل تہا سنہ ۱۵۱۷ع سے مارٹین لوتھر کے وقت مین انجیل مشہور ہونے لگی اور
جب سے چھاپہ کا ہنر ایجاد ہوا تب سے کتاب ارزان بکنے لگے یعنے سنہ ۱۴۵۰ عیسوی سے
مگر پوری انجیل کے پہلی چھاپ یونانی زبان مین سنہ ۱۵۱۶ع مین ہوئے پھر ہندی تواریخ

کلیسا صفحہ ۲۳۲ مین لکہا ہے فرانس مین جو انجیلین پانسو روپیے کو بکتی تہین جب چہاپ کر وہان بہیجے گوے گئے تو چہپی ہوی انجیل یہی وہان ایکسو بیس ۱۲۰ روپیے مین بکتی تہی انتہی اخبار نید صاحب کے مسلنجی نمبر ۱۶۱۷ جلد ۲۸ مطبوعہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۹۹ کالم وسط مین لکہا ہے سنہ ۱۵۲۴ء مین کتب فروش ہرگاٹ شہر نیزک مین مارا گیا اس قصور پر کہ اوسنی ایک بیبل بیچی تہی اوسنے ڈیوک یعنے نواب جارج سکسنی نے قتل کروایا اور دوسرے کتب فروش کے اسی قصور پر آنکہین نکالی گئین بالفعل پانچ ہزار سوسائیٹیان بت پرستون اور عیسائیونکے درمیان بیبل پہیلانیکے کام مین مشہور ہین رایج بیبلین آجکل ۳ کروڑ بیس لاکہہ شمار کی گئی ہین جو دو سو متفرق زبانو نمین ہین مگر اب سے پانچ برس پہلے کا ذکر ہے کہ صرف چالیس لاکہہ بیبلین متفرق پچاس زبانون مین تہین انتہے تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۷۵ مین ہے کہ سنہ ۱۵۳۵ء مین ولیم ٹنڈیل جسنے توریت و انجیل کا ترجمہ کیا تہا ملک فلنڈرز مین جلایا گیا انتہے اس سے ظاہر ہے کہ سنہ چار سو عیسویکے قریب سے جبکہ عیسائیون پر وحشی قومونکی چڑہائی کے سبب علم کتاب کیطرف سے تاریکی چہائی تہی جیسا کہ ذکر ہو چکا سنہ ۱۵۱۷ء تک جبتک کہ مارٹین لوتہر کا وقت نہ آیا یعنے گیارہ سو برس تک علم کتاب کیطرف سے یہی تاریکی عیسائیونپر چہائی رہی اور سنہ چار سو عیسوی سے پیشتر جعلی کتابین جو تصنیف کی گئی تہین اس گیارہ بارہ سو برس تک اونکے مصنفونکی مراد اوسی بر لائے کہ ایام جاہلیت مین کسیکو ان تصنیفات کے جعل یا اصلیت پہچاننے کی لیاقت موجود نہوئی پس ان جعلسازونکی خواہشون کے موافق اونکی تصنیفات الہامی مشہور ہوگئین کیونکہ اگلے زمانہ مین نہ صرف جعلسازونکی کثرت بلکہ عیسائیونپر خود قومونکی طرف سے ایسی ایسی سخت مصیبتین اور سختیان رہتی تہین کہ اونکی آپہی حواس درست نہ تہے بال بچون تک کو بچانا کمال مشکل تہا پہر کتاب کا اوسوقت کسکو ہوش تہا دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ء مین صفحہ ۴۶ - ۹۴ اور اول قرنتیونکی ۷ باب ۲۶ - ۲۹ وغیرہ

روحن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۰۱ مین لکہا ہے کہ ظلم اور تصدیع دینا فقط
شاہنشاہون اور حاکمون پر موقوف نتہا بلکہ اکثر عوام لوگ بہی ایہون سے عداوت رکہتے تہے
اور جب کوئی کال یا دبا یا حادثہ پڑتا تہا تو سب لوگ غل مچاتے تہی کہ یہہ بات مسیحیون کی
شامت سے ہوئی پہر صفحہ ۱۰۶ مین لکہا ہے کہ چند جگہونمین بت پرست غضب کے مارے
چڑہ گئی (یعنے حملہ آور ہوے) خصوصاً روم مین بسبب سیلاب آنے دریا کی اور الشیار
کو جنگ مین بسبب بہونچال کے اور انطاکیہ اور کرتاگو مین بسبب آتش زدگی کے کیونکہ وے
یقین کرتے تہے کہ یہہ آفتین مسیحیونکی سبب سے نازل ہوتین اتہے اور اسیطرح اردو تواریخ
کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۲۱۶ مین بہی ہے سنہ ۳۰۲ء مین نیقومیدیہ کے درمیان
گلیریوس نے دیوکلیشان قیصر سے اس باتکا اصرار کیا کہ دین عیسوی کے نیست و نابود
کرنے کے لئے کوئی زیادہ سخت تدبیر ہونی چاہئے وہ دشمن اور ضعیف قیصر اوسکے کہنے مین
آگیا اور مورخ گبن لکہتا ہے کہ علی الصباح وہان کے حاکم کے جنرل اور عہدہ دار
اور عمال مال کو ساتہہ لئے ہوئے وہان کے بڑے گرجا گہر مین آیا۔ اور بیفایدہ اوسمین
کسی محسوس معبود کی تلاش کرنے لگے اور بمجبوری صرف کتاب مقدس کی جلدونکو
جلانے پر قانع ہوئے ۔ اور چونکہ اونکو اسبات سے خوب واقفیت تہی کہ دین عیسوی کے
عقاید رسول اور حواریون کے کتابونمین مندرج ہین ظن غالب ہے کہ اونہون نے اس
حکم کی صلاح دی کہ اُسقوف اور خادمان دین تمام اپنی کتب مقدس حاکمون کے حوالہ
کرین اور حاکمونکو نہایت تخویف کے ساتہہ تاکید تہی کہ اونکو برملا عبرت انگیز طور پر جلادین
انتہےٰ ازاردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۲۵۷ و ۲۵۸) افریقہ کے ایک اسقف
فیلکس نے اپنی کتب مقدس کے دینے سے انکار کیا اوسکی اطالیہ کو چالان ہوئی اور
وہان وہ قتل کیا گیا یہہ ایک ایسی نظیر ہوئی کہ تمام حاکم اور صوبہ دارون نے ایسے انکار
کی سزا مین قتل کرنا جائز سمجہہ لیا اکثرون نے اسطرح پر شہادت پائی لیکن ایسے بہی بہت تہے

جنہون نے کتب مقدس تلاش کرکے اوربت پرستون کے حوالہ کرکے رسوائی کیاتہا اپنی جان بچائی اوراس گناہ کے باعث ترادیٹر یعنے حوالہ کرنیوالے کے خراب نام سے مشہور ہوئے انتہے ایضاً تواریخ صفحہ ۲۶۰ ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴ ۱۱ سطر ۳ وغیرہ مین لکہا ہے کہ جروم کا سب سے بڑا کام یہہ تہا کہ اوسنے کتاب مقدس کو لاطینی زبان مین ترجمہ کیا سنہ ۸۰۰ سے سنہ ۱۵۰۰ تک مغربی کلیسیاؤنمین کرسٹیان خاصکر اسی ترجمہ سے کتاب مقدس کا مطلب سمجہتے تہے کیونکہ اون ملکونمین لوگ یونانی اور عبرانی نہین جانتے تہے انتہے اورلاطینی کی بابت اوسی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴ ۱۶ سطر ۹ وغیرہ مین لکہاہے کہ سب مناجات اوربیان لاطینی زبان مین ہوتی تہی جسے عام یا متوسط درجے کے لوگ بلکہ اکثر پادری بہی نہین سمجہہ سکتے تہے انتہے

پہر پراٹسٹنٹ عیسائیون نے بعد ادلت مذہب رومن کاتہولک کے ویسے کتب خانے جنکا ذکر جی ہیل روزہ کرتا ہے غارت کئی یعنے اونہون کی کتابین ورق ورق کین اور اونکے ورق کتاب کی سینچونکے صرف مین لائے اور اونسے اپنے شمعدان اور جوتے صاف کئی اور بعضے کتابین پنساریون اور صابون بیچنے والون کے ہات بیچین اور صدہا کتاب سمندر پار جلد سازونکے ہات فروخت کین کچہہ سو پچاس نہین بلکہ جہاز بہر بہرکے مذہب کی کتابونکو اسطرح برباد کیا جنہین دیکہہ کر غیر قومونکو تعجب آیا انتہے از مرأت الصدق صفحہ ۴۸ و ۴۹

سکرمنٹ ۹

یہہ بات بہی جاننی چاہئی کہ جسطرح عہد عتیق کی کتابین عبرانی زبان مین تہین اسیطرح متی کی لکہی ہوئے انجیل بہی در اصل عبرانی زبان مین تہی مگر بارہ سو برس کے قریب سے وہ انجیل معدوم ہو گئے ہے اور اب عہد جدید کی یونانی زبان کی کتابین اصلی گنی جاتی ہین اسواسطے مناسب ہے کہ یونانی قلمی نسخونکا بہی بار اصاحب کے کتاب سے کچہہ

یونانی نسخے بہت کم ہین جنمین عہد عتیق اور عہد جدید دونونکی کتابین موجود ہون اکثرون مین صرف
چارون انجیل پائی جاتی ہین اور بعض نسخون مین صرف اعمال حواریین اور کتہلک
نامی اور بعض مین اعمال اور سینٹ پال کی نامی اور چند نسخون مین اپوکلیپس (یعنے مشاہدات
یوحنا) موجود ہین سب نسخے خصوصاً زیادہ قدیم نسخے زمانہ کی ضرر سے یا غفلت سے
ناقص ہو گئی ہین تمام نسخون مین پہلی لکہی ہوئی کو مٹایا ہے اور اوسکو صحیح کیا ہے بعض جگہہ
خوب نہین مٹایا ہے اسلئے اصلی لکہا ہوا ہی معلوم ہوتا ہے جس مقام پر نقل کرنیوالے
نے صحیح کیا ہے وہ تصحیح بہ نسبت اوس تصحیح کے جو بعد کو کی گئی ہے معتبر سمجہی جاتی ہے
محو کرنا پہلی لکہی ہوئے کا کہین تو اسطرح پر کیا ہے کہ نقطون پر لکیر کہینچ دی ہے اور کہین
جا قوسی چہیلا ہے اور اکثر جگہہ لکہنی والی نے اسفنج سے مٹا دیا ہے اور اوسکے جگہہ پر
لفظ لکہدی ہین اور اسطرح کا مٹانا ایک حرف یا لفظ ہے پر موقوف نہین ہے جیسے کہ ذکر
بیزی کی دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کتابونمین معتبر مثالین اسبات کی ہین جنسے معلوم ہوتا ہے
کہ اسطرح پر ساری کتابین کے کتابین مٹائی جاتی تہین اور اور کتاب بجاے اوس
قلمی کتاب کے جو مٹائی گئی تہی لکہی جاتی تہی مگر جہان کہین تحریر بسبب زمانہ دراز کے اوڑ
گئی تہی تو اونکو بغیر زیادہ مٹانیکے بدستور قدیم رکہتے تہے اور اوسی پر لکہہ دیتے تہے یہہ
نسخے کہلاتے تہے (کوڈاسی ریز یا لمپ سیسٹی یا سکرپٹی) یعنے ایک ٹکرہ جسمین سے ایک
تحریر مٹائی گئی اور اوسکی جگہہ دوسری لکہی گئی بسبب قلت پارچہ پرمنٹ (یعنے بنے ہوے
چمڑے یا کپڑے کتاب لکہنے کے) بہت سے لوگ اگلے مورخونکی لکہی ہوئی کتابین
مٹانے لگے اس مطلب سے کہ اپنی یا کسی دوسرے مورخ کی کتاب جسکو وہ چاہتے ہین اوسپر
نقل کرلین اس سبب سے بہت سی کتابین مشہور مورخونکی معدوم ہو گئین خصوصاً
بہت قدیم کتابین کیونکہ زمانہ حال کی کتابین اوسوقت کی حاجت روائی کواون قدیم

کتابونپر جو بسبب گذرنے زمانہ کے دہندہ ہے ہوگئی تہین اور مٹائی گئی تہین نقل کی گئین تہین مدت تک یہہ خیال کیا گیا تہا کہ یہ استعمال گیارہوین بارہوین تیرہوین چودہوین صدی تک رہا اور بالتخصیص یونان مین جاری تہا مگر حقیقت مین یہہ ایک نتیجہ وحشت کا تہا جو اون جہالت کے زمانون مین پہیلا ہوا تہا چنانچہ یہی بداستعمال رومیونمین بہی رائج تہا اور جیسا عموماً خیال کیا گیا تہا اوس سے زیادہ اخیر زمانہ تک اون لوگونمین یہہ استعمال جاری رہا (اور یہہ دستور اصل انجیل کی بربادیکی پوری دلیل ہے) پادری ہیجل صاحب اپنے خطوط کے صفحہ ۸ ۳ مین فرماتے ہین کہ بیشتر کتابون کی نقل قلم سے کیجاتی تہی اس سبب سے اونکا کثرت سے ہونا غیر ممکن تہا انتہے

گاڈفری ہگنس صاحب کا قول ہے کہ روم کے عیسائی بادشاہون کے متواتر احکام مخالفون اور حکما کی کتابونکی غارتگری کی نسبت اور کونسل اور روم کے پوپون کے قوانین اور گرجاونکے متویون کی تہدید جنکے بموجب مخالفونکے کتابونکا مطالعہ عیب تہا میرے دانست مین بلاشبہہ زیادہ موثر ہوئے کہ تمام دنیا مین منتشر ہوگئے اگر پادریون اور راہبون کی ہزارہا برس کے اس دستور عام کو اوسپر اضافہ کرو کہ وہ دستی تحریرون کو اپنی خانقاہون مین باین ارادہ جمع کرتے تہے کہ اونسے بڑی مخالفون کی تصنیفات کو خارج کرکے اپنی حقیر اور اوروایات کو لکہدین تو قلت تحریر دستی کی اور کوئی وجہ تلاش کرنے کی ضرورت نہوگی کئی صدیون تک بہت سے ملکون مین وصلی یا دفتی یا جہلی کے بنانیکا کارخانہ جاتا رہا تہا اور اسلیئے اوسکی قیمت بہت گران ہوگئی تہی (حمایۃ الاسلام صفحہ ۴ ۶ و صفحہ ۱۷ ا مطبوعہ بریلی سنہ ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفرے ہگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ء)

علماء محققین عیسائی خصوصاً گریسباخ صاحب نے عہد جدید کے اون فقرات کو جو سکندریہ والے کلیمنٹ اور اوریجن کی تحریرونمین مین اون فقرات سے جو ترتلین

صاحب اور سامی بیرین صاحب نے لئے مین نہایت کوشش سے مقابلہ کر کے
دریافت کیا ہے کہ بہت ابتدا زمانہ مین یعنے تیسری صدی تک قلمی نسخونکے دو سلسلے
موجود تہے یا اسطرح پر تعبیر کیا جاوے کہ وہ پورے مختلف نسخے عہد جدید کے وجود مین
تہے میکلس صاحب نے یہہ دریافت کیا کہ مختلف ملکونمین بموجب اونکی خاص بالونکے
مختلف ترجمے عہد جدید کے تہی (یعنے ایک دوسرے سے عبارت اور مطلب مین مختلف)
اور اونکے قلمی نسخے بالذات اپنے مخصوص ترجمونکے مطابق تہے اور یہہ ترجمے
ایسے قلمی نسخونسے بنائے گئے تہے جو عام استعمال مین تہے غرضکہ مختلف طور سے
پانچ طرح پر عہد جدید کی کتابونکی ڈاکٹر گریسباخ صاحب میکلس نے اور ٹیہے اور ٹیر
نولن نے اور پرافسر ہگ اور پرافسر سکالز نے قسمین نکالی ہین ڈاکٹر گریسباخ صاحب
کے قاعدہ کے بموجب عہد جدید کے یونانی نسخے تین قسمونمین منقسم ہوتے ہین اور ہر
قسم مین جسقدر نسخے کہ رایج ہوئے دوسری قسم کے نسخونسے اپنی اپنی مختلف عبارتون
مین بطور ایک علحدہ گواہ کے سمجہے جاتے ہین انمین سے پہلی قسم الکزندرین نسخہ ہے اسکو
مصری نسخہ بہی کہتے ہین اس قسم مین وہ قلمی نسخے داخل ہین جنکی مشہور عبارتین الکزندریہ کے
مورخونکی اون عبارتون سے جو انہون نے اپنی کتابونمین نقل کی ہین مطابقت رکہتے
ہین خصوصاً اوریجن اور کلیمنٹ الکزندریہ والے کی نقل کردہ عبارتون سے اور اونکے
بعد اسی نسخہ کو مصری یونانیون نے اختیار کیا تہا دوسری قسم آکسی ڈنٹل یا ویسٹرن
(یعنے مغربی نسخہ) یہہ وہ نسخے ہین جو افریقہ اور اٹلی اور گال اور مغربی یورپ مین مروج
تہے تیسری قسم بائزنٹائن یا اوریئنٹل (یعنے مشرقی نسخہ) چوتہی صدی کے
اخیر اور پانچوین اور چہٹی صدی کے درمیان مین محققین نے ایک ایسا نسخہ تلاش کیا جو
اگلے دو نسخونسے مختلف ہے اور اونہون نے اوس نسخے کا یہہ نام رکہا ہے جو اوپر مذکور
ہوا اسلئے کہ اوسکا قسطنطنیہ مین جسکا نام بائزنٹائن ہے عموماً استعمال تہا اور اس زمانہ

مین جبکہ یہہ شہر مشرقی شاہنشاہی پوپ کا دار الخلافت ہوگیا تہا اس نسخے سے اس شہر
کے قریب کے صوبونکے سب نسخے مطابق ہین جہان کے باشندے قسطنطنیہ کے
پوپ کے روحانی تسلط کے مطیع تہے عبارتین بائیزین تاین نسخہ کی عبارتین مین جو چہپی
ہوئے ولگٹ یونانی نسخے مین اور موجودہ نسخونمین جو اوسکے مطابق ہین نہایت
کثرت سے پائے جاتے ہین گریباخ صاحب نے ایک سو سے زیادہ اس قسم کے نسخے شمار
کئے ہین کہ جو آپسمین بخوبی متفق ہین بسبب بہت سے اختلافات کے جو عرصہ دراز مین
ابتدائے چوتہی صدی سے پندرہوین تک بغیر ہوئے نہین رہ سکتے تہے (یعنے
ممکن نتہا کہ گیارہ سو برس کے عرصہ مین اونمین کامل اختلاف نہو جائے) میکیلس
صاحب نے بائیزن ٹائین نسخے کو قدیم نسخہ اور جدید نسخہ مین تقسیم کیا ہے مگر کوئی قاعدہ
مقرر نہین کیا جس سے ہم اون دونون قسمونکو تمیز کرسکین الکزنڈرین نسخے مین جو چارون
انجیلین ہین انمین بائیزن ٹاین نسخے کی مطابقت پائی جاتی ہے پُرانے روسی ترجمہ
کی اصل بہی یہی نسخہ معلوم ہوتا ہے گریزاسٹم اور تہو فلیکٹ صاحب بشپ بلگریا نے
اس نسخے کی عبارتون کو بطور سند کے لیا ہے علاوہ اسکے میکیلس صاحب نے ایک
اور قسم کا نسخہ ان تین قسمون پر زیادہ کیا ہے جو چوتہی قسم شمار کیجاتی ہے

چوتہی قسم اڈسین نسخہ پیسکیٹو یا پُرانا سُریا زبان کا ترجمہ عہد جدید کا ان اگلے تین نسخون سے
اختلاف رکہتا ہے اسلیئے میکیلس صاحب نے گریباخ صاحب کے بعد ایک اور
قسم قرار دی ہے جسکا یہہ نام مذکورہ بالا ہے اگرچہ مغربی اور سکندریہ اور اڈسین نسخونکی
عبارتین بعض اوقات آپسمین اختلاف رکہتی ہین مگر پہر بہی اکثر ونمین مطابقت پائی جاتی ہے
کوئی عبارت جو ان تینون کے سند سے استحکام پاوے وہ عبارت نہایت مستند مانی جاتی ہے
اسپر بہی صحیح عبارت بعضے دفعہ صرف چوتہی نسخہ ہی مین ملتی ہے (مگر یہہ صرف زبردستی اپنی
خاطر جمع کرلینا ہے ورنہ اوس صحیح عبارت کا ثبوت کیا ہے)

پروفسر ہگ صاحب رومن کیتہلک ہی تمام ترتیبونکی برخلاف نسخونکی ترتیب تجویز کی ہے اور تین نسخونکے وجودکا اقرار کرتے ہین (یعنے ہیچ ایک ایک ملک مین ایک ایک مختلف مضامین کے نسخے کی نقلین سرایج تہین) اور نیو ٹسٹمنٹ کے متن کی تاریخ کو تین زمانون پر تسیم کرتے ہین ہارنصاحب کا انٹروڈکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ع جلد ۲ صفحہ ۱۹۱

اوّل وہ جو ابتدائی تیسری صدی تک کی لکہی ہوئی ہین مگر کلمینٹ صاحب اسکندریہ والے اور اوریجین صاحب اور ارینی آس صاحب اور اور قد ما بیان کرتے ہین کہ ابتدا مین وہ نسخے بے تمیزی کے ساتہہ تبدیلیونکے جلسے نظر تہے اگرچہ اونکے بیانات بہت مبالغہ سے بہرے ہوئے ہین تاہم یہہ بات تحقیق ہے کہ اونمین تبدلات کیے گئے تہے ہگ صاحب کے قول بموجب یہہ تبدیل شدہ نسخہ وہی جو کامن یعنے عام نسخہ پکارا جاتا تہا اگرچہ عموماً یہہ نسخے آپسمین ایک سے ہین مگر یہہ بہی دو طرح کے اور کچہہ ایک آپسمین مختلف ہین اونمین سے ایک قسم گریباخ صاحب کے مغربی نسخہ کی مطابق ہے اور دوسرے اوس سے جسکو اڈسیتین نام دیا گیا ہے

دویم وہ زمانہ جب اون نسخونکی تصحیح ہوئی جبکہ اوس عام نسخہ کی جو کامن کہلاتا تہا تیسری صدیمین خرابیان معلوم ہوئین تو تین شخص جو بڑے عالم تہے اس نسخہ کی صحیح کرنے پر مصروف ہوئے تا کہ قلمی نسخونکی مدد سے اوسکو اصلی صورت پر بحال کرین چنانچہ اریجن صاحب نے بمقام فلسطین اور ہسی جیس صاحب نے مصر مین جہان کے وہ بشپ تہے اور لوشین صاحب نے سُریا مین یہہ کام شروع کیا ہسی جیس صاحب نے جو نسخہ صحیح کیا تہا وہ مصر مین عموماً تسلیم ہوا اور الکذندرین نسخے اوسی سے نکلے ہین اور لوشین صاحب نے جو یہہ نسخہ صحیح کیا تہا وہ زیادہ مشہور ہوا اور سُریا اور ایشیا مائنر اور تہریس اور کانشٹنٹ ا ن اوپل مین پہیل گیا اور بعض اوقات اوسکو عام نسخہ کہتے تہے اور اریجن صاحب نے جو نسخہ صحیح کیا تہا وہ اونکے بعد اونکے شاگردون نے مروج کیا مگر صرف فلسطین مین اوسکا رواج ہوا اور یہہ سبب موج

ہوتے نوشتین صاحب کے نسخہ کی بالکل معدوم ہوگیا

سیوم وہ زمانہ ہے جسمین تیسری صدی کے دو چند و سہ چند نسخونسے ہمارے زمانہ تک اختلافات ہوگئے ہین جاننا چاہئے کہ کتاب ہائے اقدس کے قلمی نسخونکی مذکورہ بالا خاندانونمین تقسیم کرنیسے عالمونکا مطلب یہہ تہا کہ اس تحقیقات سے ایک صحیح اصلی قلمی نسخہ کو ایک غیر اصلی نسخہ سے اور ایک صحیح عبارت کو غلط عبارت سے تمیز کرسکین ضرورت ان نکتہ چینین تلاشونکی خواہ تو حواریون کی اصلی تحریرونکی جاتے رہنے سے پیدا ہوسے یا اون نسخون کے جاتے رہنے سے جو نسخے خود حواریون نے امتحان کرلئے تہے اور جنکی اصلیت پر اونہون نے اپنی تحقیق راسے ظاہر کی تہی اسی سبب سے ہارن صاحب نے لکہا ہے کہ اب کسی نسخے مین مصنف کی سب عبارت نہین بلکہ سب جہان کے نسخونمین پہیل رہی ہے (ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۴۳ ۱۳۴ مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ع) بتیلی صاحب نے یون کہا ہے کہ چونکہ مصنفونکے اصلی نوشتے ابتک موجود نہین ہین اسلئے اونکے تمام الفاظ اصلی کسی نقل مین شاید نہین ملتے لیکن سب نقلونکے مقابلہ سے دریافت ہوتے ہین انتہٰے (از طلوع آفتاب صداقت یعنے دین مسیحی کی تواریخی ثبوت چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع باہتمام پادری شیرینگ صاحب نارتہ انڈیا ٹریکٹ سوسایٹی کیطرف سے صفحہ ۲۴۵) اور پادری فانڈر صاحب فرماتے ہین کہ اب درحالیکہ اصل نسخہ موجود نہ ہا اور قدیم کتابونکا شاید ایک ہی اصل نسخہ ابتک باقی نرہا ہو پس ان غلطیونکی تصحیح کرنیکی کوئی اور راہ اور تدبیر نہین ہے مگر یہہ کہ اسکی سب نقل نزدیک و دور سے جمع کرین اور عالم و فاضل انسان اون سبکو مقابلہ کرکے اس راہ سے تصحیح کرین اور جتنی نسخے زیادہ ہون تصحیح بہی اوتناہی آسان تر ہے (از اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۵ع صفحہ ۵۱ و ۵۲) پہر فانڈر صاحب فرماتے ہین کہ یہہ بات سچ ہے کہ ویریوس ریڈنگ بہت ہین اور کہ ہر حال مین تمام تقین سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۰ سطر ۱۲ و ۱۳

اب مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ اون کوڈکسونکا تھوڑا بیان کرون جنکی قدامت پر علماء عیسائی
اناجیل کی صحت اور اصلیت کا عوام کے سامنے بڑا دعوے کررہے ہین چنانچہ جو بیان
اگے لکھا جاتا ہے ہارن صاحب کی ترڈکشن جلد ۲ سے ترجمہ کیا گیا ہے
اکوڈکس الکزنڈرین منوسکرپٹس (یعنے سکندریہ کا یونانی قلمی نسخہ) اسمین عہد عتیق
کی جھوٹھی بہی کتابین اور عہد جدید کے کتابین ہین علماء عیسائی نے جو مصححین بیبل ہین
قدامت کے درجہ مین اوسکا نمبر اول رکہا ہے یہہ نسخہ چار جلدونمین ہی تین جلدونمین عہد
عتیق کے کتابین ہین اور چوتھی جلد مین عہد جدید کے معہ نامہ اول کلیمنٹ بنام کارنتھیہ
اور زبور سلیمان جنکو اب عیسائی جھوٹھی جانتے ہین اور عہد جدید کے کتابون مین سے
متی کی انجیل ابتدا سے ۲۵ باب ۶ تک نہین ہے اور یوحنا کی انجیل ۶ باب ۵۰ سے ۸ باب
۵۲ تک نہین ہے اور نامہ دوم قرنتیونکو ۴ باب ۱۳ سے ۱۲ باب ۷ تک نہین ہے
زبور سے پہلے ایک نامہ اتہاناسیش کا بنام مارسی لنس اور اوسکے بعد ایک فہرست
ایسی زبورونکی جو دنرات کے ہر گہنٹہ کی نماز مین استعمال کی جائین مندرج ہے اور
چند ہیمز (یعنے دہرم گیت) بہی اوس فہرست مین تہے اور اونمین گیارہوان گیت حضرت
مریم کے تعریف مین تہا اور دلایل یوسیبیس زبور پر تہیے اور اوسکے قواعد انجیلو پر لگائی ہین
بعض عیسائی عالمون نے اس نسخہ کی بہت تعریف کی ہے اور بعضون نے بری مذمت
کی ہے چنانچہ وٹسٹین صاحب اس نسخہ کی مذمت کرنے والونکی سردار ہین اس باتمین
بہی اختلاف ہی کہ یہہ نسخہ کہان کا لکہا ہوا اور کسکا لکہا ہوا اور کب کا لکہا ہوا ہے گریب صاحب
اور سکایز صاحب اوسکو اخیر چوتہی صدی سے پہلے کا لکہا ہوا بتاتے ہین اور وٹسٹین صاحب
پانچوین صدی کا اور ڈاکٹر سیملر صاحب ساتوین صدی کا اور میکیلس صاحب اٹہوین صدی
کا بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسمین اتہانی سیش کا نامہ موجود ہے اور اودن صاحب دسوین
صدی کا لکہا ہوا بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ نامہ اتہانی سیش کا جو چوتہی صدی اور اوسکے زندگی

ہین تہین سکتا اور بجود سوین صدیمین جہونٹہہ کا بڑا زور تہا تو اوسی صدیمین یہہ نامہ جعلی ہی بنایا گیا ہوگا اور مونٹ فاکن صاحب کہتے ہین کہ غالب یہہ ہے کہ کوئی یونانی نسخہ چہٹی صدی سے قبل کا لکہا ہوا نہین ہے مشم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے نزدیک یہہ بات قرار پا گئی ہے کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی جہالت مین پڑا ہوا تہا انتہے از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۹۲

۲ کوڈکس واٹیکینس (یعنے وہ نسخہ جو واٹیکن محل مین تہا) علماء عیسائی نے اسکا دوسرا نمبر رکہا ہے رومی ترجمہ سپٹواجنٹ کا جو ۱۵۹۰ء مین چہپا اوسمین اس نسخہ کا متن ہے اور اوس رومی نسخہ کی دیباچہ مین لکہا ہے کہ یہہ نسخہ بیشتر ۳۸۷ء یعنے چوتہی صدیکے اخیر کا لکہا ہوا ہے پروفسر ہگ صاحب اسکو چوتہی صدیکی ابتدا کا لکہا ہوا کہتے ہین اور بشپ مارشل صاحب پانچوین صدیکی اخیر کا اور مونٹ فاکن صاحب اور بلین کا ین صاحب پانچوین یا چہٹی صدیکا اور ڈیوپن صاحب ساتوین صدیکا بتاتے ہین با اینہمہ تعجب یہہ ہے کہ باوجود قدیمی ہونیکے اور باوجود برابر تعداد کتابونکے کوڈکس الکزنڈرینا وغیرہ نسخے آپسمین اسقدر مختلف ہین کہ کسی دو نسخون مین ایسا اختلاف نہوگا مارش صاحب نے اپنی جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۷۸ مین لکہا ہے کہ جہان مین کسی کتاب کے دو نسخے ایسے مختلف نہین ہین جیسے کوڈکس اسکندریہ نوس اور واٹی کانوس اور فانڈر صاحب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۴۴ مین بہی اقرار کرتے ہین کہ مارش صاحب نے دوسری جلد (مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) کے ۱۲۲ صفحہ مین اسبات کو یون لکہا ہے کہ اون دو نسخونکے بیچ مین زیادہ اختلاف قرأت اور نقل کے ہین انجیل کے دوسری اور قدیمی نسخون کی نسبت انتہے اور ان دونون نسخون مین تو عہد عتیق کے کتابین اصل عبرانی بہی نہین ہین بلکہ صرف یونانی ترجمہ ہے اور کوڈکس افریمی مین تو اسکا نشان اور گمان بہی نہین ہے نہ اصل زبان مین اور نہ ترجمہ بلکہ اوسمین صرف عہد جدید کے ناتمام کتابین ہین

اس نسخہ کوڈکس واٹیکانوس مین عہد عتیق مین سے ہدایش ۴۶ باب اول سے پیدائیش کے باب ۲۸ کتاب کے نہین ہین اور ۲۰۲ زبور یعنے ایکسو پانچ زبور سے ایکسو سینتیس تک نہین ہین عہد جدید مین عبرانیہ کے ۹ باب ۱۴ سے آخر نامہ تک اور دونامے بنام طمطاوس اور نامہ بنام فیلیمن اور نامہ بنام طیطس اور تمام کتاب مشاہدات غایب ہے مگر پندرہوین صدی مین کتاب مشاہدات یوحنا اور آخر نامہ عبرانیہ کا لکھکر شامل کر دیا ہے اور بہت جگہہ سے لفظ مٹی ہوگئے اور بہر درست کئی ہوئے ہین اور جو اس نسخہ مین اور اسیطرح نسخہ الکزندرین مین کہی جا نشان نشانہا مقررہ اُرجن سے نہین تو اس سے ڈاکٹر کنی کاٹ نے دلیل پکڑی ہے کہ یہہ دونون نسخے نہ اصل نسخہ ارجن سے نہ اوسکی اون نقلون سے جو قریبا اوسکے زمانہ کے ہوئی تہین لکہی گئی ہین بلکہ بعد مدت کے اون نقلو نسے جنمین وے نشان نہ تہی اور وے نشان نقلو مین لکہنے موقوف ہوگئے تہے لکہے گئے ہین اور چونکہ یہہ نسخہ کوڈکس واٹیکنس ترجمہ سپٹواجنٹ کی ایک نقل ہے ترجمہ سپٹواجنٹ کے بابت وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ منطبعہ ۱۸۴۱ع کے صفحہ ۱۸ مین لکہتے ہین کہ شرق کے ملحدون نے اسمین تحریف کی ہے اور فرقہ پروٹسٹنٹ کا اگرچہ ظاہر مین اوسکا ادب کرتاہے لیکن اونکو بعض جا لاچار ہوکر ترجمہ لاطینی اختیار کرنے پڑتا ہے انتہے اور ترجمہ لاطینی کی بابت ہارن صاحب اپنی کتاب مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ع جلد ۴ صفحہ ۴۶۳ مین لکہتے کہ پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک بہت سی خرابیان اور الحاق اوسمین ہوئے اور صفحہ ۴۶۷ مین ہارن صاحب لکہتے ہین کہ یہہ بات ضرور یاد رکہی جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اسکے نقل کرنیوالون نے بہت ہی ناجایز طور سے عہد جدید کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور عبارت حاشیہ کو متن مین درج کرلیا انتہے اس ظاہر ہے کہ انمین سے کوئی نسخہ ظہور اسلام سے پیشتر کا نہین ہے صرف اونکے بوسیدہ اوراق دیکہکر چوتہی صدی سے دسوین صدی تک اونکی تحریر کا زمانہ قیاس کرتے ہین اور

مونٹ فاکن صاحب اقرار کرتے ہین کہ چھٹی صدی سے قبل کا لکھا ہوا ان دو لوگون سے کوئی نسخہ نہین ملتا ہے اور باوجود اسکے ان نسخون مین آپسکے پوری اختلاف اور لفظونکے چھیلنے اور بنانے وغیرہ اور اصل یونانی نسخہ مین مشرق کے ملحدون کے تحریف ہونے سے اور بہی کسیطرح کے اعتبار کے قابل نہین رہی اور جب ان نسخون کی قدامت کو انجیل کے صحت کا وسیلہ ٹہرائین تو بقول شخصے چور کی ڈاڑہی مین تنکا اور بہی زیادہ ثبوت اناجیل کے برباد کا ظاہر ہے ورنہ تمام دنیا مین جسقدر مذاہب ہین کون اپنی پرانی کتابین اظہار صداقت کی لئے پیش کرتا ہے اور تو بہی کوئی مخالف اوپر تحریف کا الزام نہین لگاتا اور جس مذہب کے کتابون مین تحریف ہوجانیکا عالم مین شور مچ رہا ہے اوس مذہب والے اگر پرانی سی پرانی کتاب پیش کرین تو بہی صادق نہین ٹہر سکتے کیونکہ تحریف اٹھارہ سو برس سے چلی آتی ہے یہانتک کہ ہر ملک کے لوگ اپنی انجیل مختلف رکہتے تھے جیسا کہ ڈاکٹر ہارن صاحب کے قول اور ڈاکٹر گریسباخ وغیرہ کی تحقیقات سے ظاہر ہے اور یہہ کہ یہہ پرانی کتابین بہی تو اسی اختلاف پر گواہی دیرہی ہین کہ اونمین ایک دوسرے سے مطابقت نہین رکہتے اگرچہ حاجت نہین کہ اب ان دو نسخون کے بعد کہ جو سب نسخون مین نمبر اول رکہتے ہین اور نسخونکا بہی حال لکہا جائے لیکن پڑہنے والونکی خاطر جمع کے لئے اور بہی دو ایک کوڈکسونکا حال لکہنا مناسب ہوا تاکہ کوئی یہہ نہ سمجھے کہ شاید ان دو کے سوا اور نسخے اعتبار مین کافی ہونگے

کوڈکس کاٹونینس اسکے چند ورق رہ گئے ہین باقی سب اوس آگ مین جلگئے جو بمقام ویسٹ منسٹر کاٹن صاحب کے گہر مین جہان وہ رکہا تہا لگی تہی یہہ نسخہ کسی قلمی نسخے یا چہپے ہوئی نسخہ سے بجز کوڈکس الکزنڈرینس کے مطابقت نہین رکہتا اسمین صرف کتب عہد عتیق ہین اور وہ بہی جو جلنے سے بچ رہین باقی سب جلگئین

کوڈکس ایمبروسینیس اس نسخہ کا یہہ نام کتب خانہ ایمبروسین واقع مقام ملن سے نکلا ہے جہان وہ رکہا ہوا ہے غالباً وہ ساتوین صدیکا ہے اس نسخہ مین لہجہ اور دیگر علامات سے

علاوہ اسکے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ حال کے کسی شخص نے زیادہ کیا ہے
کوڈکس فریبی یا کوڈکس بیتی آس یہہ نسخہ مصر کا لکھا ہوا ہے اس نسخہ کی عبارت میں بہت
سی جگہ ایسی عبارتین لکھی ہوئی ہین جنکا حال گریسباخ جیسے گریس بک صاحب نے اپنی
کتاب مین بیان کیا ہے اس نسخہ مین یوحنا کی انجیل کی پانچوین باب کی چوتہی آیت پر
نہایت بحث ہے حاشیہ پر جیسے بشپ مارش صاحب اسکو ساتوین صدیکا لکھا ہوا کہتے ہین
اور اس نسخے مین کسی محقق نے تبدیل کی ہے اور گریسباخ صاحب سمجھتے ہین کہ یہہ تبدیل اس
نسخے کے لکھے جانیکے بہت عرصے پیچھے ہوئی ہے اور اوسمین بہت سی عبارتونکو میلا ہے
اور ہارن صاحب جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۹۴ و ۹۵ مین لکھتے ہین کہ عہد نامہ جدید
کے اندر اس نسخے مین بہت سے نقصان جنکو وٹشٹین نے اولاً ظاہر کیا اور میکائیکس اور
گریسباخ نے ثانیاً وٹشتین کے اظہار سے نقل کیا ہے پائیجاتے ہین اور علاوہ اون نقصانات
کے بہت جلسے پڑہا ہی نہین جاتا ہے
کوڈکس سیریجا یا کوڈکس کیمبریجی ایسس اسمین چارون انجیلین اور اعمال حوارئین ہین
مگر انجیل متی کی ابتدا سے کچھ گئی ہوئی ہے اس نسخہ کے زمانہ تحریر مین اختلاف ہے بعضے دوسری
صدیکا اور بعضی پانچوین صدیکا اور بعضی چہٹی صدی کا اور بعضی ساتوین صدیکا لکھا ہوا
خیال کرتے ہین اور اس نسخہ مین بہت سی اصلاحین کی گئی ہین جنمین سی چند کا ذکر ڈاکٹر ریاس
صاحب نے بیان کیا ہے اور چند صفحہ جنمین متی ۳ باب ۸ سے لغایت ۱۶ اور یوحنا
۱۸ باب ۱۳ سے لغایت ۲۰ باب ۱۳ تک اور مرقس ۱۵ باب سے انجام تک ہین اون
صفحون کو زمانہ حال کے کسی شخص نے لکھا ہے کہ جسکی تاریخ لکھی جاتی کی وٹشتین
صاحب دسوین صدی قرار دیتے ہین مگر گریسباخ صاحب بارہوین صدی اس نسخہ کی
بہت سی علامتون سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے شخصون نے مختلف وقتون مین
اس نسخہ مین اصلاحین کی ہین اب وہ مقام کیمبرج کی مدرسہ اعظم کی کتب خانہ مین ہے

مین رکہا ہوا ہے

کلاڈکس کارس ہد اننس کل عہد جدید سوائی مشاہدات یوحنا کی ہی اور بارہوین صدی کا ہے جس نسخہ سے نقل کیا ہے اوسکی حاشیہ پر جو عبارت بطور شرح کی لکہی تہی نقل کرنے والی نے متن مین ملادی ہے

مکیلس صاحب ڈاکٹر بنشلی صاحب کا قول اپنی عہد جدید کے دیباچہ جلد اول صفحہ ۲۶۲ مین نقل کرتے ہین کہ جن لوگونکے پاس صرف ایک قلمی نسخہ بچا ہوا تہا جیسے رومی اور یونانی اونمین یہودی معلومنکے ایسی قصور پائی گئے ہین اور اونکی اصلاح مین ایسے عیب ملے ہین کہ باوجود دو پوری صدیوں کے نہایت عالم اور تیز فہم نکتہ چینیونکی محنتونکی وہ کتابین ابتک غلطیون کا انبار ہین اور اسیطرح رہین گی برخلاف اسکی جہان کہین کسی مصنف کے بہت نسخے ہوتے ہین اگرچہ بموجب مقدار نسخونکے اختلاف عبارت ہمیشہ بڑہتے جاتے ہین مگر وہ اصلی نسخہ جسکا مقابلہ نہر مند اور عقیل لوگونکے ہاتہ سے ہوا ہمیشہ بہت صحیح ہوتا اور مصنف کی اصلی الفاظونکے قریب تر ہوتا ہے باینہمہ جبکہ یہہ سب کتابین قلمی تہین اور فن چہاپہ کا نہ معلوم تہا علاوہ انکے اور بہت سے نسخے قلمی موجود تہے توکسیطرح ممکن نہ تہا کہ اونمین غلطیان واقع ہوتین ہارنصاحب انٹروڈکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ء جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ مین لکہتے ہین کہ عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابین اور دیگر تمام قدیمی تحریرین عموماً بذریعہ نقل کے ہر ایک پاس ہین اور مروج ہوئی ہین اسلیئے ممکن نہ تہا کہ اونمین غلطیان داخل نہوتین اور جسقدر کثرت سے کتابین بڑہین اوسیقدر غلطیان اونمین بڑہین اور اختلاف عبارت اونمین پیدا ہوسے آئے ہین

سکرمنٹ ۱۰

اب ایک اور بات کا ذکر کرنا مناسب ہے وہ یہہ ہے کہ علمائی عیسائی اکثر دعوی کرتے ہین کہ قدیم مصنفون نے بہی جیسی کہ کلیمنس نامے اسقوف اور اگناتیوس وغیرہ نے اپنی اپنی تصنیفات مین اناجیل کے فقرات کو داخل کیا ہے جنسے اناجیل مروجہ کی صحت ظاہر ہوتی ہے اسکا

مختصر جواب لکھا جاتا ہے کلیمنس جو روم کا اسقف سمجھا جاتا ہے اوسکا صرف ایک خط قرنتیونکے نام ہے اوسکی سال تحریر مین اختلاف ہے رومن تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۷۴ مین سنہ ۹۵ء کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے لرچ بشپ آف کنٹربری اوسی سنہ ۶۴ اور سنہ ۷۰ کی درمیان سمجھتا ہے اور ڈیوپن اور ٹلی منٹ سمجھتے ہین کہ سنہ ۹۱ یا ۹۳ تک کلیمنس بشپ ہی نہوا تہا اور لیکلرک کے نزدیک سنہ ۶۹ء اور ڈاڈول کے نزدیک سنہ ۶۴ مین وہ خط لکھا گیا ہے اور اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۴۶ مین ہے کہ وہ یہ سنہ ۹۶ء مین وہ لکھا گیا تہا اور لارڈنر سنہ ۹۶ کا لکھا ہوا سمجھتے ہین اسکے سوا اوسکے سارے خط سے کسی جا صاف نہین دریافت ہوتا کہ کسی انجیل کا حوالہ لیتا ہو بلکہ جو چند فقرے اوسکے کسی جا اتفاقاً کسی انجیل کی عبارت سے ملگئی ہین اونکی بابت علمار عیسای نے تو سمجھا ہے کہ یہ فقرے انجیل سے لئے ہونگے چنانچہ نمونہ کے طور پر ایک مقام اوسکا نقل کیا جاتا ہے تاکہ زبردستی ان عیسائیونکی ظاہر ہو جاسے اور بعد اوسکے دو اور مقام ہیں جنکو علمار عیسائی بہی سند جانتے ہین اور اونسی بڑہ کر پہر کوئی مقام سند کی لائق عین ہے مسٹر جونس کہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کلیمنس نے اس فقرہ مین جو عیسیٰ کو پیار کرتا ہے اوسکو چاہئے کہ اوسکے حکم پر عمل کرے یوحنا ۱۴ باب ۱۵ کا حوالہ لیا ہے اسنئے اگرچہ اسمین بخوبی مطابقت نہین تو بہی مطلب کچہ ملتا ہے انجیل مین دیکہنا چاہئے کہ یہہ صرف ایک غلط گمان ہے کلیمنس کے خط کا سال تحریر سنہ ۹۶ء سے تجاوز نہین کرتا اور یہی مسٹر جونس کہتا ہے کہ یوحنا نے اپنی انجیل سنہ ۹۸ء مین لکہی (از تفسیر ہارن صاحب جلد ۴ صفحہ ۳۰۷) کلیمنس کے خط لکہنے کے وقت انجیل یوحنا کا وجود کہان تہا اسلئے بشپ پیرسن نے صاف اقرار کیا کہ کلیمنس نے انجیل سے نہین لکہا ہے (دیکہو لارڈنر کی تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۷ء جلد ۲) اور ایسی موافقت کس ملک کی زبان مین ایک دوسرے سے نہین ہوتی صاحب یہ ہو لکہتا ہے کہ وہ عمدہ اخلاق مندرجہ عہد جدید جنپر عیسائی بڑا فخر کرتے ہین لفظاً لفظاً کنفیوشس نے

کتاب اخلاق سے جو قریب چھہ سو برس پیشتر حضرت عیسٰی سے تصنیف ہوئی ہے منقول
ہین مثلاً ذیل اخلاق ۲۴ کی یون مرقوم ہے دوسرے سے وہ کرو جو تم چاہتے ہو کہ وہی تمسے
کرے اور نہ کرو وہ جو تم نہین چاہتے کہ وہ تمسے کرے اور تمکو صرف اسی خلق کی حاجت ہے
اور یہہ سب خلقونکی اصل ہے متی ۲۲ باب ۳۹ و ۴۰ یہہ مضمون عیسائیونمین نہایت
عالی سمجھا جاتا ہے اسی گولڈن رُول یعنے سُنہرا قانون کہتے ہین لیکن جب حضرت عیسٰی سے
چھہ سو برس پیشتر کنفیوشس سنے یہہ مضمون لکہا تو کون کہہ سکتا ہے کہ کسی انجیل سے یہہ
لکہا گیا ہو بلکہ گمان ہے کہ ان انجیل لکہنیوالون سنے ایسی سنجیدہ قول اپنی کتاب کی عظمت کے
لئے درج کر لئے اور ذیل خلق ۱۵ کی مرقوم ہے اپنے دشمن کی موت نچاہ کہ وہ خواہش
بیفایدہ ہے اور اوسکی زندگی خدا کے اختیار مین ہے فقط یہہ مضمون متی ۵ باب ۴۴
مین ہے اور ذیل خلق ۵۳ کی ہے نیکی کا بدلہ نیکی کے ساتھہ کرو اور کبھی بدی کے بدلہ مین
بدی نکرو فقط دیکہو رومیونکا ۱۲ باب ۷ اچنانچہ متی ۲۲ باب ۳۹ مین جو مضمون ہے
جسے انگریزی مین گولڈن رول کہتے ہین یعنے سُنہرا قانون تواریخ چین مصنفہ پادری اکسوس
صاحب جسے پادری بورنو صاحب نے فارسی مین ترجمہ کرایا نمبر ۲ مطبوعہ سین ٹیفک سوسائٹی کلکتہ سنہ ۱۸۶۲ء
صفحہ ۹۰ مین در بیان مذہب حکما لکہا ہے کہ اہل چین بتفصیل در کتابہاے خود بیان میکنند
اینحکم را کہ ہر خیر کہ نسبت بخود ت میخواہی کہ بکنند بدیگران کن انتہٰے از تواریخ چین مصنفہ پادری
اکسوس صاحب جسے پادری بورنو صاحب پیشواے پادریان مقیم جہان آباد نے ترجمہ کرایا
نمبر ۲ مطبوعہ سین ٹیفک سوسائٹی کلکتہ سنہ ۱۸۶۲ء فصل نہم صفحہ ۹۰

انجال اون دو بڑی سندی عبارتونکا مُثنیٔ اوّل یہہ کہ ۱۳ باب اوس نامہ مین یون
واقع ہوا ہے کہ ہم کرین جیسا کہ لکہا ہوا ہے اسلئے روح القدس سنے اسطرح کہا ہے کہ دانا
آدمی اپنی دانائی پر فخر نکرے خصوصاً یاد رہین خداوند یسوع کی الفاظ جو بردباری اور مجاہدہ
کی تعلیم کیوقت یون فرماتے تہے رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاے بخشو تاکہ تم بخشے جاو جیسا

تم کروگے ویسا ہی تمہارے ساتہہ کیا جائیگا جیسا تم دوگی ویسا ہی تمہین دیا جائیگا جیسے
تم عیب گیری کروگے ویسی ہی تمہارے عیب گیری کیجائیگی جیسی تم مہربانی دکہاؤگی ویسی ہی
تمکو مہربانی دکہائی جائیگی اور جس پیمانہ سے تم ناپوگی اوسی پیمانہ سے تمہارے لیئے ناپا جائیگا انتہے
علمار عیسائی اسکا جواب دیتے ہین کہ کلیمنس نے یہہ الفاظ لوقا ۶ باب ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ متی ۷
باب ۱ و ۲ و ۱۲ سے نقل کیئے ہین مگر اسمین بہی صرف کچہہ مطلب کا میل ہوگیا ہے نہ یہہ کہ
سب عبارتیں کا انجیلوں مین دیکہہ لیا جاوے اور دوسری عبارت یہہ ہے جو کلیمنس نے ۴۶ باب
اوس نامہ مین لکہی ہے یاد رکہو خداوند یسوع مسیح کی الفاظ اسلیئے اوسنے کہا ہے کہ اوس
آدمی پر افسوس (جسکی طرف سے جرم آوے) اوسکے لیئے یہہ بہتر تہا کہ وہ پیدا نہوتا اس سے کہ
وہ میرے کسی پسندیدہ کو دُکہہ دیوے اوسکے لیئے یہہ بہتر تہا کہ چکی کا پاٹ اوسکی گردن مین
باندہکر سمندر مین ڈبویا جاتا اس سے کہ وہ میرے کسی ایک کو چہوٹے بچے نے دکہہ دیوے انتہے
کہتے ہین کہ یہہ فقرے متی ۲۶ باب ۲۴ اور متی ۱۸ باب ۶ مرقس ۹ باب ۴۲ لوقا ۱۷ باب ۲
سے منقول ہوئے ہین اب ان دونون مقامونکو اناجیل سے ملاکر پڑہنا چاہیئے تو معلوم
ہوگا کہ کسقدر تفاوت ہے ان سب باتونکا مفصل بیان بہت طول ہوجائیگا اسلیئے
اتنی تکلیف اس کتاب کے پڑہنے والے پر ہی مختصر رکہتی دوسرے یہہ کہ اگر کلیمنس نے
اناجیل کے حوالہ کا ارادہ کرکے لکہا ہوتا تو متشکلمین کے دستور کے موافق اوس انجیل کا نام
لکہہ دیتا اور جبکہ ایسا نہین کیا تو ظاہر ہے کہ اوسکا ارادہ انتخاب عبارت انجیل کا نہ تہا
تیسرے یہہ کہ اگر وہ انتخاب کرتا تو ایک مضمون کو ایکہی انجیل سے لکہتا جیسا کہ سب کا دستور
ہے اور یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ آدہا فقرہ ایک انجیل سے اور آدہا دوسری انجیل سے
بلکہ اوسکا پچہلا حصہ تیسری انجیل سے اپنی عبارت کے جملے مین شامل کرے ایسا کوئی نہیں
کرسکتا ہے اگر یہی دستور اختیار کرین تو کوئی عبارت ایسی نہ نکلے جسکے الفاظ اناجیل سے نہ
انتخاب ہوسکین اور میرے اس اعتراض کی بہی حاجت نہی ہے جب یہہ ثابت ہوگا کہ کلیمنس

کی وہ عبارت کسی چالاک کے ملائی ہوئی نہین ہے اسکے سوا تواریخ کلیسیا چہاپہ روم من فرالپور
سنہ ۱۸۵۶ع حصہ ۲ صفحہ ۴۳ دفعہ ۲۰ مین لکہا ہے کہ خط مذکور (یعنے کلیمنس کا خط) اوس
جماعت کیطرف سے جو شہر روم مین مقیم تہی لکہا گیا تہا خاص روم کے اسقف (یعنے
کلیمنس) کیطرف سے تحریر نہین ہوا انتہے (اور اسیطرح اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۴۹ع
صفحہ ۴۸ مین بہی ہے) یہان سے ثابت ہے کہ کلیمنس اوسکا راقم نہین ہے خدا جانے
کسنے لکہا ہوگا چنانچہ اوسی صفحہ کے حاشیہ مین اسکی پہچان کہ کلیمنس نے یہہ خط نہین لکہا
مرقوم ہے کہ عبارت خط کی ایسی ہی ہے انتہے جس سے کلیمنس کا لکہا ہوا وہ خط نہین ثابت
ہوتا اب اگناشیوس کی تحریر کا حال سنئے جو سنہ ۱۰۷ع سے پیشتر انطاکیہ کا اسقف تہا کیہو
رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۲ صفحہ ۵۳ سطر ۱۷ الارڈنر اپنی تفسیر کے دوسری جلد مین لکہتا ہے
قولہ یوسی بیس اور جروم نے اوسکے سات خطونکا ذکر کیا ہے اور انکے سوا اور خطوط
بہی اوسکی طرف منسوب ہین کہ جنکو جمہور علماء عیسائی جعلی سمجہتے ہین اور میرے نزدیک یہی ظاہر
یہی ہے اور ان سات خطونکی دو نسخے ہین ایک بڑا دوسرا چہوٹا اور سوا مسٹر وسٹن اور دو چار
اوسکے تابعین کے سب کی یہی رای ہے کہ بڑی نسخے مین الحاق ہوا ہے اور چہوٹا نسخہ
اسکی قابلیت رکہتا ہے کہ اسکی طرف منسوب ہو اور مین نے جو غور سے دونون نسخونکا مقابلہ
کیا تو یہہ بات معلوم ہوئی کہ چہوٹی نسخے مین الحاق کرکے بڑا بنالیا ہے اور یون نہین کہ
چہوٹا نسخہ بڑے نسخہ سے مختصر کرلیا ہو اور واسطے قدمانکی بہی چہوٹے نسخے سے مناسبت بہ
نسبت بڑے نسخے کی زیادہ رکہتے ہین باقی رہا یہہ سوال کہ آیا خطوط مندرجہ چہوٹے نسخے
کی بہی حقیقت مین اگناتیوس کے ہین یا نہین اسمین بڑا جہگڑا ہے اور بہت بڑی
بڑی محققون کے قلم اس امر مین کام آئے ہین اور مین جانبین کی تحریر کو دیکہہ کر
اس سوال کو مشکل سمجہتا ہون اور میرے نزدیک اتنی بات ثابت ہے کہ یہہ خطوط
وہی ہین جنکو یوسی بیوس نے پڑہا اور ارجن کیوقت مین موجود تہے اور بعض فقرے

ٹھیک زمانہ اگناتیوس کی مناسب نہین تو یہہ بات معقول معلوم ہوتی ہے کہ انہین
الحاقی مانین نہ یہہ کہ اونکا لحاظ کر کے اون سب خطوطکو رد کرین خصوصاً صورتکیابی
سختی جسمین ہم اب مبتلا ہین اور جو بڑے خطون مین کسی ایرین نے الحاق کیا ہے اسطرح
ہوسکتا ہے کہ چہوٹے خطون مین بہی کسی ایرن یا کسی دیندار یا دونون نے دست اندازی
کی ہوگی گو میرے نزدیک اس دست اندازی سے بڑی خرابی نہین آئی انتہے ملخصاً
اور کتاب بیلی کا محشے اوسکے حاشیہ مین لکہتا ہے کہ پچہلے دنون مین اگناتیوس کی تین
خطونکا ترجمہ سریانی ظاہر ہوا اور اوسکو کیورٹن نے طبع کیا ہے اور اس بنے ملحوظ
نے ترتیب تحقیق کی اس امر کو کر دیا ہے کہ چہوٹے خطون یونانی مین جنکو آشر نے درست
کیا ہے الحاق ہوا ہے اور بعد اسکے چار دلیلین اسکی ذکر کرتا ہے جسکو منظور ہو اوسمین
دیکہہ لے اور جب حال اس کے خطونکا یہہ ہو تو ہمکو اسکے فقرونکی نقل کر کے
جواب دینا ضروری نہین اسلئے
اب دیکہیے کہ بڑی کتاب مجموعہ خطوط اگناتیوس کے جمہور علما اور محققین عیسائی
کے نزدیک جعلی اور محرف ہے اور لارڈنر اور وسٹن فرقہ ایرین کی تحریف کا قایل ہے
اور چہوٹی کتاب مجموعہ خطوط اگناتیوس بہی بعض محققین کے نزدیک جعلی ہے
اور بعض کے نزدیک اگرچہ سب جعلی نہین لیکن موافق تحریر لارڈنر اور وسٹن بہی الحاق
ہوا ہے اور گمان دست اندازی کا فرقہ ایرین یا دیندار عیسائیون یا دونون یعنے
ایرین اور دیندار عیسائی دونون کی طرف ہے اور اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۴۹ع
صفحہ ۴۴ مین ہے کہ اگناشس جب انطاکیہ سے روم کو جاتا تہا اوس سفر مین
کہ جسکا انجام جیسا اوپر لکہا گیا اوسکی شہادت مین ہوا اوسنے ازمرنہ (یعنے سمرنہ) افسس
مگنیشیہ فلدلفیہ ترالس اور روم کی کلیسیاؤنکو اور ازمرنہ کے پلوکرپ کو سات
خط لکہے تہے سنہ ۱۶۷۱ع تک ان کی نقلین صرف تحریف اور تصنیع کے ساتہہ

لتی تھین سنہ مذکور مین شہر فلورنس کے درمیان ایک قلمی نسخہ ایسا برآمد ہوا کہ اوسمین وہ سالتون خط اصلی بیان سے گئے الخ لیکن اون اصلی خطوطونکا ثبوت صرف حسن ظن ہے قطع نظر اسکے ڈیونی شیس بشپ آف کارنتہہ دوسری صدی عیسوی مین باواز بلند چلاتا تہا کہ ہمارے بہائیونکی خاطر سے خط لکہتے تہے لیکن ان شیطان کی خلیفون نے میری خطونکو گندگی سے بہر دیا بعض باتین بدل دین اور کچہہ داخل کین جنکے لئے دوہرا غم ہے اسلئے یہہ مقام تعجب کا نہین کہ اگر بعض نے خداوند کی پاک کتابونمین بہی ملانیکا ارادہ کیا ہے کیونکہ اونہون نے اور کتابونمین جو اون کتابونکی مقابل تہین ایہی قصد کیا ہے انتہی از تاریخ یوسی بیوس جلد ۴ باب ۲۳

پس جب عیسائیون نے ڈیونی شیس کے جین حیات ہی مین اوسکے خطونکا یہہ حال کیا تو اوسکے موت کی بعد کیا کچہہ نہ خاک اوڑائی ہوگی اور اسیطرح یوسیفس کی تاریخ مین بہی الحاق ہوا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے بیشک الحاقی مانا گیا ہے جیسا کہ لارڈنر نے خوب مستحکم دلیلونسے ثابت کیا ہے اسیطرح ہارنصاحب کی کتاب کے بہی جبکہ وہ دوسری اور تیسری دفعہ چہاپی گئی ہر دفعہ مین ضرورت اور کیفیت بدلتی گئے دیکہو کتاب ہارنصاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۸ع چہٹا چہاپا اور مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ع تیسری چہاپے لب التواریخ جلد ۲ باب ۹ فصل ۱ صفحہ ۹۳ مین ہے کہ الیوڈورس کے مکتوب کا جعل سولہوین قرن تک کامل آشکار نہوا تہا انتہے نقل بعینہ

منادی

متی ۲۷ باب ۸ مین اوس کہیت کی بابت جو مسیح کی مصلوبی کے وقت یہودا اسکریوطی کی رشوتی روپیونسے مول لیا گیا تہا ہے آج تک وہ کہیت خونکا کہیت کہلاتا ہے یعنے اگر یہہ انجیل مسیح کی مصلوبی کے وقت لکہی گئی تو آجتک کی لفظ کی کیا حاجت تہی اور اگر اوسوقت کوئی انجیل موجود نہ تہی تو الہام الہی سے صرف زبانی تعلیمات اور

مسیح کے مرنے اور جی اوٹھنے کی خبر بنانی پر کیونکر حصر کیا گیا اور اگر صرف یہی کافی تہا
تو اوس سے پیشتر انبیا علیہم السلام نے توریت اور صحیفونکو کسواسطے لکہا یرمیاہ ۳۰
باب ۲ استثنا ۳۱ باب ۹ اور انجیل کے بہی لکہنے کی عرصۂ دراز کی بعد کیا حاجت تہی
اور کسی ضرورت کے وقت جسطرح اگلے زمانے تعلیم اور نصیحت کیجاتی تہی اسیطرح پہر
بہی اور ہمیشہ تک کر سکتے تہے کیونکہ بولنے والے تم نہین بلکہ تمہارے باپ (یعنے خدا)
کی روح جو تم مین بولیگی متی ۱۰ باب ۲۰ اور یوحنا سے رویا مین کیون کہا گیا کہ لکہہ کیونکہ
یہہ باتین سچ اور برحق ہین مکاشفات ۲۱ باب ۵ پہر حضرت عیسیٰ نے جب طرح طرح
کی نصیحت کی خصوصاً جب قیامت کا ذکر کیا تب کیون نہ کہا کہ لکہہ انتہی ۲۵ باب
مکاشفات ۲۲ باب ۱۸ و ۱۹ مین جو کتاب کے گہٹانے اور بڑہانے والے پر لعنت
لکہی ہے عیسائی اسی کتاب کے محفوظ رہنے کا ایک سبب سمجہتے ہین لیکن اگر مصنف
کتاب مشاہدات کا یہہ باتین نہ لکہتا تو بہی کتب الہامی کے گہٹانے اور بڑہانیوالے
کا یہی نتیجہ سب جانتے ہین اور جبکہ باوجود جاننے کے توریت وغیرہ کتب الہامی
مین دخل و تصرف علانیہ موجود ہے خصوصاً سامری اور یہودی ہیکل کی بابت تو مشاہدات
مین کہ جسکا نہ صرف الہامی بلکہ معتبر ہونا بہی سیکڑون برس تک ثابت نہو اگہٹانے و
بڑہانے والیکے تامل کا کیا سبب تہا دوسرے یہہ کہ خلاف سب الہامی کتابونکے
جو مشاہدات مین سخت لعنت گہٹانے اور بڑہانیوالے پر لکہی ہے تو یقیناً مصنف
مشاہدات اگلی کتابونکے تحریف سے خوب واقف ہو چکا تہا اور دستور کے موجب ہے
اپنی کتاب مین بہی لوگونکے دخل و تصرف کا یقین تہا وہ جانتا تہا کہ جب لوگ اگلی
کتابونمین گہٹانے اور بڑہانے سے نہ چوکے تو مشاہدات کو کب سلامت رہنے دینگے
(متی ۱۰ باب ۲۴) کیونکہ جب ہرے درخت کے ساتہہ ایسا کرتے ہین تو سوکہے
کے ساتہہ کیا نہ کیا جائیگا (لوقا ۲۳ باب ۳۱) تیسرے مکاشفات ۲۲ باب کے

۸ اباب ۱۹ آیت صرف کتاب مکاشفات ہی کی بابت معلوم ہوتی ہے نہ یہہ کہ اور کتب مشمولہ عہد جدید کی بابت ہی کیونکہ اوسوقت تک انجیل یوحنا تو موجود ہی نتھی پہر بعض علماء عیسائی جوانجیل کے غیر محرف ہونے کے لیے متی ۲۴ باب ۳۵ کو دلیل لاتے ہین کہ آسمان و زمین ٹلجاسکین سگے پر میری باتین کبہی نٹلین گین انتہے اگر یہہ آیت صحیح ہو تو انہین پہلے اتنا دریافت کرنا چاہیے کہ مسیح نے جسوقت یہہ بات فرمائی اُس وقت یہہ انجیل بقول علماء عیسائی موجود کہان تہی بلکہ حضرت عیسیٰ نے بقول علماء عیسائی کسی انجیل لکہنے کا حکم ہی نہین دیا ہے پہر کیونکر ثابت ہوا کہ یہہ آیت ساری انجیل کی صحت پر دلیل ہے اور یہی جواب اون سب آیتون کے لئے ہے جو عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کا قول انجیل کے صحت پر دلیل لائین کیونکہ اناجیل سے ہرگز ثابت نہین کہ مسیح نے کبہی ان انجیلون کو دیکہا ہو پہر کیونکر اونکی صحت پر گواہی دے سکے

پس ایسے ایسے انقلابون اور شدت مصائب عیسائیان اور کمال قلت کتاب اور طوالت زمانہ جہالت و تاریکی عیسائیان اور کثرت جعلسازان مصنف کتاب جعلی اور نامعلومی حال مصنفان اناجیل وغیرہ اور گواہی علماء عیسائی درباب تحریف اور خود دینداران عیسائیونکی طرف سے ہی تحریف ہونا اور غیر الہامی ہونا بدلائل لوقا اول باب ۱ و ۲ و ۳ و حالات مرقس اور بیضرورت و خلاف دستور کتب الہامی ان انجیلونکا شمار چار تک پہونچنا اور گم ہونے اصل انجیل عبرانی اور بے ترتیبی فقرات اناجیل اور اختلاف اقوال روح القدس ان سب باتون سے پادری فانڈر صاحب کا قول یاد آتا ہے کہ ہر حال مین تمام تعین سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے انتہے از اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۰ سطر ۱۲ و ۱۳

کلیسا ۵

اس مین دس سکرمنٹ ہین

سکرمنٹ ۱

متی ۵ باب ۱۸ مین لکہا ہے جب تک آسمان و زمین ٹل نجائین ایک نقطہ یا ایک شوشہ
توریت کا ہرگز نہ مٹیگا انتہےٰ علماء عیسائی اس آیت کو توریت کی صحت پر بڑی
دلیل سمجہتے ہین لیکن اسکے بعد ۱۹ آیت سے صاف ظاہر ہے کہ یہان توریت کے
احکام شریعت مراد ہین چنانچہ دس احکم جو لوحون پر لکہے تہے اور دستور قربانی اور ختنہ
وغیرہ پس جو کوئی ان حکمون مین سے سب سے چہوٹے کو ٹال دے اور ویسا ہی
لوگونکو سکہاوے آسمان کی بادشاہت مین سب سے چہوٹا کہلائیگا (متی ۵
باب ۱۹) اگرچہ اناجیل مین کثرت الحاق یا شمول کتب جعلی کے سبب ہم یقین
نہین کہہ سکتے کہ جو آیات اناجیل وغیرہ کے کسی ضرورت مین پیش کی جائین
وہ ضرور صحیح ہونگے تو بہی بپاس خاطر اہلکتاب اتنی تکلیف مین گوارا کر سکتا ہون
عیسائیون نے ختنہ کا دستور بالکل موقوف کر دیا اور اسطباغ کو قایم مقام اسکا جانتے
ہین لیکن یہہ عقیدہ کئی سبب سے بے بنیاد ہے اول یہہ کہ انجیل مین کہین اسکا حکم نہین
پایا جاتا جس سے ثابت ہو کہ اسطباغ قایم مقام ختنہ ہے دوسرے یہہ کہ اگر اسطباغ قایم
مقام ختنہ ہے تو مختونونکو اسطباغ دینے کی کچہہ حاجت نہین یعنے اگر کوئی یہودی یا
مسلمان عیسائی ہو جاے تو باوجود اسکی مختونیکے پہر اسطباغ جو کہ ختنہ کے بدلے مین ہے
دینا کیا ضرور اور جبکہ ایسا نہین کرتے تو اسطباغ قایم مقام ختنہ کیونکر ہوا تیسرے یہہ
کہ پیدایش ۱۷ باب مین خدا نے اس دستور ختنہ کو اپنے اور اپنے لوگونکے یعنے حضرت
ابراہیم اور اونکی اولاد کے درمیان پشت در پشت اور نسلاً بعد نسل اور عہد ابدی فرمایا ہے

پس اصطباغ کے ساتہہ اوسکے بدل جانیکا کیا سبب ہے کیونکہ عیسائی عقیدے کے بموجب قربانی تو مسیح کی مصلوبی سے بیکار ہوگئی مگر ختنہ تو یہودیوں مین اصطباغ کے ساتہہ ہمیشہ سے جاری تہا اگر کوئی سمجہے کہ وہ توبہ کا اصطباغ تہا اور گناہونکی معافی کا تو اگرچہ یہہ صرف بے اصل بات ہے کیونکہ مسیح نے (یوحنا ۳ باب ۳) فرمایا کہ دل کی تبدیل یعنے سر نو پیدا ہونا نجات کے لئے ضرور ہے نہ کہ اصطباغ لیکن اسکے ساتہہ یہہ بہی سمجہنا چاہئے کہ جب تک توبہ نہو گناہونکی معافی کیونکر ہوسکتی ہے پس اگر یہہ گناہونکی معافی کا بپتسما ہے تو توبہ کا بپتسما اس سے پیشتر کیا جاتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہہ وہی اصطباغ ہے جو یہودیوں مین ختنہ کے ساتہہ دیا جاتا تہا

پس متی ۵ باب ۱۸ و ۱۹ کے بموجب شریعت کے احکام کبہی منسوخ نہونگے نہ یہہ کہ توریت مین سے کوئی حرف ضایع نہوگا کیونکہ سب کتابین جب بہت پرانے ورق ہوجاتے ضایع ہوجاتے ہین اور اگر اونکی دوسری نقل نکیجائے تو بیشک ہمیشہ کے لئے ضایع ہوجائین یہہ فضیلت تمام جہان مین صرف قران مجید کے لئے ہے کہ اگر اوسکی ایک نقل بہی دنیا مین نرہے تو بہی ہمیشہ ہزارون حافظ ہوتے رہتے ہین پہر متی ۲۳ باب ۲ و ۳ مین لکہا ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردونسے فرمایا کہ فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹہے ہین اسلئے وہ جو کچہہ تمہین (احکام شریعت) ماننے کہین مانو اور عمل مین لاؤ انتہے اسکے بعد مسیح نے زیادہ تاکید کیطور پر فرمایا کہ لیکن اونکے سے کام نکرو کیونکہ وہ کہتے ہین پر کرتے نہین انتہے یہان مسیح نے نہایت تاکید کیواسطے یہہ فرمایا کہ اگر فریسی وغیرہ بہی شریعت کی بات پر عمل نکرتے ہون تو بہی تم ضرور عمل کرو اس مقام پر علماء عیسائی کیطرف سے بڑا تعجب آتا ہے کہ یہہ توریت کے حرف حرف کی صحت کے دعوے پر تو جان لڑا رہے ہین مگر توریت کے کسی ایک حکم کی تعمیل سے کچہہ غرض نہین رکہتے لازم تہا کہ تم اونہین اختیار کرتے اور انہین بہی نچہوڑتے (

(متی ۲۳ باب ۲۳) یعنے شریعت کی ایک بات ماننا اور دوسری نماننا کیطرح جایز نہین پس شریعت مین ختنہ کی بابت اسطرح لکہا ہے کہ وہ جسکا ختنہ نہین ہوا وہی شخص اپنے لوگون سے کٹ جاے کہ اوسنے میرا عہد توڑا انتہے اور لوقا ۲ باب ۲۱ مین مسیح کے ختنہ کا مذکور ہے اور لوقا ۱ باب ۵۹ مین یوحنا بپتسمادینے والے کے ختنہ کا ذکر ہے اور پلوس نے مسیح کے عروج کے بیس برس بعد یعنے تخمیناً باون ۵۲ یا تریپن ۵۳ سنہ عیسوی مین دربہ و لسترہ مین طمطاوس کا ختنہ کیا اعمال ۱۶ باب ۱-۳ اور رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۲ صفحہ ۲۱۳ سے ثابت ہوتا ہے کہ یروسلم کی کلیسیا مین ڈیڑہ سو عیسوی کے قریب تک ختنے کا دستور جاری رہا اور اسی سبب سے اوس کلیسیا کے پادری ملقب بہ اسقوف ختنہ ہین جب اوریان ۱۱۵ قیصر نے یہہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مارا جائیگا تب فلسطین کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیون مین گنے جائین جان ومال کے خوف سے رسومات موسوی کو بالکل ترک کر دیا اور ایک غیر یہودی مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر اونسے الگ ہو گئے (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۹۶) مگر بعض عیسائیون نے اپنے قدیم رسومات نہین چہوڑا اور رسومات موسوی ادا کرتے رہے اور پرایا ملک فلسطین مین اپنی جماعتین قایم کین یہی فرقہ ابیونی کہلایا

سکرمنٹ ۲

عیسائی لوگ سمجہتے ہین کہ صرف ایمان سے نجات ہے نہ یہہ کہ اعمال سے اور اسی تعلیم کے سبب گناہ یعقوبی کی نظر مین ثواب ہے اور ثواب گناہ کیونکہ مسیح کا کمایا ہوا ثواب وہ اپنے لئے کافی سمجہتے ہین وہ حرام سے پرہیز نہین کرتے نیکوکاری وصفائی اور پاکیزگی کو بیہودہ جانتے ہین دیکہو میزان الحق تصنیف پادری فاندر صاحب چہاپہ آگرہ ۱ باب ۲ فصل صفحہ ۱۷ دوسری چہاپ سنہ ۱۸۵۰ء سطر ۲۰-۲۴

چونکہ انجیل مین مثل توریت کے احکام شریعت مندرج نہین ہین اسلیئے عیسائیون نے جانا کہ ہم شریعت کے بند سے آزاد ہین لیکن یہہ صریح بات سمجہے کہ سوا توریت کے اور کسی نبی کے صحیفے مین بہی احکام شریعت نہین ہین وہ سب یعنے حضرت داؤد اور یرمیاہ اور یسعیاہ اور عزرا اور دانیال اور حزقیل اور حاصکر یشوع و سموئیل وغیرہ علیہم السلام کیون نہ شریعت کے بند سے آزاد رہے اور خود حضرت عیسیٰ بہی شریعت کی باتونکی حفاظت کرتے تہے اسکا سبب یہہ ہے کہ سب کے لیئے وہی ایک شریعت تہی جو توریت مین مندرج تہی پس انجیل مین احکام شریعت نہونا ناسخ شریعت ہبی نہین ہے جبکہ مسیح نے خود اوسپر عمل کرنے کے لیئے بار بار تاکید فرمائی دیکہو متی ۲۳ باب ۲ و ۳ و ۲۳ اس مُلک کے عیسائی بعضی عورتین اگر وہ اپنی قوم مین رہتین تو ذات برادری کے ڈر سے شاید اسقدر بیباک نہو جاتین مگر گلیسیا مین آکر جبکہ اونہین مطلق آزادی حاصل ہوگے بلا مبالغہ رنڈیونکو بہی شرما دیتی ہین اور اس کام کے لیئے وہ اوس مسئلہ کو دلیل لاتی ہین جو انجیل یوحنا ۸ باب ۱ — ۱۱ مین لکہا ہے کہ مسیح نے ایک زانیہ عورتکو بے سزا دیئے چہوڑ دیا تہا اور باوجودان بداعمالیونکے وہ آپکو خدا کے فرزند جانتی ہین پس ایسی عورتونکو لُغت ہندی رام جنی کہین تو مناسب ہے کیونکہ ہندو لوگ رام کو پرمیشر یعنے خدا جانتے ہین اور رام جنی یعنے خدا کی بیٹیان ہندوستانی رنڈیونکی ایک قسم ہے چنانچہ مخزن مسیحی مطبوعہ اکتوبر ۱۸۹۸ع مشن پریس الہ آباد صفحہ ۲۵۳ مین پادری والش صاحب فرماتے ہین قولہ بعض وقت یہہ شکایت سننے مین آتی ہے کہ ہندوستانی عیسائی عورتین اکثر بہت شوخ و آزاد ہوتی ہین یعنے یہہ کہ حیا و حلم و اطاعت کو جو نیکو عورتونکی خاص خوبیان ہین بہول جاتین یا اونپر توجہہ نہین کرتے ہین انتہے

مین تمسے سچ کہتا ہون کہ محصول لینے والے اور کسبیان تمسے پہلے خدا کے بادشاہت مین داخل ہوتے ہین (متی ۲۱ باب ۳۱) کیونکہ کسبیونکا توبہ کر کے خدا پر ایمان لانا

اوس سے بہتر ہے کہ کوئی پارسا بنے یا گرسبیو نکا کام کرے اخبار نگار لے مجال بار
لکھتا ہے کہ کلکتہ میں دس ہزار چھ سو اٹھتر ۱۰۶۷۸ عیسائی رہتے ہیں اونمیں سے بہت سے
آدمی نہایت مجہول ہیں اور اونکی عورتین اس قسم کی ہیں کہ اگر انکو بازاری کسبی کہا جائے
تو بجا ہے چنانچہ ایک پادری نے صاحب اخبار موصوف کو لکھا ہے کہ جو لوگ ان کے جوان
مین سے مفصلات کی عدالتون مین نوکر ہیں اونکی بہو بیٹیان علے الاعلان کسب کرتی
ہین اور اونکی اس بد افعالی پر ہندو مسلمان دونون قوم کے آدمی نفرین کرتے ہیں انتہی
(از طلسم حیرت مدراس مطبوعہ بست و پنجم شوال سنہ ۱۲۹۱ ہجری مطابق پنجم دسمبر ۱۸۷۴ء
جلد ۱۷ نمبر ۴۴ صفحہ ۳ بحوالہ سید الاخبار

گرجا گہر کو کیسے بہنگی اندر سے جہاڑتا ہے اگرچہ اجنبی آگ تا ہیکل مین جلانے نہین پاتی
تہے جیجلے آنکہ اجنبی انسان احبار ۱۰ باب ۱-۲-۱ اعمال ۱۲ باب ۲۸ و ۲۹ تو
نمازیوں مین سے بعضے شراب پیے ہوئے عبادت مین مصروف ہوتے ہین اگرچہ
ہیکل مین کوئی کاہن نشہ پیکر جا نہین سکتا تہا احبار ۱۰ باب ۹ و ۱۰ نمازیون کے
گوزون سے عبادتخانہ گونج اوٹھتا ہے گویا جسطرح ہیکل یروشلم مین بخور کی خوشبو
کے ساتہ دعائین آسمان کیطرف بہیجتے تہے (لوقا ۱ باب ۱۰ مکاشفات ۸ باب ۴
اسیطرح یہہ لوگ گوزونکی بو کے ساتہ اپنی دعائین آسمان کیطرف بہیجتے ہین اور
کبہی بہنگی کیوقت عبادتخانہ میں گتے پہرا کرتے ہین اگرچہ فاحشہ کی خرچی اور کتے کی
قیمت تک خدا کے حضور مین ناپاک ہے استثنا ۲۳ باب ۱۸ اور کتے اور جادوگر
وغیرہ کوئی بہشت مین نجاینگے مکاشفات ۲۲ باب ۱۵ اے گنہگارو تم اپنے ہاتہ
دہو ڈالو اے دو دلو اپنے دلونکو پاک کرو یعقوب ۴ باب ۸ اپنے تئین دہو ڈالو پاک
کرو اپنے برے کامونکو میری آنکہو نکے سامنے سے دور کرو یسعیاہ ۱ باب ۱۶
عبرانیونکا ۱۰ باب ۲۲ لطیفہ یہہ ہے کہ پلوس نے رومیون وغیرہ کے خطون

مین ختنہ وغیرہ احکام شریعت کو بیفایدہ بتایا اور آپ ہی پہر طمطاوس کا ختنہ کیا اعمال ۱۶ باب ۱-۳ اور جسمانی طہارت وغیرہ تکلیفونکو بیوقوفی تہرایا (گلتیونکا ۳ باب ۲۰ اور ۱۱ و ۱۳) اور آپ ہی ہیکل مین جانے کے لئے اپنے جسم کو طاہر کیا اعمال ۲۱ باب ۲۶ — اور پولوس رسول نے آپہی فرمایا کہ آپکو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی نجاست سے پاک کرین ۲ قرنتیونکا ۱۰ باب ۱۵ — اور آپہی قواعد رسوم کو ضعیف اور ادنی بنایا گلتیونکا ۴ باب ۹ — اور یعقوب کے تمام خطاور خاصکر اوسکے ۲ باب ۱۹ و ۲۰ مین لکہا ہے کہ تو ایمان لاتا ہے کہ خدا ایک ہے اچہا کرتا ہے شیاطین ہی یہی مانتے اور تہرتہراتے ہین پر اے واہی آدمی کب تجہے معلوم ہوگا کہ ایمان بے عمل مردہ ہے انتہی پس کل سے مراد اگر ساری نیکیان اور خوبیان ہین تو طہارت اور ریاضت کو بہی کوئی بداعمالی نہین کہہ سکتا ہان صرف ظاہری صفائی اور غسل اور طہارت ایمان کی بنیاد تو نہین ہے مثلاً جب بت پرست خوب نہا دہوکر صاف ہوتے ہین تو ہم اونہین ایماندار نہین کہہ سکتے اور جب کوئی مسلمان کسی نجاست سے ناپاک ہوگیا ہو تو اوسکے پاک ہونے تک چاہئے کہ اوسے بے ایمان کہین ایسا ہرگز نہین ہے پہر کہ اگر کوئی شخص خوب نہا دہوکر بلکہ وضو اور نماز بہی کرکے آئے اور کسی مسافر کا اسباب لوٹ کر اوسے کنوئین مین دہکیل دے اور دوسرا شخص میلا کچیلا ملکہ گو مین لتہڑا ہوا آئے اور اوس کنوئین مین گرے ہوئے کو نکالے اور اپنے مال سے اوسکی مدد کرے تو تم کسی بہتر سمجہوگے ہان وہی نہین جسنے نیکی کی اور کیا وہ ظاہر کی صفائی والا خدا اور انسان کے نزدیک ناپاک اور گندہ سے بہی بدتر نہ ٹہریگا بلکہ ایسا پرہیزگار شکل دوہری سزا کے لائق ہوگا یُضٰعَفُ لَہُمُ الْعَذَابُ (سورۂ ہود رکوع ۲ جز ۱۲) یعنے بے ایمانی اور ریاکاری کی سزا پائیگا پس ایسی ظاہر کی صفائی سے وہ ظاہر کی ناپاکی کہین بہتر ہے بقول شیخ سعدی علیہ الرحمہ نیک باشی و بدت گوید خلق بہ کہ بد باشی و نیکت گویند ظاہر کی صفائی کے ساتہ باطن کی صفائی بہی ضرور ہے کہ راجامہ پاک است و سیرت پلید در دوزخش را نباید کلید تو زندہ کہ خیرش

برآید ز دست + به از صایم الدہر و نیا پرست * صفا نیست در آب و آتش نیز + ولیکن صفا ر بباید تمیز +
خیالات نادان خلوت نشین * بہم بر کند عاقبت کفر و دین * جسمانی آسودہ کردن ولے * بار اللطف
رکعت برمنبر * لیکن یہہ بہی کسیطرح جائز نہین ہے کہ کوئی بیچا پرہیزگار جسمانی طہارت سے
بالکل قطع نظر کر جاے اور مین اسوقت مطلق نیک اعمالی کی ضرورت بیان کیا چاہتا
ہون خواہ وہ طہارت ہو یا عبادت یا اور کسی طرح کا نیک عمل چنانچہ اول طمطاوس ۵ باب
۸ مین ہے اگر کوئی اپنون اور خاصکر اپنے گہر کی خبر گیری نکرے تو ایمان سے منکر اور
بے ایمان سے بدتر ہے انتہے اب دیکہئے کہ اس سے زیادہ اعمال کی ضرورت اور کیا
ہوگی اور پہر ۲ طمطاوس ۲ باب ۱۹ مین کہا ہے کہ ہر ایک جو مسیح کا نام لیتا ہے بدی سے
باز رہے انتہے یعنے جو نیک عمل نکرے وہ آپکو عیسائی ہی نسمجہے اور لوقا ۱۹ باب ۸ و ۹ مین
لکہا ہے کہ ذکی نے کہڑا ہوکر خداوند سے (یعنے مسیح سے) کہا دیکہہ اے خداوند مین اپنا
آدہا مال غریبونکو دیتا ہون اور اگر کسیکا مال دغا بازی سے لیا ہے اوسکا چوگنا دیتا ہون
تب یسوع نے اوسکے حقمین کہا کہ آج اس گہر مین نجات آئی انتہے اس سے ثابت ہے
کہ ذکی کی نجات کا سبب وہی نیک اعمالی تہی جو اوسنے لوقا ۱۹ باب ۸ مین غریبونکو اپنا آدہا
مال اور جنسے دغا کی تہی اونہین چوگنا دینا کہا اور اوسکے بعد مسیح نے بہی اوسے نجات کی خبر دی
اور اسیطرح متی ۲۵ باب ۳۱ - ۴۶ صرف اعمال نیک و بد اور قیامت کے دن اوسکی
جزا اور سزا کا بیان ہے پہر مکاشفات ۲۰ باب ۱۲ - اور ۲۲ باب ۱۲ - اور متی ۱۶
باب ۲۷ - امثال ۲۴ باب ۱۱ و ۱۲ - ایوب ۳۴ باب ۱۱ اور ۶۲ زبور ۱۲ - ۲ طیطس باب
۱۶ متی ۷ باب ۲۱ - اور ۱۹ باب ۳۲ و ۲۳ - یوحنا ۱۴ باب ۱۵ کو دیکہو اور لوقا
۱۰ باب ۲۵ - ۲۸ لکہا ہے کہ ایک شریعت سکہلانیوالے نے حضرت مسیح سے
پوچہا کہ مین کیا کرون جو نجات پاؤن تب حضرت عیسے نے اوس سے فرمایا کہ شریعت
مین کیا لکہا ہے یعنے شریعت کے احکام بجا لانیسے نجات ہوگی اور جب اوسنے شریعت کا

خلاصہ بیان کیا تب حضرت عیسیٰؑ نے اوس سے فرمایا کہ جا یہی کر تو جئیگا یعنے نجات پائیگا اس سے ظاہر ہے کہ شریعت کے احکام بجالانے سے نجات ہے کیونکہ خدا کے نزدیک شریعت کی سنّنیوالی راستباز نہ ٹہرینگی بلکہ شریعت پر عمل کرنیوالے (رومیونکا ۲ باب ۱۳) مبارک وے جو خدا کے کلام سنتے اور مانتے ہین (لوقا ۱۱ باب ۲۸) تم کلام پر عمل کرنیوالے ہو نہ آپکو فریب دیکر صرف سننے والے رہو (یعقوب ۱ باب ۲۲) اور اسیطرح متی ۷ باب ۲۱ مین بہی ہے اور گلتیونکے ۴ باب ۴ مین ہے کہ جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو بہیجا جو عورت سے پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہوا انتہیٰ اب سمجہنا چاہیے کہ شریعت توریت مین مندرج ہے اور ختنہ شریعت مین داخل ہے احبار ۱۲ باب ۳ سود نہ لینا شریعت مین داخل ہے خروج ۲۲ باب ۲۵ ـ احبار ۲۵ باب ۳۶ و ۳۷ ـ امثال ۲۸ باب ۸ حزقیل ۱۸ باب ۸ یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ ـ اور ۱۵ زبور ۵

سور کا گوشت نکہانا شریعت مین داخل ہے احبار ۱۱ باب ۷ استثنا ۱۴ باب ۸ یسعیاہ ۶۵ باب ۳ و ۴ و ۶۶ باب ۱۷ آپ کو پاک اور طاہر رکہنا شریعت مین داخل ہے احبار ۵ باب ۱۶ ـ ۱۹ استثنا ۲۳ باب ۱۰ و ۱۱ ـ عورتونکو مہر دینا شریعت مین داخل ہے خروج ۲۲ باب ۱۶ پیدایش ۳۴ باب ۱۲ استثنا ۲۲ باب ۲۹ اول سموئیل ۱۸ باب ۲۵ اور اسیطرح کی بہت سی باتین شریعت کی ہین کہ یہہ سب مسلمانو مین مروج ہین مگر عیسائی لوگ ایک بہی اون مین سے بجا نہین لاتے بلکہ اوسکی برخلاف سراسر عمل کرتے ہین چنانچہ شرابی کو انجیل مین جہنمی لکہا ہے اول قرنتیونکا ۶ باب ۹ و ۱۰ ـ احبار ۱۰ باب ۹ اور عیسائی لوگ سکرمنٹ کے دن شراب بڑی عبادت سمجہ کر پیتے ہین جوتی اوتارنیکا حکم ہے خروج ۳ باب ۵ یشوع ۵ باب ۵ ـ اعمال ۷ باب ۳۳ اور یہہ ٹوپی اوتارتے ہین

ختنہ کا حکم ہے پیدایش ۷ باب اور یہہ موئے زیر ناف تک نہین دور کرتے

طاہر ہونیکا حکم ہے احبار ۱۵ باب ۱۶ - ۱۹ - استثنا ۲۳ باب ۱۰ و ۱۱ - اول سموئیل ۱۲ باب ۴ - ۲ - سموئیل ۱۱ باب ۴ - ۲ قرنتیونکا ۷ باب ۱ - اور یہہ آبدست تک نہین لیتے

کتے کی قیمت تک خدا کے حضور مین ناپاک ہے استثنا ۲۳ باب ۱۸ اور یہہ کتے کو بھی ناپاک نہین سمجھتے

سور کا گوشت چھونا تک منع ہے استثنا ۱۴ باب ۸ - احبار ۱۱ باب ۲۶ - اور یہہ سبھی سور ہضم کر جاتے ہین

کتاب مقدس کو نہایت تکریم کے ساتھہ رکھنے کا حکم ہے احبار ۲۶ باب ۱۵ - استثنا ۲ باب ۳ یہہ اوسے چوتڑون کے تلے اور پانٔوکے پاس رکھتے ہین اور لکھے ہوئے ورقون سے چوتڑونکا گو پونچھتے ہین

خدا کے نام کی قربانی گذراننے کا حکم ہے احبار ۷ باب اور یہہ خدا کا نام بھی لیکر جانور ذبح نہین کرتے

عورتون کو حیض و نفاس تک ناپاک رہنے کا حکم ہے احبار ۱۲ باب ۲ - ۵ - اور یہہ خون حیض و نفاس تک ناپاک نہین سمجھتے

خدا کو ایک جاننے کا حکم ہے خروج ۲۰ باب ۳ - اور یہہ اوسمین نہ صرف ایک بلکہ تین تک کا شمار بڑہاتے ہین

نہ ناچ دیکھنے اور نہ گانا سننے کی اجازت ہے دیکھو رومین تفسیر متی ۱۴ باب ۶ صفحہ ۱۱۲ اور یہہ آپ ہی ناچتے اور گاتے ہین بلکہ پادرین تو ہر صاحب کو انکے صدا زیر گانے پر تیہہ تے تھے اور کوئی پادری ایسا نہو گا جسے گرجے مین گیت گانا نہ آتا ہو (ہندی تواریخ کلیسا چھاپہ بپ تسٹ مشن صفحہ ۲۲۶) اگر کوئی کہے کہ حضرت داؤد صندوق عہد کے آگے ناچے تھے اور اسیطرح حضرت مریم بہن حضرت ہارونؑ کی وغیرہ تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ وہ ناچنا خدا کو راضی کرنیکی کے لئے تہا اور یہہ شیطان کو خوش کرنے کے لئے ہے

حضرت عیسیٰ نے آپکو خدا کا بندہ اور رسول کہا ہے مرقس ۱۰ باب ۳۰ یوحنا ۱۱ باب ۹
اور یہہ نہ صرف حضرت عیسیٰ کو بلکہ آپکو بہی خدا کے فرزند جانتے ہین
سنیچر کو سبت سمجھکر عبادت کرنیکا دستور تہا خروج ۲۰ باب ۸ و ۹ ۔ اور یہہ اتوار کو سبت
مناتے ہین
سود نہ لینے کا حکم ہے احبار ۲۵ باب ۳۵-۳۷ ۔ اور یہہ اوسکے لئے ہاہنے کوٹہیان
جاری کرتے ہین اور عدالت سے سود دلانے کو فتوے لینے ڈگری تمام ملک مین جاری
ہوتی ہے یعنے یہہ کہ نہ صرف آپ سود لیتے بلکہ اورونکو بہی سود دلواتی ہین
عورت کو مرد کے تابعدار رہنے کا حکم ہے افسیونکو ۵ باب ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ۔ اول
پطرس ۳ باب ۶ ۔ اول طمطاوس ۲ باب ۱۴ ۔ اور انہین مرد عورت کی بعدار کرتی
باوجود اسکی عیسائی آپکو توریت وانجیل کا پیرو کہتے ہین اب کون اس بات کا انصاف کرے
کہ عیسائی لوگ توریت وانجیل کی پیروی کرتے ہین یا مسلمان
ان سب باتونپر غور کرنے سے معلوم ہوجائیگا کہ ان عیسائیونکا کہانا ہرگز مسلمانون کو
حلال نہین کیونکہ یہہ وہ عیسائی نہین ہین جو پیشتر حواریونکے سامنے تہے اور انجیل ہی
کے حکم کے بموجب ان عیسائیو نکے ساتہہ کہانا ہرگز جایز نہین ہے کہ اگر کوئی بہائی
کہلاکر حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا گالی دینیوالا یا شرابی یا ظالم ہو تو اوس سے
صحبت نہ رکہنا بلکہ ایسے کے ساتہہ کہانا تک نہ کہانا اول قرنتیونکا ۵ باب گلاتیونکا
۲ باب ۱۲ یوحنا ۴ باب ۹ ۔ اور عجیب یہہ ہے کہ عیسائی عقیدہ کی کوئی بات انجیل
وغیرہ سے ثابت نہین ہوتی مثلاً تثلیث کا لفظ کسی انجیل مین موجود نہین صرف زبانی
یہہ محاورہ ٹہرالیا گیا ہے اصطباغ ختنہ کا قایم مقام کسی انجیل سے ثابت نہین ہوتا
اور کہین مسیح کا حکم نہین ہے کہ عشاء ربانی عید فصح کی جگہہ کیا کرو اور عید فصح کو
نہ مانو اور اتوار سنیچر کے بدلے سبت سمجہا جاے بلکہ حواریون سنیچر ہی کو سبت مانتے

متی ۲۴ باب ۲۰ اور خوبی یہہ کہ جمعہ کا دن جو عیسائیونمین گڈ فرائی ڈے یعنی سیدالتس سیح کا دن ہے اور جمعہ کا دن کہ جسمین قصہ صلیب واقع ہوا اور موجب عقیدہ عیسائی اوسی دن نجات کا کام پورا ہوا یوحنا ۱۹ باب ۳۰ اوس الوار اور سنیچر دونو نسے زیادہ فضیلت ہے

سکرمنٹ ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی احل النکاح وحرم السفاح وخلق الانسان من نطفۃ امشاج ثم جعلہ سمیعا بصیرا۔ وخلقکم من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء وقدرہ تقدیرا والصلوۃ علی من ارسل الی الخلق کافۃ وبعث ھادیا الی الناس بشیرا ونذیرا وعلی الہ واصحابہ الذین طہرہم واعن رجس الشرک والطغیان تطہیرا قال اللہ تعالی جل شانہ فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع ۃ

پس نکاح کرو جو خوش لگے تمکو عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار عیسائی لوگ مسلمانو اس بات پر الزام دیتے ہین کہ انکے یہان چار جوروان کرنیکا حکم ہے لیکن مسلمانونمین یہہ حکم اسلئے ہے کہ چار سے زیادہ جوروان کرنا جائز نہین ہے نہ یہہ کہ ہر شخص چار سے کم جوروان نکرے چنانچہ ہزارون لاکھون مسلمان انکھو نکے سامنے موجود ہین کہ اونکی صرف ایکہی بی بی ہے چونکہ دنیا عالم امتحان ہے اسمین تعلقات سے فارغ رہکر تو ہر شخص خدا کی طرف دل لگا سکتا ہے مگر وہ جو باعیال ہو کر خدا کا نہ ہو رہے اوسکا غلبہ ہے کیونکہ خدا سے عالم غیب ہر شخص کے دلکو جانچتا ہے اور کسیکی بندگی کا وہ محتاج نہین حضرت ابراہیم کے بیٹے کی قربانیکا خدا حاجت مند نہ تہا اگر حاجت مند ہوتا تو کیون منع کرکے اوسکے عوض مین بردہ ابراہیم کو بھیجتا مگر حضرت ابراہیم کے لئے یہہ امتحان تہا

پس اول طمطاؤس ۳ باب ۲- اور طیطس ۱ باب ۶ مین جو ا... کا
حکم ہے یہہ صرف نگہبانون یعنے پادریون کے لئے ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ
عیسائیون مین اون دنون کئی جوروان کرنیکا دستور تہا تب اس قانون کے مقرر
کرنے کی حاجت ہوئی ورنہ ضرور کیا تہا جو اسکا بندوبست کیا جاتا اور یہہ قانون ہی
صرف پادریونکے لئے مقرر ہوا چنانچہ اون دونون آیتون سے ظاہر ہے اور اس حکم
سے اور عیسائیونکو کئی جوروان کرنیکی ممانعت نہین ہے اور پادریونکو ہی اس حکم
کے مطابق ایک جورو سے زیادہ کرنا غیر مناسب ہے مگر گناہ ہرگز نہین ہے جیسے
کہ اوّل قرنتیونکے ۷ باب امین لکہا ہے کہ . . . . . .
مرد کے لئے یہہ اچّہا ہے کہ عورت کو نچہوئے اور اسی باب کے ۱۸ مین مردون اور
بیوائمون کو شادی نکرنیکی صلاح دی گئی ہے مگر اس صلاح کے برخلاف کرنیوالونکو کچہہ
گنہگار نہین ٹہرایا چنانچہ آج تک ایسا ہی ہوتا ہے اور اونکے لئے ایک اور دلیل یہہ ہے
کہ علماء رومن کاتہولک آپ بے جورو رہتے اور عیسائیونکو جو اونکے معتقد ہین جورو
کرنے سے منع نہین کرتے اسیطرح اوّل طمطاوس ۳ باب ۲ کی مطابق جو پادری
کہ ایک جورو کرین تو اونکے پیرون کو کئی جورو کرنا ناجایز نہین ہے
اور لطیفہ یہہ ہے کہ پادریان رومن کاتہولک پادریان پراٹسٹنٹ کو ایک عورت کرنیکی بابت
ویسا ہی ملزم ٹہراتے ہین جیسا کہ علماء پراٹسٹنٹ مسلمانونکو چار عورتین کرنیکی بابت
ہندی تواریخ کلیسا سے معلوم ہوا کہ حواریونکے زمانہ مین اور اونکے بعد عیسائیونے یہودی
وغیرہ بُت پرستون کے ہاتہہ سے بڑی بڑی مصیبتین سہتی تہین اکثر بہاگتے اور وطن
چہوڑنے اور پہاڑون وغیرہ مین چہپے رہنے کے سالہا سال حاجت رہتی تہی بیشتر طرح طرح
کی اذیتون کے ساتہہ قتل کئے جاتے بیٹے کو باپ کے اور باپ کو بیٹے کے کی یہہ حالت
دیکہنی پڑتی تہی اور جب مار ڈالی جاتی تو رعورتین اور بچے تباہ پہرتے تہے اور جب بہاگتے تو سب

کہ گہر کو ساتھہ لیکر بیابانا ور جنگلون اور پہاڑون مین عورتون اور بچون سمیت رہنا مشکل پڑتا تہا مخزن مسیحی صفحہ ۱۲۷ مطبوعہ فروری سنہ ۱۸۴۹ع مین پادری والش صاحب مصر کے اندرونی قبرونکی بیان مین لکہتے ہین کہ وس بار کی خوفناک تکلیفات مین جو روم کے شاہون نے عیسائیونکو پہونچائی وہ انہین تاریک غارونمین پناہ لیتے اور اپنے مُردونکو دفن کرتے تہے اسلئے اون دنونمین بہت جوروان کرنا اور عیال دار ہونا بڑے دکہ کا سبب تہا چنانچہ اول قرنتیون کے ۷ باب ۲۶ - ۲۹ مین بہی اسکا مذکور ہے

اب سنو استثنا ۲۱ باب ۱۵ مین لکہا ہے اگر کسی کی دو جوروان ہون الخ یہان آیت کے مضمون سے صاف دو جوروان ایک ساتھہ ہونا ظاہر ہے دیکہو تفسیر اسکاٹ انگریزی مطبوعہ نیویارک سنہ ۱۸۱۱ع و ۱۸۱۲ع وغیرہ ہان دو حقیقی بہنونکا ایک ساتھہ جورو بنانا احبار ۱۸ باب کے مطابق منع ہے اور یہی شارع اسلام کا بہی حکم ہے اور پیدایش ۱۶ باب ۱۹ اور ۱۶ باب ۳ و ۲۴ و ۲۵ باب کے بموجب حضرت ابراہیم نے تین عورتین کین حضرت بی بی سارہ اور حضرت بی بی حاجرہ اور حضرت بی بی قطورہ اور اگر بی بی قطورہ وفات بی بی سارہ کے بعد عقد حضرت ابراہیم مین آئی ہون تو بہی بی بی سارہ اور بی بی حاجرہ کا اتفاق بالاتفاق ہے حضرت موسیٰ کے دو جوروان تہین ایک حضرت بی بی صفورہ اور دوسرے ایک کوشی شاہزادی یوسیفس نے بیان کیا کہ جسوقت موسیٰ فرعون کے بیٹی کا لڑکا کہلایا گیا اوسوقت مصری فوج کا سپہسالار ہوکر اوسنے کوشیون کو شکست دی اور ایک کوشی شاہزادی سے شادی کی کوئی سبب نہین ہے کہ یہہ بات سچ ہو اگرچہ وہ پاک کتاب مین لکہی نہین گئی (بعینہ نقل از لغت کتاب مقدس مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۴۵ع صفحہ ۲۵۸) اور پیدایش ۳۵ باب ۲۳ - ۲۶ مین لکہا ہے کہ حضرت یعقوبؑ کی چار عورتین تہین لیاہ اور راحیل جو دو بہنین حقیقی تہین اور ان دونونکی دو لونڈیان ان چارون سے بارہ بیٹے اور ایک بیٹی حضرت یعقوبؑ کی تہی اور حضرت سموئیل نبی جنہون نے حضرت داؤد

کو بھی ممسوح کیا (اول سموئیل ۲ اباب ۱۲) اور جو شفاعت کے اقتدار مین موسیٰ سے مشابہ کئی گئے ہین (یرمیاہ ۱۵ باب ۱ و ۹۹ زبور ۶) اونکے باپ کی دو عورتین تہین (اول سموئیل ۱ باب پس جب ایسے مقبول نبی کی باپ کی دو بیبیان تہین اور اونمین سے ایک سے حضرت سموئیل پیدا ہوئے اگر ایک سے زیادہ جورو ان کرنا حرام ہوتا تو خدا ایسے انبیاء علیہم السلام کو ایسی عورتون سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور تمام بنی اسرئیل کا بھی ہے جو اپنے باپ کی دوسری بی بی سے پیدا ہوئے اب دو چار جورو ان کرنے کی جواز مین اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہئے اور ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲ و ۳ مین لکہا ہے اور جو خداوند کی نظر مین درست ہے سو یواس یہویدہ کاہن کے جیتے جے کیا کرتا تہا اور یہویدہ نے اوسکے لئے دو جورو ان کردین اور اوسکے اوسنے بیٹے اور بیٹیان ہوئین انتہے چونکہ یواس بادشاہ یہویدہ سردار کاہن کے جیتے جی وہی کام کرتا رہا جو خدا کی مرضی کے موافق تہی تو دو جورو ان کرنا مرضی الہی کے برخلاف نہوگا اور خود اس سردار کاہن نے جو توریت مین بہت دیندار لکہا ہے جیسا کہ ۲ تواریخ ۲۴ باب کے اگلے پچہلے بابو نکے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے یواس بادشاہ یروسلم کو دو جورو ان کردین تہین تو اور کون اوس بات مین الزام لگا سکتا ہے اور حضرت داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے سو جورو ان کین دیکہو ۲ سموئیل ۳ باب ۲ و ۵ و ۱۵ و ۱۶ و ۵ باب ۱۳ و ۱۱ باب ۲۷ و ۱۵ باب ۱۶ و اول تواریخ ۳ باب ۱-۹ و ۱۴ باب ۳ و اول سموئیل ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳ و ۴۴- اول سلاطین ۱ باب ۱-۴- اگر کوئی کہے کہ داؤد کی سو جورو ان نہ تہین تو وہ آپ ہی گن کر ثابت کردے کہ کئی جورو ان تہین

متی اول باب مین مسیح کو داؤد اور ابراہام کی نسل لکہا ہے اس سے ظاہر ہے کہ داؤد کا رتبہ اور نبیوں سے بڑا اور ابراہام کی برابر ہے ورنہ اگر صرف داؤد کی بادشاہت سے

مراد ہوتی تو مسیح ابن سلیمانؑ ابن ابراہام لکہا ہوتا
بیبل مین حضرت داؤدؑ کی بڑی عظمت کے ساتھہ تعریف ہے وہ معزز نبی مورد الہام
تہا جب تک کہ زندہ رہا اور سوا اوریاہ کی جورو کی اور کثرت ازواجی مین حضرت داؤدؑ پر
الزام نہین لگایا گیا ہے اور حضرت داؤدؑ کی زبور کتب مقدسہ عیسائی اور یہودیون مین
کمال عظمت کے ساتھہ موجود ہین اور اول سلاطین ۵ باب ۵ مین ہے اسلیئے کہ
داؤدؑ نے خداوند کی نگاہ مین نیکو کاری کی اور جب تک جیتا رہا خداوند کی کسی حکم سے
سرگردان نہین ہوا سوا اوریاہ حتی کے جورو کی بات کی انتہے مفتاح الکتاب رومن صفحہ
۱۲ پہلی فصل مین داؤدؑ کو نبی لکہا ہے اور تواریخ کلیسا رومن جلد اول مقدمہ ۲ دفعہ ۱۲
صفحہ ۷۶ مین لکہا ہے کہ داؤدؑ آپ فضل الہی سے ایک نبی تہا اور اعمال ۲ باب ۳۰ مین
حضرت داؤدؑ کی بابت یون لکہا ہے سو اس سبب سے کہ نبی تہا اور جانتا تہا کہ خدا نے
اوس سے قسم کہائی ہے کہ مین تیری نسل سے جسم کی رو سے مسیح کو ظاہر کرونگا انتہے
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۶۰ و ۲۶۱ مین پادری اگسٹس براڈہیڈ صاحب فرماتے
ہین کہ داؤدؑ نہ صرف مسیح کا باپ دادا تہا بلکہ مسیح کی جو علامتین پورانے عہدنامہ مین پیش
کی گئین اون سبہون مین بڑی علامت وہی ہے گویا داؤدؑ ہی مین مسیح مخصوص
اور ممسوح کیا گیا چنانچہ پاک نوشتون مین دونون کے ممسوح ہونیکا ایسا ذکر ہے کہ گویا وہ ایک ہی
ہین انتہے پس سب سے زیادہ مشہور صفت جو حضرت داؤدؑ سے علاقہ رکہتی وہ یہی کہ حضرت
داؤدؑ کثیر الازواج تہے اور اس حالت مین بقول پادری اگسٹس براڈہیڈ صاحب یہی صفت
حضرت عیسےٰؑ مین قرار دینا چاہئے اور یہہ صرف پادری صاحب کا عقیدہ ہے حالانکہ اسی
کتاب کے صفحہ ۲۰۰ مین بہی پادری صاحب فرماتے ہین کہ داؤدؑ ہمارے مانند خطاکار
اور گنہگار تہا انتہے
اور حضرت سلیمانؑ کی سات سو جوروان اور تین سو حرم تہین اول سلاطین ۱۱ باب ۱۔۳

اور حضرت سلیمان پر بھی کثرت ازواجی کا کہین الزام نہین ہے سوائے اسکے کہ اسنے بت پرستون مین شادی کرنیکی کہ جنبی عورتونکے ساتھہ شادی کرنا بنی اسرائیل کے لیئے ناجایز تہا (استثناء باب ۲ و ۲۳)
اور حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی ۱۸ جوروان اور ۶۰ حرمین تہین ۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱
اور حضرت سلیمان کے پوتے ابیاہ کی ۱۴ جوروان تہین ۲ تواریخ ۱۳ باب ۲۱ — اور حضرت جدعون کی بہت سی جوروان تہین (قاضیونکا ۸ باب ۳۰) دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲ مین ہے کہ لمک کے ایکہی وقت مین دو جوروان تہین انتہی
اور عیسو برادر یعقوبؑ کی دو جوروان تہین (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اسٹنسن ہیڈ مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۷۵ء صفحہ ۸۲ اور اسیطرح اور بہت بادشاہون بنی اسرائیل اور یہود مین کثرت ازدواج کا ذکر ہے سبکا لکہنا طول ہوجائیگا اور عیسائیون مین ایک فرقہ مورمن نامی ہے اونمین ہر عیسائی کو بارہ عورتین رکہنے کی اجازت ہے اور اندنون اونکا پیشوا جسکا نام برگم ینگ بکسر اول وسکون ثانی وفتح ثالث کہ کاف فارسی است وفتح خامس وسکون نون وکاف فارسی اوسکے پاس پچاس جوروان ہین اور عیسائی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰ دو جورونکے شوہر ٹہرتے ہین پرانی کلیسیا یعنے یہود جماعت کی اور دوسری نئی کلیسیا یعنے عیسائی جماعت کے (غزل الغزلات ۴ باب ۵ ۱۲ - ۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۲ مکاشفات ۴ باب ۱۹ باب ۷ و ۲۱ باب ۹ و ۲ باب ۱۷ مفتاح الکتاب صفحہ ۸۴ ۲ و ۲۸۶) اور مارٹین لوتہر نے فلپ نامی ایک شخص کو دو جوروان رکہنے کی اجازت دی اور بعضے جگہہ مین مارٹین لوتہر صاحب فرماتے ہین کہ انسان دس یا زیادہ جوروان ایک ساتھہ رکہہ سکتا ہے (مسٹر من ڈی میت) ازمرات الصدق جسکے پادری بیڈلی صاحب نے انگریزی مین تالیف کیا اور طامسن نگلس صاحب نے بادشاہ مریا آنخلو صاحب ترجمہ کیا مطبوعہ گوالیار ۱۸۵۱ء صفحہ ۹۴ — اور آٹہوین ہنری بادشاہ نے جو انگلستان کے پراٹسٹنٹونکا مربی تہا اپنی نکاحی بی بی کہترائن کے ساتھہ

انیس[۱۹] برس رہنے کے بعد کہ اسی عرصہ مین دو اور عورتین الیزبتہہ ٹیائیس نامی سر گلبرٹ ٹیاٹ کی بیوہ اور مریا بلین انا بولین کی بہن بہی رکہتا تہا بے اجازت پوپ اور پارلیمنٹ کے اپنے ملکہ کہترائین کے جیتے جی انا بولین کے ساتہہ شادی کرلی جو موجب بعضے لکہنے والوں کے اوسکی حرام بیٹی تہی (دیکہو لنگارڈ کی تواریخ انگلنڈ جلد ۴ - اور سانڈرس کی کتاب دینی انگریز تفرقہ پروانون کے صفحہ ۱۵) - ازدرات الصدق مطبوعہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۹۰ و ۴۰ - اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ وغیرہ مین بہی مذکور ہے اور ہندوئین منو کے شاستر کی ۹ آدہیاے ۴۹ اسکے اشلوک سے ظاہر ہوتا ہے کہ برہمن چاہے تو چار جورو کرلے (دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری آتہہ صاحب پادری لیو پولٹ صاحب امریکن مشن لودیانہ مطبع ٹرکٹ سوسائٹی کے باہتمام پادری وری صاحب ۱۸۷۱ء صفحہ ۴۵) اس سے ظاہر ہے کہ ہندوؤن کی نہایت شریف قوم یعنے برہمنون مین از روے حکم شاستر ہنود چار جورووان تک کرنا جائز ہے اگرچہ اور قومون اہل ہنود مین اسکا جواز نہو اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷۲ - ۱۷۸ - لکہتے ہین قول سی زر یعنے قیصر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ مین ہمارے باپ دادا کے ہان یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیون مین ایک جورو ہوتی تہی - پلوٹارک صاحب لکہتے ہین کہ قدیم اہل یونان کے یہان بہت سے نکاح کرنے جائز تہے مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی جوان ہون اور ایکجگہہ سے کہین اور بہیجے جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور یوریپائیڈیز (یعنے یوریپدیس) حکیمون نے بہی ایک سے زیادہ نکاح کرنیکے جواز مین کتابین لکہی ہین - قدیم اہل روم حد سے زیادہ مہذب تہے اگرچہ اونکو ایک سے زیادہ شادی کرنیکی ممانعت نہ تہی لیکن اونہون نے کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتے ہین کہ اول مارک آینٹونے اس رسم کو ترک کیا اور بیبیان کین تہین اور زمانہ سے اکثر اہل روم تہے اوڈوسی ایشن اور یوریسیس اور اور اگرگڈیس (یعنے ارقدوس) بادشاہون کے زمانہ تک ایک سے زیادہ شادیان کرتے

رہے لیکن آر گیڈیئس نے پہلے ہی پہل ۳۱۲ء مین اس امر کی ممانعت کا قانون جاری کیا تہا بعد ازان ارکیدی اس و ئین شنشتن بادشاہ نے منادی کرائی کہ میری رعیت مین سے جسکا جی چاہے جتنی بیبیان کرے کچھ ممانعت نہین ہے اور اس زمانہ کی مدت تواریخ سے یہی بات ثابت نہین کہ کسی پادری نے اس حکم پر اعتراض کیا ہو وئین ٹینی اینس کانسٹن شیس ابن قسطنطین اعظم کی بہت سی بیبیان تہین کلوتہر بادشاہ فرانس اور ہنری برٹس اور ہی برکیس اوسکے دو بیٹے ان سبکے یہان ایک سے زیادہ بیبیان تہین ان بادشاہونکے علاوہ سنیٹ ارس جین سس (یعنے ارس تمسس) نے لکہا ہے کہ پی پن اور شارلی مین کے یہان بہی بہت سی بیبیان تہین — لوتہیر اور اوسکا بیٹا ارنولفس ہفتم شاہنشاہ جرمن ۸۸۸ء فرڈرک باربروسا اور شارلی من کا ایک بیٹا اور فلپ تہے اور میتس بادشاہ فرانس اور فرنگ کے متقدمین بادشاہو نمین جنہون نے کئی کئی جورواں ایک ہی زمانہ مین کین یہہ ہین گون ٹران گاری برٹ سجی برٹ چل پرک گون ٹرین کی حرم سرا مین تین بیبیان تہین ونی آنیڈا مرکٹروفہ اور سٹری جلڈیر جلدی اور کہتا تہا کہ یہہ میری شرعی بینیان ہین اور کیری برٹ کے یہان مرفلی ڈا مارکو نسا تہیودوچلڈ ا بیبیان تہیں ڈمی نیل صاحب پادری خود مقر ہین کہ فرانس کے بادشاہ بہت سی بیبیان کیا کرتے تہے اور اونکو اسبات کا بہی انکار نہین ہے کہ ڈیگوبرٹ اوّل نے تین بیبیان کین اور پادری صاحب موصوف کو یہہ بہی اقرار ہے کہ تہیودو بیرٹ نے ڈئٹری سے اوس حالین شادی کی کہ جب اوسکا شوہر موجود تہا اور اوسکے پاس رزیجلڈی اوسکی بی بی موجود تہی اور صاحب موصوف یہہ بہی لکہتے ہین کہ تہیودو بیرٹ نے اپنے چچا کلوتہیر کی نقل کی جسنے کر ٹوڈومر بیوہ سے تین جورون کے ہوتے نکاح کیا تہا اب انجیل کے مندرجہ ذیل فقرون سے معلوم ہو جائیگا کہ ایک سے زیادہ نکاحون کو خدا تعالے صرف پسند نہین کرتا بلکہ برکت دینے کا وعدہ کرتا ہے پیدایش ۔ ۱۶باب ۲۲

ایکزوڈس ۲۱ باب ۱۱ ڈیوٹرونمی ۲۱ باب ۱۷ اوّل سموئیل ۱ باب ۱ و ۲ و ۱۱ و ۲۰ ایضاً
۲۵ باب ۴۲ و ۴۳ دوم سموئیل ۱۲ باب ۸ ایضاً ۵ باب ۱۳ وہ باب ۳ ا باب ۴ ججز
۱۲ باب ۹ و ۱۴ ۱۵۲۶ء مین یونی تس صاحب جرمنی پادری نے پوپ گرگری سے
مسئلہ پوچھا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنی جائز ہین تو اوس نے یہہ جواب
دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت نکر سکے تو اوس صورت مین
خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پر کہ بیمار جورو کی ہر طرح خبرگیری کرتا
رہے — عیسائیون نے خود بہت سے کتابین بہت سی بی بیان مجتمع کرنیکی جواز مین
لکہی ہین برنارڈ و — اکینس نے جو فرقہ کپی چن کے خیل تہے سولہوین صدی کے وسط
مین اس رسم کے اچہا ہونے مین ایک کتاب لکہی ہے اور اسی زمانہ مین ایک اور شخص نے
بہی اسی مضمون پر جواب مضمون لکہا ہے اس جواب مضمون کے لکہنیوالے کا اصلی نام
لائی سیرس تہا مگر اوس نے اپنی جواب مضمون کا تخلص تہی افلس الیتہیمس اختیار
کر لیا تہا — سیلڈن صاحب اپنی کتاب موسوم یو کزر ہبریکہ مین ثابت کرتے ہین کہ بہت سے
بیبیان مجتمع کرنی صرف یہودیون ہی مین جائز نہ تہین بلکہ تمام قومون مین بہی ناجائز تہین
مگر سب مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سے زیادہ عورتین جمع کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہے
جان ملٹن تہا اس شخص نے اپنی کتاب موسوم بجواب مضمون درباب مذہب عیسائی مین
اس امر کے ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقرے نقل کئے ہین صاحب موصوف
لکہتے ہین — کہ علاوہ اسکے خدا تعالی نے اپنے تئین ایک استعارہ کی حکایت (ازکیل
باب ۲۳) مین ایک مرد بنایا ہے جس نے احولا اور احولیا دو بیبیون سے نکاح کیا اگر یہہ رسم
اصل مین بری ہوتی تو خدا تعالے اپنی نسبت استعارہ مین بہی اس رسم کو کبہی نہ اختیار
کرتا — جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل کہین
کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس سے پہلے رائج تہا برا نہین کہا انجیل مین صرف

یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیکن پادری وہ لوگ بنائی جائین جو صرف ایک جورو رکہتے ہون
اول طمطاوس ۳ باب ۲ اور طیطس ۱ باب ۶ اسکے یہہ معنے نہین ہین کہ ایک سے زیادہ
نکاح کرنا گناہ ہے کیونکہ اگر گناہ ہے تو یہہ حکم سب کے واسطے عام ہوتا صرف پادریون
ہی کیواسطے نہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہے کہ ایک جورو والے دنیا کے کاروبار مین
اسقدر گرفتار نہونگے جتنا کہ زیادہ جوروئون والے اس لئے یہہ لوگ گرجے کا کام بخوبی
کرسکینگے اور چونکہ اس فقرے کیموافق کئی بیبیان مجتمع کرنیکی صرف پادریونکو ممانعت ہے
اور اور لوگون کو نہین ہے اور یہہ ممانعت بہی کچہہ گناہ ہونیکی سبب سے نہین ہے
اسلئے جیسا مینے اوپر بیان کیا اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سب کو ایک سے زیادہ
بیبیان جمع کرنیکی اجازت ہے اور اکثر لوگون نے اس رسم کو اختیار کیا ہے مینے آخر الامر
مین عبرانیون کی ۱۳ باب ۴ کیموافق اسطرح دلیل کرتا ہون ـ ایک سے زیادہ بیبیان جمع
کرنا یا نکاح یا حرام کاری یا زنا ہو سکتا ہے حضرت موسٰی نے کوئی چہوتی صورت
بیان نہین کی اکثر ہمارے نبیون نے ایک سے زیادہ بیبیان مجتمع کی ہین لہذا مجہے
یقین ہے کہ کوئی ایسی بے ادبی نکرے گا کہ اس رسم کو حرام یا زنا ٹہرا ے کیونکہ انجیل
مین لکہا ہے کہ حرام کارون اور زانیون کو اللہ تعلے سزا دیگا اور خدا تعالے فرماتا ہے
کہ نبی لوگونکا مین خود محافظ ہون بس ایک سے زیادہ بیبیان جمع کرنے نکاح ٹہرا اور
نکاح ہر طرح حلال اور درست ہے اور حضرت موسٰی ہی فرماتے ہین کہ نکاح کرنا بہت
اچہا ہے اور گناہ نہین ہے ـ لہذا آنحضرت صلعم نے اوس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم
صرف عمدہ ہے نہ تہی بلکہ جس کو خدا نے اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تہا اور یہہ
اپنی جدید کتاب مین بہی جائز فرمایا کہ جائز ہے اور عمدہ ـ لہذا ہم آنحضرت صلعم پر ہرگز یہہ
الزام نہین لگا سکتے انتہے پادری فاکس صاحب مشنری لکہنو اپنی کتاب موسوم بہ
اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنو باہتمام پادری سمور صاحب ۱۸۷۱ء صفحہ ۲۷

د ۲۷ مین فرماتے ہین کہ تعدادِ ازدواج کے مقدمہ مین ہم بے تردد تسلیم کرتے ہین کہ نبی آ
مین بہی اوس دستور نے رواج پایا تہا اور خدا نے بہی اوسکو منع نہین کیا بلکہ اکثر اوسکو کثرت
کا وعدہ کیا جو اوسپر چلتے تہے (یعنے کثرت ازواجیکے دستور پر) انتہےٰ اور پہر اپنے کتاب کے
صفحہ ۷۴ مین جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ اور یہہ جو عیسائی الزام لگا
مین کہ انحضرت صلعم شہوت پرست تہے یہہ اونکا الزام باطل ہے کیونکہ جب آنحضرت
نے ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بے انتہا نکاحون کا رواج تہا پس یہہ امر
ظاہرا بیہودہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہو وہ بدکاری اور بدی
کی کو خود معدوم کر دے ۔ علاوہ اوسکے جو ہم پہلی اس بات مین بیان کر چکے ہین ہم یہ بات
بہی آنحضرت صلعم کیطرف سے کہہ سکتے ہین کہ آپ بہی اپنے ہم وطنون کی مانند عورتون سے
بہت رغبت رکہتے تہے اور آپنے یہہ کبہی دعوے نہین کیا کہ مین اون انسانی خواہشون
سے بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتی ہین بلکہ برعکس یہہ فرمایا ہے کہ مین بہی تمہین
جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کے جو نبی اور بادشاہ تہے اور جنکی تعریف انجیل
مین لکہی ہے کہ وہ ایسے آدمی تہے کہ جو خدا کا سا دل رکہتے تہے انحضرت صلعم ایسے
صاف تہے جیسے ایک برف کا ٹکڑا دانیل کہے (پاکدامنی اور عفت کی دیوی) منذر
ہر گراسوا ہو ساؤل کی دوسری دختر لشبست حضرت داؤد کی پہلی زوجہ تہی اس زوجہ کو
اوسکے باپ نے آپکی جلاوطنی کے زمانہ مین آپ سے لیلیا اور بعد ازان آپنی برابر
کتنے ہی نکاح کئے مگر تا نہہ اپنی پہلی زوجہ کا بہی دعوے کئے گئے حضرت داؤد نے ایک
غیر مختون بادشاہ کی بیٹی سے بہی بے تکلف نکاح کر لیا اور اگرچہ آپکے یہان اکثر بی بیون
سے اولاد تہی لیکن پہر بہی یروسلم مین حرمین کین اور آخر کار بنت سبع کے مقدمہ مین اپنے
حرام اور خون ناحق بہی کیا جب حضرت داؤد ایسے ضعیف ہو گئے کہ آپ پر بہت چند کپڑے
ڈالے مگر آپکو گرمی نہ پہونچی اور سردی نہ موقوف ہوئی تو یہہ تجویز ٹہری کہ ایک نوجوان باکرہ

عورت بہم پہونچانا چاہئے جو آپکی خدمت کرے اور آپکے ساتہہ ہمخواب ہو آپ نے لوگون کو حکم دیا کہ تم ایک نہایت حسین اور نو عمر عورت لاؤ اب ہم پوچھتے ہین کہ کیا ایک نیک آدمی ایسی حرکت کر سکتا ہے یقینی وہ عیسائی جو آنحضرت صلعم پر عیاشی کا اعتراض کرتے ہین اونہین اس انگریزی مثل کا ضروری خیال رکہنا چاہئے کہ جو لوگ شیش محل مین رہتے ہین اونہین پتہر پہینکنے مین پیش قدمی نکرنی چاہئے استغفر

گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۷۵ مین فرماتے ہین کہ بادشاہ روم اور دوسرے بادشاہون نے بہت سی بیبیان کی ہین جو کہ حرمون سے جدا نہین حالانکہ یہہ بادشاہ اور باتون مین نہایت پابند مذہب (عیسائی) کے تہے ۔ علاوہ اسکے یہہ بیبیان مشروع تصور کی گئین ہین کیونکہ اگر پہلا فرزند بادشاہ کا چوتہی یا پانچوین یا دسوین بیبی سے ہو تو وہی وارث تخت کا بموجب شرع کے ہوگا اور اوسکی مان کی وہی عزت ہوتی ہے جو کہ بادشاہ آیندہ کی والدہ کی ہونی چاہئے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۳۹ دفعہ ۷۵ مطبوعہ دہلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) پس ان سب باتون پر لحاظ کرکے خدا اور رسول کو ملزم نہ ٹھہرانا چاہئے مگر بعض مسلمانون نے جو کچہہ احکام الٰہی سے تجاوز کیا اسمین قصور اونہین کا ہے کیونکہ مسلمانونکو صرف چار نکاح تک حکم ہے اور واقعی اکثر سلاطین اسلام نے اس حکم سے یہانتک تجاوز کیا کہ جس سے زیادہ شاید ممکن ہی نہو اور یہی سبب خصوصاً زوال اقبال کا ہوا کیونکہ سلطنت رعایا پروری کے لئے ہے نہ یہہ کہ صرف دن رات عیش کرنیکے لئے ہندستان مین عیش محمد شاہی مشہور ہے جسکے وقت مین خود اوس بادشاہ اور اوسکے شہر دہلی پر نادر شاہ کے ہاتہ سے آفت آئی اور ایران مین فتح علیشاہ بادشاہ کی اسقدر جوروان تہین کہ جنسے پانسو بیٹے یعنے فرزند نرینہ پیدا ہوئے اور محمود کابلی کی تین سو عورتون سے گیارہ سو فرزند نرینہ پیدا ہوئے اور واجد علی شاہ نے جنکے ہات سے لکہنو کی سلطنت لیلی گئی ایک قسم کی

متفرق فرقون کی نو ہزار عورتین جمع کین تہین اور شجاع الدولہ کی جنہون نے بکسر مین شکست کہائی اور اپنے ساتہہ قاسم علیخان اور شاہ عالم کو بہی مورد زوال کیا تیرہ سو عورتین تہین اور پہلی عورت اونکی حافظ رحمت خان کی دختر تہی جسکے ہات سے نشتر کا زخم ناف پر کہا کر اونہون نے جان دی اور غیاث الدین بادشاہ ابن محمود بادشاہ مالوہ کی حرم سرا مین پندرہ ہزار عورتین موجود تہین از ترجمہ مارشمن ہسٹری مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ع صفحہ ۲۲۹

فصل ۱۴ اب خیال کرنا چاہیے کہ اتنی عورتونکا خدا و رسول نے کب مسلمانونکو حکم دیا تہا لیکن عیسائی بادشاہون مین سے جنہون نے ایک سے زیادہ عورتین کین وہ اوسی قدیم دستور بنی اسرائیل اور اپنے وقت کے علما کے حکم یا دینی طور پر خود جایز سمجہکر کین اور اسی سبب سے بعض کے سوا اکثرون نے چار تک کی حد کا لحاظ رکہا اور اوس سے بہت کم تجاوز کیا برخلاف اہل اسلام کے کہ جسطرح عیسائیون نے شراب کی کثرت کو اسقدر رواج دیا کہ اپنے طور پر اوسے بے عیب کردیا اسیطرح مسلمانون نے کثرت ازدواج کو اسقدر رواج دیا کہ اوسے اپنے طور پر بے عیب کردیا لیکن خدا کے نزدیک دونون بے الزام نہ ٹہر سکین گے

یہودیون مین چار جورون تک کرنیکا دستور جاری ہے اور اونمین جو مسیح ہوتا اوسکے لئے چہہ چہہ اور چہہ یعنے اٹہارہ جوروان کرنیکے واسطے ۲ سموئیل ۱۲ باب ۸ کے بموجب اونکی شریعت مین فتوا ہے یعنے یہودی لوگ حضرت داؤد کی علاوہ پلگشیم یعنے لونڈیون کے چہہ ازواج خاص شمار کرتے ہین اور ۲ سموئیل ۱۲ باب ۸ مین جو دو بار ہم مین یعنے اتنی اور اتنی زیادہ دینے کا خدا نے حضرت داؤد سے وعدہ فرمایا اسکے بموجب مسیح کو چہہ اور چہہ اور چہہ یعنے اٹہارہ جوروان کرنا جایز ہوا اور عیسائیونمین جو شادی کے وقت چوتہی انگلی مین انگشتری پہنائی جاتی ہے اور سوا چوتہی انگلی کے کسی اور انگلی پر یعنے پہلی یا دوسری وغیرہ مین انگشتری نہین پہناتے (پادری صاحبونکا اخبار کوکب عیسوی

رومن کرکنٹر مطبوعہ ۱۰ فروری ۱۸۶۷ء نمبر ۷ جلد ۲ صفحہ ۱۷۵ کالم ۱ باہتمام پادری سمور صاحب
اسکا سبب فقط یہی ہے کہ عیسائیون کو چار جوروان تک جائز ہین اور پانچ تک کی اجازت
نہین ہے افلاطون کی راے مین بہت سی بیبیونسے نکاح کرنا درست تہا تو انین محمد صلعم
مین سے ہر ایک شخص کو چار بیبیون تک سے نکاح کرنیکی اجازت ہے ــ سواے حرم کے
یہہ قید چار بیبیونکے موافق رواج قدیم یہودیونکے تہے اور اپر کے مضمون سے بہی
معلوم ہوتا ہے کہ اونکے پادریون کی اجازت چار بیبیون تک تہی انتہے بعینہ قول صاحب
سیر الاسلام ترجمہ ہتھیر باب ۵ صفحہ ۲۱۹ مطبوعہ ۱۸۴۵ء

اب رہے وہ بات جو متی ۲۲ باب ۳۰ مین لکہی ہے کہ بہشت مین نہ کوئی بیاہ کرتا نہ
بیاہا جاتا ہے انتہے اسکا مطلب یہہ صاف ہے کہ بہشت مین پہر نکاح اور بیاہ نہوگا
ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ صرف مرد بہشت مین جاوینگے اور عورتین سب فنا ہو جاینگی
اور جب عورتین بہشت مین گئین تو وہان وہ کسکی ہو کر رہینگی اور یہہ کیونکر ممکن ہو کہ فرشتونکی
طرح مرد بے سبب اپنے مرتبے سے گہٹ کر نسانیت کے درجے مین بہی شامل ہون
اور عورتین بے سبب اپنے مرتبے سے بڑہ کر تذکیر کا منصب بہی حاصل کرین یعنے
مرد و عورت دونون نہ مذکر رہین نہ مونث بلکہ مخنث ہو جائین یہہ بات انصاف الہی
کے صاف خلاف ہے اور نکاح اسلئے وہان نہوگا کہ بہشت مین گناہ نہین ہے جو
طلاق کا باعث ہو اور جب طلاق نہین تو نکاح اور بیاہ کی کیا حاجت ہے اور
اسیطرح جانور دنین بہی ایک قسم کی چڑیا سات سکہی کالال نام جسکا نر کچہہ رنگین اور
مادہ سب مثل طوطی ہندوستانی کے قد اور رنگ مین ہوتی ہین اومین ایک نر اور چہ
مادہ نہین اوسکے گرد رہتے ہین اور اسیطرح چہچوندر کا بہی ایک نر اور اوسکے نو
مادہ ہوتی ہین اور اسیطرح شہد کی مکہی کہ اوسکی ایک مادہ کے ساتہ ہزارون نر
ہوتے ہین اور یہہ سب انتظام الہی سے مقرر ہے (دیکہو نیچرل ہسٹری مارکس انگلش چاپہ لندن ۱۸۶۵ء)

صفحہ ۴۰ اور فورتھ بک چھاپہ لندن ۱۸۵۹ع صفحہ ۳۰

سکرمنٹ ۴

عیسائی لوگ توریت وانجیل کی کچھہ بھی تعظیم نہین کرتے بلکہ مسلمانونکو اس معاملہ مین کتاب
پرست بتلاتے ہین اور عجب یہہ کہ حلف اوٹھانے کیوقت وہی کتاب توریت وانجیل جو
عیسائیونکے پاؤنکے پاس رکھی رہتی سراسر عزت کے لائق ہوجاتی ہے
ہنسہ ہی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۶۵ مین چھٹوین اڈورڈ بادشاہ کا حال لکھا ہے کہ جب بادشاہ لڑکا
اور لڑکونمین کھیلتا تہا کسی چیز کو اونچے پر سے اوتارنا چاہا اور اوسکا ہاتھ وہانتک نہ پہونچا تب
اوسکے ساتھیون مین سے کسینے ایک بڑی جلد بیبل کی اوسے دی کہ اوسپر کہڑا ہوکر اوتارلے
لیکن بادشاہ نے ایسا نہین کیا بلکہ ناراض ہوکر اپنے اوس ساتھی کو ڈانٹ کر کہا
کہ یہہ کتاب پاؤن تلے رکہنے کے لئے نہین بلکہ تعظیم کرنے اور دلمین رکھنے کے لئے
ہے انتہی پس مسلمان جو دینی کتاب کی تعظیم کرتے اوس دیندار بادشاہ کیطرح ہین اور
یہہ عیسائی لوگ بادشاہ کے اوس ساتھی کیطرح جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے
صفحہ ۱۷ کے حاشیہ مین لکھتے ہین کہ یہودی بھی اپنی کتاب کی اسیقدر عظمت کرتے ہین اور
اور وضو بغیر اوسے کبھی نہین چھوتے انتہی

سکرمنٹ ۵

قران مجید کے سورہ احقاف رکوع ۴ مین لکھا ہے وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ
نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ
قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى

قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْ إِلَى الْحَقِّ وَإِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

یعنے اور جب متوجہ کردی ہمنے تیری طرف ایک جماعت جنون سے وے سُننے لگے قران پس جب وہان حاضر ہوئے بولے کان دہرکے سُن اور جب تمام ہوا پہر گئے اپنے قوم کیطرف متنبہ کرنیکو بولے اے ہماری قوم ہمنے سُنی ایک کتاب جو نازل ہوئی ہے موسے کے بعد تصدیق کرتی ہے اوسکو جو اوس سے پہلے ہے ہدایت کرتی ہے طرف حق کے اور طرف سیدہی راہ کے انتہے از شہادت قرانی صفحہ ۲۶

علماء عیسائی اسپر یہہ اعتراض کرتے ہین کہ جنونکو انسانی شریعت سے کیا کام ہے اور نبی آدم مین سے کیسے جنونپر نبوت کا دعوے کیا ہے وغیرہ دیکہو رسالہ ابطال اسکا جواب یہہ ہے کہ اگرچہ تالمود وغیرہ مین ہوا جن وغیرہ کو حضرت سلیمان کا تابع لکہا ہے لیکن قطع نظر اسکے اول پطرس ۳ باب ۱۹ مین لکہا ہے اور اوسنی (یعنے مسیح نے) اون روحون کے پاس جو قید تہین جاکر منادی کی انتہے یہان انگریزی حکمر بادشاہ جیمس والی بیبل چہاپہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع مین پریزن لکہا ہے جسکے معنے قید یعنے جیل دیکہو تفسیر ۹۲ کالم ۳ صفحہ ۲۴۵ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۳ع اور اور انگریزی انجیلو نمین پریزن کیجگہہ صرف ہیل ہی لکہا ہے اور مراد اس سے دوزخ یا عالم برزخ یا عالم ارواح عبرانی مین شئول اور یونانی مین ہادیز بدال حطیہ اور پہر اول پطرس ۴ باب ۶ مین لکہا ہے

کہ مردونکو بہی انجیل سنائی گئی کہ وے آدمیونکے آگے جسم کی راہ سے گنہگار ٹہرین لیکن خدا کے آگے روح سے جیوین انتہے اور اسیطرح فلپیونکے ۲ باب ۱۰ مین بہی ہے اب خیال کرنا چاہئے کہ بندگی اور توبہ صرف اسی دنیا کی زندگی مین انسان کر سکتا ہے اور مرنیکے بعد انجیل منکروہ کیا کریگا اور جن تو اسلامی عقیدے کے بموجب اس دنیا مین قران کے معتقد ہوئے اور ہر ذی عقل کو خدا کی فرمان برداری سے چارہ نہین ہے کچہہ انسان پر منحصر نہین کیونکہ شیطان جو راندہ درگاہ الہی ہوا وہ بہی خاکی جسم سے جلتا تہا مگر طاعت الہی مین قاصر ہوکر سزا سے بچ نہ سکا پس جب شیطان آدم خاکی کے سبب گنہگاری مین مبتلا ہوا تو جنونکو بنی آدم مین کسی پیغمبر کے وسیلے خدا کی مرضی پہچاننا کیا تعجب ہے کیونکہ اول قرنتیونکے ۶ باب ۲ و ۳ کے مطابق انسانکا مرتبہ راستبازی کی حالت مین جبکہ فرشتون سے زیادہ ہے تو جنون سے کتنا زیادہ سمجہنا چاہئے اور بدروح اور دیو جنکا ذکر متی ۱۷ باب ۱۸ اور اعمال ۱۶ باب ۱۶ وغیرہ مقامون مین ہے یہہ بہی تو خاکی جسم سے آزاد مین پہر کیونکر حضرت عیسیٰ اور اونکے شاگردون کے فرمان پذیر ہوئے کیونکہ اونہین تو جسم انسان سے کچہہ علاقہ نہین ہے پہر انسانکا حکم ماننا اونہین کیا ضرور تہا اور میزان الحق باب ۲ فصل ۷ صفحہ ۱۴۲ اسطر ۴ چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع دوسری چہپائی مین پادری فانڈر نے انہین بدروحونکو جن لکہا ہے

سکرمنٹ ۶

یعنے عیسائی سود کہانیکو مثل نفع تجارت کے جانتے ہین اور اوسکے جائز ہونیکے لئے اوس توڑون والے تمثیل کو پیش لاتے ہین جو متی ۲۵ باب ۱۴ — ۳۰ مین ہے اور کہتے ہین کہ اوسوقت ایک توڑے والے سے اوسکے مالک نے جو کہا تہا کہ تو نے میرا توڑا صرافونکو کیون نہ دیا کہ مین سود سمیت پاتا یہہ سود جائز ہونیکا اشارہ ہے فقط لیکن یہہ تو دینداری مین ترقی کرنیکی تعلیم ہے کچہہ توڑونکی جمع کرنے

سے انسان کی نجات نہین ہوسکتی اور اسی تمثیل کے ماقبل دس کنواری لونکی تمثیل ہے کہ اونمین سے پانچ کو جنکی مشعلین روشن تہین دولہ نے قبول کرلیا اگر اس تمثیل کو لفظی معنے کے ساتھ سمجھین تو پانچ عورتین ہر عیسائی کو کرنا جائز ہوسکتا ہے اور پہر او سی تمثیل جیسا کہ متی ۲۵ باب ۱۴ مین لفظ مانند اور ۱۳ باب ۱۰ مین لفظ تمثیل کہنا بلی معنی ہوجاتا ہے بلکہ اوسی تلقین کہنا چاہئے تہا

یوحنا ۱۵ باب امین حضرت عیسےٰ نے فرمایا کہ مین سچے انگور کا درخت ہون الخ پس کیا کوئی سمجہیگا کہ مسیح واقعی انگور کا پیڑ ہے اور متی ۱۳ باب ۳۷ مین لکہا ہے اچہا بیج کا بونیوالا ابن آدم ہی فقط کیا اس سے کوئی مسیح کو کاشتکار سمجہیگا اسکے سوا انجیل مین اور کہین سود کا نام تک نہین ہے اور اوسکی ممانعت مین دیکہو ۱۵ زبور ۵ یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ حزقیل ۱۸ باب ۸ و ۱۷ نحمیاہ ۵ باب ۱ خروج ۲۲ باب ۲۵ احبار ۲۵ باب ۳۶ و ۳۷ استثنا ۲۳ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۸ اول سموئیل ۸ باب ۳ اسکے سوا اول پطرس ۵ باب ۲ اور اول طمطاوس ۳ باب ۳ مین جو ناروا نفع کی ممانعت ہے سود کو بہی اسمین شامل سمجہنا چاہئے

اب اگر کوئی کہے کہ بعضے مسلمان بہی توبطمع نفسانی سود لیتے ہین اسکا جواب یہہ ہے کہ اسلام کا مدار اونہین کے چال چلن پر نہین ہے بلکہ اعتبار اس بات پر ہے کہ حضرت آدم سے حضرت نوح تک اور حضرت ابراہیم سے حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ اور حضرت نبی اسلام علیہم الصلواۃ والسلام تک بلکہ ابتک جتنے مخصوصین بارگاہ الہی گذرے ہین کسی کتاب سے ثابت نہین کہ اونمین سے ایک نے بہی کبہی ایکدفعہ اپنی زندگی مین خواہ اپنے ملک والون خواہ غیر ملک والون سے سود لیا ہو اور قرآن مجید مین جو کچہہ اسکی بابت سخت ممانعت ہے اسے توسب جانتے ہین کہ علماء اسلام نے سود کو زنا سے اشد لکہا ہے اس لئے کہ سود لینے والے کے

حقیقن اللہ تعالےٰ نے فرمایاہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے خبردار ہوجاؤ لڑنیکو اللہ سے اور اوسکے رسول سے پارہ تلک الرسول اول سبع رکوع ۵

سکرمنٹ ۷

قال اللہ تعالیٰ وَاِنَّہٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ وَاِنَّہٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ اَوَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ اٰیَۃً اَنْ یَّعْلَمَہٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ

سورہ شعراء آیت ۱۹۱ ترجمہ اور بالتحقیق یہہ اوتاراہے رب العالمین ہے اوتارا روح الامین نے اوسے تیرے دلپر تاکہ تو ہی ایک ڈرانیوالا ہو صاف زبان عربی مین اور بالتحقیق یہہ ہے پہلون کے صحیفون مین اور کیا اونکے واسطے یہہ نشانی نہین ہوئی کہ بنی اسرائیل کے علماء اوسے جانتے ہین لتہے ازشہادت قرآنی بر کتب ربّانی مطبوعہ لکہنو مطبع منشی نول کشور ۱۸۷۱ء فصل ۱۳ ولیم میور صاحب فرماتے ہین کہ الہامات مندرجہ قرآن کا بہی وہی مطلب ہے جو کتب انبیاء سابق مین لکہاہے لتہے (دیکھو شہادت قرآنی صفحہ ۱۹) اور صفحہ ۳۲ مین وہ لکہتے ہین قولہ قرآن کی آیات کثیر مین ایسے قصص و روایات بہی لکہے جو یہود و نصاریٰ کے کتب ربّانی مین درج ہین اور بہت مقامات پر ان قصص اور روایتونکا وہی مُغَل اور وہی طریقہ ہے جو توریت و انجیل مین ہے بلکہ بعض جگہہ تو الفاظ طَابِقُ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ ملجاتے ہین چنانچہ موٹا آدم اور حوا کا بیان اور نوح اور طوفان اور ابراہیم اور سارا اور اسحاق اور لوط کے قصص الخ لیکن عیسائی لوگ ناواقفی سے اسبات پر مسلمانون کو الزام دیتے ہین کہ یہہ بہشت مین دنیاوی سامان بیان کرتے ہین جیسے حور قصور نہر کوثر سلسبیل شراب طہور درخت سدرہ خرمی انار وغیرہ دیکہو روح من تفسیر انجیل مطبوعہ

الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۷۴ کالم اول واضح ہو کہ قران مجید توریت سے بالکل مطابق ہے جیساکہ بابو رام چند صاحب بہی اعجاز قران مطبوعہ دہلی ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۳ مین صریح اقرار کرتے ہین کہ حال دین ابراہیم کا اور اونکا اور اونکی اولاد کا جو قران مین مذکور ہے وہ توریت اور تفاسیر یہود و نصارے سے مین پایا جاتا ہے انتہے پہر اعجاز قران صفحہ ۲۴۳ مین لکہا ہے کہ انبیاء سلف کے حالات اور معجزات اور اونکی تعلیمات توحید خدا اور آخرت وغیرہ جو قرآن مین مندرج ہین یقیناً توریت و انجیل سے ہین اور اس واسطے خدا کیطرف سے ہین نہ ہیہ کہ بناوٹ انسانی انتہے پہر اعجاز قران صفحہ ۱۱ مین مرقوم ہے کہ حال حضرت ابراہیم اور اونکی اولاد و اسحاق اور یعقوب اور یوسف وغیرہ یعنے کل بنی اسرائیل کا توریت اور انجیل اور تفاسیر یہود و نصارے مین قدیم سے مفصل مذکور تہا چنانچہ قران مین بہی یہی حالات پاے جاتے ہین انتہے اور بعض جگہہ کچہہ تفاوت بہی ہے مگر وہ تفاوت صریح غلطی ترجمہ انجیل کے سبب ہے مثلاً قران مین ہے حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ اعمال ۱۵ باب ۲۸ و ۲۹ مین ہے کہ روح القدس نے اور ہمنے بہتر جانا کہ تم بتون کے چڑہاوون اور لہو اور گلا گہونٹے اور حرامکاری سے پرہیز کرو انتہے یعنے سور کیجگہہ حرامکاری لکہا ہے لیکن یہہ تو صرف ظاہر ہے کہ اسمقام پر ذکر احکام حلت و حرمت کا تہا یہان محرمات سے علاقہ کیا ہے حرامکاری کو تو ہر حال مین لوگ برا جانتے ہین بتون کے چڑہاوے اور لہو اور گلا گہونٹی کیساتہہ حرامکاری کے لفظ کا کیا موقع تہا وہان لفظ سور کا ہونا یقینی مناسب حال ہے کیونکہ حرامکاری کون شخص دلیری سے کرسکتا ہے جسطرح سے لہو اور گلا گہونٹی وغیرہ کو بت پرست جائز جانتے تہے حرامکاری کس قوم مین جائز ہے جسے احکام شریعت کیساتہہ شامل کرنا ضرور ہوا اور اگر یہی سمجہین کہ سوا ان چار باتو نکے اب کچہہ اور ضرور نہین تو چوری اور دغابازی اور راہزنی اور جہوٹہہ وغیرہ ان سب کو جائز سمجہنا چاہیے

پس یہہ مقام حرامکاری کے لفظ کے شمول کا ہرگز نہیں ہے اوسطرح کے نصیحت کے
اور سیکڑون مقام انجیل مین موجود ہین جیسے اول قرنتیونکا ۶ باب ۹ - ۱۰ مین ہے
کیا تم نہین جانتے کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے فریب نکہاؤ
کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زنا کرنیوالے اور عیاش اور لونڈی باز اور چور
اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور ظالم خدا کی بادشاہت کے وارث
نہونگے انتہے یہہ تو سور کا حرام ہونا چہپانے کے لئے حرامکاری کا لفظ بجائے
سور کے شامل کیا گیا اور تعجب کہ روح القدس کی تعلیم مین بہی تبدیل کرنیسے
نہ ڈری دیکہو اعمال ۱۵ باب ۲۰ اصل یہہ ہے کہ انجیل مین کوریاس تہا جسکے
معنے لحم خنزیر ہے اور حال کے نسخون انجیل مین اوسکیجگہ لفظ پورنیاس لکہا گیا جسکے
معنے زنا چنانچہ داکٹر بنٹلی و مسٹر ریوس جو بڑے مصحین انجیل ہین اسی لفظ کو برابر
کو ترجیح دیتے ہین اس مقام پر کہنے کو جی چاہتا ہے کہ اہل کتاب واقعی توریت
و انجیل کو دل لگا کر نہین پڑہتے دیکہو تعلیم الایمان چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۹ء صفحہ
۱۴۲ سطر ۸ مین ہیرے اس قول پر گواہی جہان لکہا ہے کہ بہت آدمی
جنہون نئے پیدایش نہین پائی پاک نوشتے کے ظاہری علم سے بہی جاہل ہین الخ
اگرچہ توریت مین قیامت اور بہشت کی بابت صاف بیان کم ہے چنانچہ یہودیون
مین صادوقی فرقہ کے لوگ مُردونکی قیامت اور فرشتون کی ہستی اور آخرت مین جزا
و سزا پانیکا عقیدہ نہین رکہتے تہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۶) مگر فریسی فرقے
کے لوگ اپنے اس عقیدہ کے سبب کہ وہ خیال کرتے تہے کہ اگر دو مومنین ہے
صرف دو بہشت مین جائینگے تو ضرور اونمین ایک فریسی ہوگا انتہے (مفتاح الکتاب
صفحہ ۲۲۷) معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ آخرت اور بہشت وغیرہ کے قایل تہے
چنانچہ اعمال ۲۳ باب ۸ مین بہی اسکا ذکر ہے اور سینئی فرقہ کے لوگ اگرچہ آخرت

کی خوشی کے منتظر تہے مگر جسم کے جی اوٹہنے کی بابت شبہہ رکہتے تہے اور انجیل مین توریت کی نسبت آخرت کا زیادہ بیان ہے توریت مین لکہا ہے کہ خدا نے بیابان مین بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تہا کہ مین تمہین اوس زمین مین لاؤنگا جہان دودہ اور شہد بہتا ہے خروج ۱۳ باب ۵- اور جب بنی اسرائیل نے نافرمانی کی تب خدا نے فرمایا کہ وے اس زمین کنعان مین داخل نہو نگے جہان دودہ اور شہد بہتا ہے حزقیل (۲۰ باب ۱۵) اگرچہ ان آیتون سے مراد ظاہری وہی ملک ہے جسکا خدا نے حضرت ابراہیم واسحاق ویعقوب وموسیٰ سے وعدہ فرمایا تہا پیدایش ۱۵ باب ۷ و ۱۷ باب ۸ مگر علماء عیسائی یہہ وعدہ اپنے حقین یہی سمجہتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ کنعان ایک حقیقی کنعان کا اشارہ تہا جو بہشت سے مراد ہے دیکہو عبرانیون کا ۳ باب ۸- ۱۸- و ۴ باب ۶ و ۸ پس اگر حقیقی کنعان بہشت کو سمجہین تو دودہ اور شہد کوثر وتسنیم مین بہتا ہے اگرچہ ان نہرونکا نام بالفعل توریت وانجیل مین نظر نہین آتا ہیر مکاشفات ۲۲ باب ۱ مین آبحیات کی صاف ندی اور ۲ آیت مین سڑک کے بیچ اور اوس ندی کے وارپار زندگی کا درخت جو لکہا ہے یہہ درخت طوبیٰ سے مراد سمجہنا چاہیے اور سونیکی سڑک اور موتی کے در اور لعل وزمرد ویشم ونیلم وعقیق وشب چراغ اور سنہرے پتہر اور فیروزہ اور زبرجد اور مینی اور یاقوت اور سنگ سنبلی کی نیوین اور یشم کی دیوار جو مکاشفات ۲۱ باب ۱۰- ۲۵ مین مندرج ہے یہہ قصہ جنت کا صاف بیان ہے اور مکاشفات ۷ باب ۹ مین لکہا ہے کہ ایک ایسی بڑی جماعت جسے کوئی شمار نہین کرسکتا سفید جامے پہنے اور خرمے کی ڈالیان ہاتہون مین لیے اوس تخت اور برہ کے آگے کہڑی ہے اسمین تخت سے مراد خدا کا تخت اور برہ سے بموجب عقیدہ عیسائی مسیح مصلوب اور پیدایش ۳ باب ۷ مین حضرت آدمؑ کا حال لکہا ہے کہ انجیر کے پتونکو سی کر لنگیان

بنائیں انتہے اب دیکہو کہ خرمی اور انجیر اور سونا اور جواہرات سب کچہہ بہشت مین بموجب کتب اہل کتاب موجود ہے بعضے عیسائی بہشت کے آسمان پر ہونیکا یقین نہین کرتے (ہدایت المسلمین باب ۹ فصل ۳) اور کہتے ہین کہ زمین ہی پر حضرت آدم کو خدا نے بنایا تہا (نیاز نامہ صفحہ ۶۲) اسکے جواب مین ایک عیسای عالم نے پانیر مین جو الہ آباد کا مشہور اور نامور انگریزی اخبار ہے یون چہپوایا ہے قولہ وہ بیان عدن ہی اوسوقت کی زمین اور اوسوقت کے انسانکا نہین ہے جو بہشت کی حالت مین ہو اس نام کا ایک ضلع واقعہ مسوپوتامیہ (یعنے عراق عرب) کا تو بیان ہے اور انسان کی اوس گری ہوئی حالت کا بیان ہے جبکہ اوس زمین اور وہانکے دریاؤن کا علم اوسے حاصل ہوگیا ہو۔ علاوہ اسکے یہہ بیان ہی کسی الہامی مصنف کا معلوم نہین ہوتا بلکہ محض بیہودہ اور کارخانہ خلقت کے خلاف ہے یہہ جو لکہا ہے کہ اوس باغسے ایک دریا نکلا جسکے چار سر یعنے منبع ہوگئے کسی دریا کے سر یا منبع نہیں ہو سکتے اگرچہ شاخیں ہو جائیں یہہ بہی لکہا ہے کہ یہہ چارون دریا ایکہی دریا سے نکلے جبکہ باغسے خارج ہوئے اور کہا گیا ہے کہ وہ چارون موجود ہی ہین مگر نقشہ پر اس ملک کے ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک سے نہین نکلے علاوہ اسکے یہہ ہی بیان ہے کہ یہہ چارون جہان موجود ہین رہین وہ باغ تہا اور پہلے کہہ چکے کہ چار حصہ ہونے سے پیشتر یہہ دریا باغسے خارج ہو چکے تہے اس طولانہ بیان مختلف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب مصنوعی ہے سچ یہہ ہے کہ ایکہی دریا ہوگا جس سے باغ عدن سیراب ہوگا اور معلوم ہوتا ہے کہ کسینے شہر بابل کی اسیری کے بعد توریت مین یہہ شامل کردیا اسطرح پر کہ کسی مفسر کو نام عدنکا خیال آیا اور اوسنے حاشیہ پر عدن لکہدیا اپنی یادداشت کیواسطے اور رفتہ رفتہ آیا سہواً وہ لفظ عبارت مین بہی گہس گیا اور متن مین راہ پائی اور الہامی عبارت توریت کو بدل ڈالا۔ اوس زمین کے

ملنے کا وعدہ محض ایماندار ہونے سے ہے اور اونہین بعد مرنے اور قیامت کے بعد حالانکہ وہ زمین آباد ہے اور آباد بہی بے ایمانون سے ہے پیشتر اس سے کہ کوئی کفارہ دیا گیا ہو اسلئے وہ ارث ویران نہین کہے جا سکتے جیسے یسعیاہ نبی علیہ کے کفارہ سے پہر مل سکنے والے بتاتے ہین انتہٰے یعنے جس بہشت کا وعدہ عیسائیونسے اونکے مرنے اور قیامت کے بعد بطفیل کفارہ وصلوبی مسیح ہے وہ بہشت اونکو جو عیسائی نہین ہین اونکی زندگی ہی مین بے قیامت آئے کفارہ وصلوبی مسیح سے پیشتر ہے ملچکی ہے (از پائنیر) اس سے

مطلب یہہ کہ حضرت آدم کی پیدائش کی جگہہ اور بہشت جسکا ایماندار ہونے وعدہ ہوا وہی ہے جو آسمانپر ہے نہ یہہ جو زمین پر اور بے ایمان اوسمین بستے ہین ۵ انزبور ۱۶ مین ہے عرش اور سارے آسمان خداوند کے ہین انتہٰے (از رومن ملیل مطبوعہ لندن ۱۸۶۵ء)

مخزن مسیحی صفحہ ۸۰ و ۸۱ مطبوعہ نومبر ۱۸۶۸ء مین پادری والش صاحب فرماتے ہین قولہ کر حیف نامے ایک صاحب نے ایک ایسی کل ایجاد کی کہ جسکے وسیلے سے جو کوئی چیز جلتی ہو اور اوس سے روشنی پیدا ہوا وسے روشنی کی خاصیت سے وہ چیز آپ ہی جانی جاتی ہے پس جب معلوم ہوا کہ ہندوستان مین سب گرہن ہونے والا ہے تو کتنے ہیئت والون نے (انگلستان سے) ارادہ کیا کہ ایسی کل لیکر ہم ہندوستان کو جائین اور جب سورج چہپ جائے اور وہ ہالہ نظر آوے تب اُس کل کی معرفت اوس ہالہ کا سبب دریافت کرین

پس آکر دریافت کیا کہ جیسی اس زمین کے گرد خدا نے ہوا بنائی ہی ویسی ہی سورج کے گرد بہی ایکطرح کی ہوا ہے اور جو دہات جیسے لوہا وغیرہ زمین مین ملتے ہین سو سورج مین پگہلتے اور اوبلتے ہوئے پائے جاتے ہین انتہٰے پہر مخزن مسیحی مطبوعہ دسمبر ۱۸۶۸ء صفحہ ۹۴ سے ۹۷ مین لکہا ہے کہ ولایت کے ہیئت والون نے ستارے

شہابون کی حقیقت دریافت کرنے مین نہایت کوشش کی ہے رات رات بہر بہار اپنی اپنی مان منڈلون مین ستارونکو دیکہا کرتے سو کہتے ہین کہ بشرطیکہ چاندنی نہو اور دیکہنے والے اتنے ہون کہ تمام فلک پر نگاہ لڑائی رہین تو بحساب اوسط ایک ایک گنٹے مین ۴۲ نظر آتے پہر جو ہم ملاحظہ کرین تو معلوم ہوگا کہ ایسے ستارونکو ہی موجود ہین مگر بسبب سورجکی روشنی کی دیکہائی نہین دیتے ایسا حساب کر کے جانا جاتا ہے کہ اوسط مین آٹہہ پہر مین قریب ایکہزار ستارونکے ہر جگہہ گرتے ہین علما مذکور نے یہہ بہی دریافت کیا ہے کہ جو شہاب کسی شہر کے اوپر ہی نظر آوے سو بہتالیس ۴۶ کوس تک دکہائی دیا کرتا ہے مثلاً ایک ایسا دائرہ ہو کہ جسکا قطر نوہ کوس ہو تو اوسکی بیچ جو شخص ہون سو وہی شہاب دیکہینگے اور اوسکے باہر جو ہون سو اور دیکہین گے غرض تمام دنیا مین اتنی جگہہ ہے کہ جس مین اٹہہ ہزار ایسے دایرے بن سکتے ہین اور ایک ایک دایرہ کے بیچ ہی مین جو ایک ایک دیکہنے والا ہوتا تو ہر ایک کو جدا جدا شہاب نظر آتے پس یہہ عجیب نتیجہ نکلتا ہے کہ جس صورت مین کہ ایکہی ایسے دایرہ اندر آٹہہ پہر مین روزبروز ایکہزار ستارہ ٹوٹتے تو آٹہہ ہزار ایسے دایرونمین یعنے تمام دنیا مین چار کروڑ گرا کرتے یہہ تو ایسا شمار ہی کہ انسان کے سمجہہ مین ہی نہین آتا لیکن حقیقت مین اس سے بہی بہت ہین کیونکہ ہزارون تیر شہاب ایسے چہوٹے ہین کہ بغیر دوربین کے دیکہے نہین جاتے پر چہوٹے ہی رہ رہین جو ہو تو ہیت والون نے گمان کیا کہ چالیس گنا زیادہ دکہائی دین یعنی کم سے کم بحساب اوسط آٹہہ پہر مین بیس ۲۰ کروڑ گرا کرتے ہین سب لوگون کو معلوم ہے کہ علم ریاضی سے سورج اور ستارونکی پیمایش ہو سکتی ہے اور اونکا حال ایسا معلوم ہو جاتا کہ ایک ایک کا مقدار اور فاصلہ اور گردش کتنی ہی غرض اسیطرح اہل علم ہیت نے شہابونکا بہی حال دریافت کیا اور اونکو اتنا معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہہ سب چہوٹے چہوٹے سیارے ہین کہ جو اس زمین کی مانند سورج

کے گرد اپنے اپنے دورے پر گردش کر رہے ہین جسوقت کہ ایسے ستارے ہمارے
دیکھنے مین آتے تو اوسطاً مین زمین سے تیئیس۲۳ کوس دور ہین اور ایک لمحہ مین جب
تک ہم اوسکو دیکھنے پاتے ساٹھہ۶۰ کوس چلے جاتے اس سے معلوم ہوتا کہ جیسے اور ستارے
ویسے یہہ بہی ایک نہایت تیز روے سے سورج کی گردش کرتے ہین اونکی بہی چالیش
ہوئی اور اتنا معلوم ہوا ہے کہ ایک منٹ بہر مین نوسو۹۰ کوس چلا کرتے اونکا مقدار
اور وزن بہی دریافت ہوا اونمین سے تہوڑے ایسے ہین کہ نہایت بڑے کہ جنکی
موٹائی پاؤکوس سے کم نہین ہوگی اور وزن اونکا ایک پہاڑ کے برابر ہے لیکن
اکثر اونکا وزن ایک ماشہ سے بہی کم ہے پہر اگر پوچہا جائے کہ یہہ تیر شہاب جو سورج کی
گردش کرتے سو کتنے عرصہ مین ایک دور طی کرتے جواب اسکا یہہ ہے کہ سبہونکا
دور ہنوز نا پایا نہین گیا لیکن اتنا معلوم ہے کہ ۱۸۶۶ء مین نومبر مہینے کے تیرہوین۱۳
تاریخ جو گرے سو تینتیس۳۳ برس مین ایک دور طی کرتے ایسا حساب کرکے ہیئت دانون
نے آگے سے کہا تہا کہ ۱۸۶۶ء نومبر کی ۱۳ یا ۱۴ تک بہت سے گرنیوالے ستارے
نظر آوینگے اور ایسا ہی ہوا اسیطرح ہم کہہ سکتے ہین کہ ۱۸۹۹ء نومبر کی ۴ یا ۵ تاریخ
کو پہر شہابونکی وہی جماعت زمین کے نزدیک آکے دکہائی دیگی اور جہلیونمین جو
گرا کرتے اونکا دور اور گردش اور ہے مثلاً جو بہادو کے شروع مین نظر آیا کرتے اونکی
گردش ایکسو برس سے کچہہ زیادہ مین تمام ہوتے لیکن البتہ اسلئے کہ یہہ ایک جماعت
مین ہوکر نہین چلتے مگر الگ الگ وہ کم نظر آتے اور برس برس برابر دکہائی دیتے
کوئی پوچہے کہ اگر یہہ ستارے ہون تو کس سبب سے فقط دم بہر نظر آتے اور پہر
غایب ہوجاتے ہین جواب کہ حال تو یہہ ہے کہ ہر وقت نہین چمکتے رہتے ہین مگر جب
آسمان سے اگر ہوا مین لگ جاتے تو اوسکی رگڑ سے یہانتک گرم ہو جاتے کہ پگہل جاتے
ہین اور مانند آگ مین ڈالے ہوئے لوہے کے روشنی دیتے لیکن جب سورج کے

گرد گردش کرکے اپنے اپنے دور پر چلتے چلتے پہر ہوا سے نکلجاتے ہین تو کچہہ رگڑ
نہین رہتے اور وہ پہر ٹہنڈے اور کالے ہوجاتے وہ پتہر اور دہات ہین کسلئے کہ عالمان
نے روشنی کا بہید ایسا کہولا ہے کہ جس چیز کے جلنے سے جو روشنی پیدا ہوتی ہے سو
وہ ہے کیون ہنو اوسی روشنی کی خاصیت سے وہ جلتی ہوئی چیز آپہی پہچانی جاتی ہے
کہ کون چیز ہے سو چاہے لوہا ہو یا پارہ ہو جو کچہہ ہو سو جلتے ہی اپنی روشنی ہی سے گویا اپنا
نام ظاہر کرتا ہے اسیطرح جب اہل علم کسی ستارہ یا شہاب کو دیکہین تو اونکی کلون سے آگی
روشنی کو جانچ کی بتلاسکتے ہین سو ثابت ہوا کہ شہابون اور ستارون مین وہی دہات
ملتی جو زمین مین بہی ملتے ہین یہہ تو ثابت ہوچکا لیکن اسکا ایک اور بہی ثبوت ہے
بارہا ایسا ہوا کہ یہہ ستارے زمین ہی پر گرے لوگون نے اونکو گرتے دیکہا پہر پاس
جاکر کیا دیکہا کہ یہہ جو شہاب آسمان سے گرا سو پتہر ہے یا لوہا ہے مثلاً امریکہ کے ملک
مین ۱۸۴۷ع مین دن کو ایک ایسا ستارہ ٹوٹا کہ جسکی روشنی باوجود سورج کے موجود ہونے
کے ظاہر ہوئی اور اوسکا ایسا سناٹا کان مین پڑا کہ گویا بہونچال آیا لوگون نے دیکہا کہ
ایک کہیت مین گرا وہان دوڑ کے کیا دیکہا کہ وہ شہاب زمین پر ایسے زور سے گرا کہ
ایک گز اندر زمین کے گڑگیا اور اوسے آزما کے اونکو معلوم ہوا کہ یہہ جو آسمان سے
گرا لوہا ہے وزن اوسکا بیس ۲۰ سیر سے زیادہ تہا اور یہان تک گرم معلوم ہوا کہ دو
ایک گہنٹے تک کوئی اوسپر ہات نہین رکہہ سکتا تہا اور ایسے شہاب گرے کہ جو اس
سے بہی کہین بڑے ہین مثلاً آسٹریلیہ ملک مین ایک ایسا ملا کہ جسکا وزن چار ہزار من کے
اوپر تہا بلکہ امریکہ جنوبی مین ایک ایسا شہاب آجہی تک پڑا رہا ہے کہ جسکا وزن
ساڑہے پندرہ ہزار من سے کم نہین ہے حاصل کلام شہابونکا حال یہہ ہے کہ بڑے
بڑے ستارون اور سیارونکے بیچ جو فاصلہ ہے اوسمین گردرون ایسے تارے چہوٹے
بڑے سورج کے گردش کررہے ہین یہہ ایسے چہوٹے ہین کہ اکثر اوقات وہ دیکہائی

نہین دیتے مگر نہایت تیز روی سے جو چلتے ہین جسوقت ہوا مین اوڑتے لگتے اوسوقت
ہوا کی رگڑ سے پگہلتے بلکہ جلجاتے ہی اور جب تک ہوا مین چلتے رہینیا یا زمین پر گرین
اسیطرح جلتے ہوئے نظر آتے پہر اس سے معلوم ہوتا کہ جن جن عناصر سے خدا نے
اس زمین کو بنایا ہے سو ہے تمام عالم مین ہی موجود ہین لستنتہا یعنے جسقدر اور عالم سوا اس
عالم کے ہین سب کی ترکیب انہین عناصر سے ہے اب ایک اور ہی دلیل لتکے لئے
یہہ ہے کہ اگر اور سب عالم انہین عناصر سے نہ بنے ہوتے تو ہم اونہین ان آنکہون سے
دیکہہ نپاتے کیونکہ ہم اونہین چیزونکو ان آنکہون سے دیکہہ سکتے ہین جو انہین عناصر
سے بنی ہین پہر اگر کوئی کہے کہ بہشت مین اگر یہی دنیا کے چیزین موجود ہین تو ہم اوسے
کیون ان آنکہون سے دیکہہ نہین سکتے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ زحل ستارہ اتنا بڑا ہے
اوسکے ساتہہ آٹہہ چاند گردش کر رہے ہین اور تو بہی زحل ستارہ بسبب دور ہونیکے اسقدر
چہوٹا نظر آتا ہے پس ممکن ہے کہ بہشت اس سے ہی بلند تر ہو اور بسبب دور بہت
ہونیکے ہم اوسے دیکہہ نہین سکتے پہر یہہ کہ چاند اور ستاروں مین بہی ہیئت دان لوگون کو
یہی دنیا مین نظر آتی ہین جو زمین مین چنانچہ فوربہ پک چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۱۹ ا
۱۲۶ ۱ - اور واندرس اف دی ہیونس مطبوعہ لندن مین لکہا ہے کہ چاند کا قطر دو ہزار
ایکسو ساٹہہ میل اوسکا فاصلہ زمین سے دو لاکہہ چالیس ہزار میل چاند کو دوربین سے
دیکہا تو اوسکے سطح مین پہاڑ اور میدان نظر آئے جیسے زمین مین ہین اور بعضے پہاڑونکو
اونکے سایہ سے ناپا تو دو میل اونچے پائے گئے اور اونمین چٹانین اور بڑے بڑے
پتہر پڑے ہین اور سورج کا گہیر یعنے محیطہ ۲۸ لاکہہ میل (اور مرات الساعات صفحہ ۹۰ کے
بموجب قطر آفتاب ۷۵ ۳۰ ۴۴ یعنے بہ نسبت زمین کے چودہ لاکہہ گنا بڑا ہے)
اور فاصلہ زمین سے پچانوے ملین میل (یعنے نوہ کروڑہ پچاس لاکہہ میل) اور سٹرن
(یعنے زحل یا کیوان) آٹہہ سو پچاس گنا زمین سے بڑا ہے اسکا فاصلہ سورج سے نو سو ملین میل

(سہ ملین یعنی دس لاکہہ کا) اسکے ساتھہ تو آٹھہ چاند ہین اسنئے از منویل جاگرفی چھاپہ مدراس سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۳ ـ اور مرر آف پاپولر نالج صفحہ ۲ مین لکھا ہے چاند مین یہے دہات پانے مین جو زمین مین تہے اور ایک اور انگریزی کتاب علم ہیئت کے صفحہ ۴۵ مین لکھا ہے کہ شترن کے بعضے حصو نمین پہاڑ افراط سے نظر آتے ہین اور بعضے حصونمین کم ایک نہایت مشہور عالم گاڈفری ہیگنس صاحب کا قول ہے کہ . . .

مورخون نے بیان کیا ہے کہ محمد کے زمانہ سے پیشتر اہل عرب مئخواری اور قماربازی کی نہایت عادی تہے مگر آپ کے دو حکمون کی وجہہ سے شراب اور قماربازی کا رواج قطعی موقوف ہوگیا ـــــ درماندہ حاجی کے لئے کوئی مقام آرام کا مقرر نہین نہ یہہ کہ آدہی دور جاکر ٹہر رہے بلکہ کل سفر طی کرنا چاہئے ورنہ کوچ کرنیکی ضرورت نہین گبن صاحب درست کہتے ہین کہ جس عیش و عشرت سے دل للچاتا ہے اوسکی قید دن تکلیف دہندہ کو بلا شبہہ رندون اور منافقون نے اوٹھا دیا ہے مگر اوس واضع قانون پر جسنے کہ انکو بنایا یقیناً انصاف کی روسے اسبات کی تہمت نہین ہوسکتی کہ اوسنے اپنے مریدون کو اونکی شہوات نفسانی کی اجازت دینے سے فریب دیا (حمایۃ الاسلام صفحہ ۴۰ و ضد ۱۶) پہر اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ جو لوگ محمد کے خلاف ہین شاید آپ پر بوجہہ بہشت حسی کے طنز کرین مگر درحقیقت کوئی بہشت خیال مین نہین آسکتی جس سے حواس متمتع نہون کیونکہ جیسا لاک صاحب نے ثابت کیا ہے انسان کے دلمین کوئی خیال بلا وساطت حواس کے نہین آسکتا پس ضرور ہوا کہ اگر آدمی کو خیال بہشت کا آوے تو وہ حسی ہی ہو ـــــ سب سے بڑا اجر اور حظ اہل اسلام کا دیدار الہی مین ہے جس سے کہتے ہین کہ ایسی بڑی خوشی حاصل ہوگی کہ اوسکے مقابل مین بہشت کے اور خوشیان ہیچ اور نسیاً منسیاً ہوجائینگی تاہم مین خیال کرتا ہون کہ کوئی منصف جور و رعایت نکرنے یہہ نہین کہیگا کہ اسکی تحقیر جتنے

ہونیکے سبب سے زیادہ کیجاے بہ نسبت اوس بیانکے جسمین اون لوگون کی سکنو
کا ذکر ہے جنپر خدا کی مُہر ہے کہ بڑا عظیم الشان شہر سونے اور قیمتی پتھرونکا بارہ دروازونکا
ہے جسکے کو چونمین دریاے آب حیات رواں درخت ایسے جنمین بارہ قسم کے پہل اور
پتے اکسیر کے خاصہ کے اونپر بہ نسبت اوس بیان کے کہ دوسرے مقام پر ذکر ہے
کہ اشخاص منعم علیہم اپنے مسیح کیساتھہ میز پر کہاتے اور پیتے ہین — اگر ناظرین یہہ
جاننا چاہین کہ گرجا کے پہلے اکابر نے ان کیفیتونکو کیا خیال کیا ہے تو وہ ارینیوس
کے بیان کیطرف رجوع کرین جو لکھتا ہے کہ سلطنت عظیم کیوقت مین انگورونکے خوشے بیاندارون
کو بلاینگے اور کہینگے کہ آو اور ہمین کہاو — دیسٹ منسٹر ریویو مطبوعہ ۱۸۲۶ء نمبر ۹
صفحہ ۲۱۶ — سے بدون انتخاب کئی ہوئے ہین باز نہین رہ سکتا — فردوس
کی مستورات کے باب مین محمد کے بیانمین کوئی چیز ایسی نہین ہے جس سے عیاشی کے
خیالات اوبہرین اونکو کہا ہے کہ ایسے باکرہ ہونگی جیسے باکرہ عورتین بنی اسرائیل
ساکن بیت اللحم کی اور مثل اور ہمدمونکے اونکا حسن عالم شباب گذشتہ کا سا ہوجائیگا
جسمین کہ آدمی صانع کے ہاتہون سے ابہی آیا ہوا متصور ہوسکتا ہے مگر نہ تو اونکے
گردنین مثل ہاتہی دانت کے برجون کے ہین اور نہ ہونٹ ہیں کہ سوتے آدمیونکے لبون
کو گویا کردین نہ سینے مثل خوشہ انگورونکے اور نہ پستان مثل دو توام ہرن کے بچونکے
سوسن مین چرتے ہوئے نہ اونکی رانون کے جوڑ مثل جواہر کے ہوشیار کاریگر کی
صنعت کے نہ وہ اپنی بہشتی خاوند کو بلاتے ہین کہ اونکا مونہہ چومے اور نہ مثل
گونڈ کے ڈبلی کے تمام شب اونکی چہاتیون پر چمٹا رہے (غزل الغزلات) —
اہل عرب کی بیبیان اپنی سیاہ ٹیلیان نیچے ڈالے ہوئے اپنے خاوندونکے روبرو حیا سے
بیٹھے ہین جیسے موتی سیپ کے اندر چہپا رہتا ہے لا یسمعون فیہا لغوا ولا تاثیما الا قیلا سلاما
سلاما (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۴۱ — ۵۴ دفعہ ۱۴۳ و ۱۵۶ و ۱۶۷ مطبوعہ بریلی

سنہ ۱۸۲۵ع ترجمہ ایالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع)
اور متی ۲۶ باب ۲۹ مین جو مسیح نے بہشت مین انگور کے شیرہ کا وعدہ کیا یہہ شراب
طہور سے مراد ہوگی اور خرقیل ۴۷ باب خصوصاً اوسکی ۵ و ۶ و ۷ آیت مین بہی
بہشت کی نہر اور درختونکا بیان ہے اور عبرانیون کے ۱ باب ۶ مین لکہا ہے پہر جب
پہلوٹہے کو دنیا مین (یعنے خاکی جسم مین) لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اوسکو
سجدہ کرین فقط علماء عیسائی پہلوٹہے سے مراد مسیح کو سمجہتے ہین مگر یہہ سمجہا اوسوقت
درست ہوتی کہ جب کتاب کے کسی اور جگہہ پیدایش یا تواریخ وغیرہ مین اسکا ذکر
ہوتا پس بموجب عقیدہ اسلام حضرت آدم علیہ السلام کا جسم خاک مین پیدا ہونا اور فرشتونکا اونکو
سجدہ کرنا یہان سے ثابت ہوتا ہے اور اول تمطاوس ۳ باب ۶ مین بہی اسکی بابت
اشارہ ہے کہ کہین وہ غرور کر کے شیطان کیطرح عذاب مین پڑے انتہے یعنے
شیطان نے غرور کر کے حضرت آدم کو سجدہ نکیا تہا اسکے سوا اور کسیوقت مین شیطان
کا غرور کرنا مذکور نہین ہے اس سے ظاہر ہے کہ جو اب مسلمانونکا عقیدہ ہے قدیم
عیسائیون کا بہی عقیدہ تہا مگر اوسکے بعد یہہ عیسائیون مین بالکل تبدیل ہو گئی
اور اصحاب کہف کا حال ایک شخص افرائیم نامے کی کتاب اور روم مین تواریخ
کلیسا جلد ثانی صفحہ ۱۱۶ مین موجود ہے کہ سنہ ۲۵۰ع مین واقع ہوا تہا اور
اعجاز قران مصنفہ بابو رام چند عیسائی فاضل مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۵۷ مین بہی اسکا
ذکر ہے اور یہہ بہی کہ وہ عیسائی تہے فقط اور جبکہ قدیم زمانہ مین یہہ سب باتین
عیسائیونمین معتبر اور مشہور تہین تو اس زمانہ مین اس سے غفلت کمال تبدیل
عیسائی عقیدہ کی دلیل ہے

میزان الحق چہاپہ لدہیانہ باہتمام پادری روڈالف صاحب مطبع امریکن مشن لدہیانہ
مین امریکن ٹراکٹ سوسائٹی کیواسطے مطبوعہ سنہ ۱۸۴۹ع باب ۳ فصل ۳ صفحہ

صفحہ ۱۲۱ مین لکھا ہے قولہ اور یہودیون کے حدثیون سے ہی محمدؐ نے کئی ایک
حکاتین قران مین لکھہ دی ہین چنانچہ آدم کا پیدا ہونا اور فرشتونکا اوسے سجدہ
کرنا اور شیطان کا خدا سے برگشتہ ہونا اور آدم کا بہشت سے نکالا جانا جو سورہ بقر
مین اور سورہ اعراف کے اوایل مین مرقوم ہے انہین حکاتیون مین سے ہے اور
اسیطرح ابراہام اور داؤد و سلیمان کے حالات کہ سورہ انبیا اور سورہ نمل مین ذکر ہوے
ہین کہ ابراہام نے اپنے باپ کے بتونکو توڑ ڈالا اور اوسکی قوم نے اوسے آگ
مین ڈال دینے کا قصد کیا اور پہاڑون اور چند جانورون نے داؤد کے ساتہ
حمد وثنا بیان کی اور ہوا اور جن وغیرہ سلیمان کے حکم مین تہے اور یہہ بہشت کی کیفیت
اور فرشتونکا ذکر اور سوال قبر اور جہنم کا سات حصون پر تقسیم ہونا اور اعراف کی خبر اور
یہہ نقل کہ قیامت کے دن زبان اور پانون اور ہات وغیرہ گنہگارون کے گناہ
پر گواہی دینگے چنانچہ سورہ یسین کے آخر مین بیان ہوا ہے یہہ غسل وطہارت اور
تیمم کا حکم کہ اگر پانی نملے تو خاک سے تیمم کرین اور روزہ کہولتے وقت خیط ابیض
اور خیط اسود کے درمیان امتیاز ہونا اور نماز وغیرہ کے قاعدے یہہ سب یہودیون
کی حدیثون اور تواتر سے لیا گیا ہے چنانچہ اب اس زمانہ مین بہی اس قسم کی حکایتین
طالموت وگمرا و ضحار و میدراس نام کتابون اور یہودیون کی اور اور کتابون
مین بہی منضبط ہین اور یہہ بات کہ یسوع نے ہنڈولے مین باتین کین اور لڑکپن
مین اوس سے معجزے ظاہر ہوئے جیسا کہ سورۂ آل عمران کے اوایل اور سورہ مریم
مین مذکور ہے اور اصحاب کہف اور رقیم کا قصہ جو سورہ کہف مین ہے محمدؐ نے اوس
زمانہ کے مسیحیون کے احادیث سے لیکر قران مین ذکر کیا ہے چنانچہ پہلی بات
تو احادیث کی کتاب مین جسکا نام نقل یا انجیل طفولیت یسوع مسیح ہے مرقوم ہے
اور اصحاب کہف کا قصہ افراہیم نامے ایک شخص کی تصنیف کی ہوئی کتاب مین پایا جاتا ہے

استثنےٰ اور اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء کے حاشیہ صفحہ ۲۴۶ مین ہے کہ افسس کے رہنے والے سات جوان ڈیشس کے ظلم کی سختی سے شہر چھوڑ کر پاس ہی کسی غار مین جا چھپے تھے اور وہان وہ دو سو برس تک برابر سوتے رہے اور پھر جب جاگے اور ان مین سے ایک شہر مین گیا تو وہ وہان تمام حاکم و محکوم کو پورا عیسائی دیکھکر نہایت تعجب مین آیا انتہٰی اصحاب کہف کے قرآن مین بھی بہت سے خیالی باتون کے ساتھ مذکور ہوئی ہے اور ہمین اس خواب کے ایام بجاے دو سو برس کے ۳۰۹ برس لکھے ہین پس اسکو جسطرح سمجھئے مبالغہ صاف ہے گبن کی کتاب کا ۳۳ باب کا آخر دیکھو انتہٰی اس مورخ کلیسیا کو اصحاب کہف کی بابت تو اقرار ہے صرف تعین مدت مین تکرار ہے پس اسکا ثبوت رومن تواریخ کلیسیا سے جو مین ابھی لکھ چکا ہون دیکھنا چاہیے

پس توریت سے زیادہ انجیل مین اور انجیل سے زیادہ قرآن مین آخرت کا بیان ہے اور یہی گویا خدا کا تیسرا حکم ہے کہ کبھی نہ ٹلیگا

اور اسکی مثال یہہ ہے کہ اول خدا پرست یہودی ہوئے پھر عیسائی پھر مسلمان پس یہہ گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبھی نہ ٹلیگا

اور اسکی دوسری مثال یہہ ہے کہ اول ہیکل یروسلم حضرت سلیمانؑ نے بنائی جو عیسائی محاورہ کے بموجب یہودی کلیسیا سے نسبت رکھتے تھے (دیکھو دیباچہ تفسیر ۲۰ زبور چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۷۰ جہان لکھا ہے کہ قدیم کلیسیا الخ اور ۴۸ زبور ۲ — اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸ سطر ۱۶ مطبوعہ امریکن مشن لودیانہ سنہ ۱۸۶۹ء باہتمام پادری رودلف صاحب جسے پہلے ڈاکٹر جان کلارک صاحب نے تصنیف کیا اور سنہ ۱۸۴۳ء مین مطبوع ہوئی اور صفحہ ۱۱۷ جہان لکہا ہے کہ ابرہامؑ کے زمانہ مین فضل الٰہی کی روشنی پیشتر کی بہ نسبت زیادہ چمکنے

لگی اوسوقت خدا اسنے کلیسیا کو ایک ظاہری صورت خطائی (یعنی یروشلم کو بت پرستوں کی زمین اور اوسکے گہر اسنے سے بُلاکے جدا کیا اسنتھلے) وہ ہیکل نجست نصر بادشاہ بابل کے ہات سے غارت ہوئے پہر دوسری ہیکل اوسی جگہہ پہنچی اور پہر وہیں سے ۴۶ برس کے عرصہ مین اوسے پہر سدہارا (یوحنا ۲ باب ۲۰) یہہ زمانہ مسیح کا تہا یہہ دوسری ہیکل عیسائی کلیسیا سے نسبت رکہتے تہے وہ طیطس شاہزادہ روم کے ہات سے غارت ہوئے اب اوسی جگہہ حضرت عمر رضی کے وقت مین اسلامی مسجد تیار ہوئی پس یہہ خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبہی نہ ٹلیگا اور عجیب یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس پیشتر پہلی ہیکل بالکل غارت و برباد ہوئی اور دوسری ہیکل بہی حضرت نبی آخر الزمان صلعم سے چہہ ہی سو برس پیشتر رومیونکے ہات سے اوسی تاریخ اور اوسی مہینے مین کہ جس مین پہلی ہیکل برباد ہوئی تہی یعنے ماہ ایلول کی نوین ۹ تاریخ (مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸ و ۵۹) برباد ہوئی یہہ بندوبست اللہ جلشانہ کی عین ٹہرائی ہوئے ارادے سے ہوا کیا۔

اور اسکی تیسری مثال یہہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ سے پندرہ سو برس بعد حضرت عیسیٰؑ نے دستورات مذہبی کی اصلاح کی اور اوسکے پندرہ سو برس بعد مارٹین لوتہر نے دستورات مذہبی کی اصلاح کی اب کی پندرہ صدیمین جو اصلاح اس مذہب کی ہوئی تو خالص دین حق کا رواج ہوگا اور یہی گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبہی نہ ٹلیگا چنانچہ یونی ٹرین فرقہ کے لوگ جنکی کلیسیائیں ہندوستان مین بہی موجود ہین تثلیث سے انکار کرتے اور صرف خدا کیطرف الوہیت کو منسوب کرتے مین اور اسمین دو فرقے مین ساسینین اور ایرین ساسینیں پیرو تہے ساسینیس کے جو باشندہ سینا واقع ملک ٹسکنی کا سولہوین صدی عیسوی مین تہا یعنے لوتہر سے قریب سو برس بعد اوسکی یہہ تعلیم تہی کہ اوسکے پیرو عیسیٰؑ کو صرف انسان اور الہام

یا منتہ کہتے تہے اور مسیح کی الوہیت اور کفارہ اور اصلی و پیدائشی یعنے حضرت آدم کے گناہ مین ہم سب کے شریک ہونے سے انکار کرتا تہا اور اسیطرح ایرین فرقے کا یہی عقیدہ ہے اسلئے دیکہو ولسٹر چہاپہ اسپرنگ فیلڈ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۰۴۹ کالم ۲ اور صفحہ ۱۲۰۶ کالم ۱ چونکہ یہ سب تیسری پندرہ صدی کے آثار مین اسلئے امید ہے کہ اب حق ظاہر ہوجاسے

اسلئے عیسائیونکو چاہئے کہ جسطرح اگلے سب کتابون اور سب نبیونکو ملتے ہین سب سے پچہلی کتاب یعنے قران مجید اور حضرت نبی آخر الزمان صلعم پر بہی ایمان لائیں اور اگر ایسا نکرین تو اگلی کتابونپر بہی خدا کے حضور اونکا ایمان بیکار ہے جسطرح کوئی خادم اپنی آقا کی مدت دراز خدمت کرے اور آخر کو نافرمانی پر کمر باندہے تو اوسکی ساری خدمت بیکار ہوجائیگی اور جسطرح تمام برسات خوب برسے اور پچہلی بارش نہو تو پیداوار محال ہے اور گذری بارش بیفایدہ ہوجائیگی استثنا ۱۱ باب ۱۴ یعقوب ۵ باب ۷ ہوسیاہ ۶ باب ۳ یرمیاہ ۵ باب ۲۴ ذکریاہ ۱۰ باب ۱ یوئیل ۲ باب ۲۳ امثال ۱۶ باب ۱۵ انجام بخیر اسمین ہے کہ آخر تک فرمان بردار رہے اور جو آخر تک سہیگا سوہی نجات پاویگا انتہے متی ۱۰ باب ۱۲

سکرمنت ۸

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصَارٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥

اور کہا اونہون نے ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت مین مگر جو کوئی یہودی یا عیسائی ہو یہہ ہین آرزوئیں اونکی کہہ لاؤ دلیل اپنی اگر تم سچے ہو سورہ بقر رکوع ۱۳

احبار ۷ باب ۱۱ مین لکہا ہے کہ وہ جو جان کے لئے کفارہ دیتا ہے سو لہو ہے

انتہے یعنے قربانیکا لہو گناہونکا کفارہ ہے اور عبرانیونکے ۹ باب ۲۶ مین ہے کہ وہ (یعنے مسیحؑ) ایکبار ظاہر ہوا کہ اپنے تئین قربانی کرنے سے گناہ کو نیست کرے انتہے اور اسی باب کے ۲۲ آیت مین ہے کہ بغیر لہو بہائے معافی نہین ہوتی انتہے احبار ۱۷ باب ۱۱ پیدائش ۹ باب ۶ ۔ اور قربانی کی شرطین اوس معتبر کتاب مین جسکا نام بُری باتونکا مجموعہ ہے لکہا ہے کہ لہو اسقدر بہایا جاے جس سے موت آوے انتہے مطلب یہہ ہے کہ مسیحؑ کا مصلوب ہونا عیسائی عقیدہ مین ایماندارونکی نجات کا باعث ہے اور اسکے سوا اور کوئی نجات کی تدبیر نہین ہے اگر مسیحؑ مصلوب نہوتے تو جہان مین کوئی نجات نپاتا کیونکہ خدا کا عدل اور رحم اسمین پورا ہوا ہے یوحنا ۱۹ باب ۳۰ دیکہو رومن تفسیر اسکا صاحب متی ۲۷ باب ۵۰ کی تفسیر مین لکہا ہے کہ ساری قربانیون اور شریعت کے دستورونکا مطلب پورا ہوا اور انسانکی نجات کے لئے جو کچہہ کرنا تہا یہہ سب پورا ہوا انتہے اب اسکے برخلاف دیکہو متی ۹ باب ۲ ۔ ۶ مین لکہا ہے کہ مسیحؑ نے مصلوب ہونے سے بہت دن پیشتر ایک مفلوج کے گناہ بخشدئے تہے اور کہا کہ ابن آدم کو (یعنے مسیحؑ کو) زمین پر گناہ بخش دینے کا اختیار ہے حالانکہ ہنوز قصہ صلیب واقع نہوا تہا

اور لوقاء باب ۷ ۴۸ مین لکہا ہے کہ مسیحؑ نے ایک عورت کے بہی گناہ بخشدئے تہے اور ہنوز قصہ صلیب واقع نہوا تہا

اور متی ۲۰ باب ۵ تمثیل مزدوران انگورستان مین لکہا ہے کہ کیا روا نہین کہ مین اپنے مال مین سے جو چاہون سو کرون انتہے اس تمثیل سے ظاہر ہے کہ مصلوب ہونے سے پیشتر مسیحؑ کو گناہ بخشدینے کا اختیار تہا پہر مصلوبی اور کفارہ کی حاجت کیا تہی اور اس سے یہہ بہی ثابت ہوا کہ خدا قادر مطلق ہے کچہہ کفارہ و مصلوبی

مسیح کے قانون کا وہ پابند نہین بلکہ بغیر اسکے بہی وہ گناہگار ونکو بخشتا ہے اور صلیب پر ایک چور کے گناہ مسیح نے بخشدیے تہے لوقا ۲۳ باب ۴۳ اور ایک زانیہ عورت کو بہی معاف کیا تہا اور اوس سے فرمایا کہ جا اور پہر گناہ نہ کر یوحنا ۸ باب ۱۱ اور ذکّی کو اوسکی نجات کی خبر دی لوقا ۱۹ باب ۹ یوحنا ۲۰ باب ۲۳ مین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے شاگردون سے فرمایا کہ جنکے گناہ تم بخشوگے اونکے گناہ بخشے جاینگے اور یہہ اجازت انجیل یوحنا کے مطابق بعد مصلوبی پہر جی اوٹہہ کر حضرت عیسیٰ نے حواریونکو دی تہی اور متی ۱۶ باب ۹ اسے معلوم ہوتا ہے کہ مصلوبی سے بہت دن پیشتر یہہ اختیار حواریونکو دے دیا تہا پس نہ صرف مسیح کو مصلوبیسے پیشتر گناہ بخشدینی کا اختیار تہا بلکہ حواریونکو بہی یہہ اختیار دیدیا تہا بلکہ بہشت کی کنجی بہی حواریونکے پاس تہی متی ۱۶ باب ۱۹ و ۱۸ باب ۱۸ دوسرے قرنتیونکا ۲ باب ۱۰ اور اب تک رومی پاپا صاحب اسکی بموجب بہشت کی کنجی اپنے پاس رکہتے ہین

پس دیکہیے کہ امین سے کوئی بہی مصلوب نہین ہوا تو بہی گناہونکے بخشنے کا اختیار ملگیا اور یہی سبب تہا کہ پاپاے روم کی طرف سے گناہونکی معافی کی چٹہیان یروسلم پر لڑنیوالون عیسائیونکو اور سیکڑون برسون تک بانٹی گئین

اور نہ صرف حواریون اور اونکے جانشینون بلکہ ہر عیسائی مرد اور عورتکو بہی اپنے گناہگار شوہر یا جورو کو جہنم سے بچالینے کا مرتبہ حاصل ہے اول قرنتیونکا ۷ باب ۱۶ اور نہ صرف مرد عورتکو بچاتا اور عورت مردکو بلکہ ہر ایک شخص اپنی نجات کی آپ ہی تدبیر کرسکتا ہے لوقا ۱۰ باب ۲۵ — ۲۸ اور دیکہو متی ۱۰ باب ۲۲ اور کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہہ و پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۷ سوال ۷۵ کے جواب مین حضرت سموئیل

کی بابت لکہا ہے کہ یرمیاہ نبی کا ۱۵ باب اور ۹۹ زبور ۶ کو دیکہو کہ وہ شفاعت
کے اقتدار کی نسبت موسیٰ کے ساتہہ مشابہ کیا گیا ہے انتہٰی پس حضرت موسیٰ
اور حضرت سموئیل کا شفیع ہونا تو ہی مقام سے ثابت ہے اسکے سوا مصلوبی سے
پیشتر حضرت عیسیٰ نے کتنون ہی کے گناہ بخشے اور اپنے شاگردونکو بہی یہہ اختیار
دیا اور ہر مرد اور عورت کو بہی اپنے شوہر یا جورو کے لئے یہہ اختیار حاصل ہے
پہر ہر شخص آپ ہی اپنی نجات حاصل کر سکتا ہے باوجود ان سب باتونکے
اب حضرت عیسیٰ کی مصلوبی اور کفارہ کی حاجت کیا رہی فقط

سکرمنٹ ۹

قال اللہ تعالیٰ جلشانہ فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی ؀

یعنے اوتار ڈال دونون جوتیان اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اوسکا
طوی ہے سورہ طٰہٰ رکوع ۱ جزو ۱۶ عیسائی لوگ عبادت خانونمین جوتی
پہنے رہتے اور اوسکے لئے اول قرنتیونکے ۱۱ باب ۳ — ۱۶
جو پلوس نے صلاحاً عورتون کے سر ڈہانپنے اور مرد کے سر نہ ڈہانپنے
کی بابت فرمایا جوتی پہنے رہنے کی عیوض جلتے ہین لیکن وہ پلوس کا قول تو صرف
صلاح کے طور پر اور خاصکر عورتونکے لئے ہے اور مردونکا نام اوس جگہہ مثال
کے لئے آیا ہے مفتاح الکتاب صفحہ ۱۷۰ مین قرنتیونکے نام اول خط کے بیان
مین یون لکہا ہے گیارہوین باب سے چودہوین تک اس مضمون کی نصیحت
مندرج ہے کہ عورتونکو خدا کے گہر مین کسطور سے بندگی کرنا چاہئے بعد اسکے
عشاء ربانی کا ذکر ہے انتہٰی اس سے ثابت ہے کہ وہان صرف عورتون ہی کے
لئے نصیحت ہی نہ مردونکے لئے اور چوتہے ایت مین جو مرد کا سر ڈہانپنا بیحرمتی
لکہا ہے اس سے مراد عورتونکی طرح سر و گردن ڈہانپنا نہ یہہ کہ ٹوپی یا پگڑی ہی

کوئی اوتارے رکہتے کیونکہ جو لفظ ڈہانپنے کا مردونکے لئے وہی ڈہانپنے کا لفظ عورتون کے لئے بہی ہے اور چہٹی آیت مین عورتونکے لئے صاف اوڑہنی کا نام موجود ہے اگر پلوس کا مقصد یہہ ہوتا کہ مرد عبادت کیوقت پگڑی اور عمامہ سر سے اوتارین تو ضرور تہا کہ عورتین پگڑی اور عمامہ سر پر باندہین کیونکہ مردونکا عورتونکے مقابل مین بیان مذکور ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جسطرح عورتین اوڑہنی سے سر ڈہانپتی ہین اس طرح مردونکو ڈہانپنا چاہئیے یعنے یہہ جو لکہا ہے کہ مرد کا سر ڈہانپنا بیحرمتی اور عورتونکو سر ڈہانپنا مناسب ہے تو کنعانی خواہ مصری و شامی عورتونکو سوا اوڑہنی کے پگڑی اور عمامہ سے سر ڈہانپتے نہین دیکہا اسلئے چاہئے کہ مرد عورت کیطرح اوڑہنی یا چادر سے سر نہ ڈہانپے اور عورتکو جایز نہین کہ ٹوپی سر پر رکہکر گرجا گہر مین بیٹہے کیونکہ یہہ اوسکے سر کہلے رہنے کے برابر ہے جسکے واسطے انجیل حکم کرتی ہے کہ یہہ اوسکے سر منڈنیکے برابر ہے کیونکہ اگر عورت اوڑہنی نہ اوڑہے تو اوسکی چوٹی ہی کاٹی جاوے پر اگر عورت چوٹی کاٹنے یا سر منڈنے سے بیحرمت ہوتی ہے تو اوڑہنی اوڑہے (اقرنتیونکا ۱۱ باب ۵ و ۶) پس انگلستانی عورتین اگر اپنے ملک کے دستور سے ٹوپی سر پر رکہین تو ہندوستانی عیسائیونکی عورتین چاہئے کہ عمامہ سر پر باندہین لیکن انجیل مین نہ عمامہ نہ ٹوپی بلکہ اوڑہنی اوڑہنے کی تاکید کیا انگلستانی اور کیا ہندوستانی سب عورتون کے لئے ہے اور نہ انجیل مین کہین اسکا ذکر ہے کہ مسیح یا حواریون نے عبادت کے وقت اپنا سر ننگا کیا ہو چونکہ سر انسان کے سب اعضا مین عضو شریف ہے پس جبکہ اور اعضا کی لباس نفیس سے آرایش کیجاتی تو سر کی آرایش اور اعضا کی نسبت زیادہ ضرور ہے اب اگر کوئی کہے کہ عبادت کیوقت سر ننگا کرنا کمال انکسار ہے کہ خدا کے حضور وہی عضو جو زیادہ آراستہ اور شریف تہا ننگا کرنے سے ذلیل اور حقیر کیا گیا تو اسکا وہی جواب ہے جو تیسرے آیت مین پلوس مقدس نے فرمایا کہ ہر ایک مرد کا

سر مسیح ہے پس اوسکے ننگا کرنیوالے وہی لوگ تہے جنہوں نے عیسائی عقیدے کے موجب اسکے کپڑے اوتار کر اوسے صلیب پر کہینچا پس کون ایماندار نچاہیگا کہ حضرت مسیح کی شرافت نسمجہے اور اوسکی زیادہ زیب و زینت نکرے مگر وہی ایسا نکریگا جو حضرت عیسے کا مخالف ہو۔

بادشاہون اور امیرونکو جو ایک نشان جیسے جیغہ یا کلغی وغیرہ سر پر رکہنا لازم ہوتا ہے اگر سر کہلا رکہنا گڑی کہڑی عزت کے مقامونمین ضرور ہوتا تو یہہ سب نشان جو سر مین لگانے کے لئے تجویز کی جاتے اور ہرگز سر پر نہ لگاتے چونکہ جوتی صرف راہ مین پاونکے حفاظت کے لئے ہے اسلئے ضرور نہین کہ فرش پر بہی اوسے پہنین اور پگڑی سر کی زینت کے لئے ہے اسلئے مناسب نہین کہ جماعت کے آگے اوسے اوتار رکہین اسکے سوا یہہ بہی ظاہر ہے کہ کسی پاک جگہہ مین جاتے وقت وہی چیز اپنے پاس سے دور کیجاتی ہے جو ناپاک ہو پس اگر تمیز کرین تو تمام لباس مین صرف جوتی کو ناپاک کہہ سکتے ہین اس سبب سے کہ صرف یہی گندہ اور ناپاک راہونمین جاتی ہے اور جب اسکا گرجا گہر بلکہ پلپٹ یعنے ممبر تک پاونمین جانا جائز ہوا تو پگڑی یا ٹوپی مین کیا ناپاکی ہہری ہے کہ دروازہ کے اندر تک سر پر نجائے اور خدا نے حضرت ہارون کے لباس نبائی کے لئے جب عمامہ اور جیغہ وغیرہ سب بتایا تب جوتی کا حکم نہین دیا تہا چنانچہ کاہن بے عمامہ کے ہیکل مین اپنے کام پر جا نہین سکتا تہا اور جب خدا نے حضرت موسیٰ سے (خروج ۳ باب ۵) اور فرشتے نے حضرت یشوع سے (یشوع ۵ باب ۱۵ اعمال ۷ باب ۳۳) جوتی اوتارنیکو حکم کیا تب یہہ نہین کہا کہ سر بہی ننگا کرو اور اسکے سوا پلوس نے یہہ نہین کہا کہ سر ننگا کرو اور جوتی پہنے رہو اور جو کچہہ پلوس نے کہا ہے اوسکا ماننا دو سبب سے ضرور نہین اول یہہ کہ وہ صرف صلاح کے طور پر ہے نہ

یہہ کر بیمار کے طور پر وہ ہے یہہ کہ یعقوب ۵ باب ۱۴ مین بیمار پر تیل ڈالنی دعا مانگنے
کے لئے جو لکہا ہے اوسکی بابت مارٹین لوتہر نے کتاب کی جلد دوم مین لکہتے ہین کہ
گو یہہ نامہ یعقوب کا ہو لیکن مین جواب دیتا ہون کہ حواری کو نہین پہنچتا کہ اپنی طرف سے
حکم شرعی بنا وے یہہ منصب مسیح کا تہا

پس جبکہ یعقوب کا حکم ماننا عیسائیونکو جائز نہین تو پلوس کے یہہ صلاح ماننا جو کہ حکم
کیطور پر بہی نہین ہے کیونکر جائز ہوا کیونکہ پلوس تو حواری بہی نہ تہے اور یعقوب
ہی نے پلوس کو خادم دین بنایا تہا گلتیونکا ۲ باب ۹ اور دیکہو ہندی تواریخ
کلیسا صفحہ ۱۴ واٹسن صاحب کی چوتہی جلد مین رسالہ الہام کے اندر جوڈاکٹر بنسن کے
پارافریز یعنے تفسیر سے لکہا ہے یہہ بات لکہی ہے کہ حواری لوگ جب وے دینکی
بات بولتے یا لکہتے تہے تو وہ خزانہ الہام سے جو اونکو حاصل تہا اونہین درست کرتا
تہا لیکن وے انسان اور ذوی العقول تہے اور اونہین الہام بہی ہوتا تہا اور
جسطرح اور آدمی معاملات مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین ویسا ہی وہ
بہی عام معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تہے انتہا ہارنصاحب اپنے انٹروڈکشن مطبوعہ
لندن ۱۸۲۵ء جلد ا صفحہ ۱۲۵ مین سینٹ اگس ٹین صاحب کا قول نقل فرماتے
مین کہ جن شخصونپر روح القدس مذہب کی باتین الہام سے پہونچاتے تہے وہی شخص
بعض اوقات مثل دیانت دار مورخونکے (یعنے بغیر الہام) بہی لکہا کرتے تہے اور
بعض اوقات الہام کی تاثیر مین ہوکر پیغمبرونکی مانند لکہتے تہے اور وہ تحریرین ایک
دوسرے سے اسقدر اختلاف رکہتے ہین کہ اونمین سے ایک قسم اون لوگون
کیطرف اسطرح منسوب کیجاتی ہے کہ گویا اونہون نے اسکو بطور مصنف کے
تصنیف کیا ہے اور دوسری قسم خدا پر منسوب کیجاتی ہے کہ گویا خدا اونکے ذریعہ
سے کلام کرتا ہے اونمین سے اول قسم کی تحریرین ہمارے علم کے بڑہانے کے

کام آتے ہین اور دوسری قسم کے تحریرین مذہب کی سد کیواسطے اُٹہتے اور
تفسیر ہنری و اسکاٹ کی اخیر جلد مین ہے کہ ضرور نہین کہ ہر لکہا پیغمبر کا الہامی ہو
یا قانونی اُٹہتے اب سمجہنا چاہئے کہ یہہ پلوس کی صلاح ہے اور جوتی اوتارنا خدا
کا حکم ہے یہہ کلیسیا کیطرف اشارہ ہے اور وہ موسیٰ اور یشوع کو حکم ہے پس
جبکہ نبیونکو پاک جگہہ مین داخل ہوتے وقت جوتی اوتارنا فرض ہوا تو اور لوگ
اس فرض سے کیونکر معاف رہ سکتے ہین مگر وہی کہ جو اپنا رتبہ حضرت موسیٰ اور
حضرت یشوع بلکہ تمام مقدسونسے زیادہ سمجہین یہہ پلوس کے اس سب مصلحت کی بموجب
مرد کا چوٹی رکہنا یا سر ڈہانپنا انسان کے نزدیک صرف بیحرمتی ہے کچہہ گناہ نہین اور
حکم الٰہی کے بموجب جوتی پہنے رہنا خدا اور انسان کے نزدیک خلاف ادب اور
خدا کا حکم ٹالنا سراسر گناہ ہے کیونکہ جوتی اوتارنی اور عمامہ باندہنے کا دستور ہمیشہ
کے لئے خدا ہی کا مقرر کیا ہوا ہے خروج ۸ ۲ باب ۳۴ چونکہ عورت کو پاؤن
کی جوتی سے اکثر مناسبت ہے اور عیسائی لوگ عورت کو سر کا تاج سمجہتے ہین اس
سبب سے جوتی اُتارنی کی عادت نہین رکہتے

تجربہ سے ظاہر ہے کہ خواب مین نئے جوتی پہنا عورت ملنے کا نشان ہے اور خواب
مین جوتی اوتارنا اسکے برخلاف ہے اور توریت مین بہی جورو کو جوتی سے مناسبت
دی گئی ہے دیکہو استثنا ۵ ۲ باب ۹ روت ۴ باب ۷ و ۸

چونکہ جوتی ہر طرح گندگی اور نجاست سے راہ وغیرہ مین آلودہ ہوتی ہے جسطرح
عورت ہر ایک مرد کے لئے ناپاکی اور گندگی کا سبب ہے اور پگڑی یا ٹوپی جو کہ سر کے
زینت اور شرف ہے اسلئے ماں باپ کو بسبب کمال بزرگی کے سر کا تاج یا تاج
شرف سمجہتے ہین (امثال ۱ باب ۹) مگر عیسائی لوگ جو ٹوپی اوتار ڈالتے
او جوتی پہنے رہتے ہین یہہ انجیلی تعلیم پر عمل کرتے ہین کہ مرد اپنے ماں باپ کو

چہوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا (متی ۱۹ باب ۵ مرقس ۱۰ باب ۷) اور جسطرح
جوتی کو راہ کی گندگی سمیت گرجا گہر مین پہنے رہتے اسیطرح عورت کی ناپاکی اور گندگی
سمیت بنتے جنب اور حایض گرجا گہر مین بیٹہتے ہین کاش کہ یہہ لوگ پگڑی اور
ٹوپی کی جوتی سے کے برابر عزت سمجہتے کہ اوتاری تو بجا تہی افسوس کہ یہہ ٹوپی اور گو
یہہ جوتی تو گرجا گہر مین جائے اور سفید دہوے پگڑی کا وہان گزر نہو یہہ زمانہ کا
انقلاب ہے اس اولٹی سمجہہ کا کون انصاف کرے

لطیفہ

چونکہ عابد لوگ از روے عقیدت گرجا گہر مین سر کے بل جاتے ہین اسلئے گمان ہے
کہ پگڑی اور ٹوپی راہ کی گندگی مین آلودہ ہو اور جوتی بمنزلہ پگڑی کے پاک ہے
اس سبب سے پگڑی اوتارتے اور جوتی پہنے رہتے ہین اور جب بازار مین
پادریا جب کتاب سناتے ہین تو کبہی اونہین سر کہولے ہوئے نہین دیکہا اگرچہ
انجیل کہلی ہوئی اونکے ہات مین ہوتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ اون اینٹ
پتہرونکی بنے گرجا گہر بنا انجیل سے زیادہ عزت ہے کہ وہان اکرادب کیواسطے
سر کہولنا ضرور ہوتا ہے لیکن اصل حال یہہ ہے کہ اہل انگلستان مین برف کی شدت
کے سبب جوتی پہنے رہتے اور ادب کے مقامونمین سر کہولنے کا دستور ہے گویا
پانونکی خدمت سر سے لی گئی چونکہ اہل انگلستان مین کنٹ کا بادشاہ ازبل برٹ
اپنی ملکہ برتا کی سعی سے عیسائی ہو گیا تہا اور بادشاہون مین سب سے پہلے
یہہ دین اسنے اختیار کیا تہا اسلئے دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سرشتہ تعلیم
پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۳۱ غالبا اسیوجہہ سے
انہین عورتکو دنیا و دینکا حاصل جانتے اور جوتی کو جس سے عورت مشابہہ کی
گئی ہے عزیز رکہتے ہین اور یہہ دستور ان مین اسقدر قدیم ہے کہ پلوس کا

خط ہی قرنتیونکو نہ لکہا گیا ہوگا یعنی اہل یورپ نے یہہ دستور اول قرنتیونکا ۱۱ باب ۳ – ۱۶ پڑہ کر نہین سیکہا ہی بلکہ جسوقت یہہ خط قرنتیونکو لکہا گیا ہوا وس سے پیشتر یہہ دستور اہل یورپ مین جاری تہا اور عیسائی دین اختیار کرکے انجیل اور اس خط کو پڑہنا تو ایکرت دراز کے بعد انمین رایج ہوا ہے پس کون کہہ سکتا ہے کہ یہہ عبارت سر کہولنے کی بابت اون عیسائیون نے بعنیں سر کہولنے کا قدیم دستور ہے قرنتیونکے اس خط مین نہین داخل کی کیونکہ اسکے وہی سبب ہوسکتے ہین یا قرنتیونکے خط کی تعلیم نے اہل یورپ مین سرایت کی ہے اور جبکہ یہہ ثابت نہین ہے کیونکہ اوس خط کے آغاز تحریر سے پیشتر وہ اس دستور کے پابند تہے تو ثابت ہوا کہ خود اونہین کے عادات نے قرنتیونکے خط مین تصرف کیا ہے کما لا یخفے اور دوسری دلیل اس بات کے لئے کہ اہل انگلستان مین سر کہولنے اور جوتی پہنے رہنے کا قدیم دستور ہے یہہ ہی کہ اب ہی بعض اہل یورپ جو کہ عیسائی نہین ہین تو ہی اس دستور کے پابند ہین پس اگر انجیلی تعلیم سے یہہ دستور اونمین رایج ہوا ہوتا تو سوا عیسائیونکے ادن لوگونکو جو عیسائی دین اور انجیل سے بیگانہ ہین اس دستور پر چلنے کا کیا سبب ہے پس ظاہر ہے کہ انجیلی تعلیم کے سبب نہین بلکہ قدیم سے اونمین یہہ دستور جاری ہے

اب اگر کوئی کہے کہ جوتی اوتارنیکا دستور ہی تمام ملکون مین نہایت قدیم زمانہ سے رایج ہے پس توریت مین یہہ تعلیم از قبیل تصرفات عادات خلایق ہوگی تو اسکا جواب یہہ ہے کہ کوئی عیسائی اور یہودی اور مسلمان تو ایسی لایعنی بحث نہین کرسکتا کیونکہ ان تینون خدا پرست قومونکا یہہ خاص دینی ادب ہے لیکن بیگانونمین ہی جو یہہ دستور قدیم سے جاری ہے پس کہہ سکتے ہین کہ خداپرستونکا

بہی یہہ نہایت قدیم دستور ہے کچہہ یگانوں کے لئے اسمین خصوصیت نہین ہے یعنے ثابت نہین ہے کہ حضرت ابراہیم اور اونسے پیشتر کے زمانہ مین یہہ دستور جاری نہو پس اوسکے مطابق خدانے حضرت موسیٰ کو آگاہ کیا کہ اپنی جوتی اوتار اور اسمین اعتراض کی گنجایش کیا ہے لیکن سر کہولنا توصرف اہل یورپ کا قدیم دستور ہے نہ یہہ کہ دنیا کے تمام لوگون اور انبیاء سلف کا پس اوسکا شمول انجیلی تعلیم مین باوجودیکہ جوتی اوتارنیکا دستور خدا پرستونمین موجود ہے سر کہولنے کا دستور جاری کرنیکے لئے صرف انگلستانی عیسائیونکا تصرف ثابت کرتا ہے کیونکہ جسطرح اہل دنیا کے قدیم دستور ادب کے بموجب خدانے حضرت موسیٰ سے جوتی اوتارنیکو فرمایا یہہ ہرگز ثابت نہین ہے کہ اسیطرح پلوس رسول نے صرف انگلستان کے قدیم دستور کے بموجب تمام اہل دنیا کو سر کہولنے کی اجازت دی ہو یہہ تو نہایت محال عقل اور خلاف نقل ہے اور جب ثابت ہوا کہ یہہ پلوس کی عبارت نہین ہے تو یقینا اسکے الحاق کی یہہ کامل دلیل ہے ناظرین ذرا غور فرمائین تو ساری کیفیت کہل سکتی ہے

اور یوسی بیوس اپنی تاریخ کی چہٹی کتاب کے پچیسوین باب مین نقل کرتا ہے کہ اریجن نے پانچوین جلد شرح انجیل یوحنا مین لکہا ہے کہ پلوس نے تمام گرجونکو کچہہ لکہکر نہین بہیجا مگر بعضکو جو لکہا تو یہی دو چار سطر عبارت انتہے

تفسیر اعمال مصنفہ پادری ہگس صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ء مقدمہ کتاب صفحہ ۷ مین لکہا ہے کہ اعمال ۱۳ باب سے ۲۸ باب تک پلوس رسول کے سب احوال و اعمال کی خبر ہے لیکن وہ سب حال جو پلوس کے خطونمین مندرج ہے (بلکہ اون خطونکے لکہنے ہی کا ذکر) کتاب اعمال سے ثابت نہین ہے انتہے ان سب دلیلون سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس مضمونکا جو اول قرنتہیکے ۱۱

۳ — ۱۶ امین مرد کے سر کہولنے اور عورتونکے سر ڈہانپنے کی بابت لکہا ہے کچہہ اعتبار نہین فقط

سکرمنٹ ۱۰

عیسائی یہہ بہی مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین کہ پیغمبر اسلام نے بتون کی تعریف کی تہی یعنے سورہ نجم مین افرأیتم اللّٰت والعزّیٰ الخ کے بعد تلک الغرانیق العلیٰ فرمایا دیکہو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۸۷ء صفحہ ۱۰ و ۱۸ کتاب مظہر العجائب تفسیر سورہ فاتحہ مطبوعہ ۱۲۸۴ ہجری صفحہ ۲۶ و ۲۷ مین ہے یہہ جو مشہور ہے کہ استعاذے کا حکم اوسوقت آیا کہ جب حضرت صلعم نے سورہ نجم کو تلاوت فرمایا اور آیہ افرأیتم اللّٰت والعزّیٰ ومناۃ الثالثۃ الاخریٰ تک پہنچی القائے شیطان سے تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجیٰ زبان ہدایت ترجمان سے نکل پڑا — کبیر اور دیگر تفاسیر اور کتب معتبرہ تذکیر سے بخوبی معلوم ہے کہ یہہ قصہ سراسر باطل اور موضوع ہے اور اہل وضع کا مصنوع پیغمبر کی شان وما ینطق عن الھویٰ ہے — اکبر مین ببانگ بلند پکار رہا ہے کہ پیغمبر ونکی طرف ان باتونکی نسبت عین کفر ہے اور صاحب اصرار منجملہ کفار و قاضی عیاض نے اس قصّے کو ایسا مہمل اور بےاصل ٹہرایا کہ من بعد کسیکو تصحیح کی مجال باقی نہین خلاصہ اوسکا منحصر ہے دو امر مین ایک یہہ کہ یہہ قصہ من اصلہ غلط ہے بطریق نقل سے ثابت نہ بجہت عقل سے متحقق اوّل اسواسطے کہ بعض مورخین اور متلففین کے سوا کسی اہل صحت نے اسکو اخراج نہین کیا بلکہ ابوبکر بزار نے فرمایا کہ

هذا الحديث لا نعرفه يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم باسناد متصل وانما يعرف عن الكلبي عن ابي صالح والكلبي ممن لا يجوز الرواية عنه ولا ذكره لقوة ضعفه وشدة كذبه

یعنے مین نہین جانتا کہ یہہ حدیث پیغمبر خدا سے باسناد متصل روایت کی گئی ہان

مشہور ہے کہ اس حدیث کو لوگون نے کلبی سے روایت کی اور کلبی نے ابی صالح سے اور کلبی اون سے بے اعتبارون مین داخل ہے کہ جسسے روایت کرنی جایز نہین اور نہ اوسکا ذکر کرنا درست ہے کیونکہ اوسکا ضعف اور دروغ نہایت قوی اور شدید ہے اور ثانی اسواسطے کہ یہہ مسئلہ مجمع علیہا ہے کہ پیغمبر معلوم ہے اور معصوم ان اقسام کے رذائل سب نشان سے محفوظ اور برکران ہوتا ہے — شفاے قاضی عیاض مین کلبی کا ضعف اور عدم وثوق مجملاً معلوم ہوا اگر مفصلاً دریافت کرنا چاہے گوش فرمائی قاضی ابن خلکان اوسکے حال بد آل مین فرماتے مین کہ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ سَبَا الَّذِیْ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ عَلِيًّا لَمْ يَمُتْ وَاِنَّهٗ يَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا یعنے کلبی عبداللہ ابن سبا یہودی صنعانی کے یارونمین سے تہا اور یہہ ابن سبا یہودی وہ ہے کہ کہتا تہا کہ حضرت علیؑ نے وفات نہین پائی پہر دنیا مین تشریف لاینگے انتہے تہذیب الاخلاق جلد ۳ نمبر ۲۱ مطبوعہ ۱۵ ذالحجہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری صفحہ ۲۰۱ — ۲۰۳ مین لکہا ہے مضمون نمبر ۱۰۲ مصنفہ مہدی علیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر روایت تلک الغرانیق العلے یہہ روایت منقول ہے ابن جریر مفسر اور قتادہ اور مقاتل اور زہری اور کلبی سے اور منجملہ ان روایتون کے ایک حدیث مرفوع ہے جو سعید ابن جبیر نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے اور باقی روایت کلبی کی بن صالح سے اور روایت ابن شہاب کی ابوبکر بن عبدالرحمن سے غیر مرفوع ہین اور جسطرح پر یہہ قصہ بیان کیا جاتا ہے اوسکا حاصل یہہ ہے کہ ایکمرتبہ پیغمبر خدا صلعم کافران قریش کے سامنے سورۂ والنجم پڑہ رہے تہے جب اس آیت پر پہونچے کہ اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى تو آپنے پہر پڑہا کہ تلک الغرانیق العلٰے وان شفاعتہن لترتجے یہہ سنکر

کافر ... [illegible]

قایل ہو گئے اور بعد ختم ہونے سورہ کے جب آنحضرتؐ نے سجدہ کیا تو کافران کہہ بہی سجدہ مین شریک ہوئے

یہہ قصہ اور یہہ روایت محض بے اصل اور غلط اور یہہ حدیث بالکل موضوع ہے اور جنہون نے اسے نقل کیا ہے اونکو دہوکا ہو گیا اور بطلان اسکا عقلاً و نقلاً و اعتقاداً ثابت ہے

عقلاً بطلان اسکا ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا صلعم بتونکی برائیان اور اونکی عبادت کرنی اور شفاعت پر اعتقاد رکہنے کو کفر و شرک فرماتے رہے اور ابتدا سے بعثت سے آخر تک اس وعظ پر ثابت قدم رہے کفار مکہ نے اسیوجہہ سے طرح طرح کی تکلیف دی تو کیونکر قیاس مین آسکتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی زبان سے ایسا کلمہ نکلا ہو پہر یہہ کلمات ایسے بے ربط و بے ضبط ہین کہ اول کو آخر سے کچہہ نسبت نہین اور پیغمبر خدا صلعم کی فصاحت و بلاغت مسلم تہی تو کیونکر خیال مین آسکتا ہے کہ ایک فقرہ بیچ مین ایسے کلام کے حضرت نے فرمایا ہو جسکو کچہہ بہی مقام اور موقع سے مناسبت نہو

نقلاً اسکی موضوعیت ظاہر ہے دو طرح سے اول نفس روایت مین اسقدر اختلاف ہے کہ وہ اختلاف ہی اوسکی موضوعیت پر شاہد ہے کوئی کہتا ہے کہ آنحضرت نے ان شفاعتہا لترتجی فرمایا کوئی کہتا ہے کہ لاترتضی ارشاد کیا کوئی کہتا ہے کہ انہا لغرانقۃ العلی تلک الشفاعۃ ترتجی فرمایا کوئی کہتا ہے کہ انہا لمع الغرانیق العلی زبان مبارک سے نکلا پہر کوئی نادان کہتا ہے کہ شیطان نے آنحضرت کی زبان سے یہہ لفظ پڑہ دئے کوئی کہتا ہے کہ شیطان نے لوگون کے کانون مین آواز ایسی کہدی کہ اونہون نے جانا کہ حضرت فرماتے ہین اور حضرت کو خبر نہوئی جبتک کہ جبرئیل امین آئے اور اونہون نے اس

واقعہ کی خبر دی ہو منہ ہے اس روایت کا سلسلہ منقطع ہے اور رواۃ مشتبہ اور جہوٹے ہین کلبی ایک جہوٹہا ساری دنیا کا ہے گو وہ مفسر ہوا ور گرچند جہلا نے اسکی تفسیر کو عمدہ تفاسیر سمجہا ہو مگر محققین نے اسکو کذاب اور ضعیف لکہا ہے جیسا کہ ابو بکر بزار نے کہا ہے کہ اما احادیث الکلبی فما لا یجوز الروایۃ عنہ لبقوۃ ضعفہ وکذبہ اور باقی رواتیون کے سلسلے منقطع ہین کوئی متصل نہین اور وہ حدیث جسمین روایت شعبہ سے ہے وہ معنعن ہے کما روی شعبۃ عن ابی بصیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس اور اوسکی نسبت قاضی عیاض نے لکہا ہے کہ ولم یسندہ عن شعبۃ الا امیۃ بن خالد وغیرہ یرسلہ عن سعید ابن جبیر اور یہہ واقعہ عبد اللہ بن عباس کی پیدایش یا ہوش سے پہلے کا ہے اور اونہون نے راوی کا نام نہین بتایا مگر حقیقت مین یہہ تہمت ہے عبد اللہ بن عباس پر اور یہہ امر تحقیقات سے ظاہر ہے کہ سلسلے سوایت عبد اللہ بن عباس کے اکثر جہوٹے اور غلط اور موضوع ہین کیونکہ لوگون نے اونپر بہت سی تہمتین کی ہین اکثر تفسیرون کی غلط روایتونکو اونسے منسوب کیا ہے کہ اسے ہم تفسیر کے مضمون مین بخوبی ثابت کرچکے ہین الخ

تفسیر مظہر العجائب صفحہ ۲۰۶ مین ہے سیدی صاحب رغائب القرآن مین جو طمطراق بیان فرماتے اور تیز زبانیون سے اپنی اصالت جتاتی مین کہ اہلسنت پیغمبر کی نسبت شیطانکا تسلط اور اوثان کی مدح جائز رکہتے ہین تا شائب بکر یہہ و عمر یہہ نہان ہون انتہے اور اوسی تفسیر کے صفحہ ۲۰۷ مین ہے کہ غرانیق کے قصے کے منع شیعہ مین رسالہ الکتائب فی ردیۃ الشعائب کیا نظر فقیہ منظر سے نہین گذرا کہ جب کنہونے نور الدین سے اشارہ مین استشارہ چاہا اوسنے بتاکید اکید وصیت و تہدید کی کہ اس مقدمہ مین جہر ہاتہ نیکیجے شر و بیاد ستان ندیجے کہ فقل ۱۲، شاذان

جو سرمایۂ افتخار شیعان ہے خود اُس قصّے کی تصحیح کر گیا تہے اور مجمع البحرین مین لفظ غرانیق کے بیان مین بہی اس حکایت کی نسبت طرف اہل تشیع کے ثابت ہوتی ہے

اب مین کہتا ہون کہ اگر حضرت صلعم نے ایسا فرمایا بہی ہوتا تو یہہ بات اوس سے زیادہ نہین ہے جو پلوس رسول نے باوجود اس دعوے کے کہ مین اپنے تئین سب سے بڑے رسولون سے کچہہ کم نہین سمجہتا (۲ قرنتیونکا ١١ باب ٥) فرمایا کہ مین بے شریعت والون مین بے شریعت سا بنا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲١) اور حضرت ہارونؑ نے بچہڑا بنایا (خروج ۳۲ باب ۴) اور حضرت موسیٰؑ نے دو کروبی بنائے (خروج ۲٥ باب ۲٠) اور حضرت سلیمانؑ نے بتون کے آگے قربانی گذرانی (اول سلاطین ١١ باب ۷ و ۸) اور حضرت نحمیاہؑ بت پرست بادشاہ کے ساقی ہوئے (نحمیاہ ۲ باب ١) اور حضرت یعقوبؑ نے پتہر کہڑا کر کے اوسپر تیل ڈالا (پیدایش ۲۸ باب ١٨) دوسرے اگر حضرتؐ نے ایسا فرمایا ہوتا تو اور مسلمان جو سچے تہے جیسے حضرت عمر (اعجاز قران صفحہ ۲٠۲) اور جو صلح نامہ حدیبیہ مین سے لفظ رسول اللہ کاٹ ڈالا جانے پر کمال برہم ہوئے تہے (تاریخ محمدی صفحہ ١٧٧) بتونکی تعریف حضرت صلعم کی زبان سے سنکر کبہی چپ نرہتے تیسرے عرب کے بت پرستون نے کبہی یہہ الزام حضرتؐ کو نہین دیا اگر حضرتؐ نے ایسا فرمایا ہوتا تو کفار مکہ ہمیشہ یہ طعنہ دیے بغیر نرہتے چوتہے ولیم میور صاحب فرماتے ہین کہ اسمین شک لانا ضرور نہین کہ محمد صاحب کو اپنی نبوت کی پیشین گوئی کا کتب سابق مین ہونا دل سے متیقن تہا (شہادت قرانی صفحہ ۲٠) پس باوجود یقین نبوت حضرتؐ بتون کی تعریف کبہی نہین کر سکتے تہے پانچوین معلم اپر نگر صاحب کا قول ہے کہ اہل یہود اور عیسائیونکے اقوال سے وا جبی رائے بابت خدا کے ملک عرب مین پہیل گئے (ہندوستانی جو انکو خط

صفحہ ۲۰۷) مطلب یہہ کہ یہود و نصارے کے افراط و تفریط عقاید مین اسلام کے سبب واجبی راے خدا کی بابت ملک عرب مین شایع ہوئی پس اگر حضرت نے بتونکی تعریف کی ہوتی تو واجبی راے خدا کی بابت کہان ہوئی چنانچہ یہہ روایت تلک الغرانیق العلی کی ایسی ہے کہ شیعون نے سنیونکو اور سنیون نے شیعون کو اس بہتانکا الزام دیا ہے اور کسی ایک مذہب والے نے اپنی طرف اسے منسوب نہین کیا ہے جیسا کہ مظہر العجائب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ مین بیچ القرآن اور رسالۃ المکاتیب فی سعیۃ الثعالیب والغرائیب کے حوالہ سے مرقوم ہے اس سے ثابت ہے کہ کسی مذہب مین یہہ روایت معتبر نہین سمجھی گئی ہے تاہم اگر حضرت صلعم نے لات و عزے و منات بتونکی تعریف کی ہوتی تو بہی نصارے کو اس الزام کے ثابت کرنیکا منصب نہ تہا کیونکہ آپہین کچہہ عقیدہ تثلیث سے تجاوز نہین ہوا اگرچہ تعین اشخاص مین اختلاف ہے مگر نفس تعداد تثلیث مین کچہہ کلام نہین ہے اور یہہ صرف ایک لطیفہ ہے اور اصل یہہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس مقام پر اعتراض نصارے کی رعایت بہی کرے تو بہی کہیگا کہ حضرت صلعم نے کفار سے بطریق استعجاب یا معارضہ فرمایا ہوگا کہ یہہ نادان قریش ان بتون سے توقع شفاعت رکہتے ہین یعنی یہہ امر نہایت عجیب ہے اور شیطان کا نبی کی بات مین بات ملا دینا اس مقام سے کچہہ علاقہ نہین رکہتا ہے اور اگر علاقہ ہو تو یہی ہوگا کہ اس آیت کو نبی کی طرف منسوب کرنا یا اسکا مطلب بطور اثبات سمجہنا از طریق معارضہ یا استعجاب خیال نکرنا یہی نبی کی بات مین شیطان کی بات کو ملانا ہے یعنے اوسکے اصل معانی کو بدلکر شیطان نے خیالات اوسمین داخل کرنا فقط

کلیسا - ۶

کہ جسمین چار سکرمنٹ ہین اور ایک منادی

سکرمنٹ - ۱

یَاأَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۞ سورہ نسا آیت ۱۶۹

یعنے اسے کتاب والو زیادتی نکرو اپنے دین مین اور مت کہو اللہ کے باب مین مگر حق عیسیٰ مسیح مریم کا بیٹا اور اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا کلمہ جسے ڈالا مریم کیطرف اور روح اوسکی یہان سے بس خدا پر اور اوسکے رسولون پر ایمان لاؤ اور مت کہو تین (یعنی تثلیث) باز رہو بہتر ہوگا تمہارے واسطے کیونکہ اللہ ایک ہی معبود ہے اور اس سے برتر ہے کہ اوسکے اولاد ہو۔ اوسیکا ہے جو کچھہ آسمان و زمین پر ہے اور اللہ کافی ہے حافظ انتہیٰ از شہادت قرآنی فصل ۱۰۴ صفحہ ۱۵۳ - قطعہ

اہل تثلیث سمجھہ جائین یہ یکتائی میری
دے حیات ابدی کہہ کر گویائی میری

خضر ہو جائے لقا اکو مسیحائی میری
میرے ہونٹوں سے اُٹھے موج یم آبحیات

عیسائی علما اسبات کے معتقد ہین کہ خدا کی ذات واحد تین اقنوم کے ساتھہ مشتمل ہے یعنے وجود اور حیات اور علم کہ باپ اور بیٹا اور روح القدس جس ہر ایک - اگرچہ توریت اور انجیل مین کسی جگہہ لفظ تثلیث موجود نہین ہے اور نہ حضرت عیسیٰ نے یا کسی حواری نے کسی ایک عیسائی کو بھی یہ تعلیم دی کہ تثلیث کا عقیدہ رکھو -

چنانچہ میزان الحق چھاپہ مرزا پور ۱۸۴۳ء باب ۲ فصل ۴ صفحہ ۱۴۶ مین لکھا ہے کہ مسیحیون کے اعتقاد مین اس عمدہ مطلب کو تثلیث یا ثالث واحد کہتے ہین اور اگرچہ یہ لفظ بعینہ انجیل مین نہین پائے جاتے مگر انجیل کی اس عمدہ تعلیم کا عادت کیموافق ایسا نام ہوا ہے انتہی - لیکن عہد نامہ جدید مین . تین مقام ہین کہ جہان لفظ تثلیث تو نہین مگر باپ اور بیٹا اور روح القدس مذکور ہے یعنی متی ۲۸ باب ۱۹- اور ۲ قرنتیون کا ۱۳ باب ۱۴ مین دعا کے طور پر اور اول یوحنا ۵ باب ۷ مین صاف صاف مگر اس صاف صاف کے الحاق ہونے کی معتبر اور مقبول علماء عیسائی مقر ہین جیسا کہ پادری فانڈر صاحب کا قول کلیسا ۴ سکرمنٹ ۴ مین بیان کر چکا ہون-

وہ ایک تاریخ مین جو لائیبریری یوسفل نالج کرکے موسوم ہے - اور علماء کمیٹی کیطرف سے تالیف - اور لندن مین ۱۸۴۳ء کو بحکم کمیٹی چھپی مرقوم ہے کہ اسحاق نیوٹن نے ایک رسالہ پچاس صفحہ کا لکھا اور اسمین دو فقرون نامہ یوحنا اور پلوس سے در باب مسئلہ تثلیث کے بحث تحقیق کی ہے - اور نیوٹن صاحب خیال کرتے ہین کہ کاتبون نے انہین تبدیلی کی ہے انتہی - اِس سے اِن دونون آیتون تثلیث کر یعنے یوحنا ۵ باب ۸ اور ۲ قرنتیون کا ۱۳ باب ۱۴ کا الحاق ثابت ہے - اب فکر اسبات کی ہے کہ عیسائی عقیدے کے موافق اگر حضرت عیسیٰ خدا کا بیٹا اور دوسرا اقنوم اقانیم ثلاثہ مین سے ہے تو تیسرے اقنوم کا بھی جو کہ روح القدس انجیل مین مندرج ہے ہونا محال عقل ہوگا مگر دوسرا ہی اقنوم ثابت نہوا تو تیسرے تک کیونکر نوبت پہونچے گی - اسکے لئے ایک عقلی دلیل یہ ہے کہ اگر ہر واحد کو اقانیم ثلاثہ مین سے ہر طرحکے کاموں کی قدرت ہے تو تعین تعداد ثلاثہ اور تخصیص، تثلیث کی ضرورت نہین رہی اور اگر ہر اقنوم کو اقانیم ثلاثہ سے بطرز خاص جدا جدا کام کی قدرت ہے تو نقص عظیم اقانیم ثلاثہ کے ہر واحد کی شان و قدرت مین لازم آتا ہے کہ ایک کا کام دوسرا نہین کر سکتا تھا تب ذات واحد

خدا میں تثلیث کا تعین لازم ہوا اور یہہ بات قادر مطلق کی شان کے برخلاف ہے۔
اور عیسائی اگرچہ اپنے کو خدائے واحد کا پرستار کہتے ہین تو بہی یہہ نہین سمجہتے کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ذات کی وحدانیت باوجود تین اقنوم کے معدوم نہو۔ اُسکے جواب مین عیسائی علما کہتے ہین کہ خدا نے اِسلئے اِس بہید کو ہم سے چہپا رکہا کہ انسان کی عقل اُسکے سمجہنے سے قاصر ہے (مفتاح الاسرار چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۰ء طبع ثانی صفحہ ۴۵) لیکن یہہ اونکی دوسری نادانی ہے کیونکہ خدا جب اوس بہید کو انسان پر ظاہر کرتا تو کیا وہ اوسکے سمجہنے کے لائق عقل ہی نہین عنایت کر سکتا تہا اپنی وحدانیت کو سطرح اوس نے تمام عالم کے ذہن نشین کر دیا۔ اسیطرح تثلیث سے بہی حضرت ابراہیم اور حضرت نوحؑ اور حضرت موسیٰؑ اور سب انبیاء علیہم السلام کو آگاہ کر سکتا تہا۔ پہر عیسائی کہتے ہین کہ بے روح القدس کی تائید کوئی اس عقیدہ کو تسلیم نہین کر سکتا۔ (اول قرنتیو نکا ۱۲ باب ۳) اور یہہ تیسری نادانی وہ اپنی ظاہر کرتے ہین۔ کیونکہ تمام عیسائیون سے جو کہ ہمیشہ روح القدس پانیکا دعویٰ کرتے ہین کسی نے بہی کب تثلیث کا مفصل بیان کر پایا ہے۔ دیکہو میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۱۰۹۔

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۱ مین ہے کہ دُنیا کے شروع ہی مین قربانی گزراننا ظہور مین آیا اور چار ہزار برس تک یہہ رسم خدا کی عبادت مین نہایت بڑی بات تہی مگر ایک راز کے طور پر تہی۔ اور جبتک کہ کلوری پہاڑ پر وہ صاف و روشن ظاہر نہوئی تب تک اُسکا مطلب بخوبی سمجہہ مین نہین آیا انتہی۔ اس سے ظاہر ہے کہ دُنیا کے شروع سے حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ تک کوئی بہی عرفان مین کامل نہتہا۔ حالانکہ آپہی پادری صاحب دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۱۱۰ مین فرماتے ہین کہ خدا نے موسیٰؑ کے وسیلہ سے اپنے ارادہ کو انجام تک پہنچایا انتہی۔ پس جب تثلیث اور کفّارہ کا راز مخفی رہا تو خدا کا ارادہ انجام تک کیونکر پہونچا۔

یہودی یونین تو کوئی فرقہ باوجود اختلافِ عقائد جدکر حضرت عیسیٰ کی الوہیت تو کیا اگر رسالت کا بھی قایل نہین ہے اور نہ توریت اور انبیاء کے صحیفون مین کہین تثلیث کی تعلیم ہے۔ اب عیسائیون کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کہ یہہ کن سببونسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قایل ہین۔

اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسیٰ روح القدس کے وسیلے سے پیدا ہوئے تھے (متی ۱ باب ۱۸) تو پیدایش ۱۹ باب ۱۱۔اور ۲۵ باب ۲۱ مین لکہا ہے کہ حضرت سارہ اور حضرت ربقہ دونون بانجہ تہین قوائی انسانی سے توالد و تناسل کی اُمید ان دونون مین باقی نہی تہی صرف خدا کے حکم سے حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب پیدا ہوئے۔ اور حضرت یحییٰ کے پیدا ہونے کا بہی یہی حال ہے۔ لوقا ۱ باب اور خروج ۳۱ باب ۲و۳ مین بزلئیل بن اوری کو خدانے روح اللہ فرمایا ہے دیکہو بیبل رومن مطبوعہ لندن ۱۸۷۱ء اور عہدنامہ عتیق فارسی مطبوعہ لندن ۱۸۵۶ء اور عہدنامہ عتیق اردو مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۶۱ء

پس اس بات مین حضرت عیسیٰ کے لئے کچہہ خصوصیت نہین ہے۔

اگر اس سبب سے کہ مسیح بے باپ پیدا ہوئے تہے تو الوہیت کی صرف یہی دلیل نہین ہے کہ بے باپ پیدا ہو جبکہ باوجود الوہیت انسان ماکے پیٹ سے پیدا ہو سکتا ہے تو ماباپ دونون سے پیدا ہونا کب مانع الوہیت ہوگا اور چونکہ حضرت عیسیٰ کو عیسائی علماء پورا خدا اور پورا انسان کہتے ہین تو از روئے عقل انسانی وہ پورا انسان تبہی ہوتے جبکہ ما اور باپ دونون سے پیدا ہوتے (کیونکہ اگر مسیح کو پورا انسان کہین تو سب انسانون کیطرح مسیح کی گنہ گاری کا بہی انجیل کے بموجب اقرار کرنے پڑے رومیون کا ۳ باب ۹-۱۲) اور جبکہ مسیح پورے انسان نہ تھے جو کہ نہایت چہوٹی بات ہے تو پورے خدا کیونکر ہوسکتے ہین جو کہ نہایت بڑی بات ہے۔ اِسکے سوا پیدایش ۱ باب ۲۷ مین ہے کہ خدانے آدم کو اپنی صورت پر بنایا تہی

اب دیکھو کہ حضرت عیسیٰ کے تو صرف باپ کا ذکر نہیں ہے مگر حضرت آدم کے نہ باپ
دونوں نہ تھے اور ملک صدق کا حال اس سے بھی عجیب غریب ہے کہ بے باپ
بے ماں بے نسب نامہ جسکے نہ دنوں کا شروع نہ زندگی کا آخر مگر خدا کے بیٹے کی مانند
ہمیشہ کاہن رہتا ہے عبرانیوں کا ۷ باب اور ۲ و ۳ ملک صدق کے حال میں علماء
اہل کتاب نے بہت مختلف بیان کیا ہے بعضے سمجھتے ہیں کہ وہ ایک فرشتہ تھا اور
بعضے کہتے ہیں کہ وہ خود مسیح تھے کہ اسوقت بھی ظاہر ہوئے تھے مگر یہ دونوں گمان
غلط ہیں کیونکہ فرشتہ کو کہانت سے کیا کام ہے۔ اور عبرانیوں کے ۷ باب میں
ملک صدق کو خدا کے بیٹے (یعنی مسیح) سے مشابہ یا مانند لکہا ہے اگر وہ مسیح
آپ ہوتے تو مسیح سے مشابہ یا مسیح کی مانند جو لکہا ہے غلط ہو گیا اس سے ظاہر ہے
کہ وہ صرف انسان اور کنعانی بادشاہ ہوئیں سے تہا۔ اور علماء یہود کہتے ہیں کہ
ملک صدق تو سام حضرت نوح کا دوسرا بیٹا تہا مگر عبرانیوں کے خط کے بموجب یہ بھی
غلط ہے کیونکہ اسمیں ملک صدق کو بے ماں بے باپ بے نسب نامہ لکہا ہے اور
سام کے باپ کا نام نوح اور اسکا نسب نامہ توریت میں مندرج ہے اور ملک
صدق کا ذکر توریت میں دو جگہہ ہے یعنے پیدائش ۱۴ باب ۱۸-۲۰ + اور ۱۱۰ زبور
۴ (از خیرخواہ ہند مطبوعہ مرزاپور مطبوعہ اکتوبر ۱۸۶۳ء جلد ۴ نمبر ۱۰ اہتمام پادری
جے آئی براون) ۔ مسلمانوں میں ملک صدق کا نام کتاب چار درویش کے
آخر میں اگرچہ وہ کتاب خیالی ہے اسطرح ہے کہ وہ ایک پاشا کے اجنہ کے ماتحت
ایک بادشاہ اعظم قوم جن کے واللہ اعلم۔ لیکن اتنا ظاہر ہے کہ مصنف کتاب
چار درویش نے ملک صدق کا نام توریت و انجیل سے نہیں معلوم کیا ہے کیونکہ
اوسوقت میں توریت وغیرہ ہندوستان میں رائج نہوئی تھی اور اگر رائج بہی
ہوتی تو کتاب چار درویش میں یہ نام درج کرنے کے لیے توریت و انجیل سے اوسکے

معلوم کرنے کا کوئی سبب نتھا
اور تاریخ چین مصنفہ مسٹر جمیس کرن صاحب بہادر مطبوعہ ۱۸۶۵ع جلد ۲ دفتر آ بابا
صفحہ ۲۶۵ مین لکھاہے کہ ایک عورت اَلنقُوا کے جو بیوہ تھی آفتاب کے وسیلے سے تین
لڑکے پیدا ہوئے جنکا نام بوکم کتاگن - اور باسکن سالجی - اور بوزنجر تہا - ان سبکا
لقب نورانیون ہوا جسکے معنی ترکی زبان مین اطفال نور - اور بوزنجر کی نسل سے
چنگیز خان ہوا - انتہی - اور اُسی تواریخ چین مطبوعہ ۱۸۶۵ع کے جلد آ دفتر ۲ باب ۱
صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ مین کاگر لصاحب لکھتے ہین کہ سنہ عیسوی سے چھہ سو برس پیشتر ایک
عورت پر آفتاب کی شعاع نازل ہوئی اور اُسی دن سے حمل کے نشان ظاہر ہو گئے
کئی برس کے بعد اوسکے شوہر نے (جو کہ ستر برس سے زیادہ کا تہا) اُسے طلاق دی -
بیشتالیس برس وہ حمل رہا اوسکے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام لاوزی یعنے پیر نابالغ
رکہا کیونکہ اوسکے سر کے بال اور بدن کے رونگٹے سب سفید تھے - اِسی حکیم لاوزی کے
شاگردون نے اپنے اُستاد کے نام سے اِکسیر لقا کا نسخہ ایجاد کیا جسے اکثر
فغفور اور ہزارون اُمراء وغیرہ کھاکر ہلاک ہوئے اور اِسی حکیم لاوزی کی پرستش
چین کے بادشاہون اور رئیسون وغیرہ مین رائج ہے - حکیم لاوزی کا لقب
اور تی ازمی یعنے بہشتی حکیم چینی زبان مین ہے انتہی - اور حضرت بی بی حوّا بھی بے ماں
باپ کے پیدا ہوئی تھین - اور تاریخ چین مصنفہ پادری اکشوس صاحب جسے
پادری لوبرلو صاحب نے فارسی مین ترجمہ کرایا نمبر ۲ مطبوعہ سین ٹیفک سوسائٹی کلکتہ
۱۸۶۲ع صفحہ ۹۲ فصل ۲ مین لکھا ہے کہ حکیم لاوزی ہشتاد سال در شکم مادر بودانتہی
اور ایک عورت باکرہ مسماۃ ری سبر یا دختر نیومیٹر شاہ ایلبا نے بیان کیا کہ مجھکو دیوتا
مارس سے حمل رہا ہے اور اُس سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام رمس
اور دوسرے کا روملس - یہہ روملس وہی ہے جس نے شہر روم قدیم کی بنا ڈالی

پیشتر مسیح سے بنا ڈالی - از کتاب تذکرۃ الکاملین مطبوعہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲ مصنفہ بابو رامچندر صاحب عیسائی مصنف کتاب اعجاز قرآن ٭

اگر یہہ سبب ہے کہ وہ خدائے مجسم عیسائیون مین سمجھا جاتا ہے اول طمطاوس ۳ باب ۱۶ - اگرچہ گریسباخ کہتا ہے کہ اُس آیت مین لفظ خدا کی جگہہ وہ کا لفظ چاہیئے یعنے وہ کہ جسم مین ظاہر کیا گیا روح سے راست ٹہرایا گیا انتہی - دیکہو رومن عیل مطبوعہ لندن ۱۸۲۰ء اس سے ظاہر ہے کہ خدا کا لفظ یہان کسی الوہیت کر کا الحاق کیا ہوا ہے تو بہی ایسے موقع پر الحاق کیا ہے کہ جسکا سرد پہچان لینا بالکل نا ممکن تہا اور اگر اُنہین یعنی عیسائی علماء نے یہ جعل نہ پہچانا ہوتا تو اُس پر الحاق کا گمان تک کرنا نہایت مشکل تہا -

تو بہی غور کرنا چاہیئے کہ ۸۲ زبور ۶ اور یوحنا ۱۰ باب ۳۴ مین لکہا ہے مین نے تو کہا تم سب خدا ہو الخ انگریزی تفسیر اسکاٹ مین ہے کہ مجسٹریٹ کلام الہی مین خدا کہلاتے ہین یہہ لقب اکثر اختیار کے سبب ظاہر کیا گیا جس سے وہ لوگو نکو خدا کے نائب تہے لیکن یہہ لقب اسرائیلی حاکمونکے سوا اور کسیکو صاف صاف نہین دیا ہے انتہی - پس جبکہ خدا نے اُنہین جنکی پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہ جنہون نے خدا کا کلام پہونچایا خدا کہلانا یوحنا ۱۰ باب ۳۴ کے مطابق کیا تعجب ہے کیونکہ عبرانی محاورہ مین قاضی اور مفتی سب اُنہ کہلاتے تہے جیسا کہ ۸۲ زبور ۱ مین لکہا ہے خدا الہی جماعت مین کہڑا ہے الہونکے درمیان وہ عدالت کرتا ہے انتہی - اور خروج ۷ باب ۱ مین لکہا ہے پہر خدا نے موسیٰ سے کہا دیکہہ مین نے تجہے فرعون کے لیئے خدا سا بنایا اور تیرا بہائی ہارون تیرا پیغامبر ہوگا انتہی - اور خروج ۴ باب ۱۶ مین لکہا ہے اور تو (یعنی موسیٰ) اوسکے (یعنی ہارون کے) لیئے اون لوگون پاس خدا کی جگہہ ہوا انتہی پس

یہ بات بھی حضرت عیسیٰ کے لئے بخصوص نہیں معلوم ہوتی۔
اگر کوئی کہے کہ یسوع کے لفظ کے معنی یہی ہیں یعنے نجات دہندہ تو حضرت یشوع
جو حضرت موسیٰ کے جانشین تھے ان نام کے معنی بھی یہی ہیں نجات دہندہ۔ اور
حضرت یسعیاہ کے نام کے معنی خدا کی نجات۔
اگر اس سبب کہ اونکا شفیع ہونا دلیل الوہیت نصارا میں سمجھی جاتی ہے تو ۹ زبور
۶۔ اور یرمیاہ ۱۵ باب ۱ میں حضرت موسیٰ اور حضرت سموئیل کو اور حزقیل
۱۴ باب ۱۴ و ۲۰ میں حضرت نوح اور حضرت دانیال اور حضرت ایوب کو شفیع لکھا
ہے۔ اور پیدائش ۱۸ باب ۲۳۔ ۳۳ میں حضرت ابراہیم کے شفاعت کرنے کا
ذکر ہے۔
پھر اگر اس سبب کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں جیسا کہ یوحنا ۱۰ باب ۳۶
میں لکھا ہے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں انتہی۔ اور اسیطرح متی ۳ باب ۱۷ میں بھی ا
چونکہ یوحنا ۱۰ باب ۳۵ میں لکھا ہے کہ خدا نے سب بنی آدم کو خدا کہا ہے تو ابن
آدم یعنے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہنا چاہیے کیونکہ جب ہر آدمی خدا ہے تو ابن
آدم خدا کا بیٹا ہوا اور یہہ لفظ یعنے ابن آدم انجیل میں سا ٹھ جگہہ ہے۔ اگرچہ
ابن آدم سب انسان ہیں مگر حضرت عیسیٰ نے شاید یہہ سمجھکر کہ لوگ مجھے الوہیت
کے رتبے میں نہ شامل کریں اسلئے خاتمۂ شک کے لئے بار بار آپکو ابن آدم کہا
پھر ایوب ۱ باب اور ۲ باب ۱ کی تفسیر میں طامس سکاٹ مفسر انگریزی نے
لکھا ہے کہ بنی اللہ یعنے خدا کے بیٹے جو اسمیں لکھے ہیں اُنسے مُراد پاک فرشتے اور
دوسری جگہہ ایوب ۳۸ باب ۷ میں جو بنی اللہ یعنے خدا کے بیٹے لکھے ہیں اُنسے
مُراد انبیا مفسرین سمجھتے ہیں انتہی۔ پھر حضرت آدم خدا کے بیٹے ہوئے عبرانیوں کا ۱
باب ۵ اور لوقا ۳ باب میں جو نسب نامہ لکھا ہے اسمیں جسطرح یوسف کو ہیلی کا

اورہیلی کو متہات کا اسیطرح آخر مین آدم کو خدا کا بیٹا لکہاہے - پہر حضرت شیثؑ خدا کے بیٹے پیدائش ۶ باب - پہر حضرت اسحاقؑ وعدے کے فرزند گلتیوں کا ۵ باب ۲۸ پیدایش ۱۲ باب اور ۲ وغیرہ - پہر اسرائیل خدا کے پہلوٹھے بیٹے خروج ۴ باب ۲۲ پہر افرائیم خدا کا پہلوٹھا اور پیارا بیٹا پرمیا ۳۱ باب ۹ و ۲۰ - اگرچہ یہان بہی تمام بنی اسرائیل و تمام قوم افرائیم سے مراد ہے پہر حضرت داؤدؑ خدا کے بڑے بیٹے ۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ - پہر سلیمانؑ خدا کے بیٹے اول تواریخ ۲۲ باب ۹ و ۱۰ اور ۲۸ باب اور ۲ سموئیل ۷ باب ۱۴ تمام اسرئیلی خدا کے فرزند استثنا ۱۴ باب ۱ رومیونکا ۹ باب سب عیسائی خدا کے فرزند رومیونکا ۸ باب ۱۶ سب خاص و عام خدا کے فرزند متی ۵ باب ۹ و ۴۵ اور ۷ باب ۱۱ - گمراہ بھی خدا کے فرزند یسعیاہ ۳۰ باب ۱ اسمین بہی حضرت عیسیٰؑ کے لئے کچہہ تخصیص نہین ہے -

اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسیٰؑ نے مُردے زندہ کئے تہے مرقس ۵ باب ۴۱ یوحنا ۱۱ باب ۴۴ - لیکن اول سلاطین ۱۷ باب ۲۲ مین لکہاہے کہ حضرت الیاسؑ نے ایک مردہ لڑکے کو زندہ کیا تہا اور ۲ سلاطین ۴ باب ۸ - ۳۷ مین لکہاہے کہ ایک عورت سے (جسکا شوہر بوڑہا تہا حضرت الیشعؑ نبی نے فرمایا کہ اس ہی وقت سے حساب کر کر پورے معین وقت پر ایک بیٹا تو گود مین لیگی اور ایسا ہی ہوا یہان حضرت الیشعؑ کی ایک عظیم قدرت کا بیان ہے کہ ہنوز وہ عورت اپنے بوڑہے شوہر کے پاس نہین گئی تہی کہ اوسکے حمل کی مدت شمار کی گئی بس یہ لڑکا بہی اُنہین مین سے شمار کیا جاسکتاہے جو بے باپ پیدا ہوئے ہین اور جب وہ لڑکا بڑا ہو کر مر گیا تب حضرت الیشعؑ نے آکر اُسے زندہ کیا بعد سکے اُسی کتاب کے ۴ و ۵ و ۶ باب وغیرہ مین حضرت الیشعؑ کے اور بہت معجزونکا بیان ہے کہ بیس روٹی اور ایک ٹوکری اناج کی بالیونسے سو انبیا زادونکو کہلایا اور کچہہ بچ رہا اور ایک برص کے بیمار کو چنگا کیا

اور ایک تندرست کو ابرص کر دیا اور لوہے کو پانی پر تیرا دیا وغیرہ۔ مگر عجیب یہ ہے
حضرت مسیح نے تو اپنی زندگی میں مردے زندہ کیے تھے اور حضرت الیشع کی مدفون
لاش نے مردے کو زندہ کر دیا تھا ۲ سلاطین ۱۳ باب ۲۱ مفتاح الکتاب صفحہ ۲۴۱
اور اعمال ۹ باب ۳۶-۴۲ میں لکھا ہے کہ پطرس نے ایک مردہ عورت کو جسکا نام
تابیتا تھا زندہ کیا پھر اعمال ۲۰ باب ۹-۱۲ میں لکھا ہے کہ پلوس نے ایک جوان کو
جو کوٹھے پر سے گر کے مر گیا تھا زندہ کیا اس بات میں بھی حضرت عیسیٰ کے لئے کچھ
تخصیص نہیں پائی جاتی۔
اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسیٰ کو مسیح کہتے ہیں تو توریت کے تمام مقاموں سے ثابت ہے کہ
ہر نبی اور ہر بادشاہ بنی اسرائیل اور سردار کاہن مسوح ہوتا اور مسح کیا جاتا تھا چنانچہ ۲
سموئیل ۱ باب ۱۴ میں ساؤل کو مسیح اور اول سموئیل ۱۶ باب ۱۳ اور سموئیل ۲ باب ۴
میں حضرت داؤد کو مسیح لکھا ہے اور یسعیاہ ۴۵ باب ۱ میں کیخسرو بادشاہ فارس کو بھی
خدا کا مسیح لکھا ہے اور حضرت یسعیاہ نبی نے اپنے کتاب کے ۶۱ باب ۱ میں لکھا ہے
کہ خداوند نے مجھے مسح کیا اور ۲ سلاطین ۹ باب ۱-۶ میں یاہو کو اور ۲۳ باب ۳۰ میں
یہوآخز کو مسیح لکھا ہے اور ۲ قرنتیوں ۱ باب ۲۱ میں پلوس فرماتے ہیں کہ جس نے
ہمکو مسوح کیا سو خدا ہے پس یہہ مرتبہ بھی حضرت عیسیٰ کے لئے خاص نہیں ہے
اگر اس سبب سے کہ وہ آسمان پر زندہ اُٹھائے گئے ہیں تو پیدائش ۵ باب ۲۴ میں
حنوخ کا اور ۲ سلاطین ۲ باب ۱۱ میں الیاس کا آسمان پر اُٹھایا جانا لکھا ہے
اور رومن انجیل رومن کا تھلک چھاپہ پٹنہ ۱۸۶۷ء کے آخر میں جہاں عیدوں کا بیان
ہے حضرت مریم کے آسمان پر اُٹھائے جانے کی بھی ایک عید لکھی ہے اور اوسکے
ثبوت میں یہ نشان لکھے تھے XXIV ۱۱-۲۰ ترجمہ
یعنے سر ۲۴ باب ۱۱-۲۰ ورس تک اور یہ کہ گرجا گھر میں ایک سیڑھی

مسیح کی اور دوسری مریم کی ہے یعنے یہہ کہ جسطرح حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے اسیطرح حضرت مریم بھی آسمان پر گئی ہین اور رومن کاتھلک عیسائی حضرت مریم سے بھی دُعا مانگتے اور اُنہین بہشت کی ملکہ کہتے ہین اور ۲ قرنتیون کے ۱۲ باب ۲-۴ مین پلوس رسول فرماتے ہین کہ مین تیسرے آسمان تک اور فردوس تک پہنچایا گیا تہا - پس اسمین بہی حضرت عیسیٰ کے لئے کوئی کافی دلیل الوہیت نہین ہے ۔

اگر اس سبب سے کہ زبدی کی بیٹون کی ماں نے جب حضرت عیسیٰ کو سجدہ کیا متی ۲۰ باب ۲۰ تو حضرت عیسیٰ کا اپنے آگے سجدہ کرنے سے نہ منع کرنا یہہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت کا سبب تہا - مکاشفات ۳ باب ۹ مین لکہا ہے کہ یہودی اُس فرشتہ (یعنی پادری) کلیسیائے فلادلفیہ کے پاؤن پر سجدہ کرینگے انتہیٰ - اِس سے معلوم ہوا کہ انجیلی محاورہ مین اکثر سجدہ سے مراد خوشامد یا فرمانبرداری ہے کیونکہ یہودی جو کہ توحید کی تعلیم اور عقیدہ مین تمام عالم سے مخصوص کی گئی خروج ۲۰ باب ۴ استثناہ ۵ باب یسعیاہ ۴۵ باب ۵ - وہ انسان یعنی پادری کے پاؤن پر سجدہ کرین یہ سراسر خدا پرستی کے خلاف ہے کیونکہ خداوند نے یہہ عہد ہمارے باپ دادون سے نہین کیا بلکہ خود ہم سے یعنے ہم سب سے جو آجکے دن جیتے ہین (استثناہ باب ۳) اور جبکہ پادری کے پاؤن پر یہودیونکا سجدہ کرنا انجیلی محاورہ مین جائز ہوا تو حضرت عیسیٰ کے آگے زبدی کی بیٹونکی ماں کا سجدہ کرنا مسیح کی الوہیت کی دلیل نہین ہوسکتا ہے اور ۲ سلاطین ۹ باب ۶ و ۸ مین ہے کہ ناتان کے بیٹے مفیبوست نے داؤد کو سجدہ کیا - اور یسعیاہ ۴۵ باب ۱۴ مین لکہا ہے کہ مصر اور کوش اور سبا وغیرہ کے لوگ کورس یعنے کیخسرو کے آگے سجدہ کرینگے - اور یہان بہی سجدہ سے مراد منت اور خوشامد ہے - چنانچہ اُسی آیت مین لکہا ہے کہ تیرے آگے سجدہ کرینگے وہ تیرے آگے منت کرینگے اور کہین گے خدا و نہ یقیناً تجہہ مین ہے

اور کوئی دوسرا نہیں اور اُسکے سوا کوئی خدا نہیں انتہی عبرانی محاورہ میں اکثر ایک مضمونکو دو طور پر بیان کرتے اور مطلب ایک ہی ہوتا تھا جیسے اِس آیت میں ہے کہ تیرے آگے سجدہ کرینگے وہ تیرے آگے منت کرینگے انتہی- کورس بادشاہ بت پرست اور خدا سے ناواقف تھا چنانچہ یسعیاہ ۴۵ باب ۴ میں خدا فرماتا ہے کہ تو مجھکو نہیں جانتا انتہی- اور اسیطرح ۴۵ باب ۵ میں بھی ہے کہ میں نے تیری کمر باندھی اگرچہ تونے مجھے نہ پہچانا انتہی- اور کوشی نے یواب کو (جو حضرت داودؑ کا سپہ سالار تھا) سجدہ کیا ۲ سموئیل ۱۸ باب ۲۱- اور اخی معاز بادشاہ کے آگے اوندھا ہوکر گرا اور سجدہ کیا- ۲ سموئیل ۱۸ باب ۲۸- اور ارونن نکلا اور بادشاہ کے آگے جھککر زمین پر سجدہ کیا ۲ سموئیل ۲۴ باب ۲۰- اور شاہ نبوکدنذر (یعنے بخت نصر) اوندھے منہ گرا- اور دانیال کو سجدہ کیا- دانیال ۲ باب ۴۶- اور روت نے جو مسیح کی پردادی نہیں تھی بوعاز کے آگے منہ کے بل جھکی اور زمین پر سجدہ کیا- روت ۲ باب ۱۰- اِس میں بھی مسیح کی الوہیت کا کچھ ثبوت نہیں ہے ✠

عیسائی لوگ بڑا یقین کرتے ہیں کہ مسیح نے جو معجزے دکھائے وہ اپنی قدرت سے دکھائے اور اور نبیوں نے جو معجزے دکھائے وہ مسیح کیطرف سے یعنی اُسکی بخشی ہوئے اختیار سے دکھائے اور یہہ مسیح کی الوہیت کی دلیل ہے ✠

لیکن اِسکے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کہ مسیح کے بخشے ہوئے اختیار سے اور نبیوں نے معجزے دکھائے تھے صرف خیالی بات ہے مہربہ کہ خدا کی قدرت ہر وقت یکسان رہتی ہے اگر الوہیت کی قدرت سے مسیح نے لاذر کو جلایا تھا تو اب عیسائی کیوں مرجاتے ہیں اب بھی وہ کسی عیسائی کو مرنے نددیں یعنے اگر مسیح میں خدائی قدرت تھی تو چاہیے کہ اب بھی ویسی ہی قدرت ہو کیونکہ بیوداہ قادر مطلق کی قدرت جیسی تھی ویسی ہی ہے اور ہمیشہ تک رہے گی ✠

متی ۲۲ باب ۴۴ مین داؤدؑ کا قول ہے کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا کہ میری داہنے بیٹھ الخ اسجگہ ایک خداوند سے مراد خدا اور دوسرے سے مراد مسیح اور یہہ بھی مسیح کی مرتبۂ الوہیت کی دلیل سمجھی جاتی ہے یہ آیت ایکسٹو دین بوکر شروع مین بہی ہے۔ اگرچہ ممکن ہنین کہ علماء یہود اسکا مطلب مسیح کیطرف لگاتے ہون اور نہ اسکا ثبوت ہے کہ حضرت داؤدؑ نے حضرت علیسیٰؑ کی بابت یہہ کہا ہو کیونکہ گانے والے جبکہ حضرت داؤد کے سامنے بیٹھ کر گاتے تہے تو اُنکے منہ سے اسطرح کے الفاظ نکلتے ہوئے اچھے معلوم ہوتے تہے جبکہ وہ داؤدؑ کی طرف اشارہ کرکے کہتے کہ اماٗر اُدوناءِی لاُدُونِی شیٖب لِی مِیمِینی یعنی خداوند نے میرے خداوند (یعنی داؤد بادشاہ) سے کہا الخ اصل عبرانی مین اول ادونائی اور بعد اسکے لادونی کا لفظ ہے یعنے ادونائی کے معنی خداوند اور لادونی کے معنی ہمارا خداوند اور یہہ اسم صفت خدا کے سوا اوروں کے لئے بہی مستعمل ہے اور اسکی جمع ادونیم برخلاف لفظ یہوواہ کے کہ جسکی کچھ جمع ہنین ہے تاکہ ذات الٰہی وحدہ مطلق غیر اقانیم ثلاثہ کے سمجھی جائے۔ مگر متی نے مسیح کے واسطے داؤدؑ کے قول کو پیشین گوئی ٹہرایا اور ایسا اکثر جگہہ انجیل مین آیا ہے چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ مین ہے اور ہیرودیس کے مرنے تک وہان رہا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تہا پورا ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا اور یہہ مضمون ہوسیع ۱۱ باب مین صرف بنی اسرائیل کے حق مین ہے جبکہ وہ حضرت موسیٰ کے ساتہہ مصر سے نکلے مگر جبکہ حضرت علیسیٰؑ اپنی ماں کے ساتہہ مصر سے پھرے تو وہی آیت ہوسیع ۱۱ باب کی حضرت علیسیٰؑ کے مصر سے لوٹنے کی پیشین خبر ٹہرائی گئی اگرچہ ہوسیع ۱۱ باب ۲ مین پھر اسکی بُت پرستی مذکور ہے۔ پس حضرت علیسیٰؑ کی بابت یہہ پیشین گوئی ہوتی تو حضرت علیسیٰؑ کب بت پرست ہوگئے تہے۔ پس یہہ سب مصنفوں کی خوش بیانی ہے نہ یہہ کہ واقعی یون ہی ہو۔

اسکاٹ صاحب مفسّر رومن نے متی ۲ باب ۱۵ کی تفسیر مین یون لکہا ہے **قولہ**
یہہ بات جو ہوسیاہ نبی کی کتاب مین لکہی ہو وہ یہود کی مخلصی سے مراد رکہتی ہے کیونکہ خدا
اُس قوم کو جسے وہ اکثر بیٹے کا خطاب دیتا ہے مصر کی غلامی سے نکال لایا اور جیسے
اُنکو نکالا ویسے ہی یسوع اپنے خاص بیٹے کو بہی نکالا اغلب ہے کہ یہہ آیت ایک کہاوت
ہوگئی ہوگی یعنی جب کوئی کسی آفت سے بچتا تو لوگ کہتے ہونگے کہ خدا اُسکو مصر سے
نکال لایا اور نبی کی بات یسوع کے حق مین پوری ہوئی اسواسطے کہ وہ اوسکے حال سے
کمال مناسبت رکہتی ہے انتہی - اسکے سوا حضرت عیسیٰؑ کا مصر کو جانا لوقا وغیرہ کی
تحریر سے ثابت نہین ہے - چنانچہ لوقا ۲ باب مین لکہا ہے کہ مسیح بیت اللحم مین
پیدا ہوئے اور آٹھوین دن ختنہ ہوا اور (چالیس) دن پاک ہونے کے پورے
کر کے یروشلم مین آئے اور وہان سے شہر ناصرہ کو گئے (آیت ۳۹) اور سال بسال
عید فصح مین ناصرہ سے یروشلم کو جایا کرتے تہے دیکہو آیت ۴۱ - اسی سبب سے حضرت
عیسیٰ کو یسوع ناصری کہتے ہین اگر مصر کو جاتے تو یسوع مصری کہلاتے دیکہو الکتاب
مقامات المعروف صفحہ ۳۹ — اور متی کے سوا اور کسی انجیل مین مسیح کے مصر کو
جانے کا ذکر نہین ہے - اب خداوند کا لفظ جو متی ۲۲ باب ۴۴ مین ہے اُسکا
حال سُنئے کہ یہہ لفظ خدا اور انسان دونونکے واسطے مستعمل ہے - اور اس لفظ سے
صرف خدا مراد نہین ہے - چنانچہ سارہ ابرہام کی فرمانبرداری کرتی اور اُسے خداوند
کہتی تہی اول پطرس ۳ باب ۶ - اور حضرت یوسفؑ نے اپنے حق مین فرمایا کہ خدا نے
مجکو سارے مصر کا خداوند کیا پیدائش ۴۵ باب ۹ - پس یہہ بہی حضرت عیسیٰؑ
کی الوہیت کی کچہہ دلیل نہین ہے -
اب اگر کوئی کہے کہ یہہ سب صفات جو مسیح کی مرقوم ہوئی ایک شخص مین جمع
ہین تو مین کہتا ہون کہ مجہہ مین جسقدر عیب جمع ہین خدا مجہے بخشے کسی دوسرے مین

بائین گے۔ پس جب عیب مین ایک دو سر کی مثل نہین پایا جاتا تو ہر دو مین کیا طر
موافقت ہو سکتی ہے۔ حضرت موسیٰ نے جو معجزے مصر مین دکہلائے (خروج)
مسیح نے ایک بہی ایسا معجزہ نہین دکھایا۔ اور نہ الیاس کیطرح کبہی آسمان سے آگ
اور پانی نازل کیا (مقدس کتاب کا احوال چھاپہ لندن ۱۸۶۲ء باب ۴۴۔ اور
اول سلاطین ۱۷ باب سے ۲ سلاطین ۲ باب تک) اورنہ حضرت الیشع کی طرح
کسی عورت کو اولاد دی ۲ سلاطین ۴ باب ۔

سکرنٹ ۳

غور کرنا چاہیئے کہ انجیل کی ہر ایک آیت کو پیش لانا اور اُسکا مفصل حال بیان
کرنا گویا ساری کتاب کی صحت کا اقرار کرنا ہے اور یہہ کسیطرح ممکن نہین یہہ
سب آیات انجیل کی جو مین نے نقل کئے یقیناً اُن کتنی ہی ایسی ہونگی جو
چالاک لوگون کی طرف سے ملا دئے گئے اب اونکا پہچاننا مشکل ہے تو بہی خدا کی
وحدانیت اور مسیح کی عبدیت کا انجیل سے ثبوت کامل ہوتا ہے۔ چنانچہ اول طیماوس
۲ باب ۵ مین لکھا ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی
ہے وہ عیسیٰ مسیح ہے انتہی۔ اور مرقس ۱۳ باب ۳۲ مین قیامت کے بابت لکھا ہے
مگر اُس دن اور اُس گہڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ
بیٹا (یعنے مسیح) کوئی نہین جانتا ہے انتہی۔ اس آیت سے بخوبی ثابت ہوتا ہے
کہ حضرت عیسیٰ نے کبہی الوہیت کا دعویٰ نہین کیا۔ کیونکہ اگر الوہیت کا دعویٰ ہوتا
تو حضرت عیسیٰ اسطرح فرماتے کہ اُسدن کی بابت سوا باپ اور بیٹے کے فرشتہ تک
نہین جانتے فقط اسکا صاحب مفسر رومن نے صفحہ ۱۹۱ و ۱۹۲ متی ۲۴ باب ۳۶
مین اسی بات کی تفسیر مین یون لکھا ہے قولہ یعنی اگر مسیح مین الوہیت تہی
تو وہ کیون نہین جانتا تھا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ مسیح حقیقی انسان بہی تہا

اور انسان ہوکر وہ بیحد اور بے پایان ہنین تہا اور سب کچہہ ہنین جانتا تہا جب لڑکا تہا (تب وہ اور لڑکونکی طرح) قد اور حکمت مین بڑہا (لوقا ۲ باب ۵۲)
اور انسان ہوکر اوس نے انسان کے طور پر کلام کیا - دلیلونسے اپنی بات کو ثابت کیا پوچہا پڑہا سیکہا کہایا پیا (جو کہا ہوا) لوقا ۴ باب ۲ متی ۲۱ باب ۱۸
اور مخزن مسیحی مطبوعہ اکتوبر ۱۸۵۶ء مشن پریس الہ آباد صفحہ ۲۹ مین پادری والش صاحب فرماتے ہین کہ عیسیٰ ہمارا بڑا بہائی ہے وہ ہم لوگون کی سی سرشت رکہتا ہے انتہی - اور میزان الحق چہاپہ مرزاپور ۱۸۴۳ء صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ جسم کی روسے عیسیٰ مسیح کہاتے اور پیتے اور سوتے اور جاگتے اور خوشی اور غم مین ہم لوگونکی طرح ہوکر انسان کی مانند تہا - اور عیسیٰ مسیح خود اقرار کرتا ہے کہ باپ مجہہ سے بڑا ہے اور مین ہنین آیا ہون کہ اپنی خواہش کو عمل مین لاؤن بلکہ اوسکی خواہش کو جسنے مجہے بہیجا اور اسواسطے کہ عیسیٰ مسیح انسان کے سلسلے کا واسطہ ہے اوسنے خدا سے مناجات مانگی انتہی - اور یوحنا ۱۳ باب ۱۳ - ۱۷ مین مسیح نے حواریون سے فرمایا کہ تم مجہے خداوند اور اُستاد کہتے ہو خوب کہتے ہو مین نے جسطرح تمہارے پاؤن دہوئے تم بہی ایکدوسرے کے پاؤن دہوؤ - مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ نوکر اپنے آقا سے بڑا ہنین اور نہ وہ جو بہیجا گیا اپنے بہیجنے والے سے انتہی - یہان مسیح نے ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا جس سے شاگردونکو نصیحت اور مسیح کی عبدیت مفصل ظاہر ہوتی ہے - اِس آیت سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ شاگرد بہی حضرت کی الوہیت کے قائل نہ تہے صرف اوستاد اور خداوند کہتے تہے - اور مسیح نے بہی اُن سے کہا کہ تم خوب کہتے ہو ۔

پہر لوقا ۲۲ باب ۳۱ و ۳۲ مین مسیح نے شمعون سے کہا مین نے تیرے لئے دعا مانگی کہ تیرا ایمان جاتا نرہے انتہی - اگر حضرت عیسیٰ کو الوہیت کا دعویٰ ہوتا تو یون

کہتے کہ میں نے تیرا ایمان بچایا مگر یہ کہا کہ تیرے لئے میں نے خدا سے دعا مانگی۔
اور یوحناہ ۲ باب ۱۷ میں لکھا ہے کہ آسمانپر جانے سے پہلے مسیح نے (مریم سے) کہا مجھے مت چھو کیونکہ میں ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہیں گیا ہوں پر میرے بھائیوں (یعنے حواریوں) سے کہہ کہ میں اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہوں۔ فقط اس سے معلوم ہو جائے گا کہ خدا کی نسبت باپ کا لفظ صرف عام محاورہ اُسوقت کا تھا۔ اور اللہ جلشانہ جیسے حواریوں کا خدا ویسے ہی حضرت عیسیٰ کا بھی خدا ہے اگر کوئی کہے کہ مسیح میں الوہیت اور انسانیت دو نو تھیں اور انسانیت کے سبب سے اُس نے ایسا کہا تھا تو میں کہتا ہوں کہ مسیح نے یوحنا ۲۰ باب کے بموجب مصلوبی کے بعد پھر جی اُٹھکر یہ بات کہی تھی اُسوقت مسیح میں انسانیت کہاں باقی رہی تھی کیونکہ انسانیت تو صلیب پر کھیچی گئی صرف الوہیت باقی تھی اور اگر بعد مصلوبی بھی مسیح میں انسانیت باقی رہی تو عیسائیوں کا ایمان مسیح کی قربانی پر بیکار ہو جاتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ انسان کے خون کا بدلہ انسان ہی سے لیا جائے گا۔ پیدائش ۹ باب ۶۔ پس جبکہ بعد مصلوبی بھی انسانیت اُسمیں باقی رہی تو عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ کیونکر ہوا اور قربانی کہاں گزری دونوں صورت میں عیسائی عقیدہ کا بطلان ظاہر ہے۔
پھر یوحناہ ۱ باب ۱۸ میں مسیح نے فرمایا کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے انتہی۔ پس جبکہ باپ بیٹا اور روح القدس ایک ہی ذات واحد خدا ہے تو اُنمیں بڑا اور چھوٹا ہونا کیا بات ہے کیا خدا گھٹتا اور بڑھتا بھی رہتا ہے معاذاللہ مگر مطلب یہہ کہ میں صرف بندہ ہوں اور وہ بزرگ خدا ہے۔
اور مرقس ۳ باب ۲۸ و ۲۹ میں ہے جو کوئی ابن آدم کے حقمیں کفر بکے اُسے معاف کیا جائے گا مگر جو روح کے حقمیں کفر بکے اُسے معاف نہوگا انتہی۔ یہاں مسیح یعنے

ابن آدم کا رتبہ روح القدس سے کم معلوم ہوتا ہے اُسکے بابت حضرت داؤدؑ
فرماتے ہین اے یہوواہ آدم زاد کیا ہے کہ تو اُسے جانے اور ابن آدم کون
ہے کہ تو اُسے خیال کرے - آدم زاد باطل چیز کی مانند ہے ۱۴۴ زبور ۳ و ۴ - اگرچہ
موجب عقیدہ عیسائی الوہیت حضرت مسیح مین بھی ویسی ہی تھی جیسی روح القدس مین
بلکہ روح القدس باپ بیٹے یعنے مسیح سے پیدا ہوا - دنیا مین ہر بیٹا باپ سے پیدا
ہوتا ہے اور یہہ بیٹے سے پیدا ہوا -
اور مرقس ۱۲ باب ۲۹ و ۳۱ مین لکھا ہے کہ یسوع نے اُس سے جواب مین کہا کہ سب حکمون
سے اول یہہ ہے کہ اے اسرائیل سُن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے
اور دوسرا جو اُسکی مانند ہے یہہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو اپنی برابر پیار کر اِن سے
بڑا اور کوئی حکم نہین ہے - انتہی - اِس مقام مین ایک بڑا اشارہ یہہ ہے کہ حضرت
عیسیٰؑ نے اُس پوچھنے والے سے فرمایا کہ وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے الخ اگر الوہیت
کا دعویٰ مسیح کو ہوتا تو یون کہتے کہ وہ خداوند جو تیرا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے
مگر مسیح نے اِس مقام پر اپنی عبدیت کا مفصل بیان کر دیا پس اِن دونون آیتون سے
بالکل حجت کا خاتمہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خدا ہے اس سے بڑا اور کوئی حکم نہین ہے
(متی ۲۲ باب ۳۶) اب اسکے برخلاف اگر کوئی سیکڑون دلیلین لائے تو یقین کرنا بیجا ہے
اور حضرت عیسیٰؑ نے بھی یہی خاص وسیلہ نجات کا بتلایا ہے (لوقا ۱۰ باب ۲۵-۲۸)
اور تمام توریت اور انجیل کا خلاصہ بھی یہی ہے (متی ۲۲ باب ۳۷-۴۰) -
یوحنا ۱۲ باب ۴۹ مین مسیح کا قول لکھا ہے کہ مین نے تو آپ سے نہین کہا بلکہ باپ نے
جس نے مجھے بھیجا فرما دیا کہ مین کیا بولون انتہی - اِس مقام پر مسیح نے اپنی رسالت
بھیجا کا لفظ کہکر بیان کر دی کیونکہ اگر باپ اور بیٹا دونون ذات واحد ہین تو یہہ
کون ہے جو کہتا ہے کہ مین نے تو آپ سے نہین کہا بلکہ باپ نے جس نے مجھے بھیجا

فرما دیا الخ۔ اب اگر کوئی کہے کہ انسانیت کی راہ سے یہہ کہا تہا تو مین کہتا ہون کہ الوہیت اوسوقت مسیح مین سے کہان چلی گئی ہتی بلکہ اُسوقت بھی الوہیت ایسی ہی موجود تہی جیسی ہمیشہ رہتی تھی۔

اب جو متی ۲۸ باب ۱۹ مین لکہا ہے کہ مسیح نے آسمانپر جاتے وقت اپنے شاگردونسے کہا کہ سب قومونکو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسما دیکر شاگرد کرو انتہی۔ اسکا ذکر اور کسی انجیل مین ہنین ہے۔ اگر یہہ بات سچ ہوتی تو اور انجیلونمین بھی ضرور اسکا ذکر ہوتا۔ حالانکہ کسی مین ہنین ہے اور بالفرض اگر ایسا مان بہی لین تو غالبًا اسکے معنی یہی ہونگے کہ سب قومونکو باپ کے نام سے جو خدا ہے اور بیٹے کے نام سے جو اُسکا رسول ہے اور روح القدس سے پیدا ہوا ہے بپتسما دیکر شاگرد کرو اور یہہ بات کچہہ تعجب کی ہنین ہے کیونکہ خدا کے نام کے ساتہہ اُسکی رسول کا بہی نام آنا ضرور ہے۔ اور متی ۲۷ باب ۲۹ مین لکہا ہے کانٹو نکا تاج بنا کر اوسکے (یعنی مسیح کے) سرپر رکہا اور ایک سرکنڈا اوسکے ہاتہہ مین دیا اور اوسکے آگے گہٹنے ٹیک کر اُسپر ٹہٹہا مار کر کہا اے یہودیون کے بادشاہ سلام انتہی۔ اور لوقا ۲۳ باب ۳۶ و ۳۷ مین ہے کہ سپاہیون نے بہی اُسپر (یعنے مسیح پر) ہنسی کی انتہی۔ اور ہیرودیس نے اپنی فوج سمیت اُسے ناچیز ٹہرایا اور اُسے چمکتی پوشاک پہنا کر اُسکا تمسخر کیا لوقا ۲۳ باب ۱۱۔ اور یون ہی سردار کاہنون نے بہی فقیہون اور بزرگونکے ساتہہ ٹہٹہا مار کر کہا اُس نے اورونکو بچایا آپکو ہنین بچا سکتا متی ۲۷ باب ۴۱ و ۴۲۔ اور لوگ کہڑے دیکہہ رہے تہے اور سردار اون کے ساتہہ ٹہٹہا مار کر کہتے تہے کہ اورونکو بچایا۔ اگر یہہ مسیح خدا کا برگزیدہ ہے تو آپکو بچاوے (لوقا ۲۳ باب ۳۵) اور جنکی حوالات مین یسوع تہا اوسکو کوڑے مار کے ٹہٹہے مین اوڑاتے تہے (لوقا ۲۲ باب ۶۳) اور فریسی جو دولت کو پیار کرتے تہے اون سب باتونکو سنکر ٹہٹہے مین اوڑانے لگے (لوقا ۱۶ باب ۱۴)

باوجود اسکے اوس مصلوب کو خدا سمجھنا نہایت کفر ہے تم دغا سے خدا کو خوش نہین اوڑا یا جاتا (گلتیو نکا ۶ باب) کیا خوب ہو کہ وہ تمہین اچھی طرح آزماوے کیا تم اُسے مسخرہ بناؤ گے جسطرح کوئی آدمی دوسرے کو مسخرہ بناتا ہے (ایوب ۱۳ باب ۹) کیا اُسکی عظمت تمہین نہین ڈراوے گی اور اوسکا رعب تم پر نہین پڑیگا تمہاری سُنی سنائی باتین تو راکھہ کی مانند ہین تمہارے ثبوت سکے پشتے مٹی کی پشتے ہین چپ ہو رہو ایوب ۱۳ باب ۱۱ - ۱۳

اور عجیب بات یہہ ہے کہ عیسائیونکے عقیدے کے موافق اگر خدائے واحد تین اقنوم کے ساتھہ مشتمل ہے تو بھی اہل اسلام کا حال خوب ہے کہ خدائے واحد پر اوسکی سب صفات کے ساتھہ ایمان رکھتے ہین کیونکہ اقانیم ثلاثہ بھی ذات واحد خدا سے جدا نہین ہین اور اگر اسلامی عقیدہ کے موافق خدا کی پاک ذات صرف واحد مطلق غیر اقانیم ثلاثہ ہے تو ان عیسائیونکا حال خوب نہین ہے کیونکہ انہین وہ عیسائی ہی نہین جو تثلیث کا عقیدہ نرکھے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۲۰ مین لکھتے ہین کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکے اصول مین سبکو اتفاق ہے اور جسمین کوئی ایسی کنہ نہین جو زبردستی مان لینی پڑے اور سمجھہ مین نہ آئے انتہی۔ اور پھر اُسی کتاب کے صفحہ ۷۰ کی حاشیہ مین لکھتے ہین کہ پُرسن اور گبن اور پورسن صاحب اور اور مورخین نے یہہ بات بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہین جو الخ (یوحنا نامہ اول ورس ۷) جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہے بالکل جعلی ہے۔ اور کانٹ مٹ صاحب خود اسبات کا معترف ہے کہ اس آیت کو میٹ کسی قدیم انجیل کے نسخہ مین نہین پایا حضرت عیسیٰ نے صرف خدا تعالی کی وحدانیت کی تلقین کی تہی مگر پلوس اور یوحنا حواریون نے جو افلاطون کے پیرو تھے مذہب عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کر دیا اور

ابین افلاطون کے غیر مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ تہا داخل کر دیا۔ بنیاد مسئلہ یہہ
کہ افلاطون نے اللہ تعالے کی دو صفتونکو دو جسم فرض کیا ہے۔ اگر لوک صاحب
کی رائے درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰؑ کی رسالت کے قائل ہین اور انکے
معجزونکو دل سے یقین کرتے ہین تو وہ عیسائی ہین۔ سر ولیم جونس صاحب کی
کتاب موسوم بہ ایشیاٹک ریو جلد اول صفحہ ۲۷۵ - معلم اسپرنگر صاحب کا قول ہے
کہ اہل یہود اور عیسائیونکی افراط (یعنے توحید مین تثلیث کے عقیدہ وغیرہ) سے
واجبی رائے بابت خدا کے ملک عرب مین پہیل گئی انتہی - ہندوستانی جو نسخہ
خط مطبوعہ مشن پریس الہ آباد سنہ ۱۸۶۹ء مصنفہ پادری واصاحب صفحہ ۲۰۷ جسمین
الہ آباد کیجگہہ اپنی کسی مصلحت سے لکہنؤ لکہہ دیا ہے۔ غرض اسکا مطلب یہہ ہے کہ
ذات الہی کی بابت جو کچھہ عقیدہ واجب ہے اسلام کے سبب اہل عرب میں شائع ہوا -
الحاصل خدا کی وحدانیت پر تو عیسائی اور مسلمان دونون گواہی دیتے ہین بلکہ
تینون یعنے یہودی بھی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور یہی دعوی
از روئے شریعت درست اور صحیح ہے کہ جسپر دو یا تین گواہ بالاتفاق گواہی دین
(استثنا ۱۹ باب ۵ + ۲ قرنتیونکا ۱۳ باب ۱) پس جو بات کہ دو یا تین گواہونکے
منہ سے ثابت ہو شریعت کے حکم کے موافق اوسکو مان لینا ہر شخص پر فرض ہے اگرچہ بعید
از قیاس ہو اور جبکہ باوجود تکملہ گواہان قریب قیاس بہی وحدانیت الہی ہے تو
اوس سے انکار اور گردنکشی کرنا کسقدر بغاوت اور انحراف بارگاہ الہی سے
ہے سو اس کتاب کے پڑہنے والے آپ ہی قیاس کرلینگے ۔ اور تثلیث
کے ثبوت مین صرف ایک ہی یعنی عیسائی گواہی ملتی ہے کہ جسکا مان لینا کسی
شخص پر واجب نہین اگرچہ قریب قیاس ہو - اور جبکہ باوجود نقص شہادت
بعید از قیاس بہی تثلیث کا ثبوت ہے تو اُسکا مان لینا کسقدر غفلت اور نادانی

عرفان حقیقی سے ہے سو اس کتاب کے پڑہنے والے آپ ہی قیاس کر لینگے۔
اب اگر کوئی کہے کہ تثلیث کی گواہی ہی تو بت پرستون وغیرہ سے عیسائیونکو
ملتی ہے (دیکھو مفتاح الاسرار) تو اسکے جواب مین سمجہ لینا چاہیئے کہ یہان تین قوم
خدا پرست یعنے یہودی اور عیسائی اور مسلمانونکی گواہی سے مراد ہے اور
بت پرستونکے عقیدیکو پہلے ہی خدانے باطل ٹہرا کر بنی اسرائیل کو وحدانیت کا
عقیدہ رکہنے کی تعلیم فرمائی اور اسلئے توریت نازل کی اونکی گواہی خدا پرستونکے
مقابل مین کب معتبر ٹہر سکتی ہے نہ کہ کلام الہی کے مقابل مین۔ مگر جسطرح یہودی
باوجود تعلیم وحدانیت (خروج ۲۰ باب ۳ یسعیاہ ۴۴ باب ۶) بت پرستی اور گوسالہ
پرستی (خروج ۳۲ باب ۱ قاضیونکا ۲ باب ۱۱ و ۱۲) کیطرف مائل ہو جاتے تہے۔ اسیطرح
عیسائی باوجود اقرار وحدانیت تثلیث کے عقیدہ کی طرف جہک پڑے۔ اس
معاملہ مین ان دونونکا حال قریب قریب معلوم ہوتا ہے کیونکہ انہون نے اگرچہ خدا کو
پہچانا تو بہی خدا کے لائق اوسکی بزرگی اور شکرگزاری نہ کی بلکہ باطل خیالونمین
پڑگئے اور انکا نافہم دل تاریک ہو گیا۔ رومیونکا ۱ باب ۲۱ -
اور حضرت عیسی نے آپ ہی صاف صاف فرمایا کہ نہ ہر ایک جو مجہے خداوند
خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت مین داخل ہو گا مگر وہی جو میرے آسمانی
باپ کی مرضی پر چلتا ہے اوسدن (یعنے قیامت مین) بہتیرے مجہے کہینگے
کہ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام
سے دیوونکو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت کرامات ظاہر نہین کیئے اسوقت مین اون سے صاف
کہونگا کہ مین تم سے کبہی واقف نہ تہا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ انتہی۔
متی ۷ باب ۲۱-۲۳ + اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کو خداوند خداوند کہنے والے یعنی مسیح کی الوہیت کا
عقیدہ رکہنے والے کبہی بہشت مین داخل نہونگے بلکہ آسمانی باپ کی مرضی پر چلنے

شریعت پر عمل کرنے والے نجات پاوینگے اور شریعت یعنے توریت مین جا بجا
لکہا ہے وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے مرقس ۱۲ باب ۲۹
اور استثنا ۶ باب ۴ و ۵ اور پہر یہہ کہ میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہو
(خروج ۲۰ باب ۳) اور حضرت داؤد فرماتے ہین کہ تو ہی اکیلا خدا ہے (داؤد کی
نماز ۸۶ زبور ۱۰) اور یہوداہ ۲۵ آیت مین ہے خدائے وحید حکیم اور ہمارا بچانے
والا ہے - اور رومیونکے ۱۶ باب ۲۷ مین واحد دانا خدا اور اول طمطاؤس
۱ باب مین ہے اب ازلی بادشاہ غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت
اور جلال ہمیشہ ہمیشہ کو ہووے آمین - اور اسیطرح انگریزی بیبل مہری مطبوعہ لندن
۱۸۶۰ء کے ۸۶ زبور ۱۰ مین ہے - اور بیبل فارسی مطبوعہ لندن ۱۸۵۶ء کے
۸۶ زبور ۱۰ مین ہے زیرا کہ تو عظیمی و اعمال عجیبہ را بجامی آوری تو بہ تنہا خدائی ہتی
- اور اسیطرح ۳۶ زبور ۴ اور ۷۲ زبور ۱۸ مین بہی ہے - اور اسیطرح متی ۴ باب
مین بہی ہے - پس اگر مسیح کی الوہیت کا عقیدہ رکہنے والے قیامت کے دن
کہین گے کہ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے لئے نبوت یعنی منادی
نہین کی وغیرہ تو حضرت عیسٰی فرماتے ہین کہ اسوقت مین انسے صاف کہونگا
کہ اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو - پہر یہہ کہ جنہون نے کہ اسقدر کہلائین
وہ حضرت عیسٰی کی الوہیت کا عقیدہ رکہتے تہے سب بہشت مین کیسے پہنچ گئے تو
اس زمانہ کے لوگونکا جو کرامات بہی نہین دکہاسکتے حضرت عیسٰی کو خدا کہنے کے
سبب کیا حال ہوگا ✦

سکرمنٹ ۳

بروم تواریخ کلیسیا ۳ باب ۲ حصہ ۳۶ شمار صفحہ ۹ مین لکہا ہے کہ ابیونی فرقہ کا عقیدہ
یہہ تہا کہ حضرت عیسٰی کو محض آدمی جانتے تہے انتہی -

ت ۱۔ دو سو چھیویں میں ارتمن کا فرقہ پیدا ہوا اور اُسکا بہی عقیدہ مسیح کی بابت تہا جیساکہ ابیونی فرقہ کا
پھر اُسی تواریخ کلیسیا ۵ باب کی صفحہ ۱۴۹ میں لکہا ہے کہ اسکندریہ کا ایک بزرگ اریوس نامی پہلے کلیسیا کے دینمیں بدعت برپا ہونیکا باعث ہوا اوس شخص نے بربلا عیسیٰ کی الوہیت سے انکار کیا اور یہہ تعلیم دی کہ وہ صرف ایک مخلوق ہے۔ اسکیبابت فیصلہ کرنے کے واسطے ۳۲۵ء کو شہر نیس میں بڑی مجلس جمع کی گئی اُنمیں سے تہوڑے آدمیونکو چھوڑ سبھون نے اریوس کی تعلیم کو باطل ٹہرایا اور انہیں لوگون سے جو اریوس کی تعلیم کو باطل ٹہرانے آئے تہے تہوڑے لوگ اریوس کی تعلیم کے قائل اور معتقد ہوگئے اور اُن لوگونکے قول کو جنہون نے اریوس کی تعلیم کو تسلیم نکیا اسلئے نجات یعنے معتبر نسمجھے اگر اریوس کے مرنیکے بعد تک وس تعلیم کے مباحثے کا آخر نہیں ہوا چنانچہ شاہنشاہ کانستن ٹیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسیں ۳۵۳ و ۳۵۵ء میں آرلس اور میلن شہر میں جمع ہوئیں اونمیں سے اکثر لوگ اوس تعلیم کو قبول کرتے تہے اِس دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستائے گئے بلکہ جانسے مارے گئے اور بڑی خونریزی کی لڑائیاں ہوئیں اریوس کی تعلیم اوسکے پیچھے یاجوجی۔ سویوی۔ برگنڈینی۔ لنگوبروی۔ وِنڈلی۔ لوگونکے درمیان جاری ہوئی انتہی۔
لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲۸ باب ۶ فصل ۱ میں لکہا ہے کہ تابعین اریوس بلا جہاں کے شقاق کے باعث کلیسیائے مسیحی مرورِ دہور تک پراگندہ رہی۔ اریوس جو اسکندریہ کے قسیسون سے تہا اوسنے تثلیث کے دوسرے اقنوم کو ایک جوہر جُدا اور کمتر سمجہا اور مسیح کو یوں قرار دیا کہ وہ افضل المخلوقات ہے کہ جسکے وسیلہ خالق نے سارے کائنات بنائی۔ شورائے نیس نے جسکو قسطنطین نے ۳۲۵ء میں مجتمع کیا تہا اس عقائد کو

مردود کیا پر ایریوس اپنے عقیدہ کا معتقد رہا - یہہ اعتقاد کئی قرنون تک اسکے
مروج رہا اور اسمین سے کئی فرقے چنانچہ یونومیان - اور سمی ایریوس اور
یوسیبیان وغیرہ متفرع ہوئے - انتہی -
اس کونسل نائیس کا مفصل حال سیل صاحب نے اسطرحپر لکہا ہے کہ سنہ ۳۲۵ء مین
کونسل نائیس منعقد ہوئی اور اوسمین مسیح کی الوہیت جسکی مدت سے گفتگو درپیش
تہی تصفیہ ہوئی اس کونسل کے انعقاد کی وجہہ تہی جب ایریوس نے جو مسیح کی الوہیت
کا منکر تھا اپنے مسئلہ کو دونون یوسی بیوسیون اور اور علماء وغیرہ کی مدد سے
خوب پہیلانا شروع کیا اور اتھانیشیس اوسکا مقابل ہوا تب قسطنطین نے اس نزاع
کو دیکہکر اس کونسل کے انعقاد کا حکم دیا سو اس کونسل مین تین سو اٹھارہ بشپ لوگون
اور بہتیرے پادریون نے تثلیث سے انکار کیا اور بعض لوگ تثلیث کے تو قائل
ہوئے مگر حضرت مریم کو بجائے روح القدس کے داخل کرتے تہے - اسی سبب سے
اُن لوگونکا نام میریا مائیٹ رکہا گیا تہا - لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا
کہ جو شخص تثلیث سے انکار کرے گا اُسکا مال ضبط ہوکر جلاوطن کیا جائے گا
- تب اکثرون نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دئے
سو اُسوقت سے تثلیث قائم ہوئی اور اتھانیشس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا
- اور عرب مین ایک فرقہ تہا جسکو کولیریڈیس کہتے تہے وہ بہی حضرت مریم کو تثلیث
مین داخل کرتے اور اوسکے لئے ایک قسم کی روٹی تیار کرتے تہے (دیکہو سیل
صاحب کی مقدمہ ترجمۂ قرآن) اور ترجمۂ مذکور آیت ۱۷۱ سورۂ نساء کے ذیل
مین لکہا ہے کہ مورخین مشرق نے ذکر کیا کہ ایک فرقہ تہا کہ تثلیث اونکے نزدیک
یہی تہی یعنے خدا و عیسیٰ و مریم اور مدت سے وہ فرقہ معدوم ہوگیا انتہی -
اور عہد و پیمان حلفی جو کہ پادریونکی طرف سے ہوا کرتا تہا وے اکثر اوس مین

کنواری مریم کو خالق و خواتین کے درمیان جو کہ جمیع عزائم امور عظائم کی اصل
بانی ہتھین گواہ پکڑتے انتہی از لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۹۷ ؛
جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۰ مین لکہتے ہین کہ مسیح کی عروج کے
بعد آپ کے مقولونکے دو مختلف ترجمے ہوئے اور انہین انجیل کا نام دیا گیا
پہلے انجیل حواریونکے اعتماد پر جاری ہوئی اور دوسرے قسطنطین اعظم کے اس بادشاہ
نے صرف اپنے ملک کو استحکام دینے کے لئے مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور یہہ
ایسا ظالم تھا کہ اُسے لوگ نیرو ثانی کہتے تہے۔ اسکی یہان ایک مشہور انجمن تہی جسکو
نیس کہتے تہے۔ اِس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۵ء مین حضرت مسیح کی خدائیکا مسئلہ نکالا
سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین پوائی ٹیئرز ضلع کا بشپ تھا اور اگلے زمانہ کے بڑے
مین تہا وہ اُن مذہبی تکرارون اور مناقشونکو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب ہزارہا
عیسائی مارے گئے اور اُن لوگونسے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے
تھا اُسکے الفاظ یہہ ہین۔ کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جسقدر ہم لوگونکی
رائین ہین اُسیقدر مسئلے ہین اور جیسا جس کسیکا میلان ہے ویسا ہی اُسکا عقیدہ
اور جتنی ہم مین خطائین ہین اُتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم
لوگ مسئلے اپنے دلکی خواہش کے موافق بنالیتے ہین اور پہر اُن مسئلونکو اسی طرح
بناوٹ سے بیان کردیتے ہین۔ ہر سال ہی نہین بلکہ ہر مہینہ ہم نئے مذہب پوشیدہ و ظاہری
بیان کرنے کے لئے نکال لیتے ہین انتہی۔
فلنش صاحب کی رائے ہے کہ قسطنطین کے زمانہ سے بہت پہلے ہی اکثر عیسائی
لوگ خراب ہوگئے تہے اور اصول مذہب مین فتور آگیا تہا۔ مگر بعد ازان جب اُس
معاملات مذہب کی بہت قدر کی اور اُنہین اعلیٰ علی مرتبے دیئے تو یہہ لوگ دولت کے
خواہشمند اور اختیارات ملکی کے شائق ہوگئے اور اُنہون نے مذہب عیسائی کو

خراب کر دیا انتہی - از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۸۹

یونی ٹیرین فرقہ کے لوگ تثلیث سے انکار کرتے اور صرف خدا کی طرف الوہیت کو منسوب کرتے ہیں - ساسینین فرقہ والے مسیح کو صرف انسان اور الہام یافتہ کہتے تھے - کرنتھس جو کہ سنہ ایک سو عیسوی کے قریب تھا اُسنے اپنی تصنیفوں میں یہہ باتیں لکھیں کہ مسیح کے ظاہر ہونے سے پیشتر وہ بزرگ خدا جو سب سے بڑا ہے بالکل نا معلوم تھا اور بڑی بڑی روحوں کے ساتھ بلند ترین آسمان پر جسکا نام پلیرو ما ہے رہتا تھا اُس بزرگ خدا نے پہلے پہل بیٹا پیدا کیا اور اس سے کلمہ پیدا ہوا جو اُس پہلے بیٹے سے درجہ میں کم ٹھہرا پھر رافضی مذکور کا یہہ خیال بھی تھا کہ مسیح اگرچہ اکثر روحوں سے نہایت برتر ٹھہرتا مگر ایک کمتر درجہ کی روح ہے چنانچہ دو اور روحیں بھی ہیں جو بزرگی میں مسیح سے ممتاز ہیں اونمیں سے ایک کا نام ضوہی یعنی زندگی اور دوسرے کا نام فوس یعنی روشنی ہے - اور ان روحوں سے پھر چھوٹی چھوٹی روحیں نکلیں اور ایک خاص روح نے جسکا نام ڈیمیرگس تھا اس دیدنی جہانکو اُس مادے سے جو ہمیشہ تک باقی رہنے کے قابل ہے بنایا یہہ ڈیمیرگس اوس بزرگ خدا سے جو بلند ترین آسمان پر ہے جسکا نام پلیروما (یعنے معمور کامل) ہے ناواقف تھا - اور اُن روحوں سے جو بالکل نادیدنی ہیں نہایت چھوٹا تھا - اور یہی اسرائیلیوں کا خاص خدا اور حامی تھا جس نے موسیٰ کو اسرائیلیوں کے پاس بھیجا اور اونکو شریعت دی کہ ہمیشہ اُسپر عمل کیا کریں وہ کہتا تھا کہ عیسیٰ فقط ایک انسان ٹھہرا جو پاکیزگی اور انصاف میں نہایت ممتاز تھا اور وہ یوسف اور مریم کا حقیقی بیٹا تھا اور جب عیسیٰ بپتسما پا چکا تو مسیح اُسپر کبوتر کی صورت میں اُترا اور نا معلوم خدا کو اُسپر ظاہر کر دیا اور اُسے معجزے دکھانے کی قدرت بخشی پھر کہتا ہے کہ روشنی کی روح یوحنا بپتسما دینے والے میں بھی اُسیطرح داخل ہوئی

اور اسیواسطے بعضی باتون مین یوحنا مسیح سے بڑھکر تہا اور جب عیسیٰ
اس مسیح کے ساتہہ ملگیا تو اُس نے یہودیونکے خدا یعنے ڈیمرگس کے ساتہہ مقابلہ
کیا اور اُس ہی خدا کی ترغیب سے یہودیونکے سرداروں نے عیسیٰ کو پکڑ کر صلیب
کہینچا اور جب عیسیٰ کو گرفتار کرکے صلیب پر کہینچے کو لیجاتے تہے تو مسیح آسمانپر صعود
کر گیا فقط عیسیٰ ذلت اور دردناک دکھہ کے ساتہہ مارا گیا الخ اور ایسا ہی کچہہ مختلف
عقیدہ وتہامت کلامہ فقط از مفتاح الکتاب رد ن چہاپہ مرزاپور مطبع ارفن بگو
پادری میتر صاحب مطبوعہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۵۳
مذہب برہم سماج کے علمانے اِسکے بابت اپنے اخبار مذہبی ہادی حقیقت
یون درج کیا ہے۔
صاحب مہتمم نور افشان (یعنے لودہیانہ کے پادری صاحب مہتمم اخبار نور افشان) اپنے
خط مین تحریر فرماتے ہین کہ خدا کے تین پرستش یعنے وجود ہین اب ہمارے
ناظرین منعفی کرلین کہ تین شخص کبہی ایک ہو سکتے ہین ایک سے زیادہ خدا بودہ لوگ
اور نور افشان کے فرقہ کے عیسائی لوگ ہی مانتے ہین۔ انکے سوا باقی لوگ اور کئی قسم کے عیسائی بہی
کو واحد جانتے ہین اور اسی بیبل سے وہ اپنا پہلا اصول نکالتے ہین مگر چونکہ بیبل ایک قسم کی ہی نہین
ہے اور اصلی بیبل کا کوئی پتہ نہین اسلئے یورپ و امریکہ کے عالمونکی یہہ رائے
ہے کہ کسی انجیل سے بہرو سہ کلی نہین کیا جاتا۔ ہم آئندہ کو مختصر حال بیبلان
جعلی کا دیا کرینگے اب ہم صاحب نور افشان کے لفظون سے شروع ہوتے ہین
کہ " عیسیٰ خدا کی برابر بلکہ خدا ہے " یہان عیسیٰ تو اسم معرفہ ہے مگر نہین معلوم
کہ لفظ خدا کس معنی مین لیا ہے۔ اگر خدا کو بطور اسم نکرہ استعمال کیا ہے (یوحنا
۱۰ باب ۳۴ مین ہے کہ مین نے کہا تم سب خدا ہو) تو کتنے ہی خدا ہوئے۔ اور
اس جنس خدا سے اگر کہتے ہو کہ ایک عیسیٰ ہی ہے تو مہربانی فرماکر بتادین کہ کن صفتون کو

لیکن یہہ جنس مانی ہے پر ہم دیکھینگے کہ یہہ صفات عیسیٰ میں ہیں یا نہیں اگر ہونگی تو ایسے
اس نام سے پکارے جانے میں کچھ نقص نہیں مگر اس حالت میں اس کلام کے یون
معنی ہونگے - مولابخش آدمی کی برابر بلکہ آدمی ہے اس کلام کے کچھہ معنی ہی نہیں اور
اگر لفظ خدا معرفہ ہوئی (یوحنا ۱۰ باب ۳۰ میں ہے میں اور میرا باپ ایک ہیں) تو عیسیٰ
اور خدا ان لفظوں سے ایک ہی ادا ہوئی اور پھر یہہ کلام یون ٹھہرا کہ مولابخش مولابخش
کی برابر بلکہ مولابخش ہے اسکے معنی بھی ہم نہیں سمجھتے خیر نور افشان کا دعوی جب وہ
اچھی طرح کھولکر اور کسی مروجہ زبان کے محاورہ کے مطابق بیان کرینگے تب
ہم پھر لکھینگے جو دانایان زمانہ ہیں اُنکے خیال سے تو مسئلہ تثلیث اُتر گیا ہے
نہ کوئی سمجھدار عیسائی اور نہ ہندو اور نہ مسلمان نہ یہودی اسبات کو مانتا ہے مگر ہم
اپنے اسکولونکے طالبعلموں سے پوچھتے ہیں کہ پیارو تمنے زبدۃ الحساب میں کوئی ایسا
قاعدہ دیکھا یا پاندری سے پڑھا کہ ایک تین ایک ہو سکے اور اسے طالبعلمان کالج
آپنے بھی کوئی جبر مقابلہ میں ایسا قاعدہ پڑھا ہے کہ جس سے مساوات ذیل
حل ہو سکے - ۱+۱+۱=۱

پھر تحریر فرماتے ہیں کہ " یہہ بات صرف بیبل پر منحصر ہے - جواب
اول تو یہہ ہے کہ کوئی بات صرف ایک گواہ کے تصدیق کرنے سے سچی نہیں
ہوتی جب کہ ایک گروہ کثیر اسکے برعکس پختہ گواہی دیوین اور اگر ایسا ہوتا تو
ہماری عدالتوں میں سارے مقدمے سچ سچ ہی ہوتے -
دوم یہہ کہ جس بیبل کو گواہ بناتے ہیں وہ اصل گواہ اسوقت موجود نہیں ہے
سوم اگر بالفرض اصلی گواہ یعنی اصلی بیبل موجود بھی ہوتی تو صاحب مہتمم نور افشاں کے
پاس کوئی ایسی سند نہیں ہے کہ جس سے بیبل کے جو معنی وہ ٹھہراتے ہیں وہی اصلی
معنی ہوں - چہارم ہم یہہ بھی نہیں مانتے کہ عیسیٰ نے اپنے کو دونوں جہانکا خالق اور

مالک کہا ہو۔ صاحب اخبار نور افشان یوحنا کی انجیل کا حوالہ دیتے ہین۔ واضح ہو
در ولایت (انگلستان) مین دریافت سے ٹہیک ٹہیک معلوم نہین ہوا ہے کہ اس انجیل کا
لکہنے والا کون تہا۔ اور کس زمانہ مین اور کس مقام پر یہہ لکہی گئی تہی اہل یورپ کا
یہہ خیال ہے کہ جب بعض عیسائی عیسیٰ کو حد سے زیادہ بلکہ برابر خدا کے عزت کرنے لگے اور یہہ
اُنہین سے ایسا ہی کو کفر کہنے لگے تو کسی شخص نے یہہ کتاب اپنے فرقہ کے اصولونکو
ثابت کرنے کے لئے بنائی اور سب انجیلوں سے یوحنا کی انجیل ولایت مین زیادہ تر
شکی و غیر معتبر گنی جاتی ہے لوگ خیال کرتے ہین کہ کسی عیسائی نے جسکی بابت کچھ
معلوم نہین یہ کتاب بنائی جسمین کچھہ کچھہ اور انجیلوں سے نکال کچھہ ایزاد و ایجاد کر لیا
الخ (از ہادی حقیقت جلد ۱ نمبر ۴ مطبوعۂ لاہور ۵ امئی ۱۸۶۳ء صفحہ ۳ و ۴)

سکرمنٹ ۴

اور مسیح کی آخری باتون اور کا موسے جیسے کہ پکڑوائے جانے کی رات بہت
اضطراب کے ساتہہ دعا مانگنا اور ایلی ایلی لما سبقتانی پکارنا جسکی معنی یہہ کہ اے
میرے خدا اے میرے خدا تو نے کیون مجھے چہوڑ دیا نہایت تعجب ہوتا ہے
کہ اگر وہ خدا تہا تو دعا کس سے مانگا کیا۔ اور جبکہ مسیح مین الوہیت اُسیطرح موجود
تہی پہر کیا نسبت تہی خدا نے کب مسیح کو چہوڑ دیا کیونکہ الوہیت تو موجود تہی۔ اور اگر
خدا نے چہوڑ دیا تو حضرت عیسیٰ نہ صرف الوہیت سے بلکہ قرب الٰہی سے بہی علٰحدہ ہوئے
لیکن استغفر اللہ یہہ سب باتین حضرت عیسیٰ کے حال کے برخلاف ہین۔
پہر علمار عیسائی کا روح القدس کی بابت یہ عقیدہ ہے جیسا کہ عقائد نامہ میں
لکہا ہے کہ وہ ایک قوت ہے جو کہ باپ اور بیٹے سے نکلتی ہے اور دراصل جیسا
کہ باپ ویسا ہی بیٹا ویسا ہی روح القدس۔ یہ تینون مرتبے مین برابر ہین۔
اور اسکا مفصل حال کہ کیونکر اور کس سبب سے نکلتی ہے کوئی بیان نہین کرسکتا۔

دیکہو میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۱۰۹
فانڈر صاحب نے مفتاح الاسرار میں بہت سی مثالیں موجودات میں تثلیث پائے جانے کی لکہی ہیں۔ لیکن وحدہ لاشریک کا عرفان دُنیا کی خس و خاشاک سے حاصل ہونا محال ہے کہ خداوند کہتا ہے کہ میرے تصور تمہارے تصور نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں کہ جسقدر آسمان زمین سے بلند ہے اُسیقدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے تصور تمہارے تصوروں سے بلند ہیں یسعیاہ ۵۵ باب ۸ و ۹
اسی سے یہہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ گویا خدا کی ذات تین حقیقی نسبتوں سے مرکب ہے اور یہہ عقیدہ الہامی تعلیم کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ وحدہ لاشریک بذاتہ خود قائم ہے اور ترکیب اور تجنیس کا محتاج نہیں ہے۔
چونکہ ترکیب کے لئے تفریق ضرور ہے یعنی جبتک تفریق نہ ہو ترکیب کیونکر ہوئی اور آخر کو بقول حکماء سلف مرکب کے لئے فنا بہی لازم ہے یعنے جب پہر تفریق اُسمین عائد ہوئی ترکیب فنا ہو جائیگی اور خدائے واحد یہوواہ ازل سے ابد تک جیسا تہا ویسا ہی ہے اور ہمیشہ تک بنا رہے گا۔
اعجاز قرآن مطبوعہ ۱۸۷۰ء مصنفہ فاضل ریاضی دان بابو راجندر عیسائی کے صفحہ ۹۱ مین لکہا ہے کہ بعض یہود و نصاری بداعتقاد ہوگئے تہے۔ اور عقلی فیصلہ اُنہوں نے یہ کیا تہا کہ فقط ایک خدا کی بندگی کرنی چاہیئے جیسیکہ ابراہیم کا مذہب تہا انتہی۔
علماء عیسائی توریت میں سے بہی بعض باتوں کو تثلیث کی دلیل قرار دیتے ہیں چنانچہ پیدائش ۱ باب ۲۶ میں ہے تب خدا نے کہا کہ ہم آدم کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں الخ۔ یہہ ترجمہ کا طرز ایسا ہے جیسیکہ کوئی شخص ہوں

وہ سب ملکر ایک کام کرنا چاہین اور آپسمین کہین کہ ہمکو یہ کام کرنے دو اس طرزِ کلام کو اُردو محاورہ کے بموجب اس طرح پر کہنا چاہیئے اور خدا نے کہا آؤ ہم بناوین آدمیکو۔ جب انگریزی مُترجمون نے اسطرح پر اسکا ترجمہ کیا جس سے انسان کے پیدا کرنے پر خدا کا مشورہ کرنا اور ملکر کام کرنا نکلتا تہا تب علمار عیسائی نے کہا کہ اس طرزِ کلام سے الہیت مین جمعیت وجود دو کی پائی ہے۔ ایپی فنیس صاحب نے کہا کہ خدا نے یہ کلام صرف اپنے پیدا کیئے ہوئے بیٹے سے کیا ہے جیسے کہ تمام ایماندار یعنی عیسائی یقین کرتے ہین اور پھر یہہ بات کہی کہ آدم باپ اور بیٹے اور روح القدس کے ہاتہہ سے بنا۔

مگر جب غور کیا جائے تو یہہ ترجمہ جو انگریزی مترجمون نے اختیار کیا ہے وہ کسیطرح عبری لفظون سے نہین نکلتا۔ اس مقام پر عبری کے صرف چار لفظ ہین ایک ویومر جسکا ترجمہ ہے (اور حکم کیا) اور اگر بطور حاصل مطلب ترجمہ کیا جاوے تو اسکا ترجمہ یہہ ہے (اور کہا) دوسرا لفظ ہے (الوہیم) جسکے معنی خدا کے ہین۔ تیسرا لفظ ہے (نعسہ) جسکے معنی ہین بناوین ہم۔ چوتہا لفظ (آدم) کا ہے پس تحت لفظی ترجمہ اسکا یہہ ہوا کہ (اور حکم کیا خدا نے بناوین ہم آدم کو)۔ تمام کتاب پیدائش مین جہان پہلا لفظ آیا ہے اُس سے یہہ مراد لی گئی ہے کہ خدا نے چاہا اس تقدیر پر ترجمہ ان الفاظ کا یہہ ہوتا ہے کہ (اور چاہا خدا نے بناوین ہم آدم کو) پس ان عبری لفظون سے کسیطرح یہ بات نہین نکلتی کہ آدم کے بنانے پر خدا نے کسی سے مشورہ کیا ہو یا خدا کے ساتہہ کسی نے ملکر آدم کو بنایا ہو خصوصًا اس صورت مین کہ اُس نے بارہا اس کام کو اپنی ہی اوپر موقوف کیا ہے یہہ کہتے ہوئے کہ مین نہ دونگا عزت اسکام کی کسیکو یسعیاہ ۴۲ باب ۸ و ۴۸ باب ۱۱۔

باقی رہا لفظ نعسہ کا جو صیغہ جمع متکلم کا ہے اسکا استعمال ہر بڑا شخص اپنے لیے
کرتا ہے خدا تعالیٰ نے انسان کی عزت اور اُسکی قدر اور اُسکا مرتبہ جتانے کو
بہت سے مضامین یہان فرمائے ہین جیسے اوسکو اپنی صورت پر بنانا اور
تمام حیوانات پر اوسکو سرداری دینا اسیطرح اپنے آپ کو بھی ایسے لفظ سے
بتایا ہے جس لفظ کا استعمال اس زمانہ کے محاورہ کے موافق جبکہ حضرت
موسیٰؑ کو وحی دی گئی ایک بڑے ذی اقتدار اور عظیم الشان بادشاہ کو زیبا تھا تاکہ
اپنے تئین انسان کا ایسا عظیم الشان پیدا کنندہ ظاہر کرکے زیادہ تر انسان کی
عظمت اور شرافت اور دیگر مخلوقات پر ثابت کرے

اسیطرح کا استعمال بہت دفعہ انسان ہی اپنے اوپر کیا کرتے ہین
مگر کبھی کسیکو ایسے متکلم کے وجودونکی جمعیت کا خیال ہی نہین گزرتا۔ چہ جائیکہ
اوس وحد حقیقی کے اسطرحپر کلام کرتے سے اُسپر وجودونکی جمعیت کا گمان
گزرے جس نے بارہا بتایا کہ مین اکیلا اور نرالا ہون میرا شریک دوسرا کوئی
نہین۔ خداوند خدا اسرائیل کا خدا مبارک ہے جو اکیلا ہی عجائب کا م کرتا ہے
(۲۷ زبور ۱۸)

دوسری پیدائش ۳ باب ۲۲ مین ہے اور خداوند خدا نے کہا دیکھو کہ آدم نیک و بد
کی پہچان مین ہم مین سے ایک کی مانند ہوگیا اور اب ایسا نہو کہ اپنا ہاتھ بڑھا
کر اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لیکر کھاوے اور ہمیشہ جیتا رہے۔
اس آیت مین جو عبری لفظ ہے (کا حد ممنو) اسپر علماء مسیحی نے بہت بحث کی ہے
وہ کہتے ہین کہ ممنو جمع متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے اور اسلئے وہ اس آیت کا ترجمہ اسطرحپر
کرتے ہین اور خداوند خدا نے کہا دیکھو کہ آدم نیک و بد کی پہچان مین ہم مین سے
ایک کی مانند ہوگیا الخ اور جبکہ اُنہون نے اس آیت کا اسطرحپر ترجمہ کیا تو اُنہی

اس آیت سے علانیہ الہیت مین وجود و نکی تثلیث ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بلاشبہ کوئی ایسا طرز کلام ہنین ہے کہ جسمین کوئی تنہا شخص یہہ کہہ سکے (ہم مین سے ایک) یہہ ایسا طرز کلام ہے جسکے کچھہ معنی ہنین ہوسکتے جبتک کہ اُسمین ایک شخص سے زیادہ شامل نہون۔

لیکن ممنو صیغہ جمع متکلم مع الغیر کا ہنین ہے بلکہ غائب کا صیغہ ہے اور اُسکے معنی ہین (اُسمین سے) اَصل مین یہہ لفظ (من ہنو) تہا اور یہہ دو لفظ تھے ایک (من) دوسرا (ہنو) اِن دو لفظونکے بیچمین ایک اور نون دونونکے ملانیکو آیا ہے جیسکہ عربی زبان مین اسے عبری کے قاعدہ کے مطابق نون وقایہ کا آتا ہے بعد اُسکے (ہی) نون سے بدلی گئی اور (من ننو) ہوگیا اور تین نون ایک کلمہ مین جمع ہوگئے اسلئے پہلا نون میم سے بدلا گیا اور دوسرا نون تیسرے نون مین ادغام ہوگیا اور عبری زبان کے قاعدہ کے مطابق اُسپر داغش یعنے تشدید دی گئی جو علامت ہے حذف یا ادغام کی اور اس طرح پر یہہ لفظ ممنو ہوگیا۔

اب ہمکو اسبات کی سند بیان کرنی چاہیے کہ کس وجہ سے ہم اِس لفظ کو غائب کا صیغہ کہتے ہین۔ اُسکے لئے سند یہہ ہے کہ تمام اربع عشریم مین ممنو کا لفظ جسمین داغش ہے جمع متکلم مع الغیر کے معنو مین ہنین آیا بلکہ غائب کے معنو مین آیا ہے۔ چنانچہ غالبًا تمام مقامات کتاب ہائے اقدس کو جنمین لفظ ممنو کا معہ داغش آیا ہے دیکھنا چاہیے کہ اُنمین سے صرف توریت مین استثنا تک اکتیس جگہہ یہہ لفظ آیا ہے اور انبیاء کے صحیفون مین جہان جہان یہہ لفظ ہے اُنکا شمار علیحدہ ہے غرض تمام عہد عتیق مین جن جگہون پر یہہ لفظ آیا ہے اُنمین تمام مقامات ایسے ہین جنمین کوئی شخص انکار ہنین کرتا

کہ یہہ لفظ غائب کا صیغہ نہین ہے صرف تین مقام ایسے ہین جنمین تکرار ہوسکتی ہے مگر بہت سی دلیلین ایسی ہین جنسے ثابت ہوسکتا ہے کہ اُن مقامون مین بھی وہ لفظ غائب کا صیغہ ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ ابھی اس مقام سے پیشتر یہی لفظ متعدد جگہہ آیا ہے اور سبنے بلا اختلاف اُسکے معنی غائب کے لئے ہین۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسمقام مین اُسکے وہ معنی چھوڑ کر دوسرے معنی جمع متکلم مع الغیر کے جو کسی مقام پر نہین لئے گئے لئے جاوین پس کچھہ شبہہ نہین کہ یہہ لفظ غائب کا صیغہ ہے اور اوسکے معنی (اُسمین سے) کئے ہین۔

ایک دوسرا عبری لفظ (کاحد) کا جو اسی آیت مین ہے اُسکا بھی ذکر کرنا مناسب ہے اُسکا ترجمہ علماء عیسائی نے ایک کیا ہے حالانکہ اُسکا ترجمہ یکّہ ہونا چاہیے جسکو عربی مین وحید کہتے ہین۔ چنانچہ انقلس نے جو ایک بہت بڑا عالم یہودی زبان کا ہے اُسکا ترجمہ یحیدی کیا ہے بمعنی وحید کے ہے علاوہ اسکے کتب مقدسہ کے چند مقامون مین اِس لفظ کے یہی معنی آئے ہین جنمین سے دو مقام ہین ایوب ۲۳ باب ۱۳ غزل الغزلات ۶ باب ۹ ۔ پس اس تمام گفتگو کے بعد اِس آیت کا صحیح ترجمہ جو بالکل عبری لفظون کے مطابق ہے۔ اسطرح پر پڑہنا چاہئے (اور کہا خدا کے معبود نے اب آدم ہوگیا یکّہ) اُنمین سے (یعنے حیوانون میں سے) بسبب جاننے بھلائی اور بُرائی کے ۔

اب غور کرو کہ ان الفاظ سے جو اِس آیت مین ہین کسیطرح الہیّت مین وجود و نکی جمعیت پائی نہین جاتی ۔ تفسیر رشی مین ربّی شمعون یہودی عالم نے اسمقام کی تفسیر یون لکھی ہے کہ خدا نے کہا دیکھو وہ یکتا ہے نیچے والون مین جیسا کہ مین یکتا ہون اوپر والون مین اور کیا ہے اُسکی یکتائی جاننا نیک اور بد کا ۔

تیسرے لفظ الوہیم (پیدائش آ باب آ) یہہ خدا کا اسم ذات نہین بلکہ اسمار صفات مین سے ہے علما، عیسائی اس لفظ سے تثلیث ثابت کرتے ہین ۔ وہ کہتے ہین کہ (برا) فعل واحد ہے اور (الوہیم) اُسکا فاعل صیغہ جمع کا ہے اس طرز کلام سے پایا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ کو خدا کے وجودونکی تثلیث ظاہر کرنے کا ارادہ تہا چنانچہ یہہ جمع کا اسم وجودونکی جمعیت ظاہر کرتا ہے اور فعل واحد کا اُسکے ساتہہ لگانے سے خدا کی یکتائی ظاہر ہوتی ہے یعنے تثلیث مین توحید ۔

اس خیال کو تمام اگلے اور حال کے یہودی جو عبری زبان کے محاورے سے بخوبی واقف ہین صحیح نہین جانتے کیونکہ اس مقام سے نہ تثلیث پائی جاتی ہے اور نہ جمعیت وجودونکی ثابت ہوتی ہے الوہیم کے لفظ کا مادہ اِلٰہ ہے بمعنی عبادت مگر یہہ لفظ یہودی زبان مین مستعمل نہین ہے ۔ الوہ کا لفظ جو اُس سے مشتق ہوا ہے وہ مستعمل ہے اور معبود برحق اور معبود باطل دونون معنون مین اسکا استعمال پایا الوہیم اسی لفظ سے بنا ہے اسکی معنی معبودان کے ہین اور اسکا بہی استعمال معبود برحق اور معبودان باطل دونو پر آتا ہے چنانچہ الوہ بمعنی معبود باطل ۔ دانیال ۱۱ باب ۳۷ و ۳۸ اور ۲ تواریخ ۳۲ باب ۱۵ ۔ حبقوق ۱ باب ۱۱ ایوب ۱۲ باب ۶ اور بمعنی معبود برحق نحمیا ۹ باب ۱۷ علاوہ اسکے یہہ لفظ یعنی الوہیم بادشاہون اور قاضیون اور سردارون اور فرشتون کے معنی مین بہی آیا ہے جمعیت کے معنی اس لفظ مین لازمی نہین ہین چنانچہ خروج ۴ باب ۱۶ اور ۷ باب ۱ مین خدا نے حضرت موسیٰ کو کہا کہ مین نے تجہے فرعون کے لئے الوہیم بنایا اور یہہ بہی کہا کہ تو ہارون کے لئے الوہیم ہوگا انتہی ۔ ان آیتون سے بخوبی ظاہر ہے کہ یہہ لفظ اکیلے حضرت موسیٰ پر بولا گیا جنمین کسیطرح نہ تثلیث کی نہ جمعیت کے معنی ہین ۔

اب مجھہ دیکھنا چاہیئے کہ عبری زبان کے محاورے مین اِس لفظ کا استعمال
واحد اور جمع پر کیونکر آتا ہے سو ہم کتب مقدسہ پر غور کرنے سے پاتے ہین کہ اکثر
اِس لفظ کا استعمال جمعیت کے معنی مین معبودان باطل پر ہوا ہے اور بادشاہون
یا سرداروں یا قاضیون یا فرشتون پر اکثر بمعنی جمعیت اور کبھی بمعنی وحدت اور
معبود برحق پر ہمیشہ بمعنی واحد حقیقی استعمال ہوا ہے پس بموجب اِس استعمال کے
ثابت ہوا کہ اس مقام پر جو الوہیم کا لفظ معبود برحق کے معنون مین آیا ہے صرف
وحدت حقیقی اِس سے مراد ہے اور کسیطرح معنی جمعیت کے اسمین نہین ہین۔
پس جمعیت وجودونکی اِس لفظ سے ثابت نہین ہوتی ؛
پہر یہہ کہ اگر ذاتِ واحد حقیقی کا عرفان تثلیث کے تہہ لازم ہوتا تو اللہ رب العالمین
اِس باتکو بہی صاف صاف جسطرح اپنی وحدانیت کو اُس نے بار بار جتا دیا
ظاہر کر دیتا تاکہ حضرت موسیٰ یہی تعلیم یہودیونکو دیتے۔ مگر کبھی حضرت موسیٰ کو
اس عقیدۂ تثلیث سے اطلاع تک نہ تہی اور اس سے وہ سب باتین
جو لکھی ہین کہ ابراہیم نے میرے دن دیکھے وغیرہ (یوحنا ۸ باب ۵۶) بالکل
بناوٹ معلوم ہوگئین کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کو تثلیث کے نام تک سے خبر نہتی
اور نہ صِرف حضرت ابراہیمؑ بلکہ وہ تمام انبیاء بنی اسرائیل جنکا شمار ہزارون سے
زیادہ تہا اونمین سے کوئی کبہی تثلیث سے واقف نہ تہا کیا خدانے اُنکو کامل
عرفان نہ بخشا تہا تو اونمین سے جنکا کلام توریت مین شامل ہے وہ الہامی کیون
سمجہا جاتا ہے پہر یہہ کہ یہوواہ جو خدا کا اسم ذات ہے اِسمین تثلیث کا ذکر
تک نہین ہے۔ اگر ذات الہی مین تثلیث ہوتی تو ضرور تہا کہ اسم ذات سے اُسکا
ثبوت ہوتا حالانکہ وہان اشارہ تک نہین ہے۔
پھر یہہ کہ خدانے حضرت موسیٰؑ کو جو الوہیم کہا اگر اس سے وجودونکی جمعیت مراد ہوتی

حضرت موسیٰ کا رتبہ حضرت عیسیٰ سے زیادہ سمجھنا چاہیئے کیونکہ حضرت عیسیٰ کو تو صرف بیٹے کا رتبہ حاصل تہا اور حضرت موسیٰ کو باپ اور بیٹا اور روح القدس تینو نکا رتبہ حاصل تہا اور نہ صرف حضرت موسیٰ بلکہ اُن سب قاضیون اور مفتیو نکو بہی جو الوہیم کہلائے کیونکہ بموجب عقیدہ عیسائی اگرچہ باپ اور بیٹا اور روح القدس تینون ایک ذات واحد خدا ہے۔ لیکن یہہ بہی ثابت ہے کہ باپ بیٹا نہین ہے (متی ۲۷ باب ۴۶) اور بیٹا روح القدس نہین ہے (یوحنا ۱۶ باب ۷) اگر ایسا ہوتا تو تثلیث کا شمار کیونکر پورا ہوتا۔ کوئی عیسائی عالم باپکو بیٹا اور بیٹے کو روح القدس نہین کہہ سکتا تینون اقنومون کے جُدا جُدا مخصوص نام ہین اور ایک کا نام دوسرے پر نہین پکارا جاتا۔ ایک اور عجیب بات یہہ ہے کہ پیدائش ۱ باب ۲ مین ہے کہ روح خدا کی پانی پر جنبش کرتی تہی انتہی۔ یہان خدا لفظ الوہیم کا ترجمہ ہے یعنے روح الوہیم پس اگر الوہیم کے لفظ مین وجود دون کی جمیعت یعنے تثلیث ثابت ہے تو تثلیث مین بہی تین نام ہین یعنے باپ اور بیٹا اور روح القدس اور آیت مین ہے کہ روح الوہیم پس باپ اور بیٹا اور روح القدس سے مراد تو الوہیم کو سمجھنا چاہیئے اب یہہ دوسرا روح القدس کہان سے آگیا جو فرمایا کہ روح الوہیم کیونکہ روح کا لفظ مضاف ہے الوہیم کی طرف اور مضاف ہمیشہ مضاف الیہ کے سوا ہوتا ہے ۔

اب سنو الوہیم بمعنی جمع واسطے معبودان باطل کے استثنا ۱۲ باب ۱۷ اور ۳۲ باب ۲۹ قاضیو نکا ۵ باب ۸ اور ۱۰ باب ۱۴۔ اول سلاطین ۹ باب ۲ اور ۲ سلاطین ۱۹ باب ۱۸ اول تواریخ ۵ باب ۲۵ اور ۲ تواریخ ۱۳ باب ۹ اور ۲۵ باب ۱۴ اور ۹۶ زبور ۷ اور ۱۳۶ زبور ۲ یرمیاہ ۲ باب

اور ۱۱ باب ۱۲ اور ۱۰ یا باب ۲۰

الوہیم یعنی بادشاہان و سرداران و قاضیان خروج ۲۲ باب ۲۸ استثنا ۱۰ باب ۱۷ اور ۸۲ زبور آ اور ۱۳۸ زبور آ پیدائش ۶ باب ۲ و ۴ خروج ۲ باب ۶ اور ۲۲ باب ۸ و ۹

الوہیم یعنی فرشتگان اول سموئیل ۲ باب ۸ اور ۲۸ باب ۱۳ اور ۲ سموئیل ۷ باب ۲۳ اور ۸۲ زبور ۶ اور ۸ زبور ۵

الوہیم یعنی خدائے واحد حقیقی پیدائش آ باب آ اول سلاطین ۸ باب ۲۳ و ۲۹

منادی

چونکہ کلیسیا مسیح کی زوجہ اور مسیح کلیسیا کا شوہر ہے ۲ قرنتیون کا ۱۱ باب ۲ افسیون کا ۵ باب ۲۲ و ۲۳ و ۲۵ تو زوجہ وہی پارسا گنی جاتی ہے جو ایک شوہر کی ہو اور جس نے دو تین شوہر کیے وہ تو فاحشہ کہلائیگی پس یہہ حال تثلیث کے معتقدوں کا ہے۔

اسلامی فرقون مین بہی ایک فرقہ مشہور ہے جسے نصیری کہتے ہین (آتش) دل مرا بندہ نصیری کے خدا کا ہوگیا ہ۔ اُس فرقہ کے لوگ حضرت علی کو خدا کہتے ہین جسطرح نصارا حضرتِ عیسیٰ کو پس نصارا کو نصیری کے ساتھہ ایک راس پر ان دونون یعنی نصارا اور نصیری کا عقیدے کی موافقت مین جوڑا ہے۔

لوقا ۲۴ باب ۳۹ مین ہے کہ مسیح نے حواریون سے جبکہ وہ پہر زندہ ہونے مین مسیح کے شک کرتے تہے فرمایا میرے ہات اور پاؤن کو دیکہو کہ روح کو جسم اور ہڈی نہین جیسا مجہہ مین دیکہتے ہو انتہیٰ یعنی کوئی بہوت یا آسیب نہین ہے صرف مین ہی ہون فقط اس سے بہی حضرت عیسیٰ کی انسانیت محض معلوم ہوتی ہے کیونکہ خدا روح ہے (یوحنا ۴ باب ۲۴) اور روح مین جسم اور ہڈی نہین ہوتی

یعنی جسم اور خون سے مراد انجیلی محاورہ میں انسانیت محض ہے بلکہ بعض جگہہ جسم اور خون صرف خواہش نفسانی سے مراد ہے متی ۱۶ باب ۱۷۔ افسیونکا ۶ باب ۱۲۔ پھر یہہ کہ اول قرنتیونکے ۱۵ باب ۵۰ مین لکہا ہے کہ جسم اور خون خدا کی بادشاہت کے وارث نہین ہوسکتی انتہی یعنے نہ ایماندار ہوسکتے ہین اور نہ بہشت مین جانے پائین گے۔ لیکن یہہ ایک لطیفہ ثبوت انسانیت محض مسیح کے بیان مین ہے ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ مسیح نے اپنے ہاتھہ پاؤن دکہا کر آپکو محض جسمانی کہ جس سے مراد صرف گناہ ہے ثابت کیا ہو۔

کلیسیا

عیسائی علماء اسبات کا عقیدہ رکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ جو کہ تثلیث مین سے ایک اقنوم ہے اس ایک اقنوم مین بھی تین مرتبے شامل ہین یعنے نبی اور بادشاہ اور سردار کاہن اور یہہ تینون مرتبے حضرت عیسیٰ مین ہین ۔ دیکھو تعلیم الایمان چہاپہ لدھیانہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۳۹ – ۱۶۲ اور دینی اور دنیوی تاریخ صفحہ ۲۶۲ مین بھی نبوت اور سلطنت اور کہانت کا عہدہ کہا لکہا ہے اور اسیطرح دینی اور دنیوی تاریخ صفحہ ۹ مین بہی ہے۔

لیکن جسطرح تثلیث مین صرف ذات واحد الٰہی کے سوا دوسرے اور تیسرے اقنوم کا پتہ نہین اسیطرح حضرت عیسیٰ مین سوا ایک مرتبۂ نبوت کے دوسرے اور تیسرے مرتبے کا ثبوت نہین ہے۔ چنانچہ یوحنا ۱۸ باب ۳۶ مین یسوع نے جواب دیا کہ میری بادشاہت اِس جہان کی نہین اگر میری بادشاہت اِس جہان کی ہوتی تو میرے نوکر لڑائی کرتے انتہی یعنے میرے پاس جنگ کرنے کے لائق فوج نہین اسلئے مین بادشاہ نہین ہون اور متی ۸ باب ۲۰ مین مسیح نے فرمایا کہ

چڑیونکے بسیرے اور لومڑیون کو ماندین ہین مگر ابن آدم کو سر رکہنے کی جگہہ نہین
انتہی اور کاہن کے عہدہ پر مقرر نہونا تمام اناجیل اور حالات مسیح سے ظاہر ہے
مگر فقط عیسائی عقیدے مین یہہ ایک خیالی مضمون ہے کہ بادشاہ اسلئے کہ اُسکی
بادشاہت روحانی اور ابدی ہے اور سردار کاہن اسلئے کہ مصلوب ہوکر قربان
گزرانا۔ دیکھو عبرانیون کا ۵ باب اور خاصکر اُسکا ۲ اور ۳ آیت اور ۷ باب
وغیرہ۔ غرض یہہ کہ حضرت عیسیٰ کی صرف مرتبۂ نبوت کا ثبوت قرار واقعی ہے
چنانچہ مسیح نے جب ایک بیوہ کی لڑکے کو زندہ کیا تو سب ڈر گئے اور خدا کی تعریف
کرکے بولے کہ بڑا نبی ہم مین اُٹھا لوقا ۷ باب ۱۱-۱۶ اور جب اُن پانچہزار آدمیون
نے جنکو مسیح نے پانچ روٹیون سے کہلایا یہہ معجزہ دیکہا تو کہا فی الحقیقت وہ نبی جو جہان
مین آنے والا تہا یہی ہے انتہی اس سے ظاہر ہے کہ اُسوقت کے لوگ بہی حضرت
عیسیٰ کے مرتبے نبوت کے ساتہہ ظاہر ہونیکے منتظر تہے نہ الوہیت کے ساتہہ یوحنا
۶ باب ۱۴ – اور اسیطرح اُس اندہے نے جسکی مسیح نے آنکہین کہولی تہین پوچہنے
والونکو جواب دیا کہ وہ ایک نبی ہے یوحنا ۹ باب ۱۷ – اور مسیح نے آپ اپنے
کو نبی کہا کہ نہین ہوسکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہو۔ انتہی لوقا ۱۳ باب ۳۳
لیکن یہہ بات کہ کسی نبی کا مزار یروسلم کے باہر نہین کچہہ ضروری نہین کیونکہ یوسفؑ
مصر مین مدفون ہوئے اور حضرت موسیٰؑ نے زمین مواب مین استثنا ۳۴ باب ۵–
اور حضرت آدمؑ جب عدن سے نکلے تو یروسلم مین نہین گئے تہے اور حضرت نوحؑ اور حضرت
شیثؑ اور حضرت ایوبؑ یہہ سب یروسلم سے باہر تہے اگر کوئی کہے کہ قریب دو سو برس
کے بعد حضرت یوسفؑ کی ہڈیان حضرت موسیٰؑ مصر سے لے آئے تہے دیکہو پیدائش ۵۰
باب ۲۶ اور خروج ۱۳ باب ۱۹ – اسکا جواب یہہ ہے کہ یہان حضرت عیسیٰؑ کا قول
صرف یروسلم مین انبیاء کی وفات سے علاقہ رکہتا ہے ورنہ حضرت عیسیٰؑ تو بعقیدۂ عیسائی

صرف تین ہی دن یروسلم مین مدفون رہے اور پھر آسمانپر تشریف لیگئے اور
حضرت یوسفؑ تقریب دوسو برس مصر مین مدفون رہے (ہدایت المسلمین نمونہ)
اور حضرت حزقیل نبیؑ بابل مین شہید ہوئے تھے اور سام بن نوحؑ کی قبر مین مدفون
ہوئے اور حضرت دانیالؑ نے بابل مین وفات پائی اور حضرت یرمیاہ مصر مین
مقتول ومدفون ہوئے اور عرصہ دراز کے بعد سکندر نے سکندریہ مین لیجاکر دفن
کیا تہا اور عزرا کاہن کنار دجلہ پر مدفون ہین دیکھو سوال وجواب ترجمہ پادری
یونس سنگہہ اور پادری والش صاحب چہاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۵ء صفحہ ۵۶ سوال
۲۱۰ و ۲۱۱ صفحہ ۵۷ سوال ۲۱۵ و صفحہ ۵۹ سوال ۲۲۵ و صفحہ ۵۴ سوال ۲۰۲ و
صفحہ ۴۷ سوال ۱۱۷ اور بابل کی اسیری مین ستر برس کے عرصہ تک جتنے انبیای
اسرائیل نے وفات پائی سب یروسلم کے باہر مدفون ہوئے اور تواریخ نادرہ
جغرافیہ ملک اودہ چہاپہ لکہنو مطبع منشی نولکشور ۱۸۶۲ء صفحہ ۴۹ بیان فیض آباد مین
جو کہ لکھنؤ کے کمشنر صاحب کے واسطے تصنیف کی گئی لکھا ہے کہ فیض آباد کے قریب دو
بڑی قبرین ہین طول انکا سات ساتہہ آہتہ آہتہ گز سے کم نہوگا عوام اونکو حضرت
شیثؑ اور حضرت نوحؑ سے منسوب کرتے ہین اور حضرت عیسیٰؑ کے حواریون مین سے
جنکا رتبہ انبیاء رسالت سے زیادہ سمجہا جاتا ہے ۲ پطرس ۳ باب ۱۵ متی ۱۱ باب
۹-۱۱ اول قرنتیہ ۱۲ باب ۲۸
اور میزان الحق چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۹۴ مین لکہا ہی قول اور سب پیغمبرونکی
نسبت حواریونکی رسالت کا مرتبہ بہی اعلیٰ ہے انتہی
ایسے پاؤل سول روم مین شہید ہوئے اور پطرس بہی روم مین صلیب پر کہینچے گئے
اور لوقا یونان مین اور متی حبش مین اور مرقس اسکندریہ مین اور یوحنا شہر
افسس مین اور یہوداہ فارس مین مجبہ سیلونکے ہاتہہ سے مارا گیا از مفتاح الکتاب

صفحہ ۱۴۰ - ۱۴۵

اورحواریون بہی حضرت عیسیٰ کو حیثیت نبی جانتے تہے چنانچہ لوقا ۲۴ باب ۱۹ مین
مصلوبی کے بعد کا بیان ہے کہ دو شاگردون نے کہا یسوع ناصری کے ماجرے
جو نبی تہا الخ یعنے مصلوبیکے بعد تک بہی حواریون مین مسیح کے صرف نبی ہونے کا
عقیدہ تہا۔

مرقس ۶ باب ۴ مین مسیح نے اپنی بابت فرمایا کہ نبی بے عزت نہین مگر اپنے وطن
مین اور اسیطرح متی ۱۳ باب ۵۷ اور لوقا ۴ باب ۲۴ اور یوحنا ۴ باب ۴۴ مین
بہی ہے۔

اب چارون انجیلون مین جو حضرت عیسیٰ کے نبی ہونے کی بابت بیان ہے
تواس سے یہہ ظاہر ہوا کہ نہ خدا کی ذات واحد مین تین اقنوم کا ہونا ثابت ہے
اور نہ اس ایک اقنوم مین جو کہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کی طرف عقیدہ رکہتے ہین
تین مرتبون یعنی بادشاہی و کہانت و نبوت کا جمع ہونا ثابت ہے بلکہ جسطرح
خدا کی ذات واحد مطلق ہے اسیطرح حضرت عیسیٰ مین بہی صرف نبوت کے مرتبہ کا
اطلاق ہے یہہ وہ راہ ہے جسکی تین شاخین ہوئی ہین ایک سیدہی راہ اور
دو داہنی اور بائین طرف ہین اگر سیدہی راہ پر کوئی چلنا چاہے تو تنگ ہے۔
یہہ راہ اور تہوڑی ہین جو اُسمین داخل ہوتی ہین کیونکہ یہہ راہ چلنے والونکو
بہشت تک پہنچاتی ہے اور اگر داہنے یا بائین طرف کی راہ پر کوئی مُڑے تو کشادہ ہے
وہ راہ اور بہت ہین جو اُسمین داخل ہوتے ہین کیونکہ وہ راہ چلنے والونکو
دوزخ تک پہنچاتی ہے جیسا کہ استثنا کے ۵ باب ۳۲ و ۳۳ مین لکہا ہے تم بالکل
اُسی راہ پر جو خداوند تمہارے خدا نے تمہین فرمائی (استثنا ۵ باب ۴-۹) چلو
چلو اور داہنی یا بائین کو نہ مُڑو انتہی - پس اسلامی عقیدے کے بموجب مسیح کی

رسالت اور خدا کی وحدانیت کا تو عیسائی علماء کو بھی ہر طرح اقرار ہے۔ اب عیسائی عقیدے کے بموجب تثلیث اور مسیح کی الوہیت کا ثبوت اسیطرح جسپر کہ اہل اسلام بھی اقرار کریں عیسائی علماء کے ذمہ ہے اور یہی بات اگر بسند آئی تو حجت تمام ہونے کے لئے کافی ہے۔

کلمیا ۸

کہ جسمین دو سکرمنٹ اور ایک بنیادی ہے

سکرمنٹ آ

قَالَ اللهُ تَعَالٰى جَلَّشَانُهُ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (سورۂ نساء رکوع ۲۲) اور نہین مارا اُسکو اور نہ صلیب دی اُسکو ولیکن شبہ ڈالا گیا واسطے اون کے۔

علماء عیسائی بالکل اسکا عقیدہ رکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰؑ نے صلیب پائی اور تین دن قبر مین رہکر پہر جی اُٹھے اور کئی بار حواریوں کو دکہائی دیئے۔

ا لیکن سب انجیلون کے پچھلے باب پڑہنے سے ثابت ہے کہ سوا گیارہ حواریون کے اور کسی نے مسیح کو پہر جی اُٹہا ہوا نہین دیکہا۔ چنانچہ اعمال ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ مین لکہا ہے کہ اُسکو (یعنی مسیح کو) خدا نے تیسرے دن اُٹہایا اور ظاہر کر دکہایا ساری قوم پر نہین بلکہ اُن گواہون پر کہ آگے سے خدا کے چنے ہوئے تہے یعنی ہم پر انتہی اور اعمال ۱۳ باب ۳۱ سے بہی ظاہر ہے کہ اُنہین حواریون کے سوا اور کسی نے نہین دیکہا اور سینٹ مرقس ۱۶ باب ۱۴ مین بہی گیارہ حواریون کا جنہون نے یہہ ماجرا دیکہا ذکر ہے

لیکن اول قرنتیونکی ۱۵ باب ۵ مین پلوس رسول فرماتے ہین کہ بارہون کو دکھائی دیا اور ظاہر ہے کہ اُسوقت بارہ حواری کہان تہے وہ یارہ ہوا ان تو مسیح کے آسمانپر چڑہ جانے کے بعد مقرر ہوا تہا تب تو چٹھی ڈالنے کی نوبت آئی ہنین تو زبانی مسیح سے پوچھ لیتے اعمال ۱ باب

بعد اسکے اول قرنتیونکو ۱۵ باب ۶ مین پلوس رسول فرماتے ہین کہ پانسو بہائیون سے زیادہ تہی جنہین وہ ایکبارہ دکھائی دیا انتہی۔ اس پانسو نے اُن باتون کو بہی جو اناجیل مین مسیح کے دکہائی دینے کی بابت لکہی ہین بالکل ثابت کردیا۔ انجیلونمین تو گیارہ کے سوا بارہ تک کا ذکر ہنین ہے کہ جنہون نے مسیح کو دیکہا مگر پلوس نے نہ صرف بیس تیس یا پچاس ساٹہہ بلکہ پانسو سے زیادہ کا ایکبارگی شمار لکہدیا اگرچہ پانسو تو کیا دو سو شاگرد بہی مسیح کے سب نہ تہے اعمال ۱ باب ۱۵ اور چونکہ انجیلونمین اسکا ذکر ہنین ہے اسلئے پلوس رسول کو اتنا فقرہ اور بڑہانا پڑا کہ اکثر اُنمین سے ابتک موجود ہین تاکہ معلوم ہو کہ اُن دیکہنے والونسے منکر پلوس نے یہہ بات لکہی مگر متی اور یوحنا اور پطرس وغیرہ دو انجیلون اور چند اصحاحات مشمولہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اُن پانسو مین نہ تہے جو اپنی تصنیفونمین اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی اُنمین نہ تہے تو اور کہانسے آئے جو پانسو سے زیادہ جمع ہوگئے اور لوقا اور مرقس جنہون نے بقول علماء عیسائی اپنی پلوس اور پطرس کے بتانے سے اپنی اپنی انجیلین لکہین اور اعمال کی کتاب اُنہون نے بہی بارہ تک کا ذکر ہنین کیا چہ جائیکہ پانسو سے زیادہ اور خاصکر لوقا نے بقول علماء عیسائی پلوس ہی سے دریافت کرکے مسیح کا حال لکہا اور تو بہی صرف گیارہ حواریون کے سوا کسی نے بہی بارہ تک کا نام ہنین لکہا ہے اور وہی لوقا کتاب اعمال مین پطرس کا قول ۱ باب ۲۱ و ۲۲

مین اور پلوس کا قول ۱۲ باب ۲۱ مین لکھتا ہے کہ سوا حواریونکے جو کہ صرف گیارہ تھے اور کسی نے مسیح کو بھی اُٹھا ہوا نہین دیکھا اس سے یہ ساری باتین مصلوبی مسیح اور پھر جی اُٹھنے وغیرہ کی صاف ظاہر ہین۔ یعنے جبکہ جی اُٹھنا ثابت نہین ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہوگئی کیونکہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہین اسکے سوا جبکہ جی اُٹھا ہوا دیکھنے والے یہان پانسو ہوتے گواہ اگر ہوگئے تو مصلوبی جبکی وقوع سے بیشتر سب شاگرد بھاگ گئے تھے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے اور یہہ جو لکھا ہے کہ یوحنا سے زیادہ مسیح کے شاگرد ہوگئے تھے (یوحنا ۴ باب ۱) تو وہان کچھہ شمار نہین لکھا ہے اور اسکے سوا بہت شاگرد برگشتہ بھی ہوگئے تھے حضرت عیسیٰ کے سامنے ہی (یوحنا ۶ باب ۶۶) اور اعمال ۱ باب ۱۵ مین جو شمار شاگردونکا لکھا ہے یہہ مسیح کے عروج کے بعد کا ذکر ہے اس لئے اُس شمار سے ہرگز زیادہ نہ تھے۔

پھر یہہ کہ تھوما جو مسیح کے اور رسولون پر ظاہر ہونے کے وقت حاضر تھا اس امر مین اسقدر کم اعتقاد تھا کہ اُس نے اِس مقدمہ مین اور شاگردونکی گواہی بھی نہ مانی اور کہا کہ جبتک مین آپ اُسے نہ دیکھون اور نہ ٹٹولون تب تک کبھو یقین نہ کرونگا یوحنا ۲۰ باب ۲۴ و ۲۵ پس جبکہ تھوما نے اپنے ساتھی رسولون کو سچا نہ جانا تو اس زمانہ کے لوگونکو کب سے مان لینا چاہیے جبتک اُسے اپنی آنکھہ سے نہ دیکھہ لیں ؛

ولادت یہودی یوسیفس مورخ ۳۷ء مین ہوئی اُسکی کتاب مین جناب مسیح کی نسبت یہہ فقرہ مرقوم ہے کہ جناب مسیح ایک دانشمند آدمی تھے اُنسے معجزات اور خرق عادات ظہور مین آئے وہ مصلوب ہوکر مدفون ہوئے اور پھر قبر سے زندہ ہوکر آسمان پر تشریف لیگئے انتہی۔ ڈاکٹر ہاسلم نامی عالم و فاضل

اپنی کتاب لیٹرس ٹو دی کلرجی کے صفحہ ۲ خط ۱۶ امین لکھتے ہین کہ جب مورخ مذکور کی کتاب مین یہہ فقرہ زمانہ کے لوگونکی نظر سے گزرا تو اُنکو اسمین شبہ ہوا کہ یہہ مورخ مذکور کا کلام ہے کیونکہ مورخ مذکور یہودی تہا اور یہودی حضرت مسیح مصلوب کے جانی دشمن ہین پس کسطرح وہ باوجود یہودی ہونے کے جناب مسیح کی نسبت ایسی شہادت جو اوسکے مذہب کے خلاف اور سراسر یہودیونکے باعث شکست ہو لکھہ سکتا تہا۔ بعد تحقیق معلوم ہوا کہ مورخ مذکور نے وہ فقرہ ہرگز نہ لکھا تہا بلکہ پادریون نے اپنے مذہب کی تائید کے لئے یہہ فقرہ بڑہا دیا ہے لہذا محققین نے اسبات کا پادریونپر الزام لگایا اول تو پادری صاحبون نے انکار کیا مگر آخر مین چونکہ محققین کے دلائل قوی تہی عاجز ہوکر اقرار کیا کہ ہم نے یہہ فقرہ مورخ مذکور کی کتاب مین لوگونکو اعتقاد دلانے کے لئے الحاق کر دیا ہے۔ ڈاکٹر لارڈنر۔ بشپ واربرٹن۔ ویانڈل۔ کلرک وغیرہ نے جو دین مسیحی کے معاون و مددگار ہین اسے تسلیم کیا ہے کہ بیشک یہہ فقرہ مورخ مذکور کے کتاب مین نتہا بلکہ پادریون نے پیچہے سے الحاق کر دیا ہے۔

۴ یوحنا ۲۰ باب ۱۴ مین لکہا ہے کہ مریم مگدلینی نے مسیح کی مصلوبی کے تیسرے دن مسیح کو کہڑے دیکھا پر نہ پہچانا کہ وہ یسوع ہے انتہی اور اسمین بھی بہت اختلاف ہے مثلاً لوقا ۲۴ باب ۴ و ۵ و ۶ مین لکہا ہے کہ مریم مگدلینی نے فرشتون سے یسوع کے جی اُٹہنے کا حال سُنکر شاگردونکو خبر دی تہی اور یوحنا ۲۰ باب ۱۰ و ۲ و ۱۴ سے ظاہر ہے کہ مریم مگدلینی کو خود مسیح کے جی اُٹہنے کی خبر نہ تہی بلکہ جبتک یسوع کو نہین دیکہا تہا وہ جانتے تہے کہ یسوع کی لاش کوئی اور اُٹہا لیگیا ہے اور جب یسوع کو دیکہا تب بہی اُسے نہ پہچانا بلکہ سمجہی کہ کوئی باغبان ہے فقط اور اسمین بہی اختلاف ہے۔ مرقس ۱۶ باب ۹ مین ہے کہ یسوع قبر سے جی اُٹہنے کے بعد پہلے مریم

مریم مگدلینی کو دکہائی دیا اور لوقا ۲۴ باب ۱۳ اور ۲۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ دو مردونکو پہلے یا شمعون کو پہلے دکہائی دیا متی ۲۸ باب ۹ مین ہے مریم نے یسوع کو دیکہا اُسکے قدم پکڑے اور یوحنا ۲۰ باب ۱۷ مین ہے کہ یسوع نے کہا مجھکو مت چہو کیونکہ مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا -

پہر یوحنا ۲۰ باب ۱۲ مین ہے کہ مریم نے دو فرشتے یسوع کی قبر مین بیٹھے دیکھے اور لوقا ۲۴ باب ۴ مین ہے کہ دو شخص اپنے پاس کہڑے دیکھے اور مرقس ۱۶ باب ۵ مین ہے کہ ایک جوان کو سفید پوشاک پہنے ہوئے قبر مین بیٹھے دیکھا اور متی ۲۸ باب ۲ مین ہے کہ ایک فرشتے کو قبر کے باہر پتہر پر بیٹھے دیکہا - اب دیکھئے کہ ایک بات چار انجیلون مین چار طرح پر لکھی ہے -

۲۳ پہر یہہ جو لکہا ہے کہ عورتین خوشبوئیان لیکر یسوع کی لاش پر تیسرے دن لگانے آئین مرقس ۱۶ باب لوقا ۲۴ باب یہہ سراسر غلط ظاہر ہے کیونکہ سپاہی رومی سپاہیونکا پہرہ قبر پر بیٹھا ہوا تہا اور اسکے سوا قبر کے منہ پر ایک بڑا پتہر رکہا اور اُسپر مہر کی متی ۲۷ باب ۶۰ و ۶۶ اور رومن تفسیر اسکا تصاحب متی ۲۸ باب ۱۵ آیت پر صفحہ ۲۳۲ - ایسے حال مین یہہ عورتین کیونکر امید رکہتی تہین کہ لاش پر عطر لگانے پاوینگی کیا وہ ایسی بیعقل تہین اور رومی فوج مین یہہ قانون تہا کہ جو کوئی سپاہی اپنے پہرہ پر سو جائے تو قتل کیا جائے رومن تفسیر اسکا تصاحب متی ۲۸ باب ۱۴ آیت پر پہر اگر کوئی یہہ سمجھے کہ اُنہین مسیح کے جی اُٹھنے کا یقین تہا تو یہہ بات ہرگز کسی انجیل سے ثابت نہین ہے اور مرقس ۱۶ باب ۳ مین جو لکہا ہے اور اُسمین (یہہ عورتین) کہنے لگین کہ ہمارے لئے اس پتہر کو قبر کے دروازے پر سے کون ڈہلکا وے گا انتہی اس سے یہہ شبہہ بالکل رفع ہو سکتا ہے یعنے اگر اُنہین یقین ہوتا کہ یسوع زندہ ہو گیا تو پہر

ڈہلکانیکی بابت فکرمند ہونیکا کیا سبب تہا بلکہ قبر پر جانا کیا ضرور تہا کیونکہ زندہ ہونے کی بعد یسوع کو پہر قبر سے کیا علاقہ تہا چنانچہ لوقا ۲۴ باب ۲ — ۱۱ اور خاصکر یوحنا ۲۰ باب ۲ کو دیکہا چاہیے اور متی ۲۷ باب ۶۳ اور ۱۲ باب ۴۰ مین جو مسیح کا قول لکہا ہے کہ مین تین دن زمین کے نیچے رہونگا اسکے اس سے شاید مراد یہہ ہے کہ مسیح نے تین برس زمین پر نبوت کا کام کیا بعد آسمان پر اوٹہالئے گئے کیونکہ صرف دو رات اور ایکدن مسیح انجیل کے بموجب قبر مین رہے تہے کیونکہ نبیونکا ایک دن ایک سال سے مراد ہے دیکہو حزقیل ۴ باب ۶ تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لدہیانہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۳ مین جسے پہلے ڈاکٹر جان نکدول صاحب نے تصنیف کیا اور ۱۸۳۵ء مین چہپی لکہا ہے کہ اکثر عالمون نے کلام الہی کی تفسیر مین ایکدن کو ایک برس تصور کیا ہے اور قدیم یہودی اور سب مسیحی عالم بہی اسی شمار مین متفق ہین انتہے

پہر مسیح کی مصلوب ہونیکے وقت کا بہی کچہہ ٹہکانا نہین ہے مرقس ۱۵ باب ۲۵ مین لکہا ہے کہ تیسرا گہنٹا یعنے نو بجے اور یوحنا ۱۹ باب ۱۴ مین ہے کہ ۶ بجے یعنے صبح کے وقت صلیب دے ایک کتاب سلس آناسٹس کرونالاجیکا مین جو کہ لاطینی ہے اوسکے ۸ باب صفحہ ۲۴۹ مین لکہا ہے کہ اسطرح انہون نے سدا (یعنے مریم) کے بیٹے سے کیا کہ اونہون نے آدمیونکو دوسرے کمرے مین چہپاکر کہڑا کیا اور پہر گواہی دین اور فصح کے دن شام کیوقت اونہون نے اوسے صلیب پر لٹکایا اور متی سے معلوم ہوتا ہے کہ عید فسح کی وقت یعنے پہر دن چڑہی کی بعد جو برہ ذبح کرنے کا وقت تہا صلیب پر کہنچا کیونکہ دوپہر سے لیکر تیسرے پہر تک تمام ساری زمین پر اندہیرا چہا گیا تہا متی ۲۷ باب ۴۵ مگر یہہ اندہیرا چہا گیا جو لکہا ہے شاید اوسدن کچہہ ابر آگیا ہوا ور یہہ جو لکہا ہے کہ قبرین کہل گئین اور مردے

بھی اوٹھے اسکا بالکل اعتبار نہین کیونکہ اسکا کوئی سبب نہین ہے اور اگر ایسا
ہوتا تو حضرت عیسیٰ کی قبر پر پہرہ نہ بٹھایا جاتا یہہ سمجہہ کر کہ جسنے مردونکو قبر سے زندہ نکالا
وہ آپ سپاہیونکی حفاظت سے کب قبر مین رہیگا مگر پہرہ تو صرف اسلئے تہا تا کہ کوئی
لاش کو چُرا نہ لیجائے چنانچہ جسے عیسائی مسیح کا پہر زندہ ہونا سمجھتے مین یہودیونمین اُس
مصلوب کی لاش چوری ہوجانا مشہور ہے متی ۲۸ باب ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ اور اگر
مصلوبکی وقت یہہ معجزے ظاہر ہوئے ہوتے تو یہودی فوراً معلوم کر لیتے کہ یہہ
مسیح موعود ہے
اور شاگرد تو مسیح کی گرفتاری کے وقت سب بہاگ گئی تہے یہہ دیکہا کسنے کہ
زمین کانپی اور پتہر تڑک گئی اور لاشین قبر والے جی اوٹہہ کر نکل آئین اور اندہیرا
چہا گیا وغیرہ اگر انجیل یوحنا کی بموجب یوحنا اُسوقت حاضر تہا تو یوحنا نے ان
باتونکا مطلق ذکر نہین لکہا ہے اور متی نے جو حاضر نہ تہا یہہ سب عجائبات
کہانسے دیکہی — اسکی بابت پاینیر اخبار انگریزی مطبوعہ جون و جولائے ۱۸۹۱ء
مین سے کسی ایک مین ایک عیسائی عالم کا قول مینے دیکہا وہ ڈہونڈا قولہ ایک اور
ایسا ہی مضمون ہے جسے ناظرین پڑہے ہوئے سمجھہ جائین کہ جعلی ہے یہہ ہے
انجیل متی مین اور صرف اسی مین ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی جان دی قبرین
کہل گئین اور بہت مردے نکل آئے اور لوگونکو شہر مین نظر آئے کیا یہہ سچ
ہے اور تعلیمات عیسیٰ کو بغیر چہوڑ ہٹا کئے یہہ سچ ہو سکتا ہے یہہ صریح جہوٹہہ ہے جب
خیال کیجئے کہ ایک حواری نے لکہا ہے کہ وہ جسم جو بربادی مین دفن ہوا سلامتی
مین اوٹہیگا وہ مردے جو قبر سے نکلے ہونگے پہر اونمین نجا سکے ہونگے اب تک
ہمارے ہی ساتہہ زمین پر ہونگے مگر ایوب مین لکہا ہے کہ کوئی انسان قیامت
سے پہلے اوٹہہ نہین سکتا (ایوب ۷ باب ۹ و ۱۰) اب یہان سے صاف

ظاہر ہے کہ کسطرح یہہ آئتین ۵۲ و ۵۳ (متی ۲۷ باب کے) بیموقع ہوئین اور کسطرح انکا سلسلہ مضمون ۵۱ و ۵۴ سے قطع ہو گیا موقع یون تہا کہ ۵۱ مین زلزلہ کا بیان اور ۵۴ مین صوبہ دار کا اس واقع پر حیران ہونا یہہ دونون باقی آئتین مصنوعی رہگئین مگر ہم لوگ انہین صرف سچی ہی نہین جانتے بلکہ کوششین مین کہ ایک اور جہل بائتاتقین کراکے جہالت بڑہا رہین انتہے

پہر اگر مصلوبیکے وقت آفتاب سیاہ ہو جاتا تو پلاطوس اوسیوقت مسیح کا رتبہ پہچانکر یہودیونکو خوب سزا دیتا اور جبکہ اوسکی جورو نے بہی رات کو کچہہ خوفناک خواب دیکہا تہا تو اندہیرا چہاجانیکے وقت بالکل اوسے مسیح کے رتبہ کا یقین ہو جاتا متی ۲۷ باب ۱۹

پہر لوقا ۲۳ باب ۲۶ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲ مین لکہا ہے کہ مسیح کی صلیب شمعون قرینی پر رکہکر چلے تہے اور یوحنا ۱۹ باب ۱۷ مین لکہا ہے کہ یسوع نے آپ اپنی صلیب اوٹہائی تہی

پہر متی ۲۷ باب ۴۴ مین ہے کہ دو چور صلیب پر مسیح کو برا کہتے تہے اور لوقا ۲۳ باب ۳۹ سے ۴۳ لکہا ہی کہ ایک چور برا کہتا تہا اور دوسرا اچہا

پہر کتبہ جو یسوع کی صلیب پر لگایا گیا تہا اوسکی عبارت یوحنا ۱۹ باب ۱۹ مین یہہ لکہی ہی یسوع ناصری یہودیونکا بادشاہ اور متی ۲۷ باب ۳۷ مین لکہا ہے یہہ یسوع یہودیون کا بادشاہ ہی انتہے یعنے ناصری کا لفظ نہین ہے اور مرقس ۱۵ باب ۲۶ اور لوقا ۲۳ باب ۳۸ مین یسوع کا لفظ مطلق نہین ہے

پہر متی ۲۶ باب ۵۶ مین ہے کہ سب شاگرد اوسے چہوڑکر بہاگ گئے اور اسیطرح مرقس ۱۴ باب ۵۰ مین ہے تب وے اوسے چہوڑ کر بہاگ گئے اور لوقا ۲۳ باب ۴۹ مین لکہا ہے عورتین وغیرہ مسیح کے صلیب پانیکے وقت دور سے کہڑے

دیکھہ رہی تہین اور یوحنا ۱۹ باب ۲۵ مین ہی کہ یہہ سب صلیب کے پاس کہڑے
تہین یہان تک کہ مسیح نے اپنی ماکو ایک شاگرد کی ما فرمایا اور اوسے سپرد کیا
اور حضرت عیسیٰ کی گرفتاری کا بہی صحیح بیان اناجیل مین پایا نہین جاتا چنانچہ متی
۲۶ باب ۴۸ و ۴۹ مین لکہا ہے کہ یہوداہ اسکریوطی نے اپنے ساتہی پکڑنیوالونکو
عیسیٰ کی پکڑنیکے لئے یہہ نشان بتا دیا تہا کہ جسے مین چومون اوسیکو پکڑ لینا اور ایسا
ہی کیا اور یوحنا ۱۸ باب ۴–۸ لکہا ہے عیسیٰ نے خود آگی بڑہکر دو بار اپنی پکڑنیوالون سے
کہا کہ تم کسی ڈہونڈہتے ہو مین یسوع ہون اور وے یہہ سنکے پیچہے ہٹے اور زمین
پر گر پڑی اور آخرکار حضرت عیسیٰ نے جب آپ اپنے کو خوب پہچنوایا تب گرفتار کیا
اور لطیفہ یہہ کہ اگر عیسیٰ مین بعد مصلوبی بہی اوسیطرح انسانیت موجود ہے جیسے
کہ دنیا مین تہی تو قربان کون چڑہا جسکی شرط یہی ہے کہ ہقدر خون بہایا جائے
جسمین موت آئے اور موت صرف مخلوق کے لئے ہے نہ خالق کے لئے اور مصلوب
کون ہوا کہ چہیدنے کے وقت خون اور پانی اوسکی پسلی سے نکلتا تہا جو کہ
خاص انسانیت کے نشان ہین نہ یہہ کہ الوہیت کے اور عیسائیونکے گناہونکا
کفارہ کہان گذرا کیونکہ لکہا ہے کہ انسان کے خونکا بدلا انسان ہی سے لیا جائیگا
(احبار ۲۴ باب ۱۷ و ۲۱ خروج ۲۱ باب ۱۲ پیدایش ۹ باب ۶) یعنے اگر انسانیت
مصلوب اور مفقود نہین ہوی تو انسان کے گناہونکا کفارہ کیا گذرا لیکن اس عیسائی
عقیدہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمانپر اوٹہائے گئے اور وہی جسم اونکا اب
بہی موجود ہے جو دنیا مین تہا اور وہی انسانیت بہی جو دنیا مین تہی نہ قربان چڑہے نہ
مصلوب ہوئے نہ کفارہ گذرا
استثنا ۲۱ باب ۲۳ مین لکہا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکایا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے
اور گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکہا ہے کہ وہ (یعنے مسیح) ہمارے بدلے لعنتی ہوا

کہ کبھی پر لٹکایا گیا فقط اس آیت کو اگر غیر الحاقی سمجھین تو اوسکا مطلب بہت مشکل
ہے کیونکہ خدا اپنے برگزیدون خصوصاً انبیا رمین سے کیسکو اگر ملعون اور بدکار (مرقس ۱۵
باب ۲۸ لوقا ۲۲ باب ۳۷) اور گناہ مجسم (۲ قرنتیونکا ۵ باب ۲۱) کرے تو اوسے
اپنے ہی نجات سے نا امید ہونا چاہیے نکہ وہ اورونکے نجات کا وسیلہ ہو اور پیدایش
۳ باب ۱۴ مین خدا نے سانپ کو کہ شیطان جس سے مراد ہے ملعون کہا ہے اس
سے اور استثنا کی ۲۱ باب ۲۳ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے حضرت عیسیٰ
کو ضرور صلیب پانے سے مغفور کہا کیونکہ اگر یہہ آیت صحیح ہو تو مسیح کی مصلوبی غلط
ہو جائیگی اور اگر وہ بات صحیح ہو جو گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکھی ہے تو پیدایش اور استثنا کی یہہ
دونون آیتین بلکہ تمام توریت غلط ہو جائیگی کہ جسمین قربانی گذرانے کے احکام نہایت
تاکید اور تہدید کے ساتھہ لکھے ہین کیونکہ اکثر عیسائی مسیح کی مصلوبی پر بہروسہ کرکے
قربانی مطلق نہین گذرانتے ہین پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کے
روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے (اول قرنتیونکا ۱۲ باب ۳)
متی ۲۸ باب ۱۵ مین جو لکھا ہے کہ یہہ بات آج تک یہودیون مین مشہور ہے
انتہے اسکی تفسیر مین ہنکا صاحب مفسر رومن نے صفحہ ۲۳۲ مین یون لکہا ہے
کہ جب تک کہ متی نے اس صحیفے کو قریب تیس برس مسیح کے جی اوٹھنے کے بعد
لکہا بلکہ بہت دن اسکے پیچھے ہی یہودی لوگ اس جہوٹہہ پر مستعد رہے (یعنے
یہہ کہ مسیح کی لاش کو لوگ چرا لیگئے) بعد اسکے صفحہ ۳۳۲ مین اوسی تفسیر کے لکہا
ہے ہان البتہ سیکڑون برس بعد بعضے برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور ہی
فیلسوفی کے وہم مین گرفتار ہو کر کہنے لگے کہ خدا نے یسوع کو اوس وقت اوٹہا لیا
اور یہودیون کے ہات مین ایک اوسکا شبیہہ دیا کہ وہی مصلوب ہوا انتہے
از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب جلد اول چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۴۶ء صفحہ

۲۲۳ کالم اول تفسیر متی ۲۸ باب ۱۵
رومن اخبار کوک عیسوی مطبوعہ امریکن میتہوڈسٹ مشن پریس لکہنو یکم مارچ ۱۸۷۶ع
جلد ۸ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۹۰ کالم تین مین پادری جی ایچ مسور صاحب لکہتے ہین کہ چونکہ ارادہ
تہا کہ اوسکی لاش صرف دو تین روز یوسف کی قبر مین رہی اغلب ہے کہ ہم نے
یہہ سوچا کہ اور شاگرد مجہہ سے پیشتر آکر اوسے لیگئے اور اب مین نہین جانتی ہون
کہ وہ لاش کہان ہے انتہے
لوقا اور مرقس اور متی مین لکہا ہے کہ مسیح کی صلیب شمعون قرینی پر رکہہ کر صلیب دینے
لیچلے تہے اور دستور یہہ تہا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیچلتا تہا
دیکہو رومن تفسیر اسکا تصاحب متی ۲۷ باب ۳۲ پر صفحہ ۲۲۳ کالم اول
اور قران مجید کے اوس ترجمہ مین جسپر علماء عیسائی نے اپنے طور کا حاشیہ لکہا
اور پریسبٹیرین مشن پریس الہ آباد مین ۱۸۴۴ع کو چہاپا ترجمہ سورہ ال عمران آیت ۵۳
کے حاشیہ صفحہ ۸۳ مین لکہا ہے کہ زمانہ اسلام سے آگے عیسائیون مین باسلیدی
ایک فرقہ تہا جو خیال کرتے تہے کہ مسیح آپ مصلوب نہوا پر شمعون ایک قرینی اوسکے
عیوض پکڑا گیا اور مصلوب بہی ہوا پہر سرنہتی اور کارپوکریتی اور دوسیتی تین فرقے
تہے جو زمانہ اسلام سے پیشتر یہی خیال کرتے تہے انتہے تمت کلامہ پس ان تین
انجیلون اور ان چار عیسائی فرقون سے کہ جنمین لاکہون عالم و فاضل و تواریخ
دان ہونگے اور حضرت عیسٰے کے عروج کے بعد انہین دنون مین موجود تہے
ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہہ کہ حضرت عیسٰے یہہ سب باتین
علماء عیسائی کو قران مجید کا ترجمہ پڑہ کر کہولدینے پڑین ورنہ اور کتابین جسقدر کہ
ہندوستان مین آکر تصنیف کین اونمین ایسی باتونکا ذکر تک نہین ہے مگر جب
قران مجید کا ترجمہ دیکہا تب سمجہہ گئے کہ اب خدا کے سامہنے کوئی بہید چہپا نہین

سکتا لاچار ہوکر صاف صاف کہدینے پڑا اور قران مجید کے اوسی رومن ترجمے کے
حاشیہ مین حضرت ابراہیم کا بتونکو توڑنا اور نمرود کا حضرت ابراہیم کو آگ مین پہینکنا بہی
اسی توریت کے بموجب کہدینے پڑا دیکہو حاشیہ رومن ترجمہ قران صفحہ ۲۶۵ و ۲۶۶ اور
اس آگ مین پہینکنے کا مفصل بیان اوس عبرانی کتاب مین بہی ہے جسکا نام سفر حی شار
ہے مگر اور جسقدر ترجمے اجتک توریت کے اون ملکونمین مشہر کئے اونمین سے کسی
مین بہی ان باتونکا ذکر تک نہین کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ جو کچہہ مخالفت قران مجید
کی توریت وغیرہ سے پکار رہے ہین یہہ سب انہین کی مخالفت پر دلیل ہے
اور قران مجید دراصل توریت وغیرہ سے بالکل مطابق اور موافق ہے بشرطیکہ
توریت وانجیل اصلی اور صحیح ہو

گناستی فرقہ کے عیسائیونکا یہہ قول تہا کہ دنیا مادہ سے پیدا ہوئی اور مادے کے
لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادے سے پیدا نہوا تہا اسلئے مصلوب
نہین ہوسکتا کیونکہ اوسکا جسم تہا ہی نہین چنانچہ تعلیم الایمان چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۹ء
صفحہ ۱۳۶ مین لکہتے ہین کہ اگلے زمانہ مین ایک فرقہ نے یہہ گمان کیا کہ مسیح کا حقیقی
جسم نہتا اور نہ وہ پیدا ہوا نہ اوسنے دکہہ اوٹہایا پر اوسکا جسم ایک مجازی طور پر تہا
جیسا کہ فرشتے اکثر اوقات انسانیت کو اختیار کر لیتے تہے یا جیسا کہ روح کبوتر کی
مانند اوتری تہی چنانچہ محمد صلعم نے بہی اسی تعلیم کو اختیار کرکے اپنے تابعین کو
تلقین کیا کہ مسیح خود نہین مارا گیا انتہے اور دیکہو رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ فرالوبر
۱۸۵۶ء صفحہ ۹۶ دین حقکی تحقیق مصنفہ پادری آہتہ صاحب وغیرہ مطبوعہ الہ آباد
ارفن پریس ۱۸۶۶ء صفحہ ۸۸ مین ہے کہ عیسی مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہندوستنے
مین بولا مٹی کی چڑیا بنائین اور بہت دیونکو بند بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا
اوسکے عیوض مصلوب ہوا یہہ باتین اوسنے (یعنے حضرت صلعم نے) نامعلوت

کے قصّے سے نکالین جنکو دو تین شخصون نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد بنایا اسّے
اور برنباس کی انجیل مین مسیح نے اپنی مصلوبی کا بطلان صاف بیان کر دیا ہے
کہتے ہوئے کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت کے سبب میری تضحیک ہو جاے اور
ہر شخص یہہ گمان کرے کہ مین صلیب پر چڑھایا گیا پر یہہ سارے ہتک اور ہنسا سے
محمد رسول اللہ صلعم کے آنے تک رہیگی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک ایماندار
کو اس غلطے سے آگاہ کریگا اور یہہ دہوکہا لوگونکے دل سے اوٹہا دیگا انتہے ترجمہ
قران شریف مصنفہ سیل صاحب صفحہ ۴۳

کتاب سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تیمپر کا انگریزی زبان سے اردو زبان مین
حسب الحکم لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی مطبوعہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۰۲ مین لکہا ہے
کہ (مسلمان) انکار کرتے مین کہ عیسیٰ کو سولی نہین ملے اور مطابق مسلکون نصاریٰ
کے جو اپنے مذہب سے زمان گذشتہ مین برگشتہ ہو گئے تہے کہتے ہین کہ عیسیٰ
یہودیون سے بچکر چوتہے آسمان پر جانشین ہین انتہے اس سے ثابت ہوا کہ
جو مسلمانونکو مسیح کے مصلوب نہونیکی بابت دعویٰ ہے عیسائی عقیدہ ہی
ہے گو وہ برگشتہ عیسائی کہلائے جاتے ہین اور شاید یہہ عقیدہ ہی کہ مسیح نے
صلیب نہین پائی اون عیسائیونکے برگشتہ سمجہے جانیکا سبب ہوا ہوگا اور اگر
ایسا ہی ہے تو ضرور نہین کہ اس زمانہ کے عیسائیونکا عقیدہ جو اونسے سیکڑون
برس پیچہے ہوئے ہین سچا ہو اور اون قدیم عیسائی محققونکا عقیدہ اسلئے کہ مسیح
کو انکے عقیدہ کے موافق نہین سمجہتے تہے باطل سمجہا جائے بلکہ شاید اونہین کا
عقیدہ درست ہو اور اونہین برگشتہ سمجہنے والونکی راے خطا پر ہو اور اسکے
سوا صرف وہی برگشتہ عیسائی نہین جنہون نے چوتہے آسمان پر مسیح کا ہونا بیان
کیا اور بہی برگشتہ عیسائی ہین جنکا اسکاٹ صاحب رومن مفسر نے ذکر کیا ہے

کہ جنہون نے مسیح کی شبیہہ کا مصلوب ہونا بیان کیا اور اونکے سوا وہ چار فرقے
سرنتھی وغیرہ جنہون نے مسیح کے عوض شمعون قرینی کا مصلوب ہونا بیان کیا ہیہ
کناستی فرقے کے عیسائی ان سب کے سوا ہین
پیدائش ۳ باب ۱۵ امین جو لکہا ہے کہ عورت کی نسل سانپ کے سر کو
کچلیگی اور اسی عیسائی علماء مسیح کے مصلوبی اور کفارہ کے پیشین گوئی جانتے
ہین اسکی بابت پادری اگستس براڈ ہیڈ صاحب دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۱۹
مین لکہتے ہین کہ عورت کے نسل کی بابت یہہ نہین بیان ہوا کہ ایک خاص شخص
جو عورت کی نسل اور انسان کا بیٹا کہلائیگا سانپ کے نسل سے لڑیگا اور اون
سبہونکو جنکے واسطے وہ لڑتا ہے بچائیگا مگر مکاشفہ کے رو سے یہہ بات رفتہ رفتہ زیادہ
صاف و روشن ہوگئی اتہے

اس سے ظاہر ہے کہ نہ آیت مذکور مین کسی خاص شخص کا ذکر ہے اور نہ اگلے
زمانون مین کسیکا یہہ عقیدہ تہا مگر رفتہ رفتہ عیسائیون نے یہہ مطلب پیدا کر لیا
کہ جسکا کچھہ اعتبار نہین

سکرمنٹ ۲

۱۴
میری دانست مین حضرت علیہ السلام کی مصلوبی ثابت کر کے جو عیسائی اپنے گناہونکا
کفارہ سمجھتے ہین اگر ایسا ہوتا ہی تو اوسکا نفع صرف قربانی گذراننے والے یعنے
یہودا اسکریوطی کو پہنچتا یا صرف باتین بنانیوالونکو در حالیکہ جو قربانی گذرانتا ہے
خاص اپنی ہی لئے گذرانتا ہے پس ہر عیسائی جب تک مسیح کا گرفتار کروانیوالا
آپکو ثابت نکرے تب تک اس قربانی اور کفارہ مین حصہ دار کیونکر ہو سکتا ہے
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۲۵ مین پادری اگستس براڈ ہیڈ صاحب فرماتے ہین
کہ کاہنونکو لازم تہا کہ پہلے اپنے لئے قربانی گذرانین اسلئے یعنے یہہ کاہنون مین

دستور تہا متی ۲۶ باب ۲۴ مین مسیح نے یہودا اسکریوطی کی بابت فرمایا اوس شخص پر افسوس جسکے ہاتہون ابن آدم گرفتار کروایا جاتا ہے اگر وہ شخص پیدا نہوتا اسکے لئے بہتر تہا اس سے کفارہ کا فائدہ صاف جاتا رہا یعنے اگر یہہ کفارہ یعنے مسیح کی صلوبی فائدہ عام کے لئے تہی تو یہوداہ بڑی اجر کا مستحق ہے کہ جسکے بات سے اسقدر فیض جاری ہوا اور یہوداہ سکریوطی کو حضرت عیسٰی نے اون بارہ تخت نشینون مین فرمایا تہا اگر وہ ایسا گنہگار ٹہرا تو قیامت کے دن تخت نشین کیونکر ہوگا متی ۱۹ باب ۲۸- اور حضرت عیسٰی نے اوسے انجیل سنانی کو بہیجا تہا متی ۱۰ باب ۴- اور یہوداہ اسکریوطی کو معجزہی دیکہانیکی قوت حاصل تہی متی ۱۰ باب ۱- اور جبکہ کفارہ ایمانداروںکی گناہ معاف ہونیکی لئے تہا تو یہودا کیونکر برا ٹہرا جو اوس کفارہ کا بانی اور مسیح پر ایمان بہی لاچکا تہا اور یہہ انصاف کیونکر ہوا جبکہ ہزارون کی نجات کے لئے وہی شخص جو نجات کا باعث تہا گنہگار ٹہرایا گیا اور صرف یہوداہ کے گنہگار ہونیکے سبب اورونکو نجات ملی اور یوحنا ۶ باب ۷۰ مین مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کو شیطان فرمایا مگر یہہ عجب شیطان ہی کہ جسنے بہشت کا دروازہ تمام خلقت کے لئے کہولا اور اگرچہ مسیح کو اوسکا شیطان ہونا معلوم تہا تو بہی اوسے اپنی اور اپنی شاگردون کے ساتہہ نبا رہنے دیا ایک شیطان حضرت آدم کے بہشت سے نکالی جانے کا باعث ہوا تہا اور یہہ دوسرا شیطان اولاد آدم کے بہشت مین جانے کا باعث ہوا گویا بہشت سے نکالنا اور بہشت مین لیجانا شیطانون ہی کے اختیار مین ہوگیا ہے لیکن خزینہ بیت المال لقمہ مساکین است نہ طعمۂ اخوان الشیاطین غالباً جسطرح سانپونکے ڈسے ہوئے لوگ اوس پیتل کے سانپ پر نظر کرکے چنگے ہوجاتی تہے (گنتی ۲۱ باب ۹ یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵) اسیطرح اوس پرانے سانپ (پیدایش ۳ باب ۱-۴) یعنے شیطان کے فریب سے بہشت سے نکالی ہوئی

کی نسل شیطان ہی کی تدبیر سے پہر بہشت میں گئے فقط اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ
شیطان کے بگاڑے ہُوؤں کو شیطان ہی کی فرمانبرداری سے نجات ملیگی جس
طرح راحاب فاحشہ جہوٹہہ بولنے سے مقبول ہوگئے یہہ عیسائی تعلیم دل کی پاکیزگی
کے لئے کافی ہے پہر یہہ کہ مسیح کی مصلوبی اگر ہر ایک عیسائی کی اوس عمر تک کا کفارہ
معصیت ہی کہ جب تک وہ ایمان نہین لایا تہا تو باقی عمر مین ایمان لانیکی بعد جو
اوس سے گناہ ہوئے اون گناہون کے لئے قربانی گذرانا چاہئے اور جب
قربانی گذرانی تو اسیطرح وہ اپنے پہلے گناہون کے لئے ہی قربانی گذران سکتا تہا
مسیح کی قربانی کی تخصیص کہان رہی اور اگر انسان کی تمام عمر کے گناہونکا مسیح کی
قربانی کفارہ ہے تو پہر دینے ریاضت اور اتوار کے دن عبادت اور نیک
اعمال بیفایدہ سمجہے جاینگی کیونکہ جب تمام عمر کی گناہونکا ایک مقبول اور مغز کفارہ
گذر چکا ہے تو پہر دینکی بابت کوئی اپنے اوپر کسیطرح کی تکلیف کیا ضرور سمجہیگا لیکن
عبرانیونکے ۱۰ باب ۲۶ مین لکہا ہے اگر بعد اسکے کہ ہم نے سچائی کی پہچان حاصل
کی ہے جان بوجہہ کر گناہ کرین پہر گناہونکے لئے کوئی قربانی باقی نہین ہے
اسلئے یہہ عیسائیونکے لئے بہت مشکل مقام ہے کیونکہ کوئی ایسا نہین جسنے عیسائی
ہونے کے بعد پہر کوئی گناہ نکیا ہو اور اسکے بعد اوسے اپنے گناہون کی
معافی کا کوئی وسیلہ نہین ہے اور جان بوجہہ کر گناہ کرنا انجیل کی تعلیمات سے
واقف ہونے اور پہر ایکدفعہ ہی جہوٹہہ بولنے یا زنا کرنے وغیرہ سے ثابت ہے
متی ۲۵ باب آئہہ ۴۱ – رومیونکا ۲ باب ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ – اور اسیطرح پادری
فانڈر صاحب کا قول اختتام دینی مباحثہ مین صفحہ ۸۲ کے آخر و ۸۳ کے
شروع تک دیکہنا چاہئے

پہر یہہ کہ اگر حضرت عیسےٰ مین الوہیت اور انسانیت دونون کمال کے ساتہہ

نہین توجبکہ عیسائی عقیدہ کیموافق حضرت آدم کی اولاد مین کوئی بیگناہ نہین ایک بہی نہین رومیونکا ۳ باب ۱۰-۱۲ - تو یوحنا اسطباغی کے پاس مسیح کا بپتسما لینے کو جانا کیا ضرور تہا کیونکہ یوحنا صرف توبہ کا بپتسما دیتے تہے اور توبہ خاص گنہگارون کے لئے لازم ہے فرشتے جو بیگناہ ہین اونمین سے کوئی بہی حضرت یوحنا بپتسما دینیوالے کے پاس بپتسما لینے نہین آیا متی ۳ باب ۲ مرقس ۱ باب ۴ و ۵ - ان دونون عیسائی دلیلون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابن آدم یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہی جو کہ انسان ہو کر گناہ سے پاک نہین ہو سکتے ایوب ۲۵ باب ۴ مین ہے اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیونکر پاک نکلتا ہے اسلئے پس باوجود حالت گنہگاری کے جو کہ ہر عورت سے پیدا ہونے کے لئے لاحق ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قربانی بیداغ (جیسا کہ اول پطرس ۳ باب ۱۸ اور رومیونکے ۳ باب ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے کہ راستباز نے ناراستون کے بدلے مین اپنے جان دی) کیونکر ہو سکتی ہے اور یہہ جو علماء عیسائی کہتے ہین کہ مسیح نے اسلئے بپتسما لیا تاکہ علانیہ اپنے کام پر مقرر ہو رومن تفسیر متی ۳ باب ۱۵ لیکن مرقس ۱ باب ۴ و ۵ میں صاف لکہا ہے کہ اپنے گناہونکا اقرار کر کے سب لوگ یوحنا سے بپتسما لیتے تہے اور اسکے سوا علانیہ کام پر مقرر ہونیکے لئے بپتسما لینیکی کیا حاجت تہی بلکہ ضرور تہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی نبی یا یوحنا اسطباغی کے ہات سے مسوح ہوتے جیسا کہ دستور تہا اول سموئیل ۹ باب ۱۶ اور ۱۶ باب ۱۳ اور ۲ سلاطین ۹ باب ۳ و ۶

پہر یہہ کہ تمام انسانونکا حضرت آدم کے گناہ مین شریک ہونا یہہ بات بہت محال عقل اور خلاف نقل ہے کیونکہ حضرت آدم نے ایک گناہ کے عوض جو سزائین پائین یعنے بہشت سے نکالا جانا اور موت پیدائش کے ۳ باب مین دیکہو اب وہ گناہ کہان باقی رہا جو اولاد آدم بہی سیکڑون پشت تک اوسکی سزا مین مبتلا ہو کیونکہ

اگر حضرت آدم نے اوس گناہ کی سزا نہ پائی ہوتی تو وہ گناہ باقی رہتا اور جبکہ اُس ایک گناہ کی دوہری سزا ہو چکی تو گناہ کہاں باقی رہا اور اگر باقی ہے تو اسیطرح قیامت تک باقی رہیگا کیونکہ توبہ کرنے اور مسیح پر ایمان لانے سے بہی تو موت سے نہین بچتے جسطرح حضرت آدم موت سے نہین بچے اور یہہ جو عیسائی علما سمجھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے تمام اولاد آدم علیہ السلام کے گناہ کا کفارہ ہے تو سمجھنا چاہئیے کہ جسطرح حضرت آدم علیہ السلام کے گناہ کے سبب سب بنی آدم کے لئے موت ہے چاہئیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاکر کوئی نہ مرتا پہر مسیح علیہ السلام کا کفارہ کیا کام آیا کیونکہ اوس اصلی گناہ سے آزاد ہونیوالونکی یہی پہچان ہے کہ بہشت مین رہنیوالونکی طرح موت سے بچین دیکہو بلکہ ولیس کے پلگیوس کا قول رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۱ مین اگر خروج ۲۰ باب ۵ کا یہہ مضمون کہ باپ دادونکی بد کاریان اونکی اولاد پر جو مجہسے کینہ رکہتے ہین تیسری اور چوتہی پشت تک پہونچاتا ہون اس بات کے لئے دلیل سمجہی جائے کہ حضرت آدم کی اولاد گناہ آدم مین شریک ہی تو سمجہنا چاہئے کہ صرف تیسری اور چوتہی پشت تک کا یہان ذکر ہے اور اولاد آدم کو تو اب تک سیکڑون پشتین گذر چکی ہین اور استثنا ۲۳ باب ۲ مین لکہا ہے کہ حرامی بچہ اور اوسکی دسوین پشت تک خداوند کی جماعت مین کوئی داخل نہو تو فارس بن یہود داداجداد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی (پیدایش ۳۸ باب) اگرچہ مسیح علیہ السلام سے یہوداہ تک دس پشت سے زیادہ گذر چکی تہین تو بہی جبکہ سیکڑون پشت تک اولاد آدم گناہ آدم علیہ السلام مین شریک ہے تو دس بیس پشت کے بعد عیسیٰ کیونکر اولاد فارس مین ہوکر بیگناہ ہوگئے کیونکہ وہ یوسف ؟ کے حقیقی بیٹے بلکہ حقیقی دو بیٹون کے منکوحہ بیوہ تہی کوئی اونمین سے متبنی بہی نہ تہا یعنے متبنی کا حکم بیٹے کے برابر نہین ہوتا ہے جیسا قرآن مجید مین لکہا ہے وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ یعنے اور عورتین تمہاری بیٹونکی جو تمہاری پشت سے

ہین یعنے بیٹا وہی جو صلب سے پیدا ہوا اور لیپا لک بیٹا نہین ہو تا یون تو حضرت اسحاق نے اپنے بی بی کو بہن کہا تہا پیدایش ۲۶ باب ۷ اور مسیح نے پطرس کو شیطان کہا تہا متی ۱۴ باب ۲۳ اور گلتیونکے ۴ باب ۵ اور رومیونکے ۸ باب ۱۵ اور افسیونکے ۱ باب ۵ مین پلوس رسول نے سب عیسائیونکو خداوند کا لیپالک لکہا ہے اگر سب عیسائی مرد و عورت لیپالک ہونیکے سبب خدا کے فرزند سمجہے جائیں تو سب عیسائی عورتین اپنے مردونکی بہنین ہوئین (اول قرنتیونکا ۹ باب ۵) پہر نکاح کیونکر درست ہوا اس سے ثابت ہے کہ لیپالک کا لفظ حقیقی فرزند سے کچہہ علاقہ نہین رکہتا ہے اسکے سوا حضرت ابراہیم نے مصر مین اپنی بی بی کو بہن کہا (پیدایش ۱۲ باب ۱۳) پہر جرار مین بی بی کو بہن کہا (پیدایش ۲۰ باب ۲) پس زبانی کہنے کا کچہہ اعتبار نہین ہوتا ہے لیکن استغفر اللہ میرا یا اور کسے نیک اعتقاد کا یہہ عقیدہ نہین ہے کہ حضرت عیسٰی گنہگار تہے بلکہ جسطرح حضرت عیسٰی بیگناہ تہے اسیطرح سب اولاد آدم حضرت آدم کے گناہ سے مبرا ہے پہر یہہ کہ حضرت آدم کے گناہ کے سبب سے جو تمام بنی آدم پر موت متسلط ہی یہان تک کہ بچے بہی جنہوں نے کچہہ گناہ نہین کیا ہی مرتے ہین رومیونکا ۵ باب ۱۲ — ۱۹ - اول قرنتیونکا ۱۵ باب ۲۱ تو پرندون اور جانورون نے حضرت آدم کی طرح کس نیک و بد کے پہچان کے درخت سے پہل کہایا تہا جسکی سزا مین انکی بچے مرجاتی ہین اور سانپ جسنے کہ حضرت آدم سے وہ گناہ کروایا اوسکے بچے تو ازدہا بنکر ہزارون برس جیتے ہین چاہیے یہہ تہا کہ سب سے پہلے سانپ پر موت متسلط ہوتی اس سے ظاہر ہے کہ یہہ سب عقیدہ مہمل ہے ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶ مین لکہا ہے پلاگی نامی ملک ویلس کے ایک راہب نے یہہ تعلیم شروع کی کہ انسانکے خاصیت مین گناہ کی کچہہ جڑ نہین ہے اور جو لوگ آدم کی نسل

مین ہونے سے ناپاک نہین ہین جسمانی موت خاص انسان کی اپنے ہی گناہ کی سزا ہے
اور اچھی خواہش اور دین ایمان کے کام کرنیکی طاقت سبھون کو خاصیت ہی سے
ہوتی ہے اسکے بعد مورخ ہندسی تواریخ کلیسیا لکھتا ہے کہ مشرقی کلیسیاؤن
اور ملک فرانس مین اسکا (یعنے پلاگی نامی کی اس تعلیم کا) یقین ہمیشہ سے کرتے
تہے ہین انتہے اور اسیطرح رومن تواریخ کلیسیا جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ مین بہی ہے لب التاریخ
جلد ۲ صفحہ ۲۸ باب ۶ فصل ۲ مین لکھا ہے کہ پانچوین قرن (یعنے پانچوین صدی
عیسوی) کے آغاز مین برطانیہ کے متوطن پلاجس (یعنے پلاگی) اور ایرلنڈ کے
باشندے سیلس شیس نے اعتقاد گناہ جبلی کا اور اسبات کا کہ فضل ربانی اضاءت
عقل اور خلوص قلب کے لئے ضرور تہا انکار کیا اور یہہ بات ٹہرائی کہ انسان کی
قوت جبلی اسلئے کافی ہتی کہ اپنے کو تقوی اور نیکوکاری کے ذروہ کمال پر پہونچائے
اس تعلیم بیہودہ کا ابطال مقدس آگستین نے کیا ہے اور فقہانے بہی اسکو مردود
کیا ہے پر مقتدی اسکے بہت سے نکلے انتہے پلاگی اور سیلس شیس کے عقیدہ کی بنا خرابیٔ
۱۸ باب سے ہوگے وہ تمام باب پڑہنا چاہیے پس ان سب باتون پر غور کرنا چاہیے
پہلی یہہ کہ مسیح کے پہر زندہ ہونیکی گواہ جنہون نے دیکہا اونکا تعداد مختلف ہے
اناجیل مین گیارہ حواری مرقوم ہین تہوما کا بوجہہ شک اور اپنے ساتہیون کو نا معتبر جاننا
پلوس نے جسنے مسیح کو دیکہا بہی نہ تہا پہلے بارہ جو کہ اوسوقت موجود بہی نہ تہی اور
پہر پانسو سے زیادہ گواہونکا ذکر کیا کہ جسکے آخر بہی سب شاگرد ملاکر اوسوقت نہ تہے
دوسرے گواہونکی دیکہنے مین بڑا اختلاف
تیسرے عورتونکا خوشبو لیکر مسیح کی لاش پر ملنے کو جانا سراسر خلاف عقل
چوتہی مصلوبی کے وقت کا کچہہ ٹہکانا نہین
پانچوین مصلوبیکی وقت اندہیرا وغیرہ ہونا بالکل غلط کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو سب

خلقت اور سپوقت مسیح کی گرفتار کرنیوالونکو گرفتار کرتے
چھٹے صلیب اوٹہانیوالے مین اختلاف
ساتوین صلیب پانیوالی چورونمین اختلاف
اٹہوین صلیب پر جو کتبہ لگایا گیا تہا اوسمین اختلاف
نوین عورتین جو دیکہتی تہین انکے کہڑے ہونے مین اختلاف
دسوین مسیح کی گرفتاری مین اختلاف
گیارہوین صلیب پر جان دینی کی بعد بہی انسانیت یسوعی نبی رہنا
بارہوین لکڑی پر لٹکایا ہوا ملعون ہے پس حضرت عیسے مصلوب نہین ہوئے
تیرہوین اگر فرضو نکا مسیح کی مصلوبیکو غلط جانا جیسے کہ سر نتہے کارپوکرانی وگناسٹک وغیرہ
چودہوین اگر ایسا ہو تو اسکا فایدہ صرف یہود اہ اسکریوطی کے لئے ہے
پندرہوین توبہ کا پیمانہ لینے اور کامل انسان ہونے سے بموجب عقیدہ عیسائی
مسیح کی قربانی بیفائدہ تہے
سولہوین مسیح کا مصلوب ہونا ضرور نہ تہا جبکہ حضرت آدم نے آپ اپنے گناہ
کی دوہری سزا پائی
سترہوین مسیح کی مصلوبی گناہ کے کفارہ کے لئے ضرور تہی جبکہ مصلوبی سے
پیشتر بہی مفلوج وغیرہ کے گناہ بخشے تہے جیسا کہ کلیسیاہ سکرمنٹ ۲ مین لکہہ چکا ہون
اب اگر کوی کہے کہ ان سارے اختلافات مندرجہ اناجیل کا اصل مطلب مصلوبی
ہے تو پہلے اور تیسرے اور پانچوین اور گیارہوین سے پندرہوین کی باتین اسکا
جواب ہین اونہین دیکہنا چاہئے اور صحیح یون ہے کہ مصلوبی اور انجیل نویسونکا
بیان دونون غلط ہین کیونکہ ایک کا غلط ہونا دوسرے کی غلطی کا نشان ہے
یعنے اگر مصلوبی غلط ہے تو یہ انجیلین بہی جنمین مصلوبی مرقوم ہے بے تامل غلط گنی گئین

اور اگر یہہ انجیلین غلط ہین تو مصلوبی آپ ہی غلط ہوگئی

اور ان اختلافونکے رفع کرنے مین جو بعض مفسر جیسے ال اسکالٹ صاحب وغیرہ یہہ راہ نکال گئے ہین کہ چارون انجیلونکو اکٹہا کرکے ہر مختلف بات کو ترتیب وار ایک دوسرے کے بعد بڑہا دیا مثلاً ایک انجیل مین لکہا ہے کہ ایک چور برا کہتا تہا اور دوسری مین کہ دونون اس جگہہ مفسر نے لکہا کہ پہلے دونون برا کہتے تہے پہر ایک نے توبہ کی فقط انجیل سے کہین ان بناوٹونکا ثبوت نہین ہے صرف زبانی باتین ہین اور اس مین بڑی گنجایش ہے اگر دس انجیلین جہوٹہی اور ہون تو وہین ہی اسیطرح ترتیب دیکر ملا سکتے ہین کہ ایک کا بیان تمام کرکے دوسریکا بیان شروع کردین اور اپنی طرف سے کہین کہ اوسکے بعد یون ہی ہوا تہا پس ان مصنفونکے صداقت انکے اس اختلاف بیان سے ظاہر ہے کیونکہ تو اپنی باتون ہی سے راستکار گنا جائیگا اور اپنی باتون ہی سے گنہگار ٹہریگا متی ۱۲ باب ۳۷

منادی

قیاساً حضرت عیسیٰؑ کے آسمانپر جانے کا اگر ان انجیلون مین ذکر ہے تو وہ وقت ہوگا جسکا متی ۱۷ باب او ۲ مرقس ۹ باب ۲ و ۳ لوقا ۹ باب ۲۹ مین بیان ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے چہرے کی رنگت تبدیل ہوگئی تہی چونکہ مسیح نے جب یہہ نصیحت کی کہ انمین سے جو یہان کہڑے ہین جب تک مجہے پہر آتے (یعنے قیامت کے دن آسمان سے آتے) دیکہہ نہ لین جیتے رہینگے انتہے متی ۱۶ باب ۲۸ مرقس ۹ باب لوقا ۹ باب ۲۷ — اور اس نصیحت کے چہہ دن بعد متی اور مرقس کے مطابق اور تخمیناً آٹہہ روز بعد لوقا ۹ باب ۲۸ کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کا چہرہ بدل گیا تہا دیکہو متی ۱۷ باب ۱ اور مرقس ۹ باب ۲ اور دوسرا وہ وقت کہ دو شاگردون کو دوسری صورت مین مسیح کا نظر آنا مرقس ۱۶ باب ۱۲ مین لکہا ہے اور تیسرے

وہ کہ مریم مگدلینی نے مسیح کو دیکھ کر نہ پہچانا تھا بلکہ سمجھے کہ کوئی باغبان ہے یوحنا ۲۰
باب ۱۴ اور ۱۵ اگرچہ یہہ پہلے دو بیان مصلوبیکی بعد کے ہین مگر یہہ تینوں بیان مسیح
کی اوس شبیہہ بدل جانے سے اشارہ کرتے ہین جسکا عقیدہ رکھتے تھے اور کارپوکراتے
وغیرہ قدیم عیسائی فرقے رکھتے تھے اور ان تینوں بیانونکی پوری ترتیب کرنا ایسا ہی
ناممکن ہے جیسا کہ ان انجیلونکے ترتیب ناممکن ہے

اور اسکے لئے یہہ بات دانشمند کی سمجھنے کو کافی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بموجب عقیدہ
عیسائی صلیب پانیکے بعد جب جی اوٹھے تو انسانیت کے ساتھ آسمان پر گئے
کیونکہ اگر بعد مصلوبینکے وہ انسانیت حضرت عیسیٰؑ مین باقی نہ رہے ہوتی تو پھر جی اوٹھنے
کا ثبوت کیا تہا اور اگر اوسے انسانیت سے آسمان پر نگئی ہوتے تو آسمان پر جانے
کی فضلیت کیا تھی یون تو جو شخص مرتا ہے ہر ایک کی روح آسمان پر جاتی ہے مگر
فضلیت یہہ تہی کہ حضرت الیاسؑ اور حضرت ادریسؑ یعنے حنوک کیطرح انسانی
جسم کے ساتھ آسمان پر حضرت عیسیٰؑ بہی اوٹھائے گئے تعلیم الایمان چھاپہ لدھیانہ
سنہ ۱۸۶۹ صفحہ ۱۵۵ مین ہے کہ مسیح اوسے وجود سے جو مُردون مین سے اوٹھا
تہا آسمان پر چڑہ گیا چنانچہ یہی بات مسیح اور تہوما کی گفتگو سے بہی ثابت ہے لیکہو
یوحنا ۲۰ باب ۲۷ لوقا ۲۴ باب ۳۹ — اور چونکہ حضرت عیسیٰؑ نے عیسائی عقیدے
کے بموجب انسان کے گناہونکی فدیہ مین اپنی جان دی تہی افسیونکا ۵ باب ۲
تو جو چیز کہ فدیہ مین دی جاتی اوسے پہر لوٹتا اور یہہ نہین لیتے ہین یا جو برہ قربان کیا
جاتا اوسے پہر چراگاہ مین چرتا ہوا نہین پاتے پس حضرت عیسیٰؑ کو بہی صلیب پانے
کے بعد پہر انسانیت کے ساتھ جی اوٹھنا لازم نہ تہا تاکہ قربانی اور فدیہ مقبول
ہو اور خدا کیطرف سے عطائے توبہ لقائے توبہ کا معاملہ نہ ٹہر جائے اس سے
ظاہر ہے کہ قصہ صلیب کو حضرت عیسیٰؑ سے کچھ علاقہ نہین

اور یہہ جو عیسائی کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ سے پیشتر جو قربانی گذرانی جاتی تہی وہ حضرت عیسیٰ کی قربان ہونیکا نمونہ اور نشان تہا اور اب کہ حضرت عیسے آپ قربان ہوئے تو اوس بہیڑ بکری کی قربانی کی حاجت نہین رہی لیکن کیون حضرت عیسیٰ نے حضرت نوح کیوقت سے ہزارون برس تک آنے مین دیر کی کہ کرورون بہیڑ بکریون کے قربانی مین جان گئی اگر پیشتر سے تشریف لاتے تو اتنی حیوان کیون قربانی مین بیجان ہوتے دوسرے یہہ کہ حضرت اسحاق یا حضرت اسمعیل کی جگہہ تو خدا نے برہ قربان ہونیکے لئے بہیجا پیدایش ۲۲ باب ۱۳ اور برہ کی جگہہ حضرت عیسیٰ کو قربان ہونے کے لئے بہیجا یہہ عجیب بات ہے وہان انسانکے بدلے حیوان قربانی ہوا اور یہان حیوان کے بدلے انسان قربانی ہوا اور انسان بہی وہ کہ جو خدا تہا مگر وہان تو حضرت اسحاق کی جان خدا کو بچانا منظور تہی اور یہان برہ کی جان بچانا کیا ضرور تہا کیونکہ وہ تو یون ہی انسانکی خورش کے لئے ذبح ہوا کرتے ہین پہر یہہ کہ قربانی کا برہ بالکل کہایا جاتا تہا (تعلیم الایمان مطبوعہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۱۹ سطر ۳) اور حضرت عیسیٰ تو جسم کے ساتہہ آسمانپر موجود ہین پہر وہ برہ کی قربانی مسیح کی مصلوبی کا نشان کیونکر ہوئی

کلیسا ۹

کہ جسمین چار پیشین گوئیان مرقومہ کتب مقدسہ اہل کتاب وغیرہ بحق حضرت نبی السلام علیہ الصلواۃ والسلام ہین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَانْطَقَہُ اللِّسَانَ وَعَلَّمَہُ الْبَیَانَ وَفَضَّلَہٗ بِالْعَقْلِ الْمُمَیِّزِ عَلٰی سَائِرِ الْحَیْوَانِ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بُعِثَ اِلَی الْاِنْسِ وَالْجَانِّ وَاَرْسَلَہٗ بِالْحُجَّۃِ وَالْبُرْہَانِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اجْتَہَدُوْا فِی الدِّیْنِ وَاَکْمَلُوا الْاِیْمَانَ وَرَقَوْا مَدَارِجَ الْعِرْفَانِ وَعَرَجُوْا مَعَارِجَ الْاِیْقَانِ قال اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فَسَاَکْتُبُہَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالَّذِیْنَ ہُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَہُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُہُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہٰہُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ (سورہ اعراف آیت ۱۵۶ ارکوع ۱۹) پس وہ (یعنے اپنی رحمت) لکہہ دونگا اونکو جو پرہیزگار ہین اور دیتے ہین زکوٰۃ اور ہماری آیتونکا یقین کرتے ہین وہ تابع ہوتے ہین اس رسول اس اُمّی نبی کے جسکو اونکے لکہا ہوا اپنے پاس توریت و انجیل ہین وہ اونکو حکم دیگا نیک کام کیواسطے اور منع کریگا برائی سے از شہادت قرآنی چہاپہ لکہنو مطبع منشی نول کشور ۱۲۶۱ع صفحہ ۱۸ فصل ۶۱ مسلم اَبُوْذَرٍّ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا یُذْکَرُ فِیْہَا الْقِیْرَاطُ وَیُرْوٰی سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَہِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْہَا الْقِیْرَاطُ یعنے مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اوس زمین کو جس مین قیراط کا رواج ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ فتح کروگے

ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جس مین قیراط کا نام مشہور ہے (از مشارق الانوار حدیث ۴۸۹)

عیسائی اور یہودی ہمیشہ یون سورج پر خاک ڈالا کرتے ہین کہ حضرت نبی اسلام یعنے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اور دین سلام کی بابت کوئی پیشین گوئی توریت وانجیل مین نہین ہے اگرچہ متقدمین اسلام نے بہت سی پیشین گوئیان اسلام کی بابت توریت وانجیل سے بیان کی ہین اب مین بہی ایک ایسی پیشین گوئی کتاب یسعیاہ سے کہ جو عیسائیون مین وفور اعتبار اور عظمت کے سبب پانچوین انجیل کہلاتی ہے اور حضرت یسعیاہ بمحاورہ اہل یہود انبیاء کلان مین سے سمجہے جاتے ہین (دیکہو کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہہ و پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۴۸ سوال ۱۸۲ — اور صفحہ ۹۱ سوال ۳۲۲) لکہون کہ جسے سنتے ہی کان پکار اوٹہین کہ ہان یونہین ہے اور اسکے بعد اور کچہہ حاجت نہین

پیشین گوئی ۱

یسعیاہ ۱۹ باب ۱۹ — ۲۳ مین لکہا ہے اوس روز مصر کی مملکت کے بیچون بیچ خداوند کا ایک مذبح اور اوسکی سرحد مین خداوند کا ایک ستون ہوگا اور یہہ مصر کی زمین مین رب الافواج کا ایک نشان اور ایک گواہ ہوگا کہ وے ستمگرون کے ظلم سے خداوند کو پکارینگے اور وہ اونکے لئے ایک شفیع اور ایک نجات دینے والا بہیجیگا اور وہی اونہین نجات دیگا اوسدن خداوند مصر مین جانا جائیگا اور مصری خداوند کو پہچانینگے اور ذبیحہ اور ہدیہ گذرانینگے ہان وے خداوند کی نذرین مانینگے اور ادا کرینگے اور خداوند مصر کو مارینگا وہی مارینگا اور وہی چنگا کریگا اور وے خداوند کیطرف رجوع ہونگے اور وہ اونکی دعا سنیگا اور اونہین صحت بخشیگا اوس روز مصر سے اسور تک ایک شاہ راہ ہوگی اور اسوری مصر مین آوینگے اور مصری اسور کو جاوینگے اور مصری اسوریون کے

ساتھ ملکے عبادت کرینگے انتہٰے یہہ پیشین گوئی حضرت یسعیاہ نبی نے مسیحی حساب کے مطابق حضرت عیسیٰ سے سات سو چودہ برس پیشتر الہام الٰہی سے کی تہی اور اوسوقت مین اہل مصر کی خاص دو حالتین تہین ایک تو یہہ کہ وے سب بُت پرست تہے اور دوسرے یہہ کہ اسور اور مصر کے بادشاہون مین ہمیشہ مخالفت اور لڑائی رہا کرتی تہی اس پیشین گوئی مین خدا فرماتا ہے کہ وے بت پرستی کو چہوڑ کر خدا کیطرف رجوع لاوینگے اور خدا کے نام کی قربانی گذرانینگے اور خدا اونکے لیے ایک شفیع بہیجیگا اور خدا مصر کو ماریگا اور پہر چنگا بہی کریگا اور مصر اور اسور مین موافقت ہو جائیگی اور مصری اور اسوری ساتہہ ملکر عبادت کرینگے انتہٰے

اسکا صاحب انگریزی مفسر نے یسعیاہ ۱۹ باب کی ۲۳ وغیرہ آیتون کی تفسیر مین لکہا ہے کہ مدت تک اسوری ۔ مصریون سے لڑتے رہے لیکن یہان پیشین گوئی ہے کہ یہہ آپسمین ملجائینگے اور اسرائیلیون کے ساتہہ خداوند کی عبادت کرینگے اور یون بہی اسرائیل ان دونون قومونکے لیے بسبب اظہار راہ نجات نعمت ہونگے اور خداوند انہین مبارک کریگا اور اونپر یون عنایت کریگا گویا کہ یہہ اوسکے لوگ اور اوسکے ہات کی صنعتین ہین جو تقدیس مین تازہ مخلوق ہوئین جسطرح کہ وہ بنی اسرائیل کیساتہہ جو اوسکے ارث ہین کرتا رہا تو تہہ صاحب فرماتے ہین کہ ہات کی صنعت ہمیشہ اس پیغمبر کے محاورہ مین وہ لوگ مراد ہین جو خدا سے عہد کر چکے اور اوسکی جماعت مین شریک ہین مین سمجہتا ہون کہ یہہ پیشین گوئی اور شاید اس عجیب پیشین گوئی کے بعض جزو ہنوز پوری ہونا باقی ہین ان مذہب عیسائی کچہہ دنون تک اون ملکون مین پہیلا تو ضرور رہا لیکن ابتک یہہ سامان جنکا یہہ ثبوت انتظار کرا رہی ہے نہین ہوئے انتہٰے

پادری فانڈر نے میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۲۲۸ و مطبوعہ لدیانہ ۱۸۶۲ء صفحہ

۹ ۶ ۲ مین لکھاہے کہ سنہ ۱۴ ہجری حضرت عمرؓ کے عہد خلافت مین سعد ابن ابی قاصر
نے ایران اور اسی عہد مین خالد اور معاویہ نے شام کا ملک اور عمر وابن العاص
نے مصر کو فتح کیا تہا انتہے پس ایکہزار اور دو سو برس سے زیادہ عرصہ گذرا کہ یہہ
پیشین گوئی پوری ہوئی چنانچہ سیر الاسلام صفحہ ۴۴۳ و ۴۴۵ مین لکہا ہے کہ ۲۳ ہزار
مسلمان جنگ اسکندریہ مین شہید ہوئے (سنہ ۲۱ ہجری مین) عمر ونے خلیفہ کو لکھا
کہ بڑا شہر مغربی میرے قبضہ مین آگیا ممکن نہین کہ مین اسکی دولت اور خوبی کا
بیان کرون اور اتنا لکہنا کافی ہے کہ اس مین چار ہزار محل اور چار ہزار حمام اور
چار ہزار تماشہ گاہ اور بارہ ہزار دوکانین کنجڑون کی اور چالیس ہزار یہودی باجگذار
ہین اس شہر کو صلح یا شرط سے نہین لیا بلکہ ہتیار کے زور سے اسپر قابض ہوئے اور
مسلمان چاہتے ہین کہ وہ اپنے اس فتح سے نفع اوٹہاوین ۔ حضرت عمرؓ نے لکہہ
بہیجا کہ رعیت کے مال کو ہاتہہ نہ لگاوین اور خزانہ بادشاہی کو واسطے تعلیم کرنے توحید
خدا اور پیغاموں رسول کے رہنے دین انتہے الغرض کوئی مسلمان اور عیسائی
اور یہودی بلکہ بت پرست بہی اس سے انکار نہین کرسکتا کہ مصر مین خدا پرستی جاری
ہے اور مصری اور اسور یونکا ایک ہی دین اسلام اور اونمین ایکہی خدا کی پرستش
ہوتی ہے اور مصری اسوریونکے ساتہہ اور اسوری مصریون کیساتہہ گہرون اور مسجدون
مین ملکے عبادت کرتے یعنے نماز جماعت ادا کرتے ہین اور اون دونون مین کسیطرح کا
خطرہ مخالفت وجدال باقی نہین رہا اور مصر سے اسور تک ایک شاہراہ ہوگئی کہ
وہ دونون آپس مین موافقت اور رسم وراہ رکہتے ہین اب کون کہہ سکتا ہے کہ اس
پیشین گوئی کے پورے ہونے مین کوئی بات باقی رہگئی جو کہ سوا دین اسلام کے
اور کسی دین کے مصر واسور مین جاری ہونے سے مراد ہے پہر یہہ کہ وے ستم
گرون کے ظلم سے خداوند کو پکارینگے انتہے سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۴۵ مین

لکہا ہے کہ اہل مصر یا نصارا سے کو پٹ مسلمانونکے آنیسے خوش ہوئے انہون نے
(یعنے مصریون نے) بسبب اصول اور قواعد اپنے مذہب کے شہنشاہون
استنبول کے ہات سے بہت ایذا اوٹہائی تہی اور اسلئے اونہین تبدیلی حکومت کی
توقع سے خوشی حاصل ہوئے اسکے لئے ایک اور خاص دلیل یہہ ہے کہ
مصر مین قربانی خدا کے نام کی گذرانی جاتی ہے جیسا کہ پیشین گوئی مین لکہا ہے
کہ ذبیحے اور ہدی گذرانینگے انتہے اور یہہ خاص نشان دین اسلام کا ہے کیونکہ یہودی
سوای ہیکل یروسلم کے اور کہین قربانی نہین گذرانتے تہے اور وہ چہہ سو برس پیشتر
آغاز اسلام سے بالکل برباد ہوگئی اور اوسکے بنا پر اسلامی مسجد تیار ہوئی اور
عیسائیونمین باوجود عقیدہ مصلوبی مسیح قربانی گذراننا ناجایز ہے اب قریب تیرہ سو
برس سے جو مصر مین اہل اسلام قربانی گذرانتے ہین منجملہ اور بہت علامتون کے کہ
مذہب حق مین ہوتی ہین ایک یہی علامت مذہب حق ہونیکی اسلام کی بابت تمام
عالم مین آفتاب کیطرح روشن ہے کہ مصری لوگ اسلام قبول کرکے اوسی خدا
کی جو ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا خدا ہے مصر مین قربانی گذرانتے
ہین اور چونکہ اونیسوین آیت مین ذبح کا لفظ موجود ہے اس سے ذبیحہ (آیت ۲۱)
یا قربانیکے کوئی اور تاویل نہین ہوسکتی سوا جانور ذبح کرنے کے جیسا کہ مسلمانونمین
دستور ہے ایک اور پہچان بہی یاد رکہنا چاہئے کہ حضرت یشعیاہ الہام الہی سے
فرماتے ہین کہ اوسدن خداوند مصر مین جانا جائیگا انتہے یہہ بات مصر مین اسلام
ہی کے سبب سے پائی گئی ورنہ یہودی اور عیسائی خدا پرستی کو تو مصر والے
آغاز اسلام سے پہلے ہی جانتے تہے چنانچہ ہزارون یہودی اور عیسائی مصر
مین بستے تہے تو بہی نہ اون معزون ملکون والون نے خداوند کے لئے کبہی ذبیحے
گذرانے اور نہ اون دونونکے آپسمین موافقت ہوئی مگر اس پیشین گوئی مین

اوسدن کا لفظ اوسدن سے پکار رہا ہے کہ اسلامی خدا پرستی سے اہل مصر واقف ہونگے یعنے جسدن اسلامی خدا پرستی مصر مین پہیلیگی وسدن خالق مصر مین جانا جائیگا اور مصری خداوند کو پہچانینگے اور ذبیحے (یعنے قربانی) اور ہدیئے گذرانینگے۔

پہر یہہ کہ خداوند مصر کو ماریگا وہی ماریگا اور وہی چنگا کریگا انتہے یہہ اہل مصر کا لشکر اسلام سے شکست کہانا اور مارا جانا مراد ہے چنانچہ سب اہل تواریخ جانتے ہین کہ ملک مصر صلح یا شرط سے نہین بلکہ تلوار کے زور سے تصرف اسلام مین آیا (دیکہو سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ع باب ۲ صفحہ ۴۵) اور وہی چنگا کریگا انتہے اس سے زیادہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لڑائی مین اہل مصر کا مغلوب ہونا اور پہر تسلط اسلام کے امن مین رہنا بیان ہوا ہے چونکہ یہودیون کو بار بار مصریون اور اسوریون نے آپ جاکر مغلوب کیا تہا چنانچہ سیسق اور انتیوکس وغیرہ کے حالات سے ظاہر ہے اور اس پیشین گوئی مین تو اہل مصر کے مغلوب ہونیکا ذکر ہے اور عیسائی لوگ دین کے واسطے لڑنا ہرگز جائز نہین سمجہتے پس اس پیشین گوئی مین سوا اہل اسلام کے اور کسیکا حصہ نہین ہے پہر یہہ کہ وہین صحت بخشیگا مصریون نے بادشاہون لتولومی کے وقت مین اور رومیون نے سلطنت مین ٹریجن قیصر کی بہت سعی کی کہ ایک نہر واسطے آمدورفت اجناس کے دریاے نیل اور بحر قلزم کے بیچ مین تیار کرین لیکن یہہ امید انکی نہ بر آئی حضرت عمرؓ کے حکم سے عمرو ابن العاص کے سپاہیون نے یہہ نہر اسّی میل کی لنبی کہودی اور جاری اور محفوظ رہی انتہے (سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۴۶) پس جو تمنا کہ مصریون کو ایک مدت سے تہی اور جو مرض کہ پورا نہو رہا تہا وہ یکبارگی یہہ نہر صحت بخش بلکہ چشمہ زندگی یا آب حیات ہوگئی لیکن اگر اہل کتاب کو یقین ہو تو وہ مضمون جو اہل مصر کی طغیانی نیل

کیوقت ہر سال اوس مین ایک لڑکیکو پہینکنے کا دستور موقوف کرنے کیواسطے
حضرت عمرؓ سے ظہور مین آیا اہل مصر کے لئے نہایت صحت بخش ہے فیران بادشاہ مصر
سیشاشٹرس کی گدی پر بیٹہا مگر جو کراوسکی بات اوسکی ساتہہ تہی تو اوسکی شان و شوکت
کو نہ پہونچا ہیرو ڈوٹس صاحب کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ یہہ بادشاہ اپنی
بزرگونکی راہ پر نہ چلا چنانچہ ایکمرتبہ یہہ اتفاق ہوا کہ نیل کی طغیانی ستائیس[۲] فٹ
تک پہونچی اور اس بادشاہ نوجوان نے پانیکے جوش و خروش اور موجون کے
زور و شور پر ناراض ہوکر دریا کے تیر مارا اور اپنے گمان فاسد مین اوسکو (یعنے دریا کو)
گستاخی کی سزا دی اگر یہہ بات سچ ہے تو اوسنے وہین یہہ سزا پائی کہ اوسکی آنکہون
مین پانی اوتر آیا اور جو کچھہ کیا تہا وہ اوسکے آگے آگیا انتہےٰ از قدیم تاریخ مصر مولفہ
رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفاک سوسئٹی مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس ۱۸۶۲ء
صفحہ ۸۵ اب اس واقعہ کو حضرت عمرؓ کی اوس کرامت سے جو رود نیل کی
نسبت ابہی بیان ہوچکی مقابلہ کرنا چاہئے اس مقام پر ایک بڑا اشارہ سمجہنے کے
لائق یہہ ہے کہ اللہ رب العالمین نے ایک ساتہہ مصر اور اسور کی بابت یہہ
پیشین گوئی فرمائی یعنے ضرور ہوا کہ ایکہی ساتہہ ان دونون ملکونکی یہہ سب حالتین
بدل جائین حالانکہ اوسوقت مین جب یہہ پیشین گوئی ہوئی اون دونو ملکونکی بادشاہتین
جدا جدا تہین جسطرح بت پرستی کے عقاید اور دستور اون دونون مین جدا جدا تہے
اور ایکہی دفعہ ان دونون ملک والون کی یہہ سب حالتین بدل جانا ایسا
امر عظیم بلکہ ناممکن تہا کہ کسی انسان کی تو کیا بلکہ فرشتہ کے بہی خیال مین نہ آسکے لیکن
قادر مطلق خدا جسنے یہہ پیشین گوئی فرمائی وہی سب کچھہ کر بہی سکتا تہا چنانچہ پادری
فانڈر صاحب کے قول سے مین لکہہ چکا ہون کہ قریب ہی زمانہ مین خالد اور
معاویہ نے شام اور عمرو ابن العاص نے مصر خلافت حضرت عمرؓ مین فتح کیا اور
تبہی سے یہہ دونون ملک دار الاسلام اور ایک ہی سلطنت سے متعلق ہوگئے
کہ پہر کسیطرح کی جنگ و جدل کا موقع ہی نہ رہا اور کشف الآثار مطبوعہ ۱۲۶۳ھ صفحہ

۱۸۳۱ مین لکہا ہے کہ مصر سنہ ۲۱ ہجری مین لشکر اسلام نے فتح کیا تہا پس ہر شخص اس پیشین گوئی کی آیتون کو پڑہ کر فوراً یہہ کہدیگا کہ پیشین گوئی مصر اور اسور مین دین اسلام کے جاری ہونے سے پوری ہو چکی اور اسکے پورے ہونے سے یہہ بات ثابت ہے کہ دین اسلام ہی سچا دین ہے اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصریون کی ہی شفیع ہین جیسے اپنی ساری امت کے شفیع ہین اگرچہ یہود و نصارا اسبات مین اپنے دلکو سخت کرلین مگر اس سے خدا کے بندوبست مین کچہہ نقصان واقع نہین ہوتا اور یہہ سخت دلی بہی کچہہ تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ توریت مین ہے جہان جہان مسیح کی خبر عیسائی علما بتاتے ہین یہودی ابتک اوسے اپنے طور پر ثابت ہونے نہین دیتے اور کسی اور مسیح کے جسے اہل اسلام مسیح الدجال کہتے ہین منتظر ہین اسیطرح عیسائی بہی حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کی خبر توریت و انجیل سے ثابت ہونے نہین دیتے لگے فلاسفہ بہی انبیا علیہم السلام کی باتونکو اپنے نزدیک بے اصل سمجہتے تہے مگر خدا کے حضور نہ حکمت چلتی ہے نہ زبان درازی کام آتی ہے کہان حکیم کہان فقیہ کہان اس جہان کا بحث کرنے والا کیا خدا نے اس دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہین ٹہرایا اول قرنتیونکا ا باب ۲۰

واضح ہو کہ مصر جسکے پایہ تخت کا نام القاہرہ او مصر ہی کہتے ہین مزرایم یا مصر نامی حام کا بیٹا اوسکا بانی تہا وہ ملک افریقہ کے بڑا اشتمال کے پورب اور اتر کے کونے مین ایک لمبی وادی کے درمیان جسکے بیچ دریاے نیل بہتا ہے واقع ہے از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب ۱۸۶۵ع نارتہ انڈیا ٹریکٹ سوسایٹی کیطرف سے صفحہ ۹

اسور جسکا دار السلطنت شہر نینوی تہا جہان کا بادشاہ سلم نصر (یا سلمن آور) نبی اسرائیل کے دس فرقونکو مغلوب اور اسیر کرکے لیگیا اور اونہین مادے کی بستیون مین بسایا یہہ دار السلطنت دجلہ ندی کے کنارے پر تہا از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۹ و ۲۰ — اسکے ایک بادشاہ نے شہر دمشق کو ضبط کرلیا تہا

دوسرا اسرائیلی ملک کو قبضے مین لا کر اوسکے باشندو نکو سات سو اکیس برس قبل مسیح سے آگے اسیری مین لیگیا تہا تیسرے نے ملک یہودا کے دار السلطنت یروسلم پر حملہ کیا تہا سنہ ۱۸۵۰ء مین ایک مورخ نوسین نامی نے جو اوس اطراف مین رہتا تہا بیان کیا ہے کہ شہر نینوی بالکل برباد ہوگیا ہے اوسکا کوئی پتا باقی نہین رہا کوئی نہین بتلا سکتا کہ اسکا مقام کہان ہے از طلوع آفتاب مصداق صفحہ ۴ حضرت یونس اسی دار السلطنت مین خدا کیطرف سے بہیجے گئے تہے پس شہر والون نے توبہ کی اور اوسکے سو برس بعد یہہ شہر غضب الہی سے زمین کے اندر دہس گیا اس سبب سے اوسکے ویرانی کا کچہہ نشان باقی نرہا از سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہہ و پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۵ء صفحہ ۳۰ و ۴۰ یہہ دار السلطنت اسور یعنے شہر نینوہ کنارہ مشرق دجلہ کے شہر موصل کے مقابل مین آباد تہا وہان کے رہنے والے اپنی ہجرت کے زمانہ سے یہی نام اوس مقام کا بتاتے ہین اسی جگہہ پر رومی بادشاہ ہرقل کے لشکر اور خسرو پرویز سے قتال ہوا تہا اور گبون مورخ لکہتا ہے کہ رومی لشکر دلیرانہ رود ارس سے دجلہ تک چلا آیا اور خسرو پرویز کی فوجکا سپہ سالار ہر اس کے ساتہہ اونکا تعاقب کرتا رہا جب تک کہ اوسنے اپنے بادشاہ خسرو سے حکم قطعی نہ پایا البتہ یکبارگی لڑائی کو تمام کرنا چاہئے اور کنار مشرق پر دجلہ کے شہر موصل کے مقابل قدیم زمانہ مین نینوی آباد تہا لیکن مدت سے یہہ شہر (نینوی) اور کہنڈر اوسکے ناپدید ہوگئے پس یہہ خالی مقام عرصہ قتال دونون لشکرون کا ہوا انتہے از کشف الآثار فی قصص انبیا بنی اسرائیل چہاپہ اودن برغ سنہ ۱۸۴۶ء اصل زبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر کینت قیس الکتی سے پادری مریک صاحب نے فارسی مین ترجمہ کیا صفحہ ۹۵-۹۸ پس یہہ نینوی شہر ملک اسور کا دار السلطنت تہا دیکہو مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن سنہ ۱۸۶۹ء باب ۷۴ صفحہ ۱۱۳-

اور ۲ سلاطین ۱۹ باب جیسا کہ صفنیاہ ۲ باب ۱۳ مین ہے وہ اُتر پر اپنا ہاتھ چلاویگا اور اسور کو خراب کریگا اور نینوہ کو ویران اور جنگل کی مانند خشک کر دے گا انتہے بعضے لوگ خیال کرتے مین کہ نینوہ وہ مقام ہے جسے اب کربلا معلے مقتل امام حسین علیہ السلام کہتے ہین کیونکہ کربلا کا ایک نام نینوی بہی ہے چنانچہ یہہ بات درچ صاحب کے بیان سے بہی جو ایک مدت تک بغداد شریف مین سرکار انگریزی کیطرف سے ایلچی رہے تھے ثابت ہوتی ہے دیکہو کشف الآثار صفحہ ۹۸ وہ دار السلطنت خسف ہو گیا تہا اور وہ ملک سلطنت شام کا ایک ضلع ہو گیا چنانچہ ابتک ہے یہہ بہی معلوم کرنا چاہئے کہ اسوریون کے بت اور تہے یعنے نسروک اسوریون کا معبود تہا ۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۷ اور مصریون کے بت اور تہے یعنے فنیس وغیرہ دیکہو کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹرن صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۱ع از رتہہ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کے لیے صفحہ ۳۳۳ جہان لکہا ہے کہ یہہ عبادت ملک مصر سے اجرا ہوئی تہا ان اور فونیکی ملک تک پہیلی اور رفتہ رفتہ استارات کی عبادت مین ایسی شامل ہو گئے کہ جہاں ستارات کا ذکر ہے وہان بیسرت (جسے رومی فنیس یا فنیس کہتے تہے کیفیت نامہ صفحہ ۲۳۴ سطر ۱۳) کی عبادت سے یہی مطلب ہے انتہے مگر اب تو وہان دونون ملکون مین اسلام جاری ہے

رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۲ صفحہ ۵۵ مین مصری عیسائیونکا حال اسطرح لکہا ہے قولہ اس شہر کے مسیحیونکی خبر ایک رومی مورخ وو پسکس نامی کی کتاب مین ملتی ہے اور اسنے قریب سنہ ۳۰۰ع مین روم کی تواریخ لکہی اور اوس مین ایک خط جو ادرین شہنشاہ نے سنہ ۱۳۴ع مین اسکندریہ کے سیر کرکے لکہا مندرج کیا خط مذکور مین یہہ عبارت ہے کہ مین نے اہل مصر کو ہر اطراف مین دیکہا سبکو سبک مزاج اور متلون پایا سراپس (نام معبود) پرست مسیحی ہین اور وہ جو آپکو مسیحی اسقوف ظاہر کرتے ہین سراپس کو مانتے ہین انتہے

حزقیل ۳۰ باب ۱۳ مین مصر کی بابت یہہ پیشین گوئی ہے خداوند یہوواہ یون فرماتا ہے کہ مین بتونکو بہی توڑونگا اور نوف مین سے مورتونکو مٹاڈالونگا اور آگے کو مصر کی زمین کا کوئی بادشاہ نہوگا اور مصر کی زمین مین ایک دہشت رکہونگا انتہے یہہ پیشین گوئی پانسو تہتر برس پیشتر سنہ عیسوی سے حزقیل نبی نے فرمائی تہی تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لدہیانہ باہتمام پادری رڈلف صاحب سنہ ۱۸۶۹ء جسے پہلے ڈاکٹر جان کنڈول صاحب نے زبان انگریزی مین لکہا اور سنہ ۱۸۳۰ مین مطبوع ہوئی تہی اوسکے صفحہ ۲۳ مین لکہا ہے کہ پیشتر ملک مصر بہت ہی وسیع اور آباد تہا — اٹہارہ ہزار بڑے بڑے شہر اس سے متعلق تہے — اسکی عین آبادی کی حالت مین حزقیل نبی نے یہہ نبوت کی تہی سرا سین (یعنی عرب) اور اونکے بعد مملوکس (یعنی مملوک) مصر کے حاکم ہوئے اور آخر کو ترک لوگ اوسپر قابض ہوگئے اور آجتک وے اونہین کے ماتحت ہین — اگرچہ یہہ نبوت دو ہزار برس پیشتر کی گئی توبہی ٹہیک ٹہیک پوری ہوئی انتہے اس پیشین گوئی مین خدا فرماتا ہے کہ مین بتونکو توڑونگا پس یہہ بت پرستی مصر کی وہان دین اسلام کے رایج ہونے سے موقوف ہوگئی اور مسلمانون کے ہات سے خدا نے اونکے بتونکو توڑوایا اور پہر یہہ کہ آگے کو کوئی مصر کی زمین کا بادشاہ نہوگا انتہے سو یہہ بہی ظاہر ہے کہ وہ سلطنت روم یعنی استنبول کے ماتحت بلکہ اوس سلطنت کا ایک صوبہ ہے جیسا کہ مترجم تعلیم الایمان کے قول سے ثابت ہے کاش کہ اہل مصر اس پیشین گوئی پر غور کرکے اپنی حالت پر قناعت کرتے توکبہی سلطان ترک کی فرمان برداری سے اونکا جی سیر نہوتا اور ہمیشہ بے خطر رہتے +

لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چہاپا تصحیح کی ہوئی اوکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ مونیرس کی اور بمبئی اڈیوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ ہوا مسٹر دکا ستا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس متعلقہ صوبجات بنگالہ وبہار واوڈیسہ جلد ۲ مطبوعہ مطبع حرم مشن سنہ ۱۸۲۹ء صفحہ ۱۰۱ مین کہا ہے

قولہ یہودیون کی امید اس بات کی کہ ایک مسیح آئیوالا تہا اور مسیحیونکا اعتقاد بسبب وعدہ ربانی کے کہ ایک تسکین دینے والا (پاراقلت یا فارقلیط) آئیگا ان معمون باتون سے محمد صلعم نے فایدہ اوٹہایا اور کہا کہ وہ مردی شخص تہا جو کہ سارے عالم کو آرام و شادمانی بہم پہونچاے ماسوا اسکے عربون کا بہی ایک قول ایسا رایج تہا جو کہ اس بات کی اعانت کرے کیونکہ اون مین مشہور تہا کہ ایسا شخص قبیلہ قریش سے ظاہر ہوگا اور اوسے قوم سے مخصوص محمد صلعم نکلا تہا تمت کلامہ بعینہ نقل کا الاصل

قدیم رومیون کے ایک نسخہ کتاب مین جو سبی لنون کہلاتا ہے یہہ پیش خبری لکہی ہے کہ جسوقت مین رومیون اور مصریونکی سلطنت لیجائیگی اوسیوقت اونکے درمیان ایک نہایت زبردست بادشاہ ظاہر ہوگا جو کامل دیندار اور راستباز ہوگا اور ہمیشہ تک سب ملکوپر حکومت اور سلطنت کریگا فقط

قدیم الیانیونکی کتاب مین جو اوّا کہلاتی ہے لکہا ہے کہ ایک نہایت خوب صورت اور عزت دار جو امر دو اگر دیوتاؤن کے راج کو نیست کریگا اور ایک دین اور ایک سچائی کی حکومت زمین پر قایم کریگا فقط

چونکہ حضرت عیسےؑ نے رفیقون کی قلت کے سبب سے فرمایا کہ میرے بادشاہت اس جہان کی نہین ہے یوحنا ۱۸ باب ۳۶ — اور پہر یہہ کہ جڑیون کو بسیری اور لومڑیونکو ماندین ہین پر ابن آدم (یعنے مسیحؑ) کو زمین پر سر رکہنے کی جگہہ نہین ہے متی ۸ باب ۲۰ اور رومیونمین تو ایک نہایت زبردست بادشاہ کی خبر ہے جبکہ مصر اور روم کی سلطنت لیجائیگی سو ظہور اسلام کے سبب ایسا ہی ہوا جو کہ روم یعنے قسطنطنیہ اور مصر کی سلطنت کے لیجانے سے علاقہ رکہتا تہا واضح ہو کہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بقول پادری فانڈر قریب ساتہی برس بعد مصر مین حکومت اسلام قایم ہوی یعنے سنہ ۱۸ہجری مین اور اسی سال مین روم کی سلطنت سے بہی اکثر ملک حکومت

اسلام مین شامل ہوئے بلکہ اس سے پیشتر رومیون نے اوسی سال جس سال مین
کہ حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم نے وفات پائی بصرہ اور دمشق وغیرہ کے میدانون مین
فوج اسلام سی شکست کہائی اور یہہ سب ملک جو ان دنون روم کی سلطنت کے بڑے
صوبے تہے تصرف اسلام مین آئے یعنے وفات حضرت نبی آخر الزمان صلعم
جون ۶۳۲ء مین فتح بصرہ اوسی سال یعنے ۶۳۲ء مین فتح دمشق میدان اجنادین
کے لڑائی مین اوسی سال یعنے ماہ جولائی ۶۳۲ء مین اور دوسری فتح ۶۳۴ء مین
اور فتح ایمس اور بعلبک ۶۳۵ء مین فتح بیت المقدس ۶۳۷ء مین فتح حلب ۶۳۸ء مین
فتح انٹی اوک (یعنے انطاکیہ) بہی ۶۳۸ء مین فتح مصر بہی اسی سال یعنے ماہ جون ۶۳۸ء
مین (از سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۲۵ — ۴۵) لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴ مین ہے کہ چند
سال کے عرصہ مین اونہے (یعنے حضرت صلعم نے) سارا ملک عرب کا مطیع کرلیا اور پہر
ملک سریا چہوڑ کر روم کے کئی شہرونکو اپنے اطاعت مین لایا تہے
اب رہا یہہ اختلاف کہ پادری فانڈر کے قول سے قریب سات برس بعد وفات
حضرت نبی اسلام صلعم کے مصر اور شام سنہ ۲۱ ہجری مین فتح ہوئی اور سیر الاسلام
کے بموجب حضرت صلعم کی وفات کے چہہ برس بعد اور قریب چہہ برس بعد پہلے فتح
دمشق کے مصر فتح ہوا یہہ اختلاف کچہہ بڑا نہین ہے دستور ہے کہ ہر مہم مین اس کی
کامل سر ہونے تک کچہہ عرصہ گذرتا ہے اور بعد فتح دار الریاست کے او دیگر توابع
جو ملک ہوتے ہین اونہین تسلط ہونے تک ہی کچہہ عرصہ گذرتا ہے چنانچہ ملک مصر
مین چودہ مہینے تک لشکر اسلام نے صرف اسکندریہ کا محاصرہ کیا تہا اور ایران پر بہی
۶۳۲ء مین لشکر اسلام نے فتح پائی تہی مگر تمامی فتح ایران کی بقول پادری فانڈر
سنہ ۲۱ ہجری اور بقول ۶۳۸ء مین ہوئی دیکہو سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۴۴
و ۴۵ پس ۶۳۲ء مین شام کی پہلی فتح اور ۶۳۸ء مین مصر کی پچہلی فتح ہوئے

تہی اس حساب سے ان دونون ملکونکے آغاز فتح کے ۶۳۲ء کہ یہی سال وفات رسول اللہ صلعم کا ہی ہے اور پچہلی فتح ۶۳۸ء مین ہوئی اسکے سوا پادری فانڈر نے سنہ ہجری لکہے ہین اور مہینے کا نام نہین لکہا پس ممکن ہے کہ شروع ۱۸ ہجری ہو اور سال قمری یعنے ہجری اور سال شمسی یعنے عیسوی مین بہی جو تفاوت ہوتا ہے اسے سب جانتے ہین اس حساب سے فتح شام اور مصر اور سال وفات رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین کچہہ تفاوت واجبی نہین ہے اور آدمیونکے درمیان ظاہر ہونے سے مراد یہہ ہے کہ اوسی زمانہ مین دنیا کی قومین حضرت نبی آخر الزمان صلعم سے خوب واقف ہوئین اسکے سوا سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۱۴۱ - ۳۴۲ لکہا ہے کہ فتح انٹی اوک ۶۳۸ء مین ہوئی یہہ پہلی بار تہی کہ فوج روم کی ہات سے مسلمانون کے قتل ہوئے ایک وبا آئی اور اسکے باعث سے بہت سے مسلمان بہ نسبت تلوار دشمن یا عیاشی انٹی اوک کے ہلاک ہوئے - اس سال پچیس ہزار آدمی موے اور اہل عرب اٹہارویں برس ہجری کو ساتہہ بڑے غم کے یاد کرتے ہین تمت کلامہ اس سے ظاہر ہے کہ ۱۸ ہجری مین مصر فتح ہوا کیونکہ یہی سال یعنے ۶۳۸ء مصر کے فتح کامل کا بہی ہے پادری فانڈر نے معلوم نہین کس سبب سے ۱۲ ہجری لکہے اور اس حساب سے وفات حضرت صلعم سے شام کے کامل فتح تک صرف پانچ برس کا عرصہ ہوتا ہے اور چونکہ حضرت یسعیاہ کی پیشین گوئی مصر اور اسور کی بابت تہی پس روم کی سلطنت مین سے انہین ملکون کے ملجانے اور وہان دین اسلام جاری ہونے سے اس روحی کتاب بلبی لبنون اور کتاب یسعیاہ کا مطلب پورا حاصل ہوتا ہے اور یہی روم اور مصر کا ملجانا ہے اور آخر وہ تمام سلطنت روم معہ تختگاہ کے تصرف اسلام مین درآیا اور مصر بہی معہ اسور وغیرہ اوس مین شامل رہا چنانچہ ابتک ہے

اور الیانو شین جو اسکی خبر ہے کہ ایک خوبصورت اور عزت وار جوان مرد اگر بت پرستی کو

نیست کریگا الخ سو خوبصورتی اور شرافت حضرت صلعم کی تو مثل آفتاب روشن ہے
کتاب سیر الاسلام صفحہ ۲۲ مین لکہا ہے کہ مورخین تاریخ عربستان کی کہتے ہین کہ حضرت
صلعم بہت حسین و شکیل تہے انتہے اور انسیان میلیش جو کہ نہایت متعصب عیسائی ہے گواہی
دیتا ہے کہ حضرت صلعم حسین اور ذہین تہے (سیل کا مقدمہ صفحہ ۱۰) اور گبن صاحب
مورخ نے لکہا ہے کہ انحضرت صلعم حسن مین شہرہ آفاق تہے از کتاب جان ڈیون
پورٹ صاحب صفحہ ۱۷

اور شرافت کی بابت دیباچہ رودمن ترجمہ قران شریف صفحہ ۱۲ دفعہ ۲۲ مین جسپر علماء
عیسائی نے اپنے طور کا حاشیہ اور دیباچہ لکہا اور ۱۸۶۳ء مین الہ آباد مشن پریس مین
چہاپا لکہا ہے کہ محمد کا تولد درمیان اوس فرقے اور گہرانیکے جو اونمین شریف الشرفا
تہا یعنے قریش کے ہوا انتہے اسیطرح سیر الاسلام صفحہ ۵ و ۶ مین دیکہنا چاہئے تہا کہ
صفحہ ۵ مین یہہ فقرہ کہ عرب کی سب قومون سے قریش کی قوم بڑی عزت دار تہی انتہے
اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۱ مین لکہا ہے کہ آنحضرت ملک ایشیا کے
سب مین بڑے نامی و گرامی آدمی تہے انتہے

اور اسیطرح لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲ سطر ۲ مین یہہ ہے اور حمایتہ الاسلام مطبوعہ
بریلی ۱۸۷۳ء صفحہ ۸ دفعہ ۱ مین جو ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ
لندن ۱۸۲۹ء کا ہے ڈاکٹر ویت کے قول سے لکہا ہے کہ محمد عرب کے ایک
نہایت معزز قوم اور نہایت عمدہ خاندان مین سے تہے ـــ صورت مین شکیل اور اطوار
مین رسیلے اور بے تکلف تہے اور بلند حوصلگی وہ عنایت ہوئی جو طوفان مصیبت کو فرو
کر سکے اور غیر معقول تعلیم کے قبایح کے مقابلہ مین فروغ پائی غرضکہ آپ جامع اون
اوصاف کے تہے جو کہ فی حد ذاتہا زیادہ عمدہ تہے انتہے

اور بت پرستی کے نیست ہونیکا مضمون ان عبارتونسے جومین لکہتا ہون دریافت

۱ ہوجائیگا سیر الاسلام صفحہ ۱۵-۹ مین لکہا ہے ساتوین برس ہجری کے آخر مین اپنے
وطن کے اندر جناب رسالت مآب صلعم امور دینی اور دنیاوی کے سردار مقرر ہوئے۔
اونہون نے بتونکو خانہ کعبہ کے توڑ ڈالا اور اس آلودگی سے اس مکان کو پاک کیا
یہہ حکم جاری ہوا کہ مکہ مین کوئی کافر نہ آوے اور نہ رہنے پاوے مگر دوسرے شہر ونمین
ملک حجاز کے جنمین شہر مکہ اور مدینہ واقع مین آنے جانیکی رخصت ہوئی۔ جناب
باوقار کو حالت ذلت کفار قریش پر رحم آیا یا اونکی شجاعت کا لحاظ کیا اور مغلوب قریشون
سے فرمایا کہ اس شخص سے جسکو تمنے بہت ایذا دی ہے اور ستایا کیا رحم کی توقع رکہتے
ہو اونہون نے عرض کیا کہ ہمین بہروسہ آپکی عالی ہمتی سے ہے رسول نے خدائے
رحیم کے جوابدیا کہ یہہ تمہارا اعتماد بہت صحیح ہے جاؤ ہمنے تمہین امن دیا اور آزاد کیا۔
عرب کی اور قومون نے جو کہ ریگستان مین رہتی ہین تابعداری پیغمبر صلعم کی اختیار کی
ان فرقہ ہوازن اور طایف کے رہنے والون نے جو کہ تمام عربستان مین ایک نہایت
زرخیز جگہہ ہے اور آب وہوا اس ضلع کی بہت اچھی ہے مقابلہ کیا اور اونکے جان
مال دونون برباد ہوئے اور بت اونکے توڑے گئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
دین پر ایمان لائے اور بعد اوسکے تمام ملک عرب مین ایک مذہب اور ایک سلطنت
دلئی رسول کریم نے بعد مقرر کرنے اپنی سلطنت کے مکہ اور مدینہ مین ارادہ کیا کہ
قرب وجوار کے بادشاہونکو مذہب حق سے اطلاع دین۔ ایک شخص واسطے پہنچانے
پیغام رسالت کے بصرہ کو بہیجا گیا اور شیرہیل نے اوسے کہ امیر قوم نصرانی اور
عربونکا اور ہرکلیس شاہ استنبول کا تابعدار رہتا دمشق کے نزدیک پکڑ کر مار ڈالا۔
اگرچہ یہہ ایذا بہت تہی مگر اسمین جنگی کمال تہی۔ تین ہزار آدمی تیار ہوئے اور حضرت
نے اونہین فرمایا کہ تم خدا کی راہ مین خوب شجاعت سے لڑنا اور بیان خوبیون دنیا اور
آخرت اور انعام غازیون اور شہیدونکا بہت فصاحت سے کیا اور کہا کہ دشمن کے خزانیکے

حوازین از میزان الحق مطبوعہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۹۱

سوا اور کسیکا مال رعیت مین سے نہ لوٹنا۔ میری مصیبتون اور تکلیفون کے عوض مین
خانہ نشین لوگونکو ایذا نہ دینا اور عورتون اور دودھ پیتے بچون اور بڈھونکو جو مرنے کے
قریب ہون نہ چھیڑنا۔ مکان اون لوگون کے جو مقابلہ نکرین توڑنا نہین اور وہ
چیزین جنکے وسیلے سے وہ اپنی اوقات بسر کرتے ہین تباہ نکرنا اور پھلواے درختونکو
تلف نکرنا اور کھجور کے درخت کو ہات نہ لگانا کیونکہ اہل شام کو اوسکے سایہ سے بہت آرام
ہے۔ جنوب مین دمشق کے بیچ قریہ موتی ضلع بلکا کے اہل اسلام کا لشکر روم اور شام
کی فوج سے مقابل ہوا۔ زید جو کہ غلامی سے آزاد کیا گیا تہا اور جعفر اور عبد اللہ جو
اہل اسلام کے سردار مقرر ہوئے اور انکو جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ اگر تم مین
سے ایک مارا جاوے دوسرا اوسکی جائے پر فوج کا سردار ہو اور یہ تینون سردار نامدار
اس لڑائی مین شہید ہوئے۔ گبن صاحب لکہتے ہین کہ زید بعد ظاہر کرنے کمال شجاعت
کے اول قطار مین شہید ہوئے۔ جعفر نے میدان شہادت مین بڑی مردانگی دکہلائی
اور شجاعت کے نام کو روشن کیا جب انکا داہنا ہات کٹ گیا انہون نے علم کو بائین
ہات مین لیا اور جب وہ بہی تن سے جدا ہو گیا انہون نے اوسکو کٹے بازوؤن سے
نہ چھوڑا آخر کار پچاس زخم کاری کہا کر زمین پر گرے اور درجہ شہادت کا حاصل
کیا۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ اونکی جگہہ پر اکہڑے ہوئے اور بولے آگے بڑہو ساتہ یقین
اور ایمان کے قدم آگے رکہو اور ہمارے لئے فتح یا بہشت ہے۔ وہ نیزہ سے ایک
رومی کے شہید ہوئے اور خالد نے جو کہ حال مین مسلمان ہوئے تہے جہنڈے کو گرنے
نہ دیا نو تلوارین انکے ہات مین ٹوٹین اور نصرانیونکو جو کہ مسلمانون سے بہت تہے آپ
نے شجاعت اور مردانگی سے ہٹا دیا۔ اسدن دشمنونکا غلبہ رہا اور دوسرے دن خالد
نے اپنے لشکر کو اس تدبیر سے لڑایا کہ فوج عدو کی سراسیمہ ہو گئی اور تفرقہ اونکی
جمعیت مین پڑ گیا۔ اہل اسلام کا لشکر فتحیاب ہوا اور مدینہ کو ساتہہ بڑی شوکت و

شان اور تہور سے سے مال غنیمت کے پہر آیا۔ خالد کی ہوشیاری اور چالاکی سے
مذہب محمدی صلعم کی بہت ترقی ہوئی اور اسنے اپنی جانفشانی اور دلاوری سے لقب سیف اللہ
کا حاصل کیا اسنتھے اور رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع جلد ۲ صفحہ ۱۶۲ اسطر ۱۹
اور صفحہ ۱۶۳ مین لکہا ہے خلفاء اسلام تہوڑے برسونمین تمام ملک شام اور یہودیہ معہ
یروسلم اور فارس اور عراق اور مصر اور کوچک آیشیا پر غالب آئے اونہون نے
اپنے سب مخالفونکو تلوار سے قتل کیا تخالون اور شہرونکو تباہ کیا اور اونکے باشندون
سے دین محمدی صلعم قبول کرایا اہل تواریخ لکہتے ہین کہ بعد وفات حضرت نبی علیہ السلام
کے بارہ برس کے اندر عرب لوگ چہتیس ۳۶ ہزار شہرون اور قلعون پر قابض ہوئے اور
مسیحیونکے چار ہزار گرجونکو ڈہا دیا شاید یہہ مبالغہ ہے لیکن اتنا تحقیق ہے کہ وے ٹڈیون
کی فوج کی مانند فتح کرتے ہوئے پہیلتے گئے اور اونکے موافق ملکونکا بہت نقصان کیا
شمالی افریقہ کا تمام ساحل جسپر بہت مسیحی جماعتین مقیم تہین اونکے قبضہ مین آیا اور انہون
نے مسیحی دین کو اون اطراف سے یہانتک مٹا ڈالا کہ اونکا نشان باقی نرہا صرف مصر
مین کاپٹی (یعنے قبطی) اور فارس مین نیسٹوریانی عیسائی رہگئے اور انکے سوا بعض
اور مقامونمین عیسائیونکے چند چہوٹی جماعتین مگر وے سخت ظلم اوٹہاکے رفتہ رفتہ نہایت
پست اور خراب حال ہوگئین

عربون نے اپنے خلیفون کے برگزیدہ کرنیکی بابت آپسمین جہگڑا کیا اور تیس ۳۰ برس تک
اس لڑائی مین دل و جان سے مشغول رہے جسکی باعث مسیحیون نے کچہہ کچہہ فرصت
پائی ان قضیونکے سبب مسلمان لوگ شیعہ اور سنی نامی دو جُدے فرقون مین تقسیم ہوگئے
شیعہ لوگ جو خصوصاً ملک فارس مین رہتے ہین قران کے موافق چلتے ہین مگر سنی لوگ
اگلے چار خلیفونکی روایت یا قول کو بہی مانتے ہین ۶۶۸ع مین وے غیر ملکون پر پہر چہاپا مارنے
لگے اور سات برس تک شہر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا مگر اونکی فوج لڑائی کی سی زبردست

جبیر یونانی اُگ نامی کے وسیلے سے ہنتا کی سن سات سو عیسوی کے بعد وے افریقہ کے شمالی ساحل کے تمام ملکوں پر قابض ہو کر اور پچہم کے حد بحر اٹلانٹک پاس پہنچکر آبنائے جبل الطارق کے پار ہو کر ملک سپین مین غول کے غول داخل ہوئے بلکہ اونکا یہہ ارادہ تہا کہ یورپ مین سے گذر کر خشکی کی راہ شہر قسطنطنیہ پر حملہ کرین اوسوقت رڈ رکو تہہ لوگونکا بادشاہ جو ملک سپین کا حاکم تہا اونسے دیر تک بڑی خونریزی کی لڑائی کرکے شکست آیا تب عرب لوگ بے روک ٹوک ملک سپین مین سے گذر کر کوہ پری نیز کے پار ہوئے اور پَیس اور ٹورس شہر و مین پہونچے اور جیسے تین سو برس پیشتر اون لوگون نے طوفان کی مانند یورپ پر آکر پچہم کی کلیسیاؤنکو نیست ہونیکے خطرہ مین ڈالا تہا ویسے یہہ حملہ آور عربیون کی اس تیزی کے باعث جو پچہم سے آئے وہ ہلاکت کے خوف مین پڑین فرانس اور الیمان کے سب لوگ تہرتہرا گئے تہے

اب اگر کوئی کہے کہ کیا یہہ قدیم رومیون اور قدیم الیمانیونکی پیشین گوئیان سچ تہین تو اونکا دین بہی سچا ہوگا تو میری سمجہ مین یہہ آتا ہے کہ اونہون نے یہہ بات قدیم خدا پرستون سے سُنی ہوگی اور اوسکے ظہور کا انتظار کرتے ہوئے اپنی معتبر کتابون مین درج کر رکہین یا جیسے قدیم زمانہ مین خدا ہمارے باپ دادون یعنے ابراہیم اور اسحاق سے وعدہ کے ساتہہ ہمکلام ہوا اور اونکے باپ دادون سے بہی اسیوقت مین وعید کے ساتہہ ہمکلام ہوگا اور اسکے لئے کچہہ خداپرستی کی خصوصیت نہین ہے دیکہو بلعام ابن بعور اور اوسکے گدہے کا حال گنتی ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ باب اور ابلیس سے خدا کا باتین کرنا پیدایش ۳ باب ۱۴ و ۱۵ اور اسیطرح کرنیلیوس رومی سے اعمال ۱۰ باب ۱-۳- اور عیسائی عقیدہ کے بموجب مسیح کا جو عیسائیونکا خدا ہے اوس سامری عورت سے باتین کرنا اسیطرح سمجہنا چاہئے یوحنا ۴ باب ۷-۲۶- اور خدا نے ابی ملک سے باتین کین جو جرار کا بادشاہ تہا جسکے بابت حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ہرگز خدا کا خوف یہان نہین ہے

(پیدایش ۲۰ باب ۱۱) دیکھو ایضاً ۲۰ باب ۳ – ۷ پس ابتک توریت و انجیل
مین کوئی پیشین گوئی کسینے ایسی نہ لکھی ہوگی کہ جس کی صداقت پر دنیا کے بت پرستوں
نے بہی گواہی دی ہو مگر یہہ وہ پیشین گوئی ہے کہ جس سے اسلام کی شرافت نہ صرف دیگر
مذہب والونکی الہامی کتاب سے ثابت ہوتی اور یہود اور نصارا دونوں کو اس مین کسیطرح
کے عذر کی گنجایش نہین ہے بلکہ بت پرستونکو بہی اسکی صداقت اور اسلام کی فضیلت کا
صاف اقرار ہے اور یہہ کمال عنایت قادر ذوالجلال اور دین اسلام کی سراسر بلندی
اقبال سمجہنا چاہیے ماشاء اللہ ولاقوت الا باللہ
مسٹر جان ڈیون پورٹ لکہتے ہین کیا یہہ بات خیال مین آسکتی ہے کہ جس شخص نے اس
نہایت ناپسند اور حقیر بت پرستی کے بدلے جس مین اوسکے ہموطن (یعنے اہل عرب)
مدت سے ڈوبے ہوئے تہے خدا ئے احد برحق کی پرستش قایم کرنیسے بڑی بڑی دایم الاثر
اصلاحین کین مثلاً اولادکشی کو موقوف کیا نشہ کی چیزونکے استعمال کو اور قمار بازی کو جس سے
اخلاق کو بہت نقصان پہونچتا ہے منع کیا نہایت سے کثرت ازدواج کا اوسوقت مین
رواج تہا اوسکو بہت کچہہ گہٹا کر محدود کیا غرض کہ ایسے بڑے اور سرگرم مصلح کو ہم فریبی
ٹہرا سکتے ہین اور یہہ کہہ سکتے ہین کہ ایسے شخص کی تمام کارروائی مکر پر مبنی تہی نہین ایسا نہین
کہہ سکتے بیشک محمد (صلعم) بجبر دلی نیک نیتی اور ایمان داری کے اور کسی سبب سے
ایسے استقلال کے ساتہہ اپنی کارروائی پر ابتداے نزول وحی سے جو خدیجہ سے بیان
کی اخیر دم تک جبکہ عایشہ کی گود مین شدت مرض مین وفات پائی مستعد نہین رہ سکتے
تہے جو لوگ ہروقت اونکے پاس رہتے تہے اور جو اونسے بہت ربط و ضبط رکہتے تہے اونکو
بہی کبہی اونکی ریاکاری کا شبہہ نہین ہوا اور کبہی اونہون نے اپنے نیک برتاو سے تجاوز
نہین کیا بیشک ایک نیک اور صادق طبیعت شخص جسکو اپنے خالق پر بہروسہ
ہوا اور جو ایمان اور رسم و رواج مین بہت بڑی اصلاح کرے حقیقت مین صاف صاف

خدا کا ایک آلہ ہوتا ہے اونکو ہم کہہ سکتے ہین کہ خدا کا پیغمبر ہے جسطرح خدا تعالے کے
اور وفادار خادم گذرے ہین اگرچہ اونکے خدمتین کامل نتہین اسیطرح محمد کو بہی ہم
خدا کا ایسا سچا خادم کیون نہ سمجہین جسنے خدا تعالے کی خدمت ایسی ہی وفاداری سے
کی جیسے اورون نے بلکہ افضل اورون کی خدمت کے پوری اور کامل نہ تہی اسبات پر
کیون یقین نکیا جاے کہ اوسکو زمانہ اور اپنے ملک مین اپنی قوم کو خدا کی وحدانیت
اور تعظیم سکہلانیکے لیے اور اونکے حالات کے مناسب اونکو ملکی اور اخلاقی امور مین
نصیحت کرنے کے لئے خدا نے بہیجا تہا اور وہ راست بازی اور نیک کرداری کا
واعظ تہا انتہے

ایڈورڈ گبن صاحب لکہتے ہین کہ محمد کا مذہب شکوک اور شبہات سے پاک صاف ہے
قران خدا کی وحدانیت پر ایک عمدہ شہادت ہے مکے کے پیغمبر نے بتون کی انسانون کے
ستارون اور سیارون کی پرستش کو اس معقول دلیل سے رد کیا کہ جو شئے طلوع ہوتی ہے
غروب ہو جاتی ہے اور جو حادث ہے وہ فانی ہوتی ہے اور جو قابل زوال ہے وہ معدوم
ہو جاتی ہے ــ اوسنے اپنی معقول سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم
کیا جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ وہ کسی شکل مین محدود نہ کسی مکان مین اور نہ کوئی اوسکا ثانی موجود
ہے جس سے اوسکو تشبیہ دے سکین ــ وہ ہمارے نہایت خفیہ ارادون پر بہی آگاہ
رہتا ہے ــ بغیر کسی اسباب کے موجود ہے ــ اخلاق اور عقل کا کمال جو اوسکو حاصل
ہے وہ اوسکو اپنی ہی ذات سے حاصل ہے ان بڑے بڑے حقایق کو پیغمبر نے
مشہور کیا اور اوسکے پیرون نے اونکو نہایت مستحکم طور سے قبول کیا اور قران کے
مفسرون نے معقولات کے ذریعہ سے بہت درستی کے ساتہہ اونکی تشریح و تصریح کی
ایک حکیم جو خدا تعالے کے وجود اور اوسکے صفات پر اعتقاد رکہتا ہو مسلمانون کے مذکور
بالا عقیدہ کی نسبت یہہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ایسا عقیدہ ہے جو ہمارے موجودہ ادراک اور

قوائے عقلی سے بہت بڑہکر ہے اسلئے کہ جب ہمنے اوس نامعلوم چیز (یعنے خدا) کو زمان اور مکان اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے مبرا کردیا تو پہر ہمارے خیال کرنے اور سمجھنے کے لئے کیا چیز باقی رہی وہ اصل اول (یعنے ذات باریتعالے) جسکی بنای عقل اور وحی پر ہے محمد کی شہادت سے استحکام کو پہونچی چنانچہ اوسکے معتقد ہندوستان سے لیکر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز ہین اور بتونکو ممنوع سمجھنے سے بت پرستی کا خطرہ مٹا دیا گیا انتہے

مسٹر تامس کارلیل صاحب لکہتے ہین کہ ہملوگون (یعنے عیسائیون) مین جو یہہ بات مشہور ہے کہ محمد ایک پرفن اور فطرتی شخص اور گویا جہوٹہہ کے اوتار تہے اور اونکا مذہب دیوانگی اور خام خیالی کا ایک تودہ ہے اب یہہ سب باتین لوگونکے نزدیک غلط ٹہرتی جاتی ہین جو جو جہوٹ باتین دور اندیش اور مذہبی سرگرمی رکہنے والے آدمیون (یعنے عیسائیون) نے اوس انسان (یعنے محمد صلعم) کی نسبت قایم کی تہین اب وہ الزام قطعاً ہماری روسیاہی کے باعث ہین چنانچہ ایک یہہ بات مشہور ہے کہ پاکوک صاحب نے جب گروٹس صاحب سے پوچہا کہ یہہ قصہ جو تمنے لکہا ہے کہ محمد نے ایک کبوتر کو تعلیم کیا تہا کہ وہ اونکے کان مین سے میل نکالا کرتا تہا اور مشہور کیا تہا کہ وہ فرشتہ ہے جو اونکے پاس وحی لایا کرتا ہے تو اس قصہ کی کیا سند ہے تو اونہون نے جواب دیا کہ اس قصہ کی کوئی سند اور کچہہ ثبوت نہین (حمایۃ الاسلام صفحہ ۹۲ دفعہ ۱۴۱ مین بہی یہی مرقوم ہے) حقیقت یہہ ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ایسے ایسے قصونکو بالکل چہوڑ دیا جاوے - جو جو باتین اس انسان (یعنے محمد صلعم) نے اپنی زبان سے نکالین بارہ سو برس سے اٹہارہ کروڑ آدمیون کے لئے بمنزلہ ہدایت کے قایم ہین ان اٹہارہ کروڑ آدمیونکو بہی اوسیطرح خدا نے پیدا کیا ہے جسطرح ہمکو پیدا کیا ہے اسوقت جتنے آدمی محمد کے کلام پر اعتقاد رکہتے ہین اوس سے بڑہکر اور کسیکے کلام پر اس زمانہ کے لوگ یقین نہین رکہتے پہر کیا ہم یہہ خیال کر سکتے ہین کہ جس

کلام پر خداے قادر مطلق کی سیقدر مخلوق زندگی بسر کرگئی اور اوسی پر مر گئے کیا وہ ایسا
چھوٹا کھیل ہے جیسا ایک بازیگر کھیلتا ہے مین اپنے نزدیک ہرگز ایسا خیال نہین
کرسکتا بلکہ مین بہ نسبت اوسکے اوسپر جلد یقین کرتاہون اگر جھوٹی اور فریب کے
باتین دنیا مین اسقدر زور آور ہون سراج پکڑ جائین اور مسلم ٹہر جائین تو پہر اس دنیا
کی نسبت کوئی کیا سمجہیگا - اس قسم کے خیالات جو بہت پہیلے ہوئی ہین بہت ہی
افسوس کے قابل ہین اگر ہمکو خدا کی سچے مخلوقات کا علم کچہہ حاصل کرنا منظور ہو تو ہمکو
ایسی باتون پر یقین کرنا ہرگز نہین چاہیے — وہ باتین ایسی زمانہ مین پہیلی ہین جبکہ توہمات
کو بہت دخل تہا اور اونہین توہمات کے سبب خیال تہا کہ آدمی کی روحین ہمیشہ خرابی
مین پڑی ہوئی ہین جو اونکی ہلاکت کا سبب ہے — میرے نزدیک اس خیال
سے کہ ایک جہوٹہے آدمی نے ایک مذہب قایم کیا اور کوئی اس سے زیادہ بد اور
ناخدا پرست خیال دنیا مین نہین پہیلا - بہلا یہ کب ہوسکتا ہے کہ ایک جہوٹہا آدمی
جو چونہ اور اینٹ اور اور مصالح کی حقیقت کو سمجہ نجانے اور پختہ مکان نبالے وہ پختہ مکان
کا ہیکو ہوگا بلکہ خاک کا ایک ڈہیر ہوگا - بارہ سو برس تک اوسکو کب قیام ہوسکتا ہے
اور اٹہارہ کروڑ آدمی اوسمین کب رہ سکتے ہین بلکہ ابتک وہ مکان کبہی کا سر کے بل
گر پڑا ہوتا ضرور ہے کہ ایک آدمی اپنے طریقون کو قانون قدرت کیمطابق کرے اور
قدرت کے سامانون کی حقیقت کو سمجہے اور اوسپر عمل کرے ورنہ قدرت سے اوسکو یہہ
جواب ملیگا کہ نہین یہہ ہرگز نہین ہوسکتا جو جو قانون اور قاعدے خاص مین وہ خاص
ہی رہتے ہین عام نہین ہوجاتے افسوس ہے کہ کوئی شخص مثل کاگلسترویا اور ایسے ہی بہت
سے دنیا کے سربرآوردہ لوگون کے چند روز کے لئے بہ نقض فطرت سے کامیاب ہوجاتے
ہین مگر اونکے کامیابی ایک جعلی ہنڈوی کی مانند ہوتی ہے جسکو وہ اپنے نالایق ہاتہون سے
جاری کرتے ہین اور خود الگ تہلگ رہتے ہین اور اونکو اونکے سبب سے نقصان

پہنچاتے ہین مگر قدرت کاملہ کے شعلون اور فرانسیسی ہنگامون اور اسی قسم کے اور غضب
ظہور سے ظاہر ہوکر یہہ بات بہت غضب اور قہر سے دنیا پر ظاہر کردیتی ہے کہ جعلی
ہندویان جعلی ہی ہین ایستہے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اُردو کتاب مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۵۹ — ۶۱
اور انگریزی صفحہ ۵۳ — ۵۵ لکہتے ہین طامس کارلائل صاحب نے جو آپکا (یعنے حضرت
محمد مصطفے صلعم کا) ذکر لکہا ہے وہ ایسا عجیب ہے اور اوسمین اسقدر انصاف پایا جاتا
کہ ہم اوسی جگہہ بغیر لکہے نہین رہ سکتے اوسکا قول ہے کہ اس صحرانشین شخص مین صرف
سیر چشمی اور صاف باطنی اور بلند نظری ہی نہتی بلکہ اور بات بہی تہی آپ نہایت سنجیدہ
تہے اور اونہین سے تہے جنکا شعار متانت ہے اور جنکو خدا تعالے نے اپنے ہاتہ سے
صاف باطن خلق کیا ہے اور لوگونکا عادت ہے کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتے
ہین مگر آپ صرف حق پر عمل درآمد کرتے تہے مخلوقات کا راز آپ پر خوب افشا تہا اور
آپ اوسکے خوف اور شان و شوکت سے خوب واقف تہے روایات قدیمہ جہل
حقیقت اس بات کو آپ سے مخفی نکر سکتے تہین اسطرح کے صاف باطنی فی الحقیقت
خدا ہیکی طرف سے محمول ہوسکتی ہے ایسے آدمی کی آواز براہ راست خدا ہی کی آواز
ہے ہم اونکو اوسکی تعمیل کے بغیر چارہ نہین آتی اور تمام چیزین اوسکے مقابل ہیچ محض
محض ہین قدیم سے آنحضرت کے دلمین ہر سفر مین اور ہر جگہہ ہزار ہا خیالات رہتے
تہے آپ سوال کیا کرتے تہے کہ مین کیا ہون اور یہہ لاانتہا چیز جسے لوگ دنیا کہتے ہین
اور جسمین مین رہتا ہون کیا ہے زندگی کیا ہے اور موت کیا ہے مجھے کس بات کا یقین
رکہنا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے جبل حرا اور جبل سینا کے خوفناک ٹیلے اور صحرا کی تنہائی
ریت نے اس سوال کا جواب نہ دیا اور آسمان نے بہی جو مع اپنے ثوابت و سیارون
کے گردش کرتا ہے اسکا ہرگز جواب نہ دیا صرف آنحضرت کی روح اور اللہ تعالے کے

الہام کو جو اوس مین تہا جواب دنیا پر آنحضرت نے پہلے اپنی نبوت اپنے خاندان کے دلونمین شہائی بادصفیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب تہے مگر آپنے اپنے ملک مین تمام مجنون اور برہنہ اور یہود کے قومونکو مجتمع کیا اور اونہین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم کے سامنے نئی خصلتین اور صفتین پہیلائین تیس برس سے کم عرصہ مین اس مذہب نے شہنشاہ قسطنطنیہ و بادشاہان شام و مصر و سوپوتامیہ کو مغلوب کیا اور فتحون کو ایٹ لانٹک سے بحیرہ خضر اور دریائے سندھ تک پہیلایا اگرچہ جبسے ابتک بارہ سو برس کا عرصہ منقضی ہوا ہے مگر یہہ مذہب سوا ہسپانیہ کے اور سب جگہہ وسیطی رائج ہے برخلاف اس کے اسلام ایک شمالی ایشیا اور وسطے افریقہ اور اون ملکون مین جو بحیرہ خضر کے گرد ہین شایع ہوتا جاتا ہے آنحضرت ایسے شخص ہوے کہ جنکے جرات اسلام اور متانت رائے نے ایک ایسا مذہب نکالا جس نے تمام زردشت کی پھیلی ہوئی جملہ مخلیں بنادین ہندوستان پر حملہ کیا اور قدیم مذہب برہمن کو مغلوب کیا اس کے بعد دریاے گنگ کے پار بودھ مذہب کو جو برہمن مذہب سے بہی زیادہ رائج تہا بالکل خارج کردیا اور مذہب عیسائی سے بہی اوسکے قدیم ملک چہین لیے اور رفتہ رفتہ اوسے اوسکے مشرقی ملکون اور رومی افریقہ مصر سے لیکر آبنائے جبرالٹر سے نکالدیا یورپ کے مغربی حد پر حملہ کیا ہسپانیہ کا بہی بہت سا حصہ دبالیا اور لوایر کے حدون تک بڑہ گیا اور اس سبب سے قدیم سلطنت روم نہایت خایف ہوئے اور آخرکار روم قسطنطنیہ کے تئے روم مین قایم ہوگئے انتہی (کارنیل صاحب کی کتاب جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

پیشین گوئی ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدانا الی الصراط المستقیم وارسل الینا رسولا ہادیا علی خلق عظیم علیہ وعلی آلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم قال اللہ تعالیٰ جل شانہ وشہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ فآمن واستکبرتم ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین

سورہ احقاف آیت ۱۰ یعنے اور گواہی دیچکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک ایسی ہی کتاب کی اور یقین لایا اور تمنے غرور کیا بیشک اللہ ہدایت نہین کرتا قوم ظالمین کو از شہادت قرآنی صفحہ ۲۲ فصل ۵ بیضاوی مین ہے علی مثلہ مثل القرآن وہو ما فی التورٰیۃ من المعانی المصدقۃ للقرآن والمطابقۃ لہ او مثل ذالک وہو کونہ من عند اللہ فامن ای بالقرآن لما رای من جنس الوحی مطابقا للحق علی مثلہ جسکا مطلب یہہ ہے کہ جو کچہہ توریت مین ہے اوسکے معنے قرآن کے مطابق یا مثل قرآن کے ہین اور اس لحاظ سے قرآن کو تصدیق کرتا ہے اور اوسکا من عند اللہ یعنے ربانی ہونا ہی ثابت کرتا ہے از شہادت قرآنی صفحہ ۲۳

انجیل یوحنا اول باب ۱۹ - ۲۵ مین لکہا ہے کہ جب یہودیون نے بیت المقدس سے کاہنون (یعنے اماموں) اور لاویون (یعنے اوس فرقہ کے لوگ جن مین حضرت ہارون تہے) یوحنا بپتسما دینے والے کے پاس بہیجا تاکہ پوچہین کہ تو کون ہے تب حضرت یحییٰ نے جواب دیا کہ مین مسیح نہین ہون پہر اونہون نے پوچہا کہ کیا تو الیاس ہے آپ نے جواب دیا کہ نہین پہر اونہون نے پوچہا کہ کیا تو وہ نبی ہے آپ نے جواب دیا کہ نہین (۲۰ و ۲۱ و ۲۵ آیت) اور اسیکا ذکر یوحنا ۷ باب ۴۰ مین بہی ہے طامس اسکاٹ مفسر کہ نسبت اور مفسرین کے زیادہ تر عیسائی و ...

سرگرم معلوم ہوتا ہے اپنے دل پسند علماء کے قول سے لکھتا ہے کہ یہودی غلطی کرتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ نہ صرف ایلیاس بلکہ ایک اور نبی مثل موسے کے مسیح سے پیشتر آئیگا اور دوسرے مفسر کا یہہ قول ہے کہ ۱۲ و ۲۵ آیت مین ایک نبی سے جو کہ مثل موسیٰ ہو مراد ہے یا ایک انبیار سلف سے مُردونین سے جی اوٹھا ہو کیونکہ یوحنا اپنے نبی ہونے سے کبھی انکار نکرتا جبکہ انجیل لوقا اول باب ۱۷ آیت مین یوحنا کے نبی ہونیکی خبر موجود ہے انتہیٰ کلامہ اسکا مفصل بیان یہہ ہے کہ بعضون نے دو نبی بجگہہ ایک نبی کا لفظ لکہا ہے لیکن اگر فریسیون نے حضرت یحییٰ سے صرف اونہین کے نبی ہونے کی بابت پوچہا ہوتا اسطرح پر کہ آیا تو ایک نبی ہے تو حضرت یحییٰ اوسکے جواب مین کبھی نفرماتے کہ نہین کیونکہ حضرت یحییٰ کو اپنے نبی ہونے سے انکار کا کوئی سبب تہا جبکہ پیشتر سے حضرت جبرئیل نے حضرت یحییٰ کے نبی ہونیکی خبر حضرت ذکریا کو دیدی تہی (لوقا ۱ باب ۱۷) مگر جبکہ یحییٰ نے فرمایا کہ مین وہ نبی نہین ہون اس سے ظاہر ہے کہ یہودیون نے یحییٰ سے کسی اور نبی کا گمان کر کے پوچہا تہا کہ آیا تو وہ نبی ہے تب حضرت یحییٰ نے جوابدیا کہ نہین

عیسائی علماء مین سے بعضون نے وہ نبی بجگہہ ایک نبی کا لفظ جو لکہا ہے صرف اسلئے تاکہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلاۃ والسلام کی خبر کچھ چھپی رہے اور پڑہنے والے خیال کرین کہ گویا یہودیون نے حضرت یحییٰ سے صرف اونہین کے نبی ہونیکی بابت پوچہا تہا یعنے یہہ کہ تم نبی ہو یا نہین لیکن اگر ایسا ہوتا تو یہود سے صرف یحییٰ کے اپنی ہی نبوت کا اقرار یا انکار کرنے پر اکتفا کرتے اور حضرت عیسےٰ اور حضرت الیاس کا ذکر درمیان مین نہ لاتے اس سے ظاہر ہے کہ توریت سے جن نبیون کے آنے کی خبر یہودی علما پاتے تہے اونکے انتظار مین یحییٰ سے پوچہا کہ تم کون ہو یعنے مسیح یا الیاس یا وہ نبی یا اسواسطے ایک نبی کا لفظ وہ نبی بجگہہ لکہا تاکہ اوس پیشین گوئی سے جو یہودی قوم سے

حضرت موسیٰ نے فرمائی ۱۸ استثنا ۱۸ باب ۵ او ۱۸ اعمال ۳ باب ۲۲ و ۷ باب ۳۷ سے مطابقت ہو

اس سے یہہ بہی ظاہر ہے کہ وہ نبی توریت اور صحف انبیاء علیہم السلام مین حضرت عیسیٰ اور حضرت الیاسؑ سے زیادہ موعود اور مذکور اور یہودیون مین زیادہ معروف اور مشہور تہا کہ بغیر نام لینے کے ہی ہر شخص اوسے پہچان لیتا تہا قال اللہ تعالے جلشانہ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ (سورہ انعام آیت ۲۰ یعنے جنکو ہمنے دی ہے کتاب وہ پہچانتے ہین اوسکو جیسے پہچانتے ہین اپنے بیٹون کو از شہادت قرانی صفحہ ۱۶۴ فصل ۵ ۳ کشاف مین ہے یعرفونہ ای محمدا بنعتہ فی کتابہم یعنے پہچانتے ہین اوسکو یعنے محمد صلعم کو اوسکے نشانون سے جو اونکی کتاب مین ہین اور بیضاوی مین ہے یعرفون رسول اللہ صلعم بحلیتہ المذکورۃ فی التوریۃ والانجیل کما یعرفون ابناءہم یعنے پہچانتے ہین رسول اللہ صلعم کو اوسکے نشانون سے جو توریت و انجیل مین مذکور ہین جیسے اپنے بیٹونکو پہچانتے ہین اسلئے ضرور نہ تہا کہ مثل عیسیٰ اور الیاسؑ کے اوس نبی کا بہی پہچان لینے کے لئے نام لیا جاتا اور ایسا ہی ہوا کہ جب یہودیون نے پوچہا آیا تو وہ نبی ہے حضرت یحییٰ نے فوراً پہچان کے جوابدیا کہ نہین یعنے جسطرح حضرت الیاسؑ کو نام لینے سے اسیطرح وہ نبی بغیر نام لے حضرت یحییٰ نے پہچان لیا یا یہہ کہ وہ نبی صلعم بنی اسمٰعیل مین مبعوث ہونیکے سبب نام لینے کی کچہہ حاجت نتہی برخلاف انبیاء بنی اسرائیل کے کہ اونمین نبیونکی کثرت کے سبب جنکا ذکر کرنا منظور ہو اوسے پہچاننے کے لئے نام لے لینا ضرور تہا اور بنی اسمٰعیل مین اس سبب سے کہ صرف حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے حاجت نتہی کہ ذکر کرنیکے وقت حضرت کا نام لیا جائے یا یہہ کہ وہ نبی پیغمبر آخر الزمان ہے اور اونکے بعد کوئی دوسرا نبی ہونیوالا نہ تہا پس ضرور نہ ہوا کہ کسیطرح کے امتیاز کیواسطے نام لیا جاتا یا یہہ کہ وہ نبی سرور انبیاء علیہم السلام مین بسبب کمال عظمت اور شرف

حضرت کے ادب مقتضی ہوا کہ بیساختہ حضرت کا نام موتہہ سے نکالتے نہین یا یہہ کہ وہ
ناسخ ادیان سابقہ ہے پس یہودی تعصب اور ذاتی حسد نے رخصت ندی یہہ نام
کسطرح زبان پر آنے پائے یا یہہ کہ وہ نبی افضل و اشرف موجودات اور اقدس ترین
مخلوقات ہین اور یہودی لوگ بغیر طہارت کامل کبہی یہوداہ جو عبرانی مین خدا کا اسم
ذات ہے زبان سے نہین کہتے تہے پس پاس اتقا جایز نہوا کہ بغیر طہارت وہ پاک نام
بہی زبان پر لائین یا یہہ کہ وہ نبی موسیٰ کی مانند توریت مین لکہا ہے (استثناء
باب ۱۵و۱۸) اور یہودی قوم سب حضرت موسیٰ کی پیرو اور مطیع تہی وہ حضرت موسیٰ
کو ایسا پہچانتے تہے کہ ویسا اور کسیکو بہی نہین پہچانتے تہے پس حاجت نہی کہ کوئی اور
دوسری پہچان بہی بیان کرین

اور یوحنا ۱ باب ۲۰ سے ظاہر ہے کہ جب یہودیون نے حضرت یحییٰؑ سے پوچہا کہ تو
کون ہے آپ نے فرمایا کہ مین مسیح نہین ہون یعنے بغیر اسکے کہ یہودی حضرت عیسیٰ کا نام
لین حضرت یحییٰ نے آپ ہی نام لیکر جواب مین کہا کہ مین مسیح نہین ہون اسکا یہی سبب
تہا کہ حضرت عیسیٰ کا ظہور حضرت نبی آخر الزمان صلعم سے پیشتر ہونا تہا بلکہ اوسوقت پیدا ہو چکے
اور غالباً قریب تیس۳۰ برس کے عمر تک بہی پہونچے تہے اسلئے حضرت عیسیٰؑ کا ذکر اور اعلان
حضرت نبی آخر الزمان صلعم سے مقدم لازم ہوا بمناسبت وقت نہ بمناسبت حال اور چونکہ
کلی نبیونکے آنیکی خبر توریت سے ملتی تہی اسلئے حضرت یحییٰ نے یہودیون کے پہلے سوال
کے جواب مین نام لیکر فرمایا کہ مین مسیح نہین ہون تا مغالطہ نرہے کیونکہ وہ پہلا سوال
ہی مبہم تہا یعنے یہہ کہ تو کون ہے مطلب یہہ کہ ان آنیوالون مین سے تو کون ہے اور
یہہ مطلب نہ تہا کہ تو نبی ہے یا نہین کیونکہ اگر یہہ مطلب ہوتا تو حضرت یحییٰ صرف اتنا ہی
جواب دیتے کہ مین نبی ہون چنانچہ ان سب آیتون سے یہہ حال ظاہر ہے اور دوسرے
سوال مین چونکہ دو نبیونکا ذکر ہی باقی تہا اسلئے امتیاز کیواسطے نام لیکر یہودیون نے

پوچھا کہ کیا تو الیاس ہے (دیکھو یوحنا کی ۱ باب ۵) اسکے جواب مین حضرت یحییٰ کو اتنا ہی کہنے پڑا کہ مین نہین ہون تب اونہون نے کہا کہ آیا تو وہ نبی ہے اب اس پچھلے نبی کی بابت وہ اسکی حاجت نہ سمجھے کہ نام لین کیونکہ بعد اوسکے کوئی اور نبی تہا جو سمجھنے مین مغالطہ ہوتا اور حضرت یحییٰ نے بہی فوراً پہچانکر کہدیا کہ نہین یہان سے یہہ بہی ظاہر ہے کہ وہ نبی مثل حضرت مسیح اور حضرت الیاسؑ کے کوئی خدا کا برگزیدہ اور مقدس ہے نہ یہہ کہ کوئی ظالم یا نافرمان بردار خدا کا یا خلقت کو گمراہ کرنیوالا

اب اگر کوئی پوچھے کہ یہودیون نے پہلا سوال کیون مبہم کیا اور دوسرے سوال کی طرح پہلے ہی صاف نام لیکر کیون نہ پوچھا کیونکہ تینون نبیون کے آنے کے وہ منتظر تہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ پہلے سمجھے کہ حضرت یحییٰ انہین تینون مین سے کوئی ہونگے اور وہ آپ ہی بتا دینگے تب پوچھا کہ تو کون ہے اور جب حضرت یحییٰ نے اونمین سے ایک کا نام لیکر کہا کہ مین مسیح نہین ہون تب اونہون نے بہی نام لیکر پوچھا کہ کیا تو الیاس ہے الخ پہر اگر کوئی سوال کرے کہ کیون حضرت یحییٰ نے اون تینو مین سے صرف ایک ایک نبی کا نام لیا پہلی ہی دفعہ کیون نہ کہدیا کہ مین اون تینو مین سے کوئی بہی نہین ہون تو اسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت یحییٰ کو منظور ہوا کہ اس ردوبدل مین حضرت خاتم الانبیا صلعم کے ذکر کی صراحت ہو جائے اور سب کو معلوم ہو جائے کہ وہ نبی صلعم سب سے پیچھے آنیوالے ہین اور اسکے بعد پہر یہودیون نے بہی کسی نبی کی بابت سوال نہین کیا بلکہ حضرت یحییٰ سے یہی پوچھا کہ نبی جو آنیوالے تہے اونمین سے تو تو کوئی بہی نہین ہے اب تو اپنے تئین کیا کہتا ہے تب حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ مین وہ ہون کہ جسکے بابت حضرت یسعیاہ نبی نے پیشین گوئی کی ہے

ب حضرت یحییٰ کی بابت علمائی عیسائی سمجھتے ہین کہ الیاسؑ کی روح اور قوت حضرت یحییٰ مین تہی (متی ۱۱ باب ۱۴ اور ۱۷ باب ۱۲ اور حضرت الیاسؑ کا ذکر ملاکی ۴ باب ۵،

مین ہے واضح ہو کہ یہود لوگ ابتک نہ صرف حضرت عیسےٰ بلکہ حضرت یحیٰی کی ہی نبوت کے
قایل نہین ہین اور کہتے ہین کہ نبوت حضرت ملاکی نبی تک ختم ہوگئی اس سبب سے ظاہر
ہے کہ یہودیون نے صرف انہین نبیون کی بابت حضرت یحیٰی سے سوال کیا تہا نہ یہ کہ
حضرت یحیٰی کی نبوت کی بابت ہی لیکن چونکہ انجیل مین یون ہی لکہا ہے پس ہمین اسکی ہی
رعایت ناگزیر ہوئی

مفسرین انجیل نے لکہا ہے کہ یہودی سمجہتے تہے کہ نہ صرف الیاس بلکہ ایک اور نبی ہی مثل
موسیٰ کے مسیح سے پیشتر آئیگا انتہے مگر کسی یہودی نوشتہ سے یہہ بات ثابت نہین ہے
سوا حضرت الیاس کے آنیکے اور بقول علماء اہل تثلیث الیاس کی روح حضرت یحیٰی
مین تہی تو تین ۳ نبیون کے آنیکی خبر توریت و انجیل سے پائی جاتی ہے مگر سب سے پہلا وہ نبی
صرف حضرت پیغمبر خاتم الانبیا صلعم ہین چنانچہ یوحنا ۱ باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۵ مین دوبار
مفصل پہلے حضرت عیسےٰ پہر حضرت الیاس پہر وہ نبی یعنے نبی موعود صلعم کا ذکر ہے

علماء عیسائی اس بابت بڑے تردد مین ہین کہ وہ نبی کون ہے اکثرونکا یہہ قول ہے
کہ وہ نبی مثل موسےٰ کے ہوگا جسکا ذکر استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ مین ہے لیکن اعمال ۳ باب
۲۲ اور ۷ باب ۳۷ کے بموجب جو علماء عیسائی حضرت موسےٰ کی اوس پیشین گوی
کا اشارہ حضرت عیسےٰ کیطرف سمجہتے ہین یوحنا ۱ باب ۲۱ و ۲۰ کے بموجب یہہ دعوی باطل
باطل ہوگیا کیونکہ ان آیتون مین صاف لکہا ہے کہ وہ نبی سوائے حضرت یحیٰی اور حضرت
عیسےٰ کے ہوگا اور مفسرین کے قول سے ہی جو کہ مرقوم ہوچکا صاف ظاہر ہے کہ یہودی
لوگ توریت کی اوس پیشین گوئی کے بموجب ایک نبی کے جو کہ مثل موسیٰ کے ہو آنے
کے منتظر تہے پیشتر حضرت عیسےٰ سے تو اس سے ہی یہہ مطلب نکلتا ہے کہ یہودیون کے
عقیدے کیموافق مسیح کا آنا ہی باقی ہے اور وہ نبی صلعم جو مثل موسیٰ کے آنیوالا تہا یعنے حضرت
نبی آخر الزمان صلعم آچکے پس جس طرح یہودی لوگ حضرت عیسیٰ کے آنے سے بیخبر رہے

اسیطرح اس نبی موعود صلعم سے ہی یا یہہ کہ قیامت کے نزدیک حضرت عیسےٰؑ کے آنے سے یہان مراد ہے اور حضرت نبی آخر الزمان صلعم اس سے پیشتر اس جہان مین آچکے اور اگر اعمال ۳ باب ۲۲ کے مطابق استثنا کے ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ کا مطلب حضرت عیسےٰؑ کیطرف اشارہ کرتا تو بہی انجیل یوحنا اول باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۵ کا وہ نبی جوکہ سواے حضرت عیسےٰؑ کے ہے صرف حضرت نبی آخر الزمان صلعم کو سمجہنا چاہیے کیونکہ دونو حالتون مین وہ نبی سواے حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے اور کوئی دوسرا نہین ہو سکتا یعنے اگر اعمال ۳ باب ۲۲ آیت صحیح ہے تو انجیل یوحنا اول باب ۲۱ و ۲۵ کا وہ نبی جوکہ سوائے حضرت عیسیٰؑ کے ہے صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلعم مین اور اگر مفسرین انجیل کے اقوال کے مطابق وہ نبی وہی ہے جسکا ذکر حضرت موسیٰؑ نے استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ مین کیا ہے تو حضرت موسیٰؑ کی پیشین گوئی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کیطرف نہین مفسرین کے اقوال سے صاف اور اقراری معلوم ہوتی ہے نہ یہہ کہ حضرت عیسےٰؑ کیطرف کیونکہ سوائے حضرت عیسےٰؑ و الیاسؑ کے وہ نبی بتایا گیا ہے خلاصہ یہہ کہ انجیل یوحنا اول باب ۲۱ و ۲۵ کا وہ نبی جبکہ نہ حضرت عیسےٰؑ سے مراد ہے کیونکہ اون دونون آیتون مین سواے حضرت عیسےٰؑ کے وہ نبی مرقوم ہے اور جبکہ نہ حضرت موسیٰؑ سے مراد ہے کیونکہ استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ مین موسیٰؑ کی مانند ایک نبی کی خبر ہے اور نہ حضرت الیاسؑ اور حضرت یحییؑ سے مراد ہے کیونکہ یہہ دونون نبی حضرت موسیٰؑ کی مانند صاحب کتاب نتہے اور انجیل یوحنا اول باب مین وہ نبی سوائے الیاسؑ کے بیان ہوا اور حضرت یحییؑ نے کہا کہ مین وہ نبی نہین ہون تو سواے حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی دوسرا نہین ہے اور اس سے زیادہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابت پیشین گوئی توریت و انجیل سے اور کیا ڈہونڈہنا چاہیے

ولیم میور صاحب کتاب شہادت قرآنی چہاپہ لکہنو مطبع نول کشور سنہ ۱۸۶۱ع فصل ۱۳ صفحہ ۲

مین فرماتے ہین قولہ اسمین شک لانا ضرور نہین کہ محمد صاحب صلعم کو اپنی نبوت کی پیشین گوئی کا کتب سابق مین ہونا دل سے متیقن تہا اور ہمین بہی شبہہ نہین کہ چند عالم یہودیون نے اس بہروسہ پر کہ محمد صاحب صلعم ہماری کتاب سماوی بدل تصدیق کرتے اور بحال و برقرار رکہتے ہین اونکے (یعنے محمد صلعم کے) الہام اور اونکی نبوت کی شہادت دے دی انتہے اس سے ثابت ہے کہ اون یہودی عالمون نے بہی جو مسلمان نہین ہوئے تہے اون یہودیون کیطرح جو مسلمان ہوگئے تہے حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کے الہام اور نبوت پر گواہی دی پس ظاہر ہے کہ جسطرح پیغمبر خدا صلعم صاف دلی سے توریت وانجیل کی صداقت بیان فرماتے تہے اسیطرح یہودیون مین بہی جو عالم تہے اونہون نے بہی صاف دلی سے حضرت صلعم کے الہام اور نبوت پر گواہی دی اور یہہ ثبوت اونہین توریت کی پیشین گوئیون اور اپنے بزرگون کے عقاید سے حاصل ہوا ہو ولیم میور صاحب شہادت قرانی فصل ۸۳ کے صفحہ ۱۱۸ مین فرماتے ہین کہ یہہ جو یہودیون کے باب مین لکہا ہے کہ وے البتہ جانتے ہین کہ یہہ بیشک حق ہے اونکے رب کیطرف سے چاہئے اوس سے یہہ مراد ہو کہ کعبہ سچا قبلہ تہا جیسا جلال الدین لکہتا ہے اور چاہئے یہہ معنی ہون جو قرین قیاس ہین کہ یہودی لوگون نے محمد صاحب کی نبوت اور قرآن کی صداقت پہچانی اہتہے ایک بہت نامور عیسائی ماسٹر رامچندر نے جو فاضل ریاضی دان مشہور ہین اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۷۳ء مین جسکا نام اونہون نے مسیح الدجال رکہا ہے صفحہ ۹۷-۹۹ اسطرح لکہا ہے قولہ ہم یہہ عرض کرتے ہین کہ اگر دعوے قران اور تفسیر کا (صحیح ہے) کہ یہودیون مدینہ نے پہلے سے محمد صاحب کو پہچان رکہا تہا کہ یہی ہمارا نبی آخرالزمان ہے کہ ہمکو ہمارے دشمنون کافرون پر فتح دلوا دی اور جب اونہون نے حال محمد صاحب اور قران کا دریافت لیا اوسوقت اونکے حال کو مطابق اوسکے پایا جو اونہون نے پہلے سے پہچان اور معلوم کر رکہا تہا تو یقیناً وہ صفات کلیہ جسکے موافق یہودیون مدینہ نے پہچان لیا ہوگا کہ

محمد صاحب ہی ہمارے آخری زمانہ کے نبی اور بادشاہ فتح دلوانیوالے مین یہہ ہونگے اوّل یہودیون مدینہ نے سُنا ہوگا کہ مکہ مین ایک شخص جسکا نام محمد یا احمد ہے ظاہر ہوا ہے اور رسول اللہ ہونے کا دعوے کرتا ہے اور شرک اور بت پرستی کو منع کرتا ہے اور خدا کی وحدانیت کی تعلیم کرتا ہے تو ان یہودیون نے آپس مین اسبات کا چرچا کیا ہوگا اور کہا ہوگا کیا محال ہے کہ یہہ احمد نبی اُمّی قوم کا ہی ہمارا نبی اور بادشاہ آخر زمانہ کا ہو جس کا نام مسیح بن داؤد ہے (یہہ عجب کہ احمد کا نام معلوم کرکے پہر بہی مسیح بن داؤد سمجھے ہون گے) اور جسکے ہم آج تک منتظر ہین سوا سے اُنہین اسکے نام احمد یا محمد سے یہی تحقق ہوتا ہے کہ یہہ کوئے عظیم الشان شخص ہے اور یہی تعریف موافق ہمارے کتب سماوی توریت وغیرہ کے ہمارے مسیح کی ہے (مسیح سے یہان مراد شاید مسوح جو ہر نبی اور بادشاہ ہوتا تہا) کہ وہ ایک بادشاہ عظیم الشان اور صاحب جلال ہوا اور ہمکو ہمارے مخالفون کافرون پر فتح دلوادی اور ہمکو بحر و بر یعنے سارے جہان کا مالک کردے اور یہہ امر کوئی بڑی بات نہین ہے کہ محمد قوم اُمّی یعنے قوم بت پرست عربون مین سے ہے نہ ہمارے قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگون مین بہت سے ایسے بہی ہین کہ وہ اصل مین بت پرستون مین سے تہے لیکن اونہون نے دین اور شریعت موسوی کو اختیار کیا ہے پس وہ بہی بنی اسرائیل مین باعتبار دین کے شمار کیجاتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نبی محمد شریعت موسوی کو مانتا ہے کیونکہ وہ شرک اور بت پرستی کو منع کرتا ہے اور خدا کی توحید کی تعلیم کرتا ہے اور یہہ یقیناً مطابق توریت کے ہے پس بہت یقین ہوتا ہے کہ یہہ محمد وہی ہمارا آخر زمانہ کا نبی اور بادشاہ ہے جو کہ ہمکو فتح دلوادے

دوئم جس وقت محمد صاحب مدینہ مین آگئے یا قدرے مدت پہلے اور جب
یہودیون مدینہ نے معلوم کیا کہ یہہ محمد اپنے قرآن مین قصے آدم اور نوح اور
ابراہیم اور یوسف اور موسے وغیرہ کے بیان کرتا ہے اور وضو اور طہارت
جسمانی کا حکم کرتا ہے اور بعض جانورون کے گوشت کو حلال اور بعض کے
گوشت کو حرام بیان کرتا ہے اوسوقت تو بقول شاہ عبدالعزیز صاحب کے
ان یہودیون نے اپنے کتب سماوی تورات وغیرہ مین اور حال محمد صاحب
اور قران مین مطابقت کلی اور جزئے پائی ہوگی اور ان یہودیون نے کہا
ہوگا کہ یہہ محمد ہمارا مسیح یا بادشاہ آخر زمانہ مین ظاہر ہونیوالا بیشک ہے
اور عیسٰے بن مریم ہمارا مسیح یا بادشاہ ہرگز نہتا کیونکہ اوس عیسٰے کی کتاب انجیل
مین یہہ احکام توراتی نہین ہین چنانچہ عیسائی لوگ طہارت جسمانی پر کچھ ایمان
نہین رکھتے ہین اور نہ گوشتون حلال و حرام مین امتیاز کرتے ہین سیوم
جبکہ مدینہ مین آنکر یا قدرے پہلے واسطے تالیف قلوب یہودیون کے محمد
صاحب نے بیت المقدس کو اپنا قبلہ نماز قرار دیا (دیکھو تفسیر عزیزی مقام
تحویل قبلہ) اوسوقت تو ان یہودیون مدینہ نے بیشک کہا ہوگا کہ واللہ یہہ محمد
ہمارا مسیح یا بادشاہ آخر زمانہ مین ظاہر ہونیوالا ہے الخ

اس عیسائی مصنف نے جو یہہ سب صفائی سے بیان کردیا اگرچہ مصنف کا ارادہ
اور غرض اس بیان مین کچھہ اور ہی ہولیکن یہود و نصارے کے ابطال دعوٰی
اور اثبات مراتب اسلام کے لئے کافی ہے کیونکہ اس بیان مین اپنی کوئی
دوسری غرض ظاہر کرنے کے لئے مصنف کتاب مذکور جب اپنے دلایل کو
ثابت کرے گا تب اوس کی تردید مسلمانون کے ذمہ لازم ہوگی اور وہ بھی علیحدہ
طور پر نہ یہہ کہ اس بیان مرقومہ بالا کو کچھ اوس سے علاقہ ہو مثلاً مصنف مذکور

ثابت کرے کہ توریت کے بموجب یہودی لوگ مسیح الدجال کے منتظر تہے اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ السلام کوہی اونہون نے توریت کے مضمون سے پہچانا تہا تو اوس عیسائی مصنف کو ثابت کرنا چاہئے کہ توریت مین کہان دجال کا نام اور اوسکے نشان مرقوم ہین اور انجیل کے اخر کتاب مکاشفات مین جو بے نام ونشان کچہہ اس قسم کا ذکر ہے اوس سے یہودیونکو کیا کام اور جب یہہ ثابت نہو سکے تو مسلمانونکو کیا ضرور ہے جو کسی عیسائی مصنف کی ہر واہیات خرافات کو جو کچہہ وہ بک جاے مان لین مگر جو بات کہ حق اور واجبی عیسائی مصنفون کے زبان سے نکل جاتے ہے اوس سے قطع نظر کرنا ہی جایز نہین ہے تا معلوم ہو کہ اس عیسائی فرقہ کے لوگون مین جو سب سے زیادہ متعصب ہین توریت خوانیکے سبب جب وہ اسلام کی فضیلت کا اسقدر اقرار کرتے ہین تو اور منصف مزاج عیسائی علما کہانتک نہ فضیلت اسلام کے مقر ہون گے اس کے سوا باوجود اسکے اس طول کلام مرقومہ صدر کے اگر یہہ نصرانی مصنف اپنے ہی بیان کے خلاف کچہہ کہنا چاہئے تو سمجہہ جاؤ کہ وہ دیوانہ ہے پہر یہہ کہ اس عیسائی مصنف کے شروع بیان پر غور کرنا چاہئے جہان لکہا ہے کہ ہم یہہ عرض کرتے ہین اس سے ظاہر ہے کہ وہ سارا بیان جو اوسکی کتاب سے مین نقل کر چکا ہون صریحاً مصنف کا دوبارا اقرار ہے نہ یہہ کہ کسی دوسرے کا قول اوس عیسائی مصنف نے اپنی کتاب مین درج کیا ہو یہان سے ثابت ہے کہ ضرور یہودیون نے حضرت رسول صلعم کی رسالت کو خوب پہچان لیا تہا اور یقین کر گئے تہے کہ وہ نبی جسکا حال اونہون نے توریت سے معلوم کیا اور حضرت یحیٰ سے پوچہا تہا (یوحنا ا باب ۱۹ – ۲۵) حضرت محمد مصطفےٰ صلعم ہین اب ثابت ہوا کہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ الخ

پادری فلس صاحب مشنری لکھنوا اپنی کتاب الموسوم بہ اصلاح تہبیر
مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنو سنہ ۱۸۹۷ع باہتمام پادری سمور صاحب صفحہ ۲۱
۲۲ مین لکھتے ہین کہ جان ڈیونپورٹ صاحب کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی
زبان سے اردو زبان مین بنام مظاہر الحق ہوا جسکے مراد حضرت محمد پیغمبر اسلام
اور قرآن کی معذرت ہے یہہ تصنیف دونون قوم یعنے عیسائیون اور
اہل اسلام کی نظر مین غیر معمول اور تعجب انگیز ہے جتنے سیچے اپنے مذہب
کے قدر دان ہین اس تصنیف سے واقف ہوکر غم کہاتے اور
بیزار ہوتے ہین زیرا کہ ایک اونمین سے جسنے عیسوی مذہب مین
تربیت پائی اور ابتک عیسائی کہلاتا ہے اسلام اور اوسکے
بانی کا حافظ اور مددگار ہوا اہل اسلام اونکے برابر متعجب
ہوکر اپنے طریقے کے ایسے غیر مترقب اور سرگرم
حامی اور خیرخواہ سے مسرور ہوتے ہین سمجھکر
کہ تصنیف مذکورہ کے ذریعے سے اونکے
ملت کی فضیلت اور رونق آشکار
ہے

تحویل ...
ہمارا مسیح ...
اس عیسائی مصنف ...
اور غرض اس بیان مین ...
اور اثبات مراتب اسلام کے لئے و
دوسری غرض ظاہر کرنے کے لئے معتقد
ثابت کرے گا تب اوس کی تردید مسلمانونکے ...
طور پر نہ یہہ کہ اس بیان مرقومہ بالا کو کچھ اوس سے علاقہ

پیشین گوئی ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العزیز الغفار وسلامہ علے رسولہ المختار والہ واصحابہ الذین مثلھم فی التوریۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علے سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار

قال اللہ تعالی جلشانہ فلما جاءھم الحق من عندنا قالوا لولا اوتی مثل ما اوتی موسی سورہ قصص آیت ۴۸ یعنی اور جبکہ ہمارے یہان سے اونکے پاس حق آیا تو کہتے ہین کہ اگر ویسا ہی آتا جیسا کہ موسی کیو اسطی آیا تہا (توہم ایمان لاتے) ارشہادت قرانی فصل ۴۴ اب اوس پیشین گوئی کا حال سنیئے جو حضرت موسی ع نے استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ این کی اور عیسائی علما اوسے حضرت عیسیٰ ع کی بابت سمجہتے ہین دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۴۸ این ہے کہ موسی کے معرفت خدا نے فرمایا کہ تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا ان کے برابر لگانے زمانونمین مسیح کے بابت کوئی صاف و صحیح پیشین گوئی نہین ہوئی تہی لیتے اور جسکا ذکر اعمال ۳ باب ۲۲ اور ۷ باب ۳۷ مین بہی اسطرح لکہا ہے کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بہائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اوٹہاوے گا جو کچھ وہ تمہین کہے اوسکی سب سنو اگرچہ یہہ کتاب اعمال تصنیف لوقا ہے جو کہ حواری نتہا اور صرف پلوس اور پطرس کے تواریخ سے ہے اور فرقہ ولن ٹی نینس اوسمار سیلونی اور سویرینس اور بعضی فرقہ منی کی نیس نے اوس کتاب کا انکار کیا ہے یعنی معتبر نہین جانا تو بہی انجیل سے مجھے اس پیشین گوئی کا لکہنا مناسب ہوا تاکہ یہود و نصاریٰ دونوںکے سامنے دلیل اور حجت ہو حضرت موسیٰ ع کے کلام مین یہہ عبارت زیادہ ہے تیرے درمیان سے (دیکہو استثنا ۱۸ باب ۱۸)

مگر خدا کی طرف سے جو حضرت موسیٰ ع کو ارشاد ہوا اوسمین عبارت مذکورہ نہین ہے (دیکھو استثناء ۱۸ باب ۱۵) پطرس حواری کے کلام مین بھی جو استثناء ۱۸ باب ۱۵ منقول ہوئی اوسمین عبارت مذکورہ نہین ہے (دیکھو اعمال ۳ باب ۲۲) اور استیفان نے اعمال ۷ باب ۳۷ مین جو اسکا ذکر کیا اوس مین بھی عبارت مذکورہ نہین ہے اور نہ صرف یہی کہ انجیل مین توریت سے اتنی عبارت زیادہ ہے توریت کے ترجمہ سیپٹواجنٹ مین بھی عبارت مذکورہ نہین ہے اس عبارت کی اصل حرف یہہ دو حرف ہین یعنے خ م اور کاتبون کا قدیم زمانہ مین دستور تہا کہ سطر کے آخر مین جو جگہہ رہجاے اوس مین دو ایک حرف لکہہ دیتے تہے تاکہ سطر بھر جاے پس جبکہ یہہ دو حرف لکہے گئے تو اوسکی نقل کرنیوالون نے غلطی سے اونہین داخل متن کرلیا اور چندمدت کے بعد وہ کتاب کے عبارت ہوگئی ڈاکٹر جوزف انگس صاحب مسیحی عالم کتاب ذخیرہ بیبل حصہ اول دفعہ ۳۸ مین لکہتے ہین کہ عہد عتیق کے نسخونمین کاتبون کا دستور تہا کہ لفظ کے حصّے نہین کرتے تہے اور سطرون کے آخر مین خالی جگہہ نہین چہوڑتے تہے بلکہ وہ لوگ سطر کو کسی حرف سے پورا کردیتے تہے یا دوسرے لفظ کا اول حرف لکہہ دیتے تہے اور پہر اوسکو دوسری سطر مین دوہراتے تہے یشعیاہ ۳۵ باب این اونکے لئے اسکی ایک مثال ہے انتہے

ایک بات اور ذکر کے لایق ہے کہ استثناء ۱۸ باب ۱۵ مین ضمیر جمع غائب یعنی اون کے بہائیون مین سے اور استثناء ۱۸ باب ۱۸ مین ضمیر واحد مخاطب ہے یعنی تیرے بہائیونمین سے مگر اعمال ۳ باب ۲۲ اور ۷ باب ۳۷ سے بہی صیغہ جمع کا ثبوت ظاہر ہے جہان لکہا ہے کہ تمہارے بہائیون مین سے علاوہ اسکے توریت مین اکثر جگہہ جمع کو واحد اور واحد کو جمع کرکے لکہا ہے دیکہو استثناء ۱۸ باب ۷ و ۳۴ باب ۱۰ پس خدانے حضرت اسحاق ع کی نسل مین جو نبوت قایم کی اوس مین حضرت موسیٰ ع اول بانی شریعت ظاہر ہوئی اور خدانے حضرت

اسمعیل کیواسطے ہی جو برکت کا وعدہ فرمایا تہا اوسیکے بموجب حضرت محمد
مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم آخر بانی شریعت ظاہر ہوئی بس جس برکت کا شروع
حضرت موسیٰ ع سے ہوا تہا اوسکا تکملہ حضرت محمد مصطفے صلعم سے ہوا اور جس طرح
حضرت موسیٰ ع نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نکال کر خدا پرست بنایا اسی
طرح حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم عرب کو بتوں کی پرستش سے نکال
کر خدا پرست بنایا مگر حضرت عیسیٰ ع کے زمانہ مین تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ ع کی شریعت پر
عمل کرنیوالے توریت خوان اور خدا پرست تہے۔

اگرچہ یہودی علما سمجہتے ہین کہ پیشین گوئی مندرجہ استثناء ۱۸ باب حضرت یشوع بن نون ع
کی بابت ہے لیکن چونکہ عیسائی علما یہہ خبر حضرت عیسیٰ ع کی بابت ثابت کرتے ہین پس اگر ایسا
ہو تو یہہ خبر حضرت رسول اللہ محمد مصطفے صلعم سے حضرت عیسیٰ ع کی نسبت زیادہ علاقہ رکہتی ہے
کیونکہ اعمال ۳ باب ۲۱ و ۲۲ کا مضمون تو یہی ہے اور یسوع مسیح کو پہر بہیجے جسکی منادی تم
لوگونکے درمیان آگے سے ہوئی (۲۱) ضرور ہے کہ آسمان اوسے لئے رہے اوس وقت
تک کہ سب چیزین جنکا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیون کی زبانی شروع سے کیا اپنی
حالت پر آوین (۲۲) کیونکہ موسیٰ نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے
بہائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اوٹہاوے گا اوسکی سنیو - یہان سے
وصاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ ع کے نزول سے پیشتر ایک نبی کا اوٹہنا ضرور ہے
ماسں اسکاٹ سفر نے اعمال ۳ باب ۲۱ کے تفسیر مین لکہا ہے کہ وہ منتظر تہے کہ مسیح
علیہ السلام جلد اسرائیل کی بادشاہت کو پہر قایم کرے گا اور جسطرح پیشتر اوس نے یہودیونکو
... کیواسطے ہدایت کی اسیطرح یہودیونکے وسیلے اور قومون کو اسرائیل کے مذہب
مین داخل کرے گا جسطرح موسیٰ ع نے نو مریدون کو دین یہود مین داخل کیا -
... سے شاید وہ منتظر تہے کہ مسیح آسمان سے پہر آئیگا اور زمین پر ایک جلالی بادشاہت

قایم کریگا اور تمام دشمنون کو ہلاک کریگا جس کا تمام نبیون نے ذکر کیا ہے اور یہہ بیشک
ہے کہ حواری بہت دنون بعد تک پنتکوست کے بھی مسیح کی تعلیم کو نہین سمجھے تھے یعنے
یہودیونکو رد کرنیکے واسطے غیر قومون کو ہدایت کرنے اور پیشین گوئیان پوری ہونے کا مطلب
نہین سمجھے تھے انتہے — یہانسے ثابت ہوا کہ اگر حواریون نے پیشین گوئی مندرجہ استثنا ۱۸
باب کو حضرت عیسیٰ م کی نسبت لکھا تو اس کا مطلب بھی بقول مفسر انجیل نہین سمجھے تھے
اور اگر اونہون نے سمجھہ لیا تہا تو اعمال ۳ باب ۲۱ سے ظاہر ہے کہ یہہ پیشین گوئی
اونہون نے حضرت عیسیٰ ع کے سوا کسی اور نبی کی نسبت بیان کی ہے
اس پیشین گوئی مین پہلی یہہ بات ہے کہ تمہارا خدا الٰہ اور حضرت موسیٰ کا جس خدا کی پرستش کرتے
تھے وہ وحدہ لا شریک ہے نہ یہہ کہ صاحب تثلیث پس اوس خدا کے بھیجے ہوئے نبی کی پہچان
بھی ہے کہ وہ موسیٰ کی مانند صرف توحید کی تعلیم دیتا ہو بے عقیدہ تثلیث اور یہہ تمام دنیا مین
صرف دو ہی فرقون کا عقیدہ ہے یعنی امت موسوی اور امت محمدی صلعم کا پہر یہہ کہ تمہارے
بہائیون سے انتہے یعنے اولاد اسحاق یا بنی اسرائیل سے نہین بلکہ بنی اسمعیل سے
ہو کہ حضرت اسحاق ع کے بہائی تہے اور اگر بنی اسرائیل سے مراد ہوتی تو بہائیون کا
لفظ کہنے کی کیا حاجت تہی بلکہ صرف یہی کہنا کافی تہا کہ تم مین سے دیکہو گنتی ۲۰ باب ۱۴ مین
موسیٰ م نے قادس سے ادوم کے بادشاہ کو ایلچی کے ہاتہہ یون کہلا بہیجا کہ تیرا بہائی اسرائیل یون کہتا ہے الخ پس جبکہ ادومی
بنی اسرائیل کے بہائی کہلائے تو اسمعیلی زیادہ تر اس قرابت اور برادری مین ممتاز ہین اور
اسیطرح استثنا ۲ باب ۴ مین بہی ہے پہر پیدایش ۱۶ باب ۱۲ مین بنی اسرائیل ہی
کے مقابل مین اولاد حضرت اسمعیل ع کا ذکر یون کہا ہے کہ وہ اپنے سب بہائیون کے
سامہنے بود و باش کریگا انتہی اور پیدایش ۲۵ باب ۱۸ مین ہے کہ وے اپنے
سب بہائیون سے پورب طرف بود و باش کرتے تہے پس جن لوگون سے حضرت موسیٰ نے یہہ خطاب کیا
تہا وہ اس پیشینگوئی کے پورے ہونیکے وقت کہان تہے اسیطرح بہائیونکا لفظ سے بنے اسرائیل کے

حقیقی بہائی نہ سمجھنا چاہیے یعنی جس طرح تمہین کے لفظ سے وہان تمہاری
اولاد مراد ہے اسیطرح بہائیون کے لفظ سے بہی چچازاد بہائی مراد ہین اور
عجب یہہ کہ دو جگہہ کتاب اعمال مین اسکا ذکر آیا ہے مگر کسی جگہہ تیرے درمیان کا لفظ
مذکور نہین ہوا اور نہ استثناء ۱۸ باب ۱۸ مین جہان خدا کی طرف سے موسیٰؑ کو
خطاب ہے یہہ لفظ لکہا ہے باوجود اسکے اگر اس لفظ کو غیر محرف سمجہین تو
اس سے مراد یہی ہے کہ تیرے درمیان سے یعنی خداپرستون کی نسل سے مطلب
یہہ کہ اولاد ابراہیمؑ سے یا یہہ کہ خدا کی نسبت تمہارا ہی سا عقیدہ رکھتا ہوا وہ نبی
قایم ہوگا اور پہر انیسوین آیت مین جو مطالبہ کا لفظ ہے اس سے مراد دنیوی مطالبہ ہے
کیونکہ مطالبہ اخروی تو ہر نبی سے انکار کرنیوالے کے لئے ضرور ہے پس یہہ دنیاوی مطالبہ یعنی انتقام وغیرہ صرف الہامی
شریعت کا ہے پیہہ اوسکے سبب سے ہوا تہی بنی اسرائیل مین ہزارون نبی ہوئے اونمین سے کسیکے لئے یہہ خصوصیت منسوب ہو سکتی ہے
کیونکہ جو اونمین نبی ہوتا تہا خواہ چہوٹا خواہ بڑا وہ اگلی شریعت ہی کا تابع ہوتا اور جسکی نہین سنتے تہے تو دوسرا اوسکے بعد یا اوسکے ساتہہ ہی
نصیحت کرنے کو موجود ہوجاتا تہا چنانچہ چار سو سے زیادہ انبیاء ایک وقت مین
موجود تہے ۲ تواریخ ۱۸ باب ۵ و ۶ و ۷ اور حضرت عیسیٰؑ کے ہم عہد یوحنا
بپتسما دینے والا یعنی حضرت یحییٰؑ اور اور انبیاء بنی اسرائیل تہے دیکہو اعمال
۱۱ باب ۲۷ مگر یہہ خصوصیت اوسیکی طرف منسوب ہے جو بنی اسمعیل یعنی بنی
اسرائیل کے بہائیون مین سے ہوا تاکہ یہودی اوسے اپنے بارہ فرقون سے علیحدہ
سمجہہ کر انکار نکرین

پہر یہہ کہ میری مانند یعنی حضرت موسیٰؑ کی مانند بس حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے
سوا اور کوئی نبی موسیٰؑ کی مانند نہین ہوا جیسا کہ استثنا ۳۴ باب ۱۰ سے ظاہر
ہے جسکی بعینہ عبارت یہہ ہے اب تک بنی اسرائیل مین موسیٰؑ کی مانند کوئی نبی
نہین اوٹہا جس سے خداوند آمنے سامنے آشنائی کرتا انتہی چنانچہ قال اللہ تعالی

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا (مزمل جزو ۲۹)

۱	حضرت نبی آخر الزمان صلعم نے جہاد کیا	جیسے حضرت موسیٰ نے جہاد کیا تھا خروج ۱۷ باب ۸ — ۱۶ و گنتی ۲۱ باب ۲۱ و ۳۵ اور ۳۱ باب استثنا اول باب ۴
۲	حضرت صلعم پر شریعت نازل ہوئی	جیسے حضرت موسیٰ پر خروج ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ باب استثنا ۵ باب
۳	حضرت صلعم قضائی فیصل کرتے تھے	جیسے حضرت موسیٰ خروج ۱۸ باب ۱۳ — ۲۶ اعمال ۷ باب ۳۵
۴	حضرت صلعم نے مدینہ مین ہجرت کی	جیسے حضرت موسیٰ مدیان پر خروج ۲ باب ۱۵
۵	حضرت صلعم معراج مین اکیلے خدا سے کلام کیا	جیسے حضرت موسیٰ نے طور پر خروج ۱۹ باب ۲۰
۶	حضرت صلعم چاند کو انگشت سے اوٹھا کر دو ٹکڑے کیا	جیسے حضرت موسیٰ عصا اوٹھا کر بحر قلزم کو دو حصہ کیا خروج ۱۴ باب ۱۶ و ۲۱

اور یہہ عجیب بات ہے کہ دریا کو چاند سے مناسبت ہے چنانچہ سمندر چاند کی ترقی کے ساتھ جوش مین رہتا اور بڑھتا ہے لیکن اس سے رسول اللہ صلعم کا

رتبہ بلند ظاہر ہوتا ہے اور اسکے مقابل میں حضرت موسیٰ کی کمال فروتنی ظاہر ہوتی ہے یعنی جسطرح حضرت موسیٰ کا معراج طور پر تہا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلاۃ والسلام کا معراج عرش سے بہی بلند تر تہا اسیطرح حضرت موسیٰ کا یہہ معجزہ زمین پر ہوا اور حضرت صلعم کا یہہ معجزہ آسمان پر ہوا حضرت موسیٰ کو تو عصا کا سہارا تہا اور یہاں صرف انگلی کا اشارہ تہا ۔ ٥ ہو اک جادہ ہمسر کہکشان کا تفاوت ہے زمین و آسمان کا ۔ اور چونکہ بعد حضرت موسیٰ کے حضرت صلعم نے یہہ معجزہ دیکہایا تو ضرور ہوا کہ بنظر امتیاز حضرت موسیٰ کے اوس معجزہ پر اسے تفوق ہو ٥ اولین نسخہ گرچہ ہیست تو ۔ آخرین مہتر از نخست و نیز یہی سبب ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر موسیٰ میرے وقت میں ہوتے تو میری پیروی کرتے جیسا کہ مشکوۃ میں دارمی سے منقول ہے بروایت جابر (اعجاز قرآن صفحہ ۱۴۴)

۷	حضرت صلعم کی انگلیوں سے پانی کے سوت جاری ہوئے	جیسے حضرت موسیٰ نے چٹان سے پانی نکالا تہا خروج ۱۷ باب ۶ گنتی ۲۰ باب ۱۱ اول قرنتیون کا ۱۰ باب ۴
۸	حضرت صلعم نے اپنے بہائی یعنی حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ ۔ سر الاسلام باب ۲ صفحہ ۶۵	اور کسی نبی نے اپنے بہائی کو بمنزلہ ہارون نہیں کہا
۹	حضرت صلعم کی پشت مبارک پر مہر نبوت تہی	جیسے حضرت موسیٰ کے ہات میں ید بیضا خروج ۴ باب ۶ ان کے سوا اور کوئی پیغمبر ظاہری نشان نبوت کے ساتہہ

نہین ظاہر ہوا

۱۰ حضرت صلعم نے کعبہ کے بت پرستون مین نشو و نما پایا

جیسے حضرت موسیٰؑ نے فرعون کی صحبت مین اعمال ۷ باب ۲۲ خروج ۲ باب ۱۱

۱۱ حضرت صلعم باعیال تھے

جیسے حضرت موسیٰؑ خروج ۲ باب ۲۱ و ۲۲ اور ۱۸ باب ۶

۱۲ حضرت صلعم کے جانشین فرمان روا ہوئے

جیسے حضرت موسیٰؑ کے جانشین دیکھو یشوع کی کتاب اور قاضیون کی کتاب وغیرہ

۱۳ حضرت صلعم چالیس برس کی عمر مین نبی ہوئے

جیسے حضرت موسیٰ نے پورے ۴۰ برس کی عمر مین اسرائیلی کی مدد مین مصری کو مار ڈالا تھا اور پھر پورے چالیس برس کے بعد نبوت پائی اعمال ۷ باب ۲۳ و ۳۰ خروج ۳ باب ۷

۱۴ حضرت صلعم دنیا مین مدفون رہے

جیسے حضرت موسیٰؑ استثنا ۳۴ باب ۵

۱۵ حضرت صلعم یروسلم سے باہر ہجرت کرتے رہے

جیسے حضرت موسیٰؑ دیکھو خروج سے استثنا تک

۱۶ حضرت صلعم نہایت حسین تھے سیر الاسلام باب اول صفحہ ۲۲ اور مقدمہ سیل صاحب صفحہ ۱ گبن صاحب مورخ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم

جیسے حضرت موسیٰ اعمال ۷ باب ۲۰ خروج ۲ باب ۲

حسن مین مشہرۂ آفاق تھے از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۱۶

۱۷	حضرت صلعم بڑے مجتہد تھے	جیسے حضرت موسیٰ استثنا ۳۴ باب ۹
۱۸	حضرت صلعم کے سنہ ہجری جاری ہوئے	جیسے حضرت موسیٰ کے مصری ہجرت کے سنہ جاری تھے گنتی ۳۳ باب ۳۸ اول سلاطین

۶ باب ۱ چنانچہ گنتی ۳۳ باب ۳۸ مین ہے کہ ہارون نے سنہ مصری ہجرت کے چالیسوین برس کے پانچوین مہینے کی پہلی تاریخ وفات پائی اور اول سلاطین ۶ باب ۱ مین ہے کہ مصر سے بنی اسرائیل کے نکلنے کے چار سو اسّی برس گذرے تھے الخ

۱۹	حضرت صلعم نے گلہ بانی کی	جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام خروج ۳ باب ۱
۲۰	حضرت صلعم یروسلم سے باہر مدفون ہوئے	جیسے حضرت موسیٰ استثنا ۳۴ باب ۶
۲۱	حضرت صلعم نے کعبہ کے بتونکو توڑا	جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوس بچھڑے وغیرہ کو خروج ۳۲ باب ۲۰ گنتی ۳۳ باب ۵۲
۲۲	جسطرح خدا نے قوم یہود کو دنیا کی تمام قومونسے بذریعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت اپنی وحدانیت کی تعلیم مین ممتاز فرمایا تھا	اسیطرح خدا نے مسلمانون کو یہود و نصاریٰ سے بذریعہ حضرت محمد صلعم کی معرفت برگزیدگی اور تعلیم توحید مین ممتاز فرمایا ہے اور کسی فرقے مین یہ مطابقت اور امتیاز نہین ہے چنانچہ ابتک

دو ہی فرقے دنیا مین مختون مشہور ہین یہودی اور مسلمان اور فرقے والے اگر ختنہ بھی کرائین تو بھی یہ لقب انہین دو نو فرقون کے لئے مخصوص ہے

۲۳	حضرت صلعم مین مطلق انسانیت تھی	جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام مین محض انسانیت تھی

۴۴ حضرت موسیٰ سے خدا پرستی کے لئے عبادتخانہ کا آغاز اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا تکملہ ہوا چنانچہ بیت المقدس اور کعبہ شریف دونوں پر نظر کرنا اور آخر کو حضرت صلعم کے جانشین اوس وعدہ کے بھی وارث ہوئے جو خدا نے حضرت موسیٰ سے ملک کنعان کی بابت کیا تہا اور آخر کو وہ مقام جسے خدا نے پسند کیا تہا اور موسیٰ کو بتایا کہ اوس جگہ خدا کی بندگی کیا کرین اسلامی مسجد بنائی گئی استثنا ۱۲ باب ۱۱ اول سلاطین ۹ باب ۳ دوسری تواریخ ۷ باب ۱۲۔

اب اگر کوئی کہے کہ انین سے بعضی مماثلتین ایسی ہین کہ جو اگرچہ حضرت عیسیٰ اور حضرت مین نہین مگر حضرت موسیٰ اور اور انبیا بنی اسرائیل مین تو ہین۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ علما عیسائی یہہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰ کے حقمین سمجھتے ہیں کسی دوسرے اسرائیلی نبی کی طرف اس کا گمان نہین ہے۔

پس اگر حضرت عیسیٰ مین یہہ مماثلت نہین تو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی اس کا اطلاق کامل ہے اور چونکہ پیشین گوئی مین لکہا ہے کہ تمہارے بہائیون مین سے اگر بنی اسرائیل سے مراد سمجھی جائے تو ضرور ہے کہ حضرت عیسیٰ مین ایسی مماثلت حضرت موسیٰ سے ثابت ہو جس سے کسی دوسرے نبی کو علاقہ نہ ہے کیونکہ وہان انبیا کی کثرت کے جس کا ذکر کرنا ضرور ہو اوسکی خاص پہچان بتلانا ضرور ہے تاکہ باہم اشتباہ نہ ہوجائے اور بنی اسمٰعیل مین تو صرف حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے انکے لئے اس خصوصیت کی کچھ ضرورت نہین یعنی بنی اسمٰعیل مین بہت سے بہائی ایسے نبی نہ تہے جیسے نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام بنی اسرائیل مین تو حضرت عیسیٰ کی طرح بہت سے نبی تہے۔

پس حضرت عیسیٰ مین ایسی مماثلت چاہئے جو کسی دوسرے نبی کو حضرت موسیٰ سے نہ ہو معلوم ہوگا کہ خاص حضرت عیسیٰ کی واسطے یہہ پیشین گوئی ہے۔

۴۵ یہودیون مین تین سالانہ عیدین تہین ایک عید فصح دوسری عید خیمہ تیسری عید

پینتکوست احبار ۲۳ باب صرف یہی تینون یہودی عیدین خاص خدا کے حکم سے تہین۔

اب بہی یروشلم مین ہیکل کیجگہہ مسجد اور عید فصح کیجگہہ عید الضحیٰ اور عید خیمہ کیجگہہ عید الفطر اور پینتکوست کیجگہہ شبرات مقرر ہے عید الضحیٰ اور عید الفطر کی شباہت تو عید فصح اور عید خیمہ سے ظاہر ہی ہے شب برات کو بہی پینتکوست سے کامل مشابہت ہے کیونکہ پینتکوست کے دن خدا نے شریعت لکہہ کر حضرت موسیٰؑ کو دی تہی اسیطرح شب برات کو قسمت بندگان الہی جناب الہی مین مرقوم ہوتی ہے — اسکے سوا یہودیونمین خلاف تمام قومون کی پہلی رات پہرون کو شمار کرتے ہین اور اسیطرح مسلمانون مین بہی ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۴۳ کالم ۲ یہودیون مین ایک اور عید پوریم بہی تہی جسے استر ملکہ بادشاہ بت پرست فارس اردشیر نے مقرر کیا دیکہو استر کی کتاب مگر یہہ عید حضرت موسیٰؑ کے وقت مین نہتی اسیطرح مسلمانون مین بہی عید نوروز کہ احیاد مجوس سے اور شروع سال جلوس بادشاہ بت پرست پر مباحیت ہے بعضے کرتے ہین

۲۶ حضرت موسیٰؑ کی اولاد اور کاہنون کی (یعنی اماموکی) زیر حکم تہی دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵ یہہ طرز بہی ہمارے پیغمبر خدا صلعم سے کمال مطابقت رکہتا ہے چنانچہ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اس کا ثبوت ظاہر ہے۔

۲۷ عبرانیون مین مہینون کا انگریزون کے طور پر شمسی نہین مگر قمری شمار ہوتا تہا چنانچہ اونکے مہینے ۲۹ اور ۳۰ دن کے ہوتے تہے دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۵۲ و ۵۳ یہہ دستور بہی صرف اسلامی دستور سے مطابقت رکہتا ہے چنانچہ سنہ ہجری کا لحاظ کرنے سے اسکی مطابقت ظاہر ہے۔

۲۸ جسطرح حضرت موسیٰؑ کے رفیقون مین شروع مین حضرت یشوعؑ نے ملک کنعان مین تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گذرانی اسیطرح حضرت رسول خدا صلعم کے اصحاب مین سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخر مین وہان تسلط کر کے مسجد اقصیٰ

بنوالی یعنی حضرت موسیٰ کے رفیق کے ہات سے اوسکا شروع اور حضرت خاتم الانبیا صلعم کے صحابی کے ہات سے اوسکا انجام ہوا۔

۲۹ کیونکہ دنیا مین صرف تین ہی قومین خداپرست گنی جاتی ہین یعنی یہود و نصاریٰ و مسلمان ان تینون قومونکی جو الہامی کتابین ہین اون کا شروع حضرت موسیٰ سے اور خاتمہ حضرت محمد مصطفےٰ سے ہوا ہو الاول و ہو الاخر کیونکہ اوس خدا کیطرف سے جو ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ کا خدا ہے اور کسی مذہب کے بانی نے کوئی کتاب نہین ظاہر کی فقط

۳۰ جو کتاب خدا نے حضرت موسیٰ پر نازل کی یعنی توریت اوسکا نام فرقان فرمایا اور جو کتاب حضرت محمد رسول اللہ صلعم پر نازل کی اوسکا بہی نام فرقان فرمایا اور کسی کتاب کا قرآن مین یہ نام نہین ہے کما قال اللہ تعالیٰ جلشانہٗ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَ ضِیَآءً وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَ هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝ وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ یعنی اور یقین ہم نے دیا موسیٰ اور ہارون کو الفرقان اور روشنی اور نصیحت خدا پرستونکے واسطے وہ جو غیب مین اپنے رب سے ڈرتے ہین اور گہڑی (یعنی قیامت سے کانپتے ہین) اور یہہ بہی ذکر مبارک ہے جسے ہمنے نازل کیا ہے پس کیا تم اوس سے انکار کروگے (سورہ انبیا ءآیت ۴۹) اس آیت مین کتاب موسیٰ کا نام الفرقان لکہا ہے از شہادت قرآنی مصنفہ ولیم میور صاحب چہاپہ لکہنؤ مطبع منشی نول کشور ۱۸۶۱ء صفحہ ۲۷ فصل ۲ ۳ اور اسی شہادت قرآن کے صفحہ ۴ ۹ و ۹۵ مین قرآن کی یہہ آیت بہی مرقوم ہے۔ وَ اِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ یعنی اور جب ہمنے موسیٰ کو کتاب اور فرقان دیا

اتم ہدایت یاؤ سورۂ بقر آیت ۵۳ ولیم میور صاحب لکھتے ہین کہ کتاب موسیٰ کو اکثر مقام پر الفرقان کے نام سے لکھا ہے اور یہی الفرقان اور مقامات پر قرآن کے معنی مین بہی مستعمل ہوا ہے از شہادت قرآنی فصل ۸۰ اور قرآن مجید کو جہان فرقان حق تعالیٰ نے فرمایا اونمین سے ایک آیت یہہ ہے وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ یعنے اور اوتاری اس سے پہلے توریت و انجیل لوگونکی ہدایت کو اور اوتارا فرقان (سورۂ آل عمران) از شہادت قرآنی فصل ۱۰۵ اور اسیطرح خدا نے توریت کا نام ذکر اور قرآن کا نام ذکر قرآن مجید مین فرمایا چنانچہ سورہ نحل آیت ۴۳ مین ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ الخ یعنے پس پوچھو اہل ذکر (یعنے اہل کتاب اے یہود) سے اگر نہین جانتے ہو ساتھ صاف نشانیون کے اور کتابون کے اور تیرے پاس بہی ہمنے ذکر (یعنے کتاب) بہیجا انتہی دیکھو شہادت قرآنی فصل ۵۵ اور فصل ۴۹ کو بہی دیکہنا چاہئے جہان یہہ آیت لکہی ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ الخ ترجمہ اور بالتحقیق ہمنے ذکر یعنے توریت کے بعد زبور مین لکہا ہے سورۂ انبیا آیت ۱۰۵

اسم قال اللہ تعالیٰ جل شانہٗ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین اور کئے ہین اونہون نے نیک کام کہ ہر آئینہ خلافت بخشے گا اون کو زمین کی جسطرح ہر کہ خلافت بخشی تہی اون لوگونکو جو اونسے پہلے تہے اور قایم کردیگا اون کے لئے دین اون کا جسکو پسند کیا ہے اوس نے اون کے لئے اور ہر آئینہ بدل دیگا اون کے لئے اون کے خوف کے بعد امن

یہان پہلے لوگون سے قوم موسیٰؑ مراد ہے جو حضرت موسیٰؑ کے بعد فرمان روا ہوئے
یعنی حضرت یشوعؑ اور راونکے بعد سب سلاطین یہود ۔ اسیطرح خلفاء اسلام
کو سلطنت ملی مگر حضرت عیسیٰؑ کے تین سو برس بعد تک کوئی عیسائی بادشاہ نہوا
تہا اور راون تین سو برس کے بعد بادشاہ ہوا داخل مماثلت قوم موسیٰؑ نہین ہے
یون تو سیکڑون برس کے بعد ہر قوم اقبالمند ہوتی رہتی ہے ۔
اگر کوئی کہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ اے چہوٹے جہنڈ خوش ہو کیونکہ باپ کو
پسند آیا کہ بادشاہت تمہین دے (لوقا ۱۲ باب ۳۲) تو باوجود سیکڑون
برس تک عیسائیون مین بادشاہ نہونیکے یہہ پیشین گوئی باطل ٹہرتی ہے اسلئے
عیسائیون کو اوس پیشین گوئی کا نام بہی نہ لینا چاہئے ۔

۴۲ مسلمانون مین موافق رسم یہود کے کہ پسند خاطر اکثر ایشیا کے باشندون کے
ہے مسجدون مین ہر وقت نماز کے اور جب لوگ وہان جمع ہون عورتون کا جانا منع
ہے از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ تمہر صفحہ ۲۰۸

۴۳ اور خدا نے حضرت موسیٰؑ کو شریعت جبل دی کوہ طور پر کیونکہ حضرت اسمعیلؑ کی بشیر الہ کے نام سے کرنا
تہا دیکہو پیدایش ۵۳ باب ۱۵ میہ اشارہ تہا کہ خدا کی شریعت کا جائے نزول بہی
پاک خاندان ہوگا کیونکہ توریت کہ جسکے معنی شریعت ہین صرف حضرت موسیٰؑ پر نازل
ہوئے بالائی طور اور اونکے بعد سب انبیاء علیہم السلام اوسی شریعت موسوی پر عمل
کرتے نہے یہان تک کہ حضرت عیسیٰؑ بہی دیکہو لوقا ۱۱ باب ۵۲ — ۴۸ متی ۲۳ باب
۲ وس لیکن آخر کو حضرت نبی آخر الزمان صلعم پر شریعت نازل ہوئی جو کہ قرآن مین ہے
پس خدا کی شریعت کا آغاز حضرت اسمعیلؑ کے خاندان سے اور انجام بہی حضرت اسمعیلؑ
کے خاندان مین ہوا اور اوس سے ثابت ہوا کہ شروع سے مصلحت ایزدی مقتضی
اسیکی تہی

۳۴ سوانح عمری عیسیٰ مصنفہ ایبان صاحب باب ۴ مین لکہا ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم لے پڑہے تہے جیسے حضرت موسیٰ از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب حاشیہ صفحہ ۱۰ مطلب یہہ کہ صرف یہی دو نبی علیہما السلام اُمّی محض تہے اور سب نبی پڑہے اور خاصکر حضرت عیسیٰ تو ضرور ہی پڑہے ہوئے تہے دیکہو لوقا ۴ باب ۱۶ و ۱۷ یشعیاہ نبی کی کتاب پڑہی

واضح ہو کہ یہہ سب مشابہتین شریعت کے سارے احکام کو بغیر شامل کئے ہوئے کہین ہین ورنہ اگر ا نہین بہی شامل کرتے تو سینکڑون کا شمار ہو جاتا غرض کہ جسقدر مشابہتین حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کو حضرت موسیٰ کے ساتہہ ہین اتنی کسی اور نبی سے نہین اور نہ کسی اور نبی کو اسقدر مشابہتین حضرت موسیٰ سے ہوئین اور حضرت عیسیٰ کو تو حضرت موسیٰ سے کچہہ بہی مشابہت نہ تہی کیونکہ حضرت عیسیٰ نے کبہی گلہ بانی نہین کی[۲] اور حضرت عیسیٰ نے کبہی اسطرح فوج لیکر جہاد کرنیکا موقع نہین پایا جیسے حضرت موسیٰ نے[۳] اور نہ حضرت عیسیٰ کی انجیل مین شریعت مرقوم ہے۔ جیسے کہ توریت مین[۴] اور نہ حضرت عیسیٰ کو قضایئے فیصل کرنے کا اختیار تہا (یوحنا ۸ باب ۱۱)[۵] اور نہ حضرت عیسیٰ کے سنہ ہجری جاری ہوئے[۶] اور نہ حضرت عیسیٰ صاحب عیال تہے[۷] اور نہ حضرت عیسیٰ کی خوبصورتی ثابت ہے[۸] اور نہ حضرت عیسیٰ چالیس برس کے بعد صاحب الہام ہوئے بلکہ چالیس برس حضرت عیسیٰ کی عمر ہی نہ ہوئی تہی[۹] اور نہ حضرت عیسیٰ یروسلم کے باہر مدفون ہوئے[۱۰] اور نہ حضرت عیسیٰ دنیا مین مدفون رہے[۱۱] اور نہ حضرت عیسیٰ نے غیر قوم مین نشوونما پایا جیسے حضرت موسیٰ نے فرعون کے گہر مین[۱۲] اور نہ حضرت عیسیٰ کے پاس کوئی ظاہری نشان نبوت تہا جیسے حضرت موسیٰ کے پاس ید بیضا[۱۳] اور نہ حضرت عیسیٰ کے کوئی حواری فرمان روا ہوئے جیسے حضرت موسیٰ کے جانشین حضرت یشوع وغیرہ[۱۴] اور نہ

حضرت عیسےٰ نے کبھی بت شکنی کی اور نہ حضرت عیسیٰ کی قوم یا امت ارض
وعدہ کے مالک یعنی کنعان کے وارث ہوئے بلکہ اوسی زمانہ مین وہ ملک یہودیون
سے نکلکر رومیون کے قبضے مین آگیا تہا اور اب سینکڑون برسون سے مسلمانونکے
قبضے مین ہے اور نہ حضرت عیسیٰ ماں اور باپ دونون سے پیدا ہوئے جیسے کہ حضرت
موسیٰ اور نہ حضرت عیسیٰ نے اپنے کسی بہائی کو بمنزلہ ہارون کہا۔
اسیطرح اور بہی سب باتون مین حضرت عیسیٰ کو حضرت موسیٰ سے کچہہ بہی مشابہت
نہ تہی۔ اور علماے عیسائی جو کہتے ہین کہ جسطرح حضرت موسیٰ نے پیتل کا سانپ
لکڑی پر لٹکایا اسیطرح حضرت عیسیٰ صلیب پر لٹکائے گئے تہے گنتی ۲۱ باب ۹
یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ لیکن اگر ایسا ہوتا تو یہہ ایک مشابہت حضرت عیسیٰ کو اوس پیتل کے
سانپ سے ہوتی نہ یہہ کہ حضرت موسیٰ سے۔
پہر یہہ کہ اوس پیتل کے سانپ کو جس سانپ کے ڈسے ہوئے نے دیکہا جیگیا تہا اور حضرت عیسےٰ
کا بعقیدہ نصارا خود ہی صلیب پر جیگیا تہا وہ سانپ نیست و نابود ہوگیا اور حضرت عیسیٰ
اب تک زندہ موجود ہین وہ حضرت موسیٰ کے حکم سے نیزہ پر لٹکایا گیا تہا اور یہہ ہوئی کے
بت پرست کے حکم سے اب یہان حق و باطل کا تفاوت واقع ہوگیا۔
پس حضرت عیسیٰ کو اوس سانپ سے اگر کچہہ مشابہت ہے تو اسیقدر کہ جس طرح اوس
سانپ کے پوجنے والے بت پرست گنے جاتے تہے دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۳
سطر ۱-۹ اسیطرح حضرت عیسیٰ کے پرستار تثلیث پرست ہوگئے اور سب باتون
مین حضرت عیسیٰ کا حال اوس سانپ سے بالعکس تہا اور نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ
سانپ سے کہ بمحاورہ توریت شیطان اوس سے مراد ہے نسبت دینا صرف عیسائی
ایمان والون کی یہہ جرات ہے دیکہو پیدایش ۳ باب
پہر یہہ کہ حضرت موسیٰ تو دشمن مسیح اور چور اور بٹ مار عیسائیون سمجہے جاتے ہین جیسے کہ

کلیسیا اسکے منٹ ہمین قول ٹرین لوتہر وغیرہ کا لکہہ چکا ہون تو حضرت موسیٰ کی مانند حضرت عیسیٰ کو اس پیشین گوئی مرقومہ استثناء ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ اسکے لائق سے سمجہنا عیسائی سمجہ کی دو سری خوبی ہے ٭ اسی سبب سے جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۹ مین فرماتے ہین کہ اسلامی مذہب نصرانیت کے مذہب سے زیادہ صاف اور حضرت موسیٰ کے مذہب سے زیادہ پاک معلوم ہوتا تہا انتہی پھر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۹ مین وہ لکہتے ہین کہ اسمین شک نہین معلوم ہوتا کہ جن لوگون نے مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابونکو پڑہا ہوا انہین بیشک یہہ شبہہ ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہے اور اونہین یہہ اقرار کرنا پڑتا ہوگا کہ مذہب اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطے ایجاد کیا گیا ہے انتہی -

پھر بعضی علماء عیسائی کہتے ہین کہ جسطرح حضرت موسیٰ نے شریعت کی قوم کو تعلیم دی اسیطرح حضرت عیسیٰ نے ایک باطنی شریعت کی بنیاد ڈالی (طلوع آفتاب صداقت) اگرچہ یہہ ایک خیالی بات ہے کہ جسکا کچہہ ثبوت نہین ہے اور نہ کوئی اسکا یقین کرسکتا ہے مگر اس قول پر بہی اپنے وہ مضبوط نہین ہین کیونکہ شریعت موسوی کو تین قسم پر تقسیم کرتے ہین یعنی شریعت رسمی اور شریعت ملکی اور شریعت اخلاقی اور کہتے ہین کہ شریعت اخلاقی اب بہی موجود ہے (دیکہو تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۵ باب ۱۹ پر) پس وہی شریعت موسوی تو رہی کوئی دوسری شریعت باطنی حضرت عیسیٰ کیطرف سے کہان قائم ہوئی کیونکہ بقول علماء عیسائی شریعت اخلاقی بہی تو شریعت موسوی کا ایک حصہ ہے تو بہی شریعت اسلامی کو شریعت موسوی سے زیادہ مطابقت اور مناسبت ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کی تینون طرح کی شریعت اہل اسلام مین موجود ہے اور عیسائیون مین اگر اون کے قول کو مان لین تو صرف تیسرا حصہ ہے -
اسکے سوا شریعت باطنی مین وہ کونسی بات ہے جو شریعت ظاہری کا نتیجہ نہین ہے یعنی یہہ کہ طہارت اور قربانی وغیرہ اب عیسائیون مین بیکار ہے تو حضرت عیسیٰ نے یہہ کب کہا کہ ایسے کام کرنیوالا جہنم مین جائیگا بلکہ انہین انجیلون کے بموجب ایسے کامون

ہوگا۔ سے دیکھو متی ۲۰ باب ۲۰ و ۲۱ اور پیشین مسیح کی قربانی پر جو دوسرے زوال شریعت موسوی
سے آزاد ہین تو یہہ عیسائیون کا ایک خاص عقیدہ ہے اس شریعت موسوی کے مشابہت کیا
علاوہ یہہ مشابہت ہر گز مخالفت ہے اور اگر یہی باطنی شریعت حضرت موسیٰ کی شریعت کا
تکملہ اور جواب ہے تو ہر زنا و بداعمال شخص کہہ سکتا ہے کہ مین باطنی شریعت کہتا ہون ظاہری
شریعت موسوی کی اب کچھ حاجت نہین اس عیسائی شریعت کی آئین کیا تخصیص ہے اور
پولس وغیرہ نے بار بار شریعت موسوی کیون مذمت کی کیونکہ عیسائی بھی تو اوسے
شریعت کے تیسرے حصہ کو اپنی باطنی شریعت جانتے ہین دیکھو دوسرون حکم توریت کے احبار
اوسکے مقابل مین ۲ قرنتیون کا ۳ باب ۱۳ و ۱۴ اعبرانیون کا ۸ باب ۱۰ وغیرہ – اس سے ظاہر
ہے اگر باطنی شریعت اوس ظاہری شریعت موسوی کے مقابل مین ہے تو یہہ نتیجہ اوس ظاہری
شریعت کا ہے اور مسلمان جو ظاہری شریعت کی تکمیل کرتے ہین اوسمین ترقی کر کے الی اوسکا
غایت اور نتیجہ اور تکمیل سے بھی کامیاب ہین متی ۵ باب ۱۷–۲۰ لیکن ۲۰
یہی کہ شریعت موسوی سچ رہی کہ یہہ ظاہر و باطن دونون طرح سے ۔ شریعت موسوی ہے
ہمارہ مین متی ۱۹ باب ۲۴ و ۲۶ اور نہ صرف اکیلی شریعت بلکہ بیسیون باتون مین حضرت
نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پورا مشابہت ہے
اور حضرت عیسے کو کسی ایک بات مین بھی خصوصیت نہین ہے اور ان باتون کی تصدیق کیلیے
عیسائی علما کو چاہیے کہ اہل اسلام کی دینی معتبر کتابونکو دیکھین کہ توریت اور انجیل کے ظاہری او
باطنی تعلیمون مین سے ایسی کون بات ہے جو ان کتابون مین نہین ہے اور مسلمانون میں کی
ایسے بدوضع کا نالائق چال چلن دیکھکر اسلام کی پاکیزگی پر شک نہ لائین ۔
پادری عماد الدین عیسائی اپنی تحقیق الایمان کے صفحہ ۵۹ و ۶۰ مطبوعہ مطبع آفتاب پنجاب
لاہور ۱۸۶۶ع مین لکھتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ اور آل حسن جو احکام شرع
موسوی سے تشبیہ دیتے ہین یہہ محض غلط ہے کیونکہ وہ سب احکام جو محمدی تعلیم مین مذکور ہین

پہہ موسیٰ ہی کی شریعت ہے اور توریت ہی سے انتخاب ہوکر خواہ عمداً خواہ توردًا قرآن مین لکہے گئے ہین یہہ تشبیہہ موسیٰؑ سے نہین ہوسکتی تشبیہہ کمالات مین دینا چاہئے پس دیکہو کہ کمالات مین موسیٰؑ کی مانند محمد صاحب ہین یا حضرت عیسےٰ ہین موسےٰ جب پیدا ہوئے تو بچونکو فرعون نے مارا مسیح جب تولد ہوئے ہیرود نے بیت اللحم کے لڑکون کو قتل کیا موسیٰ چالیس دن پہاڑ پر ہونکہار ہا مسیح بہی چالیس رات دن پہاڑ پہ رہا موسیٰ کا مُنہہ خدا کے جلال سے چمکنے لگا مسیح کا چہرہ بہی خدا کے جلال سے چمکنے لگا پہر موسیٰ ایک جسمانی شریعت لایا مسیح اوس سے بڑہکر خدا کا فضل اور روحانی شریعت لایا موسیٰ نے عجیب وغریب معجزے دکہائے مسیح نے اوس سے زیادہ عجیب معجزے دیکہائے الغرض کمالات ذاتیہ مین مشابہت درکار ہے انتہے یہہ تین چار مشابہتین جانین کتنے فاقہ کرکے اور خون جگر کہاکر پادری عماد الدین صاحب نے پیدا کی ہائین ہونگی لیکن ایسے لوگ جو صرف توریت وانجیل کا نام سُنکر اپنے قابلیت دیکہلانے کے لئے غل مچاتے یہہ صرف عیسائی دینکی بدنامی کرنیوالے ہین کیونکہ اس سے بعضے لوگ سمجہتے ہین کہ ہندوستانین وہی لوگ عیسائی ہوتے ہین جنکو کچہہ لیاقت نہین ہے پہلے عماد الدین کو کچہہ توریت وانجیل کسے پادری سے پڑہنا چاہیئے کہ حضرت موسیٰؑ کے تولد سے پیشتر فرعون نے کل بنی اسرائیل کے بچونکو قتل کیا تہا اور اوسکا ارادہ یہہ تہا کہ اس تدبیر سے حضرت موسیٰؑ کو قتل کرے بلکہ حضرت موسیٰؑ کی تولد سے (توریت کے بموجب) اوسی کسیطرحکا خطرہ نہہ تہا صرف اسلئے نرینہ اولاد کو دریا مین ڈبونیکا اوسنے حکم دیا تا کہ بنی اسرائیل کی قوم کثرت پاکر بغاوت نکرے پس جو بچے کہ پیدا ہوچکے تہے اونہین دریا مین بہی ڈالنے کا حکم نہین کیا بلکہ یہہ حکم دیا کہ اوسدن جو پیدا ہوا وسے دریا مین ڈالدو اسلئے یعنے پیدا ہونیکے وقت نہہ کہ جو اتنک پیدا ہوچکے اور دو چار مہینے

یا برس دو برس کے ہون دیکھو خروج اول باب ۹-۲۲ از روح البلد [?]
چہاپہ مرزا پور ۱۸۵۹ع ہان راجہ کنس نے البتہ کنہیاجی کے قتل کے ارادہ سے
بچونکو مار ڈالا تہا مگر یہان بہی مشابہت نہین ہو سکتی کیونکہ اوسنے کنہیاجی کے
تولد سے پیشتر یہہ قتل کیا تہا اور مسیح کے تولد سے قریب دو برس بعد ہیرودس نے
دو برس تک کے بچونکو قتل کیا تہا متی ۲ باب ۱۶ پس حضرت موسیٰؑ کے تولد سے
پیشتر فرعون نے تمام اسرائیلی بارہون فرقونکے بچونکو پانی مین ڈبونے کا حکم دیا
تہا اور حضرت عیسیٰؑ کے تولد کے قریب دو برس بعد ہیرودس نے ان بارہون
فرقونمین سے ایک فرقے کے صرف تہائی جو تہائی بلکہ اوس سے بہی بہت کم یعنی
صرف ایک گانون بیت اللحم اور اوسکے گرد نواح کے بچونکو قتل کروایا چنانچہ پادری [?]
بہی اپنے ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۴۲ مین لکہتے ہین کہ
بیت اللحم ایک چہوٹی سی جگہ تہی جسکے اندر معہ گرد نواح کے دو ہزار کے قریب
باشندے ہونگے اور کل بچے پچاس کے قریب قریب مارے گئے تہے ایسا تہلکہ نہی تہا
جسکو ہر ایک مورخ لکہتا انتہے فرعون کو حضرت موسیٰؑ کے پیدا ہونیسے کچہ
خطرہ نہتا اور ہیرودس نے صرف حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرنے کے ارادہ سے یہہ
کام کیا وہان پہلے اس کام کے لئے دائیونکو فرعون نے حکم کیا تہا اور یہان
دائیونکا نام بہی نہین ہے اور ایسے وقعات تو دنیا مین بار بار ہوتی رہتے
ہین کیا یہہ قتل خدا کے حکم سے مسیح کا حال موسیٰؑ سے مطابق کرنیکو ہوا تہا
استغفر اللہ یہہ تو ایک شیطانی حرکت تہی اس سے مشابہت ڈہونڈہنا
عماد الدین ہی کا کام ہے پہر یہہ کہ یہہ قتل ہیرودیس کے عہد کا کسی تاریخ سے
ثابت نہین ہوتا یوسیفس نے جو بڑا لکہنے والا حال ہیرودیس کا ہے اس
قتل کا حال نہین لکہا اور اسیطرح نہ کسی عالم یہود نے جو بڑے خوان بنا

ہیرودیس کے تہے اسکا ذکر کیا ہے اگر سچ ہوتا تو ضرور یہہ لوگ بہے لکہے کرتے
عمادالدین نے بہی اپنے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۴ مین ان باتونکا اور اسکا
بہی کہ یوسیفس وغیرہ نے یہہ بیان فروگذاشت کیا صاف اقرار کیا ہے اور یہہ
بہی کہ والٹر نے بہی سترہوین صدی مین یہہ اعتراض کیا ہے باوجود ان باتونکے
عمادالدین ایک کافی دلیل اس اطفال کشی کی بیان کرتے ہین کہ متی نے ۳۸ء
مین انجیل لکہکر کلیسیا مین جاری کردے اوسوقت کے لوگون نے متی کو کیون
نہین جہٹلایا انتہے لیکن عمادالدین کو پہلے کسی عیسائی سے یہہ بات پوچہہ رکہنا چاہے
کہ علماء عیسائی نے متی کی عبرانی انجیل کے تصنیف کا زمانہ ۳۸ء گمان کیا ہے نہ
اس انجیل مروجہ کا اگر اسے کوئی مان بہی لے تو وہ عبرانی ۳۸ء والی انجیل کہان ہے
دوسرے یہہ کہ یہہ کیونکہ معلوم ہوا کہ متی کو اوسوقت لوگون نے نہین جہٹلایا تہا
اور چالیس دن روزہ کے بابت عمادالدین صاحب کو کسی پادری صاحب
پوچہنا چاہے کہ کسی اور نبی نے بہی سوا مسیح اور موسی علیہما السلام کے چالیس دن
روزہ رکہا تہا یا نہین اور اتنا تو مین بہی بتا سکتا ہون کہ موسیٰ نے چالیس دن
روزہ رکہا تہا خروج ۳۴ باب ۲۸ اور الیاس نے بہی اول سلاطین ۱۹ باب
از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۷۳ متی ۴ باب ۲ پہر مسیح علیہ السلام کو اسمین
خصوصیت کیا ہوئی بلکہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کو البتہ خصوصیت ہے
کہ اتبک سیکڑون ہزارون مومنین اسلام چلے کہیچتے اور چالیس چالیس دن صائم
رہتے ہین اور سوا اسلام کے یہود و نصاریٰ مین تو اس چلے کشیکا نام تک نہین ہے
اور انجیل مین تو لکہا ہے کہ مسیح چالیس دن بیابان مین شیطان سے آزمایا گیا ـ
متی ۴ باب ۱ و ۲ مگر عمادالدین بزبردستی حضرت موسیٰ سے مشابہہ کرنیکے لئے
پہار کو قایم کرتے ہین ٹہہرٹین ایسی سمجہہ پر معلوم ہوتا ہے کہ عمادالدین نے پہارٹی چڑہنا تک بہی

انجیل اچہی طرح نہین دیکہی ہے پس حضرت موسیٰ ع پہاڑ پر صایم تہے اور حضرت عیسےٰ ع بیابانمین حضرت موسیٰ ع دو دفعہ پہاڑ پر صایم رہے خروج ۳۴ باب ۴ اور ۲۴ باب ۱۸ اور حضرت عیسےٰ بیابانمین صرف ایکدفعہ وہ خدا کے حضور مین حاضر تہے یہہ شیطان سے آزماے جاتے تہے اور تو بہی عمادالدین صاحب کا باوجود ایسی شیطانی مشابہت کے مسیحی ایمان باقی ہے لاحول ولا قوة الا باللہ۔ عمادالدین صاحب بڑے فخر سے مسلمانونکو سکہلاتے ہین کہ تشبیہہ کمالاتمین دینا چاہیے (تحقیق الایمان صفحہ ۵۹ سطر ۱۳) اچہی کمالات حضرت عیسیٰ ع کے ڈہونڈہ کر نکالے وہ ہنوز کمالات ہی نہین جانتے کہ کسے کہتے ہین تشبیہہ کمالات میں تو تب معلوم ہوتی کہ جب حضرت موسیٰ کا تثلیث مین سے کوئی ایک ہونا اور صلیب پر کہیچا جانا ثابت کرتے اور بغیر اوسکے جو مسیح کو موسیٰ سے مشابہہ ٹہراتے ہین تو ثابت ہوا کہ مسیح نہ اقانیم ثلاثہ میں سے ایک اقنوم رہا اور نہ مصلوب ہوئے لیکن مصلوب ہین تو یہہ عیسائی مذہب ہی بالکل باطل ہوا جاتا ہے اور چہرہ کا چمکنا یہہ مطابقت ہر ایک بشر کا خوشی اور غضب وغیرہ بعض حالتوں مین چہرہ چمکنے لگتا ہے اور حضرت رسول اللہ صلعم کا تو بار بار تروح وغیرہ کے وقت چہرہ چمکنے لگتا تہا مگر اس سے بڑہ کر یہہ کہ حضرت صلعم خود شمع عرفان حقیقی تہے پس ثابت ہی حضرت کا نور نظر ویسا ہی تہا جیسا کہ سامنے یہہ اسی سبب سے کہ حضرت صلعم نور مجسم تہے چنانچہ اس نور مجسم ہونیکے ثبوت مین بہت سے دلایل اہل اسلام مین موجود ہین صحیح مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا

يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ

یعنے اے فلانے تو کیون نہین اپنے نماز خوبی سے پڑہتا کیون نہین دیکہتا نمازی جب نماز پڑہتا ہے کہ کسطرح پڑہتا ہے سو وہ تو اپنے ہی لیے واسطے پڑہتا ہے مقرر مین دیکہتا ہون

اپنے پیچھے جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہوں (مشارق الانوار باب یا حدیث ۱۰۱۴) اور اسیطرح باب ۵ ۱۸۱ حدیث ۱۰۳۹ مین صحیح مسلم سے منقول ہے کہ انس ایّھا النّاس انّی اِمامکم فلا تسبقونی بالرّکوع ولا بالسّجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانّی اراکم امامی ومن خلفی انس سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے لوگو مین تمہارا امام ہون مجھسے آگے رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسو اسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے الخ

اور شریعت کی بات تو تمین جو اسلام کو توریت سے مطابقت ہے اسکی بیان کی حاجت کیا ہے اگر لکھون تو سارے توریت نقل کرنی پڑے اسلئے مین نے بالکل وہ باتین نہین لکھین۔

۵
اب رہے معجزات سو اہل ایمان ان باتونکو خوب جانتے ہین اور ہر نبی صاحب معجزہ ہوتا ہے اسمین کس کس سے حضرت موسیٰ کو مشابہت دینا چاہئے لیکن ایک مشابہت مسیح ع کی موسیٰ ع سے اور باقی رہگئی کہ وہ عماد الدین کے بھی فرشتون کو نہ سوجھی اگرچہ وہ بھی شیطان ہے یعنے یہہ کہ شیطان مسیح کو ہیکل کے اونچے مکان پر لیگیا جیسے موسیٰ کو خدا نے پہاڑ پر بلایا تھا اور جسطرح قوم کی گوسالہ پرستی کے سبب خدا نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ نیچے جا اسیطرح شیطان نے مسیح سے کہا کہ آپکو نیچے گرا دے مولوی عماد الدین صاحب کو عیسائی ہوے اتنی مدت گذری اور ابتک یہہ پیشین گوئی انہین کسی نے نہین بتائی

کہ کیا ابن آدم آکے زمین پر ایمان پاویگا لوقا ۱۸ باب ۸ سب عیسائی جانتے ہین یہہ پیشین گوئی صرف عیسائیون ہی کے حق مین مسیح نے فرمائی ہے

طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ
غالبًا ہمارے خداوند کی یہہ مراد تہی کہ جسوقت وہ (یعنے مسیح) آیا چرچ کے
چہڑانیکو اور بدلا لینے کو اپنے لوگون کا ظالم یہودیون سے تو وہ پاویگا بہت کم ایمان
زمین پر بعضے خیال کرتے ہین پر اغلب بیدینی کا ہوجائیگا بیشتر اسکے کہ مسیح آئے دنیا کا
انصاف کرنیکو انتہے دیکہو تفسیر اسکاٹ چہاپہ نیویارک سنہ ۱۸۱۲ع جلد ۵ اس آیت سے
صاف ظاہر ہے کہ عیسائیون کے عقاید بالکل بگڑتے جاتے ہین اور حضرت علیے م
کے آنے یعنے قیامت تک کوئی بہی سچا عیسائی جو حضرت عیسیٰ کا حقیقی پیرو اور
صحیح تعلیم پر عمل کرنے والا ہو باقی نرہیگا اگرچہ باسباب ظاہر دین عیسوی کے روز بروز ترقی
ہوتے جاتے ہے تو بہی صحیح عقیدہ مین کمال مخالفت اور تجاہل واقع ہوتا جاتا ہے
یہانتک کہ قیامت تک بالکل عیسائی مذہب صرف نام کو اس پیشین گوئی کے بموجب
رہجائیگا چونکہ لوقا ۱۸ باب ۸ مین یہہ پیشین گوئی علحدہ ۸ آیت مین ہونی چاہی تہی لیکن
آیتون کی ترتیب دینے والے نے ایسا نہین کیا اور یہہ صرف اسلئے تاکہ یہہ مضمون
خوب صاف نہ معلوم ہونے پائے تو بہی اہل انصاف کی نظر سے یہہ بات چہپی نہین رہسکتی
پہر یہہ کہ متی ۲۴ باب ۱۲ مین مسیح فرماتے ہین کہ بیدینی کے بڑہ جانے سے بہتون کی
محبت گہٹ جائیگی انتہے طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے اس آیت کی تفسیر
مین لکہا ہے کہ اگرچہ جاری ہوگی بے انصافی ظلم اور سب طرحکی برائیان ہونگی
بے محبت کہونگی اپنی صریح حمیت واسطے کسی سبب کے اور کہونگے پیار بہائیونکا اور منحر
کشیدہ اولنسی اور دور رہینگے مہربانی ظاہر کرنیسے تو بہی کچہہ رہینگے ثابت قدم انتہے
لیکن یہہ ثابت قدم رہنا صرف عیسائی مفسر کیطرف سے رعایت ہے خلاف
مطلب آیت کے چونکہ اب قیامت کا قرب اور دین عیسوی مروجہ حال ترقی پر ہے
اب نہین معلوم کہ یہہ بیدینی کی ترقی ہے یا دینداری کی

رسالہ شریف نسبتین مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنو باہتمام پادری ولاحب ۱۸۷۶ء
مصنفہ پادری رجب علی مین لکہا ہے پہلی نسبت موسی کے پیدایش پر بہت سے لڑکے
مصر مین فرعون نے ہلاک کرائے یسوع کے ظہور کے وقت یروسلیم مین بیشمار لڑکونکو
ہیرودس نے مروایا انتہی (صفحہ ۱۲) اسکا جواب پادری عماد الدین کے قول سے ردیلیں
دیکہہ لو اور پادری عماد الدین تو لکہتے ہین کہ کل پچاس لڑکے قتل ہوئے تہی اور آپ او نہیں
بیشمار بتاتے ہین اس سے ثابت ہوا کہ آپ حساب دان بہی بڑے ہین دوسری نسبت
موسئی چالیس دن رات تک سینا پہاڑ پر بہوکہا پیاسا خدا سے ہمکلام رہا ایسا ہی یسوع مسیح چالیس
دن رات تک بہوکہا پیاسا بیابان مین رہا لیکن محمد مین یہہ مناسبت نہین پائی جاتی بلکہ اسکی
برخلاف عربی کتابون سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد کو بہوک کا آزار تہا (الیضاً) ج اگرچہ حضرت صلعم کو تو مرگی کا
آزار تہا لیکن شریف نسبتونکے مصنف کا دیوانہ پن سب پر ظاہر ہو گیا اگر سودہ کو نسی عربی کتابونسے یہہ پادری صاحب
پر ظاہر ہوا ان کتابونکا صفحہ سطر پادریصاحب بتا سکے تو صرف نام ہی اونکا بتا دیا ہوتا
تیسری نسبت موسئی کاہن بنا اور بہی بادشاہ ۔ یسوع مسیح بہی سردار کاہن بلکہ اوس سے
زیادہ درجہ رکہتا تہا جیساکہ الہی کلام سے ظاہر ہے کہ کیونکہ ایسا سردار کاہن ہمارے لائق
تہا جو پاک اور بے عیب اور گنہگارون سے جدا اور آسمانون سے بلند ہے الخ (صفحہ ۱۳) ج
پادریصاحب نے حضرت عیسئی کی کہانت کا دعوی جس کتاب کے آیت کے بموجب کیا ہے اس
بیوقوفی کے دعوے سے اوس کتاب کو بہی بے اعتبار کیا کیونکہ سب جانتے ہین کہ حضرت
عیسئی نے کبہی ایک دفعہ بہی ہیکل مین کہانت نہین کی نہ یہود کا ہن کہان سے ہو گئے لیس جسطرح
پادریصاحب جہوٹہہ بک گئی اپنے ساتہہ کتابکو بہی جہوٹہا ٹہرایا اور چونکہ عبرانیونکی
۷ باب کے ۲۶ آیت ہے اور انجیل مین وہ خط ابتک کسی عیسائی عالم کو ثابت نہین کہ کسکی
تصنیف ہے اسی جہت سے بیبل چہاپہ لندن ۱۸۴۹ء مین اوس خط کے شروع مین
برخلاف اور سب خطونکی مصنف کا نام ندارد ہے اسی شرم کے سبب پادریصاحب

پادریصاحب وہان نہ لکہہ سکی کہ وہ آیت کس کتاب کی ہے
چوتہی نسبت موسی اگرچہ اولاد آدم ہونیکے سبب اور بہی بعض فعلون سے گنہگار تہا
مگر مقصور معاف ہونیکے جیسے اور نازل ہونے وحی کے ایک طرحکے گناہ سے پاک تہا اور بے
عیب ۔ مسیح ہر قسم کے خطا سے مبرا اور پاک تہا برخلاف اسکے محمد گنہگار تہا جیسا کہ سورہ
والضحی مین ہے کہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ یعنے پایا تجھکو ای محمد گمراہ
اور ہدایت کی الخ (صفحہ ۱۴ و ۱۵) ج اگر حضرت موسیٰ پاک اور بے عیب تہے تو پہر ناحق
یعنے توریت موسیٰ عیسائیون کے نزدیک کیون عیب دار ہوگئے اور اولاد آدم ہونیکے سبب
اور بہی بعض فعلون سے بقول پادری خوش اعتقاد اگر حضرت موسیٰ گنہگار تہے تو ابن آدم
یعنے حضرت عیسیٰ کیا اولاد آدم نہ تہے جو ہمیشہ آپکو ابن آدم کہتے رہے اور ایک طرحکے گناہ سے اگر
حضرت موسیٰ پاک تہی تو دس طرحکے وہ کون سے گناہ ہین جنکی نسبت ناپاک رہے کیا چور
اور بٹ مار ہونیکے سبب جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے اور سورہ والضحی کی
اوس آیت کا مطلب علماء اسلام نے بیسیون طرح سے پادریون کو سمجھا دیا ہے بار بار
اونکا اعادہ کرنا لاحاصل ہے خلاصہ یہہ کہ قرآن کے کسی مفسر نے پادری صاحب کے
حسب مراد اوس آیت کی تفسیر نہین کی ہے پہر پادریصاحب کے خام خیالی کا کیا اعتبار اور
میری طرف سے مختصر جواب یہہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نبوت پانیسے پیشتر الہام الہی سے
ناواقف تہے جیسے کہ حضرت موسیٰ اوس مصری کو مارنیکے وقت (خروج ۲ باب ۱۲)
اور بعد اوسکے واقف ہوے جیسے حضرت موسیٰ جہاڑی کے پاس (خروج ۳ باب ۴)
پانچوین نسبت موسیٰ سے کیسی کیسی عجیب و غریب معجزے صادر ہوے یسوع مسیح سے
معجزے صادر ہوئے محمد سے ایک معجزہ بہی صادر نہین ہوا الخ (صفحہ ۱۶)
ج سب نبی صاحب معجزے ہوتے ہین اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
ذکر کلیسیا ۱ مین دیکہنا چاہئے ۔ **چہٹی نسبت** موسیٰ سے پیشنگوئیان توریت مین

لکھی گئی ہین جیساکہ پیشین گوئی منسوب بہ ادم و ابیرہام و یعقوب و یہودا ثبوت مین دیکھو پیدایش ۳ و ۲۲ و ۲۶ و ۲۸ و ۴۷ باب اور ایساہی یسوع مسیح سے بہت سی پیشینگوئیان و پیشخبریان ظاہر ہوئین چنانچہ روح القدس کا نازل ہونا حواریون پر یوحنا ۱۶ باب کو دیکھو اور ثبوت اس پیشخبری کا اعمال ۲ باب مین ملاحظہ کرو اور یہی پیشگوئی انجیل کی منادی کے بارہ مین کہ تمام جہان مین کیجائیگی مرقس ۱۳ باب سے ثبوت اسکا ظاہر ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین کہ جہان انجیل کے وعظ نہین سنائی جاتے اور خدا کی قدرت سے واسطے پورا ہونے اس پیشین گوئی کے انجیل آجکی زمانہ تک قریب دو سو زبان مختلف مین ترجمہ ہو چکی ہے اور ہمارے زیرک اور فہیم اور عقیل پادری ایس نولس صاحب نے اس امر کو اپنی کتاب اصول عقاید مذہب مسیحی مین بخوبی تحقیقات کرکے لکھاہے اور پھر پیشینگوئی یسوع مسیح کی ایک یہہ بھی ہے کہ ظاہر ہوئی ہین متی کے ۲۴ باب کو دیکھو ثبوت اسکا ظہور محمد سے کہ ایک جھوٹھا نبی تہا بخوبی ہو گیا کیونکہ اوس سے پیش خبری کا ظاہر ہونا تو درکنار رہا جابجا قرآن مین نفی پیشین گوئی کی پائی جاتی ہے جیساکہ سورۃ الاعراف مین درج ہے وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ یعنے اگر مین غیب کی بات جانتا تو البتہ مین بہلائی بہت کرتا اور برائی مجھکو نہ چھوتی الخ صفحہ ۲ ج رسول اللہ صلعم سے پیشین گوئیان بہی کلیسا ۱ مین دیکھا جاتا ہے اور پیشین گوئی منسوب بہ آدم و ابرہام و یعقوب و یہودا کو آپنے کیا ہی کامل طور پر ثابت کر دیا ہے جو بڑے دلیری سے یہہ سب نام لکھدئے اب مولوی آل حسن صاحب کی نسبت جو آپنے سب گستاخانہ بیوقوفیان ظاہر کرکے صفحہ ۲۹ – ۳۱ زہر اگلا ہے وہ سب آپ ہی پر صادق آگئین کہ بے ثبوت ایسا دعوی کرنا کمال مکاری اور بیحیائی ہے اور حضرت عیسے سے بہی پیشین گوئیان انجیل مین ہین مگر پادری صاحب تو اوسمین سے ایک کا بہی مطلب تعلق نہین سمجھتے یوحنا ۱۶ باب کے پیشین گوئی کے ثبوت مین

اعمال ۲ باب کا آپ نشان دیتے ہین حالانکہ اوس باب مین کہین نہین لکہا ہے
کہ یہہ دہی پیشین گوئی پوری ہوئی جو یوحنا ۱۶ باب مین مرقوم ہے پہر اعمال ۲ باب سے
اوسکا ثبوت کیونکر ہوا یہہ تو ایسی صریح بات ہے کہ پادری صاحب ہی باوجود کمال خرابی
عقل کے فوراً اسے سمجہہ سکتے ہین پہر یہہ جو لکہا ہے کہ تمام جہان مین انجیل سنائی جاتی
ہے یہہ بہی جہوٹہہ ہے افغانستان اور تبت اور تاتار اور ترکستان اور ایران اور شام اور
عرب اور زنجبار اور برما اور سیام وغیرہ مین انجیل سنانیکا نام تک نہین ہے اور جہوٹہے
نبی سے مراد جو رسول اللہ صلعم آپ سمجہتے ہین یہہ پادری صاحب کی دوسری بیوقوفی ہے
متی ۲۴ باب مین عیسائی پادریونکا ذکر ہے اور اگر یہہ نہون تو حضرت حواریون کے
زمانہ کے یہہ آیت خبر دیتی ہے اس عقل کے دشمن نے یہہ خیال نکیا کہ متی ۲۴ باب مین
بربادی یروشلم کا ذکر ہے اوسوقت کے جہوٹہے نبی ہم عہد حواریین کے سوا اور کون ہونگے
اور انجیل کے کسی قدیم مفسر نے اس جہوٹہے نبی سے غیر عیسائی مراد اوسوقت تک لی ہو تو اوسکا
قول کیون نہ لکہہ دیا واور ہے جہوٹہے دلیری اسی لیاقت پر شریف نبیین تصنیف کرنے
بیٹہے تہے اگرچہ بیہودگیان پادری صاحب کے ثابت ہو چکے ہین تو دیکہین اب بہی آپ
ہندوستان مین مونہہ دکہائینگے یا غیبت کو کام فرمائینگے اور آیت لو کنت اعلم الغیب
الخ سے جو آپ نفی پیشین گوئیون سمجہتے ہین تو انجیل کے اون مقامونکو آپ کہان چہپائینگے
جنمین حضرت عیسیٰ کا انکار معجزہ سے مرقوم ہے اور جنکا مفصل حال شروع کلیسیا امین
تصریح ہے پہلے تہوڑی انجیل پڑہ کر یہہ کتاب تصنیف کی ہوتی تم تو بے پڑہے استاد ہو گئے
ساتوین نسبت موسیٰ کو نبوت کے کام مین رو داری منظور نہین تہی چنانچہ پولوس مقدس
الہام سے فرماتا ہے کہ اونے مسیح کے لعن طعن کو مصر کے خزانون سے بڑی دولت جانا کیونکہ
اوسکی نگاہ بدلی پر تہی عبرانیونکا ۱۱ باب خروج ۲ باب اور ایسا ہی یسوع مسیح کی انجیل مین مرقوم ہے
اور طرفداری نہین پائی جاتی — محمد نے ایک شخص نامہ نام کو اسواسطے قتل کیا کہ اونے

قرانکو کہانیون کی کتاب کہاتہا اور پہر عقبہ نام ایک آدمی کو اسلئے ہلاک کیا کہ اوسنے محمد کو وعظ کرتے وقت مارنیکا ارادہ کیا تہا اور پہر مسماۃ عصمۃ نامی عورت کو کہ جو مروان کی بیٹی تہی اس سبب سے مرواڈالا کہ اوسنے محمد کو برا کہا تہا اور کعب بن اشرف کو اس جہت سے قتل کیا کہ اوسنے محمد کے مخالفون کی بہادری کی تعریف کی تہی چنانچہ اسکے سوا اور حرکتون اور فعلون محمد سے کہ تاریخ محمدیہ میں مرج ہین بطرفداری صاف صاف پائی جاتی ہے الخ (صفحہ ۱۸)

ج کیا کوئی نبی ایسا بہی ہوتا ہے کہ روداری کرتا ہو تو وہ سچا نبی کیونکر ہوگا اور اگر یہ بے روداری صرف حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر منحصر تہی تو ان دونون کے درمیان مین جتنے انبیاء علیہم السلام گذرے ہین بقول پادریصاحب کے اونمین سے کوئی سچا نبی تہا اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات حواریون بہی سچے رسول نہتے کیونکہ پلوس مقدس نے یہودیون کے خاطر سے طمطاوس کا ختنہ کرایا (اعمال ۱۶ باب ۳) اور پہر یہودیون کے خوف سے پلوس نے ہیکل مین جانے کے لئے آپکو یہودی شریعت کے بموجب پاک کیا (اعمال ۲۱ باب ۲۶) پہر مکاری سے بہی انجیل سنانا جائز رکہا (فلپیونکا ۱ باب ۱۸) یہہ سب روداری نہی تو اور کیا تہا اور بندہ ہر وغیرہ کا قتل جو حضرت پیغمبر اسلام صلعم کے حکم سے آپ لکہتے ہین اسکے ثبوت مین جب کسی کتاب کا صفحہ سطر بتا دیگے تب آپکا خبط حواس ثابت کر دیا جائیگا ابہی صرف اسی حوالہ پر کہ تاریخ محمدیہ مین مرج ہے پادریصاحب کی نقل کا کون اعتبار کر سکتا ہے آپ ہنوز اتنا بہی نہین جانتے کہ تاریخ محمدی کتنی تصنیف ہو چکی ہین اون سیکڑون مین سے جب تک تاریخ کا خاص نشان اور صفحہ وغیرہ نہ بتایا جائے کیا معلوم کہ پادری صاحب کے قول کی سند کہان سے ہے

اٹہوین نسبت موسیٰ کا کلام یسوع مسیح سے مطابق ہے بلکہ مسیح نے اوسکو پورا کیا — محمد کے قول و فعل سے صریح پایا جاتا ہے کہ وہ مسیح اور موسیٰ ہر دو سے مخالف ہے حتےٰ کہ سب نبیون سے برخلاف جیسا کہ استثنا کے ۷ اباب مین حکم ہے کہ بہت سی جورو ان نکرے

کلمۃ

لیکن محمد نے برخلاف اسکے حکم دیاہے کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع
یعنے پس نکاح کرو تم جو خوش آوین تمہین عورتون مین سے دو یا تین یا چار الخ (صفحہ ۱۹)
ج انجیل مین لکہا ہے کہ شریعت پر عمل کرنیوالا جہنمی ہے (گلتیونکا ۵ باب ۴) اور پہر یہہ کہ
اگلا حکم اسلئے کہ کمزور و بیفایدہ ہے اوٹھ گیا (عبرانیونکا ۷ باب ۱۸) اور ختنہ کچھ نہین اور
نامختونی کچھ نہین (اول قرنتیونکا ۷ باب ۱۹) یہی توریت کو شاید پورا کیا یعنے اوسے تمام
کردیا اور وحدانیت مین تثلیث بڑہا کر اوسے پورا کیا اور بکری کے گوشت پر سور کا گوشت
زیادہ کرکے اوسے پورا کیا اور حضرت پیغمبر اسلام صلعم کو جو مسیح اور موسیٰ کے سب نبیون
سے استثنا ۱۸ باب کے بموجب آپ مخالف بتاتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ کتاب
استثنا شاید سب نبیونکی تصنیف ہے اور بہت سی جو سوان شاید حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان وغیرہ کسی نبی نے نہین کی ہین اور بہت سے لفظ کو ہی آیت مین آپ نسمجہے کہ
کیا دو چار کو ہی بہت کہتے ہین اور یہودی شریعت مین اٹہارہ سے زیادہ بہت مین
داخل تہین کسی یہودی سے تو پوچہا ہوتا

۹

نوین نسبت موسیٰ بنی اسرائیل سے تہا اور یسوع مسیح بہی بنی اسرائیل سے ہے جیسا کہ
متی کی انجیل مین وارد ہے الخ (صفحہ ۲۰) ج یہہ عجیب نسبت پادری صاحب کو سوجہی
کیا یہوداہ اسکریوطی بہی بنی اسرائیل سے نہ تہا اور حضرت عیسیٰ کی بہتیری شاگرد جو اوسکے
پہر گئے اور بعد اوسکے اوسکے ساتھ نہ چلے (یوحنا ۶ باب ۶۶) کیا یہہ سب اسرائیلی
نہ تہے

۱۰

دسوین نسبت موسیٰ خدا سے ہمکلام ہوا ہے اور یسوع مسیح خود کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے
برخلاف اسکے محمد کو ڈاکٹر ویل صاحب کے قول بموجب جو اوس محقق فاضل نے
عربی کتابون سے تحقیق کرکے تاریخ محمد اور اوسکے خلیفون مین درج کیا ہے مرگی کی
بیماری تہی الخ (صفحہ ۲۱) ج واہ پادری صاحب ہمکلام کے لئے کلمۃ اللہ کا

لفظ کیا ہے موزون آپ کو سوجہا ہے یہہ رعایت آپہی کے حصہ کی تہی اب حضرت عیسےٰ
حضرت موسیٰ کی مانند ثابت ہوگئی اور پادریصاحب جو یہہ کلمات الیسے بک رہے ہین
پس آپ ہی تو اس دسوین نسبت سے بیعلاقہ ہنین ہو سکتے ذرا عقل پادریصاحب
مین کم ہے ورنہ یہہ دو باتین لکہہ دینی کافی تہین کہ موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ کلمۃ اللہ تاکہ سب
سے لاکام ہان بیتے اور ڈاکٹر ریل صاحب نے جو عربی کتابون سے تحقیق کرکے
لکہا ہے کہ حضرت صلعم کو مرگی کی بیماری تہی اس سے ڈاکٹر صاحب کا مالیخولیا تو ثابت
ہوگیا اب مرگی کی بیماری کا ثبوت باقی ہے مگر بڑی بات اس مین یہی یہہ ہے کہ عربی کی کتابو
سے تحقیق کرکے لکہا ہے اگر اور کسی زبان کی کتاب سے لکہتے تو اوسکا کچہہ اعتبار تہا اگر عربی
زبان مین الف لیلے ہے تو وہ بہی پادری صاحب کے نظر مین نامجات پلوس و
پطرس سے کم نہین ہے مگر افسوس کہ ڈاکٹر صاحب کو نسیان کے مرض نے ایسا گہیرا
ہے کہ اون عربی کتابونکا نام پادریصاحب کو بتانا بہول گئے

اسکے بعد صفحہ ۲۲ - ۲۸ پادری فانڈر اور رنگین صاحب کے اقوال اپنے کلام کی
تائید مین نقل کئی ہین سو اسکا کچہہ اعتبار نہین ہر مذہب والا اپنے مذہب کی حمایت کرتا ہے
کسی مخالف کا قول لکہنا چاہیے تہا پہر صفحہ ۱۲۹ - ۱۳۱ مین مولوی آل حسن کیطرف خطاب ہے
کہ محمدیون کے ایک فخر العلما عالم آل حسن نام اپنی کتاب مسمی بہ استفسار مین بڑے کر و
فر اور زور شور سے بیان کرتے ہین اور جب کوئی معقول وجہہ پیش نہ کی گئی تو طول طائل
یہہ پوچ اور نکمہ شبہہ کیا کہ آیت متنازعہ فیہ کا یہہ فقرہ کہ تیرے ہی درمیان سے پیچہے سے
بڑہا دیا گیا ہے اور کہ شاید حضرت مسیح یسوع نے اپنے تئین مصداق خبر موسیٰ ناحق
فرمایا ہوگا اور کسی نبی کا نام لیا ہوگا موسیٰ کا لفظ کاتبون کے سہو سے لکہا گیا — مولوی
مذکور ایک بیجا گمان کرتا ہے کہ گویا تیرے ہی درمیان سے کے الفاظ پیچہے سے بڑہا دیے
ہونگے زیرا کہ اوسکو مناسب تہا کہ اپنے اس دعوے کی بے دلیل نہ بیان کرتا بلکہ ایسی

دلیل معتبر دکہلاتا کہ جسمین فقرہ مذکور نہو اور نہ دعوے بے دلیل پیش کرنا زیرک اور
منصف آدمیکا کام نہین ہے ۔ واہ مولوی آل حسن کی عقل اور سمجہ اور انصاف افسوس
ہزار افسوس انسان ایسا نادان اور ناقص العقل ہے کہ غرور اور تکبر مین اپنی انصاف
کے آنکہہ بند کرلیتا ہے کیا آل حسن جو ایک محمدی عالم اپنے تئیں کہلاتا ہے نہین جانتا
کہ اس پیشین گوئی کی تصدیق ان الفاظ پر کہ تیرے ہی درمیان سے منحصر اور موقوف
نہین ۔ یہہ امر ہرگز مناسب نہین کہ بے دلیل کافی کوئی آدمی ایسا پوچ اور نکمہ دعوے
جیساکہ محمدی مذکور نے کیا کرے ۔ نہین تو اس جہان مین ننگی اور ندامت اوٹہاویگا
اور آنیوالے جہانمین وہی عذاب جو بے انصافون کے لئے مقرر ہے پاویگا ۔ جب
رحمت اللہ نامی مولوی نے جو ہندوستان بہر کے محمدیون مین ایک متعصب اور
نا انصاف اور بہت چالاک گستاخ آدمی مشہور ہے دیکہا کہ آل حسن مولوی نے اس
پیشین گوئی صریحہ کی اپنی کتاب مین غیر واقع ذکر کرنے مین از بس ندامت اوٹہائی ۔
تب رحمت اللہ نے اور پیشین گوئیون کو جو یسوع مسیح کے حق مین ہین اپنی نا انصاف
عادت کے بموجب غیر واقع بیان کیا مگر اس پیشین گوئی کے حق اور غیر حق ہونے
مین کچہہ دم نہین مارا کیونکہ وہ جو از بس چالاک تہا جانتا تہا کہ جیسا آل حسن نے اوسکے
بیان کرنے مین ایکطرح کے شرمندگی اور ندامت اوٹہائی ہے ویسا ہی مجہے بہی
اوٹہانی پڑیگی اسلئے اس تذکرہ سے اوسنے پہلو تہی کی واللہ ظاہر ہے کہ اگر وہ کچہہ اس
بات مین لکہتا بہی تو مسیحیون سے صدہا معقول جواب پاتا مگر اوسنے آپ اس ذکر سے
طرح دی اور بچ نکلا اور جب لوگ فرصت پاکر اون پوچ باتونکو جو رحمت اللہ نے مسیح کی
پیشین گوئیونکے بارہ مین لکہی ہین رد کرینگے انشاء اللہ تعالے اور یہہ چہوٹا سا رسالہ
تو اسلئے جلدی سے لکہا گیا ہے کہ لکہنؤ کے محمدی پیشین گوئی مذکورہ کو پیش کرکے اکثر
دعوی کیا کرتے ہین کہ اس فقرہ سے جو آیت استثناء مین موسی کے مانند ہے

محمد مراد ہے الخ ج مولوی ال حسن صاحب نے جو کچھہ سمجھہ کر اوس پیشین گوئی
کو لکہا اور مولوی رحمت اللہ صاحب نے جس وجہہ سے اوسے ترک کر دیا ہوگا اونکی
مصلحت پادریصاحب کی تحریر سے ظاہر یعنے جب مولوی رحمت اللہ صاحب نے دیکہا
کہ یہہ پیشین گوئی عیسائی علما کے تسکین کے قابل۔ مولوی ال حسن صاحب لکہہ
چکے تو پہر حاجت نہوئی کہ مکرر اوسکا ذکر کرتے کیا ایک ہی پیشین گوئی حضرت نبی اسلام
صلعم کی بابت توریت مین ہے جو صرف اوسکو بار بار مصنف کتاب رد نصارے لکہا کرے
کیا یہہ کم ہے کہ مولوی ال حسن صاحب نے اور بعضے اور لوگون نے اور مین نے
اپنی اپنی کتابون مین اوس پیشین گوئی کا ذکر کیا ہے اب کیا ضرور ہے کہ جو کتاب
رد نصارے لکہے ضرور اوسی پیشین گوئی کو اپنی کتاب مین داخل کرے یہہ صرف
عیسائیونکی عادت ہے کہ ہمیشہ اگلی بات کو ہر مصنف بے لکہے نہین رہتا جیسے پادری
صاحب کو چار و ناچار اپنے اس رسالہ مین چار پانچ تثلیث پرستونکی استمداد سے چارہ
نہوا یہہ صفحہ ۲۳ مین ڈاکٹر بارٹ اور پادری حرنلی کا قول اپنی تائید مین لکہدیا ہے
اور صفحہ ۳۳ مین پادری یوسف وارن اور بابو جان ہری کا قول لکہدیا ہے اور یہہ
بہی کہ ایک محقق اور زیرک مصنف اپنے ایک رسالہ موسوم بہ دین عیسوی کے سچائی کا
اثبات مین تحریر فرماتا ہے کہ ایک فاضل یہودی نے مناظرہ مین صاف اقرار کیا کہ
پیشین گوئی متنازعہ فی الحقیقت مسیح کے حق مین ہے الخ پہر صفحہ ۴۳ مین ہے
اون محمدیون پر کہ جو اس پیش خبری کو تحکم اور ناانصافی سے اور عوام جاہل محمدیون کو فریب
دینے کیواسطے محمد کی نسبت رجوع کرتے ہین واویلا ہے کہ ناحق ایسا بے بنیاد اور
بے اصل دعوی کرتے ہین اور ایسا دعوے کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے کیا محمدیون
کے اس جہوٹہے دعوے سے محمد جہوٹہے نبی ہونے سے بچکر سچا نبی ہوجاویگا نہین
ہرگز نہین الخ

ج پادریصاحب کا فہم رسا ہر جگہہ تعریف کے قابل ہے کیا عمدہ ثبوت اس تثلیث گو ئی کا یہودی فاضل کے اقرار سے پہونچایا مگر افسوس کہ اوسکی فضیلت کے سوا اوسکا نام پادریصاحب کو یاد نرہا اور ایک ہرج یہہ ہے بدستی کی حالت مین ہوگیا کہ اوس سے وہ اقرار لکہوا نہ لیا تاکہ زیادہ اعتبار کلام ہوجاتا یا یہہ کہ اوسکو عیسائی کر لیا ہوتا تاکہ ہر جگہہ رسالہ موسوم بہ شریف نسبتین کے ساتہہ اوسی ہی بیہدیا کرتے کہ ہر کسیکو پادریصاحب کی راست گوئی پر کچہہ شک نہوتا اور یہہ بیوقوفی صرف پادری صاحب کے نہین بلکہ محقق وزیرک مصنف رسالہ موسوم بہ دین عیسوی کے سچائی کا اثبات نے بہی زبردستی پادری صاحب کو بیوقوف بنایا کہ اپنے رسالہ کی اتنی بڑی فصیح نام کیساتہہ اپنے ہی نام کا ایک حرف تک نہ بتایا اب پادریصاحب خواہی نخواہی بیوقوف نہنبین تو اور کیا ہو کہ نہ اوس محقق وزیرک مصنف رسالہ کا نام معلوم ہے اور نہ اوس یہودی اقرار کرنیوالے کا پادری صاحب بیچارے کے ناحق ان دونون کے شش و پنجمین عقل تین تیرہ ہوگئی صد حیف بل ہزار افسوس

اب سارے جوابات پر غور کر کے محمدیون کے چہہ نٹہی ہاپنے دعوے کا امتیاز ہر شخص کر سکتا ہے پادریصاحب کی طرح اتنا ذیل بولچال کوئی کہان سے لائے جو اونہین کے ظرف کے موافق جواب دے

لیکن پادریصاحب نے کبہی اس بات پر غور نہین کیا کہ حضرت موسےٰ ایک ایسی قوم مین بہیجے گئے جو باہم متفق تہے اور علاوہ اسکے ایک ظالم بادشاہ کی غلامی مین گرفتار اور وہان سے رہائی پانے کے منتظر ہو رہے تہے اسلئے حضرت موسیٰ کو اونکی فرمان بردار کرنے مین کچہہ بہی تکلیف نہین کرنی پڑی اور باانیہمہ وہ لوگ رہائی پاکر کئی بار بت پرست ہوگئی جسکا ذکر خاص اونکی کتاب مین ہے برخلاف قوم عرب کے کہ سب بت پرست تہے اور حضرت پیغمبر اسلام صلعم سے برسر فساد و عناد رہے باانیہمہ معتقد قران ہو کر پہر کبہی بت پرست نہین

ہوئے اور وہ پیشین گوئی جو قرآن مین مذکور ہے پوری ہوئی کہ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ
(سبا ۶۱) ایک نہایت مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۵۴
مین فرماتے ہین کہ - - - - - - - - - - - -
جس شخص کو دین محمدی کیطرف تہوڑی سی بہی رغبت ہے وہ بآسانی مان لیگا آپکے
مسایل مین کوئی ایسی بات نہتی جو دین عیسوی اور موسوی کے مخالف ہوئینے کوئی ایسی
بات نہتی کہ بتفسیر بلا توسط مخالف ہو موسیٰ نے اپنی پانچ کتابون (یا پانچوین کتاب) مین
اقرار کیا تہا کہ اللہ تعالے میری نسبت ایک بڑا پیغمبر بہیجیگا اسلئے سرپا کی ذس قومون کے
لئے جو اسوقت تعداد مین بہت تہین اور عہد عتیق کی اور کتابونکو نہین مانتی تہین اور
جو شاید فتح کرنیوالے پیغمبر کی جویا تہین نہ روحانی مسیح کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوئی کہ وہ
محمد کو جو اسمٰعیل کی نسل سے تہے وہی پیغمبر موعود کیون نہ سمجہتے اگر وہ معجزہ چاہتے تو فتوحات
اور شمشیر احمدی اسکا جواب تہا کیونکہ شمشیر فتح کرنیوالے اور غیر مغلوب پیغمبر کی بمنزلہ عصاے
ہارون تہی جس سے کہ فتح دنیا کی آپکو حاصل تہی یہوداہ اور بنیامین کے فرقون مین معلوم
ہوتا ہے کہ آپکو اسقدر کامیابی حاصل نہوئی جیسے باقی کے بنی اسرائیل مین ہوئی کہ بالکل
قومین آپکے مذہب مین آپہنچیگئین اگر آپکے پیرو وہ نہین ہین کہین تو پہر کیا ہوئین
(حمایۃ الاسلام صفحہ ۶۹ دفعہ ۱۵۴ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ کتاب گاڈفری ہگنس
صاحب الموسوم اپالوجی مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) واضح ہو کہ برگم ہنگ کے فرقے نے بہی
جو مورمن کہلاتے ہین بنی اسرائیل ہونیکا دعوے کیا ہے اور اپنی ملک کو بہشت اور
اپنی دار السلطنت کو آسمانی یروسلم کہتے ہین مگر سب جانتے ہین کہ وہ تو اہل یورپ کی
نسل سے ہین جو ہرگز اولاد ابراہیم بہی نہین ہین یہ اونکا دعوے جیسے قوم کی بابت تہی
ملک اور دار السلطنت کی بات صرف خیال ہی ہے
اسیطرح طامس سکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے بہی بعض مشابہتین مسیح اور موسیٰ ابن

لکہی ہین لیکن اون تین چار مشابہتون مین عمدہ یہہ ہین کہ جسطرح موسیٰ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا اسیطرح عیسےٰ دریا پر پاؤن سے چلے تہے اور جسطرح موسیٰ مصر مین تہے اسیطرح مسیح بہی رغیرہ اسکے لیکن ایسی بے کار باتین اس قابل بہی نہین ہین کہ ذکر کیجائین کیونکہ مصری حالات مین مسیح سے موسیٰ کو مشابہت یہہ صرف زبردستی ہے اور اس بات مین شاید بہکار انبیاء علیہم السلام موسیٰ سے مشابہ ہو سکتے ہین کہ جو مصر مین جاکر رہے تہے اور دریائی مشابہت مسیح کو موسیٰ سے محض نقش بر آب ہے یہہ دریا پر چلے اور موسیٰ دریا مین خشکی پر چلے تہے اسباب مین حضرت یشوع الیہ حضرت موسیٰ سے مشابہ ہین کہ اونہون نے بہی موسیٰ کیطرح یردن کو دو حصہ کیا تہا یشوع ۳ باب ۱۶ - اور حضرت الیاس اور حضرت الیشع نے بہی یہی کیا ۲ سلاطین ۲ باب ۸ و ۱۴ - اور حضرت یشوع حضرت موسیٰ کے قایم مقام بہی ہوئے تہے اور یہودی اس پیشین گوئی کو حضرت یشوع کے حق مین سمجہتے ہین

اب کہان ہین وہ دعوی کرنے والے جو کہتے ہین کہ یہہ پیشین گوئی مرقومہ استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ اور اعمال ۳ باب ۲۲ و ۷ باب ۳۷ حضرت عیسےٰ سے علاقہ رکہتی ہے چاہئے کہ چین سے انگلستان تک اسکی بابت انصاف طلب کرین دیکہین تو کہ تمام دنیا مین کون ہے جو اسکے برخلاف کوئی معقول عذر کسی معتبر دلیل سے پیش کر سکتا ہے اور جب کسی عذر کی اسمین مطلق گنجایش ہی نہین ہے تو ایسی نبی مقبول سرور انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرکے قیامت کے دن خدا کو کیا منہہ دکہا ئینگے

نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم

پیشین گوئی ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد للہ الواحد الاحد ونصلی علے سیدنا محمد الذی بشر بہ المسیح بان یاتی من بعدہ اسمہ احمد وعلے الہ واصحابہ صلوۃ لا تحصے ولا تعد

قال تعالی جلشانہ واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ط

سورہ الصف آیت ۱ یعنے اور جب عیسی ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل مین بالتحقیق بہیجا آیا ہون اللہ کا تمہاری طرف تصدیق کرتا ہوا اوس توریت کو جو مجہسے آگے ہے اور سناتا ہوا خوشخبری ایک رسول کی جو آویگا مجہ سے پیچہے اوسکا نام ہے احمد انتہے

اس آیت کا اشارہ اوس وعدہ کیطرف معلوم ہوتا ہے جو عیسٰی نے فارقلیط یعنے تسلّی دینے والے روح القدس کا کیا تہا سو یہان محمد صاحب اپنی اوسکو ایک پیشین گوئی قایم کرتے ہین جو انجیل کے اصل آیت پر رجوع کرے بے تامل دریافت کریگا کہ عیسٰے کی باتین حقیقت کسکی طرف اشارہ کرتے ہین انتہے از شہادت قرانی فصل ۹۵ اگر ہم سمجہین کہ ولیم میور صاحب کا گواہ سچا ہے جیسا کہ اونکی کتاب کے نام سے پایا جاتا ہے تو ولیم میور صاحب کے قول سے مین کہہ سکتا ہون کہ یہہ پیشین گوئی حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی بابت مسیح نے کی تہی چنانچہ انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین لکہا ہے اور اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلّی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہے انتہے جسکا ترجمہ یہہ ہے یاتی من بعدی اسمہ احمد اس آیت مین لفظ پاراقلت بہ لام مکسور مجہول جو کہ یونانی ہے اوسکے معنے تسلّے دہندہ اور یونانی لفظ پاراقلیت بہ لام مکسور معروف جسکا معرب فارقلیط ہے اوسکے

معنے احمد چنانچہ ہر شخص یونانی لغت کی کتابون سے کہ جنکا انگریزی ترجمہ کے سبب خوب سمجھ لینا مشکل نہین ہے اس لفظ کو دریافت کرسکتا ہے اب علمار علیسائی کہتے ہین کہ اس مقام پر لفظ پاراقلیت ہے اور اہل اسلام پاراقلیت بیان کرتے ہین اور اہل اسلام کا دعوے اس لفظ کی بابت کسطرح سے صحیح معلوم ہوتا ہے

پہلا طلوع آفتاب صداقت چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۲ء اہتمام پادری شیرنگ صاحب صفحہ ۲۴۳ مین انجیل کے قدیم نسخون کی بابت لکھا ہے قولہ اتنے بہتیری نوشتون مین جو الگ الگ زبانون کے اور الگ الگ ملکون مین قلم بند ہوئے نویسندون کی غفلت سے چھوٹی چھوٹی باتون مین بہتیرے متفرقات (یعنے اختلافات) نظر آتے ہین نقطون اور نشانون کا فرق ہے حرفون کا فرق ہے لفظون کی ہجو نکا فرق ہے اور بعضے متفرق الفاظ بھی ملتے ہین علاوہ اسکے تھوڑے نوشتون مین دو ایک مقامون مین ایسا مضمون بھی مندرج ہے جو اکثر نوشتون مین پایا نہین جاتا اور اس سبب سے یہہ مضمون مشکوک یا تردید سمجھا جاتا ہے اور اوسی کتاب کے صفحہ ۲۴۱ مین حبشی اور ارمنی اور لاطینی وغیرہ ترجمات کے بیان مین لکھا ہے قولہ اگرچہ یونانی نوشتون کے ٹھیک الفاظ ٹھرانیکے لئے اونسے بڑا فایدہ حاصل نہین ہوتا ہے الخ

پس ظاہر ہے کہ جسطرح اور ہزارون جگہہ نقطون اور نشانون اور حرفونکا اور نحون یعنے اعراب کا فرق ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ پاراقلت اور پاراقلیت مین جو ذرا سے صرف اعراب کا تفاوت ہے واقع نہوا ہوگا اور صفحہ ۲۴۱ مین جو بیان ترجمات مین لکھا ہے کہ یونانی نوشتون کے ٹھیک الفاظ ٹھرانیکے لئے اونسے بڑا فایدہ حاصل نہین ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ٹھیک لفظ پاراقلیت ہے اگرچہ اون ترجمون سے اسکا مطلب متفاوت ہے دوسرے یہہ کہ سریانی اور مصری اور حبشی وغیرہ ترجمات انجیل کا عیسائی عالمون نے اٹکل سے تیسری صدی عیسوی تک زمانہ ٹھرایا ہے

مگر عربی ترجمہ کا کوئی زمانہ نہین ٹہرایا اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ عربی پہلا ترجمہ
انجیل کا سب سے قدیم نہو تو بہی پرانا ترجمہ ہے اس سبب سے بہی لفظ پارقلت
اور پاراقلیت مین استیاز اہل عرب زیادہ اعتبار کے قابل ہے اور تواریخ سلطنت
انگلشیہ صفحہ ۳۰۲ مین لکہا ہے کہ اوسوقت کی چہپی ہوئی کتابو نمین لوح کا صفحہ نہوتا
تہا اور اوسوقت املا کی بہی کچہہ پابندی نتہی اور اسی سبب سے ہر مصنف کا املا جدا
تہا بلکہ ایک ہی مصنف ایکہی لفظ کو ایک صفحہ مین سکئے طرح لکہتا تہا اوس زمانہ کی انگریزی
کو اولڈ انگلش کہتے ہین انتہے پس جب چہاپہ جاری ہونیکے بعد تک یہہ حال تہا تو اوسکے
پیشتر کا حال اسی پر قیاس کرلینا چاہئے تیسرے یہہ کہ یہہ آیت یاتی من بعدی اسمہ احمد
قرآن مجید مین داخل ہے اور قرآن مجید اوس ملک مین نازل ہوا جو علماء یہود و نصاریٰ سے
سے بہرا ہوا تہا اگر اسمین کچہہ شک ہوتا تو وے ہزارون یہود و نصاریٰ کہ جنہون نے
دین اسلام قبول کیا تہا فوراً برگشتہ ہو کر اس غلطی کو فاش کردیتے تاکہ اور کوئی عیسائی
اس دہوکہ مین اپنا دین چہوڑکر مسلمان نہوجائے اور یہہ نہین سکتا کہ جو بات خلاف واقع
ہو کسی واقفکار کے سامنے کوئی دلیری سے بیان کرے یعنے اگر یہہ آیت لفظ پارقلیت
کیساتہہ کہ جسکا معرب فارقلیط ہے انجیل مین نہوتی تو پیغمبر خدا صلعم باوجود دعوے نبوت
کسی یہودی اور نصرانی وغیرہ کے سامنے کبہی نہ بیان کرتے چنانچہ عیسائی علماء نے بہی ترجمہ
عربی مین جو کلیسیاے روم کیطرف سے ۱۶۷۱ء مین چہپا بعینہ یہی لفظ فارقلیط لکہا ہے اور بعینہ نقل
عبارت اوسکی یہہ ہے ۱۴ باب ۱۶ وَاَنَا اَطْلُبُ مِنَ الْاَبِ فَيُعْطِيكُمْ فَارْقَلِيطَ
آخَرَ لِيَثْبُتَ مَعَكُمْ اِلَى الْاَبَدِ اور یوحنا ۱۶ باب ۷ لٰكِنِّي اَقُولُ لَكُمْ اَنَّهُ خَيْرٌ لَكُمْ اَنْ اَنْطَلِقَ
لِاَنِّي اِنْ لَمْ اَنْطَلِقْ لَمْ يَاْتِكُمُ الْفَارْقَلِيطُ فَاِنْ انْطَلَقْتُ اَرْسَلْتُهُ اِلَيْكُمْ اور یوحنا ۱۵ باب فَاِذَا جَاءَ الْفَارْقَلِيطُ الخ اور
اسیطرح بیل ترجمہ عربی مطبوعہ لندن ۱۸۵۵ء مین بہی ہے مفتاح التواریخ صفحہ ۱ مین ہے
بزبان یونانے روح القدس را فارقلیط میگویند انتہے

اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر یہہ بات سچ تہی تو کیون سب علماء عیسائی اوسوقت مسلمان نہوگئے تو اسکا جواب میرے خیال مین یہہ آتا ہے کہ یہود اگرچہ حضرت عیسیٰؑ کے معجزات دیکہتے اور حضرت عیسیٰؑ کی بابت پیشین گوئیان جو توریت وغیرہ مین سے عیسائی علماء بیان کرتے ہین اونمین بعض سے واقف تہے تو بہی اپنی سخت دلی یا طرح طرح کے شکوک کے سبب عیسائی نہوئے اور جنہون نے انصاف کو اپنے جیمین جگہہ دی عیسائی بہی ہوگئے اسیطرح عیسائیون مین بہی جنہون نے فارقلیط کے معنے پر انصاف سے غور کیا سیکڑون عالم اور فاضل عیسائی دین اسلام مین داخل ہوئے دوسرے یہہ کہ بت پرست اگرچہ یقین سے کہہ سکتے ہین کہ توریت وانجیل مین حقیقتاً بتون کی مذمت موجود ہے استثناء باب ۲۵ اعمال ۱۵ باب ۲۹ مکاشفات ۲۲ باب ۱۵ مگر اون کتابون پر عمل کرنا وے اپنے لئے لازم نہین جانتے اسلئے اونپر ایمان نہین لاتے اسیطرح جو عیسائی کہ قرآن من جانب اللہ ہونے سے ابہی واقف نہین ہین اوسپر عمل کرنے سے بہی گہبراتے ہین

چوتہے یہہ کہ مفتاح الکتاب کے باب فہرست ترجمات مین لکہا ہے کہ عبرانی جدید مین انجیل کا ترجمہ ہوا تہا پس اگر انجیل کا ترجمہ عبرانی جدید مین ہوا تو اس زبانکا اہل عرب کو بسبب اتحاد زبان عبری و عربی بنسبت غیر زبان والونکے سمجہنا آسان ہے اگرچہ بلفظ پاراقلیت صرف یونانی ہو مگر اصل انجیل زبان عبرانی مین تہی اور اوسکا ترجمہ بہی عبرانی جدید مین ہوا اور ہر لفظ کا مطلب اوسکی اگلی پچہلی عبارت سے خوب دریافت ہو سکتا ہے

پانچوین یہہ انجیلین جو یونانی زبان مین مشہور ہین اس زبان سے بہی اہل اسلام کو واقفکاری قدیم ہے اور اہل انگلستان کو اونکے بعد بلکہ اونہین کے سبب سے واقفکاری زبان یونانی سے ہوئی ہے چنانچہ پندرہوین صدی عیسوی تک انگلستان مین یونانی زبانکا چرچا نہ تہا مگر جبکہ سنہ ۱۴۵۳ع مین سلطان محمد ثانی ابن سلطان مراد ثانی نے شہر قسطنطنیہ کو فتح کیا اوسوقت یونانی لوگ یورپ کے ملکونکے طرف نکل گئے اور کچہہ انگلستان مین بہی آگئے تب سے اس

زبان کا وہان بہی چرچہ شروع ہوا اور ریگیسٹر صاحب لکہتے ہین کہ ۱۴۵۳ع مین جب ترکون نے
یونانی سلطنت کو نیست کیا تب دار السلطنت کے رہنے والے بہاگے اور اونکے ساتھہ نسخے
یونانی تہے اور ۱۵۱۶ع مین ڈاکٹر بی نیکر نے علم یونانی انگلنڈ مین داخل کیا ولیم کا ڈنٹر جو بڑے
عالم فرقہ پراٹسٹنٹ کے ہین کہتے ہین کہ پہلے جو نسخہ یونانی نکلا وہ نسخہ ارازمس کا ہے جو
سنہ ۱۵۱۶ع مین بنایا گیا اور جن نسخون سے اوسنے وہ نسخہ تیار کیا وہ صرف چار ہی سنے تہے اور
اونمین سے تین نسخے جنکو وہ بہت استعمال کرتا تہا پورے نہ تہے بلکہ اونمین صرف عہد جدید
کی کتابون کے حصے تہے اور کچہہ معتبر ہی نہ تہے اور ارازمس بعض یونانی مرشدون کے کلام اور ترجمہ
لاطینی سے (جسکی غلطیون کا حال کلیہ ۲ سکرمنٹ ۴ و ۹ مین لکہہ چکا ہون) صحیح
کرتا تہا اور اگر کسی جگہہ مین مطلب نہ کہلتا تو اپنے خیال کے موافق صحیح کر دیتا تہا اب
غور کرنا چاہیے کہ اوسکا خیال الہامی تہا سب انسانون کیطرح وہ بہی غلطی اور خطا سے خالی نہین
ہو سکتا ہے اور مسلمانونکو زبان یونانی سے اوس وقت سے واقفیت ہے جبکہ یونانی سلطنت
کے شہر سنہ ۱۴۳۸ع مین اونہون نے فتح کئے تہے تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۵۷ سے ظاہر ہے
کہ ہنری ہشتم کا سال جلوس ۱۵۰۹ع اور سال وفات ۱۵۴۷ع تہا اور ایضاً صفحہ ۲۶۳
مین لکہا ہے کہ ملک ہالنڈ کا ایک ارازمس نام ہنری ہشتم کے عہد مین اوکسفورڈ کی یونیورسٹی
مین زبان یونانیکا مدرس تہا اوسنے بہت لوگونکو قدیم زبانون (یعنے یونانی و لاطینی وغیرہ)
کی تحصیل پر آمادہ کیا تہا اس سے ظاہر ہے کہ سولہوین صدی مین اہل انگلستان کو
یونانی زبان سے واقفیت ہوئی لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ مین ہے کہ اہالی فرانس
اور انگلنڈ نہایت جاہل تہے اوکسفورڈ کے کتب خانہ مین فقط چہہ سو جلدین تہین اور
پارس (یعنے فرانس) کے شاہی کتب خانہ مین فقط چار معتبر مولفکی تالیفات تہین
مشرقی مملکت (یعنے قسطنطنیہ) کے ہو جانے کے بعد پندرہوین قرن کے وسط
مین یونانیون کے انتشار سے مغربی یورپ مین علوم کا مذاق اور تذکرہ پہیلا تہا

اب اگر کوئی زبردستی کہے کہ آغاز اسلام کے پیشتر سے عیسائی یونانی دان اور انجیل خوان تھے
تو مین کہتا ہون کہ اوسوقت تک عیسائی اپنی انجیل کے مطابق حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے منتظر ہی تھے اور اب بہی منتظر ہین کہ وہ نبی جسکا ذکر یوحنا باب ۱۲ و ۲۵ مین ہے
کون ہے جسطرح یہودی ابتک مسیح کے منتظر ہین چنانچہ رومن تواریخ کلیسا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۷ء
صفحہ ۹۸ کے آخر مین لکہا ہے کہ بعضے مسیحی مانتے تہے کہ روح القدس (یعنے فارقلیط)
دوسرے بار مسیح کے پہر آنیکے پہلے زمین پر اوتریگا اور یہہ بات مونٹانس نے اپنے حق مین
بنائی بعضے مسلمانون نے بلا تحقیق یہی دعوے اپنے پیغمبر محمد صلعم کی نسبت بہی کیا ہے لیکن
واضح ہو کہ مونٹانس نے سنہ ۱۷۷ء مین دعوے کیا تہا کہ مین فارقلیط ہون دیکہو رومن تواریخ کلیسا
صفحہ ۹۸ سطر ۲۳ و اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۰۵ پس اگر فارقلیط سے مراد روح القدس
ہو تو مونٹانس انسان ہو کر ایسا دعوے کیونکر کر سکتا تہا اگر مورخ کلیسا نے روح القدس کا نام
آخر صفحہ ۹۸ مین اسلئے لکہا تا کہ پڑہنے والونکو اصل ماہیت فارقلیط مین مغالطہ ہوا اور لوگ
سمجہین کہ روح القدس انسان کیونکر ہو سکتا ہے اور دوسرے بار کا لفظ بہی مورخ کلیسا کا
اختراع ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ فارقلیط کا آنا انجیل مین جو موعود ہے اس سے
مراد کوئی انسان ہے اور اسی سبب سے مونٹانس نے اپنے حق مین یہہ دعوے کیا اور چونکہ
بہت لوگ مونٹانس کے پیرو ہو گئے تہے اس سے ثابت ہے کہ اوسوقت کے لوگ
فارقلیط کے آنیکے منتظر تہے اس سبب سے جب مونٹانس نے فارقلیط ہونیکا دعوے
کیا تب لوگون نے گمان کیا کہ شاید یہی فارقلیط ہو اس سے ظاہر ہے کہ اوسوقت کے لوگ
بہی فارقلیط سے مراد صرف انسان سمجہتے تہے نہ یہہ کہ روح القدس اسکے سوا اس اردو تواریخ
کلیسا صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ اوسنے آپکو فارقلیط قرار دیا جسکے ظہور کا انتظار زمین پر
مسیح کے دوسری بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کے لئے بہتیرے دیندار کر رہے تہے
لیکن اس سے کامل تسلی حق جو انسان کی ہو سکتی ہے کہ اگر فارقلیط سے مراد روح القدس ہوتی

جسکا نزول حضرت عیسیٰؑ کے عروج سے دس دن بعد عیسائی علما سمجھتے ہین تو اوسکے سوا سو
برس بعد پہر دینداران مسیحی کیون فارقلیط کے آنیکا انتظار کرتے دوسرے یہہ کہ الہام ربانی
کا تکملہ بہی فارقلیط کے آنے کے بعد ہی ہوا کہ نبوت ختم ہو گئی تیسرے روح القدس کے لئے
نازل ہونیکا لفظ مستعمل ہے اور آنیکا لفظ صرف انسان کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے
مگر جب حضرت نبی آخر الزمان صلعم کا نور جہان مین چمکا تب انہین تاریکی پہیل گئی وے آپکو
دانا ٹہرا کر نادان ہو گئے (رومیونکا اباب ۲۲) اونکی نفسانی قوتین غالب آئین اور اگلے ارادے
بدل گئے اور مسیحؑ کا یہہ قول بہول گئے کہ جو آخر تک برداشت کریگا وہی نجات پائیگا (متی
۱۰ باب ۲۲) پہر اگر کوئی کہے کہ اسکا اور کیا ثبوت ہے کہ اگلے عیسائی حضرت نبی آخر الزمان
صلعم کے منتظر تہے تو اسکے جواب مین ہم کہین کہ اسکا بہی کوئی ثبوت نہین ہے کہ گذری
پشتونکے عیسائی حضرت صلعم کے منتظر نہتے دوسرے یہہ کہ وہ نبی ابتک کوئی نہین آیا کہ
سوا ے حضرت صلعم کے ہوا ہو جسکا ذکر یوحنا باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ مین ہے تیسرے سیکڑون
ہزارون عیسائی جو مسلمان ہوئے اونہین صداقت اسلام کا صرف اپنی ہی انجیل سے
یقین ہوا ورنہ آگے کوئی بہاپہ خانہ نتہا کہ پادریون کیطرح مسلمان اپنی دینی کتابین چہپوا کر بانٹتے
پہرتے چوتہے یروسلم یعنے بیت المقدس کے بطریک یعنے عیسائی امام نے جو خاص کر
خلیفہ اسلام کو بلوا نیکی سردار لشکر اسلام سے درخواست کی تا کہ کنجیان شہر کی اونہین کے
ہات مین سونپے چنانچہ پہر ایسا ہی کیا یہہ ہدایت اور آگاہی اوسے انجیل ہی سے ہوئی
ورنہ اتنے طول کلام کی حاجت کیا تہی دیکہو سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۱۶۶ پانچوین
یہی پاراقلیت یعنے فارقلیط جسکا وعدہ صاف وصریح انجیل مین موجود ہے اور جسکے آنیکا
انتظار عیسائی سمجہتے ہین پنتکوست کے دن رفع ہو گیا اگر پنتکوست کے دن اوسکا آنا
نہ ثابت ہو تو کہئی کہ اوسکے بعد سیکڑون برسون تک اوسکا انتظار رہا یا نہین یہہ
باتین مین نے عیسائی نوشتون سے لکہین ورنہ اسلامی کتابونمین تو اسکی کمال صراحت ہے

ان طرح دلیلون سے ہر ذی فہم خیال کریگا کہ لفظ پارا قلیت کہ جسکا معروف لیعنے فارقلیط جو جبا
امتیاز اہل عرب صحیح ہے پادری جے مرے مچل صاحب ال ال ڈی فرماتے ہین تو صرف
ایک آیت ہے جو اوس سے (یعنے حضرت نبی اسلام صلعم سے) ذرا سے نسبت رکھتی ہے
یعنے یوحنا کی انجیل باب ۱۶ آیت ۷ جسمین مسیح نے اپنے شاگردون سے وعدہ کیا کہ پاراقلیتس
یعنے تسلی دینے والا تمہارے پاس بھیجونگا اگر یہہ لفظ پرے قلیتس ہوتی تو اوسکے معنے بہہ
ہوتے کہ مشہور اور لفظ احمد یا محمد کے ایک طور پر یہہ معنے ہین اسلئے دیکھو خط بہ نذر بنام
جو الون کیواسطے تصنیف پادری جے مرے مچل صاحب ال ال ڈی جنکو پادری جے ڈی
رودن صاحب نے ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۶۷ء باہتمام پادری وا صاحب صفحہ ۷۰ ۔ مگر ہم اس
۱۴ باب کے تمام ۱۶ آیت پر غور کرنا چاہئے پہلے یہہ جو لکہا ہے کہ مین اپنے باپ
سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا اسلئے دوسرا تسلی
دینے والا روح القدس سے مراد نہین ہوسکتی کیونکہ عیسائی عقیدے کیموافق جبکہ باپ اور
بیٹا اور روح القدس ایکہی ذات واحد خدا ہے تو دوسرے کے لفظ کی اوس مین
گنجایش کہان رہی اور اگر ہو بہی تو بیٹے کے لئے ہے جو باپ سے متولد ہوا اور روح القدس
تو تیسرا ہے جو باپ اور بیٹے سے صادر ہوتا ہے کیونکہ جب تک بیٹا نہ ہے تہا روح القدس
کہان سے صادر ہوا جو دوسرا کہلایا پس وہ دوسرا کوئی اور غیر اقانیم ثلاثہ ہونا چاہئے
دوسرے یہہ کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے اسلئے چونکہ خدا ہروقت حاضر و ناظر ہے
اوسکے لئے یہہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ
رہے گویا اوسے کوئی بہیجیگا کہ اب سے ساتھ رہے کیونکہ وہ تو ہمیشہ ساتھ ہے اسیطرح
روح القدس بہی اگرچہ ساتھ ہو مگر اوس وعدے کی کیا خصوصیت ہے کیا ہم نہین جانتے
کہ خدا ہمارے ساتھ ہے مگر جب کوئی خاص طور کا وعدہ کرے تو اوسکے لئے کچہہ اور
ہی نشان چاہئے اگر کوئی کہے کہ نشان یہی کہ معجزہ دکہلانیکے طاقت ملی تو یہہ پہلے ہی

حواریون کو حاصل تہی (متی ۱۰ باب ۱) مگر حضرت عیسےٰ کا مطلب یہہ تہا کہ جسطرح مین
تمہارے ساتھہ تینتیس ۳۳ برس رہا اسیطرح وہ ہمیشہ تمہارے ساتھہ رہے یعنے تم اپنی آنکھون
سے اوسے ہمیشہ دیکھتے رہو پس حضرت رسولخدا صلعم ہمیشہ ہمارے ساتھہ ہین اور اونکا مزار
مقدس ہمارے درمیان ہمیشہ تک زمین پر موجود ہے پہر اگر کوئی زبردستی کرے کہ توریت
مین حضرت اسمعیل کے واسطے لکہا ہے کہ خدا اوسکے ساتھہ تہا (پیدایش ۲۱ باب ۱)
پس باوجود حاضر وناظر رہنے کے یہہ خصوصیت کیسی کہ اوسکے ساتھہ تہا تو جواب یہہ ہے
کہ ساتھہ تہا یعنے مددگار رہا اور حواریون کا تو روح القدس پہلے ہی سے مددگار تہا کہ
معجزے دکہلاتے تہے اونکے لئے یہہ خاص وعدہ کسلئے ہوا اور اس وعدہ سے کیا
نتیجہ نکلا مگر یہی کہ اپنی آنکھون سے نہ صرف ایکبار دیکہین بلکہ ہمیشہ دیکھتے رہین جیسے
حضرت عیسےٰ کو دیکھتے تہے ایک اور بہی ججتی سوال ہوسکتا ہے کہ قبرین تو دنیا مین ہزارہا
مین کس کس کیطرف یہہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ ہمیشہ تمہارے ساتھہ رہے تو اسکا جواب
یہہ ہے کہ ہر صاحب قبر کیطرف یہہ سب باتین جو اس پیشین گوئی مین مندرج ہین منسوب
نہو سکین گی غور کرکے دیکہہ لو ہر صاحب قبر فارقلیط نہین ہے اور ہر صاحب قبر مسیح
سے دوسرا نہین ہوسکتا اور ہر صاحب قبر کے آنیکے لئے مسیح کا جانا فایدہ مند نہین ہوا
دیکہو یوحنا ۱۶ باب ۷ جہان مسیح فرماتے ہین کہ لیکن مین تمسے سچ کہتا ہون کہ تمہارے
لئے میرا جانا ہی فایدہ ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن تو تسلے دینے والا تم پاس نا آویگا
اور اسیطرح اور بہت سی باتین ہین کہ ہر صاحب قبر کیطرف منسوب نہین ہوسکتین اس
ساری پیشین گوئی کو دیکہنا چاہیے تیسرے یوحنا ۱۴ باب ۷ کے بموجب علمائے عیسائیہ
کا یہہ دعوے کہ فارقلیط سے روح القدس مراد ہے سراسر غلط ہوگیا کیونکہ روح القدس
پہلے ہی تمام انبیا علیہم السلام پر بلکہ حضرت عیسیٰ پر جبکہ یوحنا بپتسما دینے والے کے ہاتھ سے
اصطباغ پاکر پانی سے نکلے نازل ہوچکا تہا دیکہو لوقا ۱ باب ۱۵ و ۴۱ و ۶۷ و ۳ باب ۲۵

اب اسکے برخلاف اگر کوئی مقام انجیل سے عیسائی نکالین تو سمجہو کہ خوب بدرا
بہانہ بسیار پہلے ان مضمونونکی جو مین نے انجیل سے لکہے تردید یا بطالت ثابت کرنا
چاہیے تب اسکے برخلاف کوئی مضمون بیان کر سکتے ہین یہہ علماء عیسائی جو اسکا جواب
یہہ دیتے ہین کہ اگرچہ پیغمبرون ہی روح القدس انبیاء علیہم السلام کے ساتہہ تہا مگر یہہ نازل
ہونا ایک خاص طور پر تہا (میزان الحق صفحہ ۱۶۳) جیسے کہ خدا ہر وقت ہر جگہہ حاضر و ناظر
ہے مگر حضرت موسےٰ سے ایک خاص طور پر نزول فرما کر باتین کین یہہ جواب بالکل
روح القدس کا عدم ثابت کرتا ہے کیونکہ اگر روح القدس کی کچہہ بنیاد ہوتی تو خدا تعالیٰ ضرور
اوسکو موسیٰ کے پاس بہیجتا جیسے کہ حواریون کے پاس بموجب عقیدہ عیسائی بہیجا
کیونکہ حواریون کا مرتبہ تو انبیاء سلف سے زیادہ عیسائی سمجہتے ہین متی ۱۱ باب ۱۱
پس اگر روح القدس کا وجود ہوتا تو جبکہ حواریون کے پاس اوسکو بہیجا اور آپ نہین آیا تو
ضرور موسیٰ کے پاس بہی آپ نہ آتا اور صرف روح القدس ہی کو بہیجتا لیکن بات یہہ ہے
کہ حضرت موسیٰ کے لیے بہی خدا ہر وقت حاضر و ناظر تہا جیسا کہ سبکے لئے ہے مگر حضرت
موسےٰ کے لئے اوسنے ظاہر ہو کر باتین کین اور یہی خصوصیت ہوئی پس میرا قول بیان
سے بہی ثابت ہے کہ اوس وعدہ کی خصوصیت کا نشان یہی ہے کہ آنکہون سے
دیکہین پس یوحنا ۱۴ باب ۱۶ کے بموجب ضرور ہوا کہ ہمیشہ آنکہون سے دیکہتے رہین
سوم ارر ہو لہذا اصلیم ہے صحیح مراد ہے دوسرے یہہ کہ روح القدس کی جگہہ پر مجلس نائس
کے اکثر حاضرین جو سنہ ۳۲۵ء مین جمع ہوئے تہے حضرت مریم کو تثلیث مین شامل کرتے
تہے اسی سبب سے اون لوگونکا نام میریا نائٹ رکہا گیا اور عرب مین ایک فرقہ جسکو کولیریڈین
کہتے تہے وہ بہی حضرت مریم کو تثلیث مین داخل کرتے اور اونکے لئے ایک قسم کی روٹی
تیار کرتے تہے (سیل صاحب) اس سے روح القدس کا وجود جسطرح کہ عیسائی سمجہتے ہین
کہ فارقلیط یہی تہا صرف خیالی معلوم ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ حضرت عیسیٰ نے کیون فرمایا کہ جب

تک مین نجاون تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا اتھے یعنے اگر حضرت عیسیٰ کے سامنے روح القدس اس دفعہ ہی نازل ہوتا جسکا آنا پنتکوست کے دن عیسائی جانتے ہین تو کیا خاص طور پر اوسکا ورنا نہ سمجھا جاتا پہر کیا ضرور تہا جو کہا کہ جب تک مین نجاؤن الخ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر فارقلیط روح القدس سے مراد ہوتی تو روح القدس حضرت عیسیٰ کے سامنے نازل ہوچکا تہا اور نازل ہوسکتا تہا مگر یہان خاص اشارہ اوسکی طرف ہے کہ جسکا آنا حضرت عیسیٰ کے جانیکے بعد مخصوص ومنحصر تہا یعنے حضرت نبی اسلام علیہ الصلاۃ والسلام کیونکہ اگر سو بار روح القدس نازل ہو خاص طور پر اوسکا نازل ہونا ہر بار خیال کرسکتے ہین اس خاص طور کی تخصیص کیونکر ہوسکتی ہے اگر کوئی کہے کہ خاص طور کی علامت یہہ ہے کہ شکل پکڑ کر یعنے آگ کی لو کی صورت پنتکوست کے دن ظاہر ہوا تہا تو جواب یہہ ہے کہ اگر اس خیالی نشان کو ہم مان ہی لین تو پیشتر ہی روح القدس صورت پکڑ کر یعنے کبوتر کی صورت مسیح پر نازل ہوا تہا یہان خاص طور کی خصوصیت کیا رہی دیکھو متی ۳ باب ۱۶ اور روح القدس مسیح کا قایم مقام کہان ہوا دیکھو یوحنا ۱۴ باب ۱۶ چاہئے یہہ تہا کہ جسطرح مسیح کو دیکھتے تہے اسیطرح وہ بھی ہمیشہ تمہارے ساتھہ رہے اسطرح تو مسیح نے اپنے بابت ہی فرمایا کہ مین زمانیکے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھہ ہون متی ۲۸ باب ۲۰ اسکے بموجب تو روح القدس کا انتظار باقی ہی نہین رہتا صرف مسیح کو روح القدس خیال کرسکتے ہین لیکن یوحنا ۱۶ باب ۷ مین تو لکھا ہے کہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا اتھے پس ثابت ہے کہ جسطرح انسانی جسم کے ساتھہ مسیح کا جانا ہوا اسیطرح انسانی جسم کے ساتھہ اوسکا آنا ہوگا

اسی فارقلیط کو یوحنا ۱۴ باب ۱۷ اور ۱۵ باب ۲۶ مین روح حق ہی لکھا ہے لیکن روح حق اور روح القدس کو تجنیس لفظی کے سبب عیسائی ایک ہی سمجھتے ہین حالانکہ

یہہ صرف اونکا گمان ہے کیونکہ اسی روح حق کو بعضے ترجمون مین راستی کی روح
اور بعضونمین سچائی کے روح لکہاہے گراس ترجمے مین روح حق اسلئے لکہا کہ
روح القدس سے مشابہت ہو مگر یہہ انجیلی محاورہ مین بالکل درست نہین ہے پہر یہہ
کہ اوس روح کی صفات جو بیان ہوئے ہین اونہین دیکہنا چاہیے چنانچہ یوحنا ۱۶
باب ۱۳ مین ہے کہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی وہ اپنی نکہیگا لیکن وہ جو
کچہہ سنیگا سو کہیگا انتہے اس سے اچہی طرح ثابت ہوگیا کہ روح حق سے مراد روح القدس
نہین ہے ورنہ جبکہ خدا اور روح القدس ایکہی ہے تو اپنی نہ کہیگا کیا معنے یعنے جو کچہہ
الہامی تعلیمات ہین یہہ سب روح القدس کیطرف سے ہین وہ دوسرا کون ہے جسکی سنیگے
وہ کہیگا اس سے ثابت ہوا کہ یہہ کسی انسان کیطرف اشارہ ہے یعنے وہ روح حق
کوئی مقدس انسان ہے کہ جو کچہہ وہ خدا کی طرف سے الہام پائیگا وہی کہیگا اور اپنی
انسانی بات کو ہرگز اوسمین نہ ملائیگا اور یہہ بات قران مجید کے طرز کلام سے بخوبی ثابت
ہے کہ اوس مین انسان کیطرف سے ایک حرف نہین ملایا گیا برخلاف اناجیل مروجہ
کے کہ انمین سراسر ہی ملاونی ظاہر ہے یعنے اوسکی تعلیمی باتین جیسے پہاڑی وعظ اور
بعض تمثیلات وغیرہ مسیح کی زبانی اور اوسکی تواریخی باتین صرف حواریون کی طرف سے
ہین دیکہو لوقا ۱ باب ۱-۳ . یوحنا ۲۰ باب ۳۰ اور ۲۱ باب ۲۴ و ۲۵ . اسی
روح الحق یعنے راستی کی روح یا سچائی کی روح کی بابت یوحنا ۱۵ باب ۲۶ و ۲۷
مین لکہا ہے پر جبکہ وہ تسلی دینے والا جسے مین تمہین باپ کی طرف سے بہیجونگا یعنے روح حق
جو باپ سے نکلتی ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بہی میرے گواہ ہوگے
انتہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ روح حق یعنے سچائی کی روح صرف اسم فارقلیط کی صفت
ہے کیونکہ دنیا کے کل مذاہب مین سوائے حضرت نبی اسلام صلعم کے اور کوئی حضرت
عیسے کے مراتب کی گواہی نہین دیتا ہے اور یہان لکہا ہے کہ وہ میرے لئے گواہی دیگا

انتہے پس اب کیا شک رہا کہ وہ گواہی دینے والا کوئی اور ہوگا اور یہہ کہ باپ سے
نکلتے ہے ہر نبی مرسل خدا کیطرف سے آتا ہے اور یہہ کہ مین بہیجونگا یعنے میرے جانے
کے بعد آویگا بشرطیکہ یہہ فقرہ الحاقی نہو پہر یہہ کہ تم بہی میرے گواہ ہوگے انتہے اس سے
بہی ظاہر ہے کہ وہ روح حق یعنے فارقلیط صرف انسان ہوگا جیسے کہ حواریون تہے
کوئی روح یا فرشتہ وغیرہ نہوگا یعنے جیسے تم انسان میرے گواہ ہوگے ویسیہی وہ میرے
گواہی دیگا اور یہہ تو ظاہر ہی ہے اور قطع نظر ان سب باتون کے حضرت عیسےٰؑ نے
آسمان پر جانے سے پیشتر حضرت حواریون سے فرمایا کہ روح القدس کو لو بعد اوسکے آسمان
پر تشریف لیگئے جیسا کہ اسی انجیل یعنے یوحنا ۲۰ باب ۲۱ و ۲۲ مین لکہا ہے اور یسوع
نے پہر اونہین کہا تم پر سلام (جسکا ترجمہ یہہ ہے سلام علیکم) جسطرح باپ نے مجہے بہیجا
ہے مین بہی اوسیطرح تمہین بہیجتا ہون اونے یہہ کہکر اونپر پہونکا اور کہا کہ تم روح القدس کو لو
انتہے پہر اوسی انجیل کے ۲۰ باب ۲۶ اور ۲۱ باب ۴ مین لکہا ہے کہ اسکے بعد
دو بار اور حضرت عیسیٰؑ حواریون کو دکہائی دئے اور اونکے ساتہہ کہایا اور اونہین
نصیحت کے بعد اوسکے آسمان پر تشریف لیگئے فقط اس سے ثابت ہے کہ عیسائی
عقیدے کے موافق وہ وعدہ جو مسیحؑ نے فارقلیط کی بابت کیا تہا کہ میرے جانیکے بعد
آویگا (یوحنا ۱۶ باب ۷) (اور جو کہ دس دن بعد عروج مسیحؑ کے اسطرح پر
عیسائیون کے نزدیک پورا ہوا کہ روح القدس حواریون پر نازل ہوا) اگر فارقلیط
روح القدس سے مراد ہوتی تو کیون حضرت عیسےٰؑ نے پہلے اونپر پہونکا اور کہا کہ
تم روح القدس لو کیونکہ وعدہ یہہ تہا کہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینے والا (یعنے
فارقلیط یا احمدؐ) تم پاس نہ آویگا (یوحنا ۱۶ باب ۷) حالانکہ حضرت عیسیٰؑ ہنوز
آسمان پر تشریف نہ لیگئے تہے اور روح القدس حواریون کو دے دیا تہا روش تفسیر
اعمال مصنفہ پادری فلکس صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۷ء صفحہ ۸ کے آخر مین لکہا ہے

فوراً جب یسوع نے اونپر پہونکا اور کہا تہا کہ تم روح القدس لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) تب اوسکے انعام مین سے کچہہ ملا پرا ب (پنتکوست کے دن) وہ اوس سے معمور ہوئے اسلئے اس سے پوری گواہی ملگئی کہ وہ پہونکنا صرف روح القدس ہی اینا تہا گو بزعم علماء عیسائی اوسوقت سب روح القدس نہین دیا بلکہ اوسمین سے تہوڑا سا دیا تہا لیکن اس مفسر کی یہہ عجیب بے دلیل بات ہے کہ تہوڑا روح القدس دیا تہوڑا باقی رکہا کیونکہ خدا پیمایش کر کے روح نہین دیتا ہے (یوحنا ۳ باب ۳۴) اور پنتکوست کے واقعہ کا بطلان کتاب دولت فاروقی کے محراب ۲ رکن ۲ کے آخر مین بارہ[12] دلیلون سے مرقوم ہے وہان دیکہنا چاہئے پس یوحنا تو دوسری گواہی یعنے ۲۰ باب ۲۲ اور ۳ باب ۳۴ مین اور پادری فنکس صاحب بہی میرے قول کی صداقت پر گواہی دیتے ہین اور یہی بات سچ ہوتی ہے جو دو یا تین گواہ ہو نکے منہ سے ثابت ہو جائے (۲ قرنتیونکا ۱۳ باب ۱) اور یہہ عجب کہ دو گواہان موافق ہے از روے شریعت دعوے کا ثبوت ہے مگر یہان تو دو یا تین گواہان مخالف میرے دعوے کی صداقت پر گواہی دے رہے ہین اب کیا کوئی تین پانچ کر سکتا ہے اور یہہ بہی نسمجہے کہ یوحنا ۱۶ باب ۷ مین فارقلیط کی بابت جو آئیگا کا لفظ لکہا ہے یہہ روح القدس کیطرف کیونکر منسوب ہو سکتا ہے کیونکہ روح القدس کے لئے نازل ہونے یا ڈالا جانے کا لفظ ساری انجیل اور عیسائی محاورہ مین مستعمل ہے دیکہو سال ۱۱ باب ۱۵ اور ۱۰ باب ۴۴ اور ۸ باب ۱۶ رومن تواریخ کلیسیا دوسرا حصہ صفحہ ۱۲ دفعہ ۱۶ — اور ایک بڑی پہچان یہہ بہی ہے کہ اعمال ۲ باب ۴ مین جہان روح القدس کے نزول کا ذکر لکہا ہے وہان تسلی دینے والا نہین لکہا ہے اس سے بخوبی تسلی ہے کہ فارقلیط روح القدس نہین ہے ورنہ جبکہ یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین جو فارقلیط کا وعدہ لکہا ہے اوسکے ایفا کا زمانہ عیسائی علماء صرف پنتکوست کے دن

سمجہتے ہین جسکا ذکر اعمال ۲ باب ۴ مین ہے تو ضرور تہا کہ وہان فارقلیط یا تسلی دینے والا لکہا ہوتا تاکہ ثابت ہوجاتا کہ یہہ روح القدس وہی تسلی دینے والا ہے اور جبکہ ایسا نہین ہوا تو پہر کس منہہ سے وہ کہتے ہین کہ فارقلیط روح القدس ہے اور یہی انجیل یوحنا واقعہ پنتکوست کے ستر برس بعد لکہی گئی اگر پنتکوست کے دن نزول روح القدس یاسی فارقلیط کا ظہور تہا تو ضرور وہ اپنی انجیل مین لکہتا کہ وہ وعدہ جو یوحنا ۱۶ باب ۱۴ مین ہے پنتکوست کے دن وفا ہوا مگر اوس انجیل مین نہ صرف فارقلیط کے نزول بلکہ پنتکوست ہی کا نام تک نہین ہے اب ثابت ہوا کہ فارقلیط اور ہے اور روح القدس اور یہہ یوحنا ۱۶ باب ۷ مین جو لکہا ہے کہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا انتہےٰ اس لفظ سے کہ اگر مین نجاؤن صاف صاف تو ظاہر ہے کہ یہہ حضرت خاتم الانبیا صلعم کے صریح خبر ہے جنکا آنا حضرت عیسےٰ کے جانیکے بعد پر منحصر تہا اس سے زیادہ صاف بیان پیشین گوئی کا اور کیا چاہیے اب ثابت ہوا کہ فارقلیط سے جو یہہ مراد روح القدس سمجہتے ہین یہہ بہول ہے اور متی ۱۰ باب ۲۰ مین جبکہ مسیح نے بارہ شاگردونکو منادی کرنیکے لیے بہیجتے وقت نصیحت کی لکہا ہے کیونکہ کہنے والے تم نہین بلکہ تمہارے باپ کی روح جو تم مین بولیگی انتہےٰ اور پہر یہہ کہ معجزہ دکہلانے کی طاقت جو حواریون کو دی گئی (متی ۱۰ باب ۱) یہہ بہی روح القدس کی تائید کا سبب تہا یہہ بیسیون دلیلین انجیل ہی مین پکار رہے ہین کہ روح القدس مسیح کے سامنے ہی حواریون کو مل چکا تہا اور فارقلیط کا آنا مسیح کے جانے کے بعد پر منحصر تہا اگر مین یہہ سب صحیح کہتا ہون تو کیا اب بہی ثابت نہین ہوا کہ فارقلیط سے مراد حضرت خاتم الانبیاء صلعم ہین نہ یہہ کہ روح القدس

پہر یہہ جو علماء عیسائی اعتراض کرتے ہین کہ اگر فارقلیط حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مراد ہے تو چہہ سو برس تک اس وعدے کے ایفا مین کیون توقف ہوا

تو مین جواب دیتا ہون کہ اسکا سبب خداہی کو معلوم ہوگا مین نہین جانتا مگر اتنا کہہ سکتا ہون کہ پورانے عہدنامے مین ۹۰ زبور ۴ اور نئے عہدنامے مین ۲ پطرس ۳ باب ۹ مین لکہا ہے کہ خدا کے نزدیک ایکدن ہزار برس اور ہزار برس ایکدن کے برابر ہین اور حضرت عیسےٰ کی بابت جو پیشین گوئیان توریت وزبور وغیرہ مین عیسائی سمجہتے ہین وہ عیسائی عقیدے کے موافق سیکڑون بلکہ ہزارون برس کے بعد پورے ہوئین

میزان الحق مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۴۳ مین ہے کہ کئی پیشین گوئیان (توریت) مین بیان ہوئی ہین اور وقوع واقعہ سے سوسو اور ہزار ہزار سال پہلے خبر دی گئی اور تفصیل کے ساتہہ بیان ہوی ہین اور یہہ وے سب پوری ہوکر صادق آئے ہین انتہےٰ

عیسائی علما ہمیشہ دعوے کرتے ہین کہ حضرت پیغمبر اسلام صلعم کے معجزہ کا ذکر قران مین نہین ہے مطلب یہہ کہ اگر قران مین یہہ ذکر ہوتا تو ہم تیقین کرتے مگر قران ہی مین یہہ قول حضرت عیسیٰ کا منقول ہے کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد پس اگر وہ بات کے سچے ہوتے تو اس سے انکار کرنیکی کوئی وجہ تہے اور جبکہ اسے تسلیم کرتے تو معجزہ وغیرہ تلاش کرنیکے حاجت نرہتی گاڈفرے ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۵۶ — ۱۸۶ فرماتے ہین

ایک روایت مشہور ہے اور انجیلی تواریخ مین مکتوب کہ عیسے نے اپنے رفع سے بیشتر اپنے مریدون سے اقرار کیا تہا کہ ہم تمہارے پاس ایک شخص کو کسی نہ کسی حیثیت مین بہیجینگے جسکو ہماری انجیل کے مترجم یونانی نے پیرکلیطاس لکہا ہے جسکا ترجمہ تشفی دہندہ ہے مسلمانون نے بیان کیا ہے — کہ یہہ شخص محمد ہی تہے جنکی نسبت مسیح نے پیشین گوئی کی تہی جسطرح کہ خسرو کی پیشین گوئی یسعیاہ نے کی تہی (یسعیاہ

۵۴ باب) کہ دونون کے نام لیدئی گئے تھے اور مسلمان یہہ بھی کہتے ہین کہ عیسٰے
نے جو آپکا نام لیا تہا تو نہ اوس لفظ سے ۔ یعنے پیرکلیطاس بلکہ اس لفظ سے پیرکلوطاس
جسکے معنے ۔ محمود یا ممتاز کے ہین جو عربی مین لفظ محمد کے معنے ہین اور عیسائیون
کی انجیل مین ابتدا مین منجملہ ان دونون لفظون کے دوسرا ہی لفظ تہا مگر سچ چہپانے
کے لیئے اوسکو تحریف کردیا اور عیسائی اسبات سے انکار نہین کر سکتے کہ اونکی کتب جو
حال مین تحریفین ہین یا اختلاف قرات ہوا ہے اور وہ یہہ بہی کہتے ہین کہ اس عبارت
کے چہپانیکے لیئے تمام تحریرین دستی غارت کردی گئین تحریرات دستی کے غارت
ہو جانیکا انکار نہین ہو سکتا اور یہہ وہ بات ہے جسکی نسبت جواب با صواب دینا
مشکل ہے اور قدیمی کتابونکی نسبت تو یہہ ہے کہ چھٹی صدی سے قبل کی ایک
بہی موجود نہین (مارش کی مکیلس دیکہو) اسکے جواب مین یہہ کہینگے کہ ترتولین اور
دوسرے قدیمی مصنفونکی عبارتون سے ثابت ہو سکتا ہے کہ انجیلی تواریخون کی
قرات صحیح قدیم زمانہ مین محمد سے پیشتر ایسے تھے جیسے اب ہی اور اسلیئے اونمین تحریف
نہین ہوئی مگر اس صورت مین یہہ ثابت کرنا چاہیئے کہ ان قدیمی مصنفونکی تصنیفون
مین تحریف نہین ہوئی جو کہ شاید ہوئی ہو کیونکہ جن لوگون نے انجیل کی تواریخونکے
قدیمی تحریرات دستی کو غارت کیا ہے اونہون نے ایک جعلی کو از سر نو لکہنے مین کیا
تامل کیا ہوگا جسپر ایک قدیمی مصنف کی تصنیف لکہی ہوئی تہی ۔ اس امر کو اول درجہ کے
حقانی عیسائیون نے تسلیم کیا ہے اور اور مقصدون کے لیئے اونمین تحریف ہوئی ہے
(مارش مکیلس کا باب نوان دیکہو) اور ظاہر ہے کہ جو لوگ ایک صورت مین تحریف
کرینگے وہ دوسری مین بہی کرینگے اور چونکہ لفظ مذکور عبرانی قرار دیا گیا ہے پس اگر غلط
لکہا گیا ہو تو گمان غالب یہہ ہے کہ ابتدا کے عیسائی مورخون نے جو دنیا مین
سب سے بڑہکر جہوٹہے ہین اپنے خاص مطلب کے لیئے جہوٹ بولا ہو ۔ دوسری صدی

مانتنی آس جو کہ ترتولین کی بہ نسبت پہلے ہوا ہے اوسکو اُسکے پیرو شخص موعود سمجھتے تھے جس سے وسکے
دشمنوں کو موقع ملا کہ اوسکی نسبت از راہ کینہ کے یہ اصل بات مشتہر کردین کہ وہ روح القدس ہونیکا دعوےٰ باطل
رکہتا ہے ایسے ہی اشخاص خصوصاً ان مانتنی آس کی بدولت انجیلی تواریخون مین جہوٹ ملایا گیا۔ اور نیز
مانتنی آس کے زمانہ کے بعد مگر محمد کے زمانہ سے بہت پیشتر منس کو بہی اوسکے پیروون نے شخص موعود قرار دیا
اور مانشو یوسوبیر نے ثابت کیا ہے کہ اوسکے پیرو بڑے عالم اور طاقتور فرقے تہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ
اوسکی نسبت اوس زمانہ کو غالباً بہتر سمجھتے تہے جسمین عیسیٰ نے پیشین گوئی کی تہی اور یہ بہی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ بارہ زمانہ آئندہ مین شخص معہود کو شمار کرینگے مسلمان اس سے بڑہ کر یہ کہینگے کہ اگر خود عیسائیون
کی دلیل پیش کیجائے تب بہی مطلب ثابت ہے کہ وعدہ تو ایک شخص آئندہ کا تہا پہر یہ کہنا کہ ظہور بارہ زمانہ
آئندہ مین کا یہ شخص موعود ہے محض فضول ہے اور درحقیقت محمد ہی اوس شخص کے مصداق ہین اور
آپکے سوا اور کوئی ایسا نہین ہوا اگر اسکے جواب مین یہہ کہا جاے کہ وہ عطایا جنکا بیان متی کی انجیل مین ہے
اور فیض روح القدس جسکا بیان یوحنا ۲۰ باب ۲۲ مین ہے صرف چند روزہ تہی اور پہر لیلی گئی تو مسلمان
جواب دینگے کہ یہ صرف ایک حیلہ ہے جسکی تصدیق کرنیکے لیئے اصل انجیل مین مسلمانون کی دلیل کی بابت
ترجمہ لفظ پیرکلیوطاس بجاے پیرکلیطاس کے برمی منداوس طرز کیوجہ سے ملتی ہے جو کہ سینٹ جروم نے
انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان مین کرنیکے لئے اختیار کیا تہا جسمین بجاے لفظ پیرکلیوطاس کے لفظ لاطینی پیرکلیطاس
لکہدیا تہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین جس سے کہ سینٹ جروم نے ترجمہ کیا تہا لفظ
پیرکلیوطاس تہا نہ پیرکلیطاس اسوجہ سے مسلمانون کے اوس بیان کی بہت مدد ملتی ہے جو وہ انکی تحریرات
وغیرہ کے غارت ہونیکے بابمین وہ کرتے ہین برنباس کی انجیل کی بابت سیل صاحب مترجم قرآن اپنے دیباچہ
صفحہ ۹ مین کہتے ہین یہ کتاب مسلمانونکا اصلی جعل نہین معلوم ہوتا گو انہون نے بیشک اکثر مواضع مین اپنی کاربراری کیلیے
اضافہ اور تغیر کردیا ہے وخاصکر بعوض پیرکلیطاس یا تسلی دہندہ کے انہون نے اس مشکوک صحیفہ مین لفظ
پیرکلیوطاس کر دیا ہے جسکے معنے ممتاز یا احمد تسلیم کرنا ضرور ہے کہ لفظ مذکور (یعنے فارقلیط زبان عالم الدین) جیسا کہ
بشپ مارش نے لکہا ہے کہ یقیناً عیسیٰ مسیح نے استعمال کیا تہا مسلمانون کے دعوے کو بہت کچھ سہارا دیتا معلوم

ہوتا ہے جیسا کہ جارج سیل صاحب نے بیان کیا ہے میری رای مین اہل اسلام لفظ مذکور کو پیرکلیوطاس بنا لینے کا
اوسیقدر اختیار رکہتے ہین جسقدر کہ عیسائی پیرکلیطاس کر لینے کا بلکہ مین کہتا ہون کہ غالباً یہہ مسلمانونکی طرف ہے
کیونکہ عیسائی مجاز نہین کہ پہلے جسین لفظ زبان خالدیہ کے حرف یا یعنے یا کو جو شکل حرکت کسرہ کے ہے یا حرف ایوٹا کو
کر یا سے جو مروہ معروف کی برابر ہے حرف ایوٹا کے عوض مین بدلین حرف یا حروف تہجی زبان خالدیہ
کا دسوان حرف ہے اور شمار مین اوسکے عدد بہی دس ہین پس اگر لفظ مذکور ایک زبان سے دوسری مین لایا جا
تو اسکو یونانی حرف سے بدلنا چاہیے جو دس کے معنے مین آیا ہے اور جو ابتدا مین حروف تہجی مین دسوان تہا قبل
اسکے کہ یونانیون کا حرف دگاما جاتا رہے مگر مین علاوہ اسکے یہہ بہی کہتا ہون کہ اگر عیسے کا استعمل کیا
ہوا لفظ فارقلیط تہا اور یہہ کہ اس لفظ کے معنے ستودہ کے ہین جیسا کہ سیل صاحب کا قول ہے تو وہ
ترجمہ اس لفظ یونانی پیرکلیطاس مین غلط ہے یعنے اختلاف قرارت کی جہت سے اور یہہ کہ بشپ مارش اور
ارنشا صحیح نو کے ترجمے غلط ہین اور لفظ مذکور اوس لفظ سے مبدل کرنا چاہیے جو ستودہ کے معنے رکہتا ہو
اور جو واقع مین یہہ لفظ پیرکلیوطاس ہونا چاہیے مگر اسکا ترجمہ فارقلیط علم کے معنے لیکر نکرنا چاہیے بلکہ صفت کے
طور پر کرنا چاہیے چنانچہ اہل اسلام معنی احمد کے لیتے ہین اگر یہہ لفظ عیسے کا استعمال کیا ہوا زبان خالدیہ
(یعنے کلدیہ جو اہل گالو کی زبان تہی) یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اوس سے وہی مراد پائی جانی چاہیے جو اوسکے معنے
اون زبانون مین تہے اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے مشتق ہوا تو اوسکی یہی معنی چاہیے جو عربی مصدر
کے ہین اور تب اوسکے معنی ستودہ یا شخص ممتاز کے ہونگے اگر ناظرین غور کرینگے تو معلوم کرینگے کہ لفظ
کلیوطاس جو ہومر اور اسکائیلوس نے بجا ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہے ہر طرح میری دانست مین اہل اسلام
کی دلیل مین سلیقہ کیسا تہہ ہے کہ اگر اونکو اونکی غلطی پر معقول کیا جاتا تو عجب نہین کہ بہت مشکل ہے یہہ ادنی
بات ہے مگر اونکی دلیل کی تردید میری نظر سے نہین گذری مجہکو اس مشہور لفظ فارقلیط کی نسبت کچہہ اور
بہی کہنا ہے سکو بشپ مارش نے جسکے قول کو عیسائی صادق جانتے ہین یا کہ مسلمانونکی منتخب کی ہوئی
دلیل مین تسلیم کر لیا ہے کہ وہ لفظ سریانی یا خالدیہ یا عربی ہے مگر یونانی نہین ان باتون مین سے ایک کو یا
دو کو محمد ضرور بولتے ہونگے یا ادنی وجہہ یہہ کہ سمجہتے ہونگے کہ عہد عتیق مین ہی آپ کی نسبت پیشین گوئی

بقید نام کی گئی ہے پادری رہنایت دینا پارکہرسٹ صاحب کا قول جو ایسے شاہد ہین جنکو تاثاری منطور نہین (یعنے نہایت معتبر گواہ ہے) اس لفظ حمیا کے مادہ کی نسبت پیکر مطلوب
یہہ لفظ سب قسمو نکی ایک چیزون یعنے دونون قسمون کی عبادت پر بولا جاتا ہے جنسے رفیق ملنے حسب مراتب خواہش اور محبت رکہتے تہے دیکہو اشر ال ہیگ ورم صفحہ ۷ اور اسکا
مطلوب کل قومونکا یا حمدہ خل بگو ہم اس مادہ سے فرعوم پیغمبر محمد کا نام نکلا پارکہرست صاحب
کی اس عبارت پر ایک مسلمان کہیگا کہ دیکہو عہد جدید از عہد عتیق مین آپ کی نسبت پیشین گوئی
بقید نام کی گئی ہے اور اس پیشین گوئی کی نسبت جو عیسے مسیح کیطرف کی گئی واقع مین غلط ہے اور ایسا
کہ نام سے ظاہر ہے وہ اس شخص کی نسبت تہی جسکو خود عیسے نے اپنی رسالت تمام کرنے کے لئے
بہیجا تہا اور انجیل لوقا ۲۴ باب ۴۹ مین لفظ اپنگیلن (یعنے وعدہ) سے اسکی طرف
اشارہ فرمایا تہا اور اسکی بابت مین تمہارے خاص نہایت مشہور پادری پارکہرست
صاحب کا حوالہ دیتا ہون کہ اس سے مراد محمد ہین نہ عیسے یا روح القدس اور یہی مراد اس
سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی مین محمد کا نام موجود ہے اس مقام پر یہہ دعوے نہین
کر سکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہوگی یہہ یاد رکہنا چاہیے کہ نسطور کا فرقہ عرب میں کثرت
سے تہا اور میری راے مین جب یہہ خیال کیا جاے کہ اس فرقہ نے زمانہ محمد میں اس
انجیل کو اختیار کیا جسکو عیسیٰ کی طفولیت کی انجیل کہتے ہین تو یہہ غالب نہین کہ اور لوگون
نے چارون رومی انجیلون کو جی مانا ہو پس اس سے صرف ممکن ہی نہین بلکہ نہایت
غالب ہے کہ محمد نے ہماری چار انجیلونکو کبہی نہین دیکہا مین نے کتابونمین دیکہا ہے کہ
جب سہزار مفسر قرآن کی تفسیر کر رہے تہے تو یہہ متصور نہین ہو سکتا کہ لفظ فارقلیط
کے باب مین بحث کما حقہ ہوئی ہولتہے از حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۲۸۳ھ صفحہ ۸۱–۸۴
دفعہ ۱۵۶–۱۸۶ از ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفرے ہیگنس صاحب
مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

کلیسیا ۱۰

کہ جسمیں پانچ سات پیشین گوئیوں اور تین معجزوں کا جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہونیکا بیان ہے اور ایک منادی کیکن یہہ وہ پیشین گوئیاں اور معجزے ہین کہ جنکی صداقت سے سب مختلف مذہب والے بھی انکار نہین کر سکتے —

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ هُوَ الَّذِيْ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید الابرار وآلہ الاطہار واصحابہ الاخیار الی یوم القرار ۔

قال اللہ تعالیٰ جل شانہ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ؕ (سورہ رعد آیت ۴۵)

یعنی اور جو کفر کرتے ہیں کہتے ہیں کہ تو اللہ کا بھیجا ہوا نہیں ہے تو کہہ کہ اللہ کافی ہے گواہ درمیان میرے اور تمہارے اور وہ بھی جسکو علم ہے کتاب کا از شہادت قرآنی مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ لکھنؤ ۱۸۶۱ء صفحہ ۵۶ فصل ۵۰ —

عیسائی علماء اسبات کے ثابت کرنے میں بڑی کوشش کرتے ہین کہ حضرت نبی اسلام صلعم سے کوئی معجزہ نہین ہوا لیکن جس نے یہہ حرف اپنی زبان سے نکالا بس بڑا بول بولا (یہوداہ - ۱۴) اور جیسا اسیر اگر تم سے پہلے اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں

تواریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۳۱ مین لکھا ہے
محمدی مُہر پر یہہ الفاظ کندہ ہوئے محمد رسول اللہ بعد اسکے حضرت نے کاتبون
سے چہہ خط لکھوائے ۔ پہلا خط بنام نجاشی بادشاہ حبش محمد رسول اللہ کی
طرف سے لکھا جاتا ہے نجاشی بادشاہ کو مین حمد وثنا کرتا ہون اُس خدا کی
جو بے نیاز اور تمام عیبون اور نقصانون سے پاک ہے اور جو اپنے پیغمبرون کی
تصدیق معجزات سے کرتا ہے اور اپنے بندون کو خوف قیامت سے بچاتا ہے الخ
اس سے ۹ ۔ قول جو عیسائی کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے کبہی معجزہ دکہایا کا دعوی
ہنین کیا رد ہوگیا ۔ اسکے بیان سے پیشتر یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ متی ۱۲ باب
۳۹ مین لکہا ہے کہ مسیح نے فقیہون اور فریسیون نے جو معجزہ دیکہا چاہتے تہے فرمایا
کہ یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اُنہین دکہایا نہ جائیگا انتہی
اب اس جگہہ متی حواری نے یا جو مصنف انجیل متی ہو کہ اُسکا نام اور ثبوت علماء
عیسائی کو مطلق معلوم نہین ہے اوس نے مسیح کو نہ صرف معجزہ دکہلانے سے انکار کرتا
بلکہ خلاف صدق بہی اُنکا قول ثابت کیا ہے کیونکہ اسکے بعد بہت بار مسیح کے معجزہ
دکہانے کا انجیل متی مین ذکر ہے چنانچہ پانچ روٹیون سے پانچ ہزار آدمیونکا
پیٹ بہرا اور دریا پر اپنے پاؤن سے چلے متی ۱۴ باب ۱۵-۲۱ و ۲۵ پہر سات
روٹیون سے چار ہزار کو کہلایا متی ۱۵ باب ۳۸ پہر دو اندہونکو بینا کیا متی ۲۰ باب
۳۰-۳۴ - پہر انجیر کے درخت کو سکہا دیا متی ۲۱ باب ۱۹ غرض یہہ کہ گرفتاری
کے وقت تک معجزے دکہایا کیئے کہ ایک شخص کا کان جو پطرس نے کاٹ ڈالا
تہا چہو کے چنگا کیا لوقا ۲۲ باب ۵۱ اب دیکہیئے کہ مسیح نے اپنی خوشی تو اتنے معجزے
دکہائے لیکن جب کسی نے سوال کیا کہ معجزے دکہائے تب اُسکے جواب مین مسیح نے
یہی فرمایا کہ یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اُنہین دکہایا نہ جائیگا ۔

۲ پہر متی ۱۶ باب ۱-۴ مین لکہا ہے کہ جب فریسیون نے مسیح سے آسمانی نشان
چاہا جیسے کہ حضرت موسیٰ نے اور آگ حضرت الیاس نے (۲ سلاطین ۱ باب ۱۰-۱۲)
اور رعد حضرت سموئیل نے (اول سموئیل ۷ باب ۱۰) ظاہر کیا تہا تو اگرچہ تین بار
حضرت عیسیٰ کے لیے آسمان سے آواز آئی تہی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے متی ۳ باب ۱۷
اور ۱۷ باب ۵ یوحنا ۱۲ باب ۲۸ تو بہی نکہا کہ یہہ آسمانی نشان واقع ہوا تہا۔
اور اگر آفتاب مصلوبیکی دن سیاہ ہوگیا تو بہی یہہ کیون نکہا کہ یہہ آسمانی
نشان ظاہر ہوگا صرف یہی بار بار کہا کہ یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان
دکہایا نجایئے گا انتہی یعنے تین دن قبر مین رہونگا اور یہہ بات بہی کچہ معتبر
نہین کیونکہ سوال آسمانی نشان کا تہا اور جواب مین زمینی نشان کا وعدہ ہوا
اسمین اور اُسمین زمین و آسمان کا فرق ہے مگر شاید تین برس نبوت کرکے
آسمان پر اُٹہائے جانے کا ذکر کیا ہوگا کیونکہ بعض موقع پر نبوتکے تین دن
تین برس سے بموجب عقیدہ عیسائی مراد رکہتے ہین اور حضرت عیسیٰ کی نبوت کی مدت
اناجیل کی بموجب صرف تین سال تہی اسکے سوا مرقس ۸ باب ۱۱-۱۳ مین بہی جو
اسکا ذکر ہے وہان یونس نبی کے نشان کا وعدہ مطلق نہین ہے صرف معجزہ
دکہانے سے انکار رکہا ہے۔ ایک اور بات بہی پیدا ہوتی ہے کہ آسمانی نشان
کی درخواست مین جو حضرت عیسیٰ نے نہین کہا کہ تین دفعہ میرے لئے آسمان سے
آواز آئی تہی اور یہہ بہی نہین کہا کہ آفتاب مصلوبیکی دن سیاہ ہوجاویگا تو اس سے
ثابت ہوتا ہے کہ یہہ دونون باتین یعنے آسمانی آواز اور آفتاب کا سیاہ ہوجانا کچہ
صحیح خبر نہین ہے اور اگر آسمان سے آواز آئی بہی ہو کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے تو بیٹے
خدا کے حضرت یعقوبؑ اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمانؑ وغیرہ سیکڑون توریت و انجیل
مین لکہے ہین دیکہو کلیسیا ۴ سکشن ۱ حضرت عیسیٰ کو تو خدا نے صرف نبی کہا مگر اور وں کو لکہا ہے

۳ اسیطرح حضرت عیسٰی نے اپنے وطن کے لوگونکے سامنے معجزہ نہین دکہایا متی ۱۳ باب ۵۸ جیمس اسکاٹ مفسر مومن نے اسکی تفسیر مین یون لکہاہے اونے دیکہا کہ اُن لوگون مین ایمان نہین ہے اور اسسبب سے معجزہ دکہانا مناسب جانا ﴿

۴ اسطرح حضرت عیسٰی نے ہیرودیس کو کوئی معجزہ نہین دکہایا اگرچہ ہیرودیس نے بہت سی باتین پوچہین مگر کچہہ جواب نہ دیا لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹

۵ اسیطرح جب یہودیون نے حضرت عیسٰی سے کہاتو کونسا نشان دکہاتا ہے تاکہ ہم دیکہکر تجہپر ایمان لاوین توکیا کرتاہے یوحنا ۶ باب ۳۰ یہان بہی حضرت عیسٰی نے کوئی معجزہ نہین دکہایا بلکہ یہان بہی یونس نبی کے نشان کا وعدہ نہین کیا ﴿

۶ اسیطرح جب سردار کاہنون اور قوم کے بزرگون نے حضرت عیسٰی سے اونکے اختیار کی بابت پوچہا متی ۲۱ باب ۲۳ و ۲۴ تب بہی حضرت عیسٰی نے کچہہ صاف جواب ندیا اور مفصل نہ بتلایا۔

لوقا ۱۱ باب ۱۶ مین ہے کہ اورون نے آزمائش کے لئے اُس سے ایک آسمانی نشان مانگا انتہی اُسوقت بہی حضرت عیسٰی نے کوئی معجزہ نہین دکہایا تہا اسکا سبب یہہ ہوگا کہ یہہ معجزہ حضرت پیغمبر اسلام صلعم پر منحصر تہا جوکہ دعوۂ شق القمر سے ظاہر ہوا اسیطرح بعض پیشین گوئیان بہی جو حضرت عیسٰی کی زبانی انجیل مین لکہی ہین غلط نکلگئین۔ مثلاً لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے کہ وے تلوار کی دہار سے گرجاوینگے اور لوگ اُنہین بند ہو کر سب قومون مین لیجاینگے اور جبتک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومون سے روندا جائیگا انتہی اسکا ذکر دولت فاروقی کی محراب ۲ رکن ۵ مین مفصل ہے اور متی ۱۶ باب ۲۸ مین ہے مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اُنمین سے جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین کہ جبتک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہہ نلین موت کا مزہ نہ چکہینگے انتہی۔ اور مرقس ۱۳ باب ۳۰ مین ہے کہ اس

زمانہ کے لوگ گزرنجاینگے جبتک یہہ سب کچھہ واقع نہو انتہی - اسیطرح لوقا ۲۱ باب ۳۲ مین بھی ہے حالانکہ مسیح ابھی تک ہنین آئے اور اُس زمانہ کے سب لوگ سیکڑون برس ہوئے کہ گزرگئے اب ان دونون پیشین گوئیون کے مقابل مین اُن دو پیشین گوئیونکو دیکھنا چاہئے جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقوع تاتارجنگ اور اختتام سلطنت عباسیہ بغداد کی بابت فرمائی ہین - چونکہ معجزے دو قسم کے ہوتے ہین ایک قولی اور ایک فعلی قولی معجزہ پیشین گوئی ہے کہ اپنے وقت پر پوری ہو اور فعلی معجزہ وہ جو اُسیوقت ظاہر ہو اور ان مین سے ہر ایک کی دو دو قسم ہین ایک خاص ایک عام خاص وہ کہ جو صرف اپنون ہی کے روبرو دکھایا جاوے جیسے حضرت عیسیٰ کا لاذر کو زندہ کرنا اور عام وہ کہ جو اپنون اور غیرونکے سامنے ہی دکھایا جائے جیسے حضرت موسیٰ کا مصریون کو بحر قلزم مین غرق کرنا اور بنی اسرائیل کو سلامت نکال لیجانا اور ان مین سے بھی ہر ایک کی دو قسمین ہین ایک صرف زندگی مین معجزے ظاہر کرنا اور دوسرے بعد وفات بھی معجزے دکھانا جیسے حضرت الیشع کی مدفون لاش نے مردہ کو زندہ کردیا تہا (۲ سلاطین ۱۳ باب ۲۱) اب مین حضرت رسول اللہ صلعم کے چند معجزے بیان کرتا ہون کہ یہہ سب اقسام اُنمین پائے جائینگے باوجود اسکے وہ سب معجزے ایسے ہونگے کہ جنکے ثبوت مین یگانہ اور بیگانہ اور مسلمان اور غیر مسلمان اور اس ملک اور غیر ملک کے لوگون مین سے کسیکو انکار کی گنجائش نہ ہوگی -

پہلے سیپارہ ۱۴ سورہ حجر رکوع اول مین خدا تعالےٰ قرآن مجید کی بابت فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۝ یعنی ہم نے آپ اُتاری ہے یہ نصیحت (یعنی قرآن مجید) اور ہم اُسکے نگہبان ہین انتہی - اب دیکھئے یہہ کیا ہی بڑی بات ہے (۱) اس سے کتب سابقہ کا

نیز صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ سب بھی خداہی کیطرف سے نازل ہوئے تھے لیکن بعد نزول قرآن مجید کے اب اُنکی حاجت نہی اس سبب سے اللہ جلشانہ نے اسکی حفاظت اپنے ذمہ لی نہ یہ کہ اونکے بھی (۲) انسان کی ضعیف طاقت پر قرآن مجید کی حفاظت کو منحصر ہنین رکھا بلکہ قادر مطلق آپ اسکا حافظ حقیقی ہوا اور یہہ اسکی بڑی کافی دلیل ہے کہ یہہ کتاب خداہی کا کلام ہے ورنہ کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب کی خدا حفاظت کیون کرتا (۳) سیکڑون طرحکے ہنگامے خلفاء بنی اُمیہ اور بنی عباس کے زمانہ مین ہوئے سادات قتل کیئے گئے خلافتین تبدیل ہوئین اختلاف مسلمانون مین پڑگئے مگر قرآن مجید کا کسی منکر یا ملحد سے جسکو آج تیرہ سو برس گزرے ہین ایک حرف بھی محرف نہو سکا چنانچہ موجود ہے اور ہم بزور کمال تصدیق کے کہہ سکتے ہین کہ قیامت تک ایسا ہی بنا رہیگا کیونکہ اگر دنیا مین ایک جلد بھی اس کتاب الٰہی کی نرہی تب بھی لاکھون حافظ ہوتے رہتے ہین اور ہمیشہ یون ہی ہوتے رہینگے پس حفاظت اسکو کہتے ہین کہ جسمین سے کچھہ ضائع جانیکا کسیوقت مین بھی خطرہ ہی نہو اور پیشین گوئی اسکا نام ہے کہ اندہا اور آنکھون والا کسی مذہب کا کیون نہو ہر وقت اسپر یقین کر سکتا ہے اور کسیطرح کا شک اسکے پاس تک ہنین پہنچ سکتا ہے - چونکہ خدا نے حفاظت توریت انجیل کی علماء یہود و نصاری پر منحصر کردی تھی جیسا کہ فرمایا بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ (مائدہ ع ۷) (استثنا ۳۱ باب ۲۴-۲۶) یہ کتابین اپنی اصلی حالت پر نرہین یعنے تحریف اُنمین واقع ہوئی تب قرآن کی حفاظت خدا نے اپنے ذمہ لی چنانچہ فرمایا وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۞ اور اسی طرح بیت المقدس کو کعبہ شریف کے مقابل مین اور اہل یہود کو اہل حرم کے مقابل مین خیال کرنا چاہیئے ــــ

دوسرے سورۂ بقر رکوع ۱۴ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا
خَائِفِينَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ
یعنے ایسونکو نہین پہونچتا کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوئے اُنکو دنیا مین ذلت ہے
اور آخرت مین بڑی مار ہے انتہی یہہ آیت قرآن مجید مین بیت المقدس یعنے
یروسلم کی بابت ہے پس دنیا مین ذلت سے مراد ہے قتل اور اسیری اور جلاوطنی
اور اُنکے شہرون اور ملکونکو لے لینا اور اُنہین عبادت گاہونمین نہ آنے دینا
اور آخرت مین بڑی مار یعنے عذاب آخرت کہ جسکا حال ظاہر ہے پس یہہ بات
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین پوری ہوئی کہ یروسلم مع ملک شام عیسائیو
سے لیا گیا اور ہیکل یروسلم کی خاص بنیاد پر اسلامی مسجد تیار کی گئی کہ جو ابتک موجود
ہے۔ پس اس مسجد کی تعمیر سے پیشتر جولین قیصر نے ۳۶۳ء مین ہیکل کے پھر بنانیکا
ارادہ کیا تھا مگر ہیکل کی نیو سے شعلوں کے نکلکر مزدورون وغیرہ کو اس کام سے روکا
اور جب بہت محنت کر کے تھک گئے اور بہت کاریگر ہلاک ہوچکے تب اُس کام سے
ہاتھ اُٹھایا۔ دیکھو تفسیر انگریزی طامس سکاٹ لوقا ۱۲ باب ۲۴ پر اور ہندی
تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۹۷ اور بعد اُسکے اگرچہ تمام دنیا کے عیسائی بادشاہون نے
اپنی ساری طاقت سے اُسکے لے لینے مین کوشش کی اور صلیب کا لال نشان ہر
ایک نے اپنے گلے مین پہنکر ۱۰۹۶ء مین (تواریخ کلیسیا کے بموجب) یروسلم
پر چڑھائی کی اور ساٹھ لاکھ عیسائی ان لڑائیون مین مارے گئے مگر کامیاب
نہوئی (طامس سکاٹ مفسر کے قول کے بموجب) اور ابتک یروسلم مسلمانون کے
قبضہ مین ہے کہ ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ عرصہ گزرا اور سوا مسلمانونکے
کوئی دوسرا مسجد اقصیٰ مین جانے نہین پاتا۔ رسالہ ردمن الکتابت المعروف مقامات
جسے پادری شیرنگ صاحب نے مرزا پور مین ۱۸۶۸ء مین چھاپا اُسکے صفحہ ۷۳ مین لکھا ہے

قولہ مسجد کا احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اسمین کوئی عیسائی ہرگز جانے نہین پاتا اور اگر دغا سے داخل ہو اور کھلجاوے تو ضرور اُسے قتل کرین — انتہٰی

اور مقبلا کا غار سے جسے ابراہام نے قبرستان بنانے کے لیے خریدا تھا آجکل وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور عیسائیون کو داخل ہونے کی پروانگی نہین ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب صاحب چھاپہ سکندرہ آگرہ سنہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۹۰ اور اسیطرح حضرت داؤد کی قبر پر بھی کوئی نصرانی جانے نہین پاتا اب دیکھئے کہ ان ساری باتون پر غور کر کے دنیا مین کون کہہ سکتا ہے کہ اس پیشین گوئی کے پورے ہونے مین کسی طرح کا شک ہے۔

تیسرے سورہ توبہ رکوع ۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا یعنے اے ایمان والو مشرک جو ہین سو پلید ہین نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس برس کے بعد انتہٰی مطلب یہہ کہ مشرک سب پلید ہین اس لائق نہین کہ کعبہ شریف کے نزدیک بھی پہنچنے پاوین یہہ پیشین گوئی کیسی پوری ہوئی ہے کہ قریب تیرہ سو برس سے اگرچہ دنیا مین طرح طرح کے انقلاب ہوگئے مگر کوئی مشرک ہرگز کعبہ شریف کے (کہ گویا ایشیا کی ناف مین واقع ہے از تواریخ گبن صاحب باب ۵۰ در بیان اسلام باب ا صفحہ ۴) گرد بھی پھٹکنے نہین پاتا اور نہ کبھی پھٹکنے پاویگا کیونکہ جس نے قریب تیرہ سو برس سے اسکی حفاظت کی وہ قادر ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی رکھے۔

صحیح مسلم مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے قال رسول اللہ صلعم لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا یعنے حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مین مقرر نکال دونگا یہود و نصاریٰ کو عرب کے

ٹاپوسے یہانتک کہ سوا مسلمان کے اُسمین کسیکو نہ چھوڑونگا انتہی۔ (از مشارق الانوار باب العاشر حدیث ۱۹۸۴) عرب مبدأ اسلام ہے تو حکمت یہی ہی کہ وہان سوا مسلمان کے کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظم رضہ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین رکہا انتہی۔

اب اگر کوئی کہے کہ برہما وغیرہ کے لوگ بھی کہہ سکتے ہین کہ ہزارون برسون سے ہمارے اوپر کوئی غالب نہین ہوا تو مین جواب دیتا ہون کہ اُنکے ہان پہلے سے دعوی کرکے نہین یہہ استقلال حاصل کیا ہے اتفاقات زمانہ سے اُنکا یہہ حال رہا اور یہان تو پہلے سے جو حکم نکل چکا ہے اور اُسیوقت سے یہہ قانون برابر چلا آیا کہ کوئی مشرک کعبہ شریف مین نہین جانے پایا اسکے سوا تہوڑا عرصہ گزرا کہ انگلستان کی حکومت نے برہما کے اکثر ممالک اپنے تصرف مین کرلیے چنانچہ ابتک اُنہین کے تصرف مین ہین اور یہی حال چین کا ۱۸۵۸ء مین انگلستانی فوجون نے کیا پس یہہ دعوی سوا ربّ الکعبہ کے دنیا مین اور کسیکو سزاوار نہین ہے۔ (شتر)

مراورا رسد کبریا و منی ✻ کہ ملکش قدیم ہست و ذاتش غنی

پہر یہہ کہ قال اللہ تعالی جل شانہ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ✻ یعنے کہہ کہ آیا حق اور نہ پہلے بار پیدا کرتا معبود باطل اور نہ وہ دوبارہ کرتا ہے انتہی جزو ۲۲ آخر سورہ سبا رکوع ۶ یعنے نہ کبہی کعبہ شریف مین بعد جاء الحق یعنے ظہور اسلام کے بت پرستی وغیرہ پیدا ہوگی اور نہ اگلی بت پرستی وغیرہ اُسمین کبہی عود کریگی سو قریبا تیرہ سو برس گزرے کہ ابتک ایسا ہی ہے اور اسیطرح ایک اور حدیث صحیح مسلم مین مرقوم ہے عَنْ جَابِرٍ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ صحیح مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر شیطان نا امید ہوا اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اُسکو

ہو مین (یعنے بت پرست ہوں) کیلئے مین فتنہ و فساد ڈالنے کا قابو ہے انتہی۔
ابن سعد نے طبقات مین عثمان ابن طلحہ سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا ہم ایام جاہلیت
مین (یعنے مسلمان ہونے سے پیشتر) کعبہ کو دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن کہولا کرتے تھے
ایک دن آنحضرت صلعم لوگون کے ساتھہ کعبہ مین داخل ہونے کو تہے مین نے آپکے
ساتھہ درشت کلامی کی اور آپکو برا کہا آپ نے حلم کیا اور فرمایا کہ اے عثمان اگر تو
اس کنجی کو میرے ہاتھہ مین دیکھیگا کہ مین جسے چاہون اسے دون مین نے کہا
کہ تب قریش مرجائینگے اور ذلیل ہوجائینگے آپ نے کہا کہ نہین اسدن قریش
کو اور زیادہ عزت ہوگی اور پہر آپ کعبہ مین داخل ہوئے اور میرے دل مین آپکی
اس بات نے ایسا اثر کیا کہ مین سمجہا ضرور یہہ بات ہونے والی ہے پہر جب بروز فتح مکہ
آئے مجہہ سے کنجی منگوائی مین نے لادی سو آپ نے لی پہر جب آپنے مجہی دی فرمایا
لو یہہ تمہارے پاس ہمیشہ رہیگی پہر جب مین نے پیٹہہ پہیری آپنے مجہے پکارا مین پہر
حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ وہ بات جو ہم نے کہی تہی کہ ایک دن یہہ کنجی ہمارے ہاتھہ
مین ہوگی سو ہوئی یا نہین مین نے کہا کہ بیشک ہوئی اور مین گواہی دیتا ہون
کہ آپ بیشک رسول خدا ہین انتہی اس حدیث مین دو پیشین گوئیون کا ذکر ہے
ایک یہہ کہ قبل ہجرت آپنے عثمان بن طلحہ سے یہہ بات کہی تہی کہ ایک دن یہہ کنجی
میری ہات مین ہوگی سو مطابق اسکے بروز فتح مکہ واقع ہوا دوسرے یہہ کہ جب
آپنے کنجی عثمان بن طلحہ کو بروز فتح مکہ پہیر دی آپنے فرمایا کہ یہہ کنجی ہمیشہ تمہارے
خاندان مین رہے گی سو آجتک انہین کے خاندان مین کنجی خانۂ کعبہ کی ہے۔
اور اس سے کوئی دنیا مین انکار نہین کرسکتا کہ جیسا حضرت صلعم نے فرمایا
تہا ویسا ہی ابتک ہو رہا ہے اور طبقات تو آج نہین لکہی گئی ہے۔
تواریخ محمدی مصنفۂ پادری عماد الدین صفحۂ ۲۰۹ مین لکہا ہے پہر کعبہ کی کنجی

عثمان بن طاہر کو عنایت ہوئی آجتک اُنکی اولاد مین چلی آتی ہے انتہی۔

کیونکہ مصنف طبقات کی وفات کے دو سو تیس برس بعد کتاب انسان العیون مطبوعہ ۱۲۸۸ھ مصری جلد ۱ صفحہ ۴۸ کی یہ جو لکھے صحیحین مین وارد ہے قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِي اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى امام نووی شارح صحیح مسلم لکھتے ہین قَدْ خَرَجَتْ فِيْ زَمَانِنَا نَارٌ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِيْنَ وَسِتِّمِائَةٍ وَكَانَتْ نَارًا عَظِيْمَةً جِدًّا مِنْ جَنْبِ الْمَدِيْنَةِ الشَّرْقِيِّ وَرَاءَ الْحَرَّةِ تَوَاتَرَ الْعِلْمُ بِهَا عِنْدَ جَمِيْعِ الشَّامِ وَسَائِرِ الْبُلْدَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ حَضَرَهَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

از صحیح مسلم مطبوعہ دہلی ۱۲۸۰ھ جلد ۲ کتاب الفتن صفحہ ۳۹۴ - یعنے کہا ابن مسیب نے خبر دی مجھکو ابو ہریرہ رضہ نے تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے نہین قائم ہونے کی قیامت جبتک نہ نکلے گی ایک آگ زمین حجاز سے کہ روشن ہوجاوینگی گردنین اونٹون کی بیچ بصرے کے امام نووی شارح صحیح مسلم لکھتے ہین کہ تحقیق نکلی ہماری زمانہ مین آگ مدینہ مین ۶۵۴ھ چھسو چون مین اور تہی آگ بڑی نہایت پہلو مدینہ شرقی راہ حرہ ۱۱ اور متواتر علم ہوا ہے اُسکا پاس تمام شام اور سب شہرونکے اور خبر دی مجھکو اُس شخص نے جو حاضر تہا اہل مدینہ سے انتہی۔ اِس پیشین گوئی کے مطابق ۳ جمادالثانی ۶۵۴ھ ہجری مین واقع ہوا کہ جمعہ کے دن بعد نماز عشاء وہ آگ مُلک حجاز مین ظاہر ہوئی چار فرسنگ لمبی اور چار میل چوڑی اور ترپّن ۵۳ دنون تک روشن رہی۔ چونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم چار سو برس پیشتر اِس آگ یعنے نار حجاز کے ظاہر ہونے سے لکھی گئی ہین تو اب کون اُسکی صداقت سے انکار کرسکتا ہے - اگر مین حضرت رسول اللہ صلعم کی کسی ایسی پیشین گوئی یا معجزے کا ذکر لکھتا کہ جسکی کسیطرح توریت انجیل سے عظمت ثابت ہوتی تو یہود و نصاریٰ کسقدر جلد اُسکا ادب اور پاس کرتے

مگران پیشین گوئیون اور معجزونکا جو اس کتاب مین مرقوم ہین زیادہ ادب اور پاس کرنا چاہیئے کیونکہ انکی صداقت سے نصرف یہود و نصاری بلکہ کوئی قوم بت پرست بہی انکار نہین کرسکتی۔

پانچوین ابوداود نے حضرت ابوبکرہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نزدیک نہر دجلہ کے ایک شہر عظیم کہ اُسکے باشندے مسلمان ہون گے آباد ہوگا اور آخر زمانہ مین قوم ترک اُسپر حملہ آور ہونگے اور اُس نہر کے کنارہ پر مقام کرینگے اُسوقت شہر کے باشندے تین فرقہ ہوجائینگے۔ ایک فرقہ کے لوگ اپنا مال و اسباب لادکر جنگل کو چلے جائینگے۔ دوسرے فرقہ کے لوگ ترکون کے بادشاہ کے پاس پناہ مانگین گے اور یہہ دونون فرقے ہلاک ہونگے اور تیسرے فرقہ کے لوگ ترکون سے مقابلہ کرین گے اور شہید ہونگے انتہی یہہ پیشین گوئی وسط ساتوین صدی یعنے ۶۵۶ھ ہجری مین پوری ہوئی کہ چنگیز خان کے پوتے ہلاکو نے شہر بغداد پر لشکرکشی کی (انذار الاسلام صفحہ ۱۰۹) شہر کے بعضے باشندے بہاگ نکلے لیکن ترکون نے اُن سبکو قتل کیا اور اکثر اشراف اور امرا اور خود مستعصم باللہ خلیفہ بغداد نے ترکون کے بادشاہ کے پاس پناہ لی اُنہین بہی ترکون نے قتل کیا اور باقی شہر کے لوگون نے ترکون سے مقابلہ کیا اور شہید ہوئے اس پیشین گوئی مین بہی کیسکو انکار کی مجال نہین ہے کیونکہ یہہ سنن ابی داؤد جسمین یہہ پیشین گوئی لکہی ہے چارسو برس پیشتر اس پیشین گوئی کے پورے ہونے سے لکہی گئی تہی۔

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ نولکشور ۱۸۶۷ء حسب لپسند مسٹر ہنری الیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند صفحہ ۶۵ مین ہے کہ خواجہ نصیر الدین طوسی نے ایلخان یعنی ہلاکو خان کے حضور مین بڑا رتبہ پایا تہا اور قتل خلیفہ بغداد یعنے مستعصم باللہ بتحریک خواجہ نصیر الدین تہا۔ انتہی

چوتہا بخاری میں عوف بن مالک سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلعم کے حضور میں حاضر ہوئے غزوہ تبوک میں اور حضرت صلعم ایک چمڑے کے خیمہ میں تھے سو آپ نے ارشاد فرمایا کہ چھہ چیزو قیامت سے پہلے شمار کر لو۔ پہلے میری موت بعد اسکے فتح ہونا بیت المقدس کا پہر ایک وبا جو تم میں ہوگی مانند قعاص بکریوں کے پہر بہت ہونا مال کا یہانتک کہ سو دینار ایک کو دینگے تب بہی ناخوش رہیگا پہر ایک فتنہ کہ باقی نرہیگا کوئی عرب کا گہر کہ اسمیں داخل ہو جاویگا پہر ایک صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور نصاریٰ کے پہر وہ عہد شکنی کرینگے اور تمہارے مقابلہ کو تمہینگے تلے اسّی نشانوں کے ہر نشان کے تلے بارہ ہزار انتہیٰ پس پہلی اور دوسری بات کا ہونا تو ظاہر ہے اور تیسری بات یعنے وبا کا حال یہ ہے کہ عمر اس میں جہاں لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کا متصل بیت المقدس کے تہا دبا عظیم آئی اور تین دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ نے اسی بلا میں وفات پائی تہی اور چوتہی بات یعنے مسلمانوں کا مالدار ہونا ضعف قوت اسلام کا سبب نسبت مورخوں نے لکہا ہے دیکہو سیر الاسلام چہاپہ دہلی اردو اخبار ۱۸۴۹ع باب ۳ صفحہ ۱۰۸ و ۱۱۲۔ اور یہی قرب قیامت کے آثار ہیں اور پانچویں بات یعنی فتنہ عظیم سے مراد قتل حضرت عثمان رضی کا ہے کہ تمام عرب اس فتنہ سے بہر گیا اور بڑے بڑے قتل عظیم ہوئے۔ اور چہٹی بات اب ہونیوالی ہے اور ترقی اقبال سلاطین نصارا اس پیشین گوئی کی صداقت پر دلیل واضح ہے۔

ساتواں یہ کہ حقتعالیٰ سورہ نور میں فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا یعنی وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگوں سے کہ ایمان لائے تم میں سے اور کام کیے اچھے

ابتہ خلیفہ کریگا اونکو بیچ زمین کے جیسا خلیفہ کیا تہا اُن لوگونکو کہ پہلے اُن سے تہے اور البتہ ثابت کردے گا واسطے اُنکے دین اُنکا جو پسند ہے واسطے اُنکے اور البتہ بدلا دیگا اُنکو پیچھے ڈر اُنکے کے امن عبادت کرینگے میری نہین شریک لاوینگے ساتھ میرے کچھہ انتہی جزو ۱۸ سورۂ نور رکوع ۷ یہہ سورہ مدینہ مین نازل ہوئی اُ۔ وقت مسلمان پست حال تہے آخر کو خدا نے جو کچھ مسلمانون کو غلبہ دیا اسی سب جانتے ہین۔

اب حضرت رسول صلعم کے معجزونکا ذکر سنیئے

معجزہ ۱+۱

قرآن مجید دو متن ترجمہ چہپ الہ آباد ۱۸۴۴ع مین ہملا، عیسائی نے چہاپا اور اپنے لڑکا اُسپر حاشیہ لکہا اسکی سورۂ عمران آیت ۶۰ صفحہ ۴۸ مین لکہا ہے جو جہگڑا کرے تجہسے اس بات مین بعد اسکے کہ پہونچ چکا تجہکو علم تو کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان پہر دعا کرین اور لعنت ڈالین اللہ کی جہوٹون پر انتہی۔

اور یہہ آیت قرآن مجید کی سورۂ آل عمران رکوع ۶ مین اس طرح پر ہے

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۔ یعنی اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ نصاری سمجہانے پر بہی اگر قائل نہون تو اُنکے ساتہہ قسم کرو یہہ بہی ایک صورت فیصلہ کی ہے کہ دونون طرف اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہوا ور دعا کرین جو کوئی جہوٹا ہے اُسپر لعنت اور عذاب پڑے پہر حضرت محمد مصطفی صلعم حضرت فاطمہ اور حضرت علی اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام کو لیکے گئے اُن نصاری مین جو دانا تہے اُنہون نے مقابلہ نکیا اور جزیہ دینا قبول کیا

فقط اہل اسلام اسطرح کے فیصلہ کو مباہلہ کہتے ہیں اور کیا خوب یہہ فیصلہ کا ڈہنگ ہے کہ صرف عادل حقیقی جو بے رو رعایت اور بغیر بہول چوک کے انصاف کرنیوالا ہے فیصلہ کرتا ہے سب مفسّرین اسپر متفق ہیں کہ یہہ مباہلہ صرف علماء نصارا سے جوکہ قبیلۂ بنی نجران کے چودہ شخص تہے (۲۴ یا ۲۵ ذی الحجہ کو از تحفۃ الصالحین فصل اول مطلب نوان در سنہ ۱۰ ہجری مدینہ منورہ میں) حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایکسال پیشتر از وفات (جذب القلوب الے دیار المحبوب صفحہ ۷۵) کرنا چاہا پہلے علماء عیسائی اس طرحکے فیصلہ پر کہ ہر طرحکی حجت تمام کرنے کے لئے کافی تہا راضی ہوئی اور مکان پر جاکر عاقب سے کہ انکا سردار تہا پوچہا اس نے کہا کہ محمد صلعم نبی برحق ہیں اور جو پیغمبر سے مباہلہ کرتا ہے بیشک تباہ ہوجاتا ہے (اعمال باب ۵ و ۹ اور ۲۳ باب ۹) مباہلہ مت کرو صبح کے وقت انہوں نے دیکہا کہ حضرت نبی اسلام صلعم اور اُنکے پیچہے حضرت کی بیٹی حضرت بی بی فاطمہ اور اُنکے پیچہے حضرت علی اور اُنکے پیچہے حضرت امام حسن اور اُونکے پیچہے حضرت امام حسین علیہم السلام حسب وعدہ مقام مباہلہ کیطرف جاتے ہیں تو علماے عیسائی میں جو لوگ جہاندیدہ اور سن رسیدہ تہے پنجتن پاک کو جاتے ہوئے دیکہکر گہبرائے اور ابو الحارث بن علقمہ نے اپنی جماعت عیسائی کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے قوم تم جانتے ہو کہ یہہ کون صورتیں ہیں جو جاتے ہیں ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر یہہ خدا تعالے سے پہاڑ کے ٹل جانے کی دعا مانگیں تو پہاڑ ٹل جائے ہرگز اُنسے مباہلہ نکرو تب نصرانی ڈرے اور مباہلہ کی جرات نکرسکے اور ہزار حُلّے ہر سال بطور پیشکش کے نذر دینا قبول کرکے رخصت ہوئے۔ جناب پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر یہہ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سور ہوجاتے اور یہہ جنگل اُن سب پر آگ برساتا ۵ یہ پیشگوئی کار خدا ہی کی ہو

خصوصیت خدا آزمائی بود بد - اِس قرآن مجید ترجمہ رومن چھاپہ الہ آباد مین
پریس مین اکثر مقامون پر علماء نصاریٰ نے اعتراضًا اپنے طور کا حاشیہ لکھا ہے
مگر اِس مقام پر کوئی اعتراض اُنہین ذرا بہی نہین سوجھا جو چاہیے اُسی ترجمہ
قرآن شریف مین دیکھے کر بالکل کان دبا گئے ہین تواریخ محمدی مصنفہ
پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۰ء صفحہ ۲۴۳-۲۴۴ مین لکھا ہے قولہ اور
اِسی سال یعنے ۹ ہجری مین نجران کے عیسائیونکو حضرت نے ایک خط لکھا کہ مسلمان
ہو جاؤ اُن بیچارون نے بعد صلاح مشورہ کے چودہ عیسائیون کو مدینہ مین بہیجا
کہ محمد صاحب کا حال دریافت کرین اُن چودہ کا پیشوا ایک آدمی عبد المسیح نام قبیلہ کندہ
کا تہا اور اُسکا لقب عاقب تہا اور ایک اور عیسائی تہا جسکا لقب سید تہا اور تیسرا شخص
ابو الحارث اچہا عقلمند اور صاحب مدارس آدمی تہا جب یہہ لوگ مدینہ مین آئے تو سونے
کی انگوٹہیان اور ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تہے لیکن انہون نے آکر سلام کیا حضرت نے
جواب نہ دیا اور منہ موڑ لیا ان عیسائیون نے محمد صاحب کی مسجد مین آکر مشرق کی طرف منہ
کرکے اپنی نماز پڑہی اور اپنا منہ مکے کی طرف دعا مین نکیا جیسے مسلمان کرتے مین
یہہ دیکہہ کر مسلمان لوگ اپنے دلون مین جل گئے پہر محمد صاحب نے فرمایا کہ انکو چہوڑو
جدہر انکا دل چاہے منہ کرکے نماز نہ پڑہین - نماز کے بعد پہر وہ حضرت کے پاس
آئے اور باتین کین پہر بہی حضرت نے کچہہ جواب ندیا اور ہرگز منہ سے نہ بولے
تب وہ ناچار ہوکر مسجد سے باہر نکل آئے اور عثمان و عبد الرحمان سے کہا تمہارے
پیغمبر نے ہمین خط لکہکر بلایا جب ہم آئے تو سلام کا جواب دیا اور نہ بات کی بلکہ منہ
موڑ لیا اب تمہاری کیا رائے ہے ہم چلے جاوین یا توقف کرین علی نے جواب دیا
انہون سے انگوٹہیان اُتارو اور فخر کا لباس دور کرو اور سفر کا لباس پہنو تب
وہ بولینگے اُنہون نے لاچاری سے ایسا ہی کیا تب محمد صاحب اون سے بولے

اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ انہون نے اسلام کو قبول نکیا اور خوب بحث و مباحثہ کرکے
گفتگو مین محمد صاحب کو تنگ کر دیا کہ حضرت لاچار ہو کر لاجواب ہو گئے — پس حضرت
اوس مباحثہ مین تنگ آکر کہنے لگے آج مین اسبات کا جواب نہین دیتا تم مدینہ مین ٹھہرو
جب تک مین تمہاری باتونکا جواب نہ دون پہر کل کے روز حضرت نے انہین یہہ آیت
سنائی اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِندَ اللہِ کَمَثَلِ آدَمَ تاکاذبین یعنے عیسٰی خدا کے
نزدیک آدم کی مانند ہے جسکو خدا نے مٹی سے بنایا تہا — پہر حضرت نے اون
عیسائیون سے کہا آؤ ہم شہر کے باہر چلین ہمارے لوگ ہمارے ساتہہ اور تمہارے
لوگ تمہارے ساتہہ ہون اور وہان چلکر جہوٹے پر لعنت کرین عیسائیون نے جو صرف
چودہ شخص مسافر جا پہنچے تہے یون کہا آج ہمین مہلت دین تاکہ ہم تامل اور فکر
کرکے اسبات کا جواب دین پس وہ اپنے ڈیرون مین گئے اور باہم صلاح کی تو اون
کی یہہ رائے ٹھہرے کہ مباہلہ یعنے باہم لعنت کرنا نکرین بلکہ اوس شخص کو جو ناحق
جبر کرتا ہے جزیہ دینا قبول کر کے اپنے وطن کو چلے جاوین چنانچہ ایسا ہی کیا انتہٰی —
اگرچہ قرآن مجید اور کتب احادیث مین حضرت نبی اسلام صلعم کے معجزون کا بکثرت بیان ہے
لیکن یہہ معجزہ کہ جو خاص علماء عیسائی کے واسطے واقع ہوا صرف اسیکا ذکر یہان
لازم نظر آیا —

اگر کوئی کہے کہ ہنوز مباہلہ نہین ہوا اور معجزہ کی نوبت نہین پہنچی پس معجزہ مین
کیون یہہ شمار کیا گیا تو مین کہتا ہون کہ معجزہ تو ہوا کہ اہل مقابل کے دل مین پیش از وقوع
مباہلہ خوف عظیم پیدا ہوا اور حجت کہ اس معجزہ کے وسیلہ سے تمام کرنی ٹہہرائی تہی
اسی کے وسیلہ سے تمام ہوئی اور اون لوگون کے دلون مین اگر اسبات کا یقین
نہین ہوا تہا کہ حضرت نبی اسلام صلعم کی دعا فوراً جناب الٰہی مین مستجاب ہو گئی تو کیون
اونہون نے مباہلہ سے گریز کیا پس بعد مباہلہ اگر بد دعا کی تا ٹہہر...

اُسوقت یہہ محبت عدم ثبوت معجزہ کی کرسکتی تہی اور درحالیکہ خود مقابلہ کرنیوالون نے حضرت صلعم کے رعب باطن اور تاثیر بدعا کو مان لیا تو اور کون اسکا انکار کرسکتا ہے ـ

اس سے ایک بڑا نتیجہ یہہ نکلا کہ اگر دین اسلام خدا کی طرف سے نہوتا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلعم نبی برحق نہوتے تو ہرگز اپنے دعوے پر خدا کے حضور جہوٹے پر لعنت اور غضب الٰہی نازل ہونے کی بددعا کہنے کا حوصلہ اور جرأت نکر سکتے کیا کوئی اپنی چالاکی سے خدا کو بہی دہوکا دے سکتا ہے کیونکہ اگر ہو سکتا تو عیسائی علما کیوں دعا مانگنے کی جرأت نہ کر سکے ـ

پھر اس زمانہ کے منکرین مین اگر کوئی اس واقعہ کی اصلیت مین شک کرتا ہو تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ اگر یہہ بات خلاف واقعہ قرآن مجید مین لکہی گئی ہوتی تو اُسوقت مین یہود اور نصاریٰ جو دین اسلام مین نئے شامل ہوئے تہے اور عیسائی جماعتین جو کثرت سے نزدیک نزدیک موجود تہین بے تامل اس جہوٹ کو فاش کردیتے اور یہی ایک خاص دلیل بے اصلی دین اسلام کی ٹہراتے اس سے ظاہر ہے کہ کسیکو اس بیان واقعی مین کسیوقت شک نہین ہوا اور مقابلہ علما عیسائی ایسا ہی واقعہ ہوا جیساکہ لکہا ہے پس معجزہ تو دنیاوی امور مین بہی اکثر ظاہر ہوتا ہے جیسے کہ اندہے کو بینا کرنا اور کوڑہیونکو پاک ، اور مُردہ کو زندہ کرنا مگر یہہ معجزہ جو صرف اتمام حجت دینی کے لئے ظاہر ہوا اسکا مرتبہ اور معجزونسے زیادہ ہے اگر حضرت عیسیٰ نے اندہے کو بینا کیا تہا متی ۲۰ باب ۳۰ - ۳۴ تو یہان دیدہ وروں کی آنکہین کہول دین گئین یعنے حضرت عیسیٰ کا معجزہ اندہے کے سامنے تہا اور یہہ آنکہون والے کے سامنے ہوا وہان کوڑہیونکے ظاہر پاک ہوتے تہے اور یہان پاکونکے باطن صاف کئے گئے وہان

وہاں مردے زندہ کیے جاتے تھے اور یہاں زندے جلائے گئے خلاصہ یہ ہے کہ وہاں بیمار چنگے ہوتے تھے اور یہاں طبیب مسیحا نفس بنائے گئے وہاں ہر درد کے لیے دوا تھی اور یہاں حکمت بہ فلاطون سکہائی گئی وہاں محتاج لوگ خوشحال ہوئے اور یہاں دین کی دولت سے مالا مال ہو گئے،

ایک زمانہ وہ تہا کہ علماء عیسائی اس مباہلہ کے خوف سے اسقدر کانپ گئے کہ جسکا بیان لکہہ چکا ہوں اور افسوس کہ ایک زمانہ اب ہندوستان میں ہے کہ ہر ادنی عیسائی بہی جسے آبدست لینے تک کا تمیز نہیں ہے تو بہی قرآن کو باطل کرنے میں وہ اپنے جامہ سے باہر ہے اگرچہ اُن میں سب سے بڑے عالموں کو باوجود ایک دوسرے کا مددگار ہو جانے کے مثل عبارت قرآن کے ایک آیت بنا لانے کی لیاقت ممکن نہیں تو بہی اُن میں سے ہر جاہل بہی قرآن مجید کے باطل کرنے کے دعوی پر غل مچا رہا ہے دیکہیے یہہ شور الٰہ جانے کہاں تک کب تک پہونچتا ہے

اس جگہہ یہہ بات غور کرنا چاہیے کہ یہہ معجزہ جو بیان ہوا قرآن مجید ہی میں مندرج ہے اور اسکے سوا شق القمر کا معجزہ تو آفتاب کی طرح ظاہر ہے پہر سورہ انفال میں وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ اور مثل اسکے اور معجزے ہیں کہ قرآن میں لکہے ہیں اور احادیث صحیحہ میں اور بیسیوں معجزوں کا بیان ہے ۔

صاحب کشاف نے اپنی تفسیر کی ابتدا میں لکہا ہے انشقاق القمر من آيات رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن معجزاته النبوة انتہے تفسیر عباسی میں ہے معالمها انشقاق القمر وخروج النبي ص بالقرآن من اعلام میں ہے ای معالمها بیضاوی میں ہے لانه قد ظهر اماراتها كمبعث النبي ص وانشقاق القمر اور تفسیر کبیر میں ہے الاشراط العلامات قال المفسرون هي مثل انشقاق القمر ورسالة محمد اور جلالین میں ہے ای علاماتها منها مبعث النبي ص وانشقاق القمر والدخان

عیسائی علما اعتراض کرتے ہین کہ چاند کا پہٹنا قیامت کو ہوگا مگر اس اگلی آیت سے
یہہ گمان بالکل باطل ہوجاتا ہے وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ
یعنے کفار بدین معجزہ دیکہکر منہہ پہیر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ جادو ہے ہمیشہ کا
(سورہ قمر غ ۱) پس اگر یہہ معجزہ نہین ہوا تہا تو قرآن نے جہاد کسی بتایا تہا اور
کسی غیر مذہب والے کی کتاب مین ہی اگر اس معجزہ کا ذکر ضرور ہے تو حضرت یسعیاہ نے
جو سورج کو دس درجہ ہٹا دیا (یسعیاہ ۳۸ باب ۸) (اور ۲ سلاطین ۲۰ باب ۹) اور حضرت
یشوع نے دوپہر تک جو سورج کو ٹہرا رکہا تہا ان دونون باتون کا ہی ذکر کسی غیر مذہب کی
کتاب مین نہین ہے باوجود اس کے اگر وہ دونون معجزے صحیح ہین تو شق القمر کا معجزہ
بہی صحیح ہے — پس علماء عیسائی اور ازانجملہ پادری فانڈر صاحب جو اختتام دینے
مباحثہ مین لکہتے ہین کہ احادیث کا اعتبار نہین تو سمجہنا چاہیے کہ انجیل کو سوا
حدیث کے اور کیا کہنا چاہیے کیونکہ حواریون وغیرہ کا قول سمجہا جاتا ہے اور جبکہ
مصنفون کے قول کو انجیل سے جدا کرین تو حضرت عیسیٰ کے معجزے تو کیا حضرت
عیسیٰ کا نام تک انجیل مین پایا نجائے اور جبکہ انجیل مین مصنفون کے قول سے
حضرت عیسیٰ کے معجزونکا ثبوت ہے تو احادیث اور روایات سے معجزات مصطفوی
صلعم کا ثبوت بدرجہ اولی ہوسکتا ہے لیکن مین نے پاس ادب اہل کتاب اوسی
قرینہ کا لحاظ رکہا جو انہین کے مرکوز خاطر تہا ۴
اور اسیطرح سورہ فتح مین ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ حضرت رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ سے پیشتر خواب
مین دیکہا تہا کہ مکہ فتح کر لیا اور صلح حدیبیہ مین جب صلحنامہ لکہنے پڑا اوس وقت بعض
صحابہ کو مکہ نہ فتح ہونے کا رنج تہا اس لئے آیت مین حقتعالے فرماتا ہے کہ
اللہ تعالے نے سچ دکہایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہوگی اور ہونگے

مسجد مین اگر الله نے چاہا چین سے (سورۂ فتح ع آخر) پس قرآن سے ثابت ہے کہ یہہ آیت پیش از فتح مکہ نازل ہوئی اور اوسکے بعد مکہ فتح ہوا اور اوس مین کوئی شک نہین کرسکتا ہے

معجزہ ۲

پھر ایک دوسرا معجزہ جو کہ ہر عالم و جاہل کی زبان پر اور ہر مخالف و موافق مین مشہور ہے اور کسیوقت مین کیکو اوسکے ظہور مین شک واقع نہین ہوا کیونکہ شہرہ اور اعلان اوسکا ایک ملک سے دوسرے ملک تک اس کثرت اور شدت کے ساتھہ ہوا کہ گویا مدینہ کے رہنے والون کی طرح روم اور شام اور سندھ اور حبش و فارس و عراق وغیرہ کے رہنے والون نے بھی اپنی انکھون سے دیکھہ لیا اور کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب تصنیف شاہ عبد الحق محدث چھاپہ دہلی ۱۲۸۲ ہجری باب ہفتم صفحہ ۸۶ و ۸۷ مین بھی اسکا ذکر ہے کہ ۵۵۵ ہجری مین سلطان نور الدین شہید محمود بن زنگی نے کہ جمال الدین اصفہانی جسکا وزیر تھا حضرت سرور انبیا محمد مصطفی صلی الله علیہ و آلہ وسلم کو ایک رات تین بار خواب مین دیکھا کہ دو شخصونکی طرف جو کہ وہان کھڑے ہین اشارہ کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ جلد پکڑ لے اور مجھے انکی شرارت سے خلاص کر سلطان شہید نے اپنی عقل سے دریافت کیا کہ کوئی امر عجیب مدینہ مطہرہ مین (کہ جہان روضہ منورہ حضرت صلعم ہے) واقع ہوا ہے وہان پہونچنا چاہیے چنانچہ سلطان اوسیوقت پچھلی رات تھی جہری سواری صرف بیس آدمی اپنے خاص لوگون مین سے اور بہت سا مال و زر ساتھہ لیکر مدینہ کیطرف روانہ ہوا اور ۱۶ دن مین شام سے مدینہ منورہ مین پہونچ گیا اور اون دو شخصونکے حاضر ہونے کے واسطے فکر کرنے لگا اور خیرات اور انعام کو لوگونکے حاضر ہونے کا وسیلہ اور حیلہ ٹھہرایا یہانتک کہ جب شہر کا باشندہ حاضر ہوا اور سب

خوب روپے انعام دیے مگر جسقدر لوگ حاضر ہوئے اُنمین کوئی اُن دو شخصونکی
صورت کا کہ جنہین خواب مین دیکھا تہا نظر نہ آیا تب سلطان نے فرمایا کہ اب شہر کے
رہنے والون مین سے کوئی باقی ہے کہ جو یہان حاضر نہین ہوا لوگون نے کہا
اب تو کوئی باقی نہین ہے کہ نہ آیا ہو مگر دو شخص مغربی جو کہ نہایت عابد و زاہد و پرہیزگار
ہین اور بڑی غربا پروری و سخاوت کرتے ہین اور دن رات عبادت مین مشغول
رہنے کے سبب کسی سے کچہہ کام نہین رکھتے اور لوگون سے بہت ملتے نہین ہین
سلطان نے یہہ حال سنکر حکم کیا کہ اُنہین حاضر کرین جب وہ حاضر ہوئے تو
دیکھا کہ یہی دونون صورتین ہین جو خواب مین پیغمبر خدا صلعم نے دکھلا دین تہین
اُنسے پوچھا کہ تم کہان رہتے ہو اُنہون نے جواب دیا کہ اُس مکان مین جو قریب
حجرۂ شریف حضرت صلعم کی ہے سلطان اُن دونونکو وہین چھوڑ کر اُس مکان
مین کہ جسکا پتہ اُنہون نے بتایا تہا گیا وہان جا کر دیکھا کہ دو قرآن مجید ایک طاق
مین رکھے ہین اور اوراد کتابین وعظ اور نصیحت کی اور مال جو مدینہ منورہ کے محتاجون
اور فقیرون مین تقسیم کیا کرتے تہے اُس گہر کے اندر رکہا ہے اور اُنکی خوابگاہ مین
ایک بوریہ یعنی چٹائی بچھی ہے سلطان نے اُس چٹائی کو اُٹھایا تو اُسکے نیچے ایک
تہ خانہ دیکھا کہ پیغمبر خدا صلعم کے حجرے کیطرف کھود رکھا ہے اور ایک کنوان کسی
مکان مین کھدا ہوا دیکھا کہ اُس تہ خانہ کی کھدی ہوئی مٹی اُس کوئین مین ڈالتے
تہے اور دو تھیلی چمڑے کی اُنکی ہی ہوئی دیکھے کہ جنمین کھودی ہوئی مٹی بہر کر رات
وقت قبرستان بقیع کی کیطرف پہینک آتے تہے پس سلطان نے اُنہین بڑی
بڑی دہمکیان اور سخت سزائین دیکر سب حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ دونون
شخص عیسائی ہین اور نصارے نے اُنہین مغربی حاجیون کی لباس مین بہت سا
مال و دولت دیکر مدینہ منورہ مین بہیجا تہا کہ کسی حیلہ سے وہان رہکر سیندہ یعنی نقب

نکالیں اور حجرۂ شریفہ سے جسد مبارک حضرت صلعم کو نکال لیجائیں اور جس رات
کہ یہہ مفسدہ یعنی نقب قریب قبر شریف حضرت صلعم کے پہونچا ابر و باران اور
بجلی اور گرج اور زلزلۂ عظیم پیدا ہوا اور اسی رات کی صبح کو سلطان شہید ہاں
پہونچ گیا غرض یہہ باتیں سنکر سلطان کو عجیب حالت پیدا ہوئی اور بہت رویا
اور حجرۂ شریفہ حضرت صلعم کے اسی سوراخ کے نیچے اُن دونوں شخصوں کو گردن
مارا اور تہوڑا ڈق رہے اونکی لاشوں کو آگ مین جلا دیا اور حجرہ کے آس پاس تا نیچے
چوان تک خندق کہدوایا اور اسمین رانگ گلا کر بہر دیا کہ پہر کوئی اُس مقام متبرک
تک پہونچنے کی مجال نہ لاسکے

معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اُن دونوں عیسائیوں نے اُس سینده مین سے مٹی نکالنیکا
یہہ طریقہ رکہا کہ اُن چمڑے کی تہیلوں مین بہر کر رات کے وقت شہر کے باہر پہینک لیتے
تہے لیکن جب اسمین بہت حرج اور تکلیف دیکہی تب مکان کے اندر ایک کنواں کہودا
اور اسمین وہ سینده کی نکالی ہوئی مٹی ڈالنے لگے یا یہہ کہ دونوں طور اختیار کر
رکہے ہونگے جب فرصت پاتے تو باہر جا کر پہینک آتے اور جب نہ فرصت پاتے تو کوئیں
مین ڈالدیتے تہے یا یہہ کہ پہلے کنواں کہودا ہوگا اور اُسکی مٹی تہیلوں مین بہر کر
باہر پہینک آتے اور بعد اُسکے جب سینده کہودنا شروع کی تو اوسکی مٹی اوس کوئیں
مین ڈالتے۔

چونکہ انجیل متی ۲۸ باب ۱۳ و ۱۵ کے بموجب عیسائیوں کا یہہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ
کو جو صلیب پر کہینچکر قبر مین مدفون کیا تہا تو یہودیوں مین یہہ بات مشہور ہے کہ اُس
مصلوب کی لاش کو اُسکے شاگرد چرا لے گئے۔ یہہ خیال عیسائیوں کے حق میں
ایسی تاثیر بخش ہوئی کہ حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کی بابت انہوں یہہ صفت قرار دیتی
دا اگرچہ اُس مصلوب کی لاش کو چرانے کا الزام عیسائی عقیدہ کے بموجب یہودیوں نے بنا رکہا

مگر یہان تو ایسا ثابت ہوا کہ جو زبیندہ ہی مین پکڑا گیا اب کسیطرح کے انکار اور عذر کی گنجائش کہان رہی اگرچہ یہان جو ایجاد نصیب ہوا اگرچہ پرکار الزامیت مین لکہا گیا یہہ رباعی ایسے حسب حال ہے رباعی

وز دیکہ نسیم را بدزرد وز کعبہ کلیم را بدزرد
گردست بہ فاتحہ برآرد رحمان ورحیم را بدزرد

اور ہی سنت آبائی ہے کہ اتبک بعض عیسائی چہاچوری گئے اور مدینہ کا سفر کرتے اور جسطرح وہ دونون عیسائی مغربی حاجیون کے لباس مین وہان گئے تہے اسیطرح یہہ عیسائی بہی اہل اسلام کے لباس مین وہان جایا کرتے ہین پس یہہ ایک معجزہ ہے کہ پیغمبر خدا صلعم کی وفات کے ساڑہے پانسو برس کے بعد ظاہر ہوا اور اسی طرح اور بہی کتنے ہی معجزے ہین جو وقت بوقت ظاہر ہوتے گئے مگر یہہ معجزہ کہ جو خاص عیسائیونکی نسبت ظاہر ہوا اسیکا ذکر اس کتاب مین مناسب سمجہا گیا۔

اگر کوئی عیسائی کہے کہ ہم اس بات کو یقین نہین کرتے کیونکہ کسی عیسائی نوشتہ مین اسکا ذکر نہین ہے تو مین کہتا ہون کہ اس مین کیا عیسائی فضیلت ظاہر ہوتی تہی جو اوسکی یادگاری کے لئے اپنی کسی معتبر کتاب مین لکہہ رکہتے بلکہ جہانتک چہپ سکے یہہ بات عیسائیونکے چہپا رکہنے کے لایق تہی - دوسرے یہہ کہ یہہ بات ایسی ظاہر و صحیح اور مشہور ہے کہ یہہ خبر اپنی صداقت کے بابت عیسائی نوشتہ کی کیا بلکہ کسی اسلامی نوشتہ کی بہی حاجت نہین رکہتی کیونکہ یہہ معجزہ اپنی عظمت اور کمال جلالت کے سبب ہر شخص کی زبان پر جاری رہا - اور اسکے سوا اتبک وہ مکان اور ان دونون عیسائیون کا حجرہ شریف حضرت صلعم کے حجرہ کے عین سامنے کو ٹوٹا ہوٹا موجود ہے اور اوس سے ایک سوراخ جو مسجد نبوی صلعم کی دیوار مین رکہا گیا ہے

کہ جیسے دیکھہ کر ہر شخص کو اس طرح یاد آجاتا ہے کہ گویا کل ہی یہہ معجزہ ظاہر ہوا ہو
اور اسکے سوا روضۂ منورہ کے گرد خندق میں رانگ گلا کر بہرا ہوا جا بکر ہر شخص کو فوراً یاد
آجاتا ہے کہ اس بندوبست کا سبب وہی نقب اُن دونوں عیسائیوں کا تہا۔
پس جبتک اُس رانگ گلے ہوئے کا بہی ذکر کسی عیسائی نوشتہ میں نہیں ہے تو بہی
تمام عالم میں کوئی اُسکی بابت شبہہ یا انکار نہیں کرسکتا۔ اسیطرح ان دونوں
عیسائیونکے حال میں بہی اگرچہ کسی عیسائی نوشتہ میں نپایا جائے کسی طرحکی شبہہ
یا انکار کو دخل نہیں ہے اور اگر لکہا بہی ہو تو کون عیسائی کسی مسلمان کو لاکر
دکہا دیگا کہ ہمارے بزرگوں نے ایسا بد کام کیا تہا۔ اور غالبًا اُن عیسائیونکی
اولاد اپنے بزرگونکا یہہ حال معلوم کرکے پہر عیسائی نرہے اور حضرت صلعم پر
ایمان لاکر بصدق دل مسلمان ہوگئے چنانچہ ہندوستان میں دکہن جانب جو
نوایتونکی قوم آباد ہے اُنہیں لوگونکی اولاد سمجہی جاتی ہے کہ بعد مسلمان ہونے
کے نصاریکے ظلم سے یا بخوشی کسی احتیاط کے سبب اپنے ملک سے نکل گئے اور
شاید اُس جولاہے کی نسل سے ہیں کہ جس نے اپنا مکان اون دونوں عیسائیونکو
کرایہ یا عاریت رہنے کو دیا تہا اور بعد حال کہلنے کے مسلمانوں نے اسے شہر
سے نکالدیا یا وہ دونوں عیسائی دراصل پیشہ جولاہے کا رکہتے تہے اُسکا مفصل
حال اُسی قوم نوایتونکے ذی لیاقت تاریخ دان لوگونکو خوب معلوم ہوگا۔
اب اگر کوئی کہے کہ کسی نے مخبری کرکے اُن دونوں عیسائیونکو گرفتار کروادیا ہوگا
تو اتنی دور ملک میں جاکر مخبری کرنا اور یہہ انتظار کہ بادشاہ کے آنے تک وہ
عیسائی اپنا کام پورا نہ کرینگے ناممکن ہے۔ دوسرے یہہ کہ اگر مخبری کی ہوتی
تو بادشاہ اُنہیں دونوں کو اُسی مخبر سے پہنچا کر پکڑ لیتا تمام سکنائے شہر کے حاضر
کرنے میں اتنی دولت کیوں خرچ کرتا۔ تیسرے بڑی بات یہہ ہے کہ بادشاہ اپنا

کبھی نہ آتا بلکہ اپنے نوکرون کے وسیلے سے اسکا بندوبست کرلیتا مگر اس معجزے کی عظمت دیکھکر سلطان اتنا جلد مدینہ کو دوڑ آیا

معجزہ ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ لذی اذنبا لکتاب والصلوۃ علی رسولہ وعلی الہ واصحابہ الذین تادبوا بادبہ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي قال اللہ تعالی جلشانہ قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ (انعام ع ۲) یعنے کہہ اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وحی کیا گیا ہی طرف میرے یہہ قرآن يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ یعنے اے کتاب والو تم کیون منکر ہوتے ہو اللہ کے آیتون سے اور اللہ اوسکا گواہ ہے جو تم کرتے ہو از شہادت قرآنی فصل ۱۱۶

شعر

اب سامنے میرے جو کوئی پیر وجوان ہے ۞ دعوے نہ کرے یہ کہ میرے منہ مین زبان ہے

بیان فصاحت قرآن سبحان اللہ یہہ خدا کی زبان ہے قرآن مجید آجتک اور ہمیشہ کے لئے ایک ایسا معجزہ ہے جو مثل آفتاب ہر شخص کے پیش نظر ہے یعنے مثل اوس کے دوسری کتاب کوئی انسان بنا نہیں سکتا کیونکہ یہہ اوسکا کلام ہے جسنے انسان ہی کو بلکہ فرشتون کو بھی بنایا ہے اور علماء عیسائی جو بعض اہل انگلستان کا قول اس دعوے پر دلیل لاتے ہین کہ مقامات حریری فصاحت مین مثل قرآن ہے یہہ اونکا قول سراسر لاف اور انکا دعوی محض خلاف ہے وہ ہنوز مقامات حریری کی فصاحت کو اچھی طرح نہین سمجھ سکتے تو قرآن مجید کی فصاحت کو کیا سمجھ سکین مصنف مقامات حریری خود معتقد عظمت قرآن ہے کیا کوئی حریر نور پر فوق لاسکتا

پاکستان زمہریر کو گرمی دیکہا سکتا ہے مقامات حریری سے تو شیخ احمد عرب شیروانی کا
کلام زیادہ فصیح وبلیغ ہے علامہ تفتازانی صاحب مطول معتقد مقامات حریری کو
بلاغت سے بالکل عاجز جانتے ہین چنانچہ کتاب مختصر معانی مین بعد ذکر کرنے مقامات
کے جو بلاغت مین چاہیے فرماتے ہین کہ اصل حسن کے یہہ ہے کہ الفاظ معنوں کے تابع
ہوون نہ برعکس اسکے اسکے حاشیہ مین لکہا ہے کہ جب حریری نے باوجود کمال فضل
کے دیوان انشا مین لکہا تو اس حسن سے عاجز رہا چنانچہ عبارت عربی یہہ ہے
وحین رتب الحریری مع کمال فضله فی دیوان الانشاء عجز فقال ابن الخشاب
هو رجل مقامات ای رجلیته وجزالته مقصورة علی ذلک لا یتجاوز غیره اور وہ تو منجملہ اہل اسلام
سے ہے خود قرآن کے کل معجزات پر ایمان رکہتا تہا جنمین سے ایک فصاحت ہے
اور یہہ سب لوگ واقعی عبارت قرآن کو لاثانی اور کلام ربانی جانتے تہے چنانچہ انہین کے
اقرار سے جو انہون نے اپنی تصنیفات مین کیا ہے اس قول کی صداقت
ظاہر ہے کیونکہ قرآن مجید کی فصاحت اور ان سب کے کلام مین آسمان اور
زمین کا تفاوت ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک اور عیسی ابن صبیح الملقب بمزدار
کا قول جو پادری فانڈر نے بیان کیا کہ وہ اہل عرب کو مثل قرآن مجید کے دوسرے
کتاب یا ایک سورہ بنا سکنے کے لائق جانتا تہا اسکا ثبوت تو جبہی ہو کہ جب فعل مثل
قول کے پایا جاوے یعنی اگر بنا سکے تو کوئی سورہ مثل قرآن مجید کے بنا کر پیش کرین اگر
ادہر ادہر کے اقوال جمع کرنے اور انسے حجتین قایم کرنے کی حاجت نہ ہے پس قرآن مجید
تو ہر وقت موجود ہے مگر وہ لاف زن بنا دین کہان ہین جو مثل اوسکے بنا جانتے ہین یا صرف
اپنی عاقبت ہی بگاڑنا جانتے ہین اعجاز قرآن صفحہ ۴۲ مین لکہا ہے کہ جیسے کہ توریت
وانجیل کلام اللہ اور کتاب اللہ اور وحی اللہ ہین اور اونکا خلاصہ قرآن ہے پس ظاہر ہے
کہ قرآن ہی کلام اللہ اور کتاب اللہ اور وحی المعجز اور نہ بناوٹ انسانی اسلئے اور

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲ مین ہے کہ یہہ عجیب بات ہے کہ اس کتاب (یعنے قران) کی عبارت ایسی شستہ ورفتہ ہے کہ زبان عربی کے لئے ایک نمونہ ٹھہرا اور محمد صلعم نے اپنی نبوت کی صداقت کے لئے مخصوص اوسکی عبارت پر بنیا دڈالی انتہٰے
اب سنو وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور وہ نہین یہہ قران کہ کوئی بنالے سوا اللہ کے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ کیا لوگ کہتے ہین یہہ بنالایا ہے (یعنے محمد صلعم) قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ توکہہ (اے محمد صلعم) لے آؤ ایک سورہ ایسی وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور پکار جسکو پکار سکو سوا اللہ کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر تم سچے ہو (سورہ یونس رکوع ۴) یعنے اپنے معبودون اور دیوتا ونکوبھی اس کام مین اپنی مدد کے واسطے بلالاؤ توبھی قران مجید کی مثل ایک سورہ کے جیسے کہ انا اعطینا وغیرہ ہے نہ بنا سکوگے اور جبکہ نہ بنا سکے تو تم سچے نہین بلکہ جھوٹے ہو پیغمبر خدا کی لعنت ہے لعنت اللہ علے الکذبین اور پہر یہہ کہ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا یعنے کہہ (اے محمد صلعم) اگر جمع ہو وین آدمی اور جن اسپر لاوین ایسا قران نہ لاوینگے ایسا اور پڑے ہی مددگار ہوئین ایک کی ایک انتہٰے (سورہ بنی اسرئیل رکوع ۱۰) یعنے اگر ایک دوسرے کے اس کام مین مددگار ہوجائین توبھی نہ بنا سکینگے ایسا اور نہ صرف یہی کہ انسان نہین ایک دوسرے کے مددگار اس کام مین ہوجائین بلکہ جن اور انسان دونون مخلوق ملکر مثل اسکے بنایا جائین توبھی نہ بنا سکینگے اگرچہ ایک دوسرے کی ہمیشہ مدد کرتے ہی رہین
اور اسیطرح کا قران مجید مین کئی جگہہ ذکر ہے مثلا سورہ ہود رکوع ۲ اور سورہ بقر رکوع ۳ وغیرہ غرض یہہ کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے کہ اگر تم اسکے الہامی اور وحی ہونے مین شک کرتے ہو تو لے آؤ مثل اسکے نہایت فصاحت اور بلاغت کے ساتھ کہ اوسکی ہر ترکیب موقع پر واقع ہوئی ہو اور ہر تشبیہہ اور ہر مجاز اور ہر کنایہ حسن اور لطافت سے

مستعمل ہو اور باوجود اسکے تنافر اور وحشت کلمات اور تعقید ترکیبات اور ایطا اور اقوا اور اکفا سے پاک اور مبرا ہو اور یہہ بہی آسان خدمت بتلائی گئی نہین تو اس کلام الٰہی مین اور باتین بہی ہین کہ اگر وہ سب تمسے طلب کیجائین تو تم پر بڑی مشکل گذرجاے پہلی یہہ کہ اس کلام کا اسلوب انسانی کلام کے اسلوب سے برخلاف ہے دوسرے تناقض اور اختلاف اسمین نہین ہے تیسرے غیب کی خبرین اور گذرے زمانونکے حالات اسمین ہین جو کہ کسی تواریخ سے نہین لکہے گئے جیسے حضرت موسیٰ کا حضرت خضر سے ملاقات کرنا اور کنعان پسر نوح کا ڈوبنا اور حضرت سلیمان کا بت پرست نہونا اور مسیح کا مصلوب نہونا وغیرہ گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۱۶ مین لکہتے ہین کہ محمد کے قانون کی روسے کل قماربازی کی صاف ممانعت ہے اس قانون کی مراد مفید سے یقیناً کوئی منکر نہوگا — کہتے ہین کہ آپ نے صرف اوسکو انجیل سے نقل کیا ہے مین نے اس برائی کی ممانعت کو نہ احکامات عشرہ مین دیکہا نہ انجیلو نمین (حمایۃ الاسلام صفحہ ۳۹ وہم دفعہ ۱۶ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) سر ولیم جونس اپنے دوسرے رسالہ مین جو ایشیا کے علم ادب کے بیان مین ہے یہہ لکہتے ہین کہ صدیون کو اونکے شارع کا یہہ حکم صاف تہا کہ علم کو دنیا کے دور دراز حصونمین بہی تلاش کرو میری دانست مین محمد نے اسکو انجیل سے نقل نہین کیا اور نہ روم کے قانونسے جنکے بموجب مخالفون کے علم کا سیکہنا ممنوع ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۴۲ دفعہ ۱۴ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) چوتہی پیشین گوئیان اسمین ہین کہ اوسکے مطابق وقت بوقت ظاہر ہوتا جاتا ہے پانچوین یہہ کہ اس مین بہت سی باتین ایسی ہین جو فصاحت مین نقصان لانیوالے ہین تو بہی انتہا درجہ فصاحت کو یہہ کلام پہونچا ہے (۱) ہر ملک کے فصیح بیان

اکثر دیکھی اور سنی ہوئی چیزون جیسے گھوڑا یا اونٹ یا مرد یا عورت خوبصورت یا بادشاہ
یا جنگ یا غارت وغیرہ کی صفت مین فصاحت کر سکتے ہین اور اس کلام الہی مین
بیشتر اون چیزونکا ذکر ہے کہ جنہین کسی نے نہ دیکھا اور نہ سُنا جیسے بہشت کی خوبیان
جہنم کے عذاب نہر کوثر و سلسبیل و تسنیم و لبن وغیرہ کا ذکر درخت سدرہ اور طوبیٰ کا مفصل
حال عرش و کرسی کا بیان وغیرہ (۲) شاعر جہانتک جھوٹ مین ترقی کرے
اوتنا ہی اوسکے کلام مین لطف زیادہ ہوتا ہے اور اس پاک کلام مین جھوٹ سے مطلق
نفرت اور پرہیز اور سچائی کا کمال ظاہر ہے (۳) کوئی شاعر یا نثار اگر کسی
مضمونکو دوبارہ لکھے تو فصاحت مین نقصان آتا ہے اور اس کلام مین جس جگہہ دوبارہ
کوئی بات فرمائی گئی لطف زیادہ ہوا ہے (۴) کوئی کلام جب طول ہو تو پھر فصاحت
اوسمین مشکل ہے اور یہہ کلام باوجود طول ہونیکے کہین فصاحت کے درجے سے
نہین گرا ہے (۵) اس کلام الہی کے مضامین عبادات شاقہ واجب کرنا
اور دنیا کی لذتین حرام کرنا اور آدمیونکو زہد و پرہیزگاری کی تعلیم اور مال خرچ کرنا اور
مصیبتون پر صبر اور موت کو یاد کرنا اور عاقبت کا دھیان رکھنا ہین اور ان باتون کے
بیانمین انشا کی فصاحت و بلاغت باقی نہین رہتی (۶) ہر شاعر جو اپنے فن
مین کمال رکھتا ہے وہ ایک ہی طور اپنے لئے خاص کر سکتا ہے کہ اوسمین اوسے
کامل مہارت ہوتی ہے نہ یہہ کہ سب طور پر چنانچہ دبیر مرثیہ گو طرز بین لینے ایسے مضمون
کہ جنکو سنکر انسان رونے پر آمادہ ہو اور انیس بیان رزم مین اور راسخ مستانہ مضامین
اور سودا ہجو کہنے مین خوب منجھے ہوئے سمجھے جاتے ہین اگرچہ ان سب شاعرون کے
کلام صرف طبع زاد اور مبالغون اور ناراستیونکا مخزن ہین ورنہ اگر قرآن مجید کی صداقت
اور زہد اور تعلیمات آخرت اور تہذیب اور اخلاق ظاہر کرنا چاہتے تو وہ ایک ایک
صفت بھی اونمین پائی نجاتی اسیطرح فصحاء عرب مین امرء القیس بیان حسن او

لکہہ رون کی تعریف مین بے نظیر تہا اور بابتہ رزم کو خوب بیان کرتا تہا اور از اعشیٰ تہام
تو او زہیر غرض مطلب اور اظہار طمع مین خوب مشتاق تہا اور اس کلام الٰہی مین جو خوب
غور کرو تو ہر فن مین سب بے نظیر ہے اور کسی ایک طرز کو دوسرے طرز نے کمی یا بیشی
ممکن نہین اسکے سوا یہہ کلام مقدس فقہ اور اور علوم کی اصل ہے جیسے کہ علم عقاید
اور مناظرہ غیر دین والوں کے ساتہہ اور علم اصول الفقہ اور علم فقہ اور علم احوال اور
علم اخلاق اور اور باریک علوم کی بس اسطرح کی باریکیون کے بیان مین فصاحت
اور بلاغت خاص کرنا کسی انسان کا مقدور نہین ہے مثلاً اگر کسی کامل نثار سے
فرمایش کیجائے کہ ایک دو مسئلہ منطق کے رنگین عبارت مین لکہے یا ایک دو مسئلہ
فرائض کے فصاحت کے ساتہہ بیان کرے تو ہرگز نکر سکیگا پس ان باتون سے
بالکل یقین ہو سکتا ہے کہ یہہ کلام انسانکا کلام نہین صرف خدا ہی کا کلام ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ
هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْاُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ
سَلِّمُوا تَسْلِيمًا لِتَنَالُوا مِنْ عِنْدِ رَبِّكُمُ الْكَرِيمِ جَنَّةً وَنَعِيمًا
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى جل شانه وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ
یعنے اور تحقیق تو البتہ سکہلایا جاتا ہے قرآن نزدیک حکمت والے علم والے کے سے انتہے
(سورہ نمل رکوع ۱) علماء عیسائی جو کہتے ہین کہ یونانی اور مصر وغیرہ مین ایسی کتابین
ہین جو فصاحت مین بے مثل گنے جاتے ہین اور اسیطرح وید کی عبارت بہی ہے (میزان الحق
صفحہ ۱۷۲) تو اسکے جواب مین اونہین ازروے انصاف غور کرنا چاہیے کہ ہر
زمانہ مین جو فصیح لوگ گذرے ہین اونہون نے سیکڑون اوستادون سے تعلیم پائی

اور بڑے بڑے علوم کی کتابین پڑہین اور ہر طرح کی کتابون کی سیر کی اچھے اچھے اوستادون سے برسون اپنی عبارتون مین اصلاح لیا کئے تب کسیقدر فصیح عبارت لکہنے کی طاقت حاصل کر پائی مگر حضرت بنی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام تو عاموم دنیا سے محض امی یعنے بے پڑہے ہوئے تہے اور یہہ بات خوب ظاہر ہے کہ کبہی حضرت صلعم نے نہ کچہہ لکہا اور نہ پڑہا اور نہ کسی مدرسہ یا مکتب مین تعلیم پائی چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۵۸ سطر ۷ مین لکہتے ہین کہ آپ (یعنے حضرت رسول اللہ صلعم) امی محض تہے انتہے اور لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر جو ان چہاپا تصحیح کی ہوئی اوکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایدورڈ نیرس کی اور بمئی اڈوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ ہوئیں ڈ کاشا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس متعلقہ صوبجات بنگالہ و بہار و اوڈیسہ جلد ۲ مطبوعہ بپرج مشن ۱۸۲۹ء صفحہ ۲ مین ہے کہ اونکی (یعنے حضرت صلعم کے) کچہہ تعلیم بہی نہوئی تہی انتہے

اور گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۷ مین حضرت رسول اللہ صلعم کی بابت لکہتے ہین کہ آپ خود لکہنا پڑہنا نجانتے تہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۵۲ دفعہ ۳ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) اور قرآن مجید مین ہے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ یعنے اور تو نہ پڑہتا تہا پہلے اس سے کوئی کتاب اور نہ لکہتا تہا اپنے داہنے ہات سے (عنکبوت ع ۵) پادری فانڈر نے بہی اپنے میزان الحق کے باب ۳ فصل ۳ صفحہ ۳۷۱ سطر ۳۲ و ۲۴ چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء دوسری چہپائی مین نرمی کے ساتہہ یون ہی لکہا ہے چنانچہ قولہ اور ہرچند کہ خود محمد صلعم توریت و انجیل کو نہین پڑہا تہا لیکن اوسکے زمانہ مین عربستان کے درمیان یہودی اور عیسائی بہت تہے

استنتاج اور اسکے ہم وزن سیر الاسلام صفحہ ۸-۳۲ سطر ۲ مین حضرت صلعم کے امی ہونیکا
مضمون ہے پہر کیونکر ایسی کتاب کہ جسکے مقابل مین فصحاء عرب کا کلام پانسنگ بہی
نہین ہے حضرت صلعم بے الہام ربانی تیار کر سکتے اور یہی دلیل مصنف میزان الحق
وغیرہ کا بازار کہوٹا ہوجانیکے لئے کافی ہے کہ قران مجید نہ صرف زبان عرب بلکہ تمام
دنیا کی زبانون مین بیمثل ولاجواب ہے کیونکہ کسینے اُمّی ہوکر آجتک ایسی عبارت
کہ جسکے ہم پلہ کوئی دوسرا کلام نہوسکے نہین تیار کر پائی اور نہ تیار کرسکتا ہے

مثنوی ؂ سبک سنگ کا ین لاف کین میزند ؂ ترازو عبث بر زمین میزند ؂
ترازو پُر از وزنہ علیہاست ؂ ازان جو فروشے کہ گندم نماست ؂ ندانی کہ قران
بسنگ وقار ؂ نیاید بوزن ترازو ہزار ؂ کلامیست از خالق انس وجان ؂
کرا دیدہ ترازو ست روزی رسان ؂ نسنجد جوئے زور بازوے تو ؂
کہ خاک افگند در ترازوے تو ؂ نہ میزان باو سنجانست این ؂ ترازوے
پولاد سنجانست این ؂ عبث لبسکہ گرم تگاپو شدی ؂ ترازو فگن چون ترازو شدی ؂
چہ دیدے پُر از کرو فن واشتی ؂ ترازو گر سنگ وزن داشتی ؂ سبک پیش حق گشتی
از خوے خویش ؂ نگہدار وزن ترازوے خویش ؂ نہ دل را میزان خود شاد کن ؂
ز میزان عدل خدا یاد کن ؂ پہر یہہ کہ وید اور نسہ وغیرہ والون نے کبہی یہہ دعوی
نہین کیا کہ کوئی مثل ہماری تصنیف کے کچہہ نہین سکتا اگر ایسا دعوے کرتے
تو البتہ لوگ مثل اونکے تصنیف کے کچہہ بیان کرنیکی کوشش کرتے مگر قران مجید
مین تو صاف صاف مثل ایکسورہ چہوٹی کے ہی بنالانیکا حکم ہوا اور نہ بنانیوالون
کے لئے موت کی سزا مقرر رہی یعنے منکرون پر جہاد ہوتا اور قتل وغارت کا ہر وقت
سامان تہا تو بہی لوگون نے مارا جانا اور قتل ہونا اختیار کیا مگر مثل اوسکے کچہہ
بہی نہ بنا سکے اگر بنا سکتے تو اپنی جان بچانیکے لئے جان لڑا کر بناتے اور ابتک تمام

دنیا مین سب اپنی زبان بند کئے بیٹھے ہین گویا اونکی خاموشی اونکے عجز کا اقرار کر رہی ہے اور وید کی عبارت تو مردہ زبانون مین گنی جاتی ہے کہ جسمین اب تصنیف کرنا کیا بلکہ کوئی اوسے کچھہ سمجھتا تک نہیں ہے ورنہ اگر ملک مین اوسکا رواج ہوتا تو لوگ اوسمین لیاقتین ظاہر کرتے اور مثل اوسکے تصنیف کرنے مین فصاحتین دکھلاتے مگر عربی تو انہون نے تو تمام عرب و عجم اور ترکستان اور شام اور مصر اور عراق اور حبش اور ہندوستان وغیرہ تمام ملک بہرے ہوئے ہین تو بہی مثل ایک چہوٹی سورہ قران مجید کے نہین بنا سکتے کیس جبکہ یہہ حال ہے تو ثابت ہوا کہ ہر سورہ کلام اللہ کا ایک معجزہ دایمی ہے اور اس حساب سے سات ہزار سات سو معجزے قران مجید مین صرف بلاغت ہی کے سبب سے ہین سوا اوصفات مذکورہ بالا کے چنانچہ قران مجید مین ستتر ہزار کلمے ہین اور سورہ انا اعطینا مین دس کلمے ہین اور جب ستتر ہزار کو دس پر قسمت کرین تو سات ہزار سات سو حاصل ہوتے ہین اعجاز قران مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ع مصنفہ فاضل ریاضی دان ابو المنصور عیسائی کے صفحہ ۸۸ مین لکہا ہے کہ مشرکین مکہ نے یہہ دعوے کبہی نہین کیا کہ ہم کوئی کتاب یا رسالہ مثل قران کے باعتبار فصاحت زبان کے تیار کر سکتے ہین بلکہ یہہ کہا کہ ایسے قصے جو قران مین ہین ہم بہی پیدا کر سکتے ہین انتہے

گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۲۲۱ مین فرماتے ہین کہ جیسی عالی عبارتین کہ قران مین پائی جاتی ہین اوس سے زیادہ غالباً دنیا بہر مین نہین مل سکتین (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۱۱ دفعہ ۲۲۱ مطبوعہ بریلی سنہ ۱۸۷۴ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع) اسکے سوا علمائے اہل کتاب جو کہتے ہین کہ قران مجید حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام نے آپ ہی بنایا ہے تو غور کرنا چاہئے کہ کوئی مصنف جو کتاب تصنیف کرے نہین جانتا کہ مین یہہ کتاب اپنی

زندگی مین بنا پاویگا یا نہین مگر قران مجید اگرچہ تیئیس برس مین پورا ہوا تو بھی جس سال مین کہ وہ پورا ہوچکا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اوسی سال مین حضرت صلعم نے وفات پائی گویا جس کام یعنے تبلیغ رسالت کے لیے حضرت صلعم اس جہان مین آئے تھے جب وہ کام پورا ہوا تبھی حضرت صلعم نے اس جہان سے رحلت کی پس باوجود ایسی روشن دلیلون کے جو اہل کتاب وغیرہ قران مجید پر ایمان نہ لائین تو کیا یہہ وہ نہین ہین جنکی بصارت جاتی رہی اور جنکے دلپر مہر ہوگئی تھی سلاباب ۱۲۳ — ۱۵ وشہادت قرانی صفحہ ۹ چنانچہ قران مجید ہی مین ہے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا یعنے اور کون ہے بہت ظالم اوس شخص سے کہ باندہ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹھ (انعام ع ۱۱) پہر یہہ کہ لوتقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین ۰ یعنے اور اگر باندہ لیوے اوپر ہمارے بعضے باتین البتہ پکڑین ہم اوسکا داہنا ہاتہہ پہر کاٹ ڈالین ہم اوس سے رگ گردن کی (حاقہ ع ۲) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۸۶ مین لکہتے ہین کہ کوئی آدمی ایسا نہین ہے جو قران شریف پڑہے اور اوسکے دلپر خوف کا اثر نہو انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۴ مین لکہا ہے قولہ یہہ مقولہ بہت ٹہیک ہے کہ قران شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکے کمال عبارت سے پڑہنے والا پہلے گہبرا جاتا ہے بعد ازان اوسکے محاسن دیکہکر رجوع کرتا ہے اور آخر فریفتہ ہوجاتا ہے انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۲ مین لکہا ہے کہ قران شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے مبرا ہے جو خلاف تہذیب خیال کیے جاسکتے ہین مگر افسوس ہے کہ عیسائیون یہودیون کی مقدس کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قران شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہے کہ اوسمین ذرا سی بہی حرف گیری ناممکن ہے اگرچہ اوسے اول سے آخر تک پڑہین تو کہین ایسی بات نہ واقع ہوگی کہ جسمین ہنسی آجائے

انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۳۷ مین ۵۰ لکہتے ہین قولہ کپتن صاحب کا قول ہے
کہ اوقیانوس سے گنگا تک قران شریف مجموعہ قوانین مانا جاتا ہے یہہ نہین کہ اوسمین
صرف فقہی مسئلے ہون بلکہ قوانین دیوانی اور فوجداری اور مضامین بہی اوسمین درج ہین
اور وہ قاعدے جو آدمیونکے اعمال و مال کی نسبت مقرر کیے گئے ہین ۔ وہ خدا تعالیٰ
کی بیزوال رضا سے بنائے گئے ہین یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح بیان
کر سکتے ہین کہ قران شریف مسلمانونکا مجموعہ قوانین عامہ ہے اسمین قوانین مذہبی از
سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور سزادہی سب موجود ہے
اور مذہبی رسوم سے لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہے اور قران
نجات روح ہے اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ اور حقوق شخصی اور نفع رسانی خلائق
اور نیکی اور بدی و سزا سے دینی و دنیوی سب چیز پر جاری ہے انتہے اور یہہ جو علمار
اہل کتاب بار بار کہا کرتے ہین کہ قرانمین جو اچہی باتین لکہی ہین وہ سب توریت سے
لی گئین ہین انتہے دیکہو دیباچہ رومن ترجمہ قران چہاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۴۴ع اور
تحقیق الایمان وغیرہ پس مین کہتا ہون کہ تمام دنیا کے قدیم سے قدیم بت پرستونمین
بہی چوری اور زنا اور قتل وغیرہ منع لکہا ہے پس توریت مین یہہ سب باتین اون
بت پرستون سے اخذ کی گئی ہونگین نعوذ باللہ مگر مطلب یہہ ہے تاکہ قران شریف کے
پڑہنے والونکو جو صاف دل اور انصاف سے پڑہین معلوم ہو کہ حضرت موسیٰ اور حضرت
عیسےٰ بلکہ حضرت ابراہیم اور سب انبیار علیہم السلام کا دین یہی اسلام تہا جو مسلمانون کا
دین ہے اور اسکے خلاف جو جو باتین یہود و نصاریٰ مین رائج ہوئین یہہ خدا کی
طرف سے نہین بلکہ یہہ مضمون صرف اونہین کی طبع زاد ہین ورنہ خدا کی شریعت جو توریت
مین ہے وہی انجیل مین اور وہی فرقان مین اور وہی سب انبیار کی کتابون مین ہے
دیکہو اس کتاب کی لوح اول کلیسیا اول کیا توریت کسی دوسرے نے نازل کی ہے

اور قران کسی دوسرے نے جو توریت کی باتین قران مین نہون یہہ قصور صرف
اپنی ہی سمجھہ کا ہے یہہ بیچ کہ قران مجید کی ہر آیت سے ہزار ہزار عجیب وغریب تاثیرین ہمیشہ
ظاہر ہوتی ہین جو دنیا کی اور کسی کتاب مین پائی نہین جاتین اور اسکے بیان مین اس
آیت کے سوا جو سورہ بنی اسرائیل کے رکوع ۹ مین ہے مین زیادہ جرات نہین
کرسکتا اگرچہ اپنی آنکھون سے دیکھتا ہون اور وہ یہہ آیت ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ
الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا
یعنے اور ہم اوتارتے ہین قرآن مین سے جس سے روگ چنگے ہون اور مہر ایمانوالونکو
اور گنہگارون کو یہی بڑہتا ہے نقصان اٹہتے اور ایسا ہی سورہ یونس کے رکوع ۶
مین ہی ہے اگر کوئی کہے کہ ہماری ہی زبان سے کیون وہ تاثیرات آیات قران مجید
ظاہر نہین ہوتین تو مین کہہ سکتا ہون کہ اپنی بے ایمانی کے سبب کیونکہ مین تمسے سچ
کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہانسے
وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہوتی (متی ۱۷ باب ۲۰)
اور الیشع نبی کے وقت مین بنی اسرائیل مین بہت کوڑہی تہے پر اونمین سے کوئی
نعمان سریانی کے سوا چنگا نہوا (لوقا ۴ باب ۲۷) پس کوئی سبب نہین ہے
کہ خدا کا کوئی صادق بندہ قران مجید سے انکار کرے

اگر اس سبب سے کسیکو قران مجید سے انکار ہے کہ کتب سابقہ اوس سے کیونکر
منسوخ ہوئین تو مین کہتا ہون اسلئے منسوخ ہوئین کہ اونمین کی مفید باتین
قران مجید مین موجود ہین اب اونکی حاجت نرہی اور جسطرح مسیح نے پہلے
حواریونسے فرمایا کہ کچھہ اسباب سفر نہ لیجاؤ لوقا ۱۰ باب ۴ متی ۱۰ باب ۹
۱۰ پہر کہا کہ اب وہ حکم منسوخ ہے اب اسباب سفر ساتھہ لو لوقا ۲۲ باب
۳۵ — ۳۸ اسیطرح سمجھنا چاہیے کہ خدا کو اپنی مصلحتونمین اختیار ہے لیکن

نہ یہہ کہ تمام توریت وانجیل مین جو کچہہ تعلیم توحید اور تاکید نیک اعمالی وغیرہ مرقوم ہے وہ
بسبب منسوخ ہو گیا ایسا ہرگز نہین بلکہ نسخ بعض احکام شرایع مین واقع ہوتا ہے
اگر اس سبب سے کہا ہے کہ ان مین اور اناجیل مروجہ حالیہ مین کچہہ اختلاف ہے تو دیکہو کہ خود انجیل
مین بہی اختلاف ہے حضرت عیسی نے کہا کہ میری گواہی سچ نہین لعد پہر کہا کہ میری
گواہی سچ ہے یوحنا ۵ باب ۳۱ اور ۸ باب ۱۴
اگر اس سبب سے کہ حضرت محمد مصطفے کے کئی ازواج مطہرات تہے جیسا اکثر علماء عیسائی نے
یہہ اعتراض لکہا ہے تو حضرت ابراہیم کے اور حضرت یعقوب کے ازواج مطہرات کہ جنکی اولاد
مین تمام انبیاء بنی اسرائیل ہین اور خاصکر حضرت داؤد کی کثرت ازواجی کو یاد کرنا چاہئے جنکا
زبور کتب الہامی مین شامل ہے اور جنکی نسل مین ہونے سے حضرت عیسی کا شرف مذکور ہے
(متی ۱ باب ۱) اور جو کہ نبی اولوالعزم تہے (اعمال ۲ باب ۳۰ اور کتاب سوال و
جواب ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری واش صاحب صفحہ ۱۸ سوال ۱۵۵) اور
جنکا اولوالعزم ہونا اونکی معجزات سے ثابت ہے (۲ سلاطین ۸ باب) اور حضرت داؤد
کا جنت مین جانا اور رہنا ۲ سموئیل ۷ باب سے ظاہر ہے جہان لکہا ہے خدا کا کلام
ناثان نبی کو پہونچا کہ جا اور میرے بندے داؤد سے کہہ خداوند یون فرماتا ہے کہ کیا تو
میرے لئے ایک گہر بنایا چاہتا ہے کہ مین اوس مین رہون مین تیرے لئے بہی گہر
بناؤنگا رومن تواریخ کلیسیا جلد اول صفحہ ۶۵) اور مشرق اخبار نور افشان مطبوعہ
۲۲ فروری ۱۸۷۳ء نمبر ۲ جلد ۵ صفحہ ۸ ۵ کالم وسط مین پادری وری صاحب فرماتے
ہین کہ انجیل کی تعلیم کے بموجب عیسائیونکو کثرت مناکحت روا نہین ہے اسلئے عیسائی
ایک عورت سے زیادہ ایک وقت مین شادی نہین کر سکتے مگر او سکا یہہ بہی
اصول ہے کہ رحمت قربانی سے بہتر ہے اسلئے اون متلاشی دین کو کہ جنکی دو عورتین
نکاحی ہون اوس اصول کے بموجب اونمین سے کیسیکو چہوڑنا واجب نہین ہے

استھے لکھنؤ ٹائمز مطبوعہ ۲۴ فروری سنہ ۱۸۸۳ء مین لکھا ہے کہ لارڈ سالسبری صاحب کے
لیڈی صاحبہ نے حال مین لوگونکو اسبات سے متحیر کر رکھا ہے کہ کثرت ازواج
جائز ہے اور اس مسئلہ کو دلائل و براہین سے ثابت کر رکھا ہے اور لوگ قائل ہوگئے
ہین انتہے

اگر اس ناواقفی سے کہ حضرت نبی اسلام صلعم سے کوئی معجزہ نہین ہوا تو یہودیونکے
عقیدہ کا شمول ہو جائیگا جو وہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف معجزہ کی بات رکہتے ہین
اگر اس خیال سے کہ وہ عبرانیئین جو کہ انبیاء بنی اسرائیل کی زبان ہے مثل توریت
و زبور وغیرہ کے نازل نہوا تو اناجیل مروجہ حالیہ سے جو سب یونانی مین ہین
انکار ہو جائیگا
اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسی کے بعد کوئی نبی نہین ہوا تو حواریون وغیرہ کی
رسالت و نبوت سے انکار کرنے پڑیگا اول قرنتیونکا ۱۲ باب ۹ ۲ — ۲۲
اور ۱۳ باب ۱۰ اعمال ۱۱ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۱۵ باب ۲ ۳۲ مین کیھس
وغیرہ اور یہوداہ اور سیلاس کہ وے بہی نبی تہے اور ۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۵
اگر اس سبب سے کہ حضرت نبی آخرالزمان صلعم انبیاء بنی اسرائیل مین سے نہتے تو
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت ایوب وغیرہ علیہم السلام کی نبوت سے انکار
ہو جائیگا اور لوقا وغیرہ کی انجیل غیر الہامی کہنی پڑیگی
اگر اس سبب سے کہ اونکی شریعت کے احکام مین جیسا کہ طبیعت کے برخلاف
ہے رومیونکا ۵ باب ۱۳ تو دنیا مین بے شریعت رہکر حیوانونکیطرح جو حلال و حرام
کچہ نہین جانتے زندگی بسر کرنے پڑیگی
اگر اس سبب سے کہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طلب آمرزش کی
ہے تو مسیح نے بہی یوحنا بپتسما دینے والیکے پاس جا کر توبہ کا بپتسما لیا ہے دیکہو

مرقس ایک باب ۵ و ۹

غور کرو کہ اگر یہہ کلام الہی نہوتا تو حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم دنیا کے عظیم الشان بادشاہون جیسے کہ روم اور فارس اور حبش وغیرہ کو اوسوقت جبکہ اسلام صرف عرب کے بعض شہر و زمین ہی خوب شایع نہوا تہا کیونکر اسلام کی دعوت کر سکتے دیکہو ولیم میور صاحب کا قول شہادت قرانی کے خاتمہ کے باب ۵ صفحہ ۳ تا ۲۲ مین کیونکہ اوسوقت اون عیسائی وغیرہ بادشاہون کے سامنے ہر ایک بڑا صاحب فوج بہی جرات بات کرنیکی نرکہتا تہا اور پہر اوس دعوت اسلام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اون بادشاہو مین سے جنے اوسوقت مان لیا وہ عزت کے ساتہہ اور جنے نمانا وہ آخر کو ذلت کے ساتہہ اسلام کے حلقہ مین آیا یہہ باتین خدا ہی کیطرف سے تہین نہ یہہ کہ انسان کے اختیار سے

منادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم مصلیا علی رسولہ الکریم وہو بالمومنین رؤف رحیم وصحبہ الفائزین درجات النعیم قال اللہ تعالی جلشانہ وقالت طائفۃ من اہل الکتب آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا وجہ النہار واکفروا آخرہ لعلہم یرجعون ۰ سورہ ال عمران آیت نمبر ۶۱ - اور کتاب والون مین سے ایک جماعت (کے لوگ) کہتے ہین کہ ایمان لاؤ اوس پر جو ایمانوالون (یعنے مسلمانون) پر اوترا اون کے شروع مین اور منکر ہو جاؤ دن کے آخر مین شاید وہ پہر جاوین از شہادت قرانی فصل ۱۱۰ اندنون ہندوستان مین بدخصوص پنجاب نے عیسائی دین مین آکر بڑا غل مچایا ہے مثل مشہور ہے کہ نیا نوکر شیر کا شکار کہیلتا ہے ایک جہنڈا علی نے تعبل لیا ہے اور دوسرے عماد الدین نے لاہور مین صفدر علی نے

اپنی کتاب نیاز نامہ مین قران مجید کے اختلاف ترجمون کا حال اسطرح پر لکھا ہے کہ مثلاً الحمد للہ کے معنے ایک نے لکھے جمیع حمد خدا سے راست اور دوسرے نے لکھا ثنا ہا خدا یراست اور یہہ کہ ابوداؤد مین جو کتاب بروایت ابوسعید ہے اوسمین سے کتاب الفتن والملاحم کے ۱۲ صفحہ کلان اور کتاب اللباس قریب نصف اور اسیطرح کتاب الوضوء کتاب الصلواۃ اور کتاب النکاح کو ندارد لکھا ہے اور قرانمین اختلاف قرأت سوا و ضر ار اسطور پر کہ مذکر بجاے مونث اور جمع بجاے واحد اور اسیطرح اختلاف بعض آیات قرانی بموجب عقیدہ اہل شیعہ چنانچہ کنتم خیر امۃ کہ دراصل کنتم خیر ائمۃ تھا یا یہہ کہ یَاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ فِیْ عَلِیٍّ کہ دشمنون نے بموجب قول سید محمد باقر شمسی مصنف حدیقہ سلطانی لفظ علی ساقط کر دیا ہے وغیرہ از نیاز نامہ چہاپہ آلہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۸۵ — ۱۰۲

اور عماد الدین نے عربی تاریخ ابوالفدا مین سے جسکا اردو ترجمہ مدت ہوئی کہ چہپکر مشتہر ہو راہے مسیلمہ کذاب کے قران کی آئتین لکہی ہین اور عقیدہ فرقہ نظامیہ قران کے مخلوق ہونیکی بابت اور دبستان المذاہب سے شیعون کا قول کہ بہت سی سورتین قران مین لکہی نہین گئین از انجملہ ایک سورہ یہہ ہے یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِالنُّوْرَیْنِ الخ اور یہہ کہ سورۂ احزاب قرانمین پوری نہین ہے اور غنیۃ الطالبین مین ہے کہ فرقہ میمونیہ والے کہتے تہے کہ سورہ یوسف قران مین سے نہین ہے وغیرہ از تحقیق الایمان مطبوعہ مطبع آفتاب پنجاب لاہور سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۷ — ۱۳

لیکن ان دونون عیسائیون نے ایسی باتین لکہہ کر پادری صاحبونکو البتہ خوش کیا ہوگا اور اونمین بہی جو اہل فہم ہین وہ ایسی باتونکو بیہودہ جانتے ہونگے کیونکہ تمام دنیا مین کوئی فرقہ اسلامی بلکہ غیر اسلامی بہی اس بات مین شک نہین کرتا کہ قران مجید اپنی

صحت مین لاجواب ہے جسطرح اپنی ساری خوبیون مین وہ لاجواب ہے تبدیل الفاظ
ترجمات سے جب تک مطلب نہ بدلے تحریف لازم نہین ہوتی یہہ تبدیل ایسی نہین ہے
کہ خدا جسم مین ظاہر ہوا اول طمطاوس ۳ باب ۱۶ (از رومن بیبل چہاپہ مرزاپور
۱۸۵۵ء و میزان الحق چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۰ء طبع ثانی) تاکہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت
ثابت ہو مگر در اصل یون ہے وہ کہ جسم مین ظاہر کیا گیا انتہی چنانچہ اس آیت مین خدا
کیجگہہ وہ کا لفظ پادری فانڈر کی کتاب اختتام دینی مباحثہ سے کلیسیا ۴ مین
لکہہ چکا ہون اور ظاہر ہوا انگلش بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۸ء مین جو بڑی صحت کے ساتہہ
چہاپی گئی اسطرح پر لکہا ہے کہ ظاہر کیا گیا اب اسکا تفاوت ذرا غور کرنے سے اہل فہم
کو معلوم ہو سکتا ہے اور پادری فانڈر نے بہی باوجود عالم ہونے کے رومن بیبل چہاپہ
مرزاپور کے موافق دہوکے سے اپنی میزان الحق مین بہی ویسا ہی لکہہ دیا اور تعلیم الایمان
مطبوعہ لودہیانہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۳۶ سطر ۱۰ مین بہی یون ہی ہے پس اختلاف
ترجمات جنسے تعلیمات مین خلل واقع ہوا نہین سکتے ہین نہ یہہ کہ وہ اختلاف ترجمات
قرآن کے جنکا ذکر صفدر علی کے نیاز نامہ سے ابہی لکہہ چکا ہون اہل انصاف مقابلہ کرکے
دیکہہ لین اور ایسی سیکڑون مثالین ہین سبکو کوئی کہانتک لکہے یہہ صرف صفدر علی کی سمجہہ
کی خوبی ہے جو اختلاف قرأت یا الفاظ ترجمہ قرآن کو تبدیل بتاتے ہین کیا یہہ تبدیل
ایسی ہے جیسے توریت و انجیل کے ترجمون مین بارادہ تحریف تبدیل کی گئی جسکا تہوڑا
سا ذکر کلیسیا ۳ سکرمنٹ ۵ اور کلیسیا ۴ سکرمنٹ ۴ و ۵ مین لکہہ چکا ہون اور نہ
صرف اختلاف ترجمات بلکہ اصل کتاب کی وہ سب آیتین جنہین پادری فانڈر نے
اور اونکے قول کے بموجب عماد الدین نے بہی اپنی تحقیق الایمان مین اور وہ سب آیتین
جنکو اور علماء اور مفسرین نے محرف لکہا ہے ملاحظہ کرنیکے قابل ہین کہ تحریف اسے
کہتے ہین اور یہہ سب معتبر اور معزز عیسائی علماء کے اقوال ہین انہین کوئی مرتد اور

نامقبول ہی نہین ہے اور تبدیل الفاظ متحد المعنی سے تحریف نہین ہوجاتی ہے
اور نہ صرف محرف آیتون مقبولہ علما راہل کتاب اور ڈیرہ لاکہہ بلکہ دس لاکہہ سے
زیادہ غلطیون پر اکتفا کیا گیا بلکہ اصل ہی زبان مین کتابین کی کتابین نادر مین چنانچہ
پہلی اور دوسری انجیل یعنے متی عبرانی اور مرقس لاطینی اور نامہ عبرانیان عبرانیکا اصل
زبان مین پتہ ہی نہین ہے پس اب مدار صحت اور عدم صحت کتاب کا ترجمے ہی پر رہا
یا کوئی اور دلیل بہی اسکے جواب مین کسیکے پاس ہے اور جبکہ ترجمے ہی صحیح نہوئے
تو اب ادن کتابونکا کہان تہکانا رہا کیونکہ اناجیل وغیرہ پر عیسائیون کے ایمان کا
مدار صرف ترجمون ہی پر منحصر ہے اور اصل زبان تو کہان بلکہ یونانی ترجمے کے انجیل
بہی ہر شخص اپنے پاس نہین رکہتا دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۱۴ سطر ۳ وغیرہ
جہان لکہا ہے کہ جروم کا سب سے بڑا کام یہہ تہا کہ اوسنے کتاب مقدس کو
لاطینی زبان مین ترجمہ کیا سنہ ۴۰۰ سے سنہ ۱۵۰۰ ع تک مغربی کلیسیا و نمین کرسٹیان خاصکر
اسی ترجمہ سے کتاب مقدس کا مطلب سمجہتے تہے کیونکہ اون ملکونمین لوگ یونانی اور
عبرانی نہین جانتے تہے اسلئے یہہ خوبی صرف قرآن مجید کے لئے ہے کہ اوسکا
ہر ترجمہ اصل زبان کے ساتہہ رہتا ہے سیر الاسلام کے ۵ باب ترجمہ تتمہ صفحہ ۱۹۹
مین لکہا ہے جو ترجمے قرآن کے ترکی اور فارسی زبان مین ہوئے ہین سب سے
بہتر تصور کیجاتے ہین ترجمہ اوسکا جاوا اور ملائی کی زبانمین بہی ہوا ہے اور معنے اوسکے
ہر سطر کے نیچے لکہے ہوئے ہین غرض ترجمے قرآنکے یورپ کی تمام زبانو نمین ہوئے
ہین لیکن اوس ترجمے کی جو زبان انگریزی مین ہوا ہے بہت تعریف کرتے ہین —
سیوری صاحب نے ترجمہ قرآنکا زمان حال مین فرانسیسی زبان مین کیا ہے انہنے
عماد الدین وغیرہ کو پہلے کچہہ توریت و انجیل پڑہنا چاہئے تہا تب کوئی کتاب تصنیف
زبنکا حوصلہ کرتے مگر اونہون نے اسلئے یہہ جلدی کی تاکہ مشہور ہون ہزار ونمین

ہم بہی مین پانچہین سوار نہین پس ترجمہ قرآنکو ترجمات اناجیل وغیرہ سے نسبت
نہین ہوسکتی جسطرح قرآنکو ان کتب مقدسہ مروجہ سے یعنے کیا قرآن شریف انجیل
متی ہے کہ جسکی سنہ تالیف کا ابتک پتا نہین یا وہ انجیل مرقس ہے کہ جسکے اصل کا
ثبوت نہین آیا قرآن شریف مشاہدات لوقا ہے کہ چوتھی صدی تک جسکا موءلف پہچانا
نگیا یا نامہ عبرانیان ہے کہ جسکے مصنف کا ابتک پتا نہین اور معلوم نہین کہ یونانی مین
تصنیف ہوا تہا یا عبرانی مین آیا قرآن شریف اسطرح جمع ہوا کہ اٹھارہ سو برس بعد جب
اوسمین غلطیونکا انبار ہوگیا تب ہزارون لاکھون غلطیان اوس سے چہانٹے گئے ہین
یون یا اسطرح کہ مثل بیسیون انجیل طفولیت وانجیل مصریان وانجیل ناصریان وغیرہ
قرآن بہی متعدد مشہور ہوئے اور اب اوسکا پہچاننا مشکل ہے کہ کونسا قرآن اصلی ہے
العیاذ باللہ اور کتاب ابوداؤد مین جو کمی بیان کرتے ہین یہہ معقول دلیل سنکر سب
پادری لوگ صفدر علی کی عقل پر کیاہی ہنسے یا روئے ہونگے کہ ابوداؤد کی کمی سے
قرآن مجید مین کیا کمی پیدا ہوگی اور جبکہ کتاب ابوداؤد کی بنیاد ہی تہی (جسمین
صرف کمی بیان کرتے ہین) تب قرآن مجید مین اوس سے کیا نقص آگیا تہا
ناظم برا بن عقل خام اور اختلاف قرأت سے مکتوب الفاظ نہین تبدیل ہوتے
ہین اور نہ معنو نمین مخالفت پیدا ہوتی ہے جبکہ وہ سب ساتون قرأتین درست
ہین یہہ اختلاف ایسا نہین ہے جیسے عیبال کیجگہہ جرزین کا لفظ سامریون نے
اپنی توریت مین لکھہ لیا ہے کہ جس سے ایک بڑی قوم کی قوم لاکھون مرد وعورت
پشتہا پشت تک کو خدا اور خدا کے کلام اور خدا کے گہر سے برگشتہ ہوگئے اور تو بہی
صفدر علی اوسے خفیف بات بتلاتے ہین اگر یہے خفیف بات ہے تو صفدر علی
اپنا اسلام سے برگشتہ ہوکر عیسائی ہوجانا اور یہی صرف کہیل ہی سمجہتے ہونگے تنزیل
ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی الموسوم بہ لیف آف محامد جلد اول صفحہ ۵

مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۱ء مین لکھتے ہین کہ محمد صلعم کی حیات مین قران کی حفاظت صرف ان متفرق تحریرون ہی مین منحصر نہین تہی بلکہ وحی الہی تمام مسلمانونکا بہی تہا ہر ایک جماعت عام مین قران پڑہنا ضروری تہا اور خلوت مین قران کی تلاوت اور ذکر باعث ثواب عظیم تہا یہہ مضمون تمام روایات قدیم مین متواتر المعنی ہے اور خود قران ہی سے بہی پایا جاتا ہے اسکے مطابق ہر ایک مسلمان اسکو کم وبیش حفظ کرتا تہا اور مسلمانون قدیم سلطنت مین جو شخص جس مقدار تک قران پڑہ سکتا تہا اسی اندازہ کے موافق اوسکی قدر و منزلت ہوتی تہی اور عزت کی رسم سے اوسکی زیادہ تائید ہوئی وہ لوگ نظم کے تو از حد مشتاق تہے اور فن کتابت کا سامان کافی اونکے پاس نہ تہا کہ خطبون کو لکہہ رکہتے اسلئے بہت سے وہ لوگ اسکے عادی ہورہے تہے کہ اشعار اور خطب کو اپنے دل کی زندہ تختیہ پر منقش کر رکہتے تہے قوت حافظہ اونکی انتہا کے درجے پر تہی اور اوسکو وہ لوگ قران کی نسبت بکمال سرگرمی کام مین لاتے تہے اونکا حافظہ ایسا مضبوط اور اونکی محنت ایسی قوی تہی کہ حسب روایات قدیم اکثر اصحاب محمد صلعم پیغمبر کی حیات ہی مین بڑی صحت کیساتہہ تمام وحی کو حفظ پڑہ سکتے تہے عرب کا حافظہ کیسا ہی دیرپا کیون نہو تاہم اون تحریرونکو جو صرف یاد ہی سے لکہی جاتین ہم بے اعتبار سمجہہ لیتے لیکن اس امر کے باور کرنے کی وجہہ معقول ہے کہ بہت سے تحریری نقلین جن مین کل قران شامل تہا یا جو قریبا کل پرحاوی تہین مسلمانون نے پیغمبر کی حیات مین لکہہ لی تہین جبکہ اون لوگون کو لکہنے کے استعداد حاصل تہی تو صحیح نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جو چیز ایسی حفاظت شدید سے یاد کی جاتی تہی وہ اسیطرح بکمال احتیاط لکہی ہی جاتی ہوگی انتہے

پہر آنرسبل دلیم میور صاحب فرماتے ہین کہ ہمکو یہہ بہی معلوم ہے کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان ہوتا تہا تو محمد صلعم کی عادت تہی کہ اپنے اصحاب مین سے کسی ایک یا دو صحابی کو اونکے

پاس بہیجتے تہے تاکہ اونکو قران اور ضروریات دین سکہلاوین اور اکثر خبر ملتی ہے کہ وہ اپنے ساتہہ مذہبی امور کی تعلیم کے لئے تحریرین لیجایا کرتے تہے پس لاجرم یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ لوگ قران کی ضروری سورتین بہی ہمراہ لیجایا کرتے ہونگے بالتخصیص وہ اجزاء قران جن پر مذہبی رسوم موقوف تہین اور جو نمازین اکثر پڑہی جاتی تہین علاوہ ان تصریحات کے جو قران ہی مین خود اس کے مکتوب ہونے پر پائی جاتی ہین ایک صحیح روایت مین جس مین عمرؓ کے مسلمان ہونے کی کیفیت مروی ہے قران کی بیسوین سورہ کی نقل کا تذکرہ ہے جو عمرؓ کی بہن کے گہر مین اونکی ذاتی مصرف کے لئے تہی یہہ اوس زمانہ کا ذکر ہے جو ہجرت سے ۳ یا ۴ برس پیشتر گذرا تو اگر اسقدر قدیم زمانہ مین قران کی نقلین لکہی جاتی تہین اور عام تہین دران حالیکہ مسلمان کم اور مظلوم تہے تو یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ جب پیغمبر صلعم کو قوت ہوئی او یہہ کتاب اکثر ملک عرب کے لئے شریعت قرار پائی تو اوسوقت قران کے نسخے کثرت سے بڑہ گئے ہونگے
(لیف آف محامتؐ جلد اول مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۰۹)

پہر اوسی کتاب لیف آف محامتؐ کے حاشیہ صفحہ ۱۲ پر لکہا ہے کہ یہہ بات بدیہی ہے کہ وحی لکہی جایا کرتی تہی کیونکہ خود قران مین بارہا اوسکا کتاب نام رکہا گیا ہے انتہے
اور پادری جے ام راڈویل صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۷ مین سورہ قیامہ اور طٰہ کی بعض آیات سے استنباط کرتے ہین کہ شروع ہی سے محمد صلعم نے ایک لکہی ہوئی کتاب کے مشتہر کرنیکا منصوبہ کرلیا تہا انتہے
پہر پادری جے ام راڈویل صاحب صفحہ ۲۳ ۹ لایمسہ الا المطہرون کے حاشیہ پر لکہتے ہین کہ یہہ آیت اس امر کو متضمن ہے کہ لاا قل قران کے اجزا کی نقلین عام کے استعمال مین موجود تہین اور جب عمرؓ ایمان لائے اور اونہون نے اپنی بہن کے ہات سے بیسوین سورہ کی نقل لینی چاہی تب اونکی بہن نے اسی آیت کا

حوالہ دیا تہا انتہے

اڈورڈ گبون صاحب مورخ رومی اپنی کتاب کے جلد ۶ باب ۵۰ مین لکہتے ہین کہ قران کی بہت سی نقلون سے وہی اعجاز کا سا خاصیت نگٹ اور عدم قابلیت تحریف کا متن ثابت ہوتا ہے انتہے

از ہبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب کے جلد اول صفحہ ۲۷ مین لکہتے ہین کہ نہایت قوی گمان پر ہم اقرار کرتے ہین کہ ہر ایک فقرہ قران کا صحیح اور بلا تبدیل محمد صلعم ہی کا کہا ہوا ہے اور اوسکے نتیجے مین جیسا کہ وان ہمر نے کہا ہے یہہ کہتے ہین کہ قران کو ہم بالیقین ایسا ہی محمد صلعم کا کلام سمجہتے ہین جیسا کہ مسلمان اسکو کلام الہی سمجہتے ہین انتہے

پہر آنریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب کے جلد اول صفحہ ۱۴ و ۱۵ مین فرماتے ہین کہ عثمان رض کا نسخہ ہم تک بلا تحریف چلا آیا ہے درحقیقت اوسی احتیاط سے اسکی حفاظت ہوئی ہے کہ قران کے بیشمار نسخون مین جو اسلام کے کثیر الوسعت مملکت مین منتشر ہین بڑے اختلاف نہین ہین بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بالکل اختلافات نہین ہین محمد صلعم کی وفات کے بعد ایک چہارم صدی مین قتل عثمان رض کیوقت سے مسلمانون مین تنازع اور شدید مخالفتین پیدا ہونے سے مسلمانون مین پہوٹ پڑگئی تہی تاہم اونمین الہی قران ہمیشہ سے جاری رہا ہے اور سب مین بالاتفاق اسی ایک ہی قران کا استعمال مین رہنا اس بات کے ثبوت کی ایک لاجواب دلیل ہے کہ ہمارے پاس اب وہی کتاب ہے جو اس مظلوم خلیفہ کے حکم سے لکہی گئی تہی غالباً دنیا مین کوئی اور ایسی کتاب نہین ہے جو بارہ سو برس تک ایسی صحیح المتن رہی ہو انتہے

اب اسکے مقابل مین توریت کی حفاظت پر غور کرنا چاہیے انسائیکلوپیڈیا ابراہام

حصہ ۴ سنہ ۱۸۱۹ء مین لکہا ہے کہ جس زمانہ مین کہ عموماً عیسائیون کو متن توریت کی صحت پر اصرار تہا اسوقت یہود اسس کی اصلاح مین مشقت کر رہے تہے اور ان الفاظ مین اسکے بڑے نقص پر توجہ سرائی کرتے تہے الخ

پہر ۱۷ و ۱۸ صدی مین مسیحیون کو ہی اصلاح اختلاف عبارات پر توجہ ہوئی اور یہود سے زیادہ کوشش کی مطبوعہ نسخون مین سے جو پہلے سنہ ۱۴۸۸ء مین چہپا تہا اس سے واندرہوف کو دوسرے نسخہ مین جو سنہ ۱۷۰۵ء مین چہپا بارہ ہزار جگہہ اختلاف کرنا پڑا انجیل کے نسخون کے اختلافات ہی جانچے گئے پہر جان جمیس ویٹسٹین نے مختلف ملکون مین پہر کر اپنے متقدمین کی نسبت بہت زیادہ نسخے بچشم خود دیکہے اور اوسکی تعداد اختلاف عبارات کی دو تین لاکہہ سے زیادہ ہوئے (دیکہو انسائیکلوپیڈیا برٹینکا حصہ ۷ لفظ اسکوپچرس دفعہ ۱۳۵) اسلئے ارنیبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب لیف اف محامت جلد اول مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۵ کے حاشیہ مین لکہتے ہین کہ مسلمانونکا اپنی خاص کتاب کا ہمارے کتب مقدسہ کے اختلاف عبارات سے مقابلہ کرنا ایسی خبرون کا باہم مقابلہ کرنا ہے جنکے حالات اور اصلی امور مین کچہہ بہی مناسبت نہین ہے انتہے

پادری عماد الدین سے جنہنے اپنی تصنیفات مین اسلام کے مذمت اور توہین مین کوئی مخالفت باقی نہین رکہی اپنی کتاب ہدایت المسلمین مطبوعہ سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۰۷ مین لکہا ہے کہ طرح طرح کے شرارتین اور قسم قسم کے مضامین جو محمد صاحب کو معلوم بہی نتہی ان مولویون نے مذہبی کتابون مین لکہہ کر دین محمدی کی شکل کچہہ کی کچہہ بنا دی ہے تسپر بہی قران آجتک وہی قران ہی جو محمد صاحب کے عہد مین تہا انتہے پس ایسے بدعقیون شریرون کی بات سے مسلمان لوگ قران پر شک نہین کر سکتے انتہے (بعینہ عبارت ہدایت المسلمین صفحہ ۵۲) اور مسٹر صفدر علی عیسائی نے

اپنی کتاب نیا زنامہ مطبوعہ ۱۲۸۸ھ صفحہ ۱۰۲ مین اقرار کیا ہے کہ اب جسقدر قرأتین پائی جاتی ہین اور جو جو اختلافات ہین جزئیات اور خفیف باتو نمین ہین باقی تمام اصول ایمانیہ اور ارکان اسلام و تعلیمات و اخبار وغیرہ جملہ مطالب و مقاصد سب روایتون اور قرأتون کے بموجب یکسان ہین کچھہ اختلاف نہین ہے اس جہت سے قران محرف نہین ہے۔ بلکہ جیسا نسخہ عثمانؓ نے ترتیب اور جمع کرکے لکھا تھا اب موجود ہے انتہے

اور شیعو نکا قول بابت کمی قران جو صفدر علی اور عماد الدین وغیرہ نے نقل کیا ہے یعنے جیب اور آستین کو مفر زبانو شیعو نکے دامن مین جا چھپے ہین لیکن خود مجتہد العصر لکھنؤ نے اپنے رسالہ مصنفہ و مطبوعہ ۱۲۸۸ ہجری مین بابت صحت قران باقرار قدما، علماء اہل تشیع جو کچھہ لکھا ہے اس کتاب مین آگے اسکا بیان ہے اور عماد الدین کی ہدایت المسلمین اور صفدر علی کی نیاز نامہ کا جواب علیحدہ موسوم بہ عقوبت الضالین اور رقیمہ الوداد تفصیل ہے اوسے دیکھنا چاہیے اور وہ آیت جو وضو کے بیان مین ہے اوس مین سنی اور شیعہ کو پاؤن دہونیکے بابت آپس مین زبانی گفتگو ہے یا کوئی حرف آیت مین سے گھٹا یا بڑہا یا گیا ہے اسے تحریف کے ذیل مین بیان کرنا صریح فریب کی مستحسن دلیل ہے اور مسیلمہ کذاب کے قران کی آتین صرف مضحکہ اور اظہار بیوقوفی مصنف کیواسطے لوگون نے اپنی کتابونمین جمع کر رکھی ہین نہ یہہ کہ بمقابلہ قران فصاحت کے اعتبار مین اور کذاب کے لقب سے بہی عماد الدین کے کان نہ کہلے کہ اگر اوسکے کلام کا کچھہ اعتبار ہوتا تو وہ کذاب کیون کہلاتا اور حضرت علی علیہ السلام کے دیوان اور سوارد الکلم فیضی کو قران مجید فصاحت مین نسبت دینا عماد الدین کی لیاقت سے طلے ظاہر کرتا ہے حضرت علی علیہ السلام اور فیضی نے تو یہہ دعوے کبہی نہین کیا بلکہ جسطرح وہ باوجود اس مرتبہ اپنا

عظیم کے جیساکہ حضرت علیؑ کے کلام سے ثابت ہے قران مجید کی خوبیون سے واقف ہو کر اوسکی عظمت سمجھتے تھے اس زمانہ کے لوگوںکو اسقدر واقفیت ممکن نہین مگر عمادالدین برس چھ مہینے صرف صرف وغیرہ پڑھ کر پہچان گئے کہ اس دیوان اور سوارد الکلم کی فصاحت قران مجید کے برابر ہے مواہب مین حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت سرور کائنات سے پوچھا کہ آپ نے اسطرح کی فصاحت کہان سے حاصل کی ہے حالانکہ ہم بھی عربی ہین حضرت صلعم نے فرمایا کہ فصاحت حضرت اسمعیل مفقود ہوگئی تھی سو جبرئیل نے مجھے سکھادی انتہے یہان سے ثابت ہے کہ حضرت علیؑ حضرت رسول اللہ صلعم کی فصاحت دیکھکر متحیر تھے

فیضی نے اپنی کتاب سواطع الالہام مین لکھا ہے کہ اگر جن اور انسان قیامت تک قران کی ایک سورہ کا مقابلہ کرنا چاہین تو امکان سے باہر ہے اور کتاب سالک الدرر مصنفہ مولوی محمد صدیق صاحب جو بے نقطہ حروف مین تصنیف ہوئی اوسمین مصنف نے فیضی کی کتاب سوارد الکلم پر کئی وجہ سے اپنی کتابکو ترجیح دی ہے انتہے

سیل صاحب ترجمہ قران کے مقدمہ کے صفحہ ۶۴ باب ۳ مین لکھتے ہین کہ اثبات کا کامل یقین ہے کہ محمد صاحب نے قران کے جمع کرنے مین ایک ذراسی مدد بھی کسی سے نہین لی تاہم آپ کے ہموطن آپ پر شبہہ کرنے سے نہین ٹلے اور اونہون نے بیان کئی ہین اون بعض شخصون کے نام ہو کر اس مدد دینے کے قابل نتھے انتہے اور صاحب دبستان تو اہل اسلام کے ایک طفل دبستان کے برابر بھی نہین ہے یعنے نہ وہ مسلمان ہے اور نہ مسلمانون کے مذہب سے واقف کسی ہنسنے ہنسانے کی کوئی بات اوسنے لکھ دی ہوگی اوسکے کلام سے سند لانا عمادالدین کی لیاقت

مدرسی سابق ظاہر کرتا ہے یعنے کیا کوئی مدرس ہوکر اہل دبستان کے کلام کو سند
مین لانا گوارا کریگا ممکن نہین کیونکہ سند عالمون کے کلام سے لی جاتی ہے تو معلوم
ہوا کہ اوس مدرس کو طفل دبستان کے برابر بہی لیاقت نہین ہے پہر عماد الدین
پادریون کے مدرسہ مین کیا مدرسی کرتے ہونگے اور نہ صرف یہی بلکہ جس مدرس کو
اتنا ہی نہ معلوم ہو کہ اس دبستان والیکا مذہب کیا ہے تو ایسی بیعقلی کی حالت
مین عجب کیا ہے اگر مدرس اہل دبستان کے کلام کو اپنی دلیل ثابت کرنیکے
لئے سند بنائے گویا پیرمن خس است اعتقاد من بس است

پس اسلام مین تو ان دونو صاحبون کی معلومات کا یہہ حال ہے اب عیسائی دین
مین انکی تحقیقات کا حال سنئے کہ صفدر علی نے سر تا سر الحصہ آخر کتاب طلوع آفتاب
صداقت زبان اردو کا اپنی تصنیف مین اوسکی عبارت کچھہ اولٹ پلٹ کر نقل
کر دیا ہے مصرعہ جہان کو راست چاہئے میتوان کند اور عماد الدین نے پادری
فانڈر کی کتاب میزان الحق سے انتخاب کرکے اپنی تصنیف بنا لیا ہے

پہر یہہ کہ ان دونون صاحبون یعنے عماد الدین اور
صفدر علی کو چاہئے تہا کہ اوسی توریت و انجیل کو جو عربی مین ترجمہ ہوئی قران
کی فصاحت کے مقابل مین پیش کرین کیونکہ وہ بہی تو عربی زبان مین ہے پہر یہہ
دونو صاحب خود ہی تو اپنے نزدیک فیضی سے کم نہین ہین وہ آپ ہی کیون نہ
مسیلمہ کذاب کیطرح کوئی دوسرا قران تصنیف کرکے پیش کرین تاکہ سارا جہگڑا ہی
فیصل ہو جائے اور خود اونہین ہی دنیا مین منہہ دیکھانے کی جگہہ ہو لیکن پادری
عماد الدین نے جو سورہ والضحی کی آیہ ووجدک ضالا فہدی سے کے بموجب دعوے
کیا کہ معاذ اللہ حضرت پیغمبر اسلام صلعم گنہگار تہے تو لفظ ضال کے معنے ضال عن
الایمان نہین مفسرین نے اسکے معنے چند وجہہ پر بیان کئے ہین

ہدایت کی کہ تو اوسکا والی بنگیا ۔ ازانجملہ حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہ نے
کہا ہے وحید لا نحصر فی بیان ما انزل علیک فذلک لبیانہ لقولہ تعالیٰ وانزلنا الیک الذکر
لتبین للناس مانزل الیہم یعنے یا لیتک تجھے بیان کرنے اوس چیز میں جو تجھپر اوتارا
گیا پس ہدایت کی تجھے اوسکے بیان کرنیکی جیسا کہ خدا تعالے فرماتا ہے اور اوتارا ہمنے
تیری طرف قران تا کہ بیان کرے تو آدمیون سے وہ جو اوتارا گیا ہے طرف اونکے
انتہے اسکے سوا حضرت عیسیٰ نے جو فرمایا کہ مجھے نیک کیون کہتا ہے کوئی نیک نہین
مگر ایک یعنے خدا (مرقس ۱۰ باب ۱۸ متی ۱۹ باب ۱۷ لوقا ۱۸ باب ۱۹) اور
ایلی ایلی لما سبقتانی کہنا (متی ۲۷ باب ۴۶) اسکے آخر کیا تاویل کیجائیگی پس
جو کچھہ اسکی تاویل ہو وہی ضال کے لفظ مین بہی کرنا چاہئے

اب شیعونکے عقیدہ کا حال بہی جو قران کی بابت ہے سُننا چاہئے جواب سوالات
تحریف قران و حلّت متعہ مطبوعہ مطبع احمدی بتاریخ بستم ذیحجہ ۱۲۸۳ ہجری مصنفہ مجتہد العصر
سلطان العلماء لکہنو سید محمد صاحب صفحہ ۱۴ قولہ خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ یہہ قران مروج
بلاشبہہ منزّل مِن اللہ اور واجب العمل ہے مگر یہہ جو پوچھتے ہو کہ کچھہ کم و کاست اسمین ہوا
یا نہین سور و ایات اور احادیث شیعہ و سُنی سے قرانکا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہے
لیکن نہ ایسا نقصان کہ مانع اور منافی عمل کا اس قران موجود پر ہو اسلئے حضرات اہلبیت
علیہم السلام کا بہی عمل اس قران مروج پر تہا اور حکم عمل کرنیکا اسپر کچھہ بہیجے ہان بعض
قدماء علماء نے ہمارے بالمرہ انکار نقصان قران کا بہی کیا ہے مگر یقین اس
امر پر کہ نقصان کچھہ اسمین نہین ہوا ہے مشکل ہے لیکن زیادتی کسی آیت کی تو
البتہ نہین ہوئی ہے انتہے بعینہٖ نقل عبارت مصنفہ مجتہد صاحب پہر صفحہ ۵ امین بہی
مجتہد صاحب فرماتے ہین قولہ اور وہ قران جو حضرت امیر علیہ السلام (یعنے حضرت علی ع)
نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا وہ اونہین حضرت کے پاس اور اونکی اولاد

طلیبین اور طاہرین کے پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت صاحب الزمان علیہ السلام (یعنے حضرت امام مہدیؑ) کے پاس موجود ہے جسوقت مین اون حضرت کا ظہور اور خروج ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا انتہے بعینہ نقل عبارت مصنفہ مجتہد صاحب چنانچہ اسیکے بموجب پادری فانڈر صاحب نے اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۲۴۲ مین لکہا ہے کہ اونہون نے بعض آیات کو جو اپنے مفید نہ دیکہا قران سے نکال دیا ہے اور گمان ہے کہ علی کو نبی کیطرف سے اشارہ یا حکم ہوا تہا کہ قران کے جمع و تالیف کر تین اونکی مدد کچہہ نکرے کیونکہ ظاہر ہے کہ اول مرحلے مین مخالفین اونکی مدد سے انکار کرینگے اور کہینگے کہ تیرے نسخہ سے ہمارا کچہہ کام نہین ہے لہذا علی نے اپنے نسخہ کو پنہان رکہا اور اوسکے بعد جب چاہتے تہے کہ کسی تدبیر سے اوس نسخہ کو اوس سے لے لین تاکہ جلا دین اور برباد کرین پس اوسنے اور بہی زیادہ کوشش سے اوسکو چہپایا اور اوسوقت سے اوسکے خاندان کے پاس رہا اور اب امام وقت کی حفاظت مین ہے انتہے پس جو کچہہ جواب مجتہد صاحب کے اوس رسالے کا مین لکہونگا وہی سب علمای عیسائی بہی اپنے واسطے کافی سمجہین اسیکے سوا مجتہد کے تمام اوس رسالہ مین الزاما طول کلام ہے یعنے یہہ کہ اگر وہ قران جو حضرت ابوبکر کے خلافت مین جمع ہوا صحیح تہا تو اوسکے جلانے اور اس قران مروج کے جو حضرت عثمانؓ کی خلافت مین جمع ہوا رواج دینے کا کیا سبب ہے اور اگر وہ قران غلط تہا تو حضرت عثمانؓ کیوقت تک آیا اوسی غلط قران پر عمل کیا جاتا تہا اور تراویح مین پڑہا جاتا تہا (صفحہ ۹) پہر مجتہد صاحب صفحہ ۱۱ مین فرماتے ہین تو تحقیق یہہ ہے کہ یہہ قران مروج اور جتنے قران کہ محرق ہوئے ہم سبکو منزل من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل التکریم جانتے ہین انتہے بعینہ نقل عبارت مصنفہ مجتہد صاحب ان سب اختلافات کا مفصل حال فریقین کی تصانیف مین بکثرت موجود ہے اوسکا

اعادہ ضرور نہین اسمقام پر میرے ہی بیعقلی جوکہہ مقتضی ہوتی ہے کہتا ہون کہ حضرت جوابات الزامے اصول نہیں مین اگرچہ مصنف کی قابلیت پر دال ہون مگر اکثر انصاف اور حقکو ظاہر ہونے نہین دیتے چنانچہ مجتہد صاحب کے اسی رسالہ سے میرے اس قول کی صداقت ظاہر ہے کیونکہ خواہ سنّی ہو خواہ شیعہ قرانکی بابت الزامی اور غیر واجبی جواب دینا انصاف اور ایمانکو جواب دینا ہے یعنے اپنی علمیت اور قابلیت ظاہر کرنے کے لئے ایک خیالی حجت کو خواہی نخواہی پیش کرنا تاکہ لوگ جانین کہ قرانکو غیر محرف کہنے والونکا دعوے ثابت نہونے دیا یہہ صاف انصاف کے خلاف ہے چنانچہ مجتہد صاحب خود اقرار کرتے ہین کہ بعض قدماے علمار نے ہمارے بالمرہ انکار نقصان قرانکا ہی کیا ہے انتہے تو بہی مجتہد صاحب اپنی طرف سے فرماتے ہین کہ مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کچھہ اسمین نہین ہوا ہے مشکل ہے انتہے اب کون اسبات کا انصاف کرے کہ جب مجتہد صاحب اپنے ہی قدماے علماء کے قول کو کہ جنہون نے بالمرہ انکا نقصان قرانکا کیا ہے نہین مانتے تو اونکا قول جو خلاف مذہب یعنے سنّی ہو کر قرانکو غیر محرف کہتے ہین کب مانینگے اور یہی اپنی علمیت اور قابلیت ظاہر کرنا ہے پہر مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ حضرات اہلبیت کا بہی عمل اس قران مروج پر تہا انتہے بعد اسکے مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ وہ قران جو حضرت امیر علیہ السلام نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا وہ اونہین حضرت کی پاس اور اونکی اولاد طیبین اور طاہرین کے پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے پاس موجود ہے جسوقت مین ان حضرت کا ظہور اور خروج ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا انتہے اسمین کئی باتین غور کرنیکے لایق ہین اول یہہ کہ موافق تنزیل کے وہی قران ہے جسے حضرت امیر نے جمع کیا تہا نہ یہہ قران مروج تو بہی حضرات اہلبیت علیہم السلام کا بہی عمل اس قران مروج پر تہا اب پوچھی کہ موافق

تنزیل کے تو وہی قرآن تہا پہر اسپر حضرات اہلبیت کا عمل کسطرح جایز ہوا علاوہ
دوسرے یہہ کہ پیشتر فرما چکے کہ حضرات اہلبیت کا بہی عمل اس قرآن مروج پر تہا
انتہے پہر فرماتے ہین کہ حضرات اہلبیت کے پاس وہ دوسرا قرآن تہا جسے حضرت
امیر نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا یعنے حضرات اہلبیت کے پاس وہ دوسرا
قرآن موجود بہی تہا تب ہی اوسپر عمل نہین کیا اور اسی قرآن مروج پر عمل اونہون نے
بہی کیا تیسرے یہ مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ حکم عمل کرنیکا اسپر ہمکو بہی ہے انتہے پہر
فرماتے ہین کہ حضرت امیر کا جمع کیا ہوا قرآن حضرت صاحب الامر کے پاس ہے جو
جسوقت مین آنحضرت کا ظہور اور خروج ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا انتہے یعنے مجتہد
صاحب کو تو حکم عمل کرنیکا اسپر ہے اور حضرت صاحب الامر کے ظہور تک خدا
جانے کتنے مجتہد وفات پا جاینگے پس بعد وفات مجتہد صاحب کے اوس دوسرے
قرآن کے ظاہر ہونے سے کیا فایدہ ہوگا ع بعد از سیر ماکن فیکون شد شدہ باشد
مطلب یہہ کہ زندگی مین تلاوت کرنیکے لئے یہہ قرآن ہے اور شاید بعد وفات گور
پر پڑہا جانیکے لئے وہ قرآن ہوگا کیا تعلیم صواب اس سے اور تحصیل ثواب اس سے
متعلق ہے اب اس اختلاف کو جناب مجتہد صاحب کے کون رفع کر سکتا ہے
جبتک وہ آپ ہی نہ منصف بنجائین یعنے اگر حضرات اہلبیت کا بہی عمل اسے
قرآن مروج پر تہا تو اوس قرآنکو جسے جناب امیر نے جمع کیا تہا بعد اوس کے
موجود و مخزون رکہنے کا کیا سبب ہے کیا عمل کرنیکے لئے یہہ قرآن اور خزانہ
مین رکہنے کے لئے وہ قرآن ہے اور نہ صرف حضرات اہلبیت کا عمل اس قرآن
مروج پر تہا بلکہ حکم عمل کرنیکا اسپر مجتہد صاحب کو بہی ہے پس تعجب کہ نہ اہلبیت نے
آپ اوس قرآن مخزون پر عمل کیا کیونکہ اونکا بہی عمل اس قرآن مروج پر تہا اور نہ
مجتہد صاحب کو بہی حکم عمل کرنیکا اوس قرآن غیر مروج پر دیا پہر کیونکر ثابت ہوا کہ

موافق تنزیل کے وہ قران جمع فرمایا تہا اب ثابت ہوا کہ اصل یہی قران ہے
جسپر حضرات اہلبیتؑ نے آپ عمل کیا اور مجتہد صاحب کو بہی کہ جنکی تقلید سے
تمام عالم کے اہل تشیع کا ایمان یہی قران مروج ہے اسپر عمل کرنیکا حکم دیا اور
لطیفہ یہہ کہ مجتہد صاحب کو نہ صرف یہہ کہ اوس قران غیر مروج پر عمل کرنیکا حکم
نہین دیا بلکہ وہ قران مجتہد صاحب کو مخزون رکہنے کے لئے بہی نہین دیا
یعنے امانت داری و اعتبار کے درجے سے بہی گرا ہوا سمجہا اب مجتہد صاحب
کا اوس قران پر کیا دعوے ہے جو اپنی تصنیف مین اوسکا ذکر کرتے مین نکل ہے
سانپ گیا اب لکیر پیٹا کر غرض یہہ کہ مجتہد صاحب کے قول سے اور نہ صرف
یہی بلکہ حضرات اہلبیتؑ کے فعل سے بہی اسی قران مروج کی صحت ہر طرح سے
ایسی ثابت ہے کہ جسمین کسیطرح کا شک باقی نہین رہتا ہے اور چونکہ یہہ سوال
ایک انگریز ہمسن صاحب ڈپٹی کمشنر لکہنو نے (طعن اللسان صفحہ ۱) مجتہد صاحب
سے کیا تہا جسکے جواب مین مجتہد صاحب نے یہہ رسالہ لکہا پس بپاس خاطر
اوس انگریز کے اور برسم تقیہ مذہب کہ اہل تشیع مین اسکا رواج عام ہے مجتہد
صاحب نے باوجود اقرار صحت قران مروجہ بدلایل قطعیہ صرف اپنی طرف سے
ایک گونہ انکار صحت قران کا رکہا ہے اسے ہر شخص خوب سمجہ سکتا ہے کہ وہ اصل
یہہ انکار نہین ہے بلکہ اوس صاحب ڈپٹی کمشنر لکہنو کے سامہنے کہ آج اوسکی
قوم اس ملک مین حکمران ہے مجتہد صاحب کا محض تقیہ ہے کیونکہ جب اہلبیتؑ
کا عمل اسی قران مروج پر تہا اور قدما علمار اہل تشیع کو اس قران کے نقصان سے
انکار اور مجتہد صاحب کو بہی اسی قران پر عمل کرنیکا حکم و واجب التعظیم اور قابل التکریم
یہہ قران مروج مجتہد صاحب نے ثابت کر دیا تو اب اسکی صحت مین باقی کیا
رہا جو کسیطرح کا شک کرنا چاہیے کوئی انگریز یا ہندوستانی عیسائی اس دانشمندی کے

تقیہ کو کیا پہچان سکے مگر اسلامی فرقو نمین سے ہر ایک ایسی باتو نکو خوب پہچانتا ہے
پس صفدر علی اور عماد الدین کو چاہیے کہ تحریف قرآن کے ثبوت کیواسطے تلاش
الزامات مین وہ آپ ہی تکلیف فرمائین اور مجتہد صاحب پر اس معاملہ مین کچھ بھروسہ
نرکھین برے وقت مین کوئی کیسکے کام نہین آتا ہے اور خاصکر مجتہد صاحب لاہی
ہی قوم یعنے سنیون ہی کی مدد نہین کرتے تو کرسٹیا نونکی وہ کتا مدد کرینگے ع تو
بخویشتن چہ کردی کہ باکنی نظر دیکھو لوقا ۲۳ باب ۳۱ کیونکہ جب ہرے
درخت کے ساتہہ ایسا کرتے ہین تو سوکہے کے ساتہہ کیا کچہہ نکیا جائیگا اسلئے
شاید یہ سمجھ کر نصاری نے مجتہد صاحب کے قول و فعل کا اعتبار نکیا جیساکہ
مجموعہ دس تحریری مباحثہ سے جو پادری عماد الدین اور انہین مجتہد صاحب کے
قایم مقام سید علی محمد صاحب مجتہد العصر لکہنو کے درمیان واقع ہوا الموسوم بہ تحفہ طہور
مطبوعہ لاہور ۱۸۹۱ء صفحہ ۴۷ مین خود پادری النصرا فی جناب مجتہد صاحب کو
جواب دیتا ہے قولہ سوال کا جواب ہی تسلی بخش نہین ہے بلکہ نادرست ہے
کہ نظم قرآنی چونکہ عثمان کی نظم ہے اسلئے قابل اعتبار کے نہین ہے اس آپ کے
بیان سے سارا قرآن غیر معتبر ہوگیا کیونکہ اوسکی نظم وہ نظم نہین ہے جو بگمان اہل اسلام
لوح محفوظ سے نازل ہوئی تہی تو اس صورت مین وہ ساری کتاب بگڑ گئی اور اسکی
عبارت خبط ہو گئے اوسکے کسی قرینے کا اعتبار رہا اوسکا سیاق کلام کسی جگہہ درست
نہین ہے اب اوس سے مسایل اخذ کرنے درست نہین رہے لیکن مین
آپ کے اس تحریر پر کہ نظم قرآنی نظم عثمانی ہے اعتراض نہین کرتا بلکہ قبول کرتا
ہون کیونکہ یہہ سچ بات ہے اور ضرور قرآن کی بیربط عبارت آپ کے قول کی موید ہے
لیکن ایک مشکل ہے کہ اگر کوئی سلیمان سنی آپ سے یہہ کہے کہ جب عثمان خلیفہ مرگئے
تہے اور حضرت علی بادشاہ ہو گئے تو اونہون نے قرآن کی نظم کو پہر درست کیون

تہیا یا تو وہ قران کی اس نظم کو درست جانتے ہونگی یا وہ ہی عثمانؓ کے گناہ مین شریک ہوئے اور آجتک اوس بے اعتبار نظم کو اہل تشیع نماز مین کیون پڑہتے ہین ۔ مجہے معلوم نہین ہے کہ شیعہ لوگ اسکا کیا جواب دینگے اتنے اب دیکہنی کہ جنکی خاطر سے مجتہد صاحب نے کلام الہی کے عظمت کو ترک کیا تہا اونہون نے ہی مجتہد صاحب کو محض بے اعتبار ٹہرایا ۔ عزیزیکہ از درگہش سرتافت ۔ بہر درکہ شد ہیچ عزت نیافت ۔ مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ اب حضرات سُنّیہ کو بیان اپنے اعتقاد کا اور جواب ہمارے سوالونکا ضرور و متحتم ہے انتہی پس الحمد اللہ کہ مجہے اسکے جواب مین کچہہ ہی اپنی طرفسے نہ عرض کرنی پڑا بلکہ اس مقدمہ مین میرے اور مجتہد صاحب کے درمیان مجتہد صاحب ہی ثالث بالخیر اور اونہین کا قول قول فیصل ہو گیا

وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

اب دلایل اسبات کے کہ یہی قران صحیح اور غیر محرف ہے جو میرے ذہن مین آتے ہین التماس کرتا ہون

بدر کیست کہ قرآن نیست امان خدا | دلی حفاظت قرآنست خاص شان خدا
گمان نقص ہے قرآن مجو دان آسان نیست | زبان محرّر بود بندہ باز بان خدا

آ یہہ قران مجید جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیوقت مین اونہین زید بن ثابت کاتب وحی کی معرفت کہ جنہون نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد مین جمع کیا تہا مرتب ہوا تو جماعت مسلمین کی تجویز اور تدبیر سے اوسکی ترتیب ہوئی اور سب اہل اسلام نے کہ جنکا ایمان یہی قران تہا اسمین کسیطرحکا شک اور ناراضی ظاہر نہین کی بلکہ سب نے اوسے مان لیا اور پسند کیا اگر ذرا ہی اوسمین شک ہوتا تو جمہور مسلمین کبہی اوسے تسلیم نکرتے ایک خط کی نامعتبری جو کہ مروان نے نہین حضرت عثمانؓ کیطرفسے محمد بن ابوبکر کی ایالت مصر کے واسطے لکہا تہا حضرت عثمانؓ کی شہادت کا باعث ہوئی

پہر قران مین جو سب مسلمانونکا دین و ایمان ہے اگر کسیطرحکا ذرا بہی نقص ہوتا تو فریاد برپا ہوجاتی خصوصاً اوس وقت مین جبکہ سیکڑون صحابی ایسے موجود تہے جنہون نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی زبان سے قرآن کو بار بار سنا تہا ۲ چونکہ تحریف کسی کتاب مین صرف ایک دو شخصونکی صلاح سے ہو سکتی ہے گر ساری قوم کا اس گناہ پر متفق ہوجانا کسیطرح ممکن نہین ہے اور قران جماعت مسلمین کی کوشش سے مرتب کیا گیا تہا برخلاف انجیل کے کہ چار سو برس تک اوسکے اجزا متفرق رہے اور وہ بہی اسطرح پر کہ ایک ملک والونکو دوسرے ملک کی مروجہ انجیل یا نامجات وغیرہ سے خبر تک نتہی ۳ حضرات اہلبیت کا بہی عمل اس قران مروج پر تہا اگر ناقص ہوتا تو وہ کیون اسپر عمل کرتے ۴ خدا ے قادر مطلق نے بہی قرانکی اسی ترتیب کو پسند کیا کہ اپنے گہر کا مختار اور اپنی کتابکا امانتدار صرف اونہین لوگونکو کیا جنکے ہات سے یہہ ترتیب قران مجید کی ہوئی ورنہ ممکن تہا کہ وہ یہہ امانت اون لوگونکو سونپتا جو سواے اہل سنت و جماعت کے ہین ۵ قدما ر علما ر اہل تشیع نے بہی بالمرۃ انکار نقصان قران کا کیا ہے جیساکہ مجتہد صاحب بہی اسکا اقرار کر چکے ہین ۶ حکم عمل کرنیکا اسپر اہل تشیع کو بہی ہے جیساکہ اقرار مجتہد صاحب سے ظاہر ہے اور یہہ نہایت عجیب بات ہے کیونکہ قران اون صحابہ کے وقت مین جمع اور مرتب ہوا جنکی طرف اہل تشیع کو ذرا بہی حسن ظن نہین ہے پس اگر یہہ قران کامل طور پر صحیح نہوتا تو اہل تشیع کو اسپر عمل کرنیکا حکم ہرگز نہوتا ۷ سب اگلے قرانونکا باقی نرکہنا اس قرانکی صحت پر دلیل ہے اور چونکہ یہہ قران مروج اونہین زید بن ثابت کی معرفت مرتب ہوا جنکی معرفت پہلے جمع ہوا تہا اور بہ شورہ جماعت مسلمین یہہ امر قرار پایا تو اور کون اس قرانکی صحت مین شک کر سکتا ہے بات یہہ ہے کہ زمانہ حضرت ابوبکر مین قران صرف جمع کیا گیا اور

حضرت عثمانؓ کے زمانہ مین مرتب ہوا پس اس قرانمین دونو صفتین موجود ہین کہ
جمع بہی کیا گیا اور مرتب بہی ہوا اب اوس اگلے غیر مرتب قران کی حاجت کیا ہی
جو موجود رکہتے اس سبب سے سب مسلمانون نے اسکو تسلیم کیا اور بقول مجتہد صاحب
کے حضرات اہلبیتؑ کا بہی عمل اس قران مروج پر تہا اور حکم عمل کرنیکا اسپر ہمکو بہی ہے
الخ پس بعد ترتیب اس قران مجید کے سب اگلے قرآنونکو جو کہ اوسوقت مین صرف
چند ناتمام غیر مرتب جلدین تہین باقی رکہنا نہایت مناسب ہوا ورنہ ایک مرتب
اور ایک غیر مرتب قرانکا رواج نادانونکے کمال خلجان کا باعث ہوجاتا ۸
قران مجید مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ
یعنے ہمنے اوتاری ہے یہہ نصیحت (یعنے قران مجید) اور ہم اوسکے نگہبان ہین
اسیکے اور شیعون کی تفسیر صراط مستقیم مین اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے ای
انا لحافظون من التبدیل والتحریف والزیادۃ والنقصان پس چار روپے درماہہ کا چوکیدار
تو سارے گہر مین سے ایک تنکا چوری جانے نہین دیتا اور حافظ حقیقی قادر مطلق
جسکی حفاظت اپنی ذمہ رہے اوسمین سے کسطرح ممکن ہو کہ کچہہ بہی کم ہوجائے ۹
اگر بموجب زعم بعض اہل تشیع اس قران مروج مین نقصان فی الجملہ ثابت ہے
تو جو آیتین کہ اس قرآن سے نکالی گئین اہل تشیع نے اپنے قرانمین ابتک
کہ تیرہ سو برس اونہین اسی قران کو پڑہتے گذرنے مین کیون نہ داخل کرلین تاکہ
اونکا قرآن ناقص نرہتا بلکہ اسی قرانکو کہ جسمین یعنے شیعہ فی الجملہ نقصان بتاتے
اپنا ہی دین وایمان سمجہتے ہین پس ثابت ہوا کہ کسیطرح اس قرانمین نقص آنے
نہین پایا دیکہو حم سجدہ رکوع ۵ کما قال اللہ تعالی جلشانہ لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ
یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ یعنے اس (کتاب) پر باطل (یعنے
تحریف وتناقض) کا دخل نہین آگے سے نہ پیچہے سے (یعنے کسی طور سے

اور کسیوقت مین) اترنے والی ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی ہستی
اب اوسکے نقصان کا دعوی واہیہ وبعید از کار ہے

۱۰ | اس شہر دہلی کی جامع مسجد مین دو قران مجید ایک حضرت علی اور دوسرا
حضرت امام حسین کے ہات کا لکھا ہوا موجود ہے سب انگریز اور ہندوستانی جاکر
اوسکی زیارت کرتے ہین جسکا جی چاہے اس قران مروجہ سے جاکر مقابلہ کرے
سر مو تفاوت نہ نکلیگا اور وہ دونون جلدین ہیشی یعنے چمڑے پر لکہی ہین اور چونکہ
دوسری صدی ہجری تک کاغذ کا رواج نہوا تہا اس سے ثابت ہے کہ ہدوں
جلدین بہت قدیم ہین ۱۱ ملا محمد صادق شارح کلینی کا قول ہے وَيَظْهَرُ القُرآن
هٰذَا التَّرتِيبِ عِندَ ظُهُورِ الامَامِ الثَّانِي عَشَرَ وَيَشتَهِرُ بِهِ یعنے ظاہر
ہوگا قران اسی ترتیب سے جس ترتیب پر اب موجود ہے جب ظہور فرمائینگے
بارہوین امام اور اسی ترتیب سے مشہور بہی ہوگا انتہے اب وہ قران کہان گیا
جسکو مجتہد صاحب صیانتو نکو دہوکے مین رکہنے کے لئے فرماتے ہین کہ حضرت
صاحب الامر کے پاس موجود ہے یہان تو قول صادق سے اسی قران کا رواج
حضرت صاحب الامر کے ظہور کیوقت مین بہی ثابت ہوتا ہے اور حضرت امام
حسن عسکری نے اسی قران کی تفسیر لکہی ہے اگر یہی قرآن موافق تنزیل کے
نہوتا تو حضرت امام حسن عسکری ایسی ناقص کتاب کی تفسیر کسواسطے لکہتے علاوہ
اسکے جامع المسائل مجتہد العصر لکہنو جلد ۲ صفحہ ۹ ۳ مشمولہ اخبار الاخبار علامہ حسنین
مین باہتمام محمد علی مالک مطبع اخبار الاخبار مطبوع ہو چکا ہے کہ نمبر ۱۲ ۲ سوال
نزد انجناب بیرون کردن بعضے از خلفاء ثلثہ بعض ایہ یا بعض سورہ را از قران
یا سوختن از ایشان ثابت است یا نہ جواب اخراج بعض سورہ و بعض
ایات ثابت نیست واحراق عثمان قران شریف را در کتب فریقین مسطور است

ہوالعالم اور حدیقہ سلطانی نقلا عن مجمع البیان فی تفسیر انا لہ لحافظون تم والزیادۃ فی القرآن بطلانھا مجمع علیہ واما النقصان فرواہ قوم من اصحابنا و بعض الحشویۃ من العامۃ والاصح خلافہ کما نص بہ سید اجل المرتضیٰ

۱۲ جسطرح مجتہد صاحب نے صرف اپنی ہی رائے کمی قرآن کی بابت لکھی اور بمقتضائے دانشمندی سب اپنے قدمار علمار کو اس گناہ سے بری رکھا اسمین مصلحت یہہ تہی کہ صرف اپنی ہی ذات کے لئے اس گناہ سے توبہ کی حاجت رہی اور سب اگلون کی طرف سے تو توبہ نکرنے پڑی اسیطرح جن جن لوگون نے کہ تحریف قرآن کے ثبوت مین اپنے اپنے گمان ظاہر کئے ہین وہ صرف خیالی باتین ہین اور اونکا کچہہ بہی ثبوت نہین ہے جیساکہ قاضی نور اللہ شوستری کی کتاب مصائب النواصب مین مرقوم ہے

وما نسبہ الی الشیعۃ من قولہم بوقوع التغیر فی القرآن لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ وانما قال بہ شرذمۃ قلیلۃ لا اعتداد لہم فیما بینہم یعنے جو لوگ نسبت کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ قایل ہین اسبات کے کہ قرآن مین کچہہ تغیر ہوا سو یہہ قول جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل گروہ قلیل ہین جنکا اعتبار نہین اسلئے اور قرآن مرتب ہوتے وقت اگر کسیکو ایسا گمان ہوتا تو ہرگز یہہ قرآن رواج نپاتا اور جبکہ اوسوقت مین ایسا کسیکو شک نہین ہوا تو اوسکے سیکڑون برسونکے بعد پہر کون اوسکے صحت مین خلل انداز ہوسکتا ہے جبکہ بخوبی ثابت ہے کہ یہہ قرآن بجنسہ وہی ہے جو حضرت عثمانؓ کے وقت مین مرتب ہوا تہا اور یہی دلیل صحت قرآن کے لئے کافی ہے کما قال اللہ تعالے وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم یعنے تیرے رب کی بات پوری سچ ہے انصاف کی

آخر تک بہت رہانہین اورسکے کلام کا اور نہی سنتا ہے جانتا استے
ہم مجتہد صاحب نے آپ ہی اقرار کیا کہ بعض قدمائے علمار نے ہمارے
بالمرہ انکار نقصان قرآنکا ہی کیا ہے اسیئے اسلیئے اب حاجت نہی کہ ان
علمار کے اقوال بہی اس کتاب مین درج کرون صرف اتنا
لکہنا چاہیے کہ بعض علمار کا لفظ صرف مجتہد صاحب کا اختراع
ہے صحیح یون ہے کہ اکثر و بیشتر علمار شیعہ نے
بالمرہ انکار نقصان قرآنکا کیا ہے سوائے
شر ذمہ قلیلہ یعنے بعض کے
جیسے کہ شہید صاحب
جنکا لقب قاضی
نور اللہ شوشتر
کچہ اعتبار
نہین ہے

کلیسیا ۱۱

بزور تیغ عیسائی دین پھیلانیکی بیانمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی شرفنا بالعلم الراسخ وعرفنا بالدین الناسخ وحملنا حقایق الاحکام وعلمنا دقایق الحلال والحرام ومیزنا من طبقۃ الانعام وخصصنا بمزایا الانعام وصلی اللہ علی محمد خیر عبادہ وسید البشر فی بلادہ وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار المہاجرین والانصار الی یوم القرار قال اللہ تعالی جلشانہ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءہم ما عرفوا کفروا

اور اگرچہ وہ سابق سے کافروں پر فتح مانگ رہے تھے پر جب اُنکے پاس وہ بھیجا تو اُس سے انکار کیا (سورۂ بقر آیت ۸۹) از شہادت قرآنی فصل ۷۵۔

اس زمانہ کے عیسائی جو کہتے ہین کہ دین اسلام بوسیلۂ جہاد صرف زور زبردستی سے لوگون مین پھیلایا گیا یہہ دلیل کافی نہین ہے جسطرح معجزے تائید الہی سے ظاہر ہوتے جہاد مین بھی صرف تائید الہی کام آتی ہے اور شروع مین جو دین اسلام نے ملک عرب مین بنیاد پکڑی اُسوقت ہجرت کے بعد تک کہان اسقدر فوج تھی کہ جہاد کرتے اور اتبک اہل فہم کے نزدیک یہی دستور اسلامی ہے کہ بیدینونکو پہلے تعلیم اور نصیحت کرنا چاہیئے اگر نمانیں اور امور دنیا مین بھی باعث فساد اور مخالف امن خلق اللہ ہون تو بعد اتمام حجت خالصاً للہ جہاد کی نوبت آئی اور یہہ دونو کے لئے خدا کی فرمانبرداری مین امتحان ہے کیونکہ جہاد مین نہ صرف مخالف کا قتل یقینی ہے بلکہ مجاہد کو بھی اپنی جان خطرہ مین ڈالنی ہوتی ہے لیکن صرف جہاد ہی نہین بلکہ مباہلہ اور جزیہ بھی اگر طرفثانی والے منظور کرین تو کافی ہو سکتا ہے

اور مباحثہ حال کلیسا ۱۰ مین مرقوم ہوچکا ہے اب جزیہ کا حال معلوم کرنا چاہیے
کہ یہ محصول سالیانہ اُس شخص سے کہ جو الگتا اپنی قوم مین سب سے زیادہ مالدار
اور مقدور والا ہو صرف تیرہ روپیہ کئی آنہ سال ہے اور جو لوگ بے مایہ ہون
اُنسے کچھ نہین لیا جاتا وہ بالکل معاف ہین - شرح مشکوٰۃ کی جلد ۴ کتاب الجہاد
باب الجزیہ فصل الثانی مین ہے حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم
یعنے ہر مہینہ مین چار درہم اور اوسط درجہ والے پر چوبیس درہم ہر مہینہ مین دو درہم
اور فقیر کسب کرنے والے پر بارہ درہم ہر مہینہ مین ایک درہم - کہا ابن ہمام نے
نہین ہے جزیہ عورت پر اور نہ لڑکے پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندھے پر اور نہ زمن
پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اُس بڈھے پر کہ نہین قادر لڑنے پر اور نہ کسب پر
اور نہ اُس محتاج پر کہ قادر نہو کام کرنے پر - از شرح مشکوٰۃ جلد ۴ کتاب الجہاد
باب الجزیہ فصل الثانی و مظاہر حق مطبوعہ ۱۲۸۲ ہجری صفحہ ۱۶۴ -
اس قلت مقدار کو معلوم کرکے ہر شخص سمجھ جائے گا کہ یہ زبردستی ہے یا بڑی
رعایت ہے ❊ قال اللہ تعالیٰ جلشانہٗ
وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ
كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ یعنے اگر کوئی مشرکون مین سے پناہ مانگے
تجھ سے پس پناہ دے اُسکو یہانتک کہ سُنے کلام اللہ سے پھر پہنچا دے اُس کو
جگہ امن اُسکی مین یہ اسواسطے ہے کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین جانتے (سورۂ توبہ
رکوع ۱)

پھر اگر دینی کام مین جہاد ناجائز ہو تو دنیاوی نفع کے لئے جو صرف چند روزہ ہے
شروع عالم سے جو سلاطین اور حکام ایک دوسرے پر فوج کشی کرکے لڑتے رہے ہیں
اُنکا کہان ٹھکانا رہا کیونکہ وہ خونریزی تو خدا کے حکم سے بھی نہین ہے یعنے

الدین کے لئے لڑنا جائز نہین تو دنیا کے لئے کب جائز ہو سکتا ہے اور تعجب یہہ ہے کہ کسی بادشاہ یا حاکم سے انکار کرنے والا باغی ٹہر کر سزا پائے اور خدا کے پیغمبر سے انکار کرنے والا جب ثابت ہو جائے کہ وہ پیغمبر سچا اور نبی برحق ہے دنیا اور آخرت کی سزا کے لائق نہ سمجھا جائے۔ دینی و دنیوی تاریخ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۴ء صفحہ ۲۱۹ مین پادری گسٹس براڈ ہیڈ صاحب فرماتے ہین کہ الیاہ اسبات کا مستحق تہا کہ وہ آسمان سے آگ اُتار کے خدا کے خادم کے حقیر جاننے والون کو ہلاک کرے انتہی ؛

پھر یہہ کہ دین کی بابت لڑنے والون کی بہ نسبت دنیاوی لڑنے والون سے زیادہ ڈرنا چاہیئے کہ وہان خدا اور رسول کا واسطہ جان و مال و عزت کی حفاظت کے لئے کافی ہے اور یہان کسیطرح امن بغیر جان یا مال و عزت دیئے ممکن نہین وہ خدا کے خوف سے کیا جاتا ہے اور یہہ نفس کے راضی کرنے کے لئے۔ اُسمین خدا پرستون کو اور بموجب حکم الٰہی بت پرستون کے بہی بچون اور ضعیفون اور عورتون اور بیمارون اور امن چاہنے والون اور لاچارون وغیرہ بلکہ درختون اور جانورون کو بہی کچھہ خطرہ نہین اور اسمین جو کہ بحکم خدا و رسول ہے جیسے بُت پرست ویسی ہی خدا پرست جیسے بیمار ویسے ہی تندرست اُنکی نظر مین کوئی رعایت کے قابل نہین ہے کیونکہ یہہ سب امتیاز صرف خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے پس دنیاوی لڑائی اور دینی لڑائی مین ہر بات کا ایسا ہی تفاوت ہے جیسا کہ دنیا و دین مین تفاوت ہے۔ اور انبیاء و سلاطین بنی اسرائیل خصوصاً حضرت موسیٰ اور حضرت یشوعؑ اور حضرت داؤدؑ کی لڑائیان یاد کرنی چاہیئین خاصکر قاضیونکی کتاب کو دیکھنا چاہیئے اور حضرت الیاسؑ نے چار سو پچاس آدمیونکو جو بعل دیوتا کے پوجاری تھے (اول سلاطین ۱۸ باب ۲۲) قیصون مین ذبح کیا

(اول سلاطین ۱۸ باب ۴۰ اور ۱۹ باب) اور یہہ سب بوجاری اخی اب بادشاہ اسرائیل کے پاس معزز تھے اور اول سلاطین ۱۳ باب او ۲ مین ایک نبی یہوداہ کے ملک سے مذبح کے سامنے چلایا اور کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھہ داؤد کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکا نام یوسیاہ ہوگا سو وہ اونچے مکانونکے کاہنون کو جو تجہہ پر بخور جلاتے ہین تجہہ مین ذبح کرے گا اور آدمیونکی ہڈیان تجہہ پر جلائی جائینگی انتہی اور ۲ سلاطین ۱ باب ۹ - ۱۲ مین ہے کہ حضرت الیاس نے دو دفعہ پچاس پچاس اسرائیلیونکا اخذیاہ بادشاہ اسرائیل نے بہیجا تہا آسمانی آگ سے جلادیا اور ۲ سلاطین ۲ باب ۲۴ مین ہے کہ حضرت الیشع نے ۴۲ گستاخ لڑکونکو ریچھونسے پھڑوا ڈالا اور اول سلاطین ۱۵ باب ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مین ہے کہ آسانے اپنے باپ داؤد کی مانند خدا کے حضور نیکوکاری کی اور لونڈے بازونکو ملک سے خارج کیا اور اُن بتونکو جنہین اُسکے باپ دادون نے بنایا تہا نکال پھینکا اور ماں کی مورت کو وادی کدرون مین جلا دیا انتہی - اور وہ جو عیسائی علما کہا کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ کے وقت کا جہاد اُس قوم کو سزا دینے کے لئے تہا اور اُنکے لئے یہہ حکم نہ تہا کہ توبہ کرین اور ایمان لائین تو اُنکی جان بخشی ہوجائے اسلئے اس جہاد نکہنا چاہیئے یہہ قول اُنکا محض ناواقفی سے ہے دیکھو استثنا ۲۰ باب ۱۰ اور یشوع ۱ باب ۱۸ اور گنتی ۳۱ باب ۷ - ۱۸ - ان سب مقامون سے ثابت ہے کہ فرمانبرداری اختیار کرنیکے بعد پھر اُنکا قتل ضرور نہین -

پادری شیرنگ صاحب فرماتے ہین کہ جب ملک کنعان بارہ فرقون بنی اسرائیل مین تعیم ہوا تو سور شہر مع سرزمین پہر کے فرقہ کو عنایت ہوا - معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبب سے کبھی یسرنے اُس زمین کو ضبط نہ کیا - خواہ یسرکی غفلت خواہ سورکی قوت سے مگر تو بہی تو تہوڑی دیر کی بہی (دیکھو الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۲) اس سے

ظاہر ہے کہ توبہ کے بعد انہین بہی امن ملا اور حضرت یشوع نے راحاب اسکے خاندان کو امن دیا دیکھو یشوع ۶ باب ۲۵ اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی راحاب کی نسل سے تہے (متی ۱ باب ۵) پس اگر یہہ جہاد نہوتا اور صرف قتل ہوتا تو عیسائی اپنا نجات دہندہ کہان سے پاتے جبکہ راحاب کی نسل سے اسکا ظاہر ہونا مقدر ہوچکا تہا اسلئے عیسائیونکو اپنا نجات دہندہ جہاد ہی کی غنیمت سمجہنا چاہیئے ۔ اور جب ثابت ہوا کہ صرف جہاد تہا جیسے کہ مسلمانون مین رائج ہے بلکہ اس سے نہایت سخت تر تو اب اسکی تعریف مین عبرانیونکا ۱۱ باب ۳۲ و ۳۳ دیکہنا چاہیئے کہ کسقدر فضیلت اسکی بیان ہوئی ہے اب مین اور کیا کہون فرصت نہین کہ جدعون (قاضیونکا ۶ و ۷ و ۸ باب) اور برق (قاضیونکا ۴ باب ۶ – ۲۴) اور شمسون (قاضیونکا ۱۳ باب ۲۴) اور افتاح (قاضیونکا ۱۱ باب ۱ – ۳۳) اور داود (اول سموئیل ۱۶ باب ۱ و ۱۳) اور سموئیل (اول سموئیل ۱۲ باب ۲۰) اور نبیونکا احوال بیان کرون کہ انہون نے ایمان سے بادشاہتونکو مغلوب کیا اور راستی کے کام کیئے اور وعدونکو حاصل کیا شیر ببر کے منہ بند کیئے انتہی ؁

۱۰۹۹ء مین فرنگستان کا نصرانی لشکر جو صلیب دار مشہور تہا ملک یہودیہ پر (مسلمانون سے) جہاد کرنے کو چڑہ آیا اُسنے یروسلم کو محاصرہ کرکے لیلیا انتہی الکتاب کے مقامات المعروف بہ مباحثہ روم مرزاپور ۱۸۹۶ء تالیف پادری شیرنگ صاحب

- ہندی تواریخ کلیسیا حصہ ۳ باب ۱ صفحہ ۱۵۰ سطر ۱۹ و ۲۰ مین لکہا ہے کہ ڈینمارک کی فوجون نے رگین ٹاپو کی جنگلی لوگونکو فتح کرکے زبردستی اُنکی بت پرستی چہڑا کر عیسائی کیا ۔ اور استہونیونکی قوم کی ساتہہ بہی ایسی ہی زبردستی کرکے عیسائی کیا اور بعضے جوانمردون نے جنکے لقب کا ترجمہ تیغ بہادر ہے لیونیون اور کورلنڈیون کی قومونکو فتح کرکے عیسائی کیا اور الیمانی جوانون نے

سنہ ۷۲۰ء سے ۷۹۳ء تک یعنے تہتر برس لڑائیان کر کے اور بہت لوگونکو قتل کر کے ملک پروشیہ کے باشندونکو عیسائی کیا سنہ ۱۵۰۰ء کے قریب جب فرڈیننڈ بادشاہ اسپین مین فرمانروا تہا اسپین والون نے جو مسلمان اونکے ملک مین رہگئے تہے اُنہین نکالدیا مندرجی تواریخ کالپیا صفحہ ۱۵۱ سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۱۰۲ مین لکھا ہے دو چار مہینہ کے عرصہ مین سردار اہل اسلام نے جبرالٹر سے جیرون تک جو کنارہ پر خلیج بسکی کے واقع ہے فتح کرلیا۔ اس سفر در از مین ہزارون گروہ یہودیون کی نے جو تمام سلطنت مین پہیلی ہوئی تہی اور جنکو نصرانیون نے ایذا دی تہی اہل اسلام کی مدد کی ۔ اہل اسلام نے سنہ ۷۵۵ء (بقول جان ڈیون پورٹ صفحہ ۹۵ سنہ ۷۵۵ء مین عبدالرحمن اول نے اسپین کو فتح کر کے) شہرون اسپین کے باشندونکو اجازت دی کہ وہ اپنے قوانین اور مذہب قائم رہین انتہی لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲۰۴ مین ہے کہ موزا (یعنی موسیٰ) نائب ابوالمنذر نے اپنے سپہ سالار تعرق کو اسپانیہ مین بہیجا کہ اُس نے ایک ہی بڑی لڑائی مین زیرس کے میدانین مین جو اندلوسیا مین واقع ہے سنہ ۷۱۱ء مین گاتہی شاہ رودریگو کو مقتول کرا کے تاج لیلیا مظفرون نے فقط ملک کی مالکیت پر اکتفا کیا اور مغلوب گاتہون کے ملل و شرایع و مذاہب سے مزاحمت نکی انتہی ۔ مسلمانون نے تو اسپین لونکے ساتہہ یہہ سلوک کیا تہا کہ جو بیان ہوچکا اب اسپین والون نے جو مسلمانونکے سلوک کا عوض کیا اُسکا حال سنیئے ۔ سیر الاسلام ترجمہ باب ۳ صفحہ ۹۱-۹۳ لکہا ہے تو لہ ترقی (یعنے عیش و مالداری) مسلمانونکے موجب اسلام کی بربادیکا ہوئی ۔ اُنکے قاعدونین لڑائی کی سُستی آگئی اور اُنکے عزم جنگ مین فرق پڑگیا۔ صمنیس کے عہد صلحنامے کے توڑ ڈالنے سے جو کہ بڑا متعصب پادری اور اسقف تولیڈو کا تہا میاں جفا ہوسئے اور خشکی قرار دی گئی کہ سرکشی ہے ۔

ہزارون مسلمانون نے جنکا اعتقاد صادق اور ایمان کامل نصیب تہا اپنی جانون کو راہ حق مین نثار کیا اور جو شخص کہ ضعیف الایمان تہے انہون نے تاریے ڈر کے عیسائی مذہب کو اختیار کیا - سولہوین صدی کے شروع سے آخر تک سلاطین اسپین نے جنکا مذہب رومن کاتہلک تہا مسلمانونپر اسلئے کہ وہ مذہب عیسائی اختیار کرلین بہت جبر کیا اور طریق کو اپنے مذہب کے کہ جسمین تشدد کسیطرح کا روا نتہا بہول گئے - چارلس پنجم نے عہد یا پیماں جو مسلمانون سے کیا تہا کہ وہ اوسکی پناہ مین رہین توڑ ڈالا اور یہہ اشتہار دیا کہ سب مسلمان سمین عیسائی کو عمل مین لادین - ہزارون شخص اس حکم کو کہ جسمین سراسر ظلم تہا بجالائے اور مرتد ہوگئے - مراد اُن لوگونکی جو تحقیقات حال مذہب کی کے لئے متعین ہوئے تہے اور جنہین اس مذہب والون سے کمال عداوت اور تعصب تہا بر آئی یعنے اُنہون نے اپنا عوض لیا - اگرانِ شخصون نے جنکا یہہ منصب تہا کہ عقائد اور رسوم قوم نصرانی کو نگاہ رکہین اور جس شخص کو خلاف طریقہ مذکور کے پاوین سزادین کوئی نشان اسلام کا دیکہہ پاتے تو وہ مسلمانونکو خیال کرتے تہے کہ وہ مذہب عیسائی سے مرتد ہوگئے ہین اور اونسے مرتدین مذہب کے موافق پیش آتے تہے - ہر ایک پادری دشمن ہوگیا تہا پادریون کے سلطان نے جسکا مقرر رسم تہا اپنے نائبون کو اُنکی سستی اور غفلت کے سبب سے لعنت و ملامت کی (کہ کیون ابتک سب مسلمان عیسائی نہوگئے)

آمدنی پادریون رومن کاتہولک کی تیار ہین کلیساؤن کے جو مسلمانونکو عیسائی کرنے کے واسطے بنائے گئے تہے کم ہوگئی - پادریون نے یہہ تجویز کی کہ کوئی مسلمان اسپین مین نرہنے پاوے اور اُنکا بالکل اخراج اس ملک سے ہوجائے - انجیل مقدس اسلئے کہ اپنے مقدمہ کے لئے کوئی حیلہ بنادین

طلب کی اور بادشاہ سے یہہ کہا کہ نام ونشان نہ رکہنا مسلمانوں کا بادشاہ
کا تہولک مذہب والے پر ایسا واجب ہے جیسا کہ نکال دینا کافروں کا زمین
موعود (یعنے کنعان) سے بادشاہوں اور سرداروں یہود پر فرض تہا۔
چارلس پنجم اور فلپ دوم اور فلپ سوم کے وقت مین جو نہایت کم ہمت تہا
مقدمہ نے بادریوں سے مضبوطی حاصل کی - فرمان بادشاہی اس مضمون
کا جاری ہوا کہ مسلمان ویلنشیا اور اسپین کے ہر ایک ضلع سے کنارۂ
جنوبی کو چلے جاوین اور بادشاہی جہازون پر سوار ہو کر افریقہ کو رخصت ہون
اور اُنہین یہہ اجازت ہوئی کہ وہ اپنے مال و اسباب مین سے تہوڑا سا
اپنے ساتہہ لیجاوین اور باقی مال کے زمین کے مالک حقدار ہین - (ان
نکالے ہوئے) مسلمانون کو میدانون مین افریقہ کے عربون بدوی نے
لوٹ لیا - بسبب ماندگی اور بہوک کے تمام آدمی جلاوطن لوگون مین سے
اہل اسلام کے بڑے بڑے شہرون مین جو بیچ افریقہ کے واقع تہے نہ پہنچ
سکے اور بعد جلاوطن ہونے ویلنشیا سے کئی مہینہ کے عرصہ مین ایک لاکہہ سے
زیادہ آدمی تکلیف و سختی سفر کی سے مرگئے - اسوقت کی تواریخ مین اسپین
کے بالکل احوال خونریزی کا لکہا ہوا ہے - اکثر بہادر مسلمان اسپین کے
پہاڑونکو اس خیال خام سے کہ وہان لڑین گے اور اطاعت مین کسی شخص
کے نرہین گے بہاگ گئے - لیکن فوج بادشاہی سے مقابلہ نہ کرسکے -
اُنکے مال و اسباب کو بادشاہ بیعقل اور فاسق کے رفیقون نے جنکو نہایت
طمع تہی ضبط کرلیا اور گرفتار کرنے والیکے لئے کچہہ انعام مقرر ہوا -
آدمین سے تہوڑے آدمی پکڑے آئے اور افریقہ کو بہیجے گئے اور بعضی بغیر لحاظ
اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑہے اور نہ تمیز کرتے اسبات کو کہ وہ مرد

ہین یا عورت ماری گئی اور جو لوگ کراسپین والونکے ہات نہ لگے وہ لتعاقب کی کی اور سردی اور بہوک کے مارے پہاڑون اور جنگل مین مرگئے۔ مسلمانونکی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتہہ اسپین سے خارج کیا۔ رومن کاتہولک مذہب والون مین سے جن لوگونکو مسلمانون سے تعصب تہا بہت خوش ہوئے۔ (اور تمام مساجد اور معابد وغیرہ نصرانی تصرف مین آئے خصوصاً وہ مسجد کر جاگہر اب تک ہے جسکو) پہلے بادشاہون خاندان بنی اُمیہ نے بیچ کورڈوا کے ایک مسجد مسجدون دمشق اور بیت المقدس کے موافق عرض وطول وارتفاع وخوبصورتی اور رونق مین اٹھہ برس کے عرصہ مین تعمیر کروائی۔ اسکی چہتون کے تلے ایک ہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے لگے ہوئے تہے اور پیتل کے انیس دروازون سے مسلمان آتے جاتے تہے دولت ملک کی خریدنے مین عطریات ممالک مشرقی کے صرف ہوتی تہی اور چار ہزار سات سو چراغ ہمیشہ اسکو روشن ہوتے تہے اس تختگاہ خاندان بنی اُمیہ مین دو لاکہہ گہر اور چہہ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمام واسطے آرام خلقت کے تیار تہے انتہےٰ تمت کلامہ لب التواریخ جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۹ع صفحہ ۱۳۱ باب ۴ فصل ۸ کے شروع مین لکہاہے کہ شارلیمین کی ظفرون نے یورپ کے نواح شمالی مین مسیحی دین پہیلایا انتہےٰ

اور ۱۴۹۲ع مین جبکہ براعظم امریکہ ظاہر ہوگیا اسپین والون نے ایسے ناواجبی طور اور سختی سے امریکہ والونکو عیسائی کیا کہ بیان سے باہر ہے از ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۱ ایل ویڈ صاحب کی کتاب سے معلوم ہوتاہے کہ اسپین والے یہہ خیال کرتے تہے کہ ہمنے جو بارہ لاکہہ اہل ترکی (یعنے مسلمانون) کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے موافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسطرح قتل کیاتہا صاحب موصوف نے یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت مین لکہی ہے کیسین صاحب

اپنی کتاب موسوم بہ ہیسٹری و سیاریشن ڈی ای لاوس ترکش وسی لائینس ایٹمان لکہتے ہین کہ مینی شینٹ ٹیرمنگلوا و حمیکا کے جزیرے دیکھے اونمین تمام جگہہ پہانسیان کہری تہین اور وہ لوگ تیرہ تیرہ امریکہ والونکو ایکدفعہ پہانسی دے رہے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ تیرہ حواریون کے حضور قربانی کرتے ہین وہی صاحب لکہتے ہین کہ مینے دیکہا کہ یہہ لوگ اہل امریکہ کے چہوٹے چہوٹے زندہ بچونکو کتون کے آگے ڈالکر پہڑوا رہے تہے انتہے از حاشیہ کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب جسکا ترجمہ موید الاسلام ہے مطبوعہ ۱۸۷۳ء صفحہ ۹۵ آپہر جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو کتاب کے صفحہ ۱۶۲ و انگریزی صفحہ ۱۴۵ مین لکہتے ہین کہ نئے دنیا کے ایکسا کرور بیس لاکہہ باشندے صلیب کے تلے قتل ہوئے یقینی ہمین اسکا اقرار کرنا چاہیے کہ ایسے خوفناک مذہبی لڑائیان عیسائیونکے سوا کبہی اور کسی قوم مین نہین ہوئیں جو دو صدیون تک قایم رہی ہون انتہے تست کلامہ

جورڈ صاحب فرانسیسی کہتے ہین کہ ہمین سچ بولنے مین کچہہ باک نکرنا چاہیے کہ فرانس کے بادشاہون نے مسلمانون کے طریقہ سے مذہب عیسائی کی ورسنر اور سیکسنز کے ملکومین بناڈالی اور بعد ازان اوسی طریقہ سے اوسے شمالی ملکون مین پہیلایا یہی طریقہ یعنی زبردستی ول ڈن سنر اور ایل بی جن سیز فرقون کے ساتہہ جنہون نے پوپون کی حکومت سے انکار کیا تہا برتا گیا اور نئی دنیا کے باشندون کے ساتہہ بہی یہی سلوک کیا گیا تہا انتہے از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب مطبوعہ ۱۸۷۳ء صفحہ ۱۶۲ (لیکن مسلمانون نے ایسا ظلم تو کبہی نہین کیا ہے جورڈ صاحب فرانسیسی نے یہان مسلمانونکا نام زبردستی لکہہ دیا) پہر جان ڈیون پورٹ صاحب اردو صفحہ ۱۶۱ او انگریزی صفحہ ۱۴۴ مین لکہتے ہین قسطنطین نے نائیس کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دئیے جنسے یہہ نتیجے نکلے اور

جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیارات کے باعث سے نو صلیبی لڑائیان
مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کے یہہ لڑائیان
رہین اور کرورون انسان مارے گئے انہین اختیارات کے باعث سے
اینابیپ ٹسٹ غیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئے اور ظلم مندرجہ ذیل ہوئے
راین دریا سے لیکر یورپ کے شمالی حدون تک لوتہر اور پوپ کے معتقدین
قتل ہوئے ہنری ہشتم اور اوسکی بیٹی میری نے لاکھون آدمی قتل کروائے
فرانس مین سینٹ بارتہولومیو کے عرس کے دن ہزارون پروٹسٹنٹ عیسائی
قتل ہوئے اور چالیس برس تک فرانسس اول کے زمانہ سے ہنری چہارم کے
پیرس مین داخل ہونے تک ہزارہا عیسائی مارے گئے مجلس انگوزیشن یعنے تمام
محکمہ تحقیقات بدعات کے سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئے انتہے پہری
صفحہ ۱۶۱ کے حاشیہ مین لکہا ہے کہ پانسو آدمی ذی رتبہ اور دس ہزار آدمی
صرف پیرس مین قتل ہوئے اور اور ضلعون مین بہی ہزارون مارے گئے اوس
زمانہ مین گرگوری تیرہم پوپ تہا اوسنے تمام قاتلونکو قتل کے گناہ سے بری
کر دیا اور اوسپر طرہ یہہ کیا کہ اس خوشی کے ظاہر کرنیکے واسطے جلسہ کرنیکا حکم دیا اور
بڑی دہوم دہام سے ایک عشر ربانی کیا پادری کی ایک اور بجائی یہہ دیکہکر اوسنے اس
قتل کے یادگار مین ایک تمغہ ڈہلوایا اوسکے ایک طرف تصویر بنوائی اور دوسرے
طرف حضرت عزرائیل کی تصویر بنوائی اور اوس تصویر کے اوپر یہہ الفاظ لکہے
قتل پر انسطنتان پہر اوسی حاشیہ کتاب جان ڈیون پورٹ مین لکہا ہے کہ محکمہ
انکوزیشن لورینٹی صاحب مورخ محکمہ تحقیقات بدعات لکہتے ہین کہ ۱۴۸۱ع سے
لیکر ۱۸۰۸ع تک جتنے آدمی اوس محکمہ نے جلائے یا قتل کئے وہ تعداد مین تیس
ہزار چبیس تہے انتہے

تاریخ سلطنت انگلیشیہ مؤلفہ حکام سر رشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۶۸ع
صفحہ ۷۰۴ مین لکھا ہے کہ ملکہ میری کے فرانس سے چلے آنے کے بعد یہان
خانہ جنگی کا ہنگامہ شروع ہوا یہہ خانہ جنگی اصل مین ملکی لڑائی نتھی بلکہ کاتھولکس اور
پراٹسٹنٹس کی تکرار تھی اور یورپ مین مذہب پراٹسٹنٹ جاری ہونیکے بعد سو برس
تک جتنی لڑائیان ہوئیین سب اسی قماش کی تہین انتہے اب اس سو برس
کے قتال کو تاریخ انگلستان مین دیکھنا چاہئیے کہ لاکھون آدمی قتل ہو گئے
رومن کاتھولک اس جہاد کو جہاد توفیقی کہتے تہے اور اپنے جھنڈون پہ صلیب
اور عشاء ربانی کی منیر کے پیالے بناتے تہے (ایضاً صفحہ ۳۷۶) مرات الصدق
مولفہ پادری بیڈلی صاحب اور ترجمہ طامس انگلس صاحب حسب ارشاد
پادری مریا انجلو صاحب کاتھولک مشنری چہاپہ گوالیار ۱۸۵۱ع صفحہ ۵۲ مین
لکھا ہے قولہ اب ہمین اون سنگدیون اور ظلمون پر غور کرنا چاہئیے جو پروٹسٹنٹون نے
کاتھولیکون کے ساتھہ زمانہ حال تک کین کیونکہ اس مطلب کیواسطے زیادہ
ایک سو سے بیرحم اور ناانصاف قانون بنائے گئے تہے اور ہم اونمین سے
چند بیرحمیون کا ذکر کرینگے یعنے کاتھولیک اپنی والدین کی جایداد پر قابض ہو سکتے
تہے نہ بعد اٹھارہ برس کے سن کے زمین مول لے سکتے تہے کاتھولیک نہ کتب
رکہہ سکتے تہے نہ تعلیم دے سکتے تہے کیونکہ اسکی سزا مین واجب الحبس ہوتے تہے
کاتھولیکون کو دو چند خرچ دینے پڑتا تہا اور جو کسی پادری نے نماز کی تو اوسے تخمیناً
تین سو تیس روپیہ کی اپنے مال سے قرقی مین دینے پڑتا تہا اور جو کوئی شخص
نماز سنے تو اوسے تخمیناً سات سو روپیہ کے جرمانہ اور ایک برس کی قید کا حکم
تہا اگر کوئی کاتھولیک یا اور شخص اپنے لڑکے کو انگلنڈ سے باہر کاتھولیک مذہب
مین تربیت پانیکو واسطے بھیجے تو وہ اور اوسکا لڑکا اپنی ملکیت سے علاوہ اپنی

جانون سے محروم کیی جاتے تہے اور انکا اثاث البیت اور مواشی اور ہر ایک جایداد ضبط ہوتا تہا جو کوئی کاتولیک تواروں اور عیدون کو پروٹسٹنٹون کے گرجے مین نجاتا تہا تو اوسپر ہر مہینے دوسو روپیہ جرمانہ ہوتا تہا اور جو لندن سے پانچ میل سے زیادہ دور جاتا اوسپر ہزار روپیہ کا جرمانہ تہا جو کوئی کاتولیک عورت شادی کرتی اوسکے جہیز سے دو حصے ضبط ہوتے اور وہ اپنے خاوند کی وصیہ ہوسکتی نہ اپنے خاوند کا اسباب پاسکتی تہی اور شادی کے بعد عورتین قید مین رکہی جاتین جب تک کہ خاوند دس روپیہ مہینا یا تیسرا حصہ اپنی زمین کا سرکار مین ندیتا اور آخر کو سب کاتولیک مقید ہونیکو تجویز کیے گئے جو پروٹسٹنٹ کا مذہب اختیار نکرین اور اونکے لئے تازیست جلاوطنی کا حکم تہا اور درصورت انکار قتل کیے جاتے تہے اہل کاتولیک اپنے گہر مین ہتیار رکہہ سکتا تہا اور نہ پچاس روپے کی قیمت سے زیادہ کے گہوڑے پر سواری کرسکتا تہا اور بموجب قانون الیزبتہ بادشاہزادی کے جو کوئی پادری متولد ریاست انگلنڈ کا بغیر پروٹسٹنٹ ہونیکے تین دن انگلنڈ مین ٹہرتا وہ غدار متصور ہوکر مار ڈالا جاتا اور وہ بہی جو اوسے اپنے گہر مین اوتارتا مار ڈالا جاتا بموجب انہین خونی قانونونکے دوسو چار آدمی بادشاہزادی الیزبتہ کے عہد مین محض کاتولیک ایمان کے سبب مار ڈالے گئے منجملہ انکے ایکسو چار تو پادری تہے تین شریف بیبیان اور باقی معزز لوگ اور افسر تہے علاوہ انکے نوہ پادری اور اور بزرگ شخص اسی عہد بادشاہت مین بحالت مقیدی مر گئے اور ایکسو پانچ تازیست جلاوطن کیے گیے اور اور بہت چابکون سے مارے گئے جرمانہ کیے گیے لوٹے گئے کہ اونکے خاندان ویران و تباہ ہوگئے سنہ ۱۵۸۷ع مین مریم بنام اسکاٹ کی نامور بادشاہزادی کاتولیک ہونیکے سبب قتل کیی گئی ہے مرات الصدق صفحہ ۱۵۵ و ۱۵۶ مین ہے ڈاکٹر برچ وارٹ ہکو بارہ سو آدمیونکے نام بتلاتا

نہا چوا اپنے مذہب کے واسطے پیشتر ۱۸۸۸ء سے قتل کیے گئے (دیکھو کانسرٹ
کلیسیا کاتولیک ڈاکٹر بریم واٹر کی) سوا اونکے جو آیندہ عہد سلطنت مین سیکڑون اور
قتل کیے گئے وے جو مارے جاتے تھے سولی پر کھینچے جاتے گردن سے لٹکائے
جاتے اور زندہ ٹکڑے کیے جاتے اونکی انتڑیان جیتے جی نکلوائی جاتین اور
اونکے رو برو جلوائی جاتین سر کٹوائے جاتے اور بدن چار بارہ کیے جاتے شکنجے
مین کھینچے جاتے جس سے اونکے عضو ہیکلی لگا لگا کے تانے جاتے تھے یہان تک
کہ جسکا ذکر کرنا معیوب اور زبون ہے　ایک قسم کے چکر پر جسے اسکاونجرس
فاشر کہتے تھے وہی چپکائے جاتے تھے اور اونکے بدن یہانتک توڑ توڑ کے جھکائے
جاتے تھے کہ سر اور پاؤن مل جاتے تھے (ڈاکٹر ملنر کے مکتوب ارپ صفحہ ۱۲۴
بٹلیر کی یادداشت جلد پہلی صفحہ ۱۷۴) قید سے ایک ایسی جگہہ مین جو لٹل آیز
کہلاتے تہی جسمین ایک سوراخ ایسا چھوٹا ہوتا تہا کہ انسان نہ کھڑا ہو سکے
نہ بیٹھہ سکے نہ لیٹ سکے آہنی دستانہ سے جسمین ایسے پیچ لگے ہوتے تھے کہ
ہاتھہ کو یہانتک کھینچتا تہا کہ ہڈیان چور چور ہو جاتی تہین یا سوئیون سے جو تکلیف دینے والے
ناخنومین گڑائی جاتی تہین یا فاقہ زدگیون سے وے سب ہلاک کیے جاتے تھے
(ڈاکٹر ملنر کا مکتوب ارپ صفحہ ۱۲۴ لوٹ مین اور بٹلیر کی جلد پہلی صفحہ ۱۷۵ وغیرہ)
اور اس شخص کو جو کسی کاتولیک پادری کو نشان دیوے اور ان کم بخت سزاون کے
اوٹھانے کو پکڑ لادے ہزار روپیہ انعام ملتا تہا یہہ سب ظلم فقط انگلنڈ ہی مین منحصر نہ تھے کیونکہ
الزبتھہ آیرلنڈ تک بہی اپنے دست ظلم کو دراز کر چکے تھے اور وہان اوسنے بہت سے
بیگناہ کاتولیکون کو فقط عمل اور اقرار مذہب کی خاطر مروا ڈالا کاتولیک قیدیون کے
ناخن انگلیون سے اوکھاڑ لینا تو معمولی بات تہی اور پادریون کے سر کو لکڑیون
اور پتھرون سے یہانتک کھوندنا کہ بھیجا نظر آجاوے اسکے ازمرات النسق چھاپہ کرا لیا

۱۵۱ء صفحہ ۵۲ — ۶۱ اوراسیطرح تاریخ سلطنت انگلیشیہ صفحہ ۳۰۹ مین بہی تاریخ سلطنت انگلیشیہ صفحہ ۲۷۳ مین ہے کہ ۱۵۳۶ء کے تین برس بعد یعنے ۱۵۳۹ء مین بڑی بڑی خانقاہین مسمار کیگئین عرض ۳۲۱۹ خانقاہین اور پرستشگاہین کہنڈر ہوگئین اونکی بربادی سے بادشاہ ہنری ہشتم کی سالانہ آمدنی مین سولہ لاکہہ دس ہزار روپیے کی افزونی ہوئی انتہے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۷۹ مین لکہتے ہین کہ ہم فرض کرتے ہین کہ مسلمانون نے حقیقت مین اسکندریہ کا کتب خانہ جلادیا پس وہ لوگ کیونکر الزام لگاسکتے ہین جواپنے پادری کارڈنل ضیمنیص سے ناراض ہوئے جسنے اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت وطب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان کی یہہ کتابین قرآن سے مستنبط ہوگئین اسیطرح عیسائیون نے مشہور رسدخانہ کو منہدم کیا اور اس سے بہی زیادہ وینڈل قوم کی طرح یہہ بیوقوفی کی کہ فغفور چین کی عمدہ عمدہ عمارات اور دفترونکو برباد کردیا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۲۰ مین لکہا ہے کہ ۱۵۴۹ء مین تمام انگلستان مین تباہی اور گداگری پہیلی (۱۵۳۹ء کا حال دیکہو) بہت سخت سخت قانون بنائیگئے ج لوگون نے مخبرون کو حکم دیاکہ وہ فقیرون اور سائیون کو جہان پائین پکڑلائین تاکہ پانچوین نمبر کا پروانہ گداؤن کے بابمین اونکے سینہ پر جلایا جاوے اور یہہ بہی حکم دیاکہ جو مخبر کسی فقیر کو پکڑوائیگا وہ فقیر اوسکا دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین نورفوک مین بڑی بغاوت ہوئی ۱۵۵۳ء مین میری ملکہ نے تخت پر بیٹہی اور اوسنے پوپی مذہب کو پہر قایم کیا ۱۲ فروری ۱۵۵۴ء کولیڈی جین گرے اور لورڈ گلفرڈ ڈڈلی قتل ہوئی ۱۵۵۵ء مین پروٹسٹنٹ مذہب والے عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بشپ رڈلی اور لیٹمر اوسکی فرودین بدعتی ہونیکے الزام پر جلائے گئے تمام قیدخانے بدعتیون سے بہرگئے میری نے تمام گرجون کے

متعلق تہین یکسان بحال کردین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میری نجات کے لئے ضروری ہے
بدکاریان نہایت زیادہ ہوگئیں تفرقیون اور بڑی بڑی خطاون کی کثرت ہوئی استہے
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۲۶ مین ہے کہ امراؔ قوون سے اور گنوار غلامون سے
کچہہ بہی بہتر تہے استہے اون نئے ملکون (یعنے امریکہ) کے لوگون کی طرف یہہ سمجہہ کر
کہ وہان کنوز وافر تہا اہالی اسپانیہ نے مذہب و سیاستہ الدین کے حیل سے دست
ظلم و تعدی کو اسکدر دراز کیا یہی وسیلے ترویج کے لیے شکنجے اور جہاڑو اور لوہے کے آلات
تہے وہان کے لوگ جانورون کی مانند شکار کیے جاتے تہے اور جنگل مین جیتے جلائے
جاتے تہے ہسپانیولا مین تین لاکہہ آدمی تہے اور کیوبا مین چہہ لاکہہ سے کچہہ اوپر یہہ
سب چند سال کے عرصے مین بالکل منہدم (یعنے معدوم) ہوگئے استہے
از لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲۰۱ پہر جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے
صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکہتے ہین کون ایسا ہی جس نے شوری (یعنے مردانگی)
کی باقی یعنے سلطنت اسلام کے اسپین سے جاتے رہنے کا افسوس نکیا ہو
کون شخص ایسا ہے جسنے اوس عمدہ قوم پر تعجب نکیا ہو جنہون نے آٹہہ سو برس تک
حکمرانی کی مگر اوسکے مخالف مورخون نے بہی اونکی ایک بیرحمی کا بہی ذکر نہین کیا
(یعنے کبہی اونسے بیرحمی نہین ہوئی تہی) کون ایسا شخص ہے جو عیسائیون کے
پادریون کی اس حرکت سے نادم نہو کہ اونہون نے اپنے حکام سے زبردستی
سلطنت اور ظلم اوس قوم پر کرایا جنکی وہ حفاظت مین ایک عرصہ دراز تک رہے
تہے کون ایسا شخص ہے جو خمینس پادری کے اس حرکت کے لکہنے سے
شرمندہ نہو کہ اوسنے کورڈاوا کے (اسلامی) بڑے بڑے شعرا اور فلسفیون
اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلا دیا اور اوس قوم کے سات سو برس کے
علم و ادب کی کتابونکو برباد کر دیا استہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۸ اور انکے

کے صفحہ ۸۴ مین لکہا ہے قولہ یہہ بات سچ ہے کہ اگر بجاے اہل عرب اور ترک کے
اہل یورپ ممالک ایشیا کے مالک ہوتے تو وہ اسلام کو اسیطرح نرہنے دیتے جسطرح
مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے - اور اسی صفحہ کے حاشیہ مین
لکہا ہے چیٹ فیلڈ صاحب کا (ہشٹاریکل ریویو صفحہ ۳۱۱) قول ہے کہ اگر اہل عرب
اور ترک لوگ اور مسلمان قومین عیسائیون سے اسیطرح پیش آتین جیسے کہ اہل یورپ نے
مسلمانون سے سلوک کیا تو غالب ہے کہ مذہب عیسائی مشرقی ملکون سے
بالکل نیست و نابود ہوجاتا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۹ مین لکہا ہے قولہ یہہ جو
اکثر مؤرخون نے لکہا ہے اور اب بہی بہت لوگ یقین کرتے ہین کہ یہہ قرآنی
مذہب صرف تلوار کے ذریعہ سے شایع ہوا تہا یہہ بالکل غلط ہے کیونکہ ایک
غیر متعصب آدمی ادنی فکر مین معلوم کرسکتا ہے کہ انحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ
جس مین انسان کی قربانی اور خونریزی کیجاے نماز اور زکواۃ قایم کی گئی تہی اور ہمیشہ
کے جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد ڈالی گئی تہی اور
یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کے واسطے سرتا پا برکت
تہا اور انحضرت نے ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسی نے بت پرستون
کی بیخ کنی کیواسطے کی تہی انتہے پہر اوسی اردو کتاب کے صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ اور انگریزی کے
صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکہا ہے قولہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین یروشلم
کو بسرداری گوڈفرے دسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس
کے قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان تہے ان سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند
قتل کر ڈالا نہ ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والے بچہ کوئی بہی نہ بچا جن لڑکون
نے ماؤنکو قتل کتا تہا اونہون ہی نے بچونکو قتل کیا یروشلم کی تمام گلیان مقتولون سے
بہر گئین اور ہر طرف سے مجروحونکی آہ و زاری کی آواز آنے لگی اور جبکہ سلطان مصر

شام نے دوسرے صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو دوبارہ فتح کر لیا تو اوس نے ہرگز
ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ نے آنکو اوسکے سپرد کر دیا سلطان نے ان عیسائی
قیدیوں پر نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنی رہائی کی قیمت
نہ ادا کر سکتے تہے اونہین مفت آزاد کر دیا اس بادشاہ کی تہذیب اخلاق کے
سامہنے فلپ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ ریچرڈ شیر دل کی بہی حقیقت کچہہ نرہی ۔
یہہ اسلامی بادشاہ فقیر کیطرح اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کیواسطے اس
کی مہربانی اور فیاضی بے حد تہی رحم اور نیکیاں اوسکی ذات مین بہت تہین اور
اوس نے اپنی زمانہ حیات مین ایسے کام کئی کہ اوسکے ہمعصر عیسائیوں کو بہی ایسی کرنی
چاہئی تہی ۔ یہہ سلطان بے شبہہ دلیر اعقیل اور فیاض تہا دمشق کی صلحنامہ کی
تہوڑے عرصہ بعد اوس نے انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطے دیکہا کہ میری وفات کے
بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان کے تقسیم کیا جائے
اب فرق دیکہو عیسائی بادشاہ ریچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان اور شوکت
اوس روپیہ سے قایم تہی جسے وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ
بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تہا اوسکی شہوت پرستی نے اوس سے
ایک بہت بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ برن گیریا دختر
سنیکو بادشاہ نوارسی ناموافق رہا ایک غریب راہب نے سر دربار اوسے ملامت
کی اور خدا کا واسطہ دیکر یہہ کہا کہ شہر سدوم کو جہان قوم لوط رہتے تہی خیال کر
استغفر پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۱۷ مین لکہا ہے قولہ ۱۱۹۵ء مین آٹہوان ہنری
تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا تندخو اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینے اپنی غصہ
کیوقت کسی مرد کو اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چہوڑا انتہے
پہر اوسی اردو کتاب کے صفحہ ۱۶۳ و انگریزی صفحہ ۴۷ ۱ مین لکہا ہے قولہ گبن صاحب

مشہور مورخ نے اسطرح لکہا ہے سلمانون کی برایون پر آنحضرت صلعم نے تقدس کا فتوے دیا تہا مگر آنحضرت کے خلفا نے آپکی احادیث اور عادات سے ایسی تلقین اخذ کین کہ جن سے اور مذہبون مین دست اندازی کرنا کچھ ضرور ہے ورنہ ثابت ہوتا تہا انتہے اوسی کتاب کے صفحہ ۱۶۷ کے حاشیہ مین وہ لکھتے ہین تو لہ ترکی کے فقیہون نے اس مسئلے کی ایک مثال لکہی ہے اور وہ یہہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان عیسائی عورت سے پیدا ہوا اور ان اوسکی بڈہیا ہو گئے ہوا ور گرجے کے دروازہ تک خود نجاسکے تو اوس مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اگر امیر ہے تو کسی سواری پر پہنچاے اور اگر غریب ہے تو اپنے کندہے پر چڑہا کر لیجاے انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۶۷ کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین یہہ حکایت مندرجہ ذیل اس ہمارے قول کی بہت معاون ہے جو یہی محمد کے عہد حکومت مین جبکے وزیر اعظم نے وی اینا شہر کا ۱۶۸۳ء مین محاصرہ کیا مگر اوس کو جون سوبیس کی بادشاہ پولنڈ نے شکست دی ایک عیسائی پادری نے اسلام قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کرنیکواسطے جس طرح وہ آنحضرت کے کسر شان کرنیکا عادی تہا اسیطرح اوس نے حضرت عیسے علیہ السلام کو فریبی اور مکار کہا مسلمان اوسکی اس حرکت سے نہایت متحیر ہوئے اور اوسے گرفتار کرکے دیوان کے پاس لے گئے اور اوس نے اوسکو اوسیوقت قتل کیا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۸۴ مین وہ لکہتے ہین کہ اہل اسلام دعوت اسلام کرتے تہے مگر اپنے مذہب کو بجبر قبول نکراتے تہے انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۹۱ و ۲۹۴ مین وہ لکہتے ہین قولہ جیسے کہ دنیا مین کوئی چیز عثمانیون (یعنے ترکون) سے اونکا مذہب نہین چہڑا سکتی ویسی وہ غیرہ قومون کے مذہب مین دست اندازی کرنا نہین چاہتے اگر کوئی اونکو خوش کرے تو وہ یہ دعا دیتے ہین کہ خدا تیرا انجام بخیر کرے اور اس سے مراد یہہ کہ خدا تجھے ایسی ہدایت

ع
ابن شرح
فصلہ
ابن یحییٰ
یقینی
شعرہ
ابن یحییٰ

کرے کہ تو مسلمان ہو جائے لیکن اس سے زیادہ اور کچھہ دست اندازی نہین کرتے - پندرہوین صدی مین ہزارہون بنی اسرئیل اسپین اور پرتگال سے نکالے گئے اور ترکی (یعنے قسطنطنیہ) مین آکر قیام پذیر ہوئے یہان اونکی اولاد چار صدیونسے بہت امن و امان سے رہتی ہے کاتہولک مذہب کو قسطنطنیہ اور سمرنا مین پیرس اور ویونز کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہے کسی قانون مین یہہ نہین ہے کہ اس ملک مین غیر مذہب والے اپنے مذہب کی رسمونکو پوشیدہ کرین جب مردے قبرستان مین لیجاتے ہین تو ہزارون عیسائی بہت شمع ہاتون مین لئے اونکے ساتہہ ہوتے ہین اور انجیل کے نصایح پڑہتے جاتے ہین فیسٹا دیو کے دن پر اور گلیتا کے تمام عیسائی قطارین باندہ کر بازار مین نکلتے ہین اور صلیب اور جہنڈا اونکے سامنے ہوتا ہے اونکی حفاظت کے لئے ترک لوگ اپنے سپاہیونکا بکثرت اونکے ساتہہ کردیتے ہین اور یہہ بکثرت خود عثمانیونکو بہی رستہ مین سے ہٹا دیتا ہے اور عیسائیونکی یہہ رسم پوری ہوجاتی ہے انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۷ کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین کہ جب ایکدفعہ کسی قوم نے خواہ رضامندی یا زبردستی سے جزیہ قبول کرلیا تو پہر اونکو تمام اونکی پہلی آزادیان حاصل رہتی تہین اور یہہ بہی اختیار رہتا تہا کہ اپنے مذہب پر قایم رہین جب کوئی بادشاہ جزیہ پر راضی ہوجاتا تہا تو اوسکا ملک و سپہ بحال رہتا تہا اور صرف وہ شرایط اوسی پوری کرنے پڑتی تہی جو باج گذار بادشاہ کیا کرتے ہین - الفنسٹن صاحب کی تاریخ ہند صفحہ ۱۲ انتہے

شاہ عبدالقادر صاحب آیہ ولا تنکحو المشرکات حتے یومن الخ (سورہ بقر رکوع ۲۷) کی اسطرح تفسیر فرماتے ہین قولہ پہلے مسلمان اور کافر مین نسبت ناتا جاری تہا اس آیت سے حرام ٹہرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا اونکا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانے مثلاً کسیکو سمجہے کہ اوسکو ہر بات معلوم ہے

یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا برا کرنا اوسکے اختیار مین ہے اور یہہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اوس سے حاجت مانگے اوسکو مختار جانے انتہیٰ باقی یہود و نصارے کی عورت سے نکاح درست ہے اونکو مشرک نہین فرمایا انتہےٰ اور سورہ آل عمران رکوع ۶ کی اس آیت یعنے اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ کی تفسیر مین شاہ عبد القادر صاحب فرماتے ہین قولہ حضرت عیسیٰؑ کے تابع اول نصارے تھے پیچھے مسلمان ہین سو ہمیشہ غالب رہے انتہےٰ و ابن السبیل والسائلین کے تفسیر مین شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہین و بدہان مال را بسوال کنندگان خواہ مسلمان باشد خواہ کافر اگرچہ حقیقت احتیاج ایشان معلوم نشود انتہےٰ اور یہ تو ان اجراہم قرتین سے ثابت ہے کہ اہل کتاب اگر مسلمان ہون تو اونہین دونا اجر ہے پس یہود و نصارے کی مشورت خدا و رسول کے خلاف نمانتا چاہیے اور دنیاوی معاملات مین جیسے سب بندگان خدا ویسے ہی یہود و نصارے بھی ہین چنانچہ قران مجید مین حقیقتاً فرماتا ہے تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ (آل عمران) اگرچہ اونسے نہ ملین تو محبت کرنا کیونکر ثابت ہوا اب اسلامی عقیدہ کے اصول اور اخلاق محمدیہ کے وسعت کو دریافت کر کے عیسائیون اور مسلمانون کے حال مین امتیاز کر لینا چاہیے پھر جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۹۶ مین لکھتے ہین قولہ عیسائی کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ نے ۶۴۱ء مین عمرو بن العاص کو حکم دیا کہ وہ سکندریہ کے کتب خانہ جلا دے اور اوسکی تمام کتابون کو مساجد کے حمامون مین صرف کرے یہہ الزام بالکل جھوٹا ہے کیونکہ یہہ بات مشہور ہے کہ طالمی کی کتب خانہ کی چار لاکھ یا سات لاکھ کتابین جولیس قیصر کی لڑائی مین جل گئے تھین یہہ الزام جسے اکثر مورخ علی التواتر لکھتے

مین بالکل بے بنیاد ہے اور اوس کا کذب دلایل مندرجہ ذیل سے ظاہر ہے
(دلیل ۱) آنحضرت صلعم کا حکم ہے کہ یہودی اور عیسائیون کے مذہبی کتابین
جو فتح مین مسلمانون کے ہات آئین اونہین برباد کرنا چاہیے اور کتب عروض
وفلسفہ و تاریخ وغیرہ بہی جو مسلمانون کے قبضہ مین آئین اون سے فایدہ اوٹھانا
چاہیے پس ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ اہل اسلام آنحضرت صلعم کے عدول حکمی کرتے
اور اس کتب خانہ کو جلا دیتے (دلیل ۲) ابو الفرج جسکے کہ خاندان نے اس
کتب خانہ کے جلنے کے روایت بیان کی وہ اس زمانہ سے چہہ سو برس بعد ہوا ہے
جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہے علاوہ اسکے اور مورخان قدیم
خواہ عیسائی ہون خواہ مصری (مثلاً یوٹیکیوس مصری بطریق اسکندریہ جو سنہ ۸۷۶ع سے
سنہ ۹۴۰ع تک تہا اور جارج الماسین مصری مورخ جو سنہ ۱۲۲۳ع سے سنہ ۱۲۷۳ع تک تہا
ان دونون قدیم مورخون عیسائی نے اور نیز اور دون نے) کسی نے اس حادثہ
کا ذکر نہین لکہا (دلیل ۳) سینٹ کرائکس جنے کہ اسکندریہ کے کتب خانون
کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکہین ہین لکہتا ہے کہ یہہ حکایت بالکل جہوٹی ہے
کیونکہ اسکندریہ مین بڑے بڑی اور قدیم کتب خانہ چوتہی صدی عیسوی سے
پہلے تہے تعجب کی بات ہے کہ زمانہ حال کے مورخ اس حکایت کو بیان
کرتے ہین حالانکہ گبن صاحب مورخ یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ حکایت مشکوک
ہے کیونکہ نہ تو مسلمانون کی شان سے ایسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہے اور
نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نے اسکا ذکر لکہا ہے انتہے تمت کلامہ
لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۴۵۳ سطر ۴ مین لکہا ہے کہ سنہ ۴۸ قبل مسیح
کے اسکندریہ کے چار لاکہہ کتابون کا کتب خانہ جل گیا انتہے
گاڈفری ہگنس صاحب کا قول ہے کہ عیسائی اس معاملہ کو خوب چہپاتے ہین کر

تالمیز کے مشہور کتب خانہ کا ایک حصہ قیصر کی لڑائیون مین جلا دیا گیا اور باقی ماندہ یا دوسرا حصہ علیسائی سدری سوس کے حکم سے اوس زمانہ مین جلایا گیا جبکہ اوسنے کل اپنی مملکت مین مخالفون کے عبادتخانے خدا کی عظمت کے لئے جلادی اور تباہ کردی (حمائتیہ الاسلام صفحہ ۳۴ دفعہ ۱۱۶ مطبوعہ دہلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) چمبرس کے انسائکلوپیڈیا جلد اول مین اسکندریہ کے کتب خانہ کے بیان مین لکھا ہے کہ متعصب علیسائیون کے ایک گروہ نے بسرگروگی ارک بشپ تہیفلس حملہ کرکے ۳۹۱ء مین جیوپٹر سراپیس کے بتخانہ کو ڈہا دیا اور غالباً وہان کے علمی خزانہ یعنے کتبخانہ کو بہی برباد کیا اور یہہ اوسوقت مین ہوا کہ کتب خانہ کی تباہی شروع ہوئی نہ یہہ کہ ۶۴۲ء مین عرب کے ہاتھون اور وہ قصہ جسمین یہہ ہے کہ عربون کو بہت سی کتابین جو چہہ مہینے تک حمام گرم کرنیکے لئے کافی ہون ملگئین تہین نہ صرف سخن کے طور پر مبالغۃً بیان کیا گیا ہے مورخ اروسیوس جسنے اس مقام کو بعد ازانکہ علیسائیون نے اوسے خراب کرڈالا تہا ملاحظہ کیا لکہا ہے کہ اوسنے اوسوقت کتبخانہ کی صرف خالی الماریان دیکہین انتہیٰ

اڈورڈ گبون مورخ نے جو ۱۷۳۷ء سے ۱۷۹۴ء تک تہا اور الکزنڈر ہمبلٹ جرمنی نے بڑی قوت سے اسکا انکار کیا ہے دیکہو تاریخ روم جلد ۱ مطبوعہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ اور جلد ۲ کاسموس صفحہ ۵۸۲ مطبوعہ ۱۸۶۴ء اور تعجب کہ جبکہ کتبخانہ اسکندریہ ۶۴۲ء مین عربون نے جلا دیا تو نسخہ کوڈکس اسکندریہ جو قبل زمانہ اسلام کا لکہا تہا کیونکر بچا ہوا علیسائیون کے ہات آگیا اور بالفرض اگر مسلمانون نے وہ کتب خانہ جلایا ہوتا تو یہہ بات ایسی تہی جیسے پلوس مقدس کے عہد مین نومرید علیسائیون نے اپنی کتابونکو جلا دیا تہا اور پلوس نے آفرین کہی الزام نہین یا اگر پچاس ہزار روپیہ کی مالیت

وہ کتابین تہین (دیکہو اعمال ۱۹ باب ۱۸ و ۱۹) اور کتاب وانسن مطبوعہ سنہ ۱۸۹۱ء
جلد ۲ مین ہے کہ جب وکلف کے ترجمہ کے جلادینے کا حکم نکل چکا تہا ارنے سنہ ۱۴۱۰ء
مین ایک کتاب لکہی اور سنہ ۱۴۲۸ء مین کونسل کے حکم سے وکلف کی ہڈیان نکالکر
جلائی اور دریا مین بہا دی گئین اور سنہ ۱۵۲۶ء مین کورٹنل ریسی اور اور بشپ لوگون نے
حکم دیا کہ ٹنڈل کا ترجمہ نہ پڑہا جاوے اور اسی سال مین تونسل بشپ لندن اور
ٹامس مور نے قریب تمام نسخے خرید کرکے پال کے کراس مین جلادیئے اور پہر
اوسی بشپ نے سنہ ۱۵۲۹ء مین آسٹن پیکنٹن سوداگر کی معرفت اوس ترجمے
کے نسخے خرید کرکے مقام چیپ سائڈ مین علانیہ جلادئے اور سنہ ۱۵۵۱ء مین نماز کی کتابین
معہ انجیل کے جلائے گئے اسقدر ثابت ہے اور خمینیس پادری رومن کاتہولک نے
اسپین مین سات سو برس کا جمع کیا ہوا کتب خانہ مسلمانونکا جلوا دیا دیکہو
جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۹۷ و ۹۹ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ء اور
پراٹسٹنٹ عیسائیون نے وہ سب کتب خانے رومن کاتہولک کے جنکا
ذکر جی بیل رو رو کرتا ہے یعنے اونہون کے کتابین غرق کین اور اونکے ورق
کباب کی سیخون کے صرف مین لائے اور انسے اپنے شمعدان اور جوتے
صاف کئے اور بعضی کتابین پنساریون اور صابون بیچنے والون کے ہاتہ بیچین
اور صدہا کتاب سمندر پار جلد سازون کے ہات فروخت کین کچہہ سو پچاس نہین
بلکہ جہاز بہرے ہوئے مذہب کی کتابونکو اسطرح برباد کیا جنہین دیکہکر غیر قومونکو تعجب
آیا اور کہتا ہے کہ ایک سوداگر نے جس سے مین واقف تہا دو کتب خانے فی کتب خانہ
تخمیناً چالیس روپیہ کو خرید کئے انتہیٰ کتاب بیڈیل صاحب موسومہ مرات الصدق مطبوعہ
سنہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۴۸ و ۴۹

اور کتب خانونکے جلانیکا جیسا عیسائیون مین اور خاصکر اہل یورپ مین رواج ہے

ایسا اور کسی فرقین رواج نہین ہے جرمنی والون نے مقام اسٹراس برگ کے نامور کتب خانہ کو جلادیا اس نامعقول حرکت سے انکی قوم کی نہایت بدنامی ہورہی ہے اور اب جرمنی اور انگلستان مین اسٹراس برگ کیواسطے ایک نیا کتب خانہ مہیا کرنیکو کتابین پہر جمع ہورہی ہین اور انگلستان کے باشندون نے لکھی ہزار کتابین دی ہین — یورپ مین جو ہندوستانی کتابین نہایت کمیاب ہین اسوجہہ سے جو کتاب اس ملک سے آتی ہے لوگ اوسکی نہایت قدر کرتے ہین — ٹیمس اور نارگیٹ اور ٹرنیر سوداگر ہر ایک کتاب کو جو ان کے پاس بہیجی جائیگی تو وہ روانہ کرد ینگے فقط (چہٹی از مقام وبرن واقع سوئیٹزرلنڈ) از اخبار سینٹیفک سوسایٹی علیگڈہ مطبوعہ ۷ جولائی ۱۸۷۱ء صفحہ ۴۲۸ جلد ۶ نمبر ۲۷

اور اونہین دلون فرانس کے باغیون نے پیرس دار السلطنت فرانس کا بادشاہی کتب خانہ پہونک دیا لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۹۵ مین لکہا ہے کہ علوم اور راگ کی باب مین یہی کہا جا سکتا ہے کہ غالبا لاطینیون نے مشرقی صدالصدر (یعنے قسطنطنیہ) کے بہت سے اچہے اچہے نوشتونکو غارت کیا (یعنے صلیبی جہاد کے زمانہ مین ایسا کیا تہا) کہ جنکا اب ہات آنا مشکل ہے انتہے۔ اور بادشاہ ہنری ہشتم نے آدہا کاتہولک اور آدہا پروٹسٹنٹ بنکر دونون فریق کے لوگون کو اپنے طریق پر لانا چاہا — اور دونون مین سے بہت سے لوگ جنہون نے اوسکی پیروی نکی آگ مین جلائے گئے از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۷۷ — —

لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۳۹۹ مین ہے کہ مریم کے حکم سے بہت سے اسقوف انگلنڈ مین جلادئے گئے انتہے

ویسٹ مینسٹر جسمین لندن کے بادشاہونکو اول تاج پہنایا جاتا اور اکثر انگلستان کے

بادشاہون وغیرہ کی قبرین بہی وہین ہین (مفرح القلوب مصنفہ شیرنگ صاحب
نمبر ۴ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۰) اسمین اپولو دیوتا کا جو قدیم زمانہ مین اہل یونان
وروم اوسکو مانتے اور علم بلاغت اور نظم اور نغمہ اور طب وغیرہ کا موجد اور سورج کا دیوتا
سمجہتے تہے اس سکشن کے بادشاہ ہنرٹ نے مندر کہودوا کر پطرس حواری کے
نام پر گرجا بنوایا اب بہی وہان ایک گرجا بنا ہوا ہے اور سینٹ پیٹرس ابی اوسکا نام
اور ڈائنا دیوی کے مندر کی جگہہ بہی جسے چاند کا ظہور یعنے چاند کی دیوی سمجہتے تہے
پلوس حواری کے نام سے گرجا بنگیا دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سرشتہ تعلیم
پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۳ یہان سے دستور بت شکنی
نصارے کی غفلت ظاہر ہوتی ہے

اور لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۰ مین ہے کہ شارلمین شاہ فرانس کی لڑائی سکسینون
کیساتہہ ۳۰ برس تک رہی اور بڑی ہی خون خرابے سے اونہین مغلوب کیا کہ
جیسے بعضون نے سمجہا ہے کہ دین مسیحی کی ترویج کے لیے یہہ عمل ناشایستہ اس طرز
پر وقوع مین آیا کہ جسکے اوس دین مین ممانعت تہی انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۶۵
مین ہے کہ یوحنا نوکس نے جو کہ کالون کے تابعین سے تہا اور گو کہ نیک بخت
تہا مگر اپنی سعی اور کوشش مین گرم مزاجی کو اعتدال سے باہر لیگیا اوسنے عبادتگاہ
اور اصنام توڑ ڈالے اور عابدون کو نکالدیا اور کلیساؤن اور خانقاہون کو منہدم کیا انتہے
پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۹۲ باب ۴ فصل ۳ مین لکہا ہے کہ اون دنون کے جدال
بالاستقلال کا مبدء بت پرستی تہی کہ جسکا عمل گو کہ ابتدا مین علماء دین نے روکا پر
بعدہ خود غرضی کے سبب دبے طرح دئے جانے اور عذرین نکالنے لگے مگر
بہت دنون تک کلیسا کو پراگندہ کئی رہا شاہ لیو ایساریان نے سنہ ۷۲۶ء مین ارادہ کیا
کہ محمدیون کی عداوت کو باز رکہے کیونکہ وے بت پرستی کی علت مشرقی مسیحیون کا

پوجاکرتے تہے قصد کیا کہ بت پرستی بالکل اوٹہادے اور کنائیس کے سب بتون اور تمثال کو توڑڈالا اور اونکی پرستش کرنیوالون کو سزا دینے لگا مگر اس امر تعجیلی اور بے صلاح برید سے بہ نسبت اسکے کہ پہلے عتونکو روکے اونہین اور بہی بڑہایا اوسکے بیٹے قسطنطین کوپرونیمس نے ایک بہتر تدبیر نکالی اور علماء دین سے بت پرستی کے بطلان مین فتوے جاری کروایا مگر لیو کی کوشش نے جو کہ ایکونو کلاستس یعنے بت شکن کہلاتا تہا روم کے اسقوف الاساقفہ گرگوری ثالث کیساتہہ ایسا ایک فساد برپا کر رکہا تہا کہ جسکے سبب اوسنے شاہ کا نام ڈپٹک یعنے دفتر سے خارج کیا انتہے

انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۱۳۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۱۱ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ء مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین لکہا ہے کہ بولیسلاو جو ملک پولنڈ کا بادشاہ تہا بہت چاہتا تہا کہ یہہ لوگ بہی مسیحی دینکو قبول کرین اور اسیوجہہ سے اوسنے یہہ بات کہ اگر وہ یون مسیحی ہونا قبول نکرین تو وہ سزا کے ذریعہ اونہین مسیحی کرے اپنے اوپر گوارا کی اور اسوجہہ سے سیکڑون لوگ مسیحی مذہب کے مقر ہوگئے انتہے

ایضاً انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۱۴۴ — ۱۴۶ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۱۲ جلد ۴ مین ہے کہ شہر اسٹیٹن واقع ملک پامرنیہ کے لوگون اور نواب بالیسلاو کا حال اسطرح لکہا ہے قولہ نواب کے پاس سے ایک نامہ جسمین یہہ رقم تہا کہ اگر وہ لوگ مسیحی ہوجائیں تو وہ اونہین کسیطرح کی ایذا وعقوبت نہ پہونچادیگا پر اگر وہ نامنظور کرین تو وہ اونپے بہت ہی بیزار ہوکر آگ اور تلوار سے اونپے پیش آئیگا اونکو (اسقوف) کے پاس آیا لیکن یاد رکہنا چاہیے کہ اونکو مذہب مسیحی مین لانیکے لئے یہہ طور مناسب نہ تہا — اس خط کے آنے سے (لوگ) اسقدر ڈر گئے کہ سبہون نے متفق ہوا اپنے کو مسیحی قرار دیا اور اپنے بتون اور مندرونکو مسمار کرنیکا عزم وارادہ کیا اسپر اسقوف اور اوسکے ہمراہ اور واعظ اپنا اپنا کلہاڑا اور پہرسا لیکر اونکے آگے ہوئے اور باقیکا سب انبوہ عام

اونکے پیچہے ہولیا اب جس مندر کو کہ اونہون نے سب سے پیشتر توڑا اور مسمار کیا اوسمین بہت سے عمدہ اور بیش قیمت چیزین یعنے سونا اور جواہر اور چہپر پان اور خنجر وغیرہ تہے ۔ اسکے علاوہ اور بہتیرے مندر اور بسیر تون کے مقام ویران اور کہود سے کر دئے گئے یہہ اسقوف مُلک بومنیہ کے اور اور مقامون مین بہی گشت کرتا اور لوگونکو بپتسما دیتا اور مندرون کو مسمار کرتا پہرا ۔ لیکن اس جانفشانی اور دقت پر بہی بہت سے لوگ اوسکی عین حیات ہی مین پہر بت پرستی کیطرف مایل ہو گئے

اسیطرح ایضاً صفحہ ۴۶ مین ہے کہ ولاڈمر شاہ ڈین مارک نے زگین ٹاپو کے باشندون کو اول اوہنین مغلوب کیا اور اونسے جبراً اونکی بت پرستی ترک کروائی تہی اور اونکے بڑے بت کو ٹکڑے کر آگ مین جلایا تہا انتہے

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی سنہ ۱۸۷۱ع مترجمہ پادری جے والش صاحب مین لکہا ہے کہ اوسوقت شرقی اطراف یعنے مُلک سوریا اور تہریس مین چند لوگ تہے جو ملوسی کہلاتے تہے ۔ انہین ملوسی لوگون کے واعظون مین سے ریٹیوانش نامی ایک شخص تہا ۔ ایک یونانی سردار جسکا نام شمعون تہا اوسکی گرفتاری کے لئے روانہ کیا گیا اور وہ ملوسی بمعہ اپنے بہت سے مریدون کے پکڑا گیا پہر اوس سردار نے اوسکے مریدون سے کہا کہ اگر تم اپنے اوستاد کو مار ڈالو تو آزاد کر دئے جاؤ گے تب ایک شخص نے جسکا نام جسٹن تہا اس بات کا بیڑا اوٹہایا اور یون یہہ بیچارہ ملوسی پتہراو کیا گیا انتہے

ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۱ سطر ۱۳ سے ۲۳ مین لکہا ہے کہ ڈین فرڈ نے ایک نہایت بڑے ستیا درخت کو جو دیوتاؤن کے سردار کا مسکن تہا ٹلیسریس مین شہر گوسمار کے نزدیک اپنے ہات سے کاٹ ڈالا اور گرا دیا جب بت پرستون نے دیکہا کہ ہمارا سب سے بڑا دیوتا اس بے عزتی کا بدلہ نہ لے سکا تب بہتیرے عیسائی ہو گئے

کو طیتار ہوئے اُنتھے یہہ جہاد اگرچہ انسانونکے ساتھہ نہین ہے تو بہی اون بت پرستونپر
جنکا وہ درخت تہا ظلم ہوا لیکن یہہ ظلم عیسائی تعلیم کے برخلاف نہین ہے کہ مسیح نے
بہی بیسبب انجیر کے درخت کو سُکہا دیا تہا دیکہو متی ۲۱ باب ۱۹ تو بہی افسوس کہ
عیسائیونکو اوس مذہب والون سے دعوے الزام ہے جنکے مذہب مین صاف
حکم ہے کہ ہرے درخت کو نہ کاٹو (دیکہو کلیسیا ۹ پیشین گوئی پہلی مین قریبہ ہونے فوج
اسلام اور لشکر شام کا بیان)
اور کتاب کشف الاثار فی قصص انبیا بنی اسرائیل تصنیف پادری مریک چہاپہ ایڈنبرغ
سنہ ۱۸۴۶ء صفحہ ۹۶ مین لکہا ہے کہ علما مجلس رومن کاتہولک نے اپنے اجلاس
مین حکم دیا کہ یہودیون کی اولاد اونکے مان باپ سے چہین کر دین مسیحی مین تربیت کین
اور اوسی مجلس سے یہہ قانون بہی مقرر ہوا کہ کوئی عیسائی کسی یہودی کے ساتھہ کچہہ
نکہائے اور اوس سے معاملہ نرکہے اُنتہے اور پوپ گرگوری نے انگلستان کے لڑکے سنہ ۵۹۶ع
مین خریدی اور مذہب کی تلقین کے دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب
مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۲۳ اور تمام فرنگستان مین جو کچہہ ظلم و جفا
کہ یہودی قوم کے ساتہہ خصوص دینی عداوت مین جایز رکہا گیا اوسکا بیان
کشف الاثار باب دوم حوادث یہودیان مین مرقوم ہے اس جگہہ اون سبکا لکہنا طول
ہوجائیگا مگر بعضے اونمین سے یہہ مین کہ اہل صلیب کی لڑائیونمین جو بیت المقدس
پر مسلمانونسے ہوئین بہت یہودیون کو اہل انگلستان نے قتل کیا اور اس ظلم
پر تمامی اہل انگلستان نے کمر باندہی اور ایکدفعہ ایک حملہ مین جو شہر یُرک پر کیا گیا ایکہزار
و پانصد نفر یہود کہ جنمین مرد اور عورت اور بچے تہے جب یہودیون نے کچہہ پناہ نپائی
اور کسیطرح رہائی نہ دیکہی نا امیدی کی حالت مین دیوانہ وار ہوکر آپسمین ایک نے
دوسرے کو قتل کیا اسطرح پر کہ ہر صاحب خانہ نے اپنی اہل و عیال کو قتل کیا

اور امراء انگلیس جب اپنے بادشاہ سے برگشتہ ہو گئے تھے تو اسلئے کہ خلق کو اپنی طرف
راغب کرین امراء مذکور نے حکم دیا کہ سات سو یہود قتل کیجائیں اور ایسا ہی ہوا اور انکے
گہر لوٹ لئے اور انکا عبادتخانہ جلا دیا اور رچرڈ اور جان اور ہنری سیوم بادشاہان انگلس نے
اکثر اوقات یہودیونسے نقد بزور زبردستی لیا خصوص بادشاہ ہنری نے ہر طرح سے
اونپر سختی اور ظلم کیا اور اکثر اپنے زوایدات کا خرچ یہودیونکی لوٹ سے کیا کرتا تہا وغیرہ
اور کشف الاثار کے صفحہ ۲۸ مین لکہا ہے کہ مملکت استنبول مین (جب وہان عیسائیکی
سلطنت تہی) یہودیون کے ساتہ تین ۳ شرطین باندہین گئین پہلے یہہ کہ عیسائی
دین کو قبول کرین دوسرے یہہ کہ اگر نہ قبول کرین تو قید ہون تیسرے کہ اگر یہہ دو
شرطین نہ قبول کرین تو ولایت سے نکالے جائین اور رومن تواریخ کلیسا مین لکہا ہے
کہ فرنگیونکے بادشاہ چارلس گریٹ نے سکسینے کے باشندونکے ساتہ تینتیس ۳۳ برس لڑائی
کرکے اور فتحیاب ہو کر زبردستی اونسے دین مسیحی قبول کرایا انتہٰی اور ہندی تواریخ کلیسا
صفحہ ۱۳۷ اور ۱۳۸ مین اسی بیان کے بعد اشارہ لکہا ہے کہ یہہ دیکہہ کر بہتیرے
بادشاہون نے پیچہے ویسا ہی کیا اور جان کے چچازاد بہائی عمانوئیل بادشاہ
پرتگیز نے جبکہ ایک شخص کاب رال نامی کو جہازونپر حاکم کرکے ہندوستان کیطرف ۱۵۰۰ء
مین روانہ کیا اور عیسائی مذہب پہیلانیکے لئے اٹہہ پادری اوسکے ساتہہ کئی تو حکم
کیا کہ جس ولایت کے لوگ اونکا (یعنے پادریونکا) کہنا نمانین اوس ولایت کو کاب
رال آگ اور تلوار سے خراب کرے از رومن مارش مین ہسٹری آف انڈیا باب ۶ صفحہ ۱۴۶
چہاپہ مرزاپور ۱۸۴۲ء گاڈفرے ہگنس صاحب اکسفورڈ کے ایک عالم واعظ کا قول نقل
کرتے ہین جو کہ عیسائیون کے بیان مین ہے قولہ وہی جوش کی سخت تندی نے
ملایم سے ملایم طبیعت کے خیالات کا چراغ گل کر دیا قوانین کا وقار بلی سیاسی سب
پامال اور شکستہ ہو گیا اور مشرقی شہر و زمین خونکا ابلہ آگیا (حمایۃ الاسلام صفحہ ۴ دفعہ ۱۴۵)

اور حضرت عیسےٰ نے جب اپنی گرفتاری کی بندوبست سے اطلاع پائی تب فرمایا
کہ جس پاس (ہتیار) نہین ہے اپنے کپڑے بیچکر تلوار خریدے دیکھو لوقا ۲۲
باب ۳۶ اور اوسی باب کے ۳۸ آیت مین لکھا ہے کہ شاگردون نے کہا کہ
دیکھہ اے خداوند یہان دو تلوارین ہین اور اوسی باب کے ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ مین لکھا ہے
کہ جب مسیح کو لوگ گرفتار کرنے آئے تب حواریونمین سے ایک نے (یعنے پطرس نے
یوحنا ۱۸ باب ۱۰) مسیح سے پوچھکر تلوار چلائی اور سردار کاہن کے نوکر کا جو پکڑنے
والونمین سے تہا داہنا کان اوڑا دیا تب مسیح نے کہا کہ اتنے ہی پر رہنے دے اسنتہے
گویا مسیح نے یہہ مختصر جہاد اوس لاچاری مین بہی واجب جانکر ترک نکیا ورنہ کیا حاجت
تہی جو تلوار خریدنیکا حکم کرتے اور جب ایک شاگرد یعنے پطرس نے تلوار چلانے کی
اجازت چاہی اوسیوقت اوسے منع نکیا بلکہ ہونے دیا اور متی ۱۰ باب ۳۴ مین مسیح
کا قول لکہا ہے یہہ مت سمجہو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا ہون صلح کروانے نہین بلکہ
تلوار چلانیکو آیا ہون اور متی ۲۱ باب ۱۰ سے ۱۳ مین لکھا ہے کہ جب مسیح یروسلم کی
ہیکل مین داخل ہوئے تو اون سب کو جو ہیکل مین خرید و فروخت کر رہے تہے
نکال دیا اور صرافون کے تختے اور کبوتر فروشونکی چوکیان اولٹ دین اور یوحنا ۲ باب
۱۵ مین لکھا ہے کہ مسیح نے رسی کا کوڑا بنا کر اون سب کو بہیڑون اور بیلون سمیت ہیکل سے
نکالدیا غرض اسمقام مین بہی مسیح نے باوجود عادت تحمل عظیم خدا کے نافرمان برداروں پر
شدت کرنے مین تامل نکیا اور تلوار پاس نتہی تو رسی ہی کا کوڑا بنالیا

اور لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین جو پیشین گوئی یروسلم اور یہودیونکی بابت لکہی ہے کہ وے
تلوار کی دہار سے گرجائینگے الخ اس پیشین گوئی کی تفسیر مین طامس اسکاٹ مفسر
انگریزی نے یون لکہا ہے کہ گیارہ لاکہہ یہودی یروسلم کے محاصرہ مین قتل ہوئے
سوا انکے جو اور جگہہ مارے گئے اور قریب ایک لاکہہ کے غلامی مین بیچے گئے وغیرہ

چونکہ متی اور مرقس مین یہہ پیشین گوئی موجود ہے کہ اس سے بڑی اور کوئی
پیشین گوئی اناجیل مین پائی نہین جاتی اور اس پیشین گوئی کا پورا ہونا مفسرین
انجیل اسیوقت سمجھتے مین جب رومی فوج نی یروسلم کو برباد کیا یعنے یہہ کہ اوس رومی
فوجکا آنا درحقیقت مسیح کا آنا تہا اور اون یہودیونکا قتل مسیح کیطرف سے ہوا دیکہو
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲۴ باب ۲۸ — ۳۱ اور تفسیر انگریزی
طامس اسکاٹ صاحب لوقا ۲۱ باب ۲۴ اور الکتاب کے مقامات المعروف
تالیف پادری شبرنگ صاحب صفحہ ۳۲ اور اگر ایسا نہین ہوا ہے تو یہہ بڑے
پیشین گوئی بلکہ تینون انجیلین باطل ہوجائیگین دیکہو لوقا ۲۱ باب ۲۰ و ۲۷
پس یہہ سارا قتال جو مسیح نے کیا جہاد تہا مگر یہہ صرف عیسائی عقیدہ ہے اور
اہل اسلام حضرت عیسٰے پر یہہ محض بہتان جانتے ہین دیکہو رومیونکا ۲ باب ۲۲
تو جو بتون سے نفرت کرتا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹتا ہے انتہے اور اسیطرح یوحنا ۲
باب ۱۶ و ۱۷ اور متی ۲۱ باب ۱۳ مین جو حضرت عیسٰے نے ہیکل کی پاسداری
کی مرقوم ہے اور یہہ جو صرف متی ۲۶ باب ۵۲ مین لکہا ہے کہ یسوع نے
اوس تلوار چلانے والے سے جس نے سردار کاہن کے نوکر کا کان اوڑا
دیا تہا کہا اپنے تلوار میان مین کر کیونکہ جو تلوار کہینچتے تلوار ہی سے مارے جاتے
ہین انتہے یہہ قول درست نہین ہے کیونکہ مسیح نے کسکو صلیب پر کہینچا تہا
جو آپ بموجب عقیدہ عیسائی صلیب پر کہینچے گئے اور یوحنا بپتسمہ دینے والے نے
کسکا سر کاٹا تہا جو اونکا سر کاٹا گیا لیکن اگر یہہ قول درست ہی ہو تو حضرت عیسٰی
کی نسبت ہوگا یعنے نہ مسیح نے کبھی کسیکو صلیب پر کہینچا اور نہ آپ صلیب پر
کہینچے گئے مگر مرقس کی انجیل مین اسکا ذکر بالکل نہین ہے (۱۴ باب ۴۷) کہ یسوع
نے تلوار چلانیوالے سے کہا اپنی تلوار میان میں کر کیونکہ جو تلوار کہینچتے الخ

اور لوقا مین لکہا ہے (۲۲ باب ۵۱) تب یسوع نے جواب مین کہا اتنے ہی
پر رہنے دو اونکے یعنے اوتنی خونریزی جو ہو چکی تہی جائز کہی اور آگیکو اوسکا موقع نہ دیکہا
اور یوحنا ۱۸ باب ۱۰ مین لکہا ہے تب یسوع نے پطرس سے کہا اپنی تلوار میان مین
کر کیا وہ پیالہ جو میرے باپ نے مجہے دیا ہے نہ پیون انتہے اس سے بہی ظاہر ہے
کہ وہ بات یعنے یہہ کہ جو تلوار کہینچے تلوار ہی سے مارے جاتے ہین حضرت عیسی علیہ السلام نے
پطرس سے نہین کہی تہی حضرت داؤد فرماتے ہین کہ خداوند میرے چٹان مبارک
ہو جسنے میری ہاتہون کو جنگ کرنا اور میری انگلیون کو لڑنا سکہلایا (۱۴۴ زبور ۱)
پہر حضرت داؤد ۱۴۹ زبور مین فرماتے ہین قادر مطلق کی بڑہی تعریفین انکے
گلے مین ہون اور شمشیر دودم اونکے ہات مین تاکہ قومون مین انتقام اور امتون مین سزائین
جاری کرین تاکہ اونکے بادشاہون کو زنجیرون سے اور اونکے امیرونکو لوہے کی بیڑیون سے
جکڑین تاکہ اونہین لکہی ہوئی عدالت (یعنے شریعت کی باتین) عمل کرین یہی
عمل اونکے سارے مقدسونکے لئے عزت ہے انتہے ۱۴۹ زبور ۱ — ۹
نہایت مشہور عالم گاڈفری ہگینس صاحب اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ ہم اکثر سنتے ہین
کہ عیسائی پادری دین محمدی مین تعصب کے برائی بیان کرتے ہین مگر یہہ عجیب
یقین اور کینہ ہے یہہ تو بتائین کہ کسنے مسکونز کو ہسپانیہ سے اسلیئے نکال دیا تہا کہ وہ
عیسائی نہین ہوئے تہے اور کسنے میکسیکو اور پیرو کے لوگونکو کہا آدمیونکو بوجہ عیسائی
نہونیکے قتل کیا تہا اور بطور غلام کے دیڈالا تہا حالانکہ مسلمانون نے ملک یونان مین
اسکے برعکس ظاہر کیا یعنے بہت سی صدیون تک عیسائیون کو اجازت تہی کہ معہ
اپنے مال واسباب ومذہب وپادریون اور اعلے پادریون اور گرجون کے بے
رخنہ رہین یونانیون اور ترکون کے مابین حال کی لڑائی مذہب کی وجہہ سے تہی
جسطرح کہ ڈمرارہ کے حبشیون اور انگریزون مین اس سے پہلے ہو چکی تہی —

ملک حجاز کے ذکر مین ایک زمین عالم کا قول ہے کہ انہون نے کسی کا نام نہین
کیا سب یہودی اور عیسائی انمین خوش وخرم رہتے رہے (حمایۃ الاسلام صفحہ
۵۷ دفعہ ۹۹ مطبوعہ دہلی ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ
لندن ۱۸۲۹ع) اکثرون کی رای ہے کہ سیل صاحب اس باب مین بخوبی واقفیت
رکہتے تہے اور یہہ نہین خیال کیا جا سکتا کہ اونکو مسلمانونکی کچہہ رعایت بیجا ہو کیونکہ وہ
شخص پکا عیسائی تثلیث کا معتقد تہا اور کیا اوسکا قول ہے مینے اون وجوہات
کو اسمقام پر نہین دریافت کیا جنسے دین محمدی کو دنیا مین قبولیت ہمیشہ حاصل ہوئی ہے
کیونکہ وہ لوگ نہایت دہوکہا کہاتے ہین جو خیال کرتے ہین کہ وہ صرف بزور شمشیر
یا کس ذریعہ سے دین مذکور کو اون قومون نے قبول کیا جنپر مسلمانون نے کبہی
فوجکشی نکی تہی اور نیز اون لوگون نے کیون قبول کیا جنہون نے اہل عرب کو انکے
فتوحات سے محروم کردیا اور اونکی سلطنت بلکہ اونکے خلیفونکا خاتمہ کردیا انہیں معلوم
ہوتا ہے کہ کوئی بات اوس سے بڑہکر تہی جو ایک مذہب مین عموماً خیال کیجاتی
ہے اور جس سے کہ ایسی عجیب ترقی ہوئی پہر وہ یہہ کہتا ہے کہ عیاری کے ثابت
کرنیکے لئے ضرور ہے کہ قرآن کا ترجمہ صحیح صحیح ہو لفظ عیاری سے ثابت ہوتا ہے کہ
یہہ شہادت دین محمدی کے مفید اوس شخص کی ہے جسکو شہادت دینی منظور نہین
یعنے نہایت معتبر گواہی ہے) از حمایۃ الاسلام صفحہ ۵۹ دفعہ ۱۰۵ حجازیون پر ترکیون کا
پہلا حملہ آٹہوین صدی کے آخیر پر ہوا وہ لوگ ملک شمال سے جو مابین بحیرہ خزر اور
بحیرہ اسود کے واقع ہے آئے اور یہہ لوگ اوسوقت دین محمد نہ رکہتے تہے مگر انہون
نے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد ان مغلوب حجازیون کا مذہب اختیار کر لیا
(ایضاً صفحہ ۶۰ دفعہ ۱۰۷)
گبن صاحب کا یہہ قول ہے کہ افریقہ اور ایشیا کے لکہو کہا مسلم جنہون نے کہ

عرب کے مسلمانونکی تعداد بڑہادی ایک خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لانہین فریفتہ ہوگئے تہے یہہ نہین کہ اونپر کچہہ دباو تہا (ایضا صفحہ ۱۰۹ دفعہ ۱۰۶)
عیسائی کل مسلمانونکو بدون استثنا کے اور بید ریغ جہنمی کہتے ہین (مرقس ۱۶ ایات ۱۶)
اور یہہ مسئلہ نہ تو مرقس کا ہے اور نہ عیسے کا بلکہ یہہ وہ مسئلہ ہے جو ہمارے سپاہیون اور جہاز رانون کو سکہلایا جاتا ہے جنکے ہاتہونمین ہمارے ناقص ترجمے دے دی جاتے ہین اور جو اوس سادہ زبان انگریزی کو جو اونمین ہوتی ہے یقین کر لیتے ہین اور نیز یہی مسئلہ رومی اور پراٹسٹنٹ پادریون کے اس حصونمین نوحصونکا ہے دیکہو ایتہی نشین کریڈ (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۱۶ دفعہ ۱۰۹)
ڈاکٹر پریڈوکس کا بیان ہے کہ مدینہ مین محمد کے انصار خاصکر فسار سے تہے اور آپکا استقبال اونہون نے بڑی خوشیون سے کیا اور جو وجہہ اسکی اوسنے بیان کی ہے وہی غالبا معلوم ہوتی ہے آپکے پہونچنے پر جسقدر جلد کہ بے دقت ہو سکے آپ نے ایک مکان بنوایا جسمین کہ آپ وقت مرگ تک سکونت پذیر رہے اور اوسکے ملحق ایک مسجد واسطے رسوم مذہبی کے لئے تعمیر کرائی ۔ اس سے ثابت ہے کہ فرمان روایان مدینہ خواہ یہودی ہون یا عیسائی آپ کے مسایل کے حامی تہے اور بموجب پریڈوکس کے قول کے فرمانروا انہین دو فرقونمین سے کوئی تہا یہی پہلا شہر تہا جسکے کل باشندون نے آپکا مذہب اختیار کیا پس خواہی نخواہی یہہ سوال ہوتا ہے کہ اس مذہب مین کیا بات تہی جسکا اثر ایسا ہوا بجز بحث اور شیرین کلامی کے اور کوئی سلاح مستعمل نہین ہوا پس عیسائی پادری اس تبدیل مذہب کو بخوف شمشیر نہین کہہ سکتے ۔ یہہ بہی یاد رکہنا چاہئے کہ اگر پریڈوکس کے قول پر اعتبار کرین تو یہہ شہر مثل مکہ کے بت پرستونکا نہ تہا بلکہ یہودیون اور عیسائیونکا تہا جو آپکے اول مرید ہوئے علاوہ اسکے آپ مدینہ کو مرید کرنے نکلے تہے بلکہ مدینہ والون نے خود آکر آپ سے التجا کی

(از حمایۃ الاسلام دفعہ ۲ صفحہ ۲۰)
پہر گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۱ مین لکہتے ہین کہ مسلمانون نے
ثابت کیا ہے کہ وہ اپنے مذہب کا امتحان مناسب طور پر ہونے سے خائف نہین
اور یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اہل اسلام اول اپنے مخالفون کو یہہ کہکر رد کردیتے ہون کہ ہم
تمہارے مذہب کے منکر ہین کیونکہ مذہب کا منکر ہونا اوسکو برا کہنا ہے اور انکار کے
بعد کوئی بحث آزادانہ اور مناسب طور پر نہین ہوسکتی (حمایۃ الاسلام صفحہ ۶۶ دفعہ ۱۲۱)
اکبر بادشاہ اورنگزیب کے پردادے نے ۱۵۹۵ع مین پرتگال کے بادشاہ پاس
ایک ایلچی باین درخواست بہیجا کہ ہمکو دین عیسوی کے تعلیم کے لئے کچہہ پادری بہیجے
جائین — چنانچہ تین پادری جلیل القدر بہیجے گئے جب وہ آگرہ مین پہونچے اون کی
بہت خاطرداری کی گئی اور ایک گرجا اون کیلئے بصرف شاہی تعمیر کرایا گیا اور بہت سے
حقوق اونکو دئے گئی جنکو جہانگیر خلف اکبر نے ۱۶۱۰ع مین جاری رکہا (حمایۃ الاسلام صفحہ
۶۵ دفعہ ۱۱۹) پہر وہی صاحب فرماتے ہین کہ
اگر سلطان روم اپنے کسی دولتمند مفتی کو ایک مسجد کی تعمیر اور قران کے مسائل کا
وعظ کہنے کے لئے شہر لندن مین بہیجتا جیسا کہ ہمارے پادریون نے ایک صاحب
مسمی ڈرمین کو اپنے خاص مسائل کی تعلیم کے لئے جنیوہ کو بہیجا تہا تو نہ معلوم
اوس مفتی کیساتہہ کیا معاملہ ہوتا ہمکو بدلایل قوی اس خوف کا گمان ہے کہ اس
امر سے پادریون کے بدولت وہ آتشبازی از سر نو ہوتی جو ۱۸۰۰ع مین ہوئی تہی یا
وہ جو اوسکے بعد مقام برمنگہام مین ہوئی اور یہہ کہ ہمارے وزرا اوس مفتی کا جواب
بذریعہ کسی بیرسٹر کے دلواتے تو عجب کی رائی یہہ ہوتی کہ قسطنطنیہ پر توپ نکالی جاتی
(حمایۃ الاسلام صفحہ ۶۶ دفعہ ۱۲۲) امریکن مشن لدہیانہ کے پادری صاحب
نور افشان مطبوعہ ۱۷ جون ۱۸۸۵ع نمبر ۲۴ جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ مین لکہا ہے کہ

کہ بنڈت نے انگریزی اخبار ٹائمز آف انڈیا مین دیکہا تہا کہ برہمو سماج کے رای نسبت اون
جنگون کے جو اہل انگلستان کرتے ہیں یہہ ہے کہ اگر انہون نے مسیح دنیا مین ہوتا
اور وعظ فرماتا کہ مت لڑو تو کسی توپ کے منہہ سے اوڑایا جاتا مطلب
اس مضمون سے برہمو سماج کا یہہ تہا کہ باوجودیکہ مسیح نے صاف صاف
انجیل مین فرمایا ہے کہ ہرگز مت لڑو بلکہ بدلہ مت لو پہر بہی اہل انگلستان
لڑنیکو پسند کرتے ہین جواب اگر برہمو سماج کو ایک لڑکا غریب ایک
کوچہ مین نظر آوے کہ جسپر کوئی سخت ظلم کرتا ہے — تو کیا
برہمو صاحب اسقدر صلح کو پسند فرماوینگے کہ چپ چاپ پاس سے
گزر جاوینگے اور اوس بیکس کو ظالم کے ہاتہ مین چہوڑ جاوینگے
اسلئے پس غیر مذہب والے جو مسلمانون سے کچہہ بہی علاقہ نہین رکہتے
جب عیسائیون کے جنگ جوئی پر اسطرح ملامت کرتے ہین تو
مسلمانون کے اس دعوے کو کہ نصرانی قوم زور و ظلم مین
بیحد ترقی کئی ہوے ہے کون باطل کرسکتا ہے
امریکن میتہوڈسٹ مشن پریس لکہنو کے کرسچن استار یعنے
کوکب عیسوی مطبوعہ ۱۷ مئی ۱۸۷۸ع نمبر ۷ جلد ۹ صفحہ ۲۵
کالم ۲ مین پادری اے ایچ سمور صاحب لکہتے ہین کہ اکثر کرسچینون
کا یہہ دعوے ہے کہ اسلام کی بنیاد تلوار سے ثابت ہے لیکن
اس زمانہ مین ہم کیا دیکہتے ہین کہ بغیر تلوار کے یہہ مذہب ملک چین
کے چارون طرف ترقی پاتا ہے اور ملک ہندوستان مین بہی اگرچہ
جہاد کی صورت مطلق نہین ہوسکتی تاہم ہمارے بڑے بڑے
شہرون مین ہندو لوگون کی پنچ قومین کثرت کے ساتہہ محمدی

ہوکراپنی اصلی قوم کی بوراسے ستے رہاتے پاستے ہین اوراہل اسلام
کے شریف لوگون کے برابر نام پاتے ہین انتہٰے
اور ۱۸۵۳ء مین جو سلطان روم کے نصرانی رعایا بہ استعانک
شاہنشاہ روس وغیرہ باغی ہوگی اور عذرعظیم برپاکردیا اون باغیون
کے سپہ سالارون مین پادری ہی ہتیار باندہ کرمسلمانون سے جنگ
کرتے رہے اور سیکڑون پادرے ستے کہ جو ارن نصرانی باغیون
کو جنگ کے ترغیب اور اونمین جہاد کا وعظ کرنے پہرلے ستہے
تمام اخبارات انگلستان وہندوستانمین یہہ خبرین کثرت کے
ساتہہ مندرج ہین اور سلطان کے ماتحت ریاستہاے سرویہ
یعنے صرب اور مانٹی نگرو یعنے جنگ اسود نے جب باغی ہوکر
۱۸۷۶ء مین سلطان سے جنگ شروع کی توادنکی فوجون
مین پادری بہیجے گئے جو اون باغیون رئیسون کی فتح و
نصرت کے واسطے اونکے لشکرمین دعائین مانگتے تہے
اور ۱۸۷۷ء مین جب شاہنشاہ روس نے اون نصرانی
باغیون کی مدد کا بہانہ کرکے سلطنت روم پر فوج کشی
کی توپادریون نے روسیون کی فتح و نصرت کے واسطے
دعائین مانگین اورجنگ کرنا جائز قرار دیا اور ہندوستان
کے اکثر پادریون نے اس جنگ روم وروس مین شاہنشاہ
روس کے مدح وستایش کا اپنے اخبارونمین غل مچا
دیا لعنت خدا کی اس متعصب قوم پر کہ مسلمانون کو توجہاد
کا الزام بڑے جوش وخروش سے دیتے ہین اوراس شدت

کیساتھ خودجا درپیستقد ہوجانا اپنے لئے جائز جانتے ہین
۱۸۵۳ء مین نقولاس شاہنشاہ روس نے جب سلطنت روم پر فوج کشی کرکے
اشتہار جنگ دیا تو اوسکا مضمون یہہ تہا کہ جب سے مین نقولاس تخت نشین ہوا
ہون تب سے ایک یہی میری نیت اور آرزو ہے کہ قوم عیسائیان مقیم شہرہائے
بوسینیا و ہرزیگونیا و بلگریہ کی بہبودی ہو چونکہ سلطنت عثمانیہ خلل انداز حقوق قوم عیسوی ہے
اس لحاظ سے یہہ جنگ جو جنگ مذہبی ہے شروع کیجاتی ہے ہر ایک سعی و تردد واسطے
ایمان کے کریگا اور راز روئے اس اشتہار کے حکم کرتا ہون کہ دریا ے پرتہ سے
پار ہوکر صوبجات علاقہ ڈانیوب کا قبضہ و تصرف کرین (سفیر مدراس مطبوعہ ۲۷ مر
اپریل ۱۸۷۸ء) اور شاہنشاہ روس نے جب خیوہ یعنے خوارزم کو فتح کیا تو ہزارون
بیگناہ اور لاچار مسلمان مرد و عورتون کو اس بیرحمی کے ساتھ ذبح کیا کہ جسکے لکہنے سے
قلم تہرّاتا ہے اور تمام عملداری روس مین اسقدر ظلم و بیرحمی مسلمانون پر بوجہہ تعصب مذہبی
کیا جاتا ہے کہ وہ بیچارے اون ظلمون کی برداشت کرتے ہوئے اپنے ہوش و
حواس سے گزر گئے اونہین حکم نہین ہے کہ غیر ملک کا پرچہ اخبار مطالعہ کرین اور
اپنے ہمقوم مسلمانون سے جو غیر ملکون مین بود و باش کرتے ہین کسیطرح واقف ہون
عملداری روس سے سفر کرکے حج و زیارت کو نہین جانے پاتے جیساکہ سنہ ۱۸۷۶ء
مین داغستان وغیرہ کے لوگ سفر حج بیت اللہ سے واپس کردیے گئے اور حج کرنیکو
نجانے پائے اکثر شہرونمین جب کبہی روسی فوج وہان آجاتی ہے تو مسلمانون کو
اونکے گہرون سے زبردستی نکال کر اونہین فوج کے سپاہی قیام پذیر ہوتے ہین اور
طرح طرح کے ظلم غریب مسکین مسلمانون پر تمام عملداری روس مین ہمیشہ ہوتی رہتے ہین
اگر کوئی مسلمان عیسائی ہوجائے تو ان ظلمون سے رہائی پاتا ہے اور اگر کوئی عیسائی
مسلمان ہوجائے تو ضرور قتل کیا جاتا ہے باوجود اسکے کوئی دوسرا بادشاہ کبہی رسولون

کو ملامت نہین کرتا اسکے وجہہ یہہ ہے کہ اور نصرانی بادشاہ بہی مسلمانون کو اسنے عملداری مین ذلیل دخوار رکہنا پسند کرتے ہین اور روسیون کی عادت ظلم تو یہانتک ترقی کئی ہوئے ہے کہ اسیوجہہ سے حزقیل کے ۲۸ و ۳۹ باب مین قادر مطلق نے روس کو یاجوج ماجوج سے تشبیہہ دی اور فرمایا کہ اے روس مین تیرا مخالف ہون انتہے پس اس قوم کے ظلم اور تعصب کا اس سے زیادہ ثبوت اور کیا چاہئے کہ جسکی وجہہ سے خداوند روس کا مخالف ہے کیا خدا بیوجہہ بہی کسیکا مخالف ہوتا ہے نعوذ باللہ مگر نصرانے علمانہ فقط یہی کہ روس کے ان سب ظلمونکو جایز جانتے بلکہ اونکی حمایت کرتے اور سب نصرانی بادشاہونکو مسلمانون سے جنگ کرنے مین روس کی مدد کرنیکے واسطے ترغیب دیتے ہین چنانچہ سلطان روم سے جنگ کرنےمین پادری فریری صاحب اپنے اخبار نور افشان مطبوعہ دہم مئی ۱۸۷۷ع صفحہ ۱۴۱ مین لکھتے ہین کہ تمام دنیا کے اہل اخلاق وصاحب دین اس معاملہ مین روس کے ہمدرد ہونگے انتہے

دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ یُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَاءَكَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۞ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۞

کلیسیا ۱۲

اسمین یروسلم کا حال بمقابلہ کعبہ شریف اور یہودیونکا حال
بمقابلہ اہل عرب مع بعض متفرقات اور ایک منادی صرف
آیات انجیل سے بے آمیزش کلام دیگر اور ایک خاتمہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

یروسلم یعنے بیت المقدس مین پیدا ہونا اور مرنا بڑی عظمت کا سبب سمجھا جاتا ہے
چنانچہ ۸۷ زبور ۵ و ۶ مین لکھا ہے اور صیحون کی بابت کہا جائے گا کہ فلانہ فلانہ اسمین
پیدا ہوا اور حقتعالے آپ اُسکو قیام بخشیگا خداوند جسوقت لوگونکے نام لکھے گا تو گن کے
کہے گا کہ یہہ شخص وہان پیدا ہوا تھا انتہی ۔ اور اسیطرح ۴۸ زبور ۳ و ۴ و ۷ و ۸
مین بیت المقدس کے رہنے والونکی عزت کا بیان ہے یہہ مقام جس جگہہ ہیکل
یعنے عبادت خانہ بنا تھا خدا ہی کا پسند کیا ہوا اور بتلایا ہوا تھا استثنا ۱۲ باب
۵ و ۱۱ اُسجگہہ حضرت ابراہیم نے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربانی کرنا چاہا تھا ۔ دیکھو
ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۴ ۔ اُسی جگہہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے زمانہ مین
وہ ہیکل مقدس تعمیر ہوئی ۔ اول سلاطین ۹ باب ۳ دوسری تواریخ ۷ باب ۱۲ ۔
اُسکی عظمت کے بیان سے تمام توریت بھری ہوئی ہے اور نہ صرف ہیکل بلکہ
وہ تمام قرب وجوار برکتون اور خوبیون سے معمور تھا تینون قومین یعنی یہود
عیسائی مسلمان یروسلم کو مقدس شہر سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے
ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفاط کی وادی مین مدفون ہوتا ہے وہ
خوش قسمت ہے الکتاب کی مقامات المعروف صفحہ ۲۲ ۔ یہہ ہیکل شروع تعمیر سے ہزار

ہی دنون کے بعد غارت ہونے لگی چنانچہ حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کے وقت سے بابل کی اسیری تک جو کہ سنہ عیسوی سے چھ سو چھ برس پیشتر ہوئی بار بار غارت ہوتی رہی اور آخر کو بابل والونکے ہاتھ سے بالکل مسمار ہوئی اور دوسری ہیکل جو اسی جگہ پھر بنی وہ بت پرست مصریون وغیرہ کے ہاتھ سے بیحرمت اور غارت ہوائی اور آخر کو مسیح کے عروج کے چالیس برس بعد بالکل مسمار کی گئی پھر اسی جگہ حضرت عمرؓ کی خلافت مین اسلامی مسجد تیار ہوئی کہ جسکو ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ گزرے ہین کہ وہ مقدس مقام ہی منجملہ مواضع مقدسہ اہل سلام ہے یہودی لوگ سمجھتے ہتے کہ مسیح جب آسمان سے آئینگے تو پہلے یروسلم کی ہیکل کی چھت پر اترینگے اور وہ اترنے لیے زینہ لگائینگے کو دینگے اور سب لوگ یہی معجزہ حضرت عیسیٰ کی رسالت کا ثبوت سمجھینگے (او زلیہ - ۱۲) اسی سبب سے شیطان نے مسیح کو ہیکل پر لیجاکر کہا کہ آپکو نیچے گرا دے متی باب ۴ چونکہ یہودی عقیدہ کے موجب مسیح کا آنا ابہی باقی ہے اور ہیکل ندارد ہو گئی بلکہ اسی جگہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آئے تو اسلامی عبادت خانہ پر آئینگے یا یہودیون اور عیسائیون کے عبادتخانہ مین -

ہندی تواریخ کلیسا صفحہ ۴ مین لکھا ہے جولین قیصر نے لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی اس پیشین گوئی کو جھٹلانیکے لئے کہ جبتک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومونسے روندا جائے گا انتہی - یروسلم کی ہیکل کی پھر بنوانے کا ارادہ کیا لیکن جسکی (مسیح کی) حقارت وہ کیا جاہتا تہا وہ اُس سے زبردست تہا اور اُسکے ارادے کو باطل کیا جب کاریگر ہیکل کی نیو کو کہودنے لگے تب آگ کی لوؤن نے زمین سے پہوٹ کر اُنہین اُس کام سے روکا اور جب اُنہون نے بار بار بیکار مشقتین اُٹھائی تہین لاچار ہوکر اُس کام سے ہاتھ اُٹھایا اور اسیطرح طامس سکاٹ مفسر

نے بہی لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی تفسیر مین لکہا ہے - لیکن اسکے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اُسے پہر تعمیر کیا اور اُسی جگہہ پر اسلامی مسجد بنی وہ پیشین گوئی باطل ہوگئی اور کوئی اُلٹ
کی لوروسکنے کو نہ نکلے حضرت یسعیاہ نے اسکی بابت یہہ پیشین گوئی فرمائی صیحون مین
گنہگار ترسان ہین خوف نے ریاکارونکو حیرانیمہ کیا ہے کہ کون ہم مین سے
اُس مہلک آگ پاس رہے گا اور کون ہم مین سے ابدی شعلون پاس ٹہریگا
وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدہی باتین کرتا ہے انتہی -
پس غور کرنا چاہیئے کہ وہ ہیکل تو بار بار غارت ہوئی اگرچہ مسجود الیہ انبیاء سلف تہے
مگر کعبہ شریف پر جب حبشی سردار عیسائی ابرہہ نامی نے ہاتہیونکو لیکر حملہ کیا تو خدا نے ابابیل
بہیجکر وہ سارا لشکر غارت کردیا اور اسی سال مین حضرۃ پیغمبر آخر الزمان صلعم پیدا ہوئے
تہے دیکہو سرور المحزون ترجمۂ نور العیون چہاپہ کانپور ۱۲۳۳ ہجری صفحہ ۲ ❊
اسیطرح اہل عرب کا حال قوم یہود کے مقابل مین سمجہنا چاہیئے - چنانچہ پیدائش
۱۷ باب ۲۰ مین لکہا ہے خدا تعالی نے حضرت اسمعیل کے حقمین فرمایا کہ مین اُسے برکت
دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑہاؤنگا اور اُس سے بارہ سردار
پیدا ہونگے اور مین اُس سے بڑی قوم بناؤنگا پہر پیدائش ۲۱ باب ۲۰ مین
ہے اور خدا اُس لڑکے کے ساتہہ تہا اور اسی طرح اسی باب ۱۷ مین ہے تب
خدا نے اُس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکار کے
کہا کہ اے ہاجرہ تجکو کیا ہوا مت ڈر کہ اُس لڑکے کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے
سُنی انتہی - اور پیدائش ۲۵ باب ۱۶ مین ہے کہ یہہ اسمعیل کے بیٹے ہین اور اُنکے
نام اُنکی بستیون اور قلعونمین یہہ ہین اور یہہ اپنی اُمتونکے بارہ رئیس ہین
انتہی - رسالۂ مسیح الدجال مصنفہ ماسٹر رامچندر عیسائی مطبوعہ ۱۸۷۳ صفحہ ۴۶ مین ہے کہ
بجائے امیین عربی کے عبرانی لفظ ایمیم ہے اور بجائے اُمی کے اُمہ ہے اور ابن

لفظ عبرانی سے اُمت یا قوم مراد ہوتی ہے نہ وہ لوگ جو لکہہ پڑہ نہین جانتے
انتہی اور پیدائش ۲۵ باب ۸ و ۹ مین ہے کہ تب ابیرام جان بحق ہوا اور
اچہی عمر دراز ی مین بوڑہا اور آسودہ ہوکر مرا اور اُسکے بیٹے اضحاک اور اسمعیل
نے کفیلہ کے مغارہ مین ہتی صحر کے بیٹے عفرون کے کہیت مین جو ممری کے آگے
ہے اُسے گاڑا انتہی - یہانسے ثابت ہے کہ حضرت اسمعیل اپنے باپ کی آخر
عمر تک منظور نظر پدر بزرگوار اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی خدمتو مین حصہ دار رہے -
لیکن باوجود اِسکے علمائے عیسائی نے جو پیدائش ۱۶ باب ۱۲ کا ترجمہ یون
کیا ہے کہ وہ وحشی آدمی ہوگا اور اُسکا ہاتہہ سب کے اور سب کا ہاتہہ اُسکے خلاف
ہوگا انتہی اصل عبارت عبرانی کی یہہ ہے وَهُوَ يهيه پرِی ادم یادو بکل
وِیَدْ کل بو یعنی اور وہ ہوگا قوت والا آدمی (یا برخوردار) ہاتہہ
اُسکا سبپر اور سب کا ہاتہہ اُسی کی طرف اور اسکا ترجمہ عربی زبان مین یون
ہے یدہ الغالب علی الکل وید الکل مبسوطة الیہ اور فارسی مین
اسطرح منظوم ہے (شعر) سرگردنان جہان پست تو * زبر دستہا زیر دستہا دست تو *
پس کوئی سبب نہ تہا کہ خدائے رحیم حضرت اسمعیل کو اُنکی پیدائش سے پیشتر وحشی
فرماتا باوجود اسکے کہ برکت دینے کا وعدہ ہو چکا تہا اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ
خدا جسکے ساتہہ رہے (پیدائش ۲۱ باب ۲۰) پہر وہ وحشی ہو جائے روح القدس
کی تاثیر سے تو انسان نئی پیدائش حاصل کرتا ہے یوحنا ۳ باب ۳ اور خدا جسکے
ساتہہ رہے وہ وحشی یعنے انسانیت سے خارج ہو جائے اسلئے وہ عربی ترجمہ صحیح
معلوم ہوتا ہے برخلاف اُس ترجمہ چہاپہ رومن مقام لندن ۱۸۲۲ء کے اور
واقعی برخلاف وحشی ہونے کے اہل عرب مین وہ نبی کریم مبعوث ہوا کہ جسکا
اخلاق غربسے شرق تک مشہور و معروف ہے اور اُس عربی ترجمہ کے مطابق

اگرچہ عالم میں پے در پے انقلابات گزرے مگر اہل عرب اب تک اپنی اصلی حالت پر رہے ہیں دیکھو رسالہ کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مرتیک چہاپہ اڈن برغ ۱۸۶۶ باب ۱۲ صفحہ ۱۴۳-۱۴۴ اور یہودی اگرچہ اپنے کو خدا کے خاص لوگ سمجھتے ہیں مگر وہ پراگندہ ہوکر تھوڑے رہ گئے۔

اور توریت میں یہودیوں کی بربادی کا بار بار وعدہ اور دہمکیاں مذکور ہیں چنانچہ استثناء باب ۲۷ اور ۲۸ باب ۲۵ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۶ وغیرہ کو دیکھو لیکن اولاد اسمعیل کے لئے کوئی بات جو کہ برکت کے خلاف ہو توریت وغیرہ میں مذکور نہیں ہے سوا برکت و برومندی وغیرہ کے اس سے ظاہر ہے کہ شروع سے الله ربّ العالمین کو اہل عرب کے حال پر نظر رحمت ہے اور یہودیوں پر اسکے برخلاف۔

اسکے سوا حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کے اجداد میں حضرت اسمٰعیل اور حضرت نوح و حضرت آدم علیہم السلام تک سب شریف اور صحیح النسب ہوتے چلے آئے ہیں کہ یہہ شرافت تمام دنیا میں اور کسیکے لئے ممکن نہوئی مگر اس توریت میں حضرت بی بی ہاجرہ والدہ حضرت اسمعیل کو جو لونڈی لکھا ہے اسکا سبب صرف یہودی تعصب ہے کہ خدا نے حضرت بی بی ہاجرہ کی اولاد کو بار بار برکت دی پیدائش ۱۶ باب ۱۰ و ۱۱- اور ۱۷ باب ۲۰- اور ۲۱ باب ۱۷-۲۰ اور تیسرے بی بی حضرت ابراہیم کی جو قطورہ ہیں اُنکی اولاد کے حق میں کچھہ برکت کا لفظ بہی نہیں ہے۔

اگرچہ توریت میں حضرت بی بی قطورہ کو لونڈی نہیں لکھا ہے تو بہی خدا کے نزدیک حضرت بی بی قطورہ کی اولاد کا یہہ رتبہ نہ تہا جو حضرت بی بی ہاجرہ کی اولاد کا مرتبہ تہا پیدائش ۲۵ باب اور ۲ ― پس خدا کے حضور تو حضرۃ اسماعیل کا وہ عالی رتبہ تہا کہ اگرچہ یہہ توریت یہودیوں کے پاس والی ہے کہ جسمیں حضرت اسمعیلؑ

کی فضیلت کے مضمون کو دیکھنا اُنہین اپنی فضیلت کے مقابل مین نہایت
مشکل تہا تو بہی اسقدر موجود ہین جو بیان ہوئے - پس اپنے دلمین گمان مت
کرو کہ ابراہیم ہمارا باپ ہے کیونکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ خدا اِنہین پتہرون سے
ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے (متی ۳ باب ۹) اور مین تم سے کہتا ہون
کہ بہتیرے پورب اور پچہم سے آوینگے - اور ابرہام اور اسحاق اور یعقوب کے ساتہہ
آسمان کی بادشاہت مین بیٹہینگے پر بادشاہت کے فرزند باہر اندہیری مین
ڈالے جاوینگے وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا متی ۸ باب ۱۱ و ۱۲ -
اب دنیا کی نظر مین حضرت اسمعیل کی فضیلت کا حال سنیئے کہ توریت سے کہین
ثابت نہین ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کسی نے مول لیا یا جہاد کی لوٹ مین
آئی ہون اور یہی دو سبب لونڈی ہونے کے ہوتے ہین جیسے حضرت عیسیٰ کے
اجداد بار بار مصر اور بابل اور اسور وغیرہ کی غلامی مین رہے خروج ۲۰ باب ۲
قاضیون کتاب ۳ باب ۹ - ۱۰ و ۱۲ - ۳۰ و ۳۱ اور ۴ باب ۱ - ۳ - اور ۶ باب ۱ - ۱۰
اور ۱۱ و ۱۲ باب ۸ اور ۱۳ باب ۱ - دوسری تواریخ ۲۶ باب ۲۰ - اسکے سوا
راحاب فاحشہ اور یہوداہ کی بہو تمر یہہ سب عیسیٰ کی دادیون مین تہین اور
حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے سلسلہ مین کوئی ایسا نہین ہوا اور اسکا مفصل
حال کتاب دولت فاروقی کے محراب اول رکن دوم مین دیکہنا چاہیئے -
اور عیسائی علما جو کہا کرتے ہین کہ خدا نے برکت کا وعدہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے
حق مین فرمایا اور یہہ بہی کہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ تیری نسل اسحاق
سے کہلائی گی اور توریت کا ترجمہ مین اہل کتاب نے یون لکہا ہے اور اسمعیلؑ کے
حق مین مین نے تیری سنی دیکہہ مین اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا
اور اُسے بہت بڑہاونگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اُسے بڑی

قوم بناؤنگا لیکن مین اسحاق سے جسے سارہ دوسرے سال اسیوقت معین مین جنیگی اپنا عہد قائم کرونگا (پیدایش ۱۷ باب ۲۰ و ۲۱) یہ لیکن کا لفظ اس ۲۱ آیت کے ترجمہ مین اسطرح شامل کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدانے حضرت اسحاق علیہ السلام سے بطور خاص وعدہ فرمایا ہے اور اس وعدہ سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو کچھ علاقہ نہین ہے مگر یہہ صریح تعصب اہل کتاب کا ہے اصل عبرانی عبارت توریت کی یہہ ہے وِاَتْ بِرِیْتِیْ اَقِیْمْ اَتْ یِصْحَاقْ اَشِیْر تِلِدْ لِخَا سَارَاه لَمُوعِدْ هَزِّه بَشَّانَاه هَاَحِیرِتْ اس آیت کے شروع مین واؤ عطف ہر بات پر دال ہے کہ خدانے حضرت اسمٰعیل سے وعدہ برکت کا فرمایا اور حضرت اسحاق سے بہی وعدہ برکت کا فرمایا پس دونون نبی زادون سے برکت کا وعدہ ہے نہ کچھہ کہ ایک سے اور گلتیون کے ۳ باب ۷ مین لکہا ہے کہ جو ایمان والے ہین وہی ابیرہام کے فرزند ہین انتہی کچھہ بنی اسرائیل پر اس وعدہ کی خصوصیت نہین ہے اور رومیون کے ۱۰ باب ۱۲ مین ہے کہ یہودیون اور یونانیون مین کچھہ تفاوت نہین الخ اور رومیون کے ۴ باب ۱۱ مین ہے تاکہ وہ اُن سب کا جو نامختونی مین ایمان لاتے ہین باپ ہو انتہی یعنی حضرت ابراہیم اور اسی طرح رومیون کے ۴ باب ۱۲ و ۱۶ مین بہی ہے —

پس اے خداترس یہہ وہ نبی ہے آخر الزمان صلعم کہ جسکی بابت کہلا کہلی حضرت علیسیٰ نے اپنے مصلوب ہونے کے واقعہ کے ذکر مین تقریبًا یون فرمایا تہا۔

اے برنباہ یقین جان کہ کیسا ہی چہوٹا گناہ کیون نہو خدا اُسکی سزا دیتا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ گناہ سے ناراض ہے اور کسی گناہ کو بے سزا نہین چہوڑتا میری ما اور میرے شاگردون نے جو دنیوی غرض سے میرے ساتہہ محبت کی خدا اُس سے ناخوش ہوا اور مقتضائے عدالت یہہ چاہا کہ اُنکے اس نامناسب عقیدت کی سزا

اسی دنیا مین اونکو دی تاکہ وہ دوزخ کے عذاب سے بچین اور وہان اونکو
اذیت نہو اور مین اگرچہ دنیا مین بیقصور تہا پر اسلئے کہ بعضی آدمیون نے مجکو
خدا اور ابن اللہ کہا خداوند متعال کو یہہ بات خوش نہ آئی اور اُسکی مشیت
اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کے دن شیاطین مجہپر نہ ہنسین اور مجکو
ٹہٹہون مین نہ اُڑاوین سو اُس نے اپنی مہربانی اور عنایت سے ایسا بہتر جانا
کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت کے سبب میری تضحیک اور ہنسائی ہو جائے
اور ہر شخص یہہ گمان کرلے کہ مین صلیب پر کہینچا گیا پر یہہ ساری ہتک اور
ہنسائی محمد رسول اللہ صلعم کے آنے ہی تک رہے گی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک
ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کردے گا اور یہہ دہوکا لوگون کے دل سے اُٹھا دیگا
فقط از ترجمۂ قرآن شریف مصنفۂ سیل صاحب صفحہ ۴۳ مطبوعہ ۱۸۶۱ء۔
و مطبوعۂ لندن ۱۸۶۱ء در مطبع ولیم ٹاگ صفحہ ۴۳ بر حاشیہ آیہ وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ
وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (تلک الرسل ثلث جزو سورۂ آل عمران رکوع ۶)
جسکی انگریزی عبارت یہہ ہے

نقل عبارت انگریزی ترجمۂ قران

شریف مصنفہ سیل

صاحب مطبوعہ

لندن

۱۸۶۱ء

صفحہ ۴۳

I have in another place mentioned an apocryphal Gospel of Barnabas, a forgery originally of some nominal Christians, but interpolated since by Mahomedans; which gives this part of the History of Jesus with circumstances too curious to be omitted. It is therein related, that the moment the Jews were going to apprehend Jesus in the garden, he was snatched up into the third heaven, by the ministry of four Angels, Gabriel.

Jesus returned the following answer:
"O Barnabas, believe me that every sin how small soever is punished by God with great torment, because God is offended with sin, My Mother therefore & faithful disciples, having loved me with a mixture of earthly love, the just God has been pleased to punish this love with their present grief, that they might not be punished for it hereafter in the flames of hell. And as for me, though I have myself been blameless in the world, yet other men having called me God, & the son of God; therefore God, that I might not be mocked by the Devils at the day of Judgment, has been pleased that in this world I

should be derided by men mistaken of Judas making everybody believe that I died upon the Cross. And hence this disgrace and mocking is still to continue till the Coming of Mahomed, the Messenger of God, who coming into the world, will un-deceive every one who shall believe in the Law of God from their mistake."

(From Alkoran by George Sale, Gent. printed at London: William Tegg 1861. page [illegible])

بعض عیسائی کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے انجیل برنباد میں یہہ عبارت ملا دی لیکن آجتک نہیں سُنا کہ کوئی مسلمان انجیل برنباد اپنے پاس رکھتا ہو اور اگر مسلمانوں کا جعل وس انجیل میں چلگیا تو عیسائیونکا جعل ہی کتابونمیں اوربھی زیادہ آسان ہے اسی کیون مشکل جانتے ہین لیکن حقیقت حال یہہ ہے کہ اُسوقت مسلمان کہان تہے جسوقت سے کہ یہہ انجیل برنباس مشہور ہوئی بلکہ اُسکے سیکڑون برس بعد اسلام کی نوبت آئی ہے۔

گاڈفرے ہیگنس صاحب کا قول ہے کہ برنباس کی انجیل تو اریخ کا جس سے وہ کہتے ہین کہ محمد نے قرآن مین اکثر نقل کی ہے مشرق میں بہت بڑا رواج تہا

اُسمین محمدؐ کی آمد کی متواتر پیشین گوئی ہوئی ہے - باوجود ڈاکٹر دیٹ اور
سیل صاحب کی عظمت سکے صرف اُنکے بیان سے مجھکو یقین ہنین کہ برنباس
کی انجیلی تواریخ مین جیسے کہ وہ اب ہے تحریف ہوئی ہے جبتک کہ وہ بعض
مختلف تحریرات دستی یا اسطرح کی اور قوی دلیلین پیش نکرین - اور مین یقین
کرتا ہون کہ ایسی دلیل اُنکے پاس ہنین ہے اسلیئے کہ اُنہون نے اُسکو بیان
ہنین کیا - حمایۃ الاسلام صفحہ ۹۷ و ۹۸ دفعہ ۹۳ و ۱۹۶ -
پادریصاحبونکے اخبار نور افشان لدھیانہ مطبوعہ ۲۶ جولائی ۱۸۷۷ء جلد ۴
نمبر ۳۰ صفحہ ۲۳۶ کالم ۳ مین پادری صاحب مہتمم فرماتے ہین کہ انجیل برناباس
- اُن رسالون مین سے ہے جوکہ چوتھی یا پانچوین صدی مسیحی زمانہ مین مصنوع
ہوئی اور اُسکا نام اول یک جعلی تصنیفونکی فہرست مین موجود ہے کہ جسے پاپائے
روم نے ۴۹۶ء مین لکھوایا تھا - مذکور ہے کہ پانچوین صدی مسیحی مین اس
رسالہ نے رواج پکڑا ہے انتہی
یہہ بات بھی خوب غور کرنے کے لائق ہے کہ اگر دین اسلام صرف انسان کی
طرف سے ہوتا اور خدا کی طرف سے نہوتا تو حضرت رسولخدا صلعم حضرت عیسیٰؑ کو
جھوٹا بتلاتے تاکہ ایک قوم یعنے یہودیون کی تقلید اور ثبوت دعوے کے
لئے اُنہین کی گواہی بنی رہتی - یا یہہ کہ حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کا ثبوت
کرتے تاکہ دوسری قوم یعنی نصاریٰ کی تقلید اور ثبوت دعوی کے لئے اُنہین
کی گواہی بنی رہتی - پہر یہہ کہ یہودی لوگ جب مسیح کے آنے کے منتظر ہین حضرت
رسول اللہ صلعم یہ اُنکا گمان باوجود اقرار اسبات کے کہ حضرت عیسیٰؑ جو آچکے ہین سچے
اور مسیح تھے ضرور تھا کہ مطلق باطل ٹہراتے مگر ایسا بھی ہنین کیا بلکہ اُس مسیح یعنی
مسیح الدجال کے آنے کی بھی سبکو خبر دی اور یہودیونکے اُس گمان کو غلط و باطل

نہین کیا۔ اگر کسی طرحکا حضرت صلعم مین تعصب ہوتا تو کیا ضرور تہا جو یہودیونکو اُس عقیدہ مین کہ مسیح آنے والا ہے اور عیسا یونکو اس عقیدہ مین کہ مسیح آ لیے یعنے حضرت عیسیٰ آچکے سچا ٹہرالتے۔ پہراگر حضرت رسول خدا صلعم کو اُن دونو فرقون کی کچہہ خوشامد اور طرفداری ہوتی تو آنے والے مسیح کو مسیح الدجال اور حضرت عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کبہی نفرماتے اس سے ظاہر ہے کہ دین اسلام صیقل کی ہوئی تلوار اور صاف کئے اور تائے ہوئے سونے کی مانند ہے کہ ہر آلائش اس سے دور کی گئی ہے۔

گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۴۸ مین لکہتے ہین کہ اسپینیم ایک بڑا نامی آدمی تہا جسکی دینداری اور علم کی نسبت میری دانست مین کیکو شک نہوگا اور جسکی تعریف سیل صاحب کے قول مندرجہ ذیل سے بجا معلوم ہوتی ہے کہ گو اُس نے محمد کو ایک بڑا ریاکار مانا ہے تاہم اُس نے تسلیم کیا ہے کہ آپ مین اوصاف جبلی بہت کثرت سے تہے یعنے جسم مین شکیل تیز فہم خوش اطوار غربا نواز بامروّت مقابلۂ اعدا مین شجاع اور سب سے زیادہ یہہ کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی بڑی تعظیم کرنے والے تہے اور حلف دروغون اور زناکارون اور قاتلون اور غیبت گویون اور مسرفون اور حریصون اور جہوٹے گواہون کے سخت دشمن تہے اور قناعت اور سخاوت اور رحم اور فیاضی اور شکرگزاری اور والدین اور بزرگون کی توقیر کے بڑے واعظ تہے اور حمد الہی سے اکثر رطب اللسان رہتے (منقول از دیباچہ سیل صاحب صفحہ ۶) از حمایۃ الاسلام صفحہ ۵۱ دفعہ ۴۸ مطبوعہ بریلی ۱۳۰۳؁ء

ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹؁ء۔

اب اُن پاک طینتون پر جو انصاف سے خدا کی راہ ڈہونڈہتے ہین۔ واضح ہو کہ پہلے صدی سے لیکر دوسری اور تیسری صدی عیسوی اور اُسکے بعد کئی سو

برسون تک تو عیسایئون مین جعلسازیکا بازار گرم رہا - بعد اوس کے سنہ ۱۵۰۰ع تک عیسائیون کا زمانۂ جہالت - اسکے سوا دینداد عیسائیونکی طرف سے بہی تحریف و تبدیل کتب مقدسہ مین واقع ہونا صاف و صریح ظاہر ہے - اسکی سوا تحریف کی ہوئی آیتین پادری فانڈر صاحب کے اقرار سے جوکہ کتاب اختتام دینی مباحثہ سے نقل کرچکا ہون اور اُن مین سے خاصکر وہ آیت جو پہلے یوحنا ۵ باب ۷ مین ہے یعنے یہہ کہ تین ہین جو آسمانپر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس اُسپر غور کرنا چاہیئے کہ کل مجموعۂ اناجیل مین جوکہ ۲۷ کتابین ہین صرف تین جگہہ یہہ مضمون آیا ہے یعنے ۱ یوحنا ۵ باب ۷ اور متی ۲۸ باب ۱۹ اور ۲ قرنتیونکا ۱۳ باب ۱۴ - اور اُن تینون جگہون مین سے صاف صاف اسی آیت مین تثلیث کا بیان ہوا ہے اور اُسکا ملایا جانا زیادہ تر صاف صاف ظاہر ہے تو اب اُن دو مقامون جنمین اسقدر صاف بیان نہین ہے کون یقین کرے گا - کیونکہ یوحنا کا دوسرا اور تیسرا خط تو مشکوک سمجہا گیا ہے اور یہہ پہلا خط صحیح سمجہا گیا تہا کہ جسمین یہہ آیت کہ جو مدار اور بنیاد عیسائی عقیدے کی ہے ملایا ہوا نکلا اور اُسکے سوا متی ۲۸ باب ۱۹ مین جو اسکا ذکر ہے اگر وہ صحیح ہوتا تو اور انجیل نویس اس مضمونکو لکہنے سے کیون چہوڑ دیتے اور ۲ قرنتیونکے ۱۳ باب ۱۴ مین جو دعا کے طور پر لکہا ہے وہ کچہہ تعلیم نہین ہے - اسکے سوا اوس دعا کا بہی کسی اور خط مین پہر ذکر نہین ہے اگر صحیح ہوتا تو سب خطون مین یہی دعا لکہی ہوتی جسطرح ہر گرجے کے بعد پادری کی زبان سے یہی آیت برکت دینے کے واسطے مستعمل ہے بلکہ پلوس ہی کے چودہ خطون مین سے کسی اور خط مین یہہ نہین ہے بلکہ پلوس نے پہلا خط جو اُنہین قرنتیونکو لکہا اُسمین بہی یہہ دعا نہین

بہرحال کے الحاق ہونے مین کیا شک ہے اور نہ صرف اگلے زمانون مین عیسائیون مین یہ دستور تہا کہ اپنے مذہب کی ترقی کے لئے جہوٹ بولنا جائز اور قابل تحسین جانتے تہے بلکہ اب بہی یہی دستور جاری ہے۔ چنانچہ بیسیون رسالے برابر جہوٹ چہاپے جایا کرتے ہین کہ جنکے بیان کے لئے ایک کتاب جدا گانہ چاہئے یہان نمونہ کے طور پر صرف اتنا لکہا جاتا ہے کہ ایک اردو رسالہ جسکا نام ہے (امید آباد کے لئے خداوند کا فرستادہ مسمیٰ متلاشی) اور مرزاپور مین باہتمام پادری ایم اے شیرنگ کے ۱۸۶۸ء مین چہپا اُسمین ایک سید عالی نسب متلاشی کا ذکر ہے یعنی دین عیسائی کا متلاشی ہوکر وہ آخر کو عیسائی ہوگیا اور پادری ہوکر امید آباد مین اپنے باپ کو اُس نے عیسائی کیا اور بوڑہا ہوکر ایک شخص کے گہونسے کے صدمہ سے مرگیا انتہی - اور یہی حال کتاب ہندی مین جسکا نام ہے نیاکاشی کہنڈ لفظ بلفظ گویا اُسی رسالہ اردو کا ترجمہ ہے - صرف اتنا تفاوت ہے کہ سید عالی نسب کی جگہہ برہمن اور امید آباد کی جگہہ بنارس لکہا ہے چنانچہ اُن دونون کتابونکے دیکہنے سے فوراً صاف معلوم ہوجاویگا کہ ہندی کتاب مین ہندو شخص اور شہر اور اُردو کتاب مین مسلمان شخص اور شہر لکہہ دیا ہے اور دونون کا سارا حال ایک ہی ہے پس کس قدر بہہ فریب اور جہوٹ فاش ہوگیا کہ دراصل نہ کوئی ہندو تہا اور نہ مسلمان بلکہ صرف لوگونکو ترغیب دینے کے لئے یہہ خیالی ہندو اور مسلمان بنالیا۔

منادی

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَحۡدَهٗ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنۡ لَّا نَبِيَّ بَعۡدَهٗ

افسوس کہ تم تری اور خشکی کا دورہ اس لئے کرتے ہو کہ ایک کو اپنے دین مین لاؤ اور جب وہ آچکے تو اپنے سے دونا اُسے جہنم کا فرزند بناؤ -

(متی ۲۴ باب ۱۵) اور اسلئے خدا اُن پاس تاثیر کرنے والی دغا بہیجے گا یہانتک کہ وہ
جہوٹ کو سچ جانینگے تاکہ وے سب جو سچائی پر ایمان نہ لائے بلکہ ناراستی ہی
راضی ہتے سزا پاوین (۲ تسلونیقیونکو ۲ باب ۱۱ و ۱۲) یسعیاہ نے تم ریاکارون کے
حقمین کیا خوب نبوّت کی ہے کہ یہہ لوگ ہونٹھون سے میری بزرگی کرتے ہین
پر اُنکے دل مجہہ سے دور ہین اور وے بے فائدہ میری پرستش کرتے ہین
کیونکہ جو تعلیم وے سکہلاتے ہین انسان کے احکام ہین تم خدا کے حکمون کو
بخوبی باطل کرتے ہو تاکہ اپنے دستورونکو ثابت رکہو (مرقس ۷ باب ۶ و ۷ و ۹)
اے سرکشو اور دل و کان کے نامختونو تم ہر وقت روح القدس کا سامنا
کرتے ہو جیسے تمہارے باپ دادے تہے ویسے ہی تم بہی ہو (اعمال ۷ باب ۵۱)
کیونکہ ایسے لوگ جہوٹہے رسول دغاباز کارندے ہین جو اپنی صورتونکو مسیح کے
رسولون سے بدل ڈالتے ہین اور یہہ تعجب نہین کیونکہ شیطان بہی اپنی صورت
نورانی فرشتہ سے بدل ڈالتا ہے اسواسطے اگر اُسکے خادم بہی اپنی صورتونکو
راستبازیکے خادمون سے بدل ڈالین تو کچہہ یہہ بڑی بات نہین پر اُنکا انجام
اُنکے کامونکے موافق ہوگا (۲ قرنتیونکو ۱۱ باب ۱۳-۱۵) اسی طرح تم بہی ظاہر مین لوگونکو
راستباز دکہائی دیتے پہ باطن مین ریاکار اور شرارت سے بہرے ہو
(متی ۲۳ باب ۲۸) اے بہائیو مین تمہاری منت کرتا ہون کہ تم میری مانند ہو جاؤ
(گلتیونکو ۴ باب ۱۲) اور تم بے ایمانونکے ساتہہ نالائق جوئے مین مت جتتے جاؤ۔
کہ راستی و ناراستی مین کونسا ساجہا ہے اور روشنی کو تاریکی سے کونسا میل ہے
(۲ قرنتیونکو ۶ باب ۱۴) اسواسطے خداوند یہہ کہتا ہے کہ تم اُنکے درمیان سے نکل آؤ
اور جُدا ہو رہو اور ناپاک کو مت چہوؤ اور مین تمکو قبول کرونگا (۲ قرنتیونکو ۶ باب ۱۷)
کوئی تمکو بیہودہ باتونسے بہلا دہ نہ دے کیونکہ ایسی باتونکے سبب خدا کا غضب

نافرمانی کے فرزندو نپر پڑتا ہے پس تم اُنکے شریک نہو (افیسونکاہ باب ۵ و ۶) پس
ای عزیزو چاہئے کہ ہم ایسے وعدے پاکر آپ کو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی نجاست
سے پاک کریں اور خدا سے ڈر کر پاکیزگی کو کامل کریں (۲ قرنتیونکاہ باب ۷) میں تم
سے یوں بولتا ہوں جیسے عقلمندونسے سوچو میں کہتا ہوں جانچو (اول قرنتیونکا
باب ۱۰) ساری باتونکا امتحان کرو بہتر کو اختیار کرو (اول تسلونیقیونکاہ باب ۵ ۲۱)
کیا تم نہیں جانتے کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے فریب نہ کھاؤ
کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زنا کرنے والے اور عیاش اور لونڈی باز اور چور
اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور ظالم خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے
(اول قرنتیونکاہ باب ۶ و ۱۰) اگر کوئی بھائی کہلاکے حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا
گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اُس سے صحبت نرکھنا بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا
تک نہ کھانا (اول قرنتیونکاہ باب ۵) آدمی ہمکو ایسا جانے جیسے مسیح کے خدمتگذار اور
خدا کے بھیدونکے مختار کار (اول قرنتیونکاہ باب ۴) ہم دغا بازی کی چال نہیں
چلتے اور نہ خدا کی بات میں ملونی کرتے ہیں بلکہ کلام حق کی ظاہر کرنے سے ہر ایک
آدمی کے دل میں خدا کے حضور اپنے لئے جگہ کرتے ہیں اور ہماری انجیل اگر پوشیدہ
ہو تو انہیں پر پوشیدہ ہے جو ہلاک ہونے والے ہیں (۲ قرنتیونکاہ باب ۴ و ۳) کیونکہ خدا
جسکے حکم کے مطابق تاریکی سے روشنی چمکی اُسنے ہمارے دلونکو روشن کیا تاکہ خدا کے
جلال کی پہچان کا نور یسوع مسیح کے چہرے سے ہم میں جلوہ گر ہو پر ہم یہہ خزانہ مٹی
کے باسنوں میں رکھتے ہیں تاکہ ظاہر ہووے کہ قدرت کی بزرگی ہماری طرف
سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے اور ہم تو ہر طرف سے مصیبت میں ہیں۔
لیکن شکنجہ میں نہیں حیران ہیں پر ناامید نہیں ستائے جاتے ہیں پر اکیلے
چھوڑے نہیں گئے گرائے جاتے ہیں پر ہلاک نہیں ہوئے (۲ قرنتیونکاہ باب ۴ و ۶-۹)

در اپنے ہاتہون سے محنتین کرتے دے برا کہتے ہم بہلا مناتے ہین وے ستاتے ہم سہتے ہین دے گالیان دیتے ہم گڑگڑاتے ہین ہم دنیا مین کوڑے درسب چیزونکی جہاڑن کی مانند آجتک ہین (اول قرنتیونکا ۴ باب ۱۲ و ۱۳) تم میری بیعزتی کرتے ہو اور مین اپنی بزرگی نہین ڈہونڈتا (یوحنا ۸ باب ۴۹ و ۵۰) مین اُس بزرگی کو جو انسان کی طرف سے ہوتی منظور نہین کرتا (یوحنا ۵ باب ۴۱) دنیا تم سے عداوت نہین رکہہ سکتی پر مجہسے عداوت رکہتی ہے کیونکہ مین اُسپر گواہی دیتا ہون کہ اُسکے کام برے ہین (یوحنا ۷ باب ۷) ان باہروالی چیزونکے سوا ساری کلیسیاؤن کی فکر مجکو ہر روز آدباتی ہے (۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۲۸) کیونکہ انہون نے اگرچہ خدا کو پہچانا تو بہی خدا ہی کے لائق اُسکی بزرگی اور شکرگزاری نکی بلکہ باطل خیالون مین پڑگئے اور اُنکے نافہم دل تاریک ہوگئے وے آپکو دانا ٹہراکر نادان ہوگئے اور جیسا اُنہون نے پسند نکیا کہ خدا کو پہچانکر یاد رکہین خدا نے بہی اُنکو عقل کی بے تمیزی مین چہوڑ دیا کہ نالائق کام کرین (رومیونکا ۱ باب ۲۱ و ۲۲ و ۲۸) اب مین تم سے کیا کہون کیا تمہاری تعریف کرون مین اسمین تمہاری تعریف نہین کرنے کا (اول قرنتیونکا ۱۱ باب ۲۲) میرا مطلب یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک کہتا ہے کہ مین پولوس کا مین اپلوس کا مین کیفاس کا مین مسیح کا ہون (اول قرنتیونکا ۱ باب ۱۲) پولوس کون ہے اپلوس کون ہے خدمت کرنے والے (اول قرنتیونکا ۳ باب ۵) پولوس نے کہا (اعمال ۲۵ باب ۱۰) ہم جانتے ہین کہ شریعت روحانی ہے پر مین جسمانی اور گناہ کے ہاتہہ بکگیا ہون کہ جو کرتا ہون سو مین جانتا نہین کیونکہ جو مین چاہتا سو نہین کرتا بلکہ جس سے مجہے نفرت ہے وہی کرتا ہون (رومیونکا ۷ باب ۱۴ و ۱۵) کوئی آدمی دو خداوندکی خدمت نہین کرسکتا (متی ۶ باب ۲۴) پر تم کہتے ہو (متی ۱۹ باب ۶) کہ تین ہین جو آسمانپر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس (اول یوحنا ۵ باب ۷)

توبہ کرو (متی ۴ باب ۱۷) یہہ سخت کلام ہے اِسے کون سُن سکتا ہے (یوحنا ۶ باب ۶۰)
کیونکہ لکہا ہے کہ تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے سجدہ کر اور اُس اکیلے کی بندگی کر
(متی ۴ باب ۱۰) اور کوئی خدا نہین مگر ایک (اول قرنتیونکا ۸ باب ۴ یسوداہ ۲۴) غرضکہ خدا
جہالت کے وقتون سے طرح دیکر اب سب آدمیونکو ہر جگہہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کرین
(اعمال ۱۷ باب ۳۰) اسلئے تم اپنی کمر سچائی سے کسکے اور راستبازی کا بکتر پہن کے اور
پانوؤن مین صلح بخشنے والی انجیل کی تیاری باندہ کے اور اُن سب کے اوپر ایمان کی
سپر لیکے — قائم رہو (افسیونکا ۶ باب ۱۴-۱۶) اور اے بہائیو مین نہین چاہتا کہ تم
اس سے ناواقف رہو (اول قرنتیونکا ۱ باب ۱) کہ یہہ جلیل کی ناصرت کا یسوع نبی ہے
(متی ۲۱ باب ۱۱) تم نے اُسے نہین جانا لیکن مین اُسے جانتا ہون اور اگر مین کہون کہ مَین
اُسے نہین جانتا تو مین تمہاری طرح جہوٹہا ہونگا پر مین اُسے جانتا ہون اور اُسکے
کلام پر عمل کرتا ہون (یوحنا ۸ باب ۵۵) چنانچہ یہہ لکہا ہے کہ (رومیونکا ۱۵ باب ۱۱) یسوع نے
کہا تو مجہے نیک کیون کہتا ہے کہ نیک کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا (مرقس ۱۰ باب ۱۸) پس
ایسی باتونکی پیروی کرین جنسے صلح ہو (رومیونکا ۱۴ باب ۱۹) اسے بہائیو مین خدا کی رحمتونکے
واسطے دیکر تم سے التماس کرتا ہون (رومیونکا ۱۲ باب ۱) کہ مرد ہر مکان مین بے غصہ اور
بے حجت پاک ہاتہونکو اُٹہا کر دعا مانگین (اول تمطاؤس ۲ باب ۸) اور ایمان کے بہید کو
صاف دل سے یاد رکہین (اول تمطاؤس ۳ باب ۹) کہ یسوع ناصری ایک مرد تہا جسکا خدا
کیطرفسے ہونا تم پر ثابت ہوا اُن کراماتون اور اچنبہون اور نشانیونسے جو خدا نے
اُسکی معرفت تمہارے بیچ مین دکہائین جیسا تم آپ جانتے ہو (اعمال ۲ باب ۲۲) کہ خدا ایک
ہے اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے (اول تمطاؤس
۲ باب ۵) یسوع نے پکارکے کہا وہ جو مجہپر ایمان لاتا ہے مجہپر نہین بلکہ اُسپر جس نے مجہے بہیجا
ایمان لاتا ہے (یوحنا ۱۲ باب ۴۴) نہ ہر ایک جو مجہے خداوند خداوند کہتا ہے آسمانکی بادشاہت

مین داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے اُسدن بہتیرے
مجھے کہینگے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور
تیرے نام سے دیوؤنکو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہین
کین اُسوقت مین اُنسے صاف کہونگا کہ مین کبہی تم سے واقف نہ تہا اے بدکارو
میرے پاس سے دور ہو (متی ۷ باب ۲۱-۲۳) کیونکہ آدمی کو کیا فائدہ ہے اگر تمام جہانکو حاصل
کرے اور اپنی جانکو کہودے یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیسکتا ہے (متی ۱۶ باب ۲۶)
کیا ابن آدم کر زمین پر ایمان پاویگا (لوقا ۱۸ باب ۸) اور بدیی کے بڑہ جانے سے بہتونکی
محبت گہٹ جائے گی پر جو آخر تک سہے گا وہی نجات پاویگا (متی ۲۴ باب ۱۲ و ۱۳)
اور مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ
ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) کیونکہ وہی ہماری صلح ہے جس نے دوکو ایک کیا
اور اُس دیوار کو جو درمیان تہی ڈہا دیا (افسیوں ۲ باب ۱۴) جسکے کان سننے کے لئے ہون
تو سنے (متی ۱۳ باب ۹) وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے (مرقس ۱۲ باب ۲۹)
بقا فقط اُسیکو ہے وہ اُس نور مین رہتا ہے جس تک کوئی پہنچ نہین سکتا اور اُسے
کسی انسان نے نہ دیکہا اور نہ دیکہہ سکتا ہے (۱ طیمتہیس ۶ باب ۱۶) وہ چاہتا ہے
کہ سارے آدمی نجات پاوین اور سچائی کی پہچان تک پہنچین (۱ طیمتہیس ۲ باب ۴)
اسلئے چاہیئے کہ ان باتونپر جو ہم نے سُنین اور بہی دل لگا کر غور کرین تا ایسا نہو کہ ہم
اُنہین کہو دیوین (عبرانیون ۲ باب ۱) اے بہائیو اب مین تمہین خدا اور اُسکے فضل کے
کلام کو سونپتا ہون جو قادر ہے کہ تمہین کامل کرے اور سارے مقدسونمین میراث
دے (اعمال ۲۰ باب ۳۲) تم نصیحت کے کلام کو مان لو کہ مین نے مختصر مین تمہین لکہا
ہے (عبرانیون ۱۳ باب ۲۲) وہ جو مجہے حقیر جانتا اور میری باتونکو قبول نہین کرتا اُس کے
لئے ایک حکم کرنے والا ہے کلام جو مین نے کہا ہے وہی اُسکو پچہلے دن گنہگار ٹہرائیگا

(یوحنا ۱۶ باب ۸ سے ۸) میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون۔ پر اب تم انکی برداشت نہین کر سکتے (یوحنا ۱۶ باب ۱۲) اب اُسکے لئے جو تمکو گرنے سے بچا سکتا اور اپنے جلال کے حضور کامل خوشی سے تمہین بے عیب کہڑا کر سکتا ہے جو خدائے وحید حکیم اور ہمارا بچانیوالا ہے جلال اور بزرگی اور قدرت اور اختیار ابد تک ہووین (یہودا ۲۴ و ۲۵) از رومن میل چٹاگانگ سنہ ۱۸۹۶

خاتمہ

اے عزیز مصنف مزاجوا اگر مین یہہ بات سچ کہتا ہون تو مجہسے ناراض نہونا چاہئیے یوحنا ۸ باب ۴۶ اور ۱۸ باب ۲۳ اور خدا نکرے کہ مین کچہہ تعصب کو کام مین لاتا ہون پہلے مین نے اسمین اپنی ہی روح کی بہتری دیکھہ لی تب لوقا ۱۰ باب ۷ کے موجب اور تمکو بہی یہہ نیک صلاح دینے سے باز نرہا اور ظاہر ہے کہ کوئی اپنی جان سے دشمنی نہین کرتا پس مین وہی صلاح دیتا ہون کہ جو اپنی جانکی واسطے بہتر سمجھہ چکا ہون میرا التماس سب کچہہ بہی ہے بلکہ عقل اور انسانیت بہی یہی پکار رہی ہے کہ خدا پر اعتقاد نہایت مضبوط کرو اور خدا کے واسطے اُسکے رسول آخرالزمان صلعم کی شفاعت کو اپنے لئے تیار کر رکہو تا کہ دنیا کے لئے عاقبت نہ بگڑے اور خدا سب جہانکو ایمان اور امان سے بہر دے آمین ثم آمین

اے بے پروا سونے والو ذرا آنکہین تو کہولو دیکہو کہ پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جسقدر سختی و اذیت اپنے ایام نبوت مین اُٹہانے پڑے حضرت عیسٰی اور حضرت موسٰی بلکہ کسی نبی کو اسقدر محنت اور دشواری نہین ہوئی تہی کیونکہ اُنکے وقتونمین اسقدر مخالف قومین نہ تہین چنانچہ حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسٰی کے زمانہ مین صرف بت پرستونکا زور تہا اور حضرت عیسٰی کو

صرف یہودیونکا خطرہ تہا مگر حضرت پیغمبر آخرالزمان صلعم کے زمانہ مین تو ایک طرف سے عیسائیونکا ہجوم مناظرہ ومباہلہ تک کو آمادہ اور ایک طرف سے علماء یہود کا غلبہ مباحثہ ومکابرہ مین مصروف اور ایک طرف سے بت پرستونکی شورش مجادلہ اور مقاتلہ پر سرگرم اور یگانے اور بیگانے یہانتک کہ حضرت صلعم کے چچا وغیرہ بہی مخاصمہ اور مناقشہ پر مستعد تہے اور ایک یتیم امی بے مایہ پریشان احال پر بیسیا آفتین مینہہ کی طرح برس رہی تہین تو بہی تائید الہی کو حضرت صلعم کے حال پر دیکہنا چاہیئے کہ ان سبہونکی مغرور گردنین جہکائی گیئن اور ہر ایک کے بڑے بڑے حوصلے پست کیئے گئے اور نہ صرف عرب بلکہ روم اور فارس اور حبش اور ہند اور چین وغیرہ نے اپنے اپنے عجز فہم کا اقرار کیا اور شرفا اسلام کو غنیمت سمجہے کیا یہہ بڑی بات سلیم الطبع سننے والونکے دلکو خواہ مخواہ فورًا خدا اور اسکے رسول صلعم کیطرف نہ پہیر دیگی -

پادری راڈویل صاحب لکہتے ہین کہ عرب کے سیدہے سادہے بہیڑیان چرانے والے خانہ بدوش بدو لوگ ایسے بدل گئے جیسے کسی نے سحر کردیا ہو - وہ لوگ مملکتوں کے بانی بہانی اور شہرونکے بنانے والے اور جتنے کتبخانے انہون نے خراب کیئے تہے اُنسے زیادہ کتبخانون کے جمع کرنے والے ہوگئے - اور قسطاط بغداد - قرطبہ - اور دلی - کے شہروں نے وہ قوت ہوئی کہ عیسائی یورپ کو کپکپا دیا - اور قرآن کی قدر ہمیشہ ان تبدیلیونکے اندازہ سے ہونی چاہیئے جو اُس نے اپنے طوعًا وکرہًا ماننے والونکی عادات اور اعتقادات مین داخل کین - بت پرستی کے مٹانے - جنات اور بادیات کے شرک کی عوض اللہ کی عبادت قائم کرنے - اطفال کشی کی رسم کو نیست ونابود کرنے - بہت سے توہمات کو دور کرنے اور ازواج کی تعداد کو گہٹا کر اُسکی ایک حد معین کرنے مین قرآن

بیشک عربونکے لئے برکت اور قدرت حق تہا گو عیسائی مذاق پر وحی نہو۔ اور جبکہ ہر ایک عیسائی کو بالضرور اس امر پر افسوس ہوگا کہ مسلمان فہمندون نے بہت سی بہولی پہلکے مشرقی کلیسیاؤنکو ڈہا دیا مگر اُسیوقت اسبات کو بہی بہولنا چاہیئے کہ یورپ نے منطقی فلسفہ کا علم۔ طبابت اور فن عمارت عربون ہی سے حاصل کیا۔ اور مسلمانون نے عیش و عشرت کے بہت سامان اور مفید چیزونکو ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجانے مین مشرق اور مغرب کے قلابے ملا دے انتہی (از دیباچۂ قرآن مطبوعہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۲۴) اگرچہ اس کتاب مین سب پراتسٹنٹ کلیسیاؤنکے عقایدکا ذکر پایا جائے گا لیکن انکے سوا کسی اور کلیسیا والے اگر کوئی بات اپنے لئے ضروری نہ سمجہاین تو لازم ہے کہ اس کتاب مین سے اُن باتونپر جو خاص اُنہین کے لئے ضروری اور غور کے قابل پائی جائین دل لگا کر توجہ کرین اگر کوئی پراتسٹنٹ کہے کہ رومن کاتہولک کی روایتین کیون اسمین شامل کین تو یہہ الزام نادرست ہے کیونکہ جب قدیم علماء مسیحی کے اقوال کو ہم سند مین لائین اور اس سے تو چارہ ہی نہین ہے تو وہ سب رومن کاتہولک ہی تہے اُسوقت پراتسٹنٹ کی بنیاد کہان تہی۔ اسکے سوا رومن کاتہولک مصنفون جب پراتسٹنٹ کی علماء کی اقوال بیان کرین تو رومن کاتہولک تصانیف سے لکہنے مضائقہ کیا ہے۔ پھر یہہ بہی کہ مین نے یہہ کتاب اسلئے نہین لکہی کہ اس سے مسلمانون اور عیسائیون مین سلسلۂ حجت و بحث دراز ہو لیکن اس لئے کہ جو کچہہ اس کتاب مین سچ پایا جائے وہ پڑہنے والونکے فائدہ کا باعث ہو

مین نے کسیقدر مذہب ہنود مین درس لیا اور اسیطرح عیسائی علماء سے بہی تربیت پائی لیکن آخر جب قدم جا تو صراط المستقیم اسلام ہی کی پابندی ثابت قدمی کے ساتہہ دل پر جم گئی مین اُس گہاس کی مانند تہا جو ہوا کے

جھوکوں سے ہر طرف لہرائی مگر اپنی ہی جڑ پر قائم اور ثابت قدم رہی +

نظم

جس طرح تسبیح میں اے باخدا　　دانے ہیں ہر ثلث میں تینتیس عام
اس سے جب گزری تو ہیں بس تین ثلث　　جنمیں ہر تینتیس ہیں شامل تمام
جبکہ آخر بولے یہ بھی دور دور　　سب کے سر اک ہی ہے بس امام
ایسی وہ دیوتا تینتیس کوٹ　　اور اس تثلیث کا دعوی ہے خام

مرجع کل بے شریک و بے عدیل ؎
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ باقی سلام +

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ط اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞

تاریخ کتاب نوید جاوید

زندگان را من و سلوی ست نوید جاوید　　مردگان را دم عیسی ست نوید جاوید
خود چون ام الکتاب از کتب خویش الزام　　گفت از ماست کہ بر ماست نوید جاوید
اینک آئینہ اسکندر و جام جمشید　　طوطی آئینہ آراست نوید جاوید
منکشف زو شدہ اسرار عجائب سر دست　　سر بسر چون ید بیضاست نوید جاوید
یافتند اہل یقین طرفہ مضامین از غیب　　مریم آسا چہ سخن زاست نوید جاوید
مژدہ دل راست از و مژدۂ عمر ابدے　　رشک اعجاز مسیحاست نوید جاوید
گفت بیساختہ منصور حسین تاریخش　　واقعی رد نصاری ست نوید جاوید

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ
وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ
وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ
وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ
تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَلَکَ الْحَمْدُ
عَلٰی مَا قَضَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ
اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاقْتُلِ الْکَفَرَۃَ
وَالْمُبْتَدِعَۃَ وَالْمُشْرِکِیْنَ اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شَمْلَھُمْ اَللّٰھُمَّ
مَزِّقْ جَمْعَھُمْ اَللّٰھُمَّ دَمِّرْ دِیَارَھُمْ اَللّٰھُمَّ خَرِّبْ بُیُوْتَھُمْ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

تمت

صحت نامہ اغلاط کتاب تویز جاوید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۳	۳۰۴	۳ و ۴
۹	۳	بالحیق	بالتحقیق
۲۳۱	۸	پگرک	رپگیک
۲۳۱	۹		[illegible]
۵۱۶	۷	سہین پاتالہ	شیں پاتال
۵۴۱	۱۰	لسجد	لشنجد
۵۹۱	۱۷	بخبر	بجبر
۵۹۲	۱۵	زہیب	مذہب

[illegible]

صحت نامہ کتاب نوید جاوید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۷	اگرچہ	اگریہہ	۴۳	۱۱	جرئیل	جبرئیل
//	۹	بخاسی	بخاری	۴۴	۱۲	لیسین	لیس
//	۱۰	حدلو	حدثو	۴۵	۵	نطامی	نظامی
//	۱۱	والاخرج	ولاحرج	//	۲۰	فقدارای	فقدرای
//	۱۲	بیان نعت کرو	بیان کرو	۴۶	۱۰	من	منّ
۱۱	۱۵	لطان	لطلان	۴۷	۹	استفنا	استثنا
۱۳	۱۹	عقید	عقیدہ	۴۸	۲۱	و لا	ذلا
۱۵	۱۰	رہکہے	رہکہتے	۵۰	۱	والہی ۳۷	والہی (اثر جیل ... مجتہد شاہ ولی اللہ ...) [illegible]
۱۸	۱۸	کہتے	رہکہتے	//	۱۰	نہین - مارا	نہہن مارا
۲۰	۴	فتح العویر	فتح العزیز	//	۱۳	> اور	) اور دین حق کی تحقیق مطبوعہ امرتسر [illegible]
۲۲	۲۱	کبا	کیا				
۲۶	۱۲	۴ ۲	+	۵۱	۱۸	غوغنکرذند	غوغنکر دند
۲۷	۱۳	حاجب	حاجت	۵۳	۱۸	اجرنی	اجری
۳۱	۱۴	لیکن	لیکن نصاریٰ کو [illegible]	//	۱۹	بامردفہ	مامرہ [illegible]
۳۵	۵	باہی	باقی	۵۴	۲۱	کبت	کتب
۳۸	۱۰	تفصل	تفصیل	۵۷	۹	کتایون	کتابون
//	۱۳	تفضیل	تفصیل	۵۸	۵	سے	کے
//	۱۴	ملاقات	ملاقات و	۵۹	۲	نی	کی
۴۱	۶	خالیض	حایض	//	۳	معاداین جبل	معاذ ابن جبل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۶	ادرسمائے	وعلمائے	۹۶	۲۰	والا	واسطے
″	۱۰	بجر	جبر	۹۹	۱	کرنے ہیں	کرتے ہین
۶۲	۸	ازریشان	ازالیشان	″	۱۷	غضفت	غضب
۶۷	۶	منزلٌ	منزل الکتب	۱۰۰	۲۰	بہودرو	بہوداه
۷۰	۱۴	اخبار	احبار	۱۰۲	۱۵	جزقیاه	حزقیاه
۷۶	۴	منسیر	مفسر	۱۰۵	۱	تسنف	تصنیف
۷۷	۱۰	تارج	تارح	۱۱۲	۱	تمیناو	تیمنادو
۷۹	۱۰	تب لو	تب تو	۱۱۷	۳	سا	ہم سا
″	۲۱	قسمی	قستی	″	″	ہو	ہوا
۸۰	۱۲	وہ	دہ	۱۱۹	۵	امول	امون
″	۲۰	پوے	پوتے	″	۱۵	کوتہ	گوتہہ
۸۱	۴	ے	ـے	″	۱۹	سنہ۱۸۳۸	سنہ۱۸۳۸
۸۲	۲۰	سامری	سامری و	۱۲۳	۸	نگبتن	نگین
۸۴	۷	دوعزرا	عزرا	۱۲۸	۴	نجز	بجز
۸۶	۹	نبہون	جنہون	″	۹	نیجہ	نتیجہ
۹۱	۷	غلبہٗ	غلبہ	۱۴۲	۷	عرزا	عزرا
۹۳	۲	نصیب	نصب	″	۱۰	لاحجی	حجی
۹۵	۶	(ہدایت المسلمین صحیح ہے نہ ہدایات المسلمین		″	۱۳	رمانہ	زمانہ
		مین سے) صفحہ الیٰ یامین سے		″	۲۰	کیاب	کتاب
۹۶	۲	جرزین	جوزین	۱۴۳	۵	خرقیاه	حزقیاه

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۵۰	۱۶	ایترر اپی	ایزرانی یعنی عزرا	۱۸۳	۳	۱۷ و ۲ باب	۱۷ و ۲۰ باب
〃	۱۵	دالٹس	والٹن	۱۸۴	۹	۱۲ باب ۱۲	۱۲ و ۱۲ باب ۱۱
۱۵۱	۱۱	تواریج	تواریخ	۱۸۵	۵	ملکہ	بلکہ
۱۵۲	۲	گزیر	گریم	۱۸۷	۳	راوسکے	مگراوسکے
۱۵۵	۱۶	بیٹیون	ہیٹیون	۱۸۸	۱۴	فیافا	قیافا
۱۵۹	۲۱	شلے	سلے	۱۹۲	۳	دوتبن	دوتین
۱۶۲	۲۱	ستیر	ستینر	۱۹۶	۱۱	الزقوم	الرقوم
۱۶۳	۲	سمرنتیر	سمرنینر	۱۹۹	۱۳	جزوبین	جزوہین
〃	۳	نام پولی	نامہ نوبی	۲۰۴	۸	مگرشوکر	مگرشولر
۱۶۶	۱۶	عبرابی	عبرانی	۲۱۱	۱۳	بوتی سینیر	پوتی سینیر
۱۶۷	۳	ثبوب	ثبوت	۲۱۴	۱	بازارسے	بازارسے
〃	۵	تتنین	متیقن	۲۱۷	۵	انکابیان	انکا بیان
〃	۹	سبلے	سلے	〃	۱۷	ہوتیین	ہوئین
۱۷۰	۱۱	یہکنیا	پہکنیا	۲۱۸	۶	موسے اورخضر	موسے حضرت
〃	۱۲	بٹیونمین	بیٹیون مین	۲۱۹	۱۲	دیکہہرمین	دیکہہ مین
۱۷۷	۱۴	مانیکیر	مانیکینر	〃	۲۱	اوسکہرمی	اوسگہڑی
〃	〃	کولیزیدیس	کولیزیابینیس	۲۲۰	۱	مین	ہین
۱۷۹	۲۱	باسنیجزابیوسا	باسیچ ازنیوس	۲۲۱	۱۸	سواراسکے	سوااسکے
۱۸۲	۴	مارسیوتی	مارسیونی	۲۲۲	۱۰	بیدیلی	بیڈیلی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۲	۵	بہلا	پہلا	۲۲۳	۱۵	وتعظم	وتعظیم
″	۷	ظار	ظاہر	۲۳۵	۱۴	(وی ایسبرا)	(دی ایسبرا) قول پادری شیڈیل صاحب
″	۵	وقب	وقت				
″	۱۸	تمام اسے آ، اغاز	تمام ہے + آغاز	۲۳۶	۳	اباب ۱۱۴	ا اباب ۲۴
۲۲۴	۱۷	کہاس	گہاس	″	۷	مخرن	مخزن
۲۲۶	۱	الملکتاب	الہکتاب	″	۱۸	برُسے	بڑسے
″	۶	بگریٹنیکے	بگرڈنیکے	۲۳۷	۶	سرلعیت	شرلعیت
″	۱۸	برمشیر	برمیشر	″	۱۸	۵۵)	(۵۵
۲۲۷	۱۸	احتصار	اختصار	۲۳۸	۲	کوخنا	یوحنا
۲۲۸	۱۵	سپہا	سبہا	″	۷	تقین	یقین
″	۱۸	بجاسے کہ	بجاسے کے	″	۱۳	ظاہر	طاہر
۲۲۹	۲	کا یتھون	کا پہتون	″	۱۵	جانین	جانین
″	۱۵	تعظم	تعظیم	۲۴۱	۵	حکمیت	علمیت
″	۱۸	چوڑسے	جوڑسے	″	۱۰	زیردست	زبردست
″	۲۱	لبس	پس	۲۴۲	۲۰	چادو	جادو
۲۳۱	۱۷	بیت پرستی	بت پرستی	″	۵	گرزتا	گزرتا
۲۳۱	۸	بگزگ	بگلنگٹ	″	۱۵	جین سمیور	جین سیمور
۲۳۲	۱۸	سکہانیوالون	سکہلانیوالون	۲۴۳	۳	سکرٹیمر	سکرنیمر
۲۳۳	۱	اغلاطنامہ	اغلاطنامہ	″	۵	سرشہ	سرشتہ
″	۱۰	بتلاتاسے	بتلاتاہے	″	۱۷	سمرسٹ	سمرسٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۳	۲۰	مرریٹ	مرگریٹ	″	۱۶	کیا تہہ	کیا تھہ
۲۴۴	۷	منیار	میشار	″	۱۷	بیڈینی	بیڈیلی
″	۹	ڈبوک	ڈلوک	۲۵۸	۸	۱۶ ۳	۱۶ — ۱۳
″	۱۹	جی ربیل	جی بیل	″	۱۲	کمیٹی کرحکم	کمیٹی کو حکم
″	۲	کبتاب	کباب	″	۱۴	بلکہ	ملکہ
۲۴۰	۱	پرستطسن	پرسٹطٹون	″	۲۱	گسطرف	گسطرق
″	۸	اودرڈ	اڈورڈ	۲۵۹	۶	تیدل	تبدل
۲۴	۲	بدنین	بدنین	″	۷	ملانکہتن	ملاکہتن
″	۵	الباس	الیاس	″	۱۹	مربہہ	مُربّیہ
″	۸	پارستسن	پارسنس	۲۶۳	۲	چھانیگے	چھاپیکے
۲۴	۲	ہیرددیس	ہیرودیس	۲۶۵	۲	رتبلڈ	رِنلڈ
۲	۸	بپٹسٹ	بپٹسٹ	″	۴	اوسنے	اوسیے
۲	۱۴	چہناگئی	چھاگئی	″	۲۱	سنہ ۱۸۴۹ء میں صفحہ	سنہ ۱۸۴۹ء صفحہ
۲	۱۶	مین بہی	مین بہی	۲۶۶	۸	ہتقومیدیہ	نیقومیدیہ
۲	۱۴	بہہ گئی	بہہ گئی	۲۶۷	۶	مطیب	مطلب
۲	۹	کرسئے	کرسئے	″	۱۰	لبداوت	لعداوت
۲	۵	جنہین	جنہیں	″	۱۲	کتاب	کباب
	۱۷	سنہ ۱۵،۱۶ع	سنہ ۱۹۱۰ع	″	۲۱	کچھہ	کچھہ فرکیا جاسکے
	۱۱	خلق	جلق	۲۶۹	۱۵	اوراد	ادراد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٦٩	١٦	دقیق	دقیق	٢٩١	١٠	گلیسیا	کلیسیا
٢٧١	٦	وزار	دراز	〃	١٥	مخزن	مخزن
〃	١٩	مستبند	مستند	٢٩٢	٩	تاک	ٹیک
٢٧٢	٣	لٹمنٹ	ٹکمنٹ	٢٩٣	٢	تھرایا	ٹھہرایا
〃	٤	زبانوں پر	زبانوں پر	〃	٢١	دوزخش	ذوزخش
٢٧٣	٣	لقسم	تقسیم	٢٩٧	٩	بعدازے	تابعدارسے
〃	١٣	بثوب	ثبوت	٣٠٠	١	سمہت	سمیت
〃	〃	سٹیریگ	سٹیرنگ	〃	٣	خوخناک	خوفناک
٢٧٤	١	کوڈکسوںکا	کوڈ آ	〃	١٥	یوسفین	یوسیفس
〃	۴	جاسبتے	جانتے	٣٠٣	١١	برکرم نیک	بر کرم نیک
٢٧٩	٨	صدیونکے	صدیونکے	〃	١٣	پُرانی	ایک پرانی
٢٨٣	٦	بیمس	کلیمنس	٣٠٤	٦	تورث	پورٹ
٢٨٤	٣	ایرییں	ایرین	〃	٧	٩٤ اسے شاوکے	کے ٩٤١ اے شاہ
〃	٤	ایرن	ایرین	〃	١٦	ڈیڑ	ڈیڑھ
〃	١٣	ایرمین	ایرین	〃	٢٠	ستھے او دو	تھیودوشس
〃	١٨	راوم	روم	٣٠٥	١٠	ستھے اوڈی	تھیوڈی
٢٨٧	١	١٨ اباب ١٩	١٨ و ١٩	٣٠٦	١٢	لوکرزبیرا کہیر	لوکرزبیرا کہ
٢٨٨	١٩	حتنہ	ختنہ	〃	١٣	تہین	نہین
٢٩٠	١	کسطرح	کسیطرح	٣٠٩	١٤	تجاویز	تجاوز
٢٩١	٣	برمیاہ	یرمیاہ	٣١١	١٢	نسبت	نشایست

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۱	۱۴	محنت	بخشش	۳۳۶	۲۱	جیتے	جیتی
۳۱۲	۶	تو اریخ	تواریخ	۳۳۷	۱۸	گونڈ	گوند
،،	۱۴	اور لوضو	وضو	۳۳۵	۱۵	طور پرکہ اور	طور پر اور
۳۱۵	۷	پس کہا	پس کیا	۳۳۹	۱	سر	سند
،،	۱۹	سور	سود	۳۴۱	۱۵	قدیم سے ہے	قدیم سے
۳۱۶	۱۸	ہبوط	اہبوط	،،	۱۹	بجث	بحث
۳۱۹	۵	ادار	اور	۳۴۳	۱۴	فاضی	قاضی
۳۲۰	۱۹	نوریت	توریت	۳۴۴	۷	بدآل	بدمآل
،،	۲۱	من مین	متن مین	۳۴۵	۴.	دہوط	دہوکا
۳۲۱	۷	پیشنر	پیشتر	،،	۲۱	ناس	تک
،،	۱۰	لندنشئہ ۱۸۶۰	لندن ۱۸۶۰ع	۳۴۷	۱۹	پسن	پس
۳۲۴	۱۳	روز	زور	۳۴۸	۱۳	نوہی	توہی
۳۲۵	۱۰	ادسکے	کہ اوسکے	،،	۱۹	مصلب	مطلب
،،	۱۴	وانڈرس اف	وانڈرس آف	۳۵۰	۱	۱۴۶ مین	۱۴۶ و مفتاح الاسرار مصنفہ پادری فانڈر مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۰ع باب ۲ فصل ۶ صفحہ ۳۵ والضا مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ع صفحہ ۳۴ مین
		دی ہیوینس	دی ہیوینس				
،،	۱۹	۳۰۷۵ ۴۴	۳۰۷۵ ۴۴ میل				
،،	۲۰	کروہ	کرور				
۳۲۶	۳	زمین ہین	زمین مین ہین				
،،	۷	تجار باری	تجار بازی				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۵	۱	سنہ ۱۸۴۹	سنہ ۱۸۴۹ء	۳۸۸	۱۳	عہد کہنا	عہدہ رکہتا
״	۱۵	کہلاتا	کہلانا	۳۸۹	۱	نانڈین	مانڈین
۳۵۸	۲	عسیٰؑ	عیسیٰؑ	۳۹۱	۱۳	واخد	واحد
״	۳	طلاطین	سلاطین	۳۹۳	۸	مسیح تو	مسیحؑ کو
۳۶۳	۲۰	بات	آیت	۳۹۵	۱۴	گلڈلینی	گدلینی
۳۶۴	۴	متی ۱۲ باب ۵	متی ۱۲ باب ۵	۳۹۷	۵	کباہا بہر	کیا تہا پہر
			تمت کلامہ	״	۶	درسات	دورات
۳۶۴	۷	۱۳۲	۱۳۲ و میزان الحق مطبوعہ لدیانہ سنہ ۱۸۶۲ء باہتمام پادری روڈلف صاحب باب ۲ فصل ۳ صفحہ ۱۱۷ —	״	۱۴	سیلس اناس گروتالاحکا	سیلیس انالیس گروتالاجکا
	۹			۳۹۸	۱۳	ایک مین	ایک پرچہ مین
				۳۹۹	۸	وقں	وقت
				״	۹	یقاین	یقین
۳۷۰	۲	یہی نو	یہی تو	״	۱۵	یوحیا	یوحنا
۳۷۲	۱۶	لنکوبروسے	لنگوبروسے	۴۰۰	۲۱	۱۳ اباب	۳ باب
۳۷۳	۱۸	لسار	نسار	۴۰۱	۴	نجاتت	نجات سے
۳۷۶	۶	رون	رومن	״	۵	۱۲	۱۴
״	۱۱	پرستش	پرسنس	۴۰۳	۴	یہان	بیان
۳۸۰	۵	وجود دکہلائی ہے	وجود دکہائی جاتی	״	۱۶	تعلم	تعلیم
۳۸۳	۱۴	لسطون	لفظون	۴۰۵	۱۸	گدراتتا ہے	گزرتا ہے
۳۸۴	۱۰	مسعل	مستعمل	۴۰۸	۶	ان دونون	لوقا ۳ باب ال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۰	۶	بہین	بہنین	۴۳۳	۱	غنیمت	غنیمت
۴۱۳	۷	انجبلین	انجیلین	″	۳	مزراپو	مزراپور
۴۱۴	۸	مصونیکے	مصلوبیکے	″	۵	آیشیا	ایشیا
″	۱۸	بانی	پاتے	″	۱۱	افریقیہ	افریقہ
۴۱۶	۵	وَالنُّفَرُ	وَانْطَقَهُ	″	″	مقہم	مقیم
″	۸	اجْتَهَدُوْا	اجْتَهَدُوْا	۴۳۴	۶	لینیس اور بیلینس	لینس اور بیلنس
″	۹	الاتقان	الایقان	″	۱۰	تہرتہراگیے	تہرتہراگئے
″	۱۴	دیتے ہین	دیتے ہین	″	۱۵	ہوااوراونکے	ہوااونکے
۴۱۷	۱	معرف کو	مصرکو	۴۳۵	۴	نصارادونکو	نصارےدونکو
″	۴	دین سلام	دین اسلام	″	۱۲	ازوواج	ازواج
″	۱۳	ملت	مملکت	″	۱۵	بجنر	بجُر
۴۱۸	۸	عبارت	عبادت	۴۳۷	۷	باپ	بات
″	۱۵	صفت	صنعت	۴۳۸	۱	زبدگی	زندگی
۴۱۹	۵	عمروسلے	عمرونے	۴۳۹	۵	طاسن	طامس
″	۲۱	گروون	گردن	۴۴۵	۱۴	منطور	منظور
۴۲۴	۳	حلیہ	حلہ	″	۱۵	وہ بکی صلعم	وہ نبی صلعم
۴۲۸	۱	بیچیوںکا	مسیحیوںکا	۴۴۶	۲	قابل	قائل
۴۲۹	۱۸	نبی لبنون	ربی لبنون	″	۱۹	بیشیر	بیشتر
۴۳۱	۱	اخرتین	آخرمین	″	۲۱	یلیس	لیس
″	۱۷	شیرمیل	شہربیل	۴۴۸	۲	تبنبہہ	تشبیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۹۱	۲۶	مفتح التوارخ صفحہ ۱۵	مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ء بموجب نسبلے مسٹر میرس الیٹ صاحب سکریٹری گورنمنٹ ممالک ہند صفحہ ۱۵	〃	۳۰	اِعتراض	اعتراض
〃				۵۰۵	۱۶	حسیر	جسیر
				۵۰۶	۱	مان ٹنی آمس	مین مان ٹنی ہمر
				〃	۴	نیس	مینٹس
				〃	۵	مالنشو بوسوریر	مالنسو بوسوریر
				〃	۷	آ لشٹین	ہم لشٹین
				۵۰۷	۳	جرد	جُرد
۴۹۴	۱۱	مالطہ ہوا	مغالطہ ہو	〃	۱۶	مسابُڈ	ہسائڈ
۴۹۸	۲	ترید	تردید	۵۰۸	۹	اِپے گیلن	اپیڈے گیلن
〃	۱۵	ضرر	ضرور	〃	۱۵	طفولت	طفولیت
〃	۱۸	سیرپائٹ	میرپاماٹ	۵۱۱	۵	باگ	پاک
۴۹۹	۱۲	طورلی	طورکی	۵۱۲	۱۶	توریت انجیل	توریت وانجیل
۵۰۰	۶	استے	استے درصفحتین روصاف نکو ناشد ان یقولوا الاحق لو (نجم ۱۵)	۵۱۶	۲	ریث	حدیث
				〃	۸	حکیمے اور اسیوقت	حکیمے اسیوقت
				〃	۱۸	ایک احد حدیث	ایک حدیث
〃	۱۶	تہتین	کمتین	۵۱۹	۲	سنہ دو سو ۲۳۰ ستیس کتاب افاف النبلا مطبوعہ سنہ ۱۲۸۸	سنہ دو سو تیس ۲۳۰ ہجری درمقام لفظ اوکتاب اتحاف النبلا مطبوعہ سنہ ۱۲۸۸ ہجری صفحہ ۱۰۸ و ۳۹۰
۵۰۱	۶	نظر	نظر				
〃	۷	حضرت حواریوں	حضرت حواریوں				
۵۰۲	۸	گمراہی	گمراہی سے				
۵۰۳	۵	انخیل	انجیل			مین	مین
〃	۱۸	و	لو	٭	٭	٭	٭

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦١٤	١٨	تبب	سبب	٦٤٤	١٠	خاض	خاص
"	١٧	باتوتن	ویکیذبوتن	٦٣٥	٣	ثین طلث	تین ثلث
"	٢٠	یحزبین	المجزبین	٦٣٦	٢	بارکی ایادیا	بارکلی فیا
٦١٥	٢	بالل ہوکر	و تو تجکن نہ آوی	"	٣	دقتی قناشر	وقتی مشر
"	٢١	بجاسنے	بجاسے	"	"	لقیضے	تقیضے
٦١٨	١١	١ باب ٢٠	٢٠ باب ١	"	٨	شتت	شتّت
٦٢٥	١	سنہ دہم	سنہ دہم	"	٩	بیوتھصد	بیوتھم
٦٢٨	٢	ذعاہ سے	دعا سے	فقط			

فہرست بعض کتب جن کا نسخہ مطبوعہ شاید اس کتاب میں فہرست سے لکھے گئے

تفسیر اعمال رد من مصنفہ پادری نیس صاحب مطبوعہ آباد سنہ ۱۸۶۵ء
مفتاح الکتاب رد من مطبوعہ الپور سنہ ۱۸۵۶ء
الکتاب سے مقامات المعروف رد من چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ء مصنفہ پادری شیرنگ صاحب
رد من تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء
رد من تفسیر اسکاٹ صاحب چھپہ مشن پریس الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ عیسوی